دیوان [illegible]

دیوان فرید

مترجم- مشرح اور مصوّر

مرتبہ مترجمہ و مشرح

دبیر الملک الحاج علامہ محمد عزیز الرحمن صاحب عزیز ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج
سپرنٹنڈنٹ میوزیم سلطانی و ناظم سررشتہ تالیفات بہاولپور

عزیز المطابع الیکٹرک پریس بہاولپور میں چھپ کر شایع ہوا

کتبہ تاج زریں رقم لاہور

دیوان فرید

مترجم۔ مشرح اور مصوّر

مرتبہ مترجمہ و مشرح

دبیر الملک الحاج علامہ محمد عزیز الرحمن صاحب عزیز ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج
سپرنٹنڈنٹ میوزیم سلطانی و ناظم سررشتہ تالیفات بہاولپور

عزیز المطابع الیکٹرک پریس بہاولپور میں چھپ کر شایع ہوا

کتبہ تاج زریں رقم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

سرزمینِ ریاست بہاولپور میں فقر و تصوّف کے درخشندہ و نایاب جوہر دریائے سندھ (کی) گودیوں سے نمودار ہوئے۔ حضرت صادق رابع خلد آشیانی نے اُسے چوُما۔ سرآنکھوں پہ اُٹھایا اور حضورِ انور صادق خامس منور برشد خاندان فریدی نے اُسے گنجِ مملکت سے اُٹھا کر وقفِ عالم کر دیا (کہ) مادی دُنیا کے بھوُلے بھٹکے گم کردہ راہ اِنسانوں کے لئے مشعلِ ہدایت بن سکے۔

اس فیض کو عام کرنے کے سلسلہ میں جو خدمت بہ تعمیلِ ارشادِ خسروانہ مترجم نے کی ہے۔ (وہ) وہ اپنی بے بضاعتی اور بے بساطی کے اُسے اپنے اُسی ولی نعمت علم و سخن پرور اعلیٰحضرت جلالۃ الملک (ر)کن الدولہ نصرت جنگ سیف الدولہ، حافظ الملک، مخلص الدولہ و معین الدولہ، لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر ہز ہائینس

الحاج نواب سر صادق محمّد خانصاحب عباسی خامس

(جی)۔سی۔ایس۔آئی، جی۔سی۔آئی۔ای، کے۔سی۔ایس۔آئی، کے۔سی۔وی۔او، ایل۔ایل۔ڈی دام اقبالہ و ملکہ (تاج)دار عباسیہ فرمانروائے دولت خداداد بہاولپور کے نام نامی اور اسم گرامی سے معنون کرتا ہوُں۔

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم شادم از زندگیِ خویش کہ کارے کردم

بندۂ ناچیز محمّد حفیظ الرحمٰن حفیظ

خلف دبیر الملک حضرت الحاج محمّد عزیز الرحمٰن صاحب عزیزؔ مترجم مرحوم و مغفور



اعلحضرت فلک رفعت جلالتہ الملک نواب الحاج سر صادق



شبیہ مبارک حضرت حافظ الحاج خواجہ غلام فرید صاحب رحمتہ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

(از دبیر الملک علامہ مولوی محمد عزیز الرحمٰن صاحب عزیزؔ مرحوم)

۱۸۸۹ء میں جبکہ میں ابھی مدرسہ دینیات بہاولپور کا طالب علم تھا۔ پہلے پہل مجھے حضرت خواجہ خواجگان چشت حضور خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ تقریب اس طرح پیدا ہوئی کہ علمائے ہندوستان اور علمائے پنجاب میں بعض مسائل اختلافیہ میں مناظرہ کی ٹھنی تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم بنایا گیا اور جون ۱۸۸۹ء میں دولت خانہ عباسیہ عالیہ بہاول پور کے باہر حضرت خواجہ صاحب کے منزلِ قیام میں ہی مناظرہ ہوا تھا۔

ہندوستانی علماء میں سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز اور میرے پیر و مرشد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرگروہ تھے اور پنجابی علماء میں سے مولوی غلام دستگیر صاحب اور مولوی سلطان محمود صاحب سرگروہ تھے۔ یہ مناظرہ بعض علمی نظریوں کے متعلق سید محمد نواز شاہ صاحب مرحوم چیف جج کی تحریک پر منعقد ہوا تھا اگرچہ عوام کو شمولیت کی اجازت نہ تھی مگر میں بحیثیت طالب علم علمائے کرام کیلئے ضروری کتب لے کر مجلس میں پہنچتا رہا۔

حضرت خواجہ صاحب قدس اللہ اسرارہم کی شانِ علمی کا وہ پہلا منظر اس وقت تک میرے دل و دماغ پر منقش ہے۔ میں نے چشم عقیدت و بصیرت سے دیکھا کہ اتنے بڑے علماء و فضلا کے مابین علمی، منطقی اور فلسفی مباحثہ کے متعلق جو بزرگ حکم مقرر ہوتے ہیں ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ حضور کے چہرہ اقدس سے عالمانہ تمکنت اور فاضلانہ وقار ٹپکا پڑتا تھا۔ عربی کے ایک نو عمر طالب علم کے لئے اس سے زیادہ جاں پرور نظارہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کے سامنے ہند و سندھ کے اکابر علماء کی جماعت کے علمی مباحث اور فلسفیانہ مناظرے کا مبصر و نقاد ایک ایسا مجسم حسن اور ہمہ تن تمکنت کا سرمایہ دار انسان ہے جس کی چشم بصیرت کے سامنے علم لدنی کے حقائق ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ جب یہ بھی معلوم ہو کہ یہی بلند پایہ ہستی اس ملک کے تاجدار اور حکومت خداداد بہاولپور کے فرمان فرما "موتیاں والے" کا روحانی رہنما اور عرفانی پیشوا بھی ہے تو اس پہلے نظارہ نے کیا کچھ کیفیات دل پر نہ طاری کر دی ہونگی۔

یہ نظارہ دل پر ایک ایسا نقش دوام قائم کر گیا کہ آج تک اس کا روح پرور اور جان نواز اثر باقی ہے۔

طالب علمی کے زمانے ہی سے طبیعت کچھ موزوں سی تھی اس اثر پذیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے عربی فارسی اردو اور ملتانی زبان میں حضرت خواجہ کے لئے تعریفی قصائد اور اشعار لکھے۔ ہر قسم کے اشعار میں سے نمونہ حاضر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے ابتدائی مشق کے اسقام کو نظر انداز فرما کر صرف عقیدت ملاحظہ کیجئے۔

عربی قصیدہ کے چند اشعار یہ ہیں ؎

قدمت مرحبا بك يا فريد — من الاقدام صار هنا مزيد
فريد في دهر هاد قوم — كريم مشفق سمح مجيد
رأيت بنظرة وجها شريفا — بعون كان لى وقت سعيد
عزيز قد معانى مدح شيخ — فصار لوجهه رجل رشيد

فارسی قصیدہ کے چند اشعار دیکھئے ؎

یوسفستاں گشت یا رب چیست ایں زندانِ من — از کجا آمد ہوائے یوسفِ کنعانِ من
آرے آرے چوں نباشد ایں چنیں فرخندہ وقت — مے کند ارزانی تشریف آں جانانِ من
کعبۂ اہلِ تصوف قبلۂ اہلِ صفا — مقتدائے اہلِ عالم مرشدِ سلطانِ من
از نگاہ لطف و احساں یک نظر بیند اگر — بخت و دولت را کند شرمندۂ احسانِ من
صد گرہ سحبانِ وائل را فتد اندر زباں — گر در آید در تکلم یک نفس سحبانِ من
تا ببارد آسمان بارانِ رحمت اے عزیز — مستِ مدحِ شیخ باشد کلکِ در افشانِ من

ایک اور فارسی قصیدہ کے دو تین شعر بھی ملاحظہ فرمائیے ؎

اے مدتے ست منتظرم از برائے تو — دل مسکنِ خیالِ تو گشتہ بجائے تو
پژمردہ بود روئے خلائق شگفتہ شد — آبے ست بہرِ رونق گلہا لقائے تو
ایں تخت و تاج و مال و منالِ جہاں تمام — با ہیچ آشنا نشود آشنائے تو
آمد بجاں عزیز ز جورِ حوادثات — باشد گہے توجہِ فیض انتمائے تو

اردو قصیدہ کا نمونہ بھی دیکھ لیجئے ؎

اسکے سائے میں کرامت نے سنبھالے ہیں حواس	اسکی گودی میں نجابت کو ملا ہے مسکن
معرفت کا چمن آباد ہوا ہے ان سے	ذات سے ان کی ہوئی شمع کرامت روشن
کیوں نہ میں آپ کو مجموعہ حسنات کہوں	برکتیں ان کی زمانہ میں ہیں مستحسن
وسعتِ رحمت حق اسکی جبیں سے ہے عیاں	کس نے دیکھا ہے بتاؤ تو کبھی اس میں شکن

بہاول پوری (ملتانی) بولی کی ایک کافی کے دو چار اشعار بھی حاضر ہیں۔

حضرت پیر فرید دی

ہر ہر شخص کوں سکّے

اُجھالتاں پھریم سارا	ڈھونڈم ایہو ہکّے
اوڑک آپ دا دامن پکڑیم	کھا کر دھوڑے دھکّے
ہٹی لطف دی آپ بنیسو	زخم جگر پیا پکّے
محنت دے سب ورجے ملدے	کئی اُچے کئی جھکّے

ہیں عزیزو دے آپ ہو ضامن

بارِ غماں سر چکّے

اس اولیں ملاقات کے بعد بارہا حاضری کا شرف اور مجالس وجد و سماع میں شمولیت کے مواقع میسر آئے خصوصاً نواب سر صادق محمد خاں رابع علیہ الرحمۃ کی معیت میں ۱۸۹۶ء سے ان کی وفاتِ حسرت آیات ۱۸۹۹ء تک تو بالعموم اس برکت سے بہرہ اندوزی مسلسل ہوتی رہی۔ یہ وقت تھا کہ بندہ نواب صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں لائبریرین کی اسامی پر متعین تھا۔ نواب صاحب مرحوم کو چونکہ کتب بینی کا نہایت دلی شوق تھا اس لئے مجھے دو دو بجے رات تک محل میں حاضر رہنا ضروری ہوتا تھا۔ قلعہ صادق گڈھ کے بیرونی دروازے گیارہ بجے بند ہو جاتے تھے۔ اس لئے میرا قیام قلعہ کے اندر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں تھا جو محل صادق گڈھ کے شرقی جانب لب سڑک واقع تھی اسی سڑک کے انتہائی مغربی گوشہ میں وہ عالیشان کوٹھی واقع تھی جس میں حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ قیام پذیر ہوا کرتے تھے اور ان کے قیام کے دنوں میں اسی سڑک

پر نواب صاحب کی آمد و رفت اور خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کی تشریف آوری کے مناظر اس وقت تک میرے دل پر نقش ہیں۔

حضرت خواجہ حسن نظامی نے مدت ہوئی نظام المشائخ میں حضور کی اس سڑک پر سے رکشا میں بیٹھ کر جانے کا منظر نہایت دل گداز انداز میں بیان کیا تھا، اور عموماً اس سڑک پر رکشا کو کھینچنے والوں میں نواب صاحب مرحوم و مغفور بھی ہوتے تھے۔ یہ منظر اب تک میری آنکھوں میں پھر رہے ہیں۔

حضورؒ کی موجودگی صادق گڈھ کے وقت اکثر وجد و سماع کی محفلیں منعقد ہوتی رہتی تھیں۔ محل کے اندر واقع ہونے کے سبب سے خاص خاص لوگ اور خدام ہی ان مجالس میں شریک ہو سکتے تھے۔ اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں اکثر ان مجالس میں شریک کر لیا جاتا تھا۔

میں تازہ تعلیم چھوڑ کر آیا تھا اور روحانیات کی کتابیں عربی مکاتب میں دیکھتا رہا تھا۔ اس لئے مجھے ان مجالس کے رنگ دیکھنے اور ان کی روحانیات سے استفادہ کا بہترین موقع حاصل ہو گیا۔ حضرت خواجہ علماء و طلبا کی خاص قدر و منزلت فرماتے تھے اور میری حیثیت بھی چونکہ اس وقت ایک طالب علم سے زیادہ نہ تھی اس لئے خصوصیت کے ساتھ میرے حال زار پر توجہ تھی اور جب مجھے دیر ہو جاتی یا اطلاع نہ ہوتی تو خاص خدمتگار بھیج کر شرفِ نیاز مندی حاصل کرنے کی اطلاع فرما دیتے تھے اکثر خوانِ نعمت کے تبرکات سے بھی بندہ نوازا جاتا تھا بلکہ چاچڑاں شریف میں ایک بار خلعت فاخرہ بھی مرحمت فرمایا تھا۔

مجھے اس زمانے کا وہ ناقابل فراموش واقعہ بار بار یاد آ کر دل کو چٹکیاں لگاتا ہے جبکہ حضور کی مجلس قوالی میں ایک نوعمر سندر نامی کائستھ بنارس کی طرف سے آیا ہوا تھا جو فن موسیقی کے ساتھ ساتھ خوبصورتی کے تمام لوازمات سے آراستہ تھا اس کی قوالی کے وقت بلا مبالغہ قیامت بپا ہو جاتی تھی اور حضرت خواجہؒ کی جو حالت ہوتی تھی وہ خاص خاص لوگ ہی بیان کر سکتے ہیں۔ میرا قلم ان جذبات کی عکاسی سے عاجز ہے۔

ویسے حضور کا خاص قوال برکت تو ہر وقت خدمت میں حاضر رہتا تھا اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ برکت حضرت کی برکت سے کیا سے کیا ہو گیا تھا۔

یہ تھیں وہ خصوصیتیں جبکہ سرکار ابد قرار والاجاہ جناب نواب رولر بہادر ادام اللہ اجلالہ کو حضور کے دیوان کا اردو ترجمہ کا خیال پیدا ہوا تو انہیں کی بنا پر ع قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

میں نے اس ترجمہ کے متعلق پہلا کام یہ کیا حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے قلمی اور مطبوعہ دیوانوں کے جس قدر نسخے مجھے مل سکے وہ بہم پہنچائے اور پھر دیوان کا کئی بار بغور مطالعہ کر کے ان مشکل مقامات کو جمع کیا۔ جن میں مجھے اپنی فریدی جماعت کی امداد کی ضرورت معلوم ہوئی ایک فہرست مرتب کر کے علیحدہ طبع کرائی گئی اور جہاں جہاں کسی قابل بزرگ کی موجودگی کا علم ہوا میں نے وہ چھپی ہوئی فہرستیں انہیں بھیج دیں بہت سے بزرگوں نے جواب باصواب سے بندہ کو ممنون و متشکر فرمایا اور بہت سوں نے امداد تو بجائے خود رہی جواب نامہ تک سے بھی گریز فرمایا۔ بہرحال جن لوگوں سے قابل قدر امداد ملی ان کا تذکرہ آگے آئیگا۔

دوسرا کام جو نہایت ہی مہتم بالشان ہے یہ کیا گیا کہ صوتی لحاظ سے ملتانی زبان کے وہ الفاظ علیحدہ مقرر کئے گئے جو فارسی اردو میں نہیں ہیں۔ اصل بات یہ تھی کہ میں نے جب معلوم کیا کہ اس ملک کی زبان بولنے والوں کے تلفظ کی ترجمانی کے لئے تہی دامن ہے تو نئے الفاظ مقرر کرنے کی ضرورت پڑی جیسے عربی کے بعد فارسی والوں نے اپنے مخصوص اصوات کے لئے مخصوص علامات کے ساتھ علیحدہ حروف بنا لئے اور اسی طرح ...... بعد میں سندھی زبان نے کافی طور پر نئے حروف تہجی مروجہ قاعدہ میں داخل کر کے اپنی کمی کو پورا کیا ہوا ہے لیکن ہماری زبان باوجودیکہ مدتوں سے بولی اور لکھی جارہی ہے اس ضرورت کی طرف توجہ نہیں کی۔ ایک آدھ کوشش جو اس سلسلہ میں مجھ سے پہلے ہوئی اسے کوشش ناکام کا نام دیا جاسکتا ہے۔ میں نے اس معاملے میں کئی ایک علم دوست اصحاب کی کمیٹی بنا کر اس سوال کو حل کیا اور کثرت آرا سے جو فیصلہ ہوا وہ یہ ہے کہ اردو حروف تہجی پر کل چھ حرف زائد کئے جائیں جو ملتانی زبان کے مخصوص اصوات اور لہجوں کو ظاہر کریں اور ان کی صورت خطی کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ صوتی حالت سندھی زبان کے ساتھ ملتی جلتی ہے اس لئے سندھی ہی کی صورت خطی رکھی جاتے۔ اور اگر کچھ تغیر کیا جائے تو بہت کم۔ چنانچہ جو چھ حروف زائد کئے گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

ٻ ڄ ڃ ڋ ڳ ڱ

بہاول پوری (ملتانی) لہجے کی ب کی صورت خطی "ٻ" ہے۔ جیم کی صورت خطی "ڄ" ہے اور نون آمیختہ جیم یوں لکھی جایا کرے "ڃ"۔ ڈال کی صورت خطی "ڋ" ہو۔ اور گاف کو یوں "ڳ" لکھا جائے اور نون آمیختہ گاف یوں لکھا جایا کرے "ڱ"

ستمبر ۱۹۴۳ء کے "العزیز" میں اس فیصلہ کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اور یہ بھی بتلا دیا تھا کہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کا دیوان اسی صورتِ خطی میں مطبوع ہوگا۔

یہ چونکہ صرف میری ذاتی رائے نہیں تھی بلکہ اہلِ علم واہلِ زباں کی ایک نمائندہ کمیٹی کی رائے تھی۔ اس لئے جہاں تک مجھے علم ہے اس سے اختلافِ رائے کا اظہار نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اب میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں کہ یہ ملک کا متفقہ فیصلہ ہے اور آئندہ ملتانی زبان میں مضامین یا کتابیں لکھنے والوں کا اس فیصلہ پر پابند رہنا نہایت ضروری ہے۔ امید ہے کہ اہلِ قلم حضرات اردو قاعدہ کے باقی الفاظ کے ساتھ اپنی مادری زبان کے ان مخصوص چھ الفاظ کو بھی یاد رکھیں گے اور اپنی زبان میں لکھتے وقت انہیں استعمال کریں گے۔

ترجمہ کے متعلق ماہنامہ العزیز میں نہایت وسیع طریقہ پر دعوت دی گئی بعض قابل علم دوست اصحاب نے بہت محبت اور فراخدلی کے ساتھ اس کے متعلق زبردست مقالے لکھے۔ اسی تفحص وتلاش میں یہ معلوم ہوا کہ ایک بزرگ شارح دیوان فرید کے نام سے مشہور ہیں۔ میں نہایت شوق سے انہیں ملا اور وہ شرح بھی دیکھی جو انہوں نے سالہا سال کی محنت وعرق ریزی سے تیار کی ہوئی تھی۔ گلستانِ سعدیؒ کے حجم کے برابر کتاب تھی اور صرف دو کافیوں کی شرح تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے شرحِ دیوان کی بجائے تصوف کی کوئی کتاب لکھی ہے اس میں شک نہیں کہ حضرت خواجہ صاحب کے معارف وحقائق کو اگر پورے طور پر شرح وبسط سے بیان کیا جائے تو ع

سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

مگر وہ بھی کیا تشریح ہوتی جس میں اصل سے بھی زیادہ اغلاق ہوا گر دو کافیوں کی شرح گلستان سعدی جتنی ہو تو سارے دیوان کی شرح کے لئے کتنے دفتر درکار ہونگے ع

قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

بہرحال ان دو کافیوں کی شرح کے علاوہ ان کے پاس کوئی مواد نہیں تھا اس لئے مجھے ان سے استفادہ کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ اسی طرح جتوئی، گڑھی اختیار خاں اور بعض دوسرے مقامات پر بھی اس قسم کے لوگوں کا پتہ ملتا رہا۔ جو حضور خواجہ غریب نواز کے کلام سے غیر معمولی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ لیکن نہایت ہی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ باوجود اس عقیدت وشغف کے عملی طور پر ان سے کوئی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ چاچڑاں شریف کے ایک علمی خاندان نے دیوان فریدؒ

کے نقل کرنے کا پیشہ اختیار کیا ہوا تھا۔ میں نے ان کے معلومات خصوصیہ سے استفادہ کا ارادہ کیا تو معلوم ہوا کہ "چراغ تلے اندھیرا" کی ضرب المثل کی عمومیت ان حضرات کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور ان میں سے کوئی سعید روح بھی ایسی نہ ملی کہ جسے اس کلیہ سے استثنار کی مثال میں پیش کیا جا سکے۔ اس لئے وہاں سے بھی بے نیل مرام رجعت قہقری اختیار کرنا پڑی ناکامی کے ان چند ضمنی واقعات کے تذکرے کے بعد اب میں اس جماعت کا تذکرہ کرتا ہوں جس نے اس ترجمہ میں قابل قدر حصہ لیا۔ ان بزرگوں کا ذکر اس لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ انہوں نے صرف مجھے ہی متشکر نہیں کیا بلکہ اپنی ملکی اور وطنی زبان کی اشاعت میں حصہ لیا ہے اور اپنے وطن کے خوش بیان، صوفی بے بدل، عارف باللہ شاعر کے کلام سے سارے ہندوستان کو بلکہ بیرون ہند اردو جاننے والی دنیا کو مستفید ہونے کا موقع دیا ہے۔ اور اپنی ملکی زبان کے دور اولیں میں زبان کی تدوین و تہذیب میں حصہ لیا ہے۔

سب سے پہلے اس فہرست میں ڈیرہ غازی خاں کے قابل ترین فرزند حضرت مولانا مولوی عبدالرشید صاحب نسیم (جن کا ادبی اور اخباری نام "طالوت" ہے) کا ذکر ضروری ہے جن کے بعض اعلیٰ پایہ کے مضامین رسالہ العزیز میں بھی شائع ہوئے اور انہوں نے ازراہِ کرم ترجمہ میں اپنے جوہر دکھانے کا تہیہ فرمایا بلکہ اس کام کو میرے ساتھ مل کر انہوں نے ہی شروع کیا اور متعدد ابتدائی کافیوں کا ترجمہ کر کے کام کی شاندار ابتدا فرمائی۔ لیکن چند ناگزیر ضروریات کی بنا پر وہ مسلسل امداد جاری نہ رکھ سکے جس کا مجھے اب تک دلی افسوس ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اپنی امداد کا تسلسل قائم رکھ سکتے تو مجھے ترجمہ و تشریح کے سلسلہ میں ملک کے سامنے اس سے زیادہ سرخروئی نصیب ہوتی جتنی کہ اب ہوگی۔ ان کے تبحر علمی اور ادبی مقام سے افسوس کہ کماحقہٗ فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔ ان کے والد ماجد حضرت مولانا مولوی محمد بخش صاحب قدس سرہٗ العزیز جو اپنے وقت کے فقیہ اعظم بہت بڑے صوفی اور ولی اللہ تھے۔ خود خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کے تربیت یافتہ تھے۔ اس شخص کے مقام کی بلندی کا اندازہ تخیل پرشکستہ کیا کر سکتا ہے جو حضرت خواجہ محمد بخش صاحب نازک کریم کا ہمنام و ہم درس تھا۔ اور حضور خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ کے خصوصی درس کا بہترین طالب علم تھا۔ ان کی وفات حال ہی میں ہوئی ہے اور افسوس کہ ان کی ان خصوصیات کا علم بعد از وقت ہوا۔

اس کے بعد مولوی نور احمد خاں صاحب فریدی کا ذکر ضروری ہے وہ جگووالہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے مشہور قابل ترین فرزند اور تاریخی مضامین لکھنے والے بہترین صاحب قلم ہیں، انہوں نے کسی زمانے میں "الفرید" کے نام

سے ایک رسالہ بھی جاری فرمایا تھا جس کا اگرچہ شاید ایک ہی نمبروہ شائع فرما سکے لیکن میری مہم میں انہوں نے حتی الوسع پوری پوری امداد فرمائی اور ترجمے کے سلسلہ میں قابل قدر کام کرتے رہے۔ ان دو حضرات کے خصوصی ذکر کے بعد عمومی طور پر حسب ذیل حضرات سے بھی دیوان کی مشکلات کے حل میں میں نے کافی فائدہ اُٹھایا اور ان کے قابل قدر مشوروں سے میں اکثر و بیشتر مستفید ہوتا رہا۔

پروفیسر محمد معین الدین صاحب ایم اے۔ مولوی فیض محمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج بہاول پور جو عرصہ تک خانپور میں جوڈیشل حاکم رہے ہیں اور اس عرصہ میں انہوں نے دلی محبت اور ذاتی ذوقِ علمی کی وجہ سے اس دیوان کا بارہا مطالعہ کیا اور دیوان کی صحت کا اہتمام بھی کیا۔ منشی واحد بخش صاحب بلوچ بی اے ہیڈ کلرک انہار بہاول نگر۔ مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب مدرس مڈل سکول جلال پور پیروالہ۔ مولوی نصیر الدین صاحب خرم بہاول پوری جو علاوہ اہل زبان کے ایک زبردست علم و فضل اور ذوق و شوق کے پیکر ہیں اور اس زبان کے خود بے بدل شاعر ہیں۔ آپ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے خواص معتقدین میں سے ہیں اور بہت عرصہ تک حضرت خواجہ کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔ میں نے اس ترجمہ کو اگرچہ بہ تعمیل ارشاد مقدس حضور پُر نور اعلیٰ حضرت سلطان العلوم رولر بہادر بہاول پور جنہیں اپنی مادری زبان کی توسیع کا بہت خیال ہے اور وہ اسے ایک علمی زبان بنانا چاہتے ہیں، شروع کیا ہے۔ اور اگر یہ ترجمہ آج سے بیس سال پہلے کیا جاتا تو اس وقت اس کے لئے ایسی آسانیاں میسر آسکتی تھیں جن کی وجہ سے بعض بہت ہی پریشان کن اور تحقیقات طلب تلمیحات اور حل طلب مشکل لغات کے شرح میں زیادہ الجھنے کی نوبت نہ آتی۔ کیونکہ اس وقت ایسی قابل ہستیاں زندہ تھیں جن کو اس کام سے طبعی دلچسپی کے علاوہ عقدوں کی مشکل کشائی کی پوری اہلیت تھی۔

تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جو طریق اس ترجمہ کے مشکلات کے حل کرنے کا اختیار کیا ہے اس سے زیادہ بہتر دوسری صورت ممکن نہ تھی۔ میں خود بھی حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی صحبت سے بارہا مستفید ہوتا رہا ہوں اور ملتانی زبان کو اپنی مادری زبان اور ملکی دلکش زبان ہونے کی وجہ سے چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک غور سے مطالعہ کرتا رہا ہوں اس زبان کے صرف و نحو کا خاکہ مرتب کیا اور اس زبان کی ہزارہا ضرب الامثال جمع کیں اور وقتاً فوقتاً اس زبان کی نظم میں اپنے جذبات کے اظہار کا موقع بھی میسر آتا رہا۔ باوجود اس کے میں نے اس ترجمہ میں مذکورہ بالا قابل اور زبان دان اصحاب سے استفادہ کیا جو علاوہ ادیب و عالم ہونے کے دیوان کی فصاحت و بلاغت کے خصوصی شیدائیوں میں سے ہیں

یہ ایسی امداد ہے کہ اس سے زیادہ بہتر امداد موجودہ دور میں نہیں مل سکتی تھی اس پر مجھے فخر ہے کہ میں اس ترجمہ کی مشکلات حل کرنے میں بآسانی کامیاب ہو رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ نکتہ چینی سے دنیا کا کوئی کام اور کوئی آدمی بچ نہیں سکتا بقول شاعر

مَا نَجَا اللّٰہُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا　　مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی نَکَیْفَ اَنَا

یہ نیا اور اچھوتا کام اغیار و احباب کی نظر سے گذریگا اپنے اور پرائے سب اسے دیکھیں گے بعض لوگ نیک نیتی اور عقیدت سے اس کا مطالعہ کرینگے اور بعض نکتہ چینی کی غرض سے دیکھیں گے۔ ہر قسم کے جائز و ناجائز اعتراضات کی بوچھاڑ ہوگی۔ اس نکتہ چینی اور صحیح و غیر صحیح اعتراضات کی برکت سے اسکی اصلاح بھی ہوتی رہے گی۔ مگر مجھے جس اولیت کا شرف حاصل ہوا ہے وہ ہمیشہ قابل رشک و حسد رہیگا اور ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میں نے اپنی مادری زبان کو علمی زبانوں کے دوش بدوش کھڑا کرنے کی ابتدائی کوشش کی اور اس کے گنج ہائے گراں مایہ کے ترجمہ کی بنیاد قائم کی اور سب سے پہلے مجھے یہ خیال سوجھا کہ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ کے پرسوز، مؤثر اور فصیح بلیغ کلام معجز نظام کو دنیا میں پھیلاؤں اور ان کے خاص عرفانی لٹریچر کو اردو میں منتقل کرکے صوفیائے کرام کے لئے ایک نادر ارمغان تیار کروں اس میں شک نہیں کہ کسی زبان کے خیالات اور الفاظ کو دوسری زبان میں منتقل کرنا آسان کام نہیں اور بالخصوص نظم کا ترجمہ تو اور بھی زیادہ دشوار ہے اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت، محنت اور صبر آزما جانفشانی کی ضرورت ہوتی ہے میری کمزوری اور ہیچمدانی اظہر من الشمس ہے لیکن بہرحال ایک جدت کا کام میں نے کیا ہے۔ اور ہماری مادری زبان کی یہ پہلی کتاب ہے جس کا ترجمہ اردو میں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ جدت و اولیت بہرحال قابل داد ہے۔ اگرچہ یہ اصول بھی اپنی جگہ پر بلا استثناء قائم ہے کہ ترجمہ خواہ کتنا ہی عمدہ، شستہ اور برجستہ کیوں نہ ہو اصل کی تمام خوبیوں کو پوری طرح قائم نہیں رکھ سکتا اور بہت سی وہ نزاکتیں ترجمہ میں رہ جاتی ہیں جن کا تعلق اصوات نشست الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ ترجمہ ان دقیق و باریک باتوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ ملتانی زبان سے واقف ہیں اور حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ کے کلام کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ حضرت کے ہر ایک شعر پر تصویر حیرت بن جاتے ہیں اور گھنٹوں اور پہروں اس کے مزے لے لے کر وجد کی سی کیفیت میں

رہتے ہیں۔

حضور کا کلام معجز نظام ملک کے بچے بچے کی زبان پر ہے اور ہر چھوٹا بڑا اسے سنتا اور سر دھنتا ہے۔ اس کو حسنِ قبول کی وہ سند ملی ہے کہ شاید ہی کسی کے کلام کو ملی ہو۔ ہر شخص اپنے مذاق اور استعداد کے مطابق خواجہ کے کلام سے روحانی، دماغی، لفظی اور معنوی حظ حاصل کرنے کا دل سے مشتاق نظر آتا ہے۔

گذشتہ صدی کے آخری ربع کے اندر حضور کے کلام کو اس تمام علاقہ کے اندر پوری پوری شہرت حاصل ہو گئی تھی جہاں جہاں ملتانی زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ آپ ایک بے نظیر عالم، باعمل زاہد، ریاضت کش صوفی اور پاک باطن درویش ہی نہ تھے۔ بلکہ ایک لاثانی شاعر ہونے کے علاوہ موسیقی کے بلند پایہ قدردان اور اس کی فنی نزاکتوں کے بہترین سرپرست تھے۔ صاحب بذل و عطا، منبع جود و سخا اور حسن حقیقی کے سچے عاشق تھے۔ ان کی شاعری کسی تعریف و تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ بہاول پوری (ملتانی) زبان کے قادر الکلام بے نظیر اور بلند پایہ شاعر تھے۔ اور یہ الفاظ حقیقی معنوں میں ان کے شاعری کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کچھ مبالغہ نہیں ہے۔ وہ ملتانی زبان کے اول الشعرا اور خاتم الشعرا تھے۔ انہوں نے سندھی سوز و گداز اور بہاول پوری درد و کرب کو ایران کی نازک خیالی، ہندوستان کی موسیقی اور عربی جذبات کے ساتھ اس قدر مخلوط کر دیا تھا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کے کلام میں جذبات، شاعری، موسیقی اور سلاست میں سے کونسا جزو زیادہ نمایاں ہے۔ ہماری اپنی زبان میں خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ سے پہلے نمونہ کی شاعری موجود نہیں تھی۔ خصوصاً تغزل کا کوئی اچھوتا نمونہ موجود نہیں تھا۔ قصہ گوئی اور مثنوی کے تو اچھے اچھے نمونے موجود تھے۔ مگر تغزل کی روح جو دوسروں کے لئے باعث تقلید ہو سکتی مفقود تھی۔ خصوصاً تصوف کا جزو تو بالکل ہی ناپید تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب کے کلام کو بجائے تقلیدی کے اختراعی کہنا زیادہ موزوں ہے۔ چونکہ خواجہ صاحب عالم تھے اور عربی و فارسی شعرا کے کلام سے بخوبی واقف تھے۔ نیز اس کے ساتھ سندھی زبان بھی جانتے تھے اور سندھی میں شاہ لطیفؒ صاحب کے کلام سے انہیں خصوصی شغف تھا۔ اور سندھی زبان جاننے والوں کا یہ خیال ہے بھی کہ خواجہ کے کلام پر ان کا اثر غالب ہے۔ اس لئے یہ کہنا بیجا نہیں کہ اگرچہ اپنی زبان کا کوئی نمونہ پیش نظر نہیں تھا مگر مجموعی طور پر خیالات اور رنگِ کلام پر فارسی اور سندھی سے حضور نے اثر قبول فرمایا ہے۔ دنیا کی بے ثباتی اور رنگِ تصوف یہ دونو مضمون فارسی اور سندھی میں بدرجۂ اتم موجود ہیں اور یہی دو بڑی خصوصیتیں حضرت خواجہ کے کلام کی ہیں۔ خواجہ صاحب کے کلام میں خیال، درد، سوز اور اثر اسقدر

ہے کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ بعض کافیوں کا جوشِ بیان دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ یا سمندر میں طوفان آگیا ہے۔ حسنِ اسلوب اور شوخیٔ بندش میں بھی خواجہ صاحب کے سابق و لاحق ان کو نہیں پہنچتے چونکہ آپ نے روحانیات کی فضا میں نشوونما پائی ہے۔ اور بزرگوں کو دریائے معرفت کا شناور پایا ہے۔ اور تصوف کے ماحول ہی میں پڑھے پھلے اور پھولے ہیں اس لئے ان کے کلام میں تصرف، عشق، درد محبت کا ہونا کچھ بعید از قیاس نہیں۔ کہیں کہیں اشعار میں شوخ رنگ زیادہ بھر گیا ہے تو ساتھ ہی متانت و استغنا بھی موجود ہیں۔ درویشی و فقر کے ساتھ رندانہ فضا میں بھی ہیں دنیا کی بیزاری کے ساتھ دولت کے صرف کرنے کا اتنا شوق تھا کہ ایک روایت کے مطابق آپ نے اپنی عمر میں ساٹھ لاکھ روپیہ کے قریب خیرات کیا ہے اور یہ مقدار اس خرچ کی ہے۔ جس کا حساب ہو سکا۔ جو خرچ حیطہ تحریر میں نہیں آئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حضورؒ نے آخری وقت میں جن باتوں پر اظہار افسوس فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ "عمر بھر مجھے حسرت رہی کہ مجھ سے کوئی سائل لاکھ روپیہ مانگے اور میں دوں مگر کسی نے لاکھ روپے کی استدعا نہیں کی"

بہر حال خواجہ صاحب کے کلام کے متعلق مختصر طور پر جو کچھ کہہ سکتا تھا وہ میں نے کہہ دیا اب خود کلام آپ کے سامنے ہے "پیش لفظ" کو طویل بنا کر میں کلام سے آپ کی لطف اندوزی میں حائل نہیں ہونا چاہتا۔ البتہ اس محنت کے لئے داد طلبی کی بجائے صرف دعا طلبی پر اکتفا کر کے مستدعی ہوں کہ راقم الحروف کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد فرما کر دریا دلی کا ثبوت بہم پہنچایا جائے تو بعید از کرم نہ ہوگا۔

دعا کا طالب

محمد عزیز الرحمن عزیز

مقدمہ

حضرت طالوت مدظلہٗ

"شعر سے جس طرح نفسانی جذبات کو اشتعالک ہوتی ہے اسی طرح روحانی خوشیاں بھی زندہ ہوتی ہیں اور انسان کی روحانی اور پاک خوشیوں کو اس کے اخلاق کے ساتھ ایسا صریح تعلق ہے جس کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں شعر اگرچہ براہ راست علم اخلاق کی طرح تلقین اور تربیت نہیں کرتا لیکن از روئے انصاف اسکو علم اخلاق کا نائب مناب اور قائم مقام کہہ سکتے ہیں اسی بنا پر صوفیہ کرام کے ایک جلیل القدر سلسلہ میں سماع کو جس کا جزو اعظم اور رکن رکین شعر وسیلۂ قرب الٰہی اور باعث تزکیۂ نفس و تصفیۂ باطن مانا گیا ہے .... شعر ہم کو محسوسات کے دائرہ سے نکال کر گذشتہ اور آئندہ حالتوں کو ہماری موجودہ حالت پر غالب کر دیتا ہے۔ شعر کا اثر محض عقل کے ذریعہ سے نہیں بلکہ زیادہ تر ذہن اور ادراک کے ذریعہ سے اخلاق پر ہوتا ہے پس ہر قوم اپنے ذہن کی جودت اور ادراک کی بلندی کے موافق شعر سے اخلاق فاضلہ اکتساب کر سکتی ہے۔" مولانا حالی

"زباں درحقیقت ہماری کیفیات نفسانیہ کی سفیر ہے جو نہایت دیانتداری سے ہمارے دل کا پیغام دنیا کو پہنچا دیتی ہے۔ اس بنا پر وہ تمام تر ہمارے خیالات ہمارے عقائد اور ہمارے اخلاق و عادات کے تابع ہے۔" مولانا ابوالکلام آزاد

اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ کسی قوم کے اخلاق و عادات اور اس کے طبعی و فطری رجحانات کو دیکھنا ہو تو اس قوم کے ادبیات (خصوصاً ادبیات منظوم) کا مطالعہ کر لو۔ اس کے رجحانات اور اس کی حسیات باطنیہ کا انکشاف خود بخود آپ پر ہو جائے گا۔ لٹریچر کو عقائد و اعمال کے بدلنے اور ان کو پختہ و پختہ تر کرنے میں مطلقاً اگر دخل نہ ہوتا تو دنیا میں اشاعت و تبلیغ کے اسلحہ بیکار



اور پروپیگنڈہ کا حربہ بے اثر ہوتا۔ ہر قوم کو اپنے لٹریچر پر ہمیشہ ناز رہا ہے۔ وہ کیوں ؟ صرف اس لئے کہ قومی خیالات اور قومی عقائد و اعمال کا وہ حامل ہوتا ہے۔ اور دنیا میں عزیز ترین چیز جس کو جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھا جاتا ہے اور جس پر لوگ اولاد اور تمام اندوختہ کو بھی قربان کر دیتے ہیں۔ قومی رجحان یا مذہبی عقائد ہی ہیں اور یہ رجحانات اگر نسلاً بعد نسل محفوظ ہیں تو "زبان" "لٹریچر یا "ادبیات" ہی کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ اسی وجہ سے فطری طور پر ہر قوم کو اپنے ادب کے ساتھ انتہائی محبت ہوتی ہے اور ہر قوم کو اپنی زبان کے تحفظ و اشاعت کا خیال ہمیشہ رہتا ہے۔

ہماری زبان

ملتان، ریاست بہاول پور، ڈیرہ جات، مظفرگڑھ اور میانوالی و جھنگ کے بیشتر باشندوں کی زبان ایک ہے جسے "ملتانی زبان" یا "ملتانی بولی" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس علاقہ کی آبادی کی اکثریت ان بزرگوں کی اولاد ہے جو عرب اور ایران سے آئے تھے اور یہاں آکر انہوں نے توطن اختیار کر لیا تھا۔ اس لئے عربی و فارسی زبانوں کو بھی اس علاقے سے خصوصی تعلق رہا اور اب بھی ہے اور چونکہ اردو کو بھی برادرانِ وطن نے دھتکار کر اپنے سے علحدہ کر دیا ہے اور اس کے بیشتر رجحانات بھی چونکہ عربی و فارسی یا اسلامی ہند کے وقت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اردو بھی اس علاقے میں کافی مروج اور اثر رکھتی ہے۔ مگر اس کے باوجود "ہماری زبان" ملتانی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ملتانی زبان ایک بہت ہی چھوٹے سے علاقے سے تعلق رکھتی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اسے علمی زبانوں کا سا درجہ حاصل نہیں مگر یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ وہ اپنی شیرینی، گھلاوٹ، لچک اور مؤثریت کی بنا پر کسی ایسی ملکی زبان سے کم نہیں جسے اتنے ہی چھوٹے سے علاقے سے تعلق ہو بلکہ صوبہ جاتی تقسیم کے لحاظ سے اگر اس کا مقابلہ صوبائی زبانوں سے کیا جلئے تو بھی یہ ان سے بہتر ثابت نہیں ہوگی تو پاسنگ ضرور ہو جائے گی۔ وسط پنجاب کی زبان "پنجابی" پر تو اسکی فوقیت گویا مسلم ہے۔ "ہماری زبان" ہمارے عوام کی ضروریات کو نہایت بہتر طریقہ پر پورا کر دیتی ہے اور ہمیں ضرورت نہیں پڑتی کہ ہم عوام کی کسی ضرورت کو "پنجابی" سے پورا کریں مگر "پنجابی زبان" وسط پنجاب کے عوام کی ضروریات کو پورا کرنے میں قاصر رہی ہے اور آج تک محرم کی محفلوں میں قصائد و مراثی بلکہ اکثر "بیان" بھی وہاں ملتانی زبان میں ہوتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ "ملتانی زبان" کا لٹریچر پنجابی سے بہت وسیع اور زیادہ جاذب قلوب ہے۔ ہماری زبان میں تغزل جس قدر منجھا ہوا شستہ و رفتہ اور پختہ و پروردہ ہے اس کا جواب فارسی سے اِدھر کسی زبان میں بھی نہیں۔ رباعی کا درجہ ہمارے ہاں اس قدر بلند ہے کہ شاید فارسی بھی اس کے مقابلہ میں نہ آسکے۔ مثنوی میں بھی ہماری زبان کافی ترقی یافتہ ہے۔ اس کے علاوہ

قصائد و مراثی کا تو اسے مخزن کہا جا سکتا ہے۔ نئے اوزان نئے بحور نئے اصناف کلام کا بھی کافی مواد موجود ہے۔ بلکہ دوسروں کے ہاں جو چیزیں نئی ہیں ہمارے ہاں وہ مدتوں سے رائج ہیں۔ دوسروں نے جو باتیں تقلیدی طور پر اختیار کی ہیں ہمارے ہاں وہ ایجاد و اختراع کے طور پر رائج ہوئیں۔ سب سے بڑی بات جو ہمارے ہاں عام ہے اور دوسروں کے ہاں بمشکل اس کا پتہ ملتا ہے وہ بدیہہ گوئی اور ارتجال ہے۔ ہمارے ہاں نظم و نثر مسجع کا درمیانہ درجہ موجود ہے جسے ہم "وار" کہتے ہیں۔ اور یہ عموماً فی البدیہہ کہی جاتی ہے۔ طویل سے طویل "وار" ارتجالی طور پر ہی کہی جائیگی اور ارتجال بھی وہ جس میں دریا کی سی روانی اور آبشار کا سا تسلسل موجود ہوگا۔ ہمارے شعرا کی اس بدیہہ گوئی کا مقابلہ ہندوستان کی کوئی زبان بھی نہیں کر سکتی۔ صرف قدیم عرب لٹریچر میں اس کے مقابلہ کی مثالیں مل سکتی ہیں۔ اور یہ وہ شرف ہے جس میں آج ہم متفرد ہیں۔ اگرچہ بقول شاعر عرب ؎

ذَهَبَ الْكِرَامُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدٍ　　وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِي بِالسُّؤْدَدِ

مگر کیا کیا جائے موجودہ تہذیب نے دماغوں کو اس قدر ماؤف کر دیا ہے کہ ان کے لئے ارتجال تو ارتجال دوسرے ادنیٰ درجے کے بوجھ کا تحمل بھی دشوار ہوگیا ہے۔ ہمارے ہاں بھی جو لوگ "تہذیب و تمدن" کی "برکات" سے مستفید و مستفیض ہیں ان کے دماغوں کی بڑا قیمت ضائع ہوتی جا رہی ہے اور جو لوگ اس "روشنی" سے مستیز نہیں ہو سکے ان کی جولانی طبع کا عالم دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ "بحر مواج" کا لفظ آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ مگر اس کے مفہوم کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے یا تو آپ کو بحیرۂ ستوطرہ تک تکلیف کرنی ہوگی یا پھر کسی ملتانی زبان کے بدیہہ گو شاعر کا کلام سن کر آپ واضح طور اس کو سمجھ سکیں گے۔

ملتانی زبان میں حضرت خواجہؒ کا مقام

فارسی میں جو درجہ خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ کا ہے۔ اردو میں جو مرتبہ میر تقی اور غالب کا ہے وہی درجہ ملتانی زبان میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ کچھ امتیاز اور فرق بھی ہے۔ خواجہ حافظ صوفی شاعر ہیں اور ان کا تغزل لاجواب ہے۔ اتنی بات میں ہمارے خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ ان کے ساتھ مشترک ہیں مگر خواجہ حافظ پیغامی شاعر نہیں ہیں اور ہمارے خواجہ رحمۃ اللہ ایک خاص پیغام رکھتے ہیں۔ اسی طرح میر تقی اور غالب کے تغزل کی مقبولیت عام میں حضرت خواجہؒ ان کے شریک غالب ہیں مگر یہ دونو پیغامی نہیں ہیں۔ اس لئے حضرت خواجہؒ پیغامی ہونے کے لحاظ سے اقبال علیہ الرحمۃ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ کی ذات بابرکات سے آج کون ہے جو واقف نہیں۔ ان کے علمی کمالات ان کے فقر و زہد کے مجاہدات اور ان کی کرامات کا شہرہ مستغنی عن الذکر ہے۔ لیکن یہ چیزیں وہ ہیں جن پر مخالف و موافق رائے کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو چیز اپنوں کے نزدیک مسلم ہے وہ اغیار کے نزدیک بدیہی الثبوت نہ ہو اور ان کی عقلیں اس کو تسلیم کرنے سے قاصر ہوں۔ لیکن جو اپنوں اور غیروں کے نزدیک مسلم ہے اور جس سے بڑے سے بڑا ظاہر بین بھی انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ وہ آپ کا کمالِ شاعری ہے۔ ملتانی زبان میں آپ کی غزلوں، کافیوں، کا مجموعہ "دیوان فریدی" کے نام سے عام مشہور ہے اور صرف نواح ملتان و بہاول پور میں ہی نہیں بلکہ وسط پنجاب و سندھ تک آپ کا کلام نہایت ذوق و شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے جو لوگ تصوف کے قائل ہیں وہ بھی غش ہیں اور جو قائل نہیں وہ بھی آپ کے کلام کی خوبیوں کے معترف ہیں۔ جو سمجھتے ہیں وہ بھی سر دھنتے ہیں اور جو سمجھ نہیں سکتے وہ بھی تحسین و آفرین کے پھول برساتے ہیں غرض ان کے کلام کی مقبولیت کی کوئی انتہا نہیں۔ آپ کے کلام میں غوامض و مشکلات بھی ہیں۔ پیغام بھی ہے۔ تصوف کا درس بھی ہے۔ حسن و عشق کا ذکر بھی ہے۔ مجاز بھی ہے۔ حقیقت بھی ہے سب کچھ ہے مگر ان سب چیزوں کے ساتھ مقبولیت عامہ کا خلعت ہے۔ عوام و خواص دونو اس کو یکساں مرغوب و محبوب جانتے ہیں۔

خواجہ صاحبؒ کا خاندان

نسب کے لحاظ سے حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاروقی ہیں اور آپ کا شجرہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ صاحب مناقب فریدی اور مصنف گوہر شب چراغ کے بیانات کے مطابق مالک بن یحییٰ اس خاندان کے پہلے شخص ہیں جو سندھ میں وارد ہوئے۔ ان کی اولاد میں سے شیخ حسین رکن سلطنت ہو گذرے ہیں۔ ٹھٹھہ ان دنوں سندھ کا مرکزی شہر تھا اور شیخ حسین کا قیام بھی وہیں ثابت ہوتا ہے اور اب تک بھی ان کی عمارات کے آثار و امارات موجود ہیں، اور کھنڈروں کی زبان اب تک بھی یہ شعر دہرا رہی ہے ؎

از نقش و نگارِ در و دیوارِ شکستہ آثار پدید است صنادید عرب را

لیکن آخر عمر میں انہوں نے دولت و امارت کو چھوڑ کر فقر و ولایت کی طرف توجہ فرمائی اور سلسلہ سہروردیہ میں بیعت ہو کر سلوک کو اس درجۂ کمال تک حاصل کیا کہ امارت کی بجائے مخدومیت حاصل ہو گئی اور آپ مخدوم کے لقب سے پکارے جانے لگے۔ ان کے فرزند مخدوم محمد ذکریا صاحب جہانگیر بادشاہ کے زمانے میں منگلوٹ علاقہ ملتان میں آ کر مقیم ہوئے اور تین

پشتوں تک وہیں قیام رہا۔ مخدوم محمد شریف نے سیت پور بمقام یاراوالی لب دریائے سندھ سکونت اختیار کی۔ ان کے ایک مرید باصفا مٹھن خاں تھے جو سندھ کے مغربی جانب رہتے تھے۔ انہوں نے جب مٹھن کوٹ کو آباد کیا تو آپ نے ان کی دعوت پر مٹھن کوٹ میں رہائش اختیار کر لی اور یہ خاندان مستقل طور پر مٹھن کوٹ کا ہو رہا۔ سکھوں کے زمانہ حکومت میں حضرت خواجہؒ کے والد مولانا خواجہ خدا بخش صاحب مرحوم جب ان کے مظالم سے بہت تنگ آئے اور ادھر نواب صادق محمد خان اول نے ریاست بہاول پور میں قیام کی درخواست بھی کی تو آپ نے دریائے سندھ کے مشرقی کنارہ پر بمقام چاچڑاں تحصیل خان پور میں سکونت تبدیل فرمائی مگر کوٹ مٹھن سے بھی تعلقات کو کلیتہً منقطع نہیں فرمایا۔ کیونکہ مدفن بدستور کوٹ مٹھن ہی میں رکھا اور بزرگوں کے عرس وغیرہ کی تقریبات بھی یہیں ادا ہوتی رہیں۔

خاندان کا علمی تبحر

یوں تو حضرت عمر بن الخطاب سے لے کر حضرت خواجہ تک خاندان ہمہ آفتاب و ہمہ ماہتاب ہے۔ اور شیخ حسین کے بعد تو فقر و ولایت مسلسل اس خاندان کا طغرائے امتیاز رہی۔ مگر ظاہری علوم کے لحاظ سے بھی یہ خاندان مدتوں سے ممتاز و متمائز چلا آتا ہے۔ حضرت خواجہؒ کے بڑے بھائی اور پیر آپ کے والد ماجد اور جد امجد سب علمائے متبحرین میں سے تھے۔ اور باقاعدہ علوم کا درس دیا کرتے تھے۔ طلبہ کی خدمت اور تدریس علوم دینیہ انکا بہترین مشغلہ تھا۔ ان میں سے اگر کسی کو بعض اوہام کی وجہ سے درس دینے کی جرأت نہ ہوتی تو خواب میں اس مشغلہ کو جاری رکھنے کے لئے انہیں بزرگوں کی روحیں تاکید کرتی تھیں تاآنکہ وہ یہ کام شروع کر دیتے چنانچہ مقابیس المجالس صد۲۷ کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔

> "بعد ازاں فرمودند کہ خود بدولت حضرت شیخ من مے فرمودند کہ چوں از تحصیل علم فارغ شدم در خود جرأت درس دادن نمیدانستم تا آنکہ روزے حضرت قبلہ مولانا خواجہ فخر الملت والدین محمد دہلوی را در خواب دیدم کہ مے فرمایند کہ اے غلام فخر الدین چرا درس علم نمے دہی، بے پرواشدہ تدریس بکن . . . .
>
> تا بعد ازیں بشارت بدرس پرداختم۔"

انہیں کے متعلق ایک اور قبسہ ملاحظہ کیجئے جس سے معلوم ہوگا کہ علوم ظاہری میں کس قدر شغف تھا اور ان میں خصوصی ملکہ پیدا کرنے کا خیال کس قدر اس خاندان کے افراد کے دلوں میں جاگزیں تھا۔

"فرمودند حضرت میاں صاحب قبلہ صاحب الوصال پیر و مرشد من و خلیفہ اکبر جانشین حضرت قبلہ محبوب الٰہی والد ماجد خود ہستند و جامع بودند میانِ علوم ظاہری و باطنی و بہ قطبیت عظمیٰ رسیدہ اند۔ تحصیل علم ظاہری از مولوی عبدالرحمٰن صاحب معروف بہ جوگی سکنہ چاچڑاں شریف کردہ اند۔ روزے مولوی صاحب بخدمت حضرت صاحب قبلہ محبوب الٰہی صاحب آمدہ عرض کرد کہ اکثر طلبہ را بخواندن شرح ملا و بعضے را بخواندن شرح عقائد ملکہ پیدا مے آید مگر صاحب زادہ را تا حال ملکہ کافی پیدا نشدہ و اکنون مطول آغاز مے شود دعا فرمایند۔ پس حضرت قبلہ محبوب الٰہیؒ فرمودند کہ کتاب مطول بیا درد پس حضرت محبوب الٰہیؒ خود بدولت حضرت صاحب الوصال را سبق آغاز کنانیدند تا کہ اکثر کتاب مطول درس دادن و ببرکت انفاس مقدسہ حضور حضرت محبوب الٰہیؒ حضرت شیخ ما را ملکہ کامل پیدا شد" مقابیس المجالس صلا جلد دوم

اس کے ساتھ ہی اگر ان حضرات کے نظام الاوقات پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علوم باطنیہ کے ساتھ ساتھ علوم ظاہریہ کا پورا پورا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ بلکہ حسب ضرورت زمانہ کبھی ادبی و قانونی کتب پر زور زیادہ دیا جاتا اور کبھی علوم حدیث و فقہ کی طرف رجوع زیادہ ہوتا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وظائف بھی جاری رہتے۔ اقتباس اول کے بعد کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ فرمودند کہ عادات و عبادات و انضباط اوقات آنحضرت صاحب الوصال مثل حضرت خواجہ محبوب الٰہی بودند صرف در چند اعمال فرقے مے نمودند اول در وظیفہ درس طلبا کہ حضرت قبلہ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمیع کتب متداولہ درسیہ را درس میدادند و در درس ایشاں کتب قواعد درسیہ کم و کتب احادیث شریف مثل صحیح بخاری و مشکوٰۃ وغیرہ ہما و کتب فقہ و تفاسیر بکثرت متداول بودند و سبق حدیث شریف فرض بودے۔"

چونکہ حضرت فخر جہاں رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں حدیث و تفسیر کے ساتھ اعتنا کم ہو گیا تھا۔ اس لئے حضور منہ

ان علوم کی طرف توجہ زیادہ فرمائی اور حدیث پاک کا درس تو بطور فریضہ کی ادائیگی کے دیا کرتے مگر اس کے باوجود کم وبیش وظائف و اوراد بھی جاری رہتے۔ مقابیس المجالس میں ہے

"بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ فرمودند کہ من نیز شرح ملا بخدمت ایشاں خواندہ ام دوم در قرآت منزل قرآن شریف کہ حضرت قبلہ محبوب الٰہی یک ربع میخواندند وحضرت ایشاں نصف پارہ۔ سیوم در ختم حضرات خواجگان چشت اہل بہشت کہ حضرت قبلہ محبوب الٰہی مداومت داشتہ اند وحضرت ایشاں در اوائل خواندہ اند و در اواخر ترک کردہ اند چہارم در وظیفہ مغرب کہ حضرت قبلہ محبوب الٰہیؒ بقدر دو ساعت مے کردند وحضرت ایشاں در اوائل ہماں قدر و در اواخر بقدر یک ساعت"۔

علوم ظاہریہ وباطنیہ کیساتھ اعتنا چونکہ ایک خاندانی شرف تھا۔ اس لئے بچوں کی ترتیب کے سلسلہ میں بھی اس کا پورا پورا خیال کیا جاتا تھا۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ نے ایک بار کسی شخص کو بعد از عشاء تین سو بار درود اور تین سو بار سورۂ اخلاص پڑھنے کا حکم فرمایا تو ساتھ ہی اس وظیفہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

"کہ ایں وظیفہ عزیز ترین وظائف مشائخ کرام ماست۔ عزیز تر وظیفہ است۔ عزیز تر وظیفہ است"۔

اس کے بعد اپنے زمانہ طالب علمی کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"کہ حضرت فخر الاولین والاخرین میاں صاحب خواجہ صاحب الوصال رضی اللہ تعالیٰ عنہ را رویہ آں بود کہ بطلب علم وظیفہ نمے فرمودند مگر چوں من باں حضرت بیعت کردم و زمانہ من طالب علمی بود مرا ایں وظیفہ متبرکہ مذکورہ فرمودہ بودند مدتے میخواندم ہر گاہ در طبعم احتیاط بدرجہ کمال بودہ است بر سر ہر یک تسبیح دہ دوازدہ چہرہ زیادہ میخواندم و در خواندن احتیاط مے کردم تا کہ بریں کشش تسبیح دیر بسیار مے شد۔ طبع من باہم بر آمد چراکہ در شب مطالعہ ہم کردنی بود پس ہمیں بہانہ ساختہ بخدمت شیخ خود عرض کردم کہ ہنگام شب مطالعہ کتاب و وظیفہ ہر دو مشکل امر است ہر چہ ارشاد شود عمل کردہ آید و در

دل خیال داشتم کہ حضور شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ خواہند فرمود کہ وظیفہ را ترک کن و مطالعہ کردہ باش لیکن حضور آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند کہ اول مطالعہ کن و آنگاہ وظیفہ بخواں"۔

علم و عمل چونکہ خاندان کے رگ و ریشہ میں رچ چکا تھا۔ اس لئے طلب علم کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان میں ورد وظیفہ و ذکرِ الٰہی کا اجراء ضروری سمجھا گیا۔ حالانکہ عام عادت یہ تھی کہ طالب علموں کو اوراد سے مستثنےٰ سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ مطالعۂ کتب اور درس و مذاکرہ ہی ان کے لئے ورد و وظیفہ کا کام دے جاتے ہیں۔ مگر اپنے خاندان کے فرد کے ساتھ یہ رعایت ملحوظ نہیں رکھی جاتی کیونکہ اسے تو رہنمائے خلق بنانا مقصود ہے اس لئے اس کے فرائض بھی عوام سے مختلف ہونے چاہئیں پھر اس صالح نوجوان کی صلاحیت طبع ملاحظہ فرمایئے کہ طالب علمی جیسے وارستہ مزاجی کے زمانہ میں وہ وظیفہ چھوڑنے کیلئے اجازت طلب کرتا ہے اور اجازت نہیں ملتی تو برابر احتیاط کے ساتھ یہ کام جاری رکھتا ہے اور یہ تو احتیاط کی انتہا ہے۔ کہ دانہ ہائے سبحہ کے ساتھ گنتی بھی ہو رہی ہے اور مزید دس بارہ بار بطور احتیاط بھی پڑھا جا رہا ہے۔ علم و عمل کے اس گہوارے میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ نے آنکھیں کھولیں۔

ولادت باسعادت

آپ ۱۲۶۱ھ کے اواخر میں کتم عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ فرما ہوئے اور صرف حضرت محبوب الٰہی خواجہ خدا بخش صاحب علیہ الرحمۃ کے گھر کو ہی منور نہیں فرمایا بلکہ ماہتاب عالمتاب کی طرح ان کا فیضان نور نزدیک و دور سب پر یکساں رہا۔ تاریخی نام جس طرح "خورشید عالم" (۱۲۶۱) تھا۔ اسی طرح سارے عالم کے لئے تابندگی و درخشندگی بھی وقف عام رہی۔ مولوی رکن الدین مرتب مقابیس المجالس اور محمد انور صاحب فیروز مصنف گوہر شب چراغ دونوں ولادت میں تو متفق ہیں۔ اور خود حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے اپنے بیان سے بھی ان کی تصدیق ہوتی ہے شعبان ۱۲۹۳ھ میں اپنے لختِ جگر قطب الموحدین سے حضرت خواجہ محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ سے فرمانے لگے۔

"اکنوں مدت عمر شمار بحساب تاریخ شمسی بیست و نہ سال است و بحساب تاریخی سی و یک سال است و بحساب تاریخ قمری سی سال است و مدت عمر شریف حضور حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحساب تاریخ شمسی شصت و یک سال بود و بحساب تاریخ قمری شصت و سہ سال آنگہ فرمودند کہ اکنوں مدت عمر من بحساب تاریخ شمسی پنجاہ و یک سال است

وبحساب قمری پنجاہ ودو سال است وبحساب تاریخی پنجاہ وسہ سال است آنگہ فرمودند کہ سی وہفت سالہ بودم کہ در سر و محاسن من موئے سفید روئیدن شروع کردہ بودند۔

مقابیس المجالس جلد ۳ ص ۹۷

لیکن ماہ کے تعین میں دونوں حضرات کا اختلاف ہے۔ فیروز صاحب کے بیان میں ہے۔

"۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ کو بمقام چاچڑاں پیدا ہوئے" گوہر شب چراغ ص ۳

اور مولوی رکن الدین کے الفاظ یہ ہیں۔

"ولادت باسعادت حضرت قطب العالم غوث اعظم فرد افخم حضور خواجہ غلام فرید فرید ثانی رضی اللہ تعالیٰ در روز سہ شنبہ پیش از طلوع آفتاب در ساعت مشتری در عشرۂ آخریہ از ماہ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ واقع شدہ است" مقابیس المجالس جلد ا ص ۱

چونکہ مولوی رکن الدین حضور کی خدمت میں باریاب ہوتے رہے ہیں اور ان کی تفصیلی جزئیات بھی اس بات کی شاہد ہیں کہ ان کا بیان تحقیق شدہ ہے۔ اس لئے میرے نزدیک انہیں کا بیان زیادہ قابل قبول اور قابل اعتماد ہے چونکہ شیخ شیوخ العالم فرید الدین گنج شکر کی ولادت باسعادت بھی سہ شنبہ کو ہوئی تھی۔ اس لئے آپ کا نام نامی بھی انہیں کی نسبت سے غلام فرید رکھا گیا۔

بچپن بچپن ہی سے آثار بزرگی و اطوارِ شرف آپ کے ناصیۂ اشرف سے ظاہر و باہر تھے۔ چنانچہ حضرت محمد اشرف صاحب سندھی نے آپ کو دیکھ کر فرما دیا تھا کہ یہ لڑکا ولی مادرزاد ہے۔

آپ نہایت درجہ کے ذہین و فطین تھے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ اور اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں علوم دینیہ سے فارغ ہو گئے تھے بچپن ہی سے مجاہدات و ریاضات میں لگا دیئے گئے تھے طلب علم اور مطالعہ کتب بھی اگرچہ ایک بہت بڑی ریاضت تھی مگر اس کے ساتھ ساتھ اوراد و وظائف کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ابھی آپ آٹھ سال ہی کے تھے کہ حضرت محبوب الٰہی کا انتقال ہو گیا اور سنت سنیہ نبویہ کے مطابق آپ کو بھی داغ یتیمی اٹھانا پڑا چنانچہ خود فرماتے ہیں۔

"و چوں سنین عمر شریف حضرت قبلہ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پنجاہ و پنج رسید حضرت خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ بخود اشارہ فرمودند کہ من متولد شدم و وقتیکہ حضرت محبوب الٰہی وفات

یافتند حضرت صاحب الوصال سی و پنج سالہ بودند و من ہشت سالہ بودم" مقابیس المجالس ص

آپ کی تربیت اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ فخر جہاں صاحب رحمہ اللہ کی زیر نگرانی ہوئی وہی آپ کے ظاہری علوم میں استاذ تھے اور وہی باطنی علوم میں پیرو مرشد۔ بیعت بھی آپ کی انہیں سے تھی۔ ان کو آپ سے اور آپ کو ان سے انتہائی محبت و الفت تھی۔ آپ اپنے اشعار میں جب بھی ان کا ذکر فرماتے ہیں نہایت ہی محبت و شیفتگی اور بیساختہ پن سے فرماتے ہیں۔ آپ کی مشہور کافی جس کا مطلع ہے ؎

بن دلبر شکل جہاں آیا ہر صورت عین عیاں آیا

اس میں آپ انبیاء و شہداء کے ذکر کے ساتھ کس وارفتگی سے اپنے پیر کا ذکر کرتے ہیں۔

کتھے حسن حسین شہید بنے کتھے مرشد فخر جہاں آیا

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں ؎

فخر الدین مٹھل دے شوقوں دم دم نکلم دود ،،

ایک اور کافی میں جس کا مطلع ہے ؎

سوہنے یار پنل دا ،، ہر جا عین ظہور

دیکھئے کس والہانہ شوق و اشتیاق سے ذکر ہوتا ہے ؎

چشماں فخر الدین مٹھل دیاں تن من کیتا چور ،،

گھول گھتاں میں فخر جہاں توں جنت حور قصور ،،

خواجہ صاحب کی مشہور کافی ہے ؎

نینہہ اولڑے چوتک لائی تن من کیتس چکنا چور

اس میں خواجہ فخر جہاں کا ذکر دیکھئے ہر ہر لفظ سے محبت و عقیدت ٹپکتی ہے ؎

فخر جہاں ہک رمز بجھائی ارضی تھیا یکبار سمائی

ظلمت بن گئی نور دا نور

ایک اور جگہ پر ارشاد ہوتا ہے ؎

فخر جہاں قبول کیتو سے ٭ واقف کل اسرار تھیوسے

ہر جا نور جمال ڈٹھو سے ٭ مخفی راز تھئے اظہار

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے

حسن پرستی گھات اساڈی راز حقائق بات اساڈی

رمز حقیقی جہات اساڈی فخر جہاں ایہا ریت سکھائی

غرض محبت کی گود میں آپ نے آنکھ کھولی اور محبت ہی کے گہوارے میں پرورش پائی۔ بادۂ عرفان آپکا موروثی مال تھا اور حقیقت، و ایقان شاہد حال۔ ابھی آپ سولہ سترہ سال ہی کے تھے کہ علوم ظاہریہ و باطنیہ میں کمال حاصل ہوگیا۔ گویا بچپن کے ختم ہونے تک آپ علوم ظاہری و باطنی سے بھی فارغ ہو گئے۔

جوانی اور مشغلۂ درس

اور جوانی کے آغاز کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے فیض رسانی کے لئے افادہ و استفادہ کے پٹ کھول دئے اور دس سال تک اپنے پیر و مرشد خواجہ فخر جہاں صاحب رحمہ اللہ کے سامنے درس و تدریس سے علوم ظاہریہ کے پیاسوں کی تشنگی بجھاتے رہے اور علوم باطنیہ کے خواہشمندوں کو سلوک کی پر پیچ وادیوں میں بھی رہنمائی فرماتے رہے جب آپ ستائیس سال کے ہوئے تو حضرت فخر جہاں صاحب کا وصال ہوگیا۔

"وقتیکہ حضرت قبلہ صاحب وصال ازیں دار فنا بدار بقا رحلت نمودہ اند من بیست و ہفت ساله بوده ام" مقابیس المجالس جلد ۱ صلہ

قطبیت عظمیٰ

گویا ابھی عین عالم شباب تھا کہ آپ نے قطبیت عظمیٰ کا گراں بہا بوجھ اپنے کندھوں پہ اٹھالیا۔ اور دنیا ان کے فیض علم و فیض فقر سے معمور ہو گئی۔ میں نے ستائیس سال کی عمر کو عالم شباب سے اس واسطے تعبیر کیا کہ خود حضرت خواجہ رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے آپ ساڑھے اکتیس سال تک جوانی کا زمانہ تے ہیں اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدا ہونے کی وجہ سے اسے حضور کی عمر شریف کے اندازے سے ہی ثابت فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ حضور خواجہ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کا اس قدر خیال ؟ کہ ہر بات میں حضور کی نسبت کی جستجو ہے اور ہر حال میں حضور کی راہ کی تلاش۔ مقابیس المجالس جلد ۲ صلہ ۶۶ میں ہے۔

"اندریں اثنا حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ برادر حضرت قطب الموحدین خواجہ محمد بخش

اطال اللہ عمرہٗ وادامہ بدوامہ نظر فیض اثر کردہ فرمودند کہ موئے سر شما ہم بسیار سفید شدہ اند او شاں عرض کردند آرے بسیار سفید گشتہ آنگہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ فرمودند آں طرف بنما۔ ہمیں کہ حضرت قطب الموحدین کلاہ مبارک را از سر اشرف خود فرود آوردند وسر مبارک را فرود کردہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ را بنمائیدند حضور فرمودند ہمیں یک طرف بسیار بسیار سفید شدہ است از اطراف دیگر۔ آنگہ فرمودند از زمانہ جوانی و شباب شما باقی یکنیم سال میماند زیرا کہ شباب سی ویک نیم سال است زیرا کہ مدت عمر شریف جناب رسالت مآب حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شصت وسہ سال است ومدت زمانہ شباب ہر کس نصف از عمر شریف آنحضرتؐ است وآں سی ویک نیم سال است۔"

اور قطبیت عظمیٰ کے عرش پر تمکن فرما کر آپ نے ظاہری وباطنی علوم میں رشد وارشاد کا سلسلہ بدستور جاری رکھا۔ آپ کا آستانۂ عالیہ جہاں ایک طرف طالبانِ علوم دینی کا مرجع تھا وہاں دوسری طرف تشنگانِ طریقت کے لئے سرچشمۂ فیوض وبرکات تھا۔ بے شمار مخلوق آپ کی ذات تقدس آیات سے اقتباس انوار کرتی رہی۔ اور عوام وخواص آپ کی نظر شفقت اثر سے عشق ومحبت حقیقی کے درس لیتے رہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں بندگان خدا حلقۂ ارادت میں داخل ہو ہو کر آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوتے رہے اور ہند وسندھ کے عامۃ الناس کا رجوع آپ کے عتبۂ عالیہ کی طرف ہو گیا۔

خواجہ صاحبؒ کا تبحر علمی

آپ ظاہری وباطنی علوم میں کامل ومکمّل ہی نہیں تھے بلکہ دونو علوم میں مکمّل کا درجہ رکھتے تھے۔ کرامات وخرق عادات کا بار بار ظہور ہوا۔ آپ کی مجلس اقدس علماء وطلباء علوم دینیہ کا ہجوم رہتا اور افادہ واستفادہ ہمیشہ دن رات جاری رہتا۔ باقاعدہ درس بھی جاری رہتا خصوصاً کتب حدیث اور کتب تصوف کا درس تو لازمی طور پر ہوتا۔ آپ کے تبحر علمی کو لکھا جائے تو

ع سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

البتہ چند ایک روایات کا ذکر ضروری ہے۔

مولوی غلام احمد صاحب اختر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دوران سفر میں آنحضرت مجھ سے

مخاطب تھے، صبح کا وقت تھا اور آفتاب اپنی پوری آن بان سے طلوع ہو رہا تھا توجہ بار بار اسی خوبصورت نظارے کی طرف منعطف ہو جاتی تھی اس پر حضور سے ارشاد ہوا کہ کیا دیکھ رہے ہو عرض کی مہر عالمتاب کا شاندار جلوہ اس سہانے وقت میں بھلا معلوم ہو رہا ہے۔ فرمانے لگے کہ بس اسی پر لٹو ہو؟۔ ارض فطرت تو کہیں زیادہ وسیع اور خوبصورت ہے۔ اس پر ایک ایسی پر معنی اور مطلب خیز تقریر فرمائی کہ اللہ اللہ ۲۶ گھنٹے کامل ہونے کو آئے مگر معلومات کا سلسلہ کہیں ختم ہونے میں نہ آتا تھا۔ برابر بولے چلے جاتے تھے اور تھکان کا نام تک نہ لیتے تھے۔ منزل مقصود پر ایک بار کسی جاں نثار نے از راہ اخلاص کھانا کھلانے کے بہانے سے مجھے علحدہ کرنا چاہا مگر آپ نے منظور نہ فرمایا اور سلسلۂ کلام جاری رکھ کر اسی ایک موضوع پر مستفید فرماتے چلے گئے۔ اللہ اکبر ایک انسان چھوٹا سا دماغ اور اس میں اتنا بڑا گنج معانی، اختر کو اعتراف ہے کہ لیاقت کا کبھی اسے بھی گھمنڈ تھا مگر آنحضرت سے سن کر آج اتنی کرکری ہوئی کہ طفل دبستان سے بھی اپنے آپ کو کم جانا۔" گوہر چراغ ص۔۔

صرف یہی ایک موضوع نہیں تھا بلکہ حضور کی مجلس میں مختلف موضوعات پر گفتگو رہتی تھی اور حضور ہمیشہ ہر ایک موضوع پر سیر حاصل تبصرہ فرماتے اور کسی موضوع سخن کو تشنۂ تکمیل نہ چھوڑتے تھے۔ علماء و فضلا کے مجمع میں ہر موضوع سخن پر بغیر کسی وقتی تیاری کے حق بیان ادا کرنا سوائے خصوصی تبحر اور بحر بیکراں معلومات کے ناممکن نہیں تو محال عادی ضرور ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشکل سے مشکل مسائل آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور آپ انہیں منٹوں میں حل فرما کر اس موضوع پر معلومات صحیحہ کا انبار لگا دیتے۔ چنانچہ ملتان میں ایک بار جب مخدوم صدرالدین صاحب سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ پاک شہیدؒ نے شیخ المشارق والمغارب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تشریح پوچھی قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ تو حضور نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ اولیاء اللہ ہیں جو شیخ کے زمانہ میں موجود تھے۔ اس پر ان علما نے اعتراض کیا جو مخدوم صاحب کے ساتھ آئے تھے۔ اور ثابت کرنا چاہا کہ متقدمین و متاخرین سب اولیاء اس میں شامل ہیں اور کچھ کتب تصوف کا حوالہ بھی دیا۔ تو حضرت خواجہ نے پہلے اس روایت پر از روئے درایت تنقید فرمائی کہ اگر اولیاء

متقدمین و متاخرین سب مراد ہیں تو یقیناً صحابہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اور یہ نہایت سوءِ ادب ہے کہ ہم کہیں کہ صحابہ کی گردنیں بھی نعوذ باللہ حضرت شیخ جیلانی کے قدموں میں جھکی ہوئی ہیں اور اجماع امت کے بھی خلاف ہے کیونکہ صحابہ کی فضیلت پر امت مسلمہ متفق ہے اور اسکے بعد روایت کا مقابلہ روایت سے یہ کہتے ہوئے کیا۔

"اکثر کتب ملفوظات غیر صحیحہ اند و بلا تحقیق نوشتہ اند پس سند آنہا نزدِ من قابل اعتبار و اعتنا نیست و آں کتب کہ معتبر و مستند اند چوں نفحات الانس و اخبار الاخیار و مکتوبات امام ربانی کہ مصنفات ثقات اند اگر دریں کتب یا دیگر کتب معتمد علیہ ایں چنیں نوشتہ باشد کہ شما میگوئید پس من اعتبار و اعتراف خواہم کرد" مقابیس المجالس جلد چہارم قلمی ص۲۴۳

سبحان اللہ کس قدر مدلل و مستند گفتگو ہے اور سوائے ایک وسیع النظر محقق کے اور کون ہے جو اس طرح عام ملفوظات کی عدم صحت کا فتویٰ دے سکے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ مستند کتابوں کے نام گنوا دئے بلکہ اسی وقت انکو منگوا کر ان سے حوالے پڑھ پڑھ کر سنائے اور ثابت کر دکھایا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں مستند ہے۔ چنانچہ نفحات الانس میں سے یہ عبارت پڑھ کر سنائی۔

"شیخ عبد القادر جوان بود در صحبت شیخ حماد مے بود روزے بادب تمام در وے نشستہ بود۔ چوں برخواست و بیروں رفت شیخ حماد گفت ایں عجمی را قدمے ست کہ در وقت وے بر گردن ہمہ اولیا خواہد بود"

یہ عبارت پڑھ کر حضور نے فرمایا کہ یہاں "وقت وے" کی قید سے صاف پتہ چلتا ہے کہ غوث الاعظم کا قدم انکے ہم عصر اولیا کی گردن پر ہوگا۔ متاخرین و متقدمین کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر متقدمین و متاخرین سب مراد ہوتے تو نہ "وقت وے" کی قید کی ضرورت تھی اور نہ "خواہد بود" فعل مستقبل کی۔ پھر نفحات الانس سے ایک دوسری روایت پڑھ کر سنائی۔ جس میں علمائے شام میں سے ایک عبد اللہ نامی نے بیان کیا کہ میں اور ابن سقا اور شیخ عبد القادر نظامیہ بغداد میں پڑھتے تھے کہ ایک غوث وقت کی شہرت ہم نے سنی اور اس کی زیارت کے لئے تینوں روانہ ہوئے راستے میں ابن سقا نے کہا میں اس سے یہ مسئلہ پوچھونگا اور میں نے کہا کہ میں یہ مسئلہ پوچھوں گا اور شیخ عبد القادر کہ ہنوز نوجوان ہی تھے نے کہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ میں تو اس سے کچھ بھی نہ پوچھوں گا بلکہ اسکی برکات کا انتظار کروں گا۔ چنانچہ جب اس کی خدمت میں پہنچے تو وہ

ہم دو نو پر ناراض ہوا کہ تم یہ مسئلہ پوچھنا چاہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ان کے جواب سے میں عاجز آجاؤنگا۔ ان کے جواب یہ ہیں۔ اور شیخ عبد القادر کی طرف نگاہ محبت سے دیکھ کر فرمایا۔

"اے عبد القادر خدائے و رسول خدائے را خوشنود ساختی بادبے کہ نگاہ داشتی گویا بینم

ترا ببغداد کہ بمنبر آمدہ و میگوئی قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔ و مے بینم اولیاء وقت را

کہ ہمہ گردنہائے خود را پست ساختہ اند"

پھر حضور نے فرمایا کہ دیکھئے اس میں بھی اولیاء کے ساتھ وقت کی قید موجود ہے اور "اولیاء وقت" کے معنے وہی اولیاء کرام ہیں جو شیخ کے ہم عصر تھے۔ اس کے بعد نفحات کی یہ عبارت پڑھی۔

"چوں شیخ عبد القادر گفت قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حق سبحانہ

بر دل وے تجلی کرد۔ و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر دست طائفہ از ملائکہ مقربین بحضر

اولیاء متقدمین و متاخرین کہ اینجا حاضر بودند احیا باجساد خود و اموات بارواح خود

خلعتی در وے پوشانیدند و ملائکہ و رجال غیب مجلس وے را درمیان گرفتہ بودند و بروئے

زمین ہیچ ولی نبود مگر کہ گردن خود پست کرد"

اور فرمایا کہ "محضر" کے لفظ سے یہاں غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ متقدمین و متاخرین کا حضور تو صرف اکرام و عزت کی خاطر تھا کہ ان کے حضور میں حضرت شیخ کو خلعت اجلال و عظمت پہنایا گیا اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ سب حاضرین نے گردنیں بھی جھکا دیں۔ حالانکہ گردنیں خم کرنے والا دوسرا گروہ تھا جس کا ذکر "بر روئے زمین" سے شروع ہوا اور وہ وہی شیخ کے ہم عصر و ہم زماں تھے۔

پھر اخبار الاخیار منگوا کر یہ عبارت سنائی۔

"و جمیع طوائف را از فقہاء و علماء و طلباء و فقراء از اقطار ارض و آفاق عالم توجہ بجناب عرش مآب

او داد و ینابیع حکمت از محیط قلب او بر ساحل لسان جاری ساخت و از ملکوت اعلیٰ

تا ہبوط اسفل صیت کمال و آوازہ جلال او در افگندہ و علامات قدرت و امارت ولایت

و شواہد تخصیص و دلائل کرامت او از آفتاب نصف النہار ظاہر و باہر تر گردانید و مفاتیح

خزائن جود وازمۂ تصرفات وجود رابقبضۂ اقتدار دوست اختیار او سپرد قلوب جمیع طوائف انام را مسخر سلطان ہیبت و قہرمان عظمت او ساخت وکل اولیاء وقت را در حفادہ انفاس وظل قدم ودائرۂ امر او گذاشت تا مامور شد من عند اللہ بقول او قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ وجمیع اولیاء وقت از حاضر وغائب وقریب وبعید وظاہر وباطن گردنِ اطاعت وسر انقیاد بنہادند خوفاً من الرد وطمعاً فی المزید فہو قطب الوقت وسلطان الوجود۔

حضور نے فرمایا کہ شیخ عبدالحق دہلوی مصنف اخبار الاخیار خالص قادری ہیں اور نسبت قادریہ میں سخت غالی ہیں۔ حتےٰ کہ بیعت ہونے سے قبل انہوں نے اپنے دل میں ٹھان لیا تھا کہ میں اس سے بیعت ہونگا جو حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کی اولاد میں سے ہوگا اور خالص قادری النسبۃ ہوگا۔ جب ایسا پکا قادری بھی اولیاء کے ساتھ "وقت" کی قید لاتا ہے۔ تو معلوم ہوا "کل ولی اللہ" سے مراد ہی اولیاء وقت ہیں اور متقدمین ومتاخرین کا اس سے کوئی تعلق نہیں پھر مکتوبات امام ربانی جلد اول منگوا کر مکتوبات ۲۹۳ میں سے یہ عبارت پڑھی۔

"وآنچہ حضرت شیخ عبدالقادر فرمودہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔ صاحب عوارف کہ مرید ومربائی شیخ ابوالنجیب سہروردی است کہ از محرمان ومصاحبان شیخ عبدالقادر بودہ ست ایں کلمہ راازاں کلمات ساختہ است کہ مشعر عجب اند کہ از مشائخ در بدایت احوال بواسطہ بقایائے سکر یافتہ اند۔ ودر نفحات از شیخ حماد کہ از شیوخ حضرت شیخ است نقل کردہ است کہ او بطریق فراست فرمودہ کہ ایں عجمی را قدمے است کہ در وقت وے برگردن ہمہ اولیاء خواہد بود .... بہر حال ایں خواہ از بقایائے سکر از ایشاں سر بر زدہ باشد وخواہ مامور باشند باظہار ایں کلام قدم ایشاں بالگردنہائے جمیع اولیائے آں وقت بودہ است .... باید دانست کہ ایں حکم مخصوص باولیاء آں وقت است اولیاء ما تقدم وما تاخر ازیں حکم خارج اند چنانکہ از کلام شیخ حماد مفہوم مے شود کہ قدم او در وقت وے برگردن ہمہ اولیاء خواہد بود"

پھر حضور نے فرمایا کہ جب مجدد الف ثانی جیسا شہباز بھی یہی کہتا ہے کہ اولیاء سے مراد اس فقرے میں اولیاء

وقت ہیں اور اس میں حضرت شیخ کے ہم عصر وہم زماں اولیاء بھی داخل ہیں متقدمین ومتاخرین تک یہ حکم تجاوز نہیں کرتا تو اس سے زیادہ اور کیا سند پیش کی جا سکتی ہے اور اس سے معتمد علیہ ومعتبر دلیل کیا دی جا سکتی ہے حضور کے یہ مسکت دلائل سن کر سب علماء وفضلاء انگشت بدنداں رہ گئے ایک ایک مجلس میں کئی کئی مسائل چھڑ جاتے اور حضرت خواجہ ان مختلف موضوعات پر نہایت اچھے طریقہ پر موضوع سخن کے لحاظ سے جواب مرحمت فرماتے ایک مرتبہ مشائخ دہلی کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ شاہان دہلی کا تذکرہ بھی چھڑ گیا تو آپ نے تیمور کے تاخت وتاراج کا تذکرہ فرماتے ہوئے شمس الدین التمش کے محامد کا تذکرہ فرماتے رہے اور اس کے بعد ناصر الدین غازی کی دینداری، حلال خوری اور خدمت خلق کے واقعات سنائے۔ ان میں سے یہ واقعہ خصوصی طور پر یاد رکھنے کے لائق ہے۔

"روزے شخصے در قرآن شریف تحریر کردہ داد وگفت کہ آنرا فروختہ اجرتش نزدم بیار پس آں شخص قرآن شریف را برداشتہ نزد کسے فروخت کرد نکس دوچنداں اجرتش بداد بہ خیال آنکہ یکے قرآن شریف است ودیگر آنکہ ایں چنیں بادشاہ نیک نوشتہ است چوں آں شخص بائع اجرت قرآن شریف نزد بادشاہ برد بادشاہ نصفش گرفت ونصفش اورا بازداد وگفت حق تحریر من ایں قدر بود کہ گرفتم باقی فاضلہ است من نمے گیرم"

مقابیس المجالس جلد ۲ صفحہ ۶۷

پھر فیروز شاہ کا ذکر چھڑ گیا اور تاریخوں میں آپ کو یہ بات نہیں ملے گی جو حضرت خواجہ رحمہ اللہ کے ملفوظات سے آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہے۔

"بعد ازاں فرمودند کہ بادشاہ فیروز نیز مردے خدا پرست ونیکو بودہ است چنانچہ گویند کہ چوں نوبت سلطنت دہلی بہ فیروز شاہ رسید وے از بادشاہت وتخت نشینی اباکرد وکنارہ کشید وگفت کہ بعض مردان خدا سلطنت را ترک دادہ اند ومن از دست وبال سلطنت بر خود بندم ایں بہتر نمے نماید آخر جمیع امراء ارکین دولت بہ حضرت مخدوم خواجہ نصیر الملۃ والدین چراغ دہلویؒ مشرف شدہ عرض کردند کہ بہ فیروز شاہ فرمان شود تا بار سلطنت بر خود بندد چوں حضرت مخدوم ویرا پیش خود خواندند وفرمودند کہ از بادشاہت

انکار مکن۔ عرض کرد بچند شروط سلطنت خواہم کرد اول بایفائے آں شروط حضرت مخدوم وعدہ فرمانید آنگاہ بر تخت بادشاہی خواہم نشست حضرت مخدوم فرمودند آں شروط چیست؟ بگو عرض کرد کہ ایں در مملکت من طاعون ووبا واقع نہ شود حضرت مخدوم فرمودند نباید دوم اینکہ در ملک من قحط نیفتد حضرت مخدوم فرمودند نیفتد۔ سوم اینکہ در مملکت من قتال ہم واقع نہ شود آں ہم در وقوع نباید چہارم اینکہ ہر گناہے کہ از من ویا از رعایائے من صادر شود وبال ونکال او بر سر گردن ایں فیروز آید حضرت مخدوم فرمودند نہ بر گردن۔ کسے دیگر آید ونہ بر سر فیروز آید۔ اندریں سخن حضور خواجہ ابقاہ اللہ فرمودند کہ برکت ایں کلام حق ترجمان حضرت مخدوم ہیچ خلل وزلل در مملکت او نیامد" مقابیس المجالس ص ۶۷-۶۸

سبحان اللہ ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

ایک ہم ہیں کہ ایسے بزرگوں کی ہوئی سلطنت کو سنبھال نہیں سکے اور ایک وہ تھے جو سلطنتوں کی سلطنتیں ہی نہیں بخشش فرماتے تھے بلکہ کارفرمائی وجہانبانی کے جملہ فرائض کا بوجھ بھی اپنی گردن پر اٹھا لیتے تھے۔ تاریخ ایسے تذکروں سے خاموش ہے ورنہ آپ تاریخ کو بغور دیکھیں تو بین السطور میں آپ کو ایسے سینکڑوں واقعات مل سکتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اگرچہ بظاہر کاروبار سلطنت کو خاندان غلاماں، خاندان سادات یا خلجیوں اور مغلوں وغیرہ نے سنبھالا ہوا تھا مگر دراصل زمام سلطنت ان لوگوں کے ہاتھ میں تھی جن کے سرگروہ اجمیر میں آرام فرما ہیں بظاہر غزنوی اور غوری ہندوستان میں سلطنت کے بانی تھے مگر واقعتہً اس کے بانی چشتی تھے جنہوں نے غوریوں کے لئے زمین تیار کی اور انہیں دعوت اور بلاوا دیا۔ حضرت خواجہ اگرچہ پرانے مکتب کے تعلیم یافتہ تھے اور توقع یہ کی جاتی تھی کہ انہیں تاریخ وجغرافیہ اور اسی طرح کے دوسرے علوم سے یا تو مس ہی نہیں ہوگا یا یونہی سطحی نظر رکھنے والے ہونگے مگر مذکورہ بالا واقعہ اور اسی وضع وقطع کے دوسرے واقعات بتلاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مطالعہ سے . . . . . . تاریخ اسلام کے معرفت واقفیت بہم پہنچائی ہوئی تھی اور چونکہ حضرت مخدوم رحمہ اللہ کی طرح "سلطنت بخش" گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اسلئے ایسے حقائق کا بیان کرنا ان کے لئے اگرچہ کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر اس زمانہ میں جب ایسے بزرگوں نے اپنی توجہات

گرامی کو ایسے امور سے ہٹا لیا تھا۔ ان امور کی طرف دھیان دینا اور تاریخی نکات و مزایا کو یوں بیان کرنا ایک ایسا فعل ہے جس کی داد نہ دینا صریحاً ظلم ہے۔

صرف تاریخی اور تصوف ہی کی مشکلات کا حل خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے ہاں نہیں ہوتا تھا بلکہ شرعی مسائل کا حل بھی نہایت محققانہ اور عالمانہ صورت میں کیا جاتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق کلی جزی کی بحث آج ہی نہیں چھڑی ہوئی بلکہ خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے زمانے میں بھی حضور سے استفسار کیا گیا تھا اور مقابیس المجالس جلد چہارم قلمی ص۱۱۲ کی یہ عبارت آپ خود پڑھ کر دیکھیں اور ملاحظہ فرمائیں کہ حضور نے کس قدر احسن فیصلہ فرمایا جو صوفیا کے لئے تو بہرحال قابل قبول ہے کہ شیخ وقت اور قطب عالم کا فیصلہ ہے لیکن اہل ظاہر بھی اس سے گریز نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے بھی سوائے تسلیم کے چارۂ کار نہیں رہتا ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

"اندریں اثنا ایں بندہ راقم الحروف عرض کرد کہ قبلہ چوں ظہور جمیع صفات الٰہیہ چنانچہ درحق بودند ہموں طور در حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے کم وکاست اند پس چنانچہ حق سبحانہ را علم غیب کلی است ہم چنیں آنحضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را علم غیب کلی است یا نہ؟

جواب فرمودند کہ قیام صفات حق بحق سبحانہ بکلیۃ و اطلاق است و در حضرت محمد مصطفےٰ بطور جزئیت و تقید است و معنی ظہور جمیع صفات الٰہیہ چنانچہ درحق سبحانہ بودند بہموں طور دریں مظہر اتم بے کم وکاست است ایں است کہ چنانچہ درحق سبحانہ بغیر غالبیت و مغلوبیت بودند ہم چناں غالبیت و مغلوبیت دریں مظہر اتم مفقود است بلکہ جملہ صفات الٰہیہ دریں در مظہر علی السویہ والاعتدال ظہور یافتہ لیکن بطور جزئیت و تقید، پس در حضور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وسائر انبیاء علیہم السلام نیز علم کلی دفعی نباشد بلکہ جزئی تدریجی خواہد بود۔"

کہاں ہیں کلی جزئی پر امت مسلمہ کو لڑانے والے؟ آئیں اور ہمارے خواجہ علیہ الرحمۃ کے فیصلہ کے سامنے

سرِ تسلیم خم کر کے تفریق و تشتت کی بجائے اتفاق و اتحاد اور صلح و وداد کا سبق قوم کو دیں۔ خود غرضیوں کو چھوڑ کر حقیقی علم کی لذت سے یہاں آ کر آشنا ہوں اور فریدی رواداری و محبت کا پیام دنیا تک پہنچا کر صلح و آشتی کے اعلام و رایات کو بلند کریں۔ ورنہ ؎

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو　　تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

معلومات کی فراوانی کا یہ عالم تھا کہ ہر بات کے متعلق اور ہر چیز کے متعلق پوری پوری واقفیت رکھتے تھے آپ مقابیس المجالس اور حضور کے ملفوظات پڑھ کر تو دیکھیں تب آپ کو حضور کے علم کی پوری پوری گہرائی معلوم ہو گی۔ یہاں تو یونہی علی السبیل التذکرہ مثال کے طور پر چند باتیں جو سرسری نظر سے سامنے آ گئی ہیں۔ آپ کے سامنے بیان کی جا رہی ہیں۔ ساحل پر بیٹھ کر تو دریا کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ ایک سطحی اندازہ ہو گا ع بدیا غلط و با موج در آویز۔ ہو تو اصل حقیقت نظر آتی ہے۔

ایک بار ملتان میں حضرت شاہ رکن عالم صاحب رحمہ اللہ کے روضۂ اقدس کی زیارت کو تشریف لے جا رہے تھے تو فرمایا سارے ہندوستان میں صرف دو روضے بلند تر ہیں ایک سید محمد گیسو دراز صاحب قدس سرہٗ کا اور دوسرا یہی حضرت شاہ رکن عالم رحمہ اللہ کا۔ پھر فرمایا یہ روضہ محمد تغلق بادشاہ نے اپنے لئے بنوایا تھا۔ اور شاہ رکن عالم صاحب پہلے حضرت غوث صاحب رحمہ اللہ کے پائین میں دفن ہوئے تھے پھر بعد میں جب محمد تغلق اُدھر ہندوستان میں فوت ہوا اور وہیں دفن کر دیا گیا تو شاہ رکن عالم صاحب کو حضرت غوث کے پاس سے نکال کر یہاں دفن کیا گیا۔ ساتھ ہی عوام میں جو روایت اس بارہ میں مشہور تھی اس کی بھی تغلیط فرما دی اور اصل تاریخی حقیقت کو واضح فرما دیا۔ مقابیس المجالس ص ۲۲/۱۱ میں ہے،

"اندریں اثنا ایں بندہ راقم الحروف عرض کرد آنچہ در مردم عوام مشہور است کہ چوں شاہ رکن العالم را در پائین مزار حضرت غوث صاحب دفن کردند شب گذشت و فردا باز دیدند کہ آنجا مغاک شدہ بود صندوق و مزار مبارک ایشاں در روضۂ بادشاہ برآمدہ موجود بود پس ایں نقل چگونہ است حضور فرمودند ایں غلط است حقیقت حال ایں است کہ چوں شاہ رکن العالم را آنجا دفن کردند حضرت غوث الاعظم یکے را در رویا یا واقعہ چنانچہ از مشائخ میباشد فرمودند تا کہ شاہ رکن العالم را از پائین من دفن کردہ اید من پائے فرود آوردہ ام بعد ازاں آنجا صندوق ایشاں برآوردہ دریں روضۂ بادشاہ

دفن کردند و مزار ساختند۔ بادشاہ محمد تغلق نیز در ہندوستان فوت شدہ بود او را در آنجا دفن کردند پس ایں روضہ کہ شے برائے خود بنا کردہ بود خالی افتادہ بود مدفن شاہ رکن عالم گردید۔"

ایک دفعہ مدارج النبوۃ اور معارج النبوۃ کا تذکرہ ہو رہا تھا تو آپ نے فرمایا معارج النبوۃ عجیب کتاب ہے ملا معین صاحب واعظ اس کے مصنف ہیں۔ ان کا ایک دیوان بھی موجود ہے جو دیوانِ معین کے نام سے موسوم ہے جسے عام لوگ حضرت خواجہ معین صاحب چشتی اجمیری کا دیوان سمجھتے ہیں پھر فرمایا اسی طرح محی کاشی کے دیوان کو حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی کا دیوان سمجھ لیا گیا ہے۔ یہ دونوں اغلاط صوفیائے زماں میں اس قدر مروج ہیں کہ انہیں سمجھانا مشکل ہے مگر حضرت خواجہ کی وسعت نظر سے یہ کہاں پوشیدہ رہ سکتی تھیں۔

جغرافیہ پر کامل عبور صرف اس صورت میں ہی نہیں تھا کہ موجودہ جغرافیہ کو جانتے بلکہ پرانے مقامات کے اسماء کو موجودہ زمانے کے اسماء سے بھی مطابقت دیا کرتے اور تحقیق بھی جاری رکھتے۔ ایک بار سیستانی اور سیویستانی دو لفظ سامنے آئے تو حضور نے حاضرین سے ان کے متعلق استفسار فرمایا کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا بلکہ عام طور پر دونو کو ایک ہی لفظ سمجھا جاتا تھا مگر حضور نے تشریح فرما کر یہ غلطی درست کرا دی کہ سیویستان سیستان سے علیحدہ جگہ ہے اور وہ وہی جگہ ہے جسے آج کل سیوی ڈھاڈھر کہتے ہیں اور ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام گنج شکر رحمہ اللہ کے خلیفہ حضرت شیخ عارف سیویستانی ہیں اور حضرت میراں بابر لاہوری کے پیر شیخ خضر بھی سیویستانی تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے عرض کی کہ حضور سیوی ڈھاڈھر میں ایک پرانی مسجد ہے جسے مسجد علی کہتے ہیں اور یہ مشہور ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہاں تشریف لائے تھے۔ ایک اور شخص نے بیان کیا کہ اس پہاڑ میں بہت سے آثار ایسے ہیں جو صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ آیا یہ صحیح ہے؟ اس سوال کے جواب میں عام حسن ظن کی بنا پر خوش اعتقاد لوگ جو جواب دیا کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہے۔ مگر حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے جو جچا تلا جواب عنایت فرمایا وہ یوں نہیں معلوم ہوتا کہ کسی خانقاہ کے سجادہ نشین نے دیا ہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ عالم کا کوئی ماہر جواب دے رہا ہے۔

"حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقایہ فرمودند کہ قدوم و تشریف آوردن اصحاب کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در بلاد ما و آنزو آب در جبال کہ در نظر مے آیند ثابت نشدہ است

بعد ازاں فرمودند کہ اگر مسلماناں پرسیدہ شود گویند اثر پائے مبارک حضرت علی است
واینجا فلاں فلاں صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز گزاردہ اند واینجا چہار یاران
حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ اند ونشستہ اند واگر از ہندواں پرسی اوشان
بہ بزرگان خود منسوب مے سازند۔ چنانچہ بر کاک ندی جائے ست کہ آنجا چشمہ آب
است بغایت خوردہ اندک مع ہذا اگر ہزار ہا اشتراں ازاں آب نوشند خشک نہ شود
پس ہندواں گویند اینک اثر استدراج بھگت کبیر است ومسلماناں گویند کہ ایں نشان
کرامت چہار یار است۔" مقابیس المجالس ص ۱۶/۲

ایسے آثار کو صرف حسن ظن کی بنا پر بغیر تحقیقی ثبوت کے جو خوش اعتقاد لوگ متبرک وباعث انجاح مرام سمجھتے ہیں حضور خواجہ کا ارشاد ان کے لئے سرمۂ چشم بصیرت کا کام دیگا۔ حضور رحمہ اللہ کو تحقیق وتفحص کا اس قدر شوق تھا۔ کہ اگر کوئی ایسی بات سامنے آجاتی جس کے متعلق مزید سند یا تفتیش کی ضرورت ہوتی تو جب تک حل طلب معاملہ پوری طرح حل نہ ہو جاتا حضور کی طبیعت سکون پذیر نہ ہوتی تھی ایک بار منطق الطیر ملاحظہ فرما رہے تھے۔ مخدوم غریب شاہ صاحب نے ایک جگہ کے متعلق فرمایا کہ یہ اشعار ملحقات روافض میں سے ہیں جس طرح انہوں نے مثنوی رومی میں بعض برے اشعار ملحق کر دیئے ہیں اسی طرح منطق الطیر میں بھی انہوں نے چالاکی کی ہے حضور کی طبیعت میں تحقیق کی خلش پیدا ہو گئی اور جب تک ڈیڑھ سو سال کا ایک پرانا قلمی نسخہ ہاتھ نہ آیا اس وقت تک وہ خلش ختم نہ ہوئی۔ اس قلمی نسخے میں وہ اشعار موجود نہیں تھے جو مطبوعہ نسخوں میں پائے تھے۔ حضور نے فرمایا الحمد للہ کہ یہ بات محقق ہو گئی۔ یہ کام صرف روافض زمان ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے بزرگان کا بھی یہی رویہ تھا چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری نے ایک کتاب لکھی جس میں اکابر اولیاء کرام مثلاً غوث بہاؤ الحق، شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی، سید جلال الدین اوچی اور دوسرے مشائخ چشتیہ وقادریہ کے ابیات وعبارات تشیع کے حق میں پیش کی ہیں حالانکہ کہیں کسی جگہ بھی ان حضرات سے نہ وہ عبارات ثابت ہیں۔ نہ اشعار اور مقصود صرف تلبیس والتباس اور خدع ودجل ہے قاضی صاحب سے جب بعض ہمراز دوستوں نے پوچھا کہ اس افترا کا پردہ فاش ہو جائیگا تو آپ کی بدنامی ہو گی۔ تو انہوں نے جواب دیا کون ایسی تحقیق وتفتیش کرتا ہے۔ سادہ عقل لوگوں پر اس طرح شان تشیع ظاہر ہو گی اور مجھے ثواب ہو گا۔ اس حکایت کے ساتھ حضرت خواجہ نے فتوحات مکی کا حوالہ دیکر

شیخ ابن العربی کا یہ قول نقل فرمایا کہ لوگوں کے طوائف میں سے دو گروہ سب سے زیادہ برے ہیں ایک رافضی اور دوسرے خارجی کی ان کی ساری عمر اس بحث وجدال میں گذری ہے کہ فلاں افضل و بہتر ہے اور فلاں افضل و بہتر نہیں اور سبیل الرشاد کی طرف تو ان دونوں فرقوں نے ایک قدم بھی نہیں بڑھایا (مقابیس المجالس ص۴۷)۔

یہی نظر کی گہرائی تھی کہ ایک ایک چیز کو غور سے دیکھتے اور ہر ایک چیز میں سے یہ استدلال فرماتے ؎

وفی کل شئی لہٗ آیۃ　　　تدل علی انہ واحد

غور و تعمق کی ہزاروں مثالیں ہیں اور اگر اشارات فریدی کو دیکھا جائے تو تعجب ہوتا ہے کہ اس قدر فکر و نظر ہر ایک بات میں آخر کس طرح نبھایا گیا مگر خدا نے جنہیں اپنی طرف سے چشم بصیرت عطا کی ہو ان کے متعلق اس طرح کی بات سوچنا بھی ایک قسم کا سوء ادب ہے۔ حج پر ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی جاتے ہیں اور وہاں کے ہر ایک ذرے اور ہر ایک کنکری کو آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ مگر مشاہدے کی یہ کیفیت کتنوں میں ہوتی ہے۔

"فرمودند کہ حرم کعبہ شریف را چہل و یک باب است و چوں حاجیاں و زائراں در مکہ شریف تازہ وارد مے شوند اول اوشاں را ضرور از باب الاسلام میگذرانند و وقت وداع ضرور از باب وداع بیروں مے آرند و باب الوداع آنست کہ در وے مسکن حضرت شیخ محی الدین ابن العربی است کہ دراں مقام نشستہ کتاب مستطاب فتوحات مکی را تصنیف کردہ اند آنگہ فرمودند کہ ہر ایک مشائخ عظام را یک یک باب و مسکن دراں مقرر است و بر اسطوانات نام آں مشائخ کرام کہ آنجا ساکن بودہ اند نوشتہ شدہ است چنانچہ بر مسکن شیخ اکبر محی الدین رضی اللہ عنہ بر یک اسطوانہ نام ایشاں نوشتہ شدہ است و بر مسکن شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز بر یک اسطوانہ نام نامی ایشاں نوشتہ شدہ است و بر مسکن حضرت شیخ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم نام نامی ایشاں بر یک اسطوانہ مرقوم است و از باقی مشائخ کرام ہم ایں چنیں است آنگہ فرمودند کہ اسطوانہ شیخ عبدالقادر جیلانی رنگین و منقش است و دیگر اسطوانات مانند او رنگیں نیستند" مقابیس المجالس جلد ۲ ص۵۴

یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ دیارِ محبوب کے ہر ہر ذرے سے باتیں کرتے رہے ہیں اور اس سے پچھلے تیرہ سو سال کی ساری داستان سنتے رہے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ہمیشہ وہاں کے رہنے والے خود عرب کے باشندے تو بیان میں غلطی کر سکتے ہیں مگر حضرت خواجہ جنہوں نے بظاہر صرف ایک بار کعبۃ اللہ کی زیارت کی تفصیلات میں غلطی نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ مذکورہ بالا مقبوس میں بعد میں عبداللہ شاہ عربی کے ساتھ جو بحث ہوئی وہ ملاحظہ فرمائیے اور عقل و نظر کے اس تعمق کی داد دیجئے کہ ایک بار کے دیکھنے والے کی بات ہمیشہ کے دیکھنے والے سے زیادہ صحیح ثابت ہوتی ہے۔ سوائے اس کے کہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء کہا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

بعد ازاں فرمودند کہ امروز عبداللہ شاہ عربی نہایت بحث کردہ است من میگفتم کہ مصلی حنفی از جانب حطیم است و مصلی شافعی بر بیر زمزم است و قریبش مقام حضرت ابراہیم است و از طرف یسار مصلی شافعی مصلی حنبلی است و از یسارش مصلی مالکی و او میگفت کہ ایں چنیں نیست کہ آخر نقشہ بیت اللہ و حرم شریف بکشیدم انگہ وے دید و اعتراف کرد۔ بعد ازاں ازیں بندہ راقم الحروف پرسیدند کہ دروازہ بیت اللہ شریف خاص در نصف دیوار است یا در گوشہ عرض کردم کہ قریب حجر اسود است، از طرف حطیم دیوار بسیار است پس حضور فرمودند ہاں من ہم چنیں میگفتم و او دیگر طور میگفت"۔

ان مذکورہ اقتباسات سے صرف یہ دکھانا مقصود تھا کہ حضرت خواجہ کا علمی تبحر کتنا وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ دینیات و تصوف تو خیر خاص ان کا موضوع تھا۔ تاریخ و جغرافیہ اور علم المشاہدہ میں کمال بھی کچھ کم تحیر خیز نہیں پھر عوام کی اغلاط کی عام متصوفین کی طرح پیروی نہیں فرماتے تھے بلکہ بلا خوف لومۃ لائم ہر ایک بات کی حقیقت کو ظاہر فرما کر صداقت کو سامنے لے آتے تھے اور سے

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علم دین کے علاوہ دوسرے علوم پر نظر

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کا وجودِ گرامی جامع العلوم والفنون تھا۔ علوم دینیہ و شرعیہ تو خیر بہر حال آبا و اجداد سے انہیں ورثہ میں ملے تھے۔ اس کے ساتھ قانون و قواعد کے وہ علوم بھی شامل کر لیجئے جو علوم دینیہ میں بطور مبادی کے پڑھائے اور

پڑھتے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اپنے ذاتی شوق کی بنا پر اور ذاتی قابلیت ہی سے انہوں نے دوسرے علوم و فنون میں درک و ملکہ حاصل کیا۔ مثلاً علم الانساب میں وہ اتنے ماہر تھے کہ شاید ہی کسی دوسرے آدمی کا نام ہندوستان میں ان کے مقابلہ پر لیا جا سکے۔ ان کی مجلسوں میں بیٹھنے والے تاحال موجود ہیں اور ان سے اس بات کی تصدیق کی جا سکتی ہے کہ بزرگوں کے انساب نام بنام انہیں زبانی یاد تھے اور بغیر سوچے وہ علی وجہ البصیرۃ ان کے متعلق گفتگو فرماتے مقابیس المجالس میں بھی جا بجا اس کی تصدیقی مثالیں عام ملتی ہیں۔ ہم مثال کے طور پر صرف جلد دوم ص۱۸۱ سے ایک مثال پیش کرتے ہیں جسے پڑھ کر آپ کو ہمارے اس بیان کی تصدیق ہو جائے گی۔ دیکھئے۔

"سخن در ذکر سادات کرام مے رفت حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ و نفعنا وایاکم بلقائہ فرمودند کہ سادات مودودیہ یعنے اولاد حضرت خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ یکے از پیران عظام ما ہستند بسیار و بے شمار اند کہ تمام خراسان از سادات مودودیہ و مریدان ایشاں پر شدہ است و آں طرف کوہستان مثل قلات وغیرہ نیز ہمہ از سادات مودودیہ و مریدان ایشاں آباد ان و معمور است و در ہندوستان ہم مودودیہ بسیار اند آنگاہ فرمودند کہ خود آنحضرت قطب الاقطاب خواجہ مودود چشتی رضی اللہ عنہ از اولاد امام حسن عسکری صاحب اند بعد ازاں یکے احضار مجلس عرض کرد کہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سید اند؟ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ فرمودند کہ آرے حضرت ایشاں سید صحیح النسب بخاری اند و با حضرت سید جلال الدین بخاری خویشگی و قرابتے قریب مے دارند چنانچہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین محمد بن حضرت سید احمد ابن حضرت سید علی اند و والدہ ماجدہ حضرت سلطان المشائخ بی بی زلیخا بنت حضرۃ سید عرب بود و حضرت سید علی و سید عرب ہر دو برادر حقیقی بودند و ایں ہر دو برادران بسبب حوادث روزگار از بخارا شریف ہجرت کردہ رخت رحلت بستہ در ہندوستان اقامت ورزیدہ اند و ترک وطن گزیدہ پس نام نامی پدر عالی قدر حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری اوچی نیز سید علی است و پدر بزرگوار

این سید علی و پدر عالی گوہر حضرت سید علی و حضرت سید عرب کہ از اجداد حضور حضرت سلطان المشائخ ہستند برادر عم زادہ یک دیگر بودند۔"

اس کے علاوہ مقابیس المجالس جلد سوم ص۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علم جفر، علم رمل اور علم نجوم سے بھی بخوبی واقف تھے۔ اور ان علوم کے مالہ وما علیہ پر پوری بصیرت سے روشنی ڈال سکتے تھے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ انہوں نے اپنے تورع و تقوی کی وجہ سے ان علوم سے فائدہ اُٹھانا مناسب نہ سمجھا ہو لیکن بحیثیت علم وہ ان چیزوں سے اچھی طرح آشنا تھے۔

اسی طرح علم موسیقی و نغمہ سے بھی پوری طرح واقف تھے اور اس کے اصول و فروع پر اچھی طرح حاوی تھے۔ ایک بار راگ کا ذکر چھڑا تو حضور نے فرمایا ہندوستانی موسیقی کے اصول کل چھ ہیں۔

۱۔ بھیرمی۔ ۲۔ سری۔ ۳۔ مینگھ۔ ۴۔ ہنڈول۔ ۵۔ مال کوس۔ ۶۔ دیپک۔ اور اس کے علاوہ جتنی راگنیاں ہیں۔ وہ سب انہیں سے نکلتی ہیں۔

پھر کتاب مطلع العلوم اٹھوائی اور اس میں سے راگ اور راگنیوں کا بیان مفصل سنایا۔ مقابیس جلد ۳ ص۸۴ برکت حضور کا ماہر فن قوال تھا۔ اس کے متعلق حضور کی رائے ملاحظہ فرمائیے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ استاد اپنے کسی شاگرد کے متعلق رائے کا اظہار کر رہا ہے اور حضور کے کمال فن کے سامنے اس کی حیثیت ایک تلمیذ سے زیادہ تھی بھی نہیں

"بعد ازاں فرمودند کہ ایں برکت علی ہم در فن راگ کمالے عظیم دارد چنانچہ او میگوید کہ بقدر چہار صد راگنی یاد میدارم واکنوں او را دریں فن راگ ملکہ حاصل شدہ است و دریں باب وے عالم و فاضل است تالیف و اختراع ہر راگنی کہ مے خواہد ے تواند کرد۔" مقابیس المجالس جلد ۳ ص۸۴

شاعر ہونے کے لحاظ سے یہ تو معلوم ہے کہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ اوزان سے پوری واقفیت رکھتے ہونگے۔ مگر یہ بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ اس معاملہ میں آپ کو درجۂ اجتہاد و ایجاد حاصل تھا۔ اور آپ نے اپنی زبان میں نئے نئے اوزان اور نئی نئی بحریں ایجاد فرمائیں جو قبل ازیں رائج نہیں تھیں اور ان کو رواج سندھی اور ہندی بحور و اوزان کو بھی حضور نے اپنانے کی کوشش فرمائی اور اس میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں غرض علم عروض

سے پورے واقف ہی نہیں تھے بلکہ اس علم میں اضافہ وایجاد کا باعث ہوئے۔

آپ کئی ایک زبانوں کے ماہر تھے

ملتانی اردو اور فارسی میں تو آپ صاحب دیوان ہیں۔ اور تینوں مطبوعہ وغیر مطبوعہ عام مل جاتے ہیں اور ان سے آپ کی قدرت زبان کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ عربی میں اگرچہ آپ نے شعر نہیں کہے یا ہم تک وہ شعر نہیں پہنچے لیکن عربی کے آپ علامۂ وقت تھے اور پورے طور پر اس زبان پر بھی قدرت رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ہندی اور سندھی بھی آپ اچھی طرح جانتے تھے کیونکہ آپ کے دیوانوں میں سندھی اور ہندی کی کافیاں موجود ہیں پوربی زبان بھی اچھی طرح آپ کو آتی تھی کیونکہ اس زبان میں بھی آپ نے اشعار تصنیف فرمائے ہیں۔ ممکن ہے ان سات زبانوں کے علاوہ کسی زبان میں آپ ماہر ہوں مگر ہمیں اس کا ثبوت نہیں مل سکا۔ ان سات زبانوں میں تو آپ مہارت تامہ رکھتے تھے اور اس لحاظ سے آپ کو "ہفت زبان" کہنا کچھ بیجا نہیں لیکن ان کے علاوہ بھی آپ اپنے شوق کی بنا پر دوسری زبانیں سیکھتے رہتے تھے اور کچھ نہ کچھ ہر زبان سے واقفیت بہم پہنچاتے رہتے۔ اگرچہ اس تھوڑی بہت واقفیت کے لئے ہمارے پاس ثبوت تو صرف انگریزی کے متعلق ہے لیکن حضور کی مجمع الصفاتی سے یہ قیاس کرنا کہ وہ انکے علاوہ اور زبانیں بھی جانتے ہونگے کچھ بعید از قیاس بات نہیں۔ مقابیس المجالس جلد ۳ صـ ۱۷۲ پر ہے۔

"واندریں اثنا بسوئے میاں صاحب میاں فضل حق صاحب منگیروی روئے آوردہ فرمودند کہ تو چگونہ خط وکتابت انگریزی قلم نوشتن آموختی وے چنانچہ آموختہ بود عرض کرد آنگاہ ارشاد فرمودند کہ اکنوں ہم بنویس پس وے چند سطر بحروف انگریزی نوشتہ پیش حضور کرد حضور آنرا خواندہ فرمودند کہ ایں بیت نوشتی ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم　　توتیائے چشم سازم دم بدم

بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ بقاءٗ سبحہ مبارک را نہادہ خود بدولت نوشتہ میاں صاحب موصوف را دادند وے برخواند و عرض کرد کہ قبلہ ایں بیت نوشتہ اید

؎ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند　　سگ را ولی کنند بگس را ہما کنند

حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ مسرور شدند . . . .

بعد ازاں میاں صاحب موصوف چند سطور بقلم انگریزی نوشتہ پیش کرد حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ آنرا برخواندند و فرمودند کہ ایں مصرع نوشتہ ع

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را گاہے بنگاہے

بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ ببقائہ خود بدولت بنوشتند۔ و میاں صاحب موصوف برخواندہ عرض کرد کہ قبلہ ایں بیت نوشتہ اید ؎

ہر چند نیم لائقِ درگاہِ سلاطین، نومید نیم نیز
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را، گاہے بنگاہے

بعد ازاں برادرم مولوی غلام احمد اختر را فرمودند کہ تو ہم بنویس .... نوشتہ او را دیدہ فرمودند کہ ایں بیت نوشتی ؎

تا سجدۂ ما قبول کردی خجل است　　از خطِ جبیں ماشعاعِ خورشید

حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ نہایت مسرور شدند"

یہ سرور ایک قسم کا علمی سرور تھا اور علم دوست اصحاب اس کی لطافت سے بخوبی واقف ہیں۔ اور جس شخص کی حیات لطیفہ میں سرور علمی کارناموں سے لاحق ہو اس غازی علم و فن کو شہید علم و فن کہنا کچھ بیجا نہیں ہے۔

حلیۂ و لباس

حضور کے حلیہ کے متعلق کچھ لکھنا تو آفتاب کو چراغ دکھانا ہے اور پھر جب حضور کا ایک نہایت ہی صحیح فوٹو بھی دیوان کے ساتھ شامل ہے، ہر شخص خود حضور کے جلوۂ اقدس سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ اصلی فوٹو کے سامنے قلمی فوٹو کی کیا حقیقت ہے۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب

لباس کے متعلق البتہ قدرے بیان کی ضرورت ہے حضور طبعاً نفاست پسند اور خوش لباس تھے۔ ہر لباس آپ کے تن پر نہایت دیدہ زیب معلوم ہوتا حضور کا جسم نہایت ہی جامہ زیب تھا ہر قسم کا لباس آپ کو اچھا لگتا لیکن عموماً جو لباس زیب تن رہتا وہ صاحب مقابیس المجالس کے الفاظ میں سنئے۔

"حضور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ و نفعنا دایا کم غسل کردند و پوشاک نفیس

پوشیدند چنانچہ کورتہ از ململ سفید درجہ اول و میزر از خاصہ سفید شستہ اول درجہ
و قبا از ابریشم سرخ کہ استرش چھینٹ بود و درمیانش پنبہ و برسر اشرف کلاہ فیض
جاہ نیز از دیبائے سبز گل مطلا کہ حشو آں ہم پنبہ بود و استرش چھینٹ پوشیدہ اند
بر آں کلاہ مبارک آں سالاری متبرک را کہ حضرت فخر الاولین والاخرین فخر العالم
خواجہ فخر جہاں رضی اللہ عنہ در روز عید فطر برسر مبارک خویش مے بستند۔ ابستہ اند ص ۱۲۵

یہ سردیوں کا لباس ہے گرمیوں میں کلاہ پنبہ کی بجائے قادری ٹوپی یا پگڑی ہوتی اور قبائے پنبہ بھی نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی ازار سفید کی بجائے لنگی باندھ لیا کرتے تھے۔

اخلاق و عادات

اخلاق و عادات کے سنوارنے والوں کے اپنے اخلاق و عادات پر قلم اٹھانا ایک نہایت ہی جاں کاہی کا کام ہے، مگر کیا کیا جائے کسی کی سوانح حیات کے متعلق کچھ لکھنا اور اس کے اخلاق و عادات کی جانچ پڑتال نہ کرنا بھی ایک نہایت اہم غلطی ہے جسے اہل قلم کے ہاں معاف نہیں کیا جا سکتا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور خواجہ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا تھا۔ وکَانَ خلقہ القرآن کہ آپ کا اخلاق قرآن پاک کے تابع تھا۔ قرآن پاک میں جو کچھ ہے اسی پر وہ عمل فرماتے تھے اور یہی آپ کا اخلاق تھا۔ اسی سنت سنیہ کے مطابق مجھ سے حضرت خواجہ کے اخلاق کے متعلق پوچھا جائے تو میں اس کا یہی جواب دے سکتا ہوں کہ سنت کی پیروی آپ کا اخلاق تھا۔ اسم رسوم اور غیر مشروع باتوں سے حضور کو سخت نفرت تھی۔ ارشادات فریدی جلد اول ص ۱۵ پر ہے۔

"بعد ازاں سخن در مذمت رسوماتیکہ غیر مشروعہ اند و مستعمل ہر خاص و عام افتاد حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ بقاءہ و نفعنا وایاکم ببقاءہ فرمودند کہ در ہر دیار و امصار رسوم شوم غیر شرعیہ چناں شائع و منتشر گشتہ اند کہ قلع و قمع آں دشوار و متعسر گردیدہ است بلکہ از دائرہ امکان گذشتہ بحد امتناع رسیدہ است۔"

خلاف شرع رسوم کے لئے یہ الفاظ آپ کو خانقاہی حلقے میں مشکل ہی کہیں ملیں گے اور پھر یہاں الفاظ ہی الفاظ نہیں تھے۔ بلکہ عمل بھی تھا۔ عورتوں کی بے پردگی، شادی اور بیاہ میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط اور باہمی رقص اور

اسی طرح کی دوسری ایسی رسوم جو ہندوانہ ہیں۔ حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ ان سے ہمیشہ منع فرماتے رہے اور کراہت واستنکاف اظہار فرماتے رہے۔ مذکورہ مقبوس میں فرماتے ہیں۔

"مثلاً لباس زنان بلاد ما کہ آستین پیراہن تا بیازو میدارند و باقی ہر دو دست برہنہ میگذارند و کم کسے پردہ بر رخ و بدن مے نمائد واکثر زنان معجر را بر سر سدل کردہ روئے و جانب سر و بازو و سینہ بے کینہ خالی ساختہ مے نشنند و بیباکانہ و بے حجابانہ در بازار و اسواق مے گردند و در بعض احیان با وجود احضار مرداں غیر محرمان معجر را بہ کتف انداختہ جلوہ گر مے شوند و افتخار مے نمایند و در کتخدائی نیز رسوم مذموم و ناشائستہ بسیار صدور یافتہ است چنانچہ مرداں و نسوان بہم حلقہ بستہ رقص و پاکوبی مے سازند و دست بر دست مے زنند و در میان حلقہ نقارہ ہے مے نوازند وغیر ذلک من المنہیات والمہلکات و ایں تمامی شگونہا و رسمہا از مراسم ہندو کار ہائے کفار نا ہنجار اند کہ در مسلمانان ہم مستعمل اند و محبوب و مرغوب میدانند و اگر اوشاں را منع کردہ اید در جواب میگویند حسبنا ما وجدنا علیہ آباءنا۔"

کہاں ہیں وہ جاہل صوفی جو حسن مجازہ میں حسن حقیقی کے جلوے ڈھونڈھتے ہیں اور جو دو سروں کی بہو بیٹیوں کو نہایت نیک نیتی سے تاکنا عین تصوف گردانا کرتے ہیں وہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی اس تہدید و تشدد کو دیکھیں اور ذلک ما وجدنا علیہ آبارنا کی رٹ کو چھوڑ کر اصل حقیقت سے آگاہی بہم پہنچائیں اور رسوم بد کے مرتکب ذیل کے اقتباس کو بھی ذرا غور سے پڑھیں۔

اندریں اثنا ایں بندہ کمترین نیاز انتما عرض ساخت کہ یا حضرت فاعلان رسوم بدعت انگیز و مرتکبان کردار ہائے شناعت آمیز سخت تر ماخوذ و معاتب خواہند گشت یا نہ۔ فرمودند بدتر محسوب خواہند شد باز عرض کردم کہ آنچہ قرار دادہ دین است و در اوضاع و شرع متین چہ نیکو و خوب است و موصل الی المطلوب است فرمودند آرے ایں صراط مستقیم است و سواد اعظم و طریق اقوم است پس ہر کہ ازیں راہ سر او قدم

بیروں نہاد وسے در بادیۂ ضلالت والحاد اُفتاد"

شیطانی کاموں کو لوگ نہایت محبوب و مرغوب خیال کرتے ہیں اور خود ابلیس لعین کی تلبیس بھی اسی طرح ہوتی ہے کہ عام آدمی اس کی ظاہری نمائش سے اس باطل کو حق سمجھنے لگتے ہیں۔ حضرت خواجہ نے کتنے اچھے الفاظ میں اس پر تنبیہ فرمایا ہے۔

"بعد ازاں فرمودند کہ بسا کار شیطانی اند کہ در نظر نیک و زیبا مے نمایند و فی الحقیقت زشت و ابتر مے باشند کہ آدمی بکردن آں از تابعانِ شیطان مے شود و خود عادت آں بے سعادت و لعین ازلی و شقی ابدیست کہ فتنہائے اعجوب پیش جہلا ظاہر مے سازد و در گمراہی و تباہی مے اندازد"

خود کسی بدعت یا برائی کا ارتکاب تو بجائے خود ماند۔ دوسروں سے خلاف شرع فعل دیکھ کر حضور سے رہا نہیں جاتا تھا اور تا حد امکان ایسے باغی کو پوری پوری سزا دیتے تھے۔ ایک بار حضور کو اپنے شہر کے مطربوں کے متعلق معلوم ہوا کہ انہوں نے بھنگ پینا شروع کر دیا ہے اور عقیدہ اہل سنت سے بھی قدرے منحرف ہو گئے ہیں۔ تو حضور نے نہ صرف یہ کیا کہ خود پھر انہیں کبھی شادی وغیرہ پر نہ بلایا۔ بلکہ اپنے جملہ لواحقین کو بھی ان کے بائیکاٹ کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی اپنے آباو اجداد کا عمل بھی نقل فرمایا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ پچھلے بزرگان دین سے بھی معہود و مالوف ہے۔ منقہ

"بعد ازاں فرمودند کہ در زمان فیض اقتران حضور حضرت خواجہ شیخ شیو خنا صاحب المرغیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مولوی غلام داؤد نامی عالمے بود فاضل کہ در کوٹ شریف تدریس مے کرد و مرید حضرت قبلہ ما بودہ است و سنی پاک مذہب بود مگر بجناب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ از سائر اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم قدرے محبت زیادہ داشت ازیں جہت علمائے وقت برخاستند وے را بگرفتند و بخدمت حضور خواجہ ما حاضر ساختند حضور شیخ فرمودند کہ اے غلام داؤد در حق اصحاب رسول خدا چہ مے گوئی عرض کرد یا حضرت ہمہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برحق اند و ہر یک را دوست مے دارم اما حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کہ سر دفتر و منتہائے

تمامی مشائخ و پیران طریقت انداز یں سبب باوشاں زیادہ حب مے دارم۔ پس حضور شیخ ما اور ارہا فرمودند مگر تاکہ ایں مولوی غلام داؤد زندہ ماند ہیچ کس باو در نماز اقتدا نہ نمود پس بنگر کہ پیشیں چہ راسخ القدم و استوار بودہ اند در امر دین کہ مولوی مشارٌ الیہ اگرچہ رافضی ہم نہ بود اما چہ قدر مطعون الخلق و مہجور گردیدہ بود۔"

سبحان اللہ! جس شخص کی پختگی اور راسخ العقیدتی کی یہ انتہا ہو آج اسی کی نسبت قسم قسم کی بیہودہ باتیں بنائی جاتی ہیں اور ہر قسم کے بدعات و خرافات کو انہیں کی طرف منسوب کر کے سند جواز کی پیش کی جاتی ہے ع

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

اس کے بعد حضور نے حضرت خواجہ فخر جہاں سے بھی ایک روایت نقل کی وہ بھی آپ سن لیں خدا کی قسم ان بزرگوں کے حالات و روایات پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے

"بعد ازاں فرمودند کہ حضرت سند الواصلین حضرت خواجہ فخر الملت والدین شیخ من مے فرمودند کہ ہر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ را از سائر صحابہ کرام ازیں وجہ زیادہ تر دوست مے دارد کہ آنحضرت پیر پیران اوست یا جد اوست و پیداست کہ ہر کس آبا و اجداد خود را دوست تر میدارد یا آنکہ ایں شخص بہادری پیشہ مے کند و حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نیز شجاع بودند ازیں باعث اوشاں را دوست تر میدارد ایں تمامی اقسام محبت موہم رفض اوئید ازیں ہا اجتناب باید کرد۔"

دیکھئے اتقاء و اتباع شریعت کا کتنا پاس ہے کہ جہاں شائبہ بھی بدعت و خلاف سنت کا ہوتا ہے اس سے منع فرمایا جا رہا ہے۔ حضرت علیؓ کے ساتھ محبت بذاتہ بڑی اچھی چیز ہے مگر دوسرے حضرات سے زیادہ محبت کرنا خواہ وہ کسی وجہ سے ہو چونکہ موہم الی الرفض ہو سکتا ہے، اس لئے اس سے روکنا ضروری سمجھا گیا۔ حق یہ ہے کہ یہی حضرات ہی شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ستون ہیں اور ستون بھی فولادی، جن پر بدعت کا کوئی حربہ اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

"بعد ازاں فرمودند کہ در ماڑواڑ کافراں کثیر اند و مومناں یسیر مگر آں مسلماناں کہ ہستند

جیدالاسلام اند کہ از امور غیر مشروع در وجود اوشاں بوئے ہم یافتہ نمے شود۔ اگرچہ چوتیالاں اند یا رانند آنہم از بھنگ نوشیدن وغیرہ منہیات بری و بیزار اند و بر احکام شرعی نہایت استحکام میدارند و از علمائے دین استفتاء مے نمایند و بعمل مے آرند۔"

مقابیس المجالس صفحات ۸۴-۸۵-۸۶

شریعت کا رنگ اطاعت اس قدر محبوب و مرغوب تھا کہ جہاں جہاں متبعین شریعت موجود تھے۔ ان کے متعلق معلومات بہم پہنچائے گئے تھے اور لوگوں میں ان کی علی الاعلان تعریف کی جاتی رہی تاکہ ترغیب نیکی و حصولِ سعادت میں رشک و غبطہ پیدا کیا جا سکے۔

اور یہ روایت تو آپ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ شباب کی مدت کے تعین میں بھی حضور نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کو معیار بنایا تھا یہ اتباع سنت کا جذبہ نہیں تھا تو اور کیا چیز تھی ہر معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش نظر ہو یہی اصل ایمان اور یہی حسن اخلاق ہے۔ آج کل لوگوں نے شریعت و طریقت کی تقسیم کر رکھی ہے اور اہل طریقت اہل شریعت سے کوسوں دور بھاگتے ہیں اور اپنے افعال و اعمال کو شریعت و اہل شریعت کے احکام کا پابند نہیں بناتے مگر حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کو اصرار ہے کہ شریعت حقہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت جیسا کہ اہل ظاہر کرتے ہیں نہایت ہی ضروری ہے۔ جہاں صوفی تو شریعت کی پابندیوں سے گلو خلاصی کرانے کیلئے طریقت کی پناہ لیتے ہیں۔ مگر جناب خواجہ رحمہ اللہ ان پابندیوں کو ادنیٰ احتیاط کے نام سے یاد فرماتے ہیں اور اہل طریقت کیلئے ان پابندیوں کے علاوہ دوسری پابندیاں بھی عائد کرنا چاہتے ہیں۔ فوائد فریدیہ خود حضور کی اپنی تصنیف ہے دیکھئے اس میں فرماتے ہیں۔

"بدانکہ اہل ظواہر کہ فقہا و محدث اند رضی اللہ تعالےٰ عنہما میگویند کہ ہر کس کہ او امر حق جل شانہ ادا خواہد کرد و از نواہی محترز خواہد بود و احتیاط مے نمایند و پنج وقت نماز بطوریکہ در کتب فقہ مسطور است کہ در تکبیر اولیٰ رجوع کامل باشد پس از و باشد یا نباشد و صیام ماہ رمضان و زکوٰۃ مال از پنجاہ قدر پنج یا در حج یک بار اگر توفیق راہ است عمل نماید و نوافل را چنانچہ صیام دہر و قیام لیل و وظائف و ترک گناہ مناہی چنانچہ زنا و شرب الخمر

وغیبت وغیرہا نہ نماید از اہل غفران خواہد شد ولائق بہشت مے شود و از خاص بندگان حضرت مولیٰ جل شانہ و مجیب الدعوات گردد۔ بدانکہ اہل باطن کہ حضرات صوفیا اندقدس اسرارہم مے فرمایند کہ آنچہ اہل ظواہر میگویند آں ادنیٰ احتیاط است بلکہ احتیاط نیست پس شاید کہ اول بر جادۂ شریعت موجب فرمودۂ اہل ظواہر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔

ثبت قدم کردہ شود و پس ترقی نمودہ آید بانکہ نماز آں باید خواند کہ در تمام صلوٰۃ رجوع باشد و الا جائز نیست کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یجوز الصلوٰۃ الا بحضور القلب وصیام آنکہ از ہمہ ہوس انقطاع کند۔ و از خوش خوردن وخوش خفتن وغیرہ لذات تائب گردد واگرچہ در شریعت جائز باشند و زکوٰۃ آنکہ در خانۂ خود ہیچ ندارد و ہرچہ مے آید میدہد و قدر قوت یک وقت خود برگیرد و حج آنکہ رجوع بباطن خود کند چنانچہ ظاہر کعبہ را بیت اللہ خوانند قلب نیز بطریق اولیٰ بیت اللہ ست قال اللہ تعالیٰ در حدیث قدسی، لا یسعنی ارض ولا سماء ولکن یسعنی قلب العبد المومن و چناں مستغرق تذکر و تفکر بودہ شود کہ ہر آن بجز اللہ بر زبان و بجز تفکر صفات جل شانہ در دل نباشد و ہمہ کارہائے عالم خیر او در داشتہ شوند و نفع و ضرر کہ از خلق رسد از و دانستہ شود نہ از خلق، النفع من اللہ والضرر منہ۔"

یہ صرف خواجہ صاحب رحمہ اللہ کا عقیدہ نہیں بلکہ عمر بھر اسی پر عمل بھی رہا۔ وہ آج کل کے صوفیہ کی طرح صرف قوال نہیں تھے بلکہ فعال بھی تھے صرف گفتار کے غازی نہیں تھے بلکہ کردار کے غازی بھی تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضور کے اخلاق وعادات کے بیان میں میں نے اس عبارت کو نقل کیا ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ ان کے اخلاق کا دار و مدار کس نظریہ پر تھا وہ اہل ظاہر کی طرح پورے طور پر شریعت کے پابند تھے اور اس کے علاوہ اہل باطن کی پابندیاں بھی اپنے اخلاق وعادات پر لگا رکھی تھیں وہ نفع وضرر کو سوائے خدا کے اور کسی کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے۔ وہ ہر دم فکر و ذکر الٰہی میں مصروف ومشغول رہتے تھے۔ وہ دولت جمع کرنے کی بجائے اسے ہمیشہ خرچ کر دینے کی

فکر میں رہتے تھے۔ لذات دنیویہ سے کنارہ کش تھے حتیٰ کہ نواب صاحب بہاول پور کے محل میں قیام ہوتا تب بھی فقیر بوریانشین کی طرح ہوتا۔ یہ تھے حضور کے اخلاق اور یہ تھیں عادات، احکام شریعت سے سرمو تجاوز نہیں فرماتے تھے بس اخلاق وعادات کا یہی ایک مرکزی نقطہ تھا جس کے اردگرد افعال واعمال کے خطوط محیط دائرۂ بحزار کو کھینچتے تھے اور یہی محور تھا جسکے گرد ذوق عمل کا چکر گھومتا تھا۔ اب ہم حضور کے بعض مخصوص عادات وشمائل کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ عنا ین کے ماتحت ذرا تفصیل کے ساتھ بھی ضروری سمجھتے ہیں تاکہ قارئین کے لئے یہ اسوۂ حسنہ قابل تقلید بن کر باعث فوز ونجاح ہو

جود وسخا آپ کی سخاوت وکرم کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب ابھی آپ شکم مادر سے منصۂ شہود پر بھی جلوہ فرما نہیں ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا تا انکہ انہوں نے دوسروں کو کھلانا شروع کیا تو افاقہ ہوا۔ ذرا صاحب مناقب فریدی کے الفاظ میں یہ روایت سنئے۔

"یہ آفتاب دین متین جب برج حمل میں تشریف لایا یعنے وہ رابعۂ عصر حاملہ ہوئیں اس عرصہ میں خوارق وکرامات ظاہر ہوئیں اگر ان کو بیان کیا جائے تو دوسری کتاب تیار ہو ادنیٰ کرامت یہ ہے کہ بعد حاملہ ہونے کے آپ کی والدہ ماجدہ کو عارضہ ظاہر ہوا جسکی وجہ سے کھانا چھوٹا اگر کچھ کھایا جاتا تو قے ہو جاتا جب دوا سے کچھ سود نہ ہوا انہوں نے حضرت محبوب الٰہی سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ یہ فعل اس کا ہے جو تمہارے شکم میں ہے وہ سخی مرد ہے دوسروں کو نفع پہنچانا چاہتا ہے اس روز سے آپ کی والدہ شریفہ نے یہ وتیرہ کر دیا کہ جب خوان کھانے کے آتے چند مساکین کو اپنے ہاتھ سے کھانا بھجواتیں اور عورتوں کو اپنے روبرو بٹھا کر کھلاتیں اور بعد میں خود تناول فرماتیں اس علاج سے وہ علت دور ہوئی اور حضرت محبوب الٰہی کے ارشاد کی تصدیق ہوئی اس روز سے بخشش اور ایثار اور زیادہ کیا۔" صـ ۹۶

ولادت سے پہلے جس کے جود وسخا کا یہ عالم ہو تو منصۂ شہود پر آنے کے بعد کیا کچھ نہ ہوگا ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

بچپن سے لے کر بڑھاپے تک یعنے مہد سے لحد تک یہ عادت رہی کہ کوئی سوالی آپ کے آستان عالی سے

سے خالی ہاتھ کبھی نہیں لوٹا۔ اور اکثر جو کسی نے مانگا وہی اس کو ملا حتیٰ کہ مشہور روایت ہے کہ حضور نے آخر وقت میں اس حسرت کا اظہار فرمایا کہ مجھ سے ایک لاکھ روپیہ کسی نے نہ مانگا۔ یہ سخاوت کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔ گھر کچھ رکھنا گناہ سمجھتے بھی جو کچھ خزانہ غیب سے ملتا خدا کے بندوں پر صرف کر دیا جاتا۔ اس کے علاوہ

"ایک مدرسۂ دینی اور لنگر خانقاہ کوٹ شریف میں تھا اور دوسرا لنگر اور مدرسہ چاچڑاں شریف میں جن میں ساڑھے بارہ من غلہ روزانہ صرف ہوتا تیسرا لنگر ہمراہی وہ تھا جو کہ حضور کے ہمراہی فقراء و خدام و سائلین کو ملتا۔ میری عدم موجودگی میں اس کا خرچ سو روپیہ روز کا تھا۔" مناقب فریدی ص۱۰۱

جود و سخا کے متعلق روایات اس قدر عام ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ صرف ایک اور موقع کا ذکر کر کے ہم اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرتے ہیں اور وہ حج کا موقع ہے جب حضور حج کو تشریف لے گئے ہیں تو بقول صاحب مناقب فریدی لاتعداد روپیہ پہلے غرباء و مساکین میں بانٹا اور سینکڑوں شادیاں کرائیں اور ہزاروں بندگانِ محتاج کی حاجت روائی فرمائی۔ سو آدمی اپنے خرچ پر چاچڑاں شریف سے ہمراہ لئے اور ان سب کا آمد و رفت کا خرچ حضور نے ادا فرمایا۔ بمبئی پہنچنے تک جتنے مقامات راستے میں آئے سب پر اترے اولیاء و علماء کی زیارت سے مشرف ہوئے اور فقراء و محتاجین کی دستگیری فرماتے گئے حتےٰ کہ بمبئی پہنچتے پہنچتے چھتیس ہزار روپیہ خیرات کے کاموں میں صرف ہو گیا۔ بمبئی میں بہت سے تہیدست جو دیار حبیبؐ کی زیارت کے مشتاق تھے جمع ہو گئے اور ان سب کو بھی حضور خواجہ ہمراہ لے گئے۔ عرب میں پہنچ کر آپ کا ابر کرم اور جوش میں آگیا اور اس قدر روپیہ وہاں کے محتاج و مساکین میں تقسیم فرمایا کہ عرب باوجود مرورِ ایام کے اب تک خواجہ صاحب رحمہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی داد و دہش کے تذکرہ میں رطب اللسان ہیں۔ واپسی پر اپنے ہمراہیوں کے علاوہ جدہ میں بہت سے ایسے لوگ جمع ہو گئے جو بے خرچ تھے اور ہندوستان واپس آنا چاہتے تھے۔ حضور خواجہ نے ان پر مہربانی فرمائی اور ان سب کو بھی اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کرایا اور بمبئی پہنچ کر ہر ایک کو ان کے گھروں تک کا خرچ بھی عنایت فرمایا۔

والیانِ ممالک اور بادشاہوں کی داد و دہش کے تذکرے بھی آپ نے پڑھے ہوں گے مگر کیا ان حضرات میں سے کوئی ایسا ہے؛ جسے حضور خواجہ کے مقابلہ میں لایا جا سکے؛ آپ چراغِ رخِ زیبا لے کر ڈھونڈھئے مگر بجز ناکامی

ونامرادی کے اور کچھ بھی آپ کو حاصل نہ ہوگا۔

سیر و سیاحت اور مناظر قدرت سے دلچسپی

قل سیروا فی الارض فانظروا پر آپ کا ہمیشہ عمل رہا اور ہندوستان بھر کی سیاحت بھی مزارات اولیاء کرام کی زیارت کے سلسلے میں کی۔ اور یہ تو آپ ابھی پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان سے باہر عرب کی سیاحت بھی انہوں نے حج کے سلسلہ میں کی تھی لیکن یہ سیر و سیاحت صرف سیر و سیاحت نہیں ہوتی تھی بلکہ عبرت اندوزی کا ایک مرقع ہوتا تھا۔ ہر سیاحت کے بعد اور بزرگان دین سے ملنے کے بعد مقامات سلوک میں جو بلندی ہوتی ہوگی اس کا اندازہ لگانے سے تو ہم ایسے عامی بے بہرہ ہیں البتہ علمی طور پر جو کچھ حضرت خواجہ کی زبان فیض ترجمان سے ہم لوگوں تک پہنچا ہے اور اشارات فریدی میں اسکا بہت سا حصہ آگیا ہے وہ سب اس قابل ہے کہ انسان آب زر سے لکھا کر اسے اپنے ہاں محفوظ رکھے اور ہمیشہ اس سے عبرت اندوز ہوتا رہے۔

سیر و سیاحت میں بھی اور اس کے علاوہ بھی مناظر قدرت سے آپ کو ہمیشہ دلچسپی رہی اور آپ کے کلام میں ان مناظر کا جو بیان موجود ہے۔ وہ انشاء اللہ تنقید کلام کے سلسلے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہاں مقابیس المجالس میں سے ایک دو حوالے ملاحظہ فرمایئے۔ چولستان کو حضور خواجہ رحمہ اللہ کے ساتھ جو خصوصیت تھی وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں اور اگر حضور اپنے کلام میں روہی وغیرہ کا ذکر نہ فرماتے تو شاید اہل علم طبقہ کو اس خطۂ ملک کے متعلق علم تک بھی نہ ہو سکتا کہ روئے زمین پر کوئی خطہ ایسا بھی ہے جسے چولستان کہا جاتا ہے حضور کو یہ مقام بہت پسند تھا ان کے اپنے الفاظ میں تعریف سنئے۔

> "بعد ازاں سخن در تعریف و مدح چولستان افتاد حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ چولستان مقام وحشت و سواد جائے عاشقان است یکے از حاضرین عرض کرد کہ کوہستان ہم ایں چنیں است حضور فرمودند آرے در جبال نیز عجائبات بسیار انداز چشمہائے آب رواں و گیاہ ہائے سبز بوقلموں و دیگر اشیاء پر منافع بسیار اند و مراگرچہ جملہ ویرانہ و بیاباں محبت است مگر چولستاں را بر جبال زیادتی مے دہم زیرا کہ از جبال صورت ہیبت و خوف و ترس نمودار مے شود و از چولستان سراسر فرحت و سرور و انبساط نمایاں مے گردد"
>
> مقابیس المجالس صہ ۵۹ جلد ۲

اور یہی سرور انبساط آپ کو کھینچ کھانچ کر روہی میں لے گیا جہاں آپ نے ایک گپھا تیار کر کے رہائش اختیار فرمائی اور کامل اٹھارہ سال عبادت حق میں مصروف رہے۔

بادل اور گھٹاؤں کے نظارے سے آپ از خود رفتہ ہو جایا کرتے تھے۔ اور یہ نظارہ ہمیشہ آپ کسی ایسی جگہ بیٹھ کر دیکھا کرتے جہاں سے بلا خلل آپ اس سے لطف اندوز ہو سکتے۔ ایک بار اسی قسم کا ابر چھایا ہوا تھا جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے ؎

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد　　میکشاں مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

اس سے آپ کس قدر مسرور منبسط ہوئے اس کا اندازہ ذیل کے مقبوس سے لگائیے۔

ہمیں روز در فضائے آسمان ابر بودہ است حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ ونفعنا و ایاکم ببقائہ پرسیدند کہ ابر تنک است یا غلیظ ہمہ حضار عرض کردند کہ ابر غلیظ شدہ است چوں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ را فطرۃ بدیدن ابر و باراں محبت کمال بودہ است برخاستند و فرمودند کہ برویم تا ابر را زیارت کنیم۔ بیروں از محل تشریف آمدہ ابر را مشاہدہ نمودند آنگاہ در مسجد نماز عصر با جماعت گذاردند بعدہ بر صحن مسجد بر تھلہ صرف برخاک نشستہ ہر ہر قطعۂ سحاب را مشاہدہ نمودند و خوش گردیدند" جلد ۳ صـ۷۲

دیکھئے فطرت کا شیدائی کس بے تکلفی سے زمین پر بیٹھ کر مناظر فطرت کا مشاہدہ کر رہا ہے اور صرف مجنونانہ مشاہدہ ہی نہیں بلکہ عالمانہ طور پر مواسم کے تغیر پر رائے زنی بھی ہو رہی ہے اور دیکھئے بادلوں کے متعلق کیا صحیح صحیح بات ارشاد فرمائی۔ یہ بات نہ آپ کو جغرافیہ کی کتابوں میں ملے گی اور نہ عام طور پر جغرافیہ کے اساتذہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ یہ صرف فطرت کے صحیفہ کو بغور پڑھنے والوں کو معلوم ہو سکتی ہے اور بس۔

"آنگاہ فرمودند کہ ہشت ماہ یکے اسوں دوم ماہ کتی سوم منگھر چہارم ماہ پوہ پنجم ماہ مانگھ ششم ماہ پھگن ہفتم ماہ چیتر ہشتم ماہ بساکھ، کہ قطعات سحاب یعنے بدلہائے ابر از ہمیں طرف سمندر کراچی مے آیند اگرچہ باد شمالی سخت وزاں باشد تاہم آں ابر بسوئے شمال مے رود و در باقی ماہ ہا بدلہائے ابر ویسی یعنے وطنی اند از جہات مختلفہ" جلد ۳ صـ۷۳

صحیفۂ فطرت کا یہ مطالعہ صرف ذوقِ نظر کی خاطر ہی نہیں بلکہ خدائے قدوس کی یاد اور ذوقِ قلب کو بڑھانے کی خاطر ہوتا خود فرماتے ہیں۔

"بادل گجگن بجلیاں لسکن، دلڑی ذوقوں چُھٹے"

حضور کی اس عادت سے عام لوگ بھی واقف ہو گئے تھے اور وہ عموماً حاضر ہونے کے وقت پھولوں کے گلدستے یا ایسی ہی کوئی فطرت کی گلچینی کر کے حضور کی خوشنودئ مزاج حاصل کرتے۔ اشارات فریدی جلد سوم سے یہ بھی پتہ ملتا ہے کہ بسنت کے موقع پر خاص طور پر گلدستے آپ کے سامنے پیش ہوئے اور قوالی وغیرہ بھی ہوتی۔ گویا بہار کی آمد پر خاص طور پر خوشی منائی جاتی کہ یہی زمانہ مطالعہ فطرت کیلئے موزوں ترین زمانہ ہے۔

"اندریں اثنا قوالاں آمدند و یکدستہ از بہار سرشف بستہ در گلاس داشتہ پیش گاہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ نہادند و بسنت سرائیدند" صد ۲۷

گوہر شب چراغ کی روایت ہے کہ

"تفریحات بھی فرماتے تھے لیکن کسی اور پیرایہ میں مثلاً ساون آتے ہی دریائی سفر کی ٹھہر جاتی تھی۔ کشتیاں حسب منشا تیار کروا رکھی تھیں بس خورد و نوش کا تمام ضروری سامان لے کر بہاؤ کی طرف اور کبھی اُلٹے رخ روانہ ہو پڑتے تیراک غضب کے تھے زیادہ تر پانی میں رہتے شام ہوتی تو کسی بیٹ میں فروکش ہو جاتے قرب وجوار کے مرید اگر سن پاتے تو پہلے ہی سے وہاں کھانے پینے کا انتظام کر چھوڑتے نہیں تو بکریاں وغیرہ سب کچھ ہمراہ ہوتا حسب ضرورت ذبح ہو کر دیگیں پخت و پز شروع ہو جاتی۔ اللہ اکبر کیا ہی اچھا سماں ہوگا۔ علم آب پہ چلتی کشتیوں پر کبھی اذانیں گونج گونج کر نمازیں ادا ہو رہی ہوں گی اور کبھی قوالی کی خوشگن تانیں عالم بالا کی خبر لا لا کر دل عشاق کو تڑپا دینے میں ایک نمایاں اثر پیدا کر رہی ہوں گی اس پر اگر کبھی بادل بھی گھر گیا اور بوندا باندی ہونے لگی تو سرمست بادۂ عرفان کی دلی مرادیں بر آئیں اور موسم برشگال کا مزا اگر لوٹا تو درحقیقت انہوں نے ہی لوٹا بس لکھیں تو کیا لکھیں اور کہیں تو کیا کہیں صرف یہی کافی ہے

کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ خوش قسمت تھے وہ لوگ جو حضور کے ہمراہ ان عجائبات کا حظ اُٹھاتے اور ایک ہی رنگ میں رنگے جاکر ماہ دو ماہ بعد جب واپس آتے تو از حد ہشاش وبشاش ہوتے۔ بشرے سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا عالم قدس کی سیاحت فرما کر لوٹے ہیں۔" ص ۳۴

تواضع ورحم

تواضع ورحم صرف آپ کے ہی نہیں بلکہ آپ کے خاندان مقدس کے فطری شمائل ہیں اور خاندان کے علاوہ آپ کے خانوادہ چشت اہل بہشت کے خصائل میں بھی ان دو خصائل کو زیادہ شرف قبول حاصل ہے فطری طور پر آپ اس قدر متواضع تھے کہ اور تو اور اپنے لواحقین کا پیچھے بیٹھنا بھی پسند نہیں فرماتے تھے صاحب مقابیس المجالس کا بیان ہے کہ ایک دن وہ آئے تو،

"حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ابقاءہ باوراد و ظائف مشغول بودند و جائے نشستن خیلے تنگ بود کہ حضار مجلس بسیار جمع شدہ حلقہ بستہ بودند پس پشت حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ نشستم ورائے خود نظر فرمودہ بندہ را نشستہ دیدند و بدست حق پرست خویش اشارت نمودند کہ ایں جا باز نشیں و جائے اشارت کردہ شدہ بر دوش راست حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ واقع بود پس بامر امتثال نمودہ ہمانجا بر نشستم ازیں ایں مسئلہ معلوم شد کہ ہر کہ پس پشت کسے نشیند بر آنکس روا نیست کہ آں نشیندہ را عقب پشت خود گذارد بلکہ خود منحرف گردد یا آں نشیندہ را گوید کہ دیگر جا باز نشیند۔" جلد ۳ ص ۵

اسی طرح رحم بھی آپ کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ ہم جنسوں پر تو ہر شخص رحم کرتا ہے مگر حضور کا رحم ابنائے جنس کے علاوہ پرند وطیور تک کے لئے بھی عام تھا۔ ملتان میں ایک بار دو تیتر کسی نے نذر گذارے تو حضور نے قبول فرما کر ان کو جنگل میں جاکر چھوڑ دینے کا حکم فرمایا اور یہ پرندوں کو چھڑوا دینا حضور کی عام عادت مبارک تھی بلکہ اپنی طرف سے معقول رقم خرچ کر کے بھی ان ننھی سی جانوں پر رحم فرمایا کرتے۔ چنانچہ مقابیس المجالس جلد ۳ ص ۱۲۱ پر مرقوم ہے۔

"باید دانست کہ ایں چنیں طیور شکار کردہ شدہ و حبس کردہ شدہ را بسیار بار دیدہ ام کہ رہا میکنانیدند چنانچہ وقتے در ملتان شریف مرداں بطمع درا ہم طیور را مثل کبوتر و شارک

وطوطیاں وزاغاں وغیر ذالک گرفتار کردہ بحضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ حاضر مے آوند پس حضور خواجہ ابقاہ اللہ فرمان مے داند کہ ایں ہارا رہا بکنید وبپرانید پس اوشاں پرندگان را بر سر اشرف، یا روبروئے حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ مے پرانیدند پس ہر شخص پرانندۂ طیور دراہم عطا میدادند کسے را دو روپیہ و کسے را سہ روپیہ و کسے را چہار روپیہ مناسب حالش میدادند۔ چنداں ایام کہ آنجا اقامت فرمودہ اندر روزمرہ ایں حال مے بود۔"

اس اقتباس سے جہاں حضور کے شیوۂ رحم وکرم کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ ابر کرم برسنے کے لئے صرف بہانہ کا منتظر ہوتا تھا۔ فانظر الی آثار رحمت اللہ۔

زیارت اہل اللہ اور بزرگوں کی عقیدت

اہل اللہ سے عقیدت تو ورثے میں پائی ہی تھی خصوصی طور پر ان کی تلاش اور تفحص کے بعد پھر استفادہ کی خاطر ان سے جاکر ملنا ایک ایسی خصوصیت ہے جو بہت کم آدمیوں میں پائی جاتی ہے۔ صاحب مناقب فریدی اور مصنف گوہر شب چراغ دونو اس بات پر متفق ہیں۔

"کہ آپ نے سات بار زیارت روضۂ معلی حضرت خواجہ بزرگ کا شرف حاصل کیا۔ تین بار میاں محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ احمد آبادی سے ملاقات کی جو بڑی عمر کے درویش تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب علامہ قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے تھے۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کی سیر کی اور ہر ایک جگہ کے بزرگان دین سے ملے جملہ مزارات اولیاء اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کی روحانیت سے خاص طور پر فیضان حاصل کیا۔ گوہر شب چراغ ص ۲۲

صاحب مقابیس المجالس کا بیان ہے کہ "ایک بار کتاب مجموعۂ فتاوی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی میرے ہاتھ میں تھی حضور نے پوچھا کونسی کتاب ہے میں نے عرض کی مولوی عبدالحی صاحب کا فتاوی ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے اسے دیکھا ہے جب ہم لکھنؤ میں گئے تو ارادہ ہوا کہ مولوی عبدالحی صاحب متبحر عالم ہیں ان کی زیارت ضرور کرنی چاہیئے ہم فرنگی محل میں آپ کے جائے قیام پر گئے اور دیکھا تو آپ سوئے ہوئے تھے اُٹھانا نہ مناسب سمجھا اور صرف زیارت کر کے واپس چلے آئے تقریباً تیس چالیس کے درمیان ان کی عمر معلوم ہوتی تھی۔ سیاہ ریش اور کوتاہ قد تھے ج۲ ص۱۴۲

غرض یہ عادت مبارک تھی کہ جہاں تشریف لے جاتے علماء و صلحاء سے ضرور ملتے اگر مل نہیں سکتے تھے تو دور سے زیارت پر ہی اکتفا فرما لیتے تھے۔ مولانا عبدالحی صاحب کو جاہل صوفی وہابی کہا کرتے ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب رحمہ اللہ دیکھئے ان کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

"مولوی عبدالحی صاحب عالم متبحر و فاضل جلیل بود کہ در جمیع علوم چہ صرف وچہ نحو، چہ بدائع وبیان، چہ منطق چہ علم معقول وچہ علم تفسیر و حدیث شریف وغیرہ علوم علامہ بودہ است" ج۲ ص۱۴۳

اسی طرح علمائے دیوبند کثر اللہ امثالہم کو جہاں فیشن کے طور پر برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ دیکھئے خواجہ صاحب رحمہ اللہ مولانا رشید احمد صاحب مولانا محمد قاسم صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب، اور ان کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کا ذکر خیر کن الفاظ میں فرماتے ہیں، عرب کے سلاسل کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ چشت اہل بہشت میں سے وہاں صرف حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ ہیں جو چشتی صابری ہیں اور دیوبند و دہلی و سہارنپور کے جید علماء ان کے مرید ہیں اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولانا محمد یعقوب صاحب ہندوستان میں ان کے خلفاء ہیں۔ مقابیس المجالس جلد ۲ ص۴۳ کی اصل عبارت یہ ہے۔

"بعد ازاں یکے از حضار عرض کرد کہ قبلہ در عربستان ہم تمامی سلاسل پیران طریقت شیوع یافتہ منشعب شدہ باشند یا نے حضور خواجہ ابقاہ اللہ ببقائہ فرمودند کہ غالب و شائع تر از ہمہ سلسلہا در عرب شریف سلسلۂ شاذلیہ است کہ ابتدائے آں از حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی ست و بعد ازاں سلسلۂ مغربیہ کہ آغازش از حضرت شیخ ابومدین مغربی ست نیز زیادہ تر منشعب است از باقی سلاسل و بعد ازاں سلسلۂ قادریہ است و از سلسلۂ چشتیہ صرف یکے مولوی حاجی امداد اللہ است کہ چشتی صابری است اصل وطن وے ملک ہندوستان در پانی پت است و از آنجا بسبب معاندت و مخاصمت نصاریٰ دو شخص

مہاجرت کردہ در مکہ معظمہ کہ جائے امن و حصن حصین است اقامت پذیر شدند یکے مولوی رحمہ اللہ کہ عالم نحریر بود و دوم حاجی امداد اللہ صاحب الکنوں مولوی رحمۃ اللہ فوت شدہ و بجوار رحمتہ حق پیوست است و حاجی امداد اللہ صاحب کہ بزرگے ست کامل زندہ است، بعدازاں فرمودند کہ اکثر علمائے جید از دیوبند و دہلی و سہارنپور و گنگوہ از مریداں حاجی صاحب ہستند و مولوی رشید احمد گنگوہی نیز مرید و خلیفۂ اکبر مولوی موصوف است و دیگر خلفائے وے ہم بسیار اند چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب و محمد یعقوب صاحب۔"

علمائے دیوبند کے پیر حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کے متعلق حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ کا یہ قول "کہ بزرگے ست کامل" ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر ایسے بزرگ کامل کے مرید اور خلفا جن میں سے مولانا گنگوہی نانوتوی اور مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہم اللہ کے اسمائے گرامی صراحتہً موجود ہیں کیا کچھ نہ کامل و مکمّل بلکہ تکمیل ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان گمراہ بھائیوں کو ہدایت فرمائے جو زبان سے دعوےٰ تو حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی مریدی کا کرتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کے ساتھ بغض و دشمنی بھی ساتھ ہی رکھتے ہیں جنہیں حضرت خواجہؒ بزرگ کامل شمار فرماتے ہیں۔ ایسے ہی بھائیوں کے تصدق قوم میں نفاق و تشتت کا زور شور اور نا اتفاقی و ناچاکی کی گرم بازاری ہے۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون۔

علمائے دیوبند تو خیر ایک بزرگ کامل کے مرید ہیں، ایک خالص غیر مقلد مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے متعلق حضور کی رائے سنئے کہ اسے بے مثال و بے عدیل شمار فرماتے ہیں اور عمل صالح میں صحابہ رضوان تعالےٰ علیہم اجمعین کے ساتھ مماثل مانتے ہیں۔

"بعدازاں سخن بہ نسبت مولوی نذیر حسین محدث دہلوی افتاد حضرت قطب الموحدین خواجہ محمد بخش جنبا ادام اللہ تعالیٰ بدوامہ عرض کردند کہ قبلہ مولوی نذیر حسین را مردم غیر مقلد و وہابی میگویند او چگونہ شخص است حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ بقاءہ فرمودند کہ سبحان اللہ وے یکے از اصحاب مے نماید، آنگاہ فرمودند کہ ہمیں امر کافی ست برائے انسان کہ مثل او در جہاں نباشد پس وے اکنوں فی زماننا ہذا در علم حدیث شریف نظیر و مانندے نمے دارد و چناں بے نفس است کہ ہیچ کس را از فرقہائے اہل اسلام بد نمیگوید اگرچہ

مردم او را رو برو نا سزا و بد میگویند او کسے را نمیگوید پس از کہ بر آید و اکنوں اگرچہ پیر من ضعیف شدہ است تاہم کار بار خود خود میکند حتّٰے کہ مہمان را نیز نان بدست خود برداشتہ مے دہد و از ہیچ کس نمے پرسد کہ تو صوفی ہستی یا چہ مذہب مے داری"۔

مقابیس المجالس جلد ۴ صـ۲۹۷ قلمی

اور حق یہ ہے کہ حضرت خواجہ کی نظر لوگوں اور فرقوں کے اسامی کی بجائے ہر شخص کے اعمال و افعال پر تھی، مولانا نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ کو لوگ وہابی کہتے تھے تو کیا ہُوا حضرت خواجہ کے ہاں ان کی بے نفسی تجرفی الحدیث اسلامی فرقوں میں سے کسی کو برا نہ کہنا، اور اپنا کام خود کر لینا ایسی صفات ہیں جن کی وجہ سے انہیں بے مثال کہا جا سکتا ہے اب وہابی وہابی کی رٹ لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں تو سہی کہ کیا ان کے اپنے اندر اس دہلوی وہابی کے وہ خصائل موجود ہیں جو حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ سے داد استحسان وستائش وصول کر چکے ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

اسی پر بس نہیں بلکہ حضور رحمہ اللہ تو یہاں تک فرماتے ہیں۔

"کہ وہابیاں گونہ مزاجے دارند بصوفیۂ کرام در امر توحید، زیرا کہ وہابیاں میگویند کہ استمداد واستعانت از انبیاؑ و اولیا شرک است بعد ازاں فرمودند کہ بے شک استمداد و استعانت از غیر خدا تعالےٰ شرک است توحید آنست کہ خاص از حق سبحانہ استعانت کنند چنانچہ ایاک نعبد وایاک نستعین ہم بریں معنی ناطق است"۔

مقابیس المجالس جلد ۴ صـ۲۹۷ قلمی

ہاں جی حضرت! اب فرمایئے؟ اب کیا ارشاد ہے؟ ؎

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما، چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیر ما

بزرگوں سے عقیدت کے سلسلے میں ایک حوالہ اور سن لیجئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا ایک بار ذکر آگیا تو فرمایا۔

"چوں امام بخاری شیخ محمد بن اسمٰعیل را دفن کردند ہمہ خاک پاک قبر شریف ایشاں کہ خواہ

ودمن بود خواہ سہ وچہار من ہمہ مشک شدہ بود، بعد ازاں ایں راقم الحروف عرض کرد کہ قبلہ الآن نیز آنچناں تربت مزار اوشاں خوشبوناک است یا نے، فرمودند کہ ہمہ خاک پاک مزار اوشاں را مردم تبرکاً برداشتہ مغاک کردہ بودند آخر پادشاہان وقت مزار شریف اوشاں را از سنگ تیار ساختہ مرتفع نمودہ اند بعدہ آں خوشبو منقطع شدہ است" مقابیس المجالس جلد ۳ ص۸۴

کتب بینی کا شوق

خواجہ صاحب کا تبحر علمی اگرچہ عام اعتقاد کے مطابق ایک قسم کی کرامت شمار کیا جاتا ہے مگر اشارات فریدی کے مطالعہ کرنے والوں کو تاریخ کے طالب علم کی تسلی کے لئے اس بات کے لئے کافی مواد مل جاتا ہے کہ حضور کو کتب بینی کا بہت شوق تھا۔ نادر کتابیں ہمیشہ ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر خود پڑھتے یا پڑھوا کر سنتے تھے۔ کتابوں کی نہایت اچھی پہچان تھی، چچ نامہ[۱] جو سلاطین ہند کی نہایت اچھی تاریخ ہے اس کے متعلق اشارات جلد دوم ص۱۰۷

"یکے از حضار مجلس را فرمودند چچنامہ بخواں کہ من بشنوم وآں چچ نامہ کتابے بودہ است فارسی در تواریخ سلاطین وانساب اقوام سندھ از سیوستان وبکھر وسکھر وروڑھی ودیگر بلاد سندھ پس نسخہ بنده ازاں برخواند حضور حضرت خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقاءہ اصغاء سماع مے فرمودند وتقریباً ذکر امام مہدی رضی اللہ عنہ افتاد حضور فرمودند کتاب اقتباس الانوار بیارید خادمے دویدہ از صندوق کتب کتاب مذکورہ برآوردہ پیش حضور نہاد پس حضور سجدہ را بر سر پر نہادہ کتاب مذکور را کشادند وفرمودند کہ ایں بادشاہ کتاب افتادہ است آنگہ از سہ مقام ازاں کتاب برخواندند یکے عبارت ایں است وخاتم ولایت مطلقہ عامہ عیسیٰ علیہ السلام است کہ در زماں مہدی خواہد بود۔ وایں[۲] رو است مر قول کسے را کہ میگویند ہمیں عیسیٰ علیہ السلام است"

۱؎ یہ ایک نہایت نادر اور عجیب کتاب تھی۔ خدا بھلا کرے مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب بہاولپوری کا کہ انہوں نے اس کا اردو ترجمہ شائع کرکے اردو دان طبقہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

۲؎ مرزائی حضرات اس حوالہ کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ کا روئے سخن کہیں ان کے مرزا صاحب کی طرف تو نہیں (باقی بر ص۵۵)

مطالعہ کتب کی کثرت کا یہ نتیجہ تھا کہ کوئی ناقص کتاب بھی سامنے آجاتی تو اس سیاق وسباق سے پتہ چلا لیتے تھے کہ کونسی کتاب ہے اور مضمون کتاب سے کتاب کے مصنف کا پتہ چلا لیتے اور ایسا ملکہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب آدمی نہایت کثیر المطالعہ ہو اور اکثر مصنفین کے انداز کلام سے واقف ہو، اشارات جلد دوم صـ۱۲۹ پر ہے ۔

"بعدہ ازاں شخصے اوراق چند ناقص الاول والآخر از ملفوظات حالات مشائخ سہروردیہ پیش حضور کرد و حضور در دست گرفتہ بر شعاعِ فانوس از ابتداء ئے مطالعہ فرمودند یک صفحہ یا زیادہ دیدہ باشند فرمودند اگرچہ نام مصنف ہنوز نیامدہ مگر مرا معلوم شدہ است عرض کردہ شد کہ کدام است فرمودند شیخ جمال قدس سرہ است۔ بعدہ ازاں از دیگر مقام دیدند از آنجا بصراحت معلوم گردیدہ کہ مصنفش شیخ جمال است فرمودند دیدہ ایدایں شیخ جمالی است۔"

ایک بار کتاب "لمعات" کا ذکر آگیا تو ذیل کے ارشادات صادر ہوئے۔

"گفتند ایں لمعات دفتریست از رموزات حقائق ومعارف، ایں ہمہ اثر توجہ وبرکت ہمین حضرت شیخ صدرالدین قونوی خلیفہ جانشین حضرت شیخ محی الدین ابن العربی ست کہ بر شیخ فخرالدین قدس سرہ فائز شدہ۔" اشارات فریدی جلد ۲ صـ۱۳۰

مطالعہ کتب کے ساتھ دینیات کی کتابوں کی عزت وحرمت کا اس قدر خیال تھا کہ انہیں صرف زمین تو بجائے خود مانند عام بیٹھنے والے غالیچہ پر رکھ دینا بے ادبی خیال فرماتے بلکہ علیحدہ پاک کپڑا بچھوا کر اس پر رکھواتے۔

"کتاب مستطاب صحیح جامع ترمذی و یک جلد اخیر از مشکوۃ شریف باخود داشتم بر کلم نہادم حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقاءہ ونفعنا وایاکم بلقاءہ فرمودند کہ ایں کتاب کدام است عرض کردم کہ یک جلد مشکوۃ شریف ودیگر جامع ترمذی شریف است فرمودند

(بقیہ صفحہ ۵۶) اس کے ساتھ صـ۱۰۱ کی یہ عبارت بھی قابل ملاحظہ ہے "عقیدہ اہل سنت وجماعت آں ست کہ قائم آل رسول خواہد بود شخصے خواہد بود از اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر صـ۱۰۹ کی یہ عبارت بھی قابل دید ہے "مہدی آخر الزمان عیسےٰ بن مریم است ایں روایت بغایت ضعیف است زیرا کہ اکثر احادیث صحیح ومتواترہ از حضرت رسالتمابؐ ورود یافتہ کہ مہدی از بنی فاطمہ خواہد بود وعیسےٰ مریم با واقتدا کردہ نماز خواہد گزارد و جمیع عارفان صاحب التمکین بریں متفق اند۔

"آہ اہ ایں چہ کردی برادر برادر ایں کتابے حدیث شریف است از صحاح ستہ، انگاہ برداشتم وبر گلیم دیگر جامہ گسترده براں جامہ کتاب شریف را نہادم۔" مقابیس المجالس جلد ۲ ص ۱۱۴

جب ادب کی یہ حالت ہو تو علم جو کہ اللہ تعالےٰ کا ایک خاص فضل وکرم ہے کس طرح پھر موسلادھار بارش کی طرح سالک کے دل پر فیضان نہ کرے ؎

فان العلم فضل من الٰہ　　　　وفضل اللہ لایعطی لعاصی

حضور خواجہ رحمہ اللہ کو ویسے تو ہر نادر اور نفیس کتاب کے ساتھ عشق تھا مگر کتب تاریخ وتصوف کے ساتھ شغف حد سے زیادہ تھا اور حق یہ ہے کہ تصوف وتاریخ پر عبور اس قدر تھا کہ ان کی رائے ان کتابوں اور ان کے مافیہا کے متعلق مجتہدانہ ہوتی تھی۔ مثلاً سیر الاولیاء میں حضرت صابر رحمہ اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اس کے متعلق بحث فرماتے ہوئے میاں خلیل الرحمٰن اور صاحب سیر الاقطاب پر کس قدر سچی تنقید فرماتے ہیں۔

"بعد ازاں فرمودند کہ میاں خلیل الرحمٰن کہ از اولاد حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی است وے کتابے تصنیف کردہ است و دراں کتاب در مباحث نظامیین وصابرین نوشتہ کہ حضرت علی احمد صاحب صابر را از جانب شیخ شیوخ العالم حضرت گنج شکر خلافتے حاصل نشدہ است بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ فرمودند کہ ایں سخن میاں خلیل الرحمٰن قابل اعتبار نیست محض از تعصب کہ با صابرین وارد گفتہ است۔ زیرا نکہ از حضرت شیخ علی احمد صابر سلسلہ دراز جاری شدہ است و بسیار بزرگاں عظیم الشان دریں سلسلہ صابریہ ظاہر گردیدہ اند بعد ازاں فرمودند کہ چوں در کتب قدیمہ معتبرہ نہ ذکر شیخ علی احمد صابرؒ و نہ ذکر شیخ شمس الدین پانی پتی کہ مرید وخلیفہ شیخ علی احمد صابرؒ قرار دادہ اند و نہ ذکر شیخ جلال الدین پانی پتی است کہ خلیفہ شیخ شمس الدین پانی پتی مقرر کردہ اند و نہ صحیح تاریخ وفات ایں ہر سہ شیخ قدس سرہم بصابرین رسیدہ پس بدیں دلیل مرداں قول میاں خلیل الرحمٰن را مؤید دانستہ سند میگیرند بعد ازاں فرمودند کہ اگرچہ مولوی اللہ دیا مصنف سیر الاقطاب از طرف خود تاریخہائے آنحضرات مے نگارد اما صاحب اقتباس الانوار

اورا قبول نمے کنند و اقتباس الانوار در سلسلۂ صابریہ کتاب بے ست بس معتبر۔ در اکثر جا کہ
روایت از سیر الاقطاب نوشتہ معًا درج کردہ است کہ ایں روایت ضعیف است یا
غیر معتبر است۔" جلد ۲ صد ۵۶ مقابیس المجالس

اس اقتباس کے آخر میں اقتباس الانوار کی توثیق اور سیر الاقطاب کی تضعیف کے متعلق بھی حضور کی رائے مبارک کا اندازہ ہوگیا ہوگا۔ سیر الاقطاب میں جس قسم کی وضعی روایتیں ہیں ان کے متعلق حضرت خواجہ کی رائے سنیے اور حق یہ ہے کہ سوائے خصوصی ملکۂ وورک رکھنے والے انسان کے اور کون اس قسم کی چھان بین کرسکتا ہے۔ عام خوش اعتقادی تو ان ہی ضعیف و وضعی روایتوں کے دلدل میں پھنس کر رہ جاتی ہے۔

"بعد ازاں فرمودند کہ میاں اللہ دیا نوشتہ کہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ بخدمت شیخ صابر رفتہ اند و ایشاں پرسیدند کہ تو مرید کیستی گفت کہ مرید حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین ہستم پرسیدند کہ خلفائے حضرت سلطان المشائخ چند کس اند گفت ایں قدر کہ ستارگان بر افلاک اند شیخ علی صابر فرمودند کہ ہرگاہ شمس ما طلوع مے نماید ہمہ ستارگاں پوشیدہ و پنہاں خواہند شد۔ واز لفظ شمس اشارہ کردند بسوئے شیخ شمس الدین ترک پانی پتی مرید و خلیفہ خود بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ بقائہ فرمودند کہ ازیں سخن بے ادبانہ کہ میاں اللہ دیا از خود وضع کردہ در کتاب خود نوشتہ است ذکر شیخ شمس الدین در ہیچ کتاب یافتہ نمے شود و آنچہ در کتب معتبرہ مذکور است ذکر شیخ شمس الدین ترک خلیفہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی ست نہ دیگر شمس الدین۔" مقابیس المجالس جلد ۲ صد ۵۹

سیر الاقطاب کی تضعیف و تغلیط کے بعد سیر الاولیاء کی توثیق و تصدیق ملاحظہ فرمائیے۔

"بعد ازاں باز سخن در معتبر و مستند بودن کتاب سیر الاولیاء افتاد حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ بقائہ فرمودند کہ ایں کتاب خاندانی حضرت سلطان المشائخ است۔ چہ مصنف ایں کتاب و ہمہ وودمان ثقات اند و مقربان درگاہ حضرت شیخ شیوخ العالم و حضرت سلطان المشائخ

بودہ اند واز حالات آنحضرت بخوبی آگاہی وخبرت مے داشتند" مقابیس المجالس ج۲ ص۶۱

فوائد الفواد سے متعلق ارشاد ہوا کہ :-

"فوائد الفواد در رتبۂ ثقاہت ووثاقت از سیر الاولیا ہم چہار انگشت زائد است زیرا نکہ در حضور شیخ تصنیف شدہ، علاوہ آنکہ محض اقوال شیخ است وحضرت میر حسن اقوالے کہ مے نوشت باز در وقت خود در حضرت شیخ سلطان المشائخ تصحیح نیز مے کردند بعد ازاں فرمودند کہ حضرت امیر خسرو اگرچہ معظم نزد حضور سلطان المشائخ بودند وآنچناں قرب داشتند کہ حضرت سلطان المشائخ در بارہ او مے فرمودند کہ اے ترک از تمام جہان بر نجم از تو نرنجم و الرا ز خود برنجم واز تو نرنجم وایں بیت ہم خواندند بیت ایں است ؎

گر برائے ترک ترکم ارہ برتارک نہند ترک تارک گیرم واما نگیرم ترک ترک

واز ہر یکے از خلفائے عظام کدورتے ورنج کہ در مزاج سلطان المشائخ واقع شدے بشفاعت ایشاں معاف گشتے حضرت میر حسن علامہ سجزی را مے گفت کہ ہمہ مصنفات من بنام تو بودے ویک فوائد الفواد تو بنام من بودے" جلد۲ ص۶۳ مقابیس المجالس

روایات کی صحت وسقم کے متعلق جہاں روایات کو پیش نظر رکھتے تھے وہاں درایت سے بھی کام لیتے تھے، جو روایت، درایت کے اصول وآئین کے خلاف ہوتی اور اسے عقل سلیم تسلیم کرنے سے عاری ہوتی اس روایت کو بہر صورت حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ بھی رد فرمادیتے تھے مثلاً مقابیس جلد دوم ص۱۳۲ پر ہے۔

"فرمودند آنچہ میگویند کہ حضرت شیخ الاسلام بہاء الحق والدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بر شیخ صدر الدین عارف نصیحت کردہ بودند کہ اورا در کنار نگیری کہ مبادا تمام نعمت از تو اخذ نماید ونصف دست دہی وبگوئی النصف لی والنصف لک ایں ہمہ غیر واقع است از انکہ ایں سخن در میزان درویشی وزنے ندارد کہ مرید از پیر نعمت بخود کشد واورا خالی گرداند"

رواداری ومروت جہاں سخاوت کے معاملے میں حضور خواجہ پر فرزدق کا یہ شعر صادق آتا تھا ؎

ماقال لا قط الا فی تشہدہ لولا التشہد کانت لاءہ نعم

وہاں رواداری و مروت کے معاملے میں بھی وہ اس ذروۂ علیا پر تھے کہ یہ شعر ان کا مسلک و مذہب بن گیا تھا

مباش در پئے آزار ہر چہ خواہی کن — کہ در طریقتِ ما جز ازیں گناہے نیست ۵

ہر شخص کے متعلق "سینہ چو آئینہ داشتن" پر عمل پیرا رہتے تھے اور محبت و الفت کے معدن و مخزن تھے۔ ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ حضور کی محبت و نظرِ شفقت کا سب سے زیادہ رجوع میری طرف ہے اور تو اور وہ اپنے سلسلہ کے مخالفین کے بھی مخالف نہیں تھے۔ یہ روایت تواتر کی حد تک معروف ہے کہ بعض وہابی جو حضور کی کافیوں کی روحانیت اور اصلیت و حقیقت سے بے بہرہ تھے وہ کافیوں کا جواب لکھ کر لاتے اور حضور سے انعام و اکرام پاتے تھے۔ اب جو شخص اپنے مخالفین کو بھی انعام و اکرام سے مالامال فرما دیتا ہے اس کی رواداری و مروت میں کسی کو کیا شک ہو سکتا ہے اور عمر بھر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ڈھونڈھا جا سکتا جسے خواجہ صاحب سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تصوف کے ایک نظریہ کے طور پر بھی خواجہ صاحب کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ مقابیس المجالس جلد ا ص۵۸ پر سبّاب صحابہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے اس نظریہ کی حضور نے تشریح فرمائی ہے۔

"بعد ازاں شخصے گفت کہ روزے مرا با یکے از شیعہ مناظرہ شد پس من وے را گفتم کہ چرا اصحاب کبار را رضی اللہ تعالےٰ عنہم سب مے کنی وے گفت اگر ہیچ ولی کامل مکمل ہمسر پیر تو با پیر تو حرب کند و مجادلہ نماید ترا آنقدر غصہ آید کہ اگرچہ باوداب مقاومت و محاربت نیاری بارے دشنام خواہی داد و بغض خواہی داشت۔ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ ونفعنا وایاکم ببقائہ فرمودند کہ برائے رد و قدح ایں سوال نزد من دلیلیست قوی و آں این است کہ ملعونیت شیطان منصوص علیہ است پس اگر شخصے در تمام عمر خود او را لعنت نکند ازیں سبب بروے ہیچ گناہ نیست و در قیامت ماخوذ و معاتب ہم نخواہد شد زیرا کہ مامور نیستیم بلعنت کردن بعکس پس اصحاب کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہ حرمت و اجلال و کرامت و کمال عزت و وقار اوشاں بآیات بینات و احادیث و اخبار صحیحہ ثابت گردیدہ است چرا کم و بیش میگویند و سب و شتم مے نمایند، ہمانا سباب اصحاب کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم از اصحاب نار است۔ در روزِ قیامت سخت تر معذب خواہد شد

وچوں امر ایں چنیں است پس باید کہ بہ نسبت شیخیکہ معاند ومخاصم شیخ اوست ہم ہیچ نگوید زیرا کہ نزاع کاملین، کاملین را معلوم است دیگران راچہ خبر پس مرد را باید کہ از سب وطعن اصحاب کرام بجائے خود بلکہ از اولیائے نقیر ان کہ اوشاں را درجۂ قرب الہی حاصل شدہ است زبان خود را بند دارد بلکہ در دل ہم خیال رد وانکار وطعن نیارد کہ بمجرد ہمیں خطرہ بے آنکہ سرزد زبان او گردد بیخ ایمان اور کندیدہ ومستاصل شود ذرۂ از ایمان درویش باقی نمے ماند نعوذ باللہ من ذلک۔"

اب جس شخص کا مسلک یہ ہو کہ مخالف شیوخ کے لئے بھی زبان طعن دراز نہ کی جائے بلکہ زبان تو زبان دل میں بھی ان کے رد وانکار کے متعلق خیال تک نہ لایا جائے اس کی رواداری ومروت کے لئے کسی اور دلیل کی تلاش کی کیا ضرورت ہے۔ اسکی بلند خیالی اور علو مرتبت کے لئے یہی شاہد عدل ہی کافی ووافی ہے۔

معتقدات

شریعت حقہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی پاسداری حضرت خواجہ صاحب جس قدر فرماتے تھے وہ آپ پڑھ چکے ہیں اب آپ کے معتقدات کو علیحدہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن بعض باتیں عوام الناس میں غلط شہرت پا جانے کی وجہ سے حضور کی طرف ایسی منسوب کی جاتی ہیں جن کے تلوث سے حضور کا دامن عصمت بالکل پاک ہے چونکہ بعض باتیں ان میں سے ایسی بھی ہیں جن کی غلط شہرت دیوان فرید کے بعض اشعار کے غلط معانی سمجھنے کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے بھی دیوان کے مقدمہ میں حضور خواجہ کی اپنی تحریرات سے ان کے صاف صاف عقائد تحریر کر دینا بہتر معلوم ہوتا ہے تاکہ عوام وخواص غلط فہمیوں کو مٹا کر حضور کے معتقدات صحیحہ کو جان لیں حضور عقائد واعمال کے لحاظ سے پکے اہل سنت والجماعت تھے اور جو اعتقادات اہل سنت والجماعت کے ان کی مستند کتابوں میں مسطور ہیں وہی عقائد حضور کے تھے۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا جس کا نام نامی "فوائد فریدیہ" ہے اس کے جستہ جستہ اقتباسات ضروری مقامات سے یہاں دئے جاتے ہیں۔

خدا تعالے کے متعلق فرماتے ہیں۔

"حضرت حق جلشانہٗ ذاتے ست بحت وہستی است مطلق کہ از ہمہ چوں وچند مبراست وازتزاید ونقصان معرا۔ نہ اورا ابتدا است نہ غایت ونہ اولیت نہ نہایت واجب الوجود

است، ہمیشہ بودہ است وہمیشہ خواہد بود واو از چشم عالم مخفی است وعالم بجمیع اجزائہ حتیٰ کہ قطراتِ ریگستان نزد او جلی ست ودانندۂ احوال ہر نیک وبد است وبرتر است ازعالم اجسام وامثال وارواح واو خالق ہر کس است وہمہ مخلوق اوست وکسے نمی داند کہ مکان او کجاست۔ ممنوع است کہ گفتہ شود بطرف شمال است یا جنوب یا شرق یا غرب یا فوق یا تحت بلکہ چنیں اعتقاد داشتہ شود کہ او خود میداند خود را ما عاجزیم از تفکر ذات او جلشانہ لان التفکر فی ذات اللہ جھل" ص۲

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کے متعلق فرماتے ہیں۔

"بدانکہ اعلیٰ مخلوق حضرت ایزد عم نوالہ حضرت محمد مصطفےٰ است علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات .... وحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل انبیاءست و خاتم الرسل وہمہ انبیاء اگرچہ در زمان مقدم اند ولیکن ہمہ مقتبس انوار آں نور علی اند ص۵

"بدانکہ ہمہ پیغمبراں کہ قبل از خواجۂ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند ناسخ دین یک دیگر نبودند خلافت حضرت ماست علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ناسخ دین ہمگناں گشتہ است وخاتم الرسل است کہ باں رتبۂ اعلیٰ رسیدہ است کہ دیگر یرا توفیق نیست وخاتمۂ رسالت کردہ است کہ بعد از زمان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم رسالت محو شدہ است" ص۱۲

جو لوگ خود ختم نبوت کے قائل نہیں اور حضور کے بعض تحریرات کو سند لاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ حوالہ سرمۂ چشم بصیرت کا کام دیگا، ایک صاحب دعوےٰ کے متعلق مستور الحالی کے زمانہ کی تصدیقات کو بطور سند پیش کرنا عقلمندی کا شیوہ نہیں اس کے ساتھ ہی ص۱۳ کی یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو۔

وحضرت علیہ السلام در وجود وظہور بعد تمام انبیاست کہ پس ایشاں حکم رسالت محو گشت وحکم ولایت صادر"

اولیاء اللہ کی تعریف حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ ملاحظہ فرمائیے، صرف کمال متابعت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جو لوگ جادۂ شریعت پر قدم نہیں رکھتے ان کے ساتھ بیعت بھی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ

کے نزدیک جائز نہیں۔

"اولیاء آنرا گویند کہ از سبب کمال متابعت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ونفی وجود خویش وریاضات کمال بمرتبۂ اعلےٰ رسیدہ اند" ص۱۵

"بدانکہ علامات اولیاء اللہ تعالےٰ ایں اند، کرم وسخاوٗ نصیحت وحلم وحیاوٗ رفق وشفقت ووفا وقطع تعلق دنیاوٗ ترک اعتراضات برتقدیرات وقضا وصبر وشکر ھنگام بلا وعدم متابعت نفس وہوا واجتناب از خودنمائی وریا واحتراز از جور وجفا ومتابعت اوامرو نواہی بے ملال وعنا وباوجود فقر اظہار غنا واخلاص وصدق وصفا وتخلیۂ قلب از غیر خدا وتوکل وتسلیم ورضا واشتغال بظاہر وباطن بحضرت مولا وافتخار بفقر وفنا وتواضع ومروت وعبادت حق بے خوف ورجا وثبات قدم برجادۂ شریعت غرا وبذل وایثار برفقرا ومحبت علماوٗ صلحاوٗ خیرخواہی اعدا" ص۱۶

"ونیست جائز بیعت باآنکہ قدم او برجادہ شریعت نباشد ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید" ص۱۷

اہل سنت والجماعت کون کون سے فرقے ہیں؟

"وفرقۂ اہل سنت وجماعت سہ قسم شدہ است یکے فقہا دوم محدث سیوم اہل تصوف کہ برہمہ فضیلت دارند کہ از ہر دو یعنے فقہ وحدیث شریف اخذ اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم" ص۲۹

حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ نے اس ناجی فرقہ کا ذکر فرما کے اپنے رسالہ میں اہل نار فرقوں کا ذکر بھی فرمایا ہے اور ان کے نام گنوائے ہیں۔ ہمارے ملک میں جو جو فرقے پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں صرف انہیں کے نام درج کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ ان سے پرہیز کریں۔

"اول رافضیہ، سیوم شیعہ، نہم تناسخیہ، سی ودوم احمدیہ، سی ہفتم سوفسطائیہ، پنجاہ ونہم بدعیہ، شصت، سیوم وہابیہ، شصت وپنجم دہریہ، شصت وہشتم باطنیہ، ہفتادم خارجیہ" ص۳۰

سوائے حق تعالےٰ اور کسی کو سجدہ جائز نہیں اور سوائے جہت کعبہ معظمہ اور کسی طرف بھی سجدہ ناجائز ہے۔

"بدانکہ حکم سجدہ برائے ہر مومن غیر حق جل جلالہٗ را جائز نیست و سوائے جانب خانہ کعبہ زادہ اللہ تعالےٰ شرفاً ہم درست نیست۔" ص۳۲

علامات قیامت میں سے ایک علامت کا یوں ذکر فرمایا۔

"اول ظہور حضرت مہدی کہ امام اولیا است خواہد شد، قدر ہفت سال بر سلطنت بحکمرانی مے باشد و اکثر خلق را مطیع اسلام گرداند۔" ص۳۳

اور ایک دوسری علامت کا ذکر اس طرح ہے۔

"بدانکہ در زماں دجال پلید ظہور حضرت عیسےٰ علیہ السلام خواہد شد و آں پلید را خواہد کشت و بر سلطنت حضرت عیسےٰ علیہ السلام خواہد نشست و تابع دین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خواہد شد بر مذہب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان کوفی رحمتہ اللہ علیہ و مدت سلطنت او چہل سال است۔" ص۳۴

کفار کے خلود نار کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

"واما کافر عذاب شاں را نہایت نیست و ہمہ در دوزخ مانند و نمے میرند و نہ حیات یابند نعوذ باللہ منہا۔" ص۳۳

"بدانکہ کفار را ہرگز از دوزخ خلاصی نمے باشد الی ما لا نہایۃ لہٗ۔" ص۳۶

سماع کا مسئلہ علماء تو خیر صوفیا میں بھی مختلف فیہ رہا اور علماء کی طرح ایک بہت بڑا گروہ صوفیاء رحمہم اللہ کا اسے ناجائز اور خلاف شریعت سمجھتا ہے۔ بہت بڑا گروہ ہی نہیں بلکہ سلاسل کی اکثریت اس کے عدم جواز کی طرف مائل ہے چشتی حضرات اسے جائز سمجھتے ہیں۔ مگر ان میں سے جو لوگ عالم اور شریعت کے نکات و رموز سے واقف ہیں وہ بھی اسے مطلقاً حلال نہیں سمجھتے اور حضور خواجہ رحمہ اللہ تو متابعت شریعت کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے۔ مزامیر کو جس طرح شریعت اہل شریعت کا خیال ہے حضرت خواجہ صاحب بھی ناجائز سمجھتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"بدانکہ ہر اقسام سرود چنانچہ دف و جلاجل و طبل و شاہین وغیرہم جائز اند سوائے مزامیر و اوتار و طبلک۔" ص۳۷

اسی طرح عورتوں اور نابالغ لڑکوں سے بھی سماع کو ممنوع فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا۔

"و نیست جائز شنودن آواز امرداں و نساء غیر مملوکہ شرعیہ" ص۲۷

اور یہ فتوی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ نے اس علم کے باوجود دیا کہ۔

"ولیکن در زمان ما بسیار مشائخ کہ غوث روزگار و قطب مدار و فرد الافراد وقت بودند سماع مزامیر و اوتار و صوت امرداں شنیدہ اند و وجد فرمودہ اند و اما صوت نساء ہم قدرے سماع کردہ اند" ص۲۸

لیکن اس علم کے باوجود فتوی وہی ہے جو شریعت حقہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا ہے کہ "نیست جائز"

اب وہ لوگ جو مشائخ و اغواث اور اقطاب و اوتاد کے ذاتی افعال کو شریعت کے مسائل کے مقابلہ میں سند لایا کرتے ہیں، حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے اس فتوی سے نصیحت حاصل کریں کہ باوجودیکہ حضور کے سامنے مشائخ روزگار اور اقطاب

. . . .

و اوتادِ زماں کا عمل تھا مگر حضور نے فتوی وہی

. . . .

دیا جو شریعت کے مطابق تھا۔ اور پھر یہی نہیں کہ مزامیر و اصوات نساء و امرداں ہی ممنوع ہے بلکہ ہر وہ سماع بھی ممنوع ہے جو یادِ خدا کے سوا کوئی اور جذبہ پیدا کرے۔ سنئے حضرت خواجہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"پس حاصل کلام این است اگر در شنیدن سماع نفس مردہ شود و دل زندہ و عشق جل جلالہٗ یا دوستان او تزاید گیرد حلال است بہر طوریکہ باشد و الا حرام است بالاتفاق عند الفقہاء والصوفیہ" ص۲۸

قوالی میں اور مجالس سماع میں جس قدر بے اعتدالیاں آج کل کے زمانہ میں ہوتی ہیں ان سے کون واقف نہیں جو لوگ مطلقاً قوالی کو جائز نہیں سمجھتے وہ تو خیر جائز نہیں سمجھتے جو بعض اوقات سماع کو بعض لوگوں کے لئے مشروع جانتے ہیں وہ بھی بہر صورت ان بے اعتدالیوں کی کسی طرح اجازت نہیں دیتے اصل حکم تو وہی ہے جو حضور خواجہ کی اپنی تحریر میں سے آپ پڑھ چکے ہیں اب حضور کے ملفوظات میں سے ان بے اعتدالیوں کے متعلق بعض حوالے ملاحظہ فرمایئے۔ سماع میں شیخ سوندھا قدس سرہٗ اور دوسرے بزرگان دین پر جو ذوق و شوق طاری تھا وہ امارد کی حاضری کی وجہ سے غت ربود ہو گیا۔ مقابیس المجالس جلد ۲ ص۸۳ پر ہے۔

سخن در آداب مجلس سماع افتادہ بود شخصے ذکر میکرد کہ در فلاں جا عرس بزرگے بود
در مجلس سماع حاضر شدم کودکاں در مجلس بسیار بودند آنگاہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ
فرمودند کہ در اقتباس الانوار آوردہ کہ در وقت شیخ سوندھا قدس سرہٗ کہ شیخے بزرگ
است روزے مجلس کردند شیخ سوندھا قدس سرہٗ و دیگر سالکان و صوفیان ہم حاضر
مجلس بودند شیخ سوندھا و دیگر ہمہ حاضرین مجلس را حظے و ذوقے بسیار پدید آمد فریاد
و فغاں در مجلس افتاد بعد از ساعت آں ہمہ ذوق و لذت روحی و شور و جوش خروش
ناپدید گردید معاملہ سرد شد و چشم ہر یک کشادہ شد حیران و سرگردان گشتہ ہمہ متوجہ خدمت
شیخ سوندھا شدند کہ دراں مجمع بزرگ حضرت ایشان بودند از دہان شیخ سوندھا بیروں
رفت کہ جناب حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ اجمیری و حضرت خواجہ قطب الاقطاب
اوشی کاکی رضی اللہ عنہما دریں مجلس نشستہ بودند ایں ہمہ ذوق در دل اہل مجلس بہ برکت
حضور حضرت ایشاں بود اکنوں حضور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بقصد
حاضر شدن در مجلس مے آمدند چوں قریب رسیدہ اند دیدہ اند کہ کودکان بے ریش و
مراہقان در مجلس حاضر اند ازیں سبب باز گردیدہ رفتہ اند و حضرت خواجہ بزرگ و حضرت
خواجہ قطب الاقطاب نیز بشرف حصول ملازمت خدمت حضور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
برخواستہ رفتہ اند از انست کہ معاملہ سرد شد: انتہیٰ"

اپنے والد حضرت قبلہ محبوب الٰہی رحمہ اللہ کے متعلق ایک حکایت ارشاد فرمائی کہ ایک موقع پر وہ بیمار تھے
اور مجلس میں تشریف نہ لا سکے ایک صوفی حالت وجد و ذوق میں ننگا ہو گیا تو اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اسے جوتے لگوانے
چاہئیں تھے۔ چنانچہ روایت بعینہ نقل کی جاتی ہے۔

"بعد ازاں فرمودند کہ روزے در کوٹ شریف مجلس عرس مبارک حضرت قبلہ سلطان الاولیاء
صاحب الروضہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بود چوں در طبع مبارک حضور اقدس حضرت محبوب الٰہی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ اندک تکلیف و قصور بود پس حضرت صاحب الوصال خواجہ فخر جہاں رضی اللہ عنہ

را فرمودند کہ امروز در مجلس شما بروید چوں حضرت ایشاں حسب الارشاد داخل مجلس شدند یک شخص را وجد در گرفت برخاست ورقص کرد ہم دریں حالت اولاً عمامہ از سر آوردہ قوالاں راداد آنگاہ چادر، بعدازاں کرتہ آخر نوبت بشلوار رسید آنہم از پا برآوردہ بقوالاں داد۔ برہنہ وعریاں در مجلس مے گشت وہا ہو میکرد حضرت میاں صاحب صاحب الوصال رضی اللہ تعالےٰ عنہ را بریں حال آں شخص نہایت غصہ آمد مگر بلحاظ عم خود حضرت خواجہ تاج محمود صاحب قدس سرہٗ کہ ایشاں ہم در مجلس استادہ بودند در ہم شدہ ہیچ نگفتند ودیگر نیز بسبب اوشاں نہ توانست کہ ویرا چادر تہبند دہد یا زجرہ توبیخ کند آخر الامر حضرت رضی اللہ رنجیدہ شدہ از مجلس بیروں آمدند چوں ایں حکایت پیش حضور حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان نمودند آنحضرت فرمودند کہ چرا آں وقت صد کفش بر سرش نہ زدی ایں عقل داشت کہ ایں جامہا قوالاں را باید داد وایں خبر نداشت کہ ستر عورت کنم"۔ جلد ۲ صـ ۹۲ مقابیس المجالس

صـ ۹۲ پر سماع کی حرمت کی وجہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"آنچہ بنسبت سماع حکم حرمت دادہ اند بسبب لوازم آں است کہ چوں اہل تنعم ودولتمنداں در سماع شراب خواری مے کنند وخندہ وقہقہہ ولعب بازی وہزلیات وحاضر شدن عورات وامرداں وغیر ذلک مے باشد پس حکم بحرمت سماع دادہ شد"

مخدوم کریم حیدر اوچی جو حضرت محبوب الٰہی کے خلیفہ تھے ایک روز اپنے گھر میں وظیفہ کر رہے تھے کہ انکے بھائی مخدوم نوبہار شاہ کے گھر ایک طائفہ کے گانے کی آواز آئی آپ کو ذوق پیدا ہو گیا اب غیر ارادی طور پر یہ آواز انکے کانوں تک پہنچی تھی اور انہوں نے کچھ اس سے نفس پرستی کے لوازم بھی پیدا نہیں کر لئے تھے مگر پیر دستگیر کو جب انکی اطلاع دی تو حضور نے فرمایا۔

"مخدوم جیو از اصوات عورات پرہیز باید کرد"۔ جلد ۲ صـ ۹۲

کہ مخدوم صاحب عورتوں کی آواز سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ ہے تقوی اور یہ ہے پرہیزگاری۔ یہ پرہیزگاری یہ نہیں کہ ایسی چیز

جو شریعت میں ممنوع ہے اسکے جواز کی صورت ڈھونڈھنے کے لئے رقیق تاویلات کی پناہ لے کر آدمی اہل حق سے لڑتا رہے اس طرح حضرت خواجہ فخر جہاں صاحب کا ایک قصہ حضور نے بیان فرمایا کہ ان کے ایک اُستاد تھے جس کا نام تھا حافظ غلام رسول صاحب چاچڑاں شریف کے رہنے والے تھے۔ نہایت مرتاض و سالک تھے تجرید و زہد اس درجہ تک پہنچا ہوا تھا کہ چالیس سال متواتر انہوں نے نہ تیل لگایا تھا اور نہ کنگھا کیا تھا ہمیشہ اون کے موٹے کپڑے میں رہتے تھے جسے دُستہ کہتے ہیں اور حافظ صاحب کو دُستہ پوش کہا کرتے تھے استغراق کی یہ حالت تھی کہ اگر نماز عشاء کے رکوع میں استغراق ہو جاتا تو صبح تک رکوع ہی میں کھڑے رہتے اور اسی طرح اگر سجدے میں استغراق ہو جاتا تو سجدے میں رہتے۔ ان حافظ صاحب نے ایک دن ایک سیاہ فام میراسی عورت سے جو زیورات وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ بھی نہیں تھی چند شعر سن لیے۔ جب حضرت خواجہ فخر عالم کو معلوم ہوا تو آپ بہت ہی غصے ہوئے اور جب حافظ صاحب تشریف لائے تو حضور نے فرمایا۔

"حافظ جیو تو مرا چہ مقرر کردی من ازاں ملایان ہستم کہ شیخ منصور را بردار کردہ بودند"۔ جلد دو صفحہ ۹۴ مقابیس المجالس

یعنی حافظ صاحب تم نے مجھے کیا سمجھا ہے میں تو ان مولویوں میں سے ہوں جنہوں نے منصور کو پھانسی پر لٹکایا تھا۔ سبحان اللہ کس قدر شریعت کی پاسداری تھی اور کس قدر دین کا لحاظ تھا۔ پھر حضور نے مشتبہات شرعیہ سے بچنے کا حکم فرماتے ہوئے حدیث پاک کا مضمون ارشاد فرمایا کہ۔

"مشتبہات شرعی ہمچوں احاطہ خار و خس گرد زراعت پس کسے کہ احاطہ را چرد، زراعت را بطریق اولی چرد" جلد ۲ صـ ۹۴ مقابیس

مقابیس جلد سوم صـ پر ایک غالی مولوی احمد دین کا ذکر فرمایا کہ وہ اور ان کا ایک ساتھی طوائفوں کا رقص دیکھا کرتے تھے اور گانا ان سے سنا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اسکے متعلق فرمایا کہ وہ نابینا ہے اور اس کے ساتھی کے متعلق ارشاد ہوا کہ وہ دیوانہ ہے۔ چنانچہ حضرت تونسوی رحمۃ اللہ کی بات سچ ثابت ہوئی اور مولوی غالی صاحب اندھے ہو کر مرے اور ان کا ساتھی دیوانہ ہو کر مرا حضور کے اپنے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"بعد ازاں فرمودند کہ چوں مولوی احمد دین صاحب در توحید غالی بود تا کہ لولیاں غناگر طناز را پیش خود رقصانیدے و از آنہا سرود و راگ شنیدے روزے وے و دیگر شخص از قوم کھوسہ کہ مردے بہتر بود از لولیاں سماع مے شنیدند حضرت صاحب تونسوی قدس سرہ

را خبر شد پس در حق مولوی احمد دین فرمودند کہ وے نابینا است کہ از عورات خصوصاً از
دلیاں سماع سرود مے کند و در بارہ آں مرد کھوسہ فرمودند کہ وے دیوانہ است آخر
مولوی احمد دین صاحب نابینا شد و آں جوان کھوسہ مجذوب گردید"

اس حوالہ کے سننے کے بعد غالی حضرات اپنا اپنا چارہ کرلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر تونسہ شریف کی طرف سے ان پر نابینائی اور دیوانگی کے عذاب مسلط کر دیئے جائیں۔

ایک بار رمضان شریف میں خدام کے اصرار پر حضور نے گانا سُن لیا اور رقص بھی دیکھا تو دوسرے دن طبیعت حق پژوہ پر بوجھ محسوس فرمایا اور کہا کہ یہ بوجھ اسی رقص و سرود کے نتیجہ میں ہے۔

اندریں اثنا روئے مبارک بسوئے مولوی غلام احمد کردہ تبسم نمودند و فرمودند کہ امروز بر طبع
من گرانی است گرانی روحی انگاہ فرمودند کہ ایں گرانی بعد از استماع سرود و بدیدن رقص
و ناچ کنچکاں دوشیں لاحق شدہ است من میدانم کہ ایں سبب حرمت رمضان شریف
است من از شنیدن کنچکاں اعراض ہم کردہ بودم کہ ماہ رمضان است مگر اینان اشارہ
کردند بطرف خادماں اصرار نمودند کہ ضرور شنیدہ شود" جلد ۳ ص ۸۳ مقابیس المجالس

اگر رقص و سرود کوئی اچھی چیز ہوتی اور اس سے ازدیاد و مراتب کی کوئی دینی صورت ہوا کرتی تو رمضان شریف میں جو برکات دینی کا خصوصی مہینہ ہے بطریق اولیٰ اس سے طبیعت میں جوش و سرور پیدا ہوتا اور ذوق دینی بڑھتا مگر پہلے تو رمضان شریف کی حرمت کی بنا پر حضور خواجہ رحمہ اللہ اس فعل سے پرہیز کرنا چاہتے تھے اور جب خدام کے اصرار پر شرکت فرمائی تو اس سے طبع آئینہ سائی پر تکدر ہو کر گرانی روحی پیدا ہوگئی۔ مشائخ کے افعال کو سند بنا کر حرام کو حلال سمجھنے والے بے تعصبی سے ذرا اللہ اس پر غور فرمائیں کہ جس چیز کو وہ مراتب سلوک میں ناگزیر سمجھتے ہیں وہی برکت دینی کے زمانہ میں گرانی روحی کا باعث کیسے بن گئی؟ جو چیز آپ کے نزدیک عقدہ ہائے سلوک کے حلال و کشاف ہے وہی رمضان المبارک جیسے متبرک مہینہ میں طبیعت پر بوجھ کس طرح بن گئی؟ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ انہیں لوگوں نے جب اصرار و الحاح کیا تھا اور خدام نے زور دیا تھا تو حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے الفاظ یہ تھے۔

"نے نے زیرا کہ اکنوں ماہ رمضان شریف است سرود شنیدن و رقص و دیگر تماشا دیدن

نیکو نیست خصوص نقل ہا دیدن ازاں ہم زشت تر است بعد از رمضان شریف خواہم شنید۔

جلد ۳ صفحہ ۸۵

حضور نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ رمضان شریف میں سرود سننا اور رقص وغیرہ دیکھنا اچھا نہیں اور کار زشت ہے اور نقالی دیکھنا زشت تر ہے اب جو چیز رمضان المبارک میں دینی مراتب نہیں بڑھا سکتی وہ بعد از رمضان المبارک کیا مراتب سلوک میں امداد کر سکے گی اس کا علم خدا تعالےٰ ہی کو ہے۔ "فردوس گوش" کے ساتھ "جنت نگاہ" کا مسئلہ بھی کچھ کم تحیر خیز اور باعث لغزش جہال نہیں حسن پرستی شعرا کا خاص مضمون ہے حضرت خواجہ نے بھی اکثر مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اکثر جگہ پر انہوں نے حسن کو "حسنِ ازل" کی اضافت سے مقید کر دیا ہے اور قرائن یہی چاہتے ہیں کہ جہاں مطلق حسن کا ذکر ہو وہاں بھی اسی فرد کامل "حسن ازل" کو مراد لیا جائے مگر جہالت کے کرشمے دیکھئے کہ ہر حسن پرستی کو خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے اور اسے نہ صرف جائز خیال کیا جاتا ہے بلکہ پیر کے احکام کی تعمیل میں از حد ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ اس لئے ملفوظات سے اس مسئلہ پر بھی روشنی ڈالنا از حد ضروری معلوم ہوا تاکہ جو غلط الزام حضور پر لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے لگاتے ہیں اس کی قلعی اچھی طرح کھل سکے۔ باقی رہے وہ الفاظ جن سے بظاہر ان لوگوں کے خیال کی تائید ہوتی ہے تو اس کے جواب کے لئے صرف غالب کا یہ شعر کافی ہے ؎

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

محاورات والفاظ تو بہرحال وہی بولے جائینگے جو روزمرہ کے استعمال میں آتے ہیں۔ عاشق کو بہرحال ہیر سسی اور سوہنی ہی کے اسمار سے تعبیر کیا جائیگا، معشوق کو بہرحال رانجھا، پنوں اور مہینوال ہی کہا جائیگا، کیونکہ ہماری زبان کا روزمرہ ہی یہی ہے، اور ہر وہ آدمی جو زبان کے غوامض سے واقفیت رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس طرح کی باتیں ناگزیر ہیں۔

بہرحال حسن پرستی کے متعلق حضور کی رائے ملاحظہ فرمائیں ایک بار ایک آدمی نے کہا کہ میرے نزدیک دو چیزیں سب سے زیادہ عجیب ہیں ایک سماع اور دوئم حسن پرستی۔ حضور نے فرمایا

"ع کہ ایں حظ نفس است وآں قوت جاں

چوں در حسن پرستی خالی بودن از حظِ نفس مشکل است ازاں سبب مشائخ کرام انکار کردہ اند"

مقابیس المجالس جلد ۲ صفحہ ۹۲

صرف خود ہی انکار نہیں فرمایا بلکہ جملہ مشائخ کرام سے یہ نقل فرمایا کہ ان سب نے حسن پرستی سے انکار فرمایا ہے گویا یہ مسئلہ صوفیاء و مشائخ کرام کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ حسن پرستی ناجائز ہے۔

اس کے بعد حضور نے صرف تین ایسے آدمیوں کا نام لیا جو حسن پرستی کو جائز سمجھتے تھے ایک۔ اوحدالدین کرمانی دوسرے فخرالدین عراقی اور تیسرے روزبہان بقلی۔ پھر کرمانی صاحب کے متعلق یہ روایت نقل فرمائی۔

کہ حضرت شیخ شمس الدین تبریزی قدس سرہ نزد شیخ اوحدالدین کرمانی رفتہ پرسیدند کہ در چہ مشغولی، گفت ماہ را در طشت آب مے بینم شیخ شمس الدین گفت کہ اگر دنبل بر گردن نداری چرا بر آسمانش نمے بینی حضور خواجہ ابقاہ اللہ فرمودند کہ شیخ اوحدالدین کرمانی اشارہ کردہ اند بمجاز" جلد ۲ صـ ۹۳

سبحان اللہ، جناب شمس تبریزی نے کیا منہ توڑ جواب دیا۔ کرمانی نے مجاز پرستی کے جواز میں کہا کہ میں چاند کو طشت میں دیکھ رہا ہوں، جناب تبریزی نے فرمایا کہ اگر گردن پر دنبل نہیں ہے تو چاند کو آسمان پر کیوں نہیں دیکھتے، اسکے بعد روزبہان بقلی کے قول کے متعلق ارشاد فرمایا کہ فتوی علیہ نہیں، چنانچہ ارشاد ہوا۔

"کہ حضرت روزبہان بقلی رضی اللہ تعالے عنہ مے فرمودند۔ باید کہ در مجلس سماع امارد حاضر باشند مگر دیگر ہمہ مشائخ انکار کردہ اند و گفتہ اند کہ قول شیخ روزبہان فتوی علیہ نیست تا کہ دیگراں نیز عمل نمایند بلکہ صرف برائے ذات اوشان است" جلد ۲ صـ ۹۳

اس کے بعد کسی نے عرض کیا کہ حضور خود ہی روایت فرمایا تھا کہ حضرت سلطان المشائخ کو جب حالت قبض رونما ہوتی تھی تو سید حسن کے دیکھنے سے بسط میں بدل جاتی تھی۔ حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے جو کچھ میں نے روایت کیا مگر یہ بھی تو پوچھا ہوتا کہ سید حسن کی عمر کیا تھی؟ پھر حضرت سلطان المشائخ اسے فرزند بھی کہا کرتے تھے اس شخص نے عرض کیا سید حسن کی عمر کیا تھی؟ حضور نے جواب دیا پچاس سال۔ ملفوظات شریعت کے الفاظ یہ ہیں۔

"وے باز عرض کرد کہ قبلہ حضور خود بدولت فرمودہ بودند کہ حضرت سلطان المشائخ را چو قبض روئے نمودے بدیدن سید حسن بسط حاصل شدے حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالے ببقائہ فرمودند کہ آنچہ گفتہ ام بجا است کہ سید حسن را فرزند ہم مے خواندند و بدیدنش قبض

نیز بہ بسط مبدل مے شد مگر ایں ہم از من پرسید کہ سن حضرت سید حسن چہ بود عرض کردہ شد کہ چہ سن داشت، فرمودہ پنجاہ سالہ بود" جلد ۲ صد ۹۵

اسی پر بس نہیں ہو جاتی بلکہ مرید کی اس قسم کی کسی ناشائستہ حرکت سے پیر کے کمالات پر بھی اثر پڑتا ہے اس لئے حسن پرست حضرات اگر واقعۃً پیر کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں تو اپنی خاطر نہ سہی اپنے پیر روشن ضمیر ہی کی خاطر ہی ان گناہوں کی پستی سے پرہیز فرمایا کریں۔

بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ بقاءَہ فرمودند کہ چوں حضرت قبلہ عالم مہاروی نور اللہ مرقدہٗ از جناب حضرت مولانا صاحبؒ خرقہ خلافت پوشیدہ آمدند تا مدت شش سال ہر کرا دست بیعت میداوند بمجرد آں لحظہ نور در دلش پیدا شدے، قضارا ازاں میان از کسے حرکت ناشائستہ وزنا واقع شد پس حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ فرمودند کہ اگر کسے از یاراں ما بے اعتباری نہ کردے تا قیامت ایں معاملہ تنویر قلب بمجرد مرید شدن جاری ماندے"

سن لیا آپ نے؟ وہ نور جو حضور قبلہ عالم رحمہ اللہ کی بیعت سے دل میں ظاہر ہوتا تھا وہ محض اس لئے بند ہو گیا کہ آپ کے کسی مرید سے ناشائستہ حرکت سرزد ہو گئی اور یہ ناشائستگی حسن پرستی کا لازمہ ہے۔

خواجہ صاحب کی شاعری

شاعری واردات قلب کے اچھے اظہار کا نام ہے۔ اگر وہ واردات اندرونی ہیں اور شاعر کے اپنے فکر و نظر کا نتیجہ ہیں تو وہ داخلی شاعری کہلاتی ہے اور ایسی شاعری کا حامل مشاعرہ صاحبِ پیغام شمار ہوتا ہے اور اگر وہ واردات اثر پذیری کا نتیجہ ہیں اور بیرونی واقعات سے متاثر ہو کر کسی بات کو شاعر نے موزوں طریقہ پر کہدیا ہے تو وہ خارجی شاعری کہلاتی ہے اور ایسا شاعر کسی خاص پیغام کا حامل نہیں ہوتا۔ بلکہ جب موقع و حادثہ، واقعات و نوائب سے متاثر ہو کر طبع کی موزونیت سے اشعار مترشح ہو پڑتے ہیں۔ ایسے شاعر اکثر قنوطی ہوتے ہیں اور پہلی قسم کے شاعر اکثر رجائی۔ کیونکہ پیغام کے لئے رجاء امید کا ہونا از حد ضروری ہے ورنہ پیغام پہنچانے والا پیغام کو پورے طور پر دوسروں تک پہنچا نہیں سکے گا اور اگر پہنچا بھی دیگا تو اس کا اثر دیرپا نہیں ہوگا۔ ہمارے خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی شاعری داخلی، رجائی اور پیغامی ہے، یہ ٹھیک ہے کہ بعض نظمیں خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے کلام

میں ایسی بھی ملتی ہیں جو بعض واقعات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہیں لیکن ایسی نادر مثالیں کالمعدوم تصور کی جاتی ہیں۔ ان کی شاعری کا سب سے بڑا رنگ رجائی و پیغامی ہے اور سب سے بڑا پیغام ان کا حسن ازل کے ساتھ عشق و محبت کا پیدا کرنا ہے اور یہ وہ پیغام ہے جو بعد میں علامہ اقبال نے بھی اردو اور فارسی کے ذریعہ قوم کو پہنچایا۔ علامہ اقبال کا یہ قول خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے متعلق مشہور اور زبان زد عوام و خواص ہے کہ

"جس قوم میں فرید اور اس کی شاعری موجود ہے۔ اس قوم میں عشق و محبت کا موجود نہ ہونا تعجب انگیز ہے۔"

مگر علامہ مرحوم کو کیا معلوم کہ اس قوم نے خواجہ صاحب کے عشق و محبت حقیقی کو تاویلات کی رقیق بیہودگیوں سے ملوث کر کے عشق حسن ازل کی بجائے عشق امارد و عشق نسار کو ترجیح دی ہے اور اب ایسی دلدل میں پھنس گئی ہے جس سے نکلنا ناممکن نہیں تو محال عادی ضرور ہے۔ کاش وہ قوم خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے پیغام کو اچھی طرح سمجھتی اور آج عشق مجازی کے تلوثات سے بالاتر ہو کر خدا پرست و خدایاب قوم تصور ہوتی۔

توحید وجودی کی تشریح

خواجہ صاحب چونکہ تصوف کے اس سکول سے تعلق رکھتے ہیں جسے حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ نے جاری فرمایا تھا اس لئے لازمی طور پر وہ توحید وجودی کے پیغام بر ہیں۔ خواجہ صاحب کی شاعری کے ذریعہ یہ پیغام سننے سے پہلے ضروری ہے کہ توحید وجودی کو اذہان کے قریب تر کر دیا جائے تاکہ خواجہ صاحب کا پیغام سمجھنے میں سہولت ہو جائے۔

وجود من حیث الوجود واجب اور ممکن میں مشترک ہے۔ واجب الوجود بھی موجود ہے اور ممکن بھی دو عدموں کے درمیان موجود ہے، یعنے موجود ہونے میں دونو مشترک ہیں مگر واجب میں موجود ہونا ضروری ہے اور ممکن میں موجود ہونا ضروری نہیں۔ یہ ہے اصل مسئلہ جس کی مختلف تعبیرات نے اس آسانی کو اشکال میں تبدیل کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ نے فوائد فریدیہ میں اس کی تعبیر یوں فرمائی ہے کہ "اللہ تعالیٰ ایک ہستی مطلق اور وجود محض کا نام ہے جس کا انحصار اور تشکل کچھ بھی نہیں اور وہ ہستی مطلق جملہ موجودات میں ساری ہے۔ پس جمیع موجودات بحیثیت وجود عین باری ہیں اور بحیثیت تعین غیر باری پس غیریت اعتباری ہے اور دراصل ہمہ اوست۔" چونکہ وجود واجب اور ممکن میں مشترک ہے، اس لئے صرف وجود کی حیثیت سے تو باری (واجب) اور غیر باری (ممکن) مشترک ہیں (یعنے ایک دوسرے کے عین ہیں) اور تعین کے اعتبار سے ایک

واجب اور دوسرا ممکن ہے اور جس طرح جہال کرتے ہیں کہ مراتب عبودیت کے اسمار کا اطلاق مراتب الوہیت پر کرتے ہیں اور اسمار مراتب الوہیت کا اطلاق مراتب عبودیت پر کرتے ہیں یہ قطعاً ناجائز اور الحاد ہے۔ ہمہ اوست کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہر چیز کو خدا کہتے رہیں یا تعین کے مراتب کے ہوتے ہوئے اسے عین ذات باری کہتے رہیں۔ جاہل ہمہ اوستی ایسی صورت میں کفر و الحاد اور زندقہ کا مصداق بننے کے لئے تیار رہیں۔ خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

"بدانکہ مذہب صوفیاں علیہم الرضوان این است کہ حق تعالےٰ جل شانہ ہستی مطلق است و وجود محض و ایں وجود ہستی نیست او را انحصار و عدد شکل و سار لیست در ہمہ موجودات حتی القطرۃ والذرۃ نیست خالی ازاں وجود پس دانستہ شود کہ جمیع موجودات از حیثیت وجود عین ذات باری اند و از حیثیت تعین غیر او، پس غیریت اعتباری است و در اصل ہمہ اوست در ہر صورت مثل برف کہ فی الاصل عین آب است و در صورت غیر اوست . . . . . .
. . . . پس باید کہ اطلاق اسمار مراتب عبودیت بر مرتبہ الوہیت کردہ نشود و نہ اطلاق اسمائے رتبہ الوہیت بر مراتب عبودیت لانہ کفر و الحاد و زندقۃ نعوذ باللہ منہا" فوائد فریدیہ ص ۳۶-۳۷

یہ تو آپ نے سن لیا کہ مراتب عبودیت پر مراتب الوہیت کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور اسی طرح علی العکس اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ کافر، ملحد اور زندیق ہے۔ ہر چیز کو خدا سمجھنے اور ہر چیز کو خدا کہنے والے لوگوں کے خواجہ صاحب رحمہ اللہ نے اسلام کے دروازے بالکل بند کر دئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کسی بشر پر خواہ وہ ولی ہو یا نبی کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ وہ ریاضات و کمالات کے حصول کے بعد عین خدا بن جائے یا نہ؛ اس کے لئے بھی حضرت خواجہ صاحب فنا رحمہ اللہ کا بیان موجود ہے اور اسے وہ توحید حالی کے نام سے تعبیر فرماتے ہیں۔ سنئے۔

"آنگاہ فرمودند کہ منتہائے مقام جمیع انبیاؑ و اولیار در توحید مرتبۂ توحید است و دریں مرتبہ نیز رسوم بشریت بالکلیہ مرتفع و منتفی نمے شوند ازاں است کہ بعض کبرائے صوفیہ فرمودہ کہ

؎ التوحید عزیم لایقضی دینہ والتوحید غریب لایبی دی حقہٗ

یعنے توحید قرض خواہ است ادا کردہ نمے شود دین دوام او و توحید مسافر است ادا کردہ

نے گیرد وحق اوہ" جلد۳ صہ۱۲۹ مقابیس المجالس

حضور فرماتے ہیں کہ جملہ انبیاءؑ و اولیاء کا منتہائے مقام توحید میں توحید حالی ہے اور اس مرتبہ میں رسوم بشریت مرتفع و منتفی نہیں ہو جاتے، یعنے نبی ہو یا ولی وہ مراتب و کمالات کے حصول کے بعد اور توحید میں کامل و مکمل ہونے کے بعد بھی عبد اور بشر ہی رہتا ہے وہ خدا نہیں بن جاتا۔ ان تصریحات کے بعد اپنے آپ کو خدا کہنے والے اور انبیاءؑ و اولیاءؒ کو خدائی مراتب عطا کرنے والے اپنے لئے توحید وجودی کے سوا کوئی اور میدان ڈھونڈیں تو بہتر ہے کیونکہ توحید وجودی کی مکمل تشریح کے بعد ایسے لوگوں کے لئے اسلام اور مسلمانوں کے اندر تو کوئی مرتبہ ہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ البتہ ملاحدہ اور زنادقہ کے ہاں ان کی قدر ہو سکتی ہے

غلبات سکر کی وجہ سے بعض اوقات بعض حضرات سے کچھ ایسے ہی کلمات سرزد ہو جاتے ہیں۔ جن سے اتحاد و یگانگت کا ثبوت ملتا ہے اور اکثر ملحدین و زندیق لوگ ایسے ہی کلمات کی پناہ اور آڑ لیا کرتے ہیں اس کے لئے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی تحریراتؒ پیش کر دینا کافی ہیں۔ حضرت مجددؒ اسے کفر طریقت سے تعبیر فرماتے ہیں اور مولانا اسے زندقہ و الحاد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ کی عبارت یہ ہے۔

مکتوب ہشتادم از شیخ محمد بہاری صدور یافتہ در بیان آنکہ پرسیدہ بود کہ در تمہیدات عین القضاۃ
مے نویسد، شما کہ خدا مید انید جل شانہ نزد ما محمد است علیہ الصلوۃ والسلام و شما کہ محمد
مے دانید نزد ما خدا است جل سلطانہ، الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صحیفہ شریفہ
کہ از کمال محبت و وفور مودت و اختصاص نوشتہ ارسال داشتہ بود ید رسید و فرحت
فراواں رسانید۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بریں دولت استقامت کرامت فرماید
کہ محب ہر طائفہ بآں طائفہ است المرء مع من احب حدیث نبوی است علیہ

ؒ ان ہر دو تو حوالوں کے لئے میں اپنے دوست مولانا غلام جہانیاں صاحب اشک معینی کا ممنون ہوں جنہوں نے اپنے ایک غیر مطبوعہ رسالہ کا مسودہ میرے حوالہ فرما دیا تھا تاکہ میں ان کے جمع کردہ حوالوں سے استفادہ کر سکوں یہ دو تو حوالے مولانا کے اسی رسالے سے لئے گئے ہیں۔ مولانا ضلع ڈیرہ غازیخاں کے سب سے بڑے عالم اور صوفی، استاذ العلماء ملاذ الصلحاء حضرت مولانا مولوی فیض محمد صاحب قبلہ شاہ جمالی مدظلہ العالی کے داماد ہیں۔ اور ڈیرہ غازی خاں کی جامع مسجد میں درس دیتے ہیں۔ اور بندہ کو بھی چونکہ حضرت شاہ جمالی سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ اس لئے میرے استاذ بھائی بھی ہو گئے۔ اللہ تعالے مجھے اور انہیں حضرت قبلہ شاہ جمالی مدظلہ العالی کے فیوض و برکات سے بیش از پیش مستفیض فرمائے آمین ۱۲ منہ

والہ الصلوٰۃ والسلام۔ معنے عبارت تمہید است حین القضاۃ استفسار نمودہ بودند کہ میگوید شما کہ خدا میدانید جل وعلا نزد ما محمد است علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام وشما کہ محمد میدانید علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نزد ما خدا است جل سلطانہ، مخدوما! مثل ایں عبارات کہ مبنیٰ از توحید واتحاد است در غلبات سکر کہ مرتبہ از جمع است ومعبر بکفر طریقت از مشائخ قدس اللہ اسرارہم صدور مے یابد وامتیاز واثنینیت از نظر شاں مرتفع مے گردد وممکن را عین واجب مے یابند بلکہ ممکن را نمے یابند وجز واجب تعالیٰ مشہود شاں نمے ماند بریں تقدیر معنی عبارت ایں بود کہ امتیازے واثنینتے کہ نزد شما درمیان خدا جل وعلا ودرمیان محمد علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام است نزد ما ایں امتیاز ثابت نیست ومغائرت نے بلکہ آں یکے کہ منزہ از یکے است نیز عین دیگر است۔ ہرگاہ بسائر ممکنات نسبت مغائرت مرتفع مے گردد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مظہر اتم کمالات اوست تعالیٰ نسبت امتیاز او چگونہ ثابت بود۔ ایں دید مخصوص بمرتبہ جمع است وچوں سالک ازیں مقام بلند رود وچشم از افراط سکر باز کشاید محمد را بندہ یابد ورسول او داند چنانچہ در ابتدا میدانست۔ النہایۃ ہی الرجوع فی البدایۃ"

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے الفاظ یہ ہیں۔

"توحید مدار ایمان ہے اور اس میں شک کفر اور وحدۃ الوجود حق ہے۔ قرآن کریم واحادیث وارشادات اکابر دین سے ثابت اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا شنیع کلمہ کفر ہے رہا اتحاد وہ بیشک زندقہ والحاد ہے اور اس کا قائل ضرور کافر ہے اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا ع گر حفظ مراتب نکند زندیق است۔"

اپنے کلام کے متعلق حضور کے اپنے ارشادات

دیوان فریدی کی ترتیب یا اس کی بعض کافیوں کے متعلق ابتدائی اشارات یا اس میں استعمال کئے گئے بعض الفاظ کی تشریحات، ملفوظات میں مل جاتی ہیں یا زبانی بعض خدام سے ہم تک پہنچی ہیں حضور کا کلام پیش کرنے

سے پہلے ضروری ہے کہ ایسی چیزیں بھی ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دی جائیں تاکہ ان سے کلام کے پڑھنے میں زیادہ بصیرت پیدا ہو جانے کا جو احتمال ہے وہ رہ نہ جائے۔

دیوان کی ترتیب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ ترتیب احادیث و اسماء الرجال سے اخذ کی ہے چنانچہ مقابیس المجالس جلد ۲ ص۱۶ پر ہے۔

"بعد ازاں شخصے آمد دیوان کافیات مؤلفہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ پیش خدمت خواجہ کردہ از وضع ترتیب ردیفات کافیات عرض کرد کہ چگونہ است آنگاہ حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ فرمودند کہ ایں ترتیب ردیفات در دیوان کافیات خود کہ نہادہ ام از احادیث شریف و سوق و ترتیب اسماء الرجال اخذ کردہ ام، اگر کرورہا کافی تصنیف شود ایں ترتیب تمام نخواہد شد اگر ردیف بحرف می رسید باز از الف شروع کردہ آید"

سبحان اللہ وہ لوگ جو کافیوں کی ترتیب تک میں حدیث پاک اور اسماء الرجال کی کتابوں کی پیروی ضروری سمجھتے ہیں آج خلاف شرع اعمال و افعال کی نسبت ان بزرگوں کی طرف کرتے ہوئے بھی لوگ نہیں شرماتے، اور شعر میں بحیثیت شعر صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ع رندی مذہب ہے مشہور۔ آپ کو رند سمجھا جانے لگا۔ فیا للعجب و لضیعۃ الادب

ایک بار حضور رحمہ اللہ کے ہاں حافظ پر باتیں ہو رہی تھیں تو حضور نے فرمایا ابتداءً میرا حافظہ بھی بہت اچھا تھا چنانچہ میں دو دو گھنٹہ کے اندر سیفل کی ایک جز یاد کر لیتا تھا چنانچہ الفاظ یہ ہیں۔

"بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقائہ فرمودند کہ در ابتدا ایں سودا طالبانِ ایں راہ را مانند کلام سیفل کہ تصنیف لطف علی شاعر است دیگر ہیچ کلام پر ذوق در نظر نمے آید پس من در ابتدا حال یک یک جز و از سیفل در دو دو گھنٹہ یاد میکردم" جلد۲ مقابیس المجالس قلمی

اس سے معلوم ہوا کہ شاعری کے شوق میں حضور نے اساتذہ کے کلام کو پیش نظر ہی نہیں رکھا بلکہ اس راہ کے ابتدائی منازل طے کرنے والوں کی طرح اساتذہ کے کلام کو خوب یاد کرتے رہے ہیں اور لطف علی کے "سیف الملوک" کے سوا خواجہ صاحب کے پیشروؤں کے کلام میں اور کوئی چیز اس قابل نہیں کہ اسے پڑھا یا یاد رکھا جائے۔ معانی و مطالب

کے لحاظ سے تو سیف الملوک کی بلندیٔ مرتبت بھی بحث ونظر کی محتاج ہے البتہ زبان بیان کے لحاظ سے اس کا پایہ بہت بلند ہے اور اگرچہ اس قدر بلند نہیں کہ حضرت خواجہ کے مقابلہ میں اسے پیش کیا جائے مگر صرف فضل تقدمؓ بھی کافی فضیلت ہے اور پھر جب یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضور خواجہ ابتدائے حال میں اسے یاد کرتے رہے ہیں تو اسکی فضیلت کا قطرہ اور بھی ثریا رس بن جاتا ہے بہرحال ابتدا میں جیسا کہ ہر چھوٹے بڑے شاعر کو اپنے سے متقدم اساتذہ کے کلام سے کرنا ہوتا ہے وہ خواجہ صاحب نے بھی کیا اور یقیناً مختلف شعرا کے کلام سے کیا ہو گا مگر ہمیں لطف علی کے سوا اور کسی کے متعلق کچھ بھی نہیں۔

ملتانی زبان بلکہ پنجابی اور سندھی کی شاعری جاننے والے جانتے ہیں کہ ان زبانوں میں مرد کو معشوق تصور کیا گیا ہے اور عورت کو عاشق ظاہر کیا گیا ہے حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے اپنے کلام میں بھی یہی طرز کار فرما ہے اور عاشق کے لئے وہی خصوصیات ثابت کی جاتی ہیں جو ایک عورت کی ہو سکتی ہیں اور وہی مشکلات اس کے لئے سامنے آتی ہیں جو ایک عورت کے سامنے آسکتی ہیں اور معشوق کو ہمیشہ رانجھا، پنوں وغیرہ کے اسمار سے یاد کیا جاتا ہے جو مردانہ نام ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یہ سوال خواجہ صاحب کے سامنے بھی پیش ہوا اور خود انہوں نے اسے یوں حل کیا۔ کہ عرب میں چونکہ اول عشق کا اظہار مرد کی طرف سے ہوا اور اتفاق کی بات کہ عورت کی حیثیت وہاں معشوق کی ہو گئی تو زبان کی پختگی حاصل کرنے کے بعد بھی یہی طریقہ تا حال متواتر چلا آتا ہے کہ مرد عاشق اور عورت معشوق۔ فارس میں چونکہ مرد عورت دونو کی طرف سے اظہار عشق ہوتا چلا آیا ہے اس لئے عاشق و معشوق کے لئے کوئی صنف مقرر نہ ہو سکی بلکہ عموماً الفاظ میں بھی تعمیم رہی کہ مرد عورت دونو مراد لئے جا سکتے ہیں۔ مگر پنجابی اور سندھی اور شاید ہندی میں بھی چونکہ چند سرباز عاشق عورتیں ہو گذری ہیں اس لئے ان زبانوں میں مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق مان لیا گیا۔ خواجہ صاحب کے ملفوظات حصہ چہارم صـ ۳۷۲ کی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

"بعد ازاں حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ بقائہ فرمودند کہ در عرب شریف مرداں عاشقاں اند و زناں معشوقان چنانچہ مجنوں عاشق و لیلیٰ معشوقہ بود فلاں عاشق و سلمیٰ معشوقہ بود پس ازیں جہت شاعران عرب شریف خود را مرد کہ عاشق بود اعتبار کردہ کلام در شعر از طرف مرد گفتہ اند و در ملک فارس مرداں و زناں ہر دو عاشقاں و معشوقاں بودہ اند

بنا براں درکلام شعرا فارسی فرقے از زن و مرد نیست و در کشور ہندوستان و پنجاب و سندھ زناں عاشقاں بودہ اند و مرداں معشوقاں چنانچہ سری کرشن جی صاحب معشوق بود و زناں او عاشقاں وے بودند و میاں رانجھا معشوق بودہ مائی ہیر سیال عاشق اوست و مرزا معشوق بود و صاحباں عاشق او بود و دیگر کساں ہم بسیار بودہ اند فلہذا شاعران ایں دیار اگرچہ مرد انند خود را بزناں تعبیر کردہ کلام در اشعار چناں گفتہ اند کہ گویا زناں گفتہ است۔"

خواجہ صاحب رحمہ اللہ چونکہ عام شعرا کی طرح صرف اہل قال میں سے نہیں تھے بلکہ اہل حال میں سے تھے اس لئے جب حال طاری ہوتا تو آپ کچھ کہتے ورنہ ہر وقت فکر سخن میں محو رہنا ان کا پیشہ نہیں تھا اور حال میں جو کچھ فرما جاتے بعض اوقات مدتوں بعد اس پر غور کرنے کا موقع ملتا۔ آپ کی ایک مشہور کافی ہے جس کا مطلع ہے ؎

اساں سو یہ مست قلندر رہوں　　　کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر رہوں

اس میں ایک بند ہے ؎

کتھاں درد کتھاں درمان بنوں　　　کتھاں مصر کتھاں کنعان بنوں
کتھاں کیچ بھنبھور داشان بنوں　　　کتھاں واسی شہر جلندر رہوں

اس میں "شہر جلندھر" کا لفظ کافی کہنے کے وقت بندھ گیا اور شاید اس وقت یہ خیال ذہن میں تھا کہ سوہنی جالندھر کی رہنے والی ہے مگر سولہ سال بعد جب اس کافی پر حضور نے غور فرمایا تو معلوم ہوا کہ سوہنی تو گجرات کی تھی اسی فکر میں پھر حال وارد ہوا اور حضور نے محسوس فرمایا کہ لفظ کی بندش صحیح ہوئی ہے اور اس کی تاویل بجائے "جلندھر" کے "جل اندر" زبانی میں ہے۔ اور یہ تاویل صرف تاویل نہیں بلکہ لفظ بند کے اندر انگشتری میں نگینے کی مثال رکھتا ہے اور بجائے اس کے کہ اس لفظ کو اڑا کر انگشتری کو بے نگینہ کر دیا جاتا اُس نگینے کی مثال رکھتا ہے اور بجائے اس کے کہ اس لفظ کو اڑا کر انگشتری کو بے نگینہ کر دیا جاتا اُس نگینے پر جمی ہوئی میل کو صاف کر دیا گیا اور اب وہ نگینہ چمک چمک کر الشعراء تلامیذ الرحمن کی شہادت ببانگ دہل چاردانگ عالم میں دے رہا ہے مقابیس المجالس قلمی جلد چہارم صفحہ ۲۹۶ پر ہے۔

سخن در تصنیف کافیات حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ ونفعنا وایاکم بلقائہ افتاد

پس حضور فرمودند کہ روزے ایں کافی از من تصنیف شدہ بود ؎

اساں سوہد مست قلندر رہوں کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر رہوں

وچوں ایں کافی دہند صورت تصنیف یافت ؎

کتھاں مصر کتھاں کنعان بنوں کتھاں کیچ بھنبھور دا شان بنوں

کتھاں واسی شہر جلندھر ہوں

عجب معاملہ و واقعہ ظاہر شدہ است کہ مرا آں وقت ایں چنیں معلوم مے شد کہ مائی سوہنی کہ عاشق بر مہینوال بود ساکن شہر جلندھر است ازاں سبب از شہر جلندر اشارہ بسوہنی کردہ شد واز کیچ و بھنبھور اشارہ بہ پنوں و سسی نمودہ آمد واز مصر کنایت بزلیخا است واز کنعان اشارہ بحضرت یوسف است مگر بعد از گذشتن مدت شانزدہ سال از تصنیف شدن ایں کافی روزے مرا محقق و منکشف شد کہ سوہنی ساکن گجرات شاہ دولہ بود پس متعجب ناک وحیران گشتم کہ چوں بسہو از من درایں کافی دہند جلندھر گفتہ شد اکنوں چہ کردہ شود کہ در اطراف واکناف عالم ایں تمام کافی شائع گردیدہ است وشاعران ہمزمان ومعاصران من چوں مخدوم شاہ شمس الدین صاحب اوچی وغیرہ ہم تتبع کردہ اند وہر سہو من تعاقب کردہ اند ومن دریں فکر و اندیشہ نشستہ بودم کہ القا کردند کہ لفظ جلندر صحیح است از سہو وغلط ہرگز نگشتہ است بلکہ بحقیقت معنی اصلی گفتہ شد چنانکہ جل در لغت ہندی بمعنی آب است و اندر بمعنی در یعنے در آب وایں واقعہ ہر کس را معلوم است کہ سوہنی در دریا غرق شدہ بود و شہر گفتن آب را باعتبار مادی و بازگشت اوست کہ در آب دریا داشت چہ شہر نیز جائے بازگشت مے باشد آنگاہ اطمینان حاصل شد۔"

اور الہامی شاعری میں ہمیشہ اسی طرح ہوتا ہے کہ جو لفظ اول اول زبان سے نکل جاتا ہے اس کی بجائے کوئی

دوسرا لفظ کھپایا ہی نہیں جا سکتا اور بعض اوقات ایسے الفاظ زبان سے نکل جاتے ہیں جن کے معنے یا تو شاعر مرے سے جانتا ہی نہیں یا جو مفہوم وہ جانتا ہے وہ وہاں مراد نہیں ہوتا مگر وہ الفاظ خوبصورت نگینے کی طرح جڑے ہوئے ہونے کی وجہ سے وہاں سے علیحدہ نہیں کئے جا سکتے اور اگر علیحدہ کر دئے جائیں تو کلام کی وہ مینا کاری اور ترصیع ضائع ہو جاتا ہے۔

حضور خواجہ کو زبان و بیان پر جس قدر قدرت تھی اسی قدر تحقیق الفاظ میں بھی ملکہ تھا۔ میرا مارو ڈھولہ" ملتانی زبان کا عام روزمرہ ہے اور سوائے اس کے ہم لوگ کچھ نہیں جانتے کہ "ڈھولہ" یا "ڈھولن" کا لفظ معشوق کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اب ذرا حضرت خواجہ قدس سرہ کی تحقیق ملاحظہ فرمایئے۔

"سخن در مجلس ہمایوں در ہیں میرفت کہ فلاں شہر کہنہ است و فلاں شہر نو است حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالے ببقانہ و نفعنا وایاکم ببقائہ فرمودند کہ شہر ڈڈا اور در قریب بزمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تعمیر شدہ است و بنا جیسلمیر را نیز ہشت صد سال گذشتہ باشد۔ وپگل ہم شہریست کہنہ و مارو، تارو کہ ہر دو خواہران بودند ہم از ساکنان شہر پگل ہستند۔ و مارو معشوقہ میاں ڈھولہ بودہ است۔ . . . . . و ڈھولہ نامی شخصے است ہند و کہ در ملک کچ بھج سکونت میداست و فی زماننا ہر معشوق ڈھولہ مے گویند و گاہے نام مارو کہ معشوقہ ڈھولہ است با نام ڈھولہ کہ عاشق مارو است مرکب ساختہ مے گویند "میرا مارو ڈھولہ" و ازیں ترکیب مطلق معشوقہ مراد میدارند"

اشارات فریدی جلد ۲ ص

سن لیا آپ نے 'مارو' ایک عورت کا نام ہے جو ایک ڈھولہ نامی مرد کی معشوقہ تھی اور ڈھولہ صاحب 'کچھ بھج' کے باشندوں میں سے تھے، اور ان دونو کی محبت و یگانگت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اب مارو ڈھولہ مرکب کی بجائے مفرد لفظ معلوم ہوتا ہے اور صرف معشوق اس سے مراد لیا جاتا ہے۔ مارو کی ایک اور بہن تارو بھی تھی اور یہ دونو حسن پارے شہر پگل کے رہنے والے تھے۔ یہ شاید ما قبل التاریخ کی باتیں ہوں گی جو جناب عشق کے دم قدم سے زندہ ہیں اور حضور خواجہ جو عشق کے دیوتا تھے کی ذریعہ سے ہم تک پہنچ رہی ہیں۔ سچ فرمایا لسان الغیب نے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

خواجہ صاحب رحمہ اللہ صرف زبان وبیان ہی کے ماہر نہیں تھے بلکہ طرز کلام اور اس طرز کے موجدین کے حالات سے بھی اکثر باخبر ہوتے تھے۔ چنانچہ ہمارے ہاں گیتوں کی اقسام میں سے ایک قسم گامنڑ" یا مٹھا گامنڑ" کہلاتی ہے اور خواجہ صاحب رحمہ اللہ اسے "خیال گامنڑ" کے نام سے تعبیر فرماتے ہیں۔ ایک بار گلی میں سے کوئی شخص وہی گامنڑ کا گیت" گاتا ہوا گزرا تو حضور نے فرمایا کہ "خیال گامنڑ" منشی غلام حسن صاحب ملتانی کی اختراع ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک دوسری قسم "چھلہ گیت" کے متعلق بھی فرمایا کہ جیسا کہ "خیال چھلہ" سید میرن شاہ کی ایجاد ہے بمقابس المجالس جلد دوم ص۳۰۰ پر ہے۔

"اندریں اثنا جوانے راہی در شارع عام مے رفت وخیال گامنڑ مے سرائید آوازش بگوش حق نیوش حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالےٰ ببقاءہ رسید فرمودند کہ "خیال گامنڑ" اختراع کردہ شدہ از حضرت منشی غلام حسن صاحب ملتانی است چنانچہ خیال چھلہ ابداع نمودہ از سید میرن شاہ صاحب است۔ یکے از حضار عرض کرد کہ میرن شاہ اکنوں ہم است من اورا دیدہ ام پیر شدہ موئے سر وریش بحنا سرخ کردہ در بہاول پور مے باشد"

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور خواجہ اہل حال میں سے تھے صرف اہل قال میں نہیں تھے۔ حال وارد ہوا تو کچھ لکھتے تھے نہیں تو نہیں پھر وہ لکھنا چونکہ تقریباً الہامی ہوتا ہے اس لئے لمبی لمبی چیز لکھنے پر کوئی وقت صرف نہیں ہوتا حافظ عبدالعزیز راجن پوری کی روایت سے چند کافیوں کے لکھنے کے وقت کی تحدید بتائی جاسکتی ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگائینگے کہ آپ کس طرح اپنا کلام لکھتے تھے اور کتنے وقت میں کہتے تھے۔ حافظ عبدالعزیز صاحب حضور کے خاص خدام میں سے ہیں اور تاحال زندہ ہیں افسوس کہ انہوں نے اپنے پورے معلومات سے بندہ کے دامن امید کو پُر کرنا ضروری نہیں سمجھا ورنہ دیوان کی بہت سی کافیوں کے "شان نزول" کا پتہ بھی چل جاتا صرف دو کافیوں کے متعلق اشارۃً فرمایا کہ یہ حضور کے محبوب حرم مئی ہوتاں کے متعلق ہیں۔

ایک تو وہ کافی جس کا مطلع ہے ع

چوڑا اناڈے جیسلمیر دا

اور دوسری وہ کافی جس کا مطلع "دریوں" اور "لابوں" کے نامانوس قافیوں سے شروع ہوتا ہے

جتھ تھلڑا جتھ دریوں ہے یار — اُتھ ہر ویلھے لابوں ہے یار

حضور کی مشہور کافی جس کا مطلع ہے ؎

وہ وہ سوہنے دا ورتارا، — ہر صورت وچ کرے اوتارا

اس کے تقریباً دس بند ہیں۔ ایک بار خواجہ عاقل محمد صاحب رحمۃ اللہ کے عرس پر تشریف لا رہے تھے تو دریا پر جس وقت پہنچے اور فطرت کے دلربا مناظر آنکھوں کے سامنے آئے تو مستی سی چھا گئی۔ حضور نے قلم دوات کا تقاضا کیا مگر دریا پر قلم دوات نہ مل سکی بڑی تلاش کے بعد سرخ سی ایک دوات حافظ صاحب ڈھونڈھ لائے اور قلم کا کام ایک تنکے سے لیا گیا اور بقول حافظ صاحب صرف دس منٹ میں یہ کافی لکھی گئی اور اسی وقت قوالوں کے حوالے کردی گئی۔

اسی طرح حضور کی وہ لمبی کافی جس کے ۱۹ بند ہیں اور ہر بند عام کافیوں کے بندوں سے ڈیوڑھا ہے کیونکہ عام کافیوں کے بند مربع ہوتے ہیں اور یہ مسدس ہیں جس کا مطلع ہے ؎

پٹی پیت دے پندھ پریرے — برہے برہوں دے بار بریرے

یہ کافی روہی میں لکھی گئی تھی اور حافظ صاحب عمر خاں گویانگ کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ یہ صرف ۳۰ منٹ میں لکھی گئی تھی۔ بعض اوقات حضور کافیوں کے نام بھی رکھ دیتے تھے، حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ اس کافی کا نام حضور نے "دردِ دلِ دراز" رکھا تھا۔

اسی طرح حضور نے پچیس چھبیس بند والی کافی کا نام "مستانی مطول" رکھا تھا جس کا مطلع یہ ہے ؎

سن سمجھ دے زاہد جاہد توں، — ہن عشق دے لے کلمات عجب

اس میں تصوف کے جملہ مقامات و حقائق کا ذکر ہے اور اکثر و بیشتر صرف اسماء و اصطلاحات گنوائے ہیں مگر ان کی تشریح شروع کی جائے تو نہ وہ وقت طلب بھی ہے اور وقت طلب بھی۔ حکیم حسن علی شاہ صاحب ساکنہ احمد پور شرقیہ نے ایک بار حضور سے وظیفہ پوچھا تو حضور نے اسی "مستانی مطول" کافی کا حوالہ دے کر فرمایا تھا کہ تم چھ ماہ میرے پاس رہ کر یہ کافی پڑھو تو فقیر بن جاؤ گے کسی دوسرے وظیفے کی ضرورت نہیں اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس کافی میں جس قدر احوال و مقامات کا ذکر ہے سارے تصوف کا دار و مدار انہیں پر ہے ساری کافی تو آپ دیوان میں ملاحظہ فرمائینگے صرف چند بند بطور نمونہ ملاحظہ کر لیجئے۔

(۱)

حکمات عجب شبہات عجب درجات عجب درکات عجب
آیات عجب طاعات عجب لاغوری لات منات عجب

(۲)

حرکات عجب سکنات عجب اشغال عجب اوقات عجب
اوراد عجب دعوات عجب ساعات عجب ڈینہہ رات عجب

(۳)

لا یدرکہ الابصار عجب لا یحجبہ الاشکال عجب ہے
ہے بحر عجب ہے بہر عجب ہے ہنر عجب قطرات عجب

(۴)

ناسوت عجب ملکوت عجب جبروت عجب لاہوت عجب
تلبیس عجب تانیس عجب تقدیس عجب سطوات عجب

(۵)

نفقات عجب صدقات عجب خیرات عجب حسنات عجب
ہے دنیا اصل احساد عجب ہے دین الوف مآت عجب

نمونہ کے لئے میں نے صرف پانچ بند کافی سمجھے ہیں ورنہ ساری کافی صرف انہیں اصطلاحات کے ناموں پر ہے پھر اسکی تشریح کی جائے تو شریعت و طریقت کے جملہ علوم اس میں آجاتے ہیں۔ اس لئے حضرت کا یہ فرمانا کہ چھ ماہ میرے پاس رہ کر اسے پڑھ لو تو فقیر بن جاؤ گے کچھ بعید از قیاس نہیں ہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس کافی کا پڑھانے والا بھی حضور ہی جیسا آدمی چاہیئے ورنہ عوام تو عوام ان جملہ اصطلاحات کا حق تشریح ادا کرنا تو اکثر علماء کے بس کا روگ بھی نہیں ہے ترجمے میں مترجمین نے اگرچہ بہت ہمت و کوشش صرف کی ہے مگر ساری کافی کا ترجمہ پڑھ جانے کے بعد تشنگی کا احساس فزوں سے فزوں تر ہو جاتا ہے اور یہ صرف اس لئے کہ تشریح کا حق صرف ترجمہ تو ادا نہیں کر سکتا

اسی طرح خواجہ صاحب کے سارے کلام میں جہاں جہاں اصطلاحات علمیہ آئی ہیں اور وہ حضور کے کلام میں اکثر و بیشتر ہی آئی ہیں اگر ترجمہ ان کی تشریح کا حق نہ ادا کر سکے تو اسے مترجمین کی کوتاہی نہ سمجھنی چاہیئے بلکہ اسی کلیہ کو پیش نظر رکھا جائے کہ ترجمہ حق تشریح ادا کرنے سے بہر حال قاصر ہے۔ پھر یہ ترجمہ "نقش اول" کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور نقش اول میں ہمیشہ خامیاں بھی ہوتی ہیں اور کوتاہیاں بھی مگر بہر صورت الفضل للمتقدم بھی مسلم اور مانی ہوئی بات ہے خیر ع

کجا بودم کب کجا تاختم

حافظ عبدالعزیز صاحب کی روایات میں سے صرف ایک روایت اور رہ گئی ہے اور وہ دیوان کی دوسری

کافی ع

انہد مرلی شور مچایا

کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ "میں جب حج پر گیا تو جدہ میں اترتے ہی انہد کی واردات بند ہو گئی۔ طبیعت میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا۔ اکیلا باہر نکل گیا تو ایک فقیر ملا۔ میں نے اس سے استغاثہ کیا اور واردات کے بند ہونے کے متعلق حال سنایا۔ فقیر نے کہا کہ پاک ملک میں آئے ہو اس لئے یہ واردات بند ہو گئی جب مدینہ طیبہ سے واپس آکر جانے لگو گے تو پھر یہ واردات کھل جائیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واپسی پر یہ حال طاری ہو گیا" اس روایت سے اہل تصوف جو کچھ ثابت کرتے رہیں، کرتے رہیں۔ ہمارے لئے اس میں سے صرف اتنی بات کافی ہے کہ پہلی کافی کعبۃ اللہ سے جدائی کے موقع پر لکھی گئی تو دوسری کافی مدینہ طیبہ سے جدائی کے وقت کی ہے۔ اب آپ دیوان میں سے ساری کافی پڑھ کے دیکھیں کہ کیا کیا حقائق ہاتھ آتے ہیں۔

خواجہ صاحب کا کلام

خواجہ صاحب کے کلام کے متعلق ابتدائی باتیں بطور تقریب جو کچھ ہمارے معلومات میں تھیں وہ عرض کر دی گئیں اور کلام اردو ترجمہ سمیت آپ کے سامنے ہے اسے پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔ خواجہ صاحب کے پیغام کو سمجھئے اور خلاق حقیقی کے عشق میں اپنے آپ کو خواجہ صاحب کی طرح مست و دیوانہ بنا ڈالئے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پوری طرح کوشش کیجئے۔ یہی خواجہ صاحب کا پیغام ہے اور یہی ان کا کلام۔ ویسے مضامین تو ہر قسم کے موجود ہیں اور چونکہ پیغام کا ذریعہ بیان شعر ہے اس لئے ع

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

مگر خواجہ صاحب کے ساغر میں ہمیشہ شراب طہور ہی ہوتی ہے۔ جاننے والے تو جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ نہ جاننے والوں کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اس خمر سے مراد ہمیشہ خمر طہور ہوتا ہے اور رندی و قلندری کے متعلق جس قدر مضامین ہیں یا تو ان کی تاویل کی جاسکتی ہے یا پھر صرف "برائے بیت" ہی ہیں ان سے کسی قسم کا جذبہ بدپیدا کرنا نہ مقصود تھا نہ ہوسکتا ہے۔ مثلاً خواجہ صاحب کی ایک کافی کا مقطع ہے ؎

ریت فرید دی پھڑی ساری — رہندا صوم صلواتوں عاری

رندی مذہب ہے مشہور

اگر اہل دل حضرات کی یہ تاویل اس کے متعلق پسند خاطر نہ ہو کہ "فرید کی روش اہل ظاہر سے الٹی ہے وہ اہل ظاہر کے ریاکارانہ صوم و صلوٰۃ سے عاری ہے اور رندی مذہب مشہور ہے۔" کیونکہ ؎

نکل جاتی ہو سچی بات جسکے منہ سے مستی میں — فقیہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

تو آپ ان جیسے اشعار کو بہرحال تعلیم و عقائد کا بیان بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ خواجہ صاحب کا اپنا طرز عمل آپ کے سامنے ہے کہ وہ شریعت کے انتہائی پابند تھے جس شخص سے ساری عمر میں ایک نماز چھوڑنا ثابت نہ کیا جاسکے اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ دوسروں کو رندیٔ و ہوسناکی کی تعلیم دیگا کہاں تک زیادہ مؤافق عقل ہے۔ البتہ یہ آپ کو حق پہنچتا ہے کہ آپ مذکورہ تاویل ماننے سے انکار فرماویں۔ اور پھر اشعار کو صرف بحیثیت "فن شعر" ہی ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دوسری کافی میں جو اسی زمین میں ہے۔ یہی مضمون ادا کیا گیا اور کہا گیا ؎

عاری پھردے حج زکوتوں — صوم صلوتوں ذات صفاتوں

رند الستوں ہن مخمور

کہ سالکان درس معرفت حج زکوۃ صوم صلوۃ بلکہ اہل ظاہر کے سے ذات و صفات سے بھی عاری ہیں اور صدائے الست کے نشے میں مخمور الست پھر رہے ہیں۔

تو اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا ؎

مُلا پھڑے معنے کردے، — آیت درس حدیث خبردے

صرف صدا تے تھئے مغرور

اسی طرح خواجہ صاحب کے سارے کلام میں جہاں جہاں اصطلاحات علمیہ آئی ہیں اور وہ حضور کے کلام میں اکثر و بیشتر ہی آئی ہیں اگر ترجمہ ان کی تشریح کا حق نہ ادا کر سکے تو اسے مترجمین کی کوتاہی نہ سمجھنی چاہیئے بلکہ اسی کلیہ کو پیش نظر رکھا جائے کہ ترجمہ حق تشریح ادا کرنے سے بہرحال قاصر ہے۔ پھر یہ ترجمہ "نقش اول" کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور نقش اول میں ہمیشہ خامیاں بھی ہوتی ہیں اور کوتاہیاں بھی مگر بہر صورت الفضل للمتقدم بھی مسلم اور مانی ہوئی بات ہے خیر ع

کجا بودم مرکب کجا تاختم

حافظ عبد العزیز صاحب کی روایات میں سے صرف ایک روایت اور رہ گئی ہے اور وہ دیوان کی دوسری

کافی ع

انہد مرلی شور مچایا

کے متعلق ہے حضور نے فرمایا تھا کہ "میں جب حج پر گیا تو جدہ میں اترتے ہی انہد کی واردات بند ہو گئی۔ طبیعت میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا۔ اکیلا باہر نکل گیا تو ایک فقیر ملا۔ میں نے اس سے استغاثہ کیا اور واردات کے بند ہونے کے متعلق حال سنایا۔ فقیر نے کہا کہ پاک ملک میں آئے ہو اس لئے یہ واردات بند ہو گئی جب مدینہ طیبہ سے واپس آ کر جانے لگو گے تو پھر یہ واردات کھل جائیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واپسی پر یہ حال طاری ہو گیا"۔ اس روایت سے اہل تصوف جو کچھ ثابت کرتے رہیں، کرتے رہیں۔ ہمارے لئے اس میں سے صرف اتنی بات کافی ہے کہ پہلی کافی کعبۃ اللہ سے جدائی کے موقع پر لکھی گئی تو دوسری کافی مدینہ طیبہ سے جدائی کے وقت کی ہے۔ اب آپ دیوان میں سے ساری کافی پڑھ کے دیکھیں کہ کیا کیا حقائق ہاتھ آتے ہیں۔

خواجہ صاحب کا کلام

خواجہ صاحب کے کلام کے متعلق ابتدائی باتیں بطور تقریب جو کچھ ہمارے معلومات میں تھیں وہ عرض کر دی گئیں اور کلام اردو ترجمہ سمیت آپ کے سامنے ہے اسے پڑھئے اور لطف اُٹھائیے۔ خواجہ صاحب کے پیغام کو سمجھئے اور خلاق حقیقی کے عشق میں اپنے آپ کو خواجہ صاحب کی طرح مست و دیوانہ بنا ڈالئے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پوری طرح کوشش کیجیے۔ یہی خواجہ صاحب کا پیغام ہے اور یہی ان کا کلام۔ ویسے مضامین تو ہر قسم کے موجود ہیں اور چونکہ پیغام کا ذریعہ بیان شعر ہے اس لئے ع

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

مگر خواجہ صاحب کے ساغر میں ہمیشہ شراب طہور ہی ہوتی ہے۔ جاننے والے تو جانتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
نہ جاننے والوں کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ اس خمر سے مراد ہمیشہ خمر طہور ہوتا ہے اور رندی و قلندری کے متعلق جس قدر مضامین ہیں یا تو ان کی تاویل کی جا سکتی ہے یا پھر صرف "برائے بیت" ہی ہیں ان سے کسی قسم کا جذبہ بد پیدا کرنا نہ مقصود تھا نہ ہو سکتا ہے مثلاً خواجہ صاحب کی ایک کافی کا مقطع ہے ؎

ریت فرید دی پٹھڑی ساری   رہنڑا صوم صلوٰتوں عاری

رندی مذہب ہے مشہور

اگر اہل وال حضرات کی یہ تاویل اس کے متعلق پسند خاطر نہ ہو کہ "فرید کی روش اہل ظاہر سے الٹی ہے وہ اہل ظاہر کے ریاکارانہ صوم و صلوٰۃ سے عاری ہے اور رندی مذہب مشہور ہے" کیونکہ ؎

نکل جاتی ہو سچی بات جسکے منہ سے مستی میں   فقیہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا

تو آپ ان جیسے اشعار کو بہرحال تعلیم و عقائد کا بیان بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ خواجہ صاحب کا اپنا طرز عمل آپ کے سامنے ہے کہ وہ شریعت کے انتہائی پابند تھے۔ جس شخص سے ساری عمر میں ایک نماز چھوڑنا ثابت نہ کیا جا سکے اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ دوسروں کو رندی و ہوسناکی کی تعلیم دیگا کہاں تک زیبا و موافق عقل ہے۔ البتہ یہ آپ کو حق پہنچتا ہے کہ آپ مذکورہ تاویل ماننے سے انکار فرماویں۔ اور پھر اشعار کو صرف بحیثیت "فن شعر" ہی ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دوسری کافی میں جو اسی زمین میں ہے۔ یہی مضمون ادا کیا گیا اور کہا گیا ؎

عاری پھر دے حج زکوٰتوں   صوم صلوٰتوں ذات صفاتوں

رند الستوں ہن مخمور

کہ سالکان درس معرفت حج زکوٰۃ صوم صلوٰۃ بلکہ اہل ظاہر کے سے ذات و صفات سے بھی عاری ہیں اور صدائے الست کے نشے میں مخمور الست پھر رہے ہیں۔

تو اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا ؎

ملا پٹھڑے معنے کر دے،   آیت ورس حدیث خبر وے

صرف صدا تے تھئے مغرور

یعنے یہ ظاہر بین لوگ آیات واحادیث کے مغز کو تو جانتے نہیں اور کلام کے اصل مقصد کو نہ سمجھتے ہوئے صرف آواز وصدا پر ہی مغرور ہو رہے ہیں اور یہ بیچارے فریب خوردہ ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ عام رندوں کی طرح آیات واحادیث کے منکر نہیں اور نہ صوم وصلوٰۃ سے انکاری ہیں۔ البتہ ان لوگوں کے معانی اور اہل ظاہر کی تاویلات کے وہ منکر ضرور ہیں اور اسی چیز کو وہ کلام میں بیان فرما رہے ہیں ورنہ شریعت کا خلاف کر کے زندقہ والحاد پیدا کرنا نہ انکا مقصود تھا اور نہ ان کے حاشیۂ خیال میں اس طرح کے رندی فکر کا گزر ممکن تھا۔ جو لوگ خواجہ صاحب کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں اگرچہ ان میں سے بہت سوں کے عقل وفکر کے متعلق ہمیں حسن ظن ہوتا ہے لیکن ایسی باتیں سن کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ تعصب کے دیوتا کی کار فرمائیاں بھی عجیب ہیں کہ اچھے اچھے عقل والوں کو بلکہ ان لوگوں کو بھی جو اپنے آپ کو عقل والے ہی نہیں بلکہ "عقل کل" ہی سمجھتے تھے اس نے بے عقلی کی باتیں کرنے پر مجبور کر دیا ہے اسی واسطے تو بزرگ فرما گئے ہیں ؎

هر چند عقلِ کل شدۂ بے جنوں مباش
با ہر کمال اندکے آشفتگی خوش است

اور ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے ؎

لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے
اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل

توحید وجودی

خواجہ صاحب کی ساری تعلیم کا نچوڑ یہی دو لفظ ہیں اور سارے دیوان میں مختلف پیرایہ ہائے بیان کے ساتھ اس تعلیم کو وقفِ عام کیا گیا ہے مشتے از نمونہ خروارے یہاں بھی ملاحظہ فرمایئے۔

سبھ صورت ہے عین ظہور
سمجھ سنجانڑ غیر نہ جانڑ

یعنے اے سالک یہ سمجھ رکھ کہ دنیا کی ہر ایک صورت میں خالق عالم کے قدرت کا جلوہ موجود ہے اس لئے کسی چیز کو اسکے حدود قدرت سے غیر نہ جان اور ع

ہر چہ بینی بداں کہ مظہر اوست

پر ہمیشہ مستقل رہ اور یہ اعتقاد رکھ کہ باری تعالےٰ مبدء عالم ہے اور اس کا ہر چیز میں دستِ قدرت اور اظہار خالقیت کا جذبہ موجود ہے اس کا جلوہ قدرت نہ ہوتا تو کوئی شے صورت پذیر نہ ہو سکتی۔

کعبہ قبلہ دیر دوارہ
رکھ تصدیق نہ تھی آوارہ
مسجد مندر ہکڑو نور

یعنے آوارہ پریشان نہ ہو اور یقین کرلے کہ کعبہ قبلہ، دیر دوارہ، مسجد اور مندر میں ایک ہی نور کی تلاش کی جاتی ہے ایک ہی نور خلاق عالمین ہے جس کی تلاش میں حیران ہونے والوں نے یہ تمام معابد بنا ڈالے ہیں اور اسی کا نور ان میں موجود سمجھا جاتا ہے۔

حسن ازل تھیا فاش مُبین   ہر ہر گھاٹی وادی ایمن

ہر ہر پتھر ہے کوہ طور

سبحان اللہ کیا طرز بیان ہے؟ اس کا ترجمہ کرنا تو محالات سے ہے البتہ صرف مطلب ادا کئے دیتا ہوں اصل زبان سے جب تک آپ واقف نہ ہوں کلام کی لذت سے لطف اندوز ہونا محال ہے فرماتے ہیں قدرت باری تعالیٰ کے مناظر ہر ہر ذرے میں موجود ہیں اور حسن ازل ان جلووں میں ظاہر و برملا ہوگیا ہے۔ ہر گھاٹی اب وادیٔ ایمن معلوم ہوتی ہے اور ہر پتھر پر طور کا گمان ہوتا ہے، موسیٰ کے لئے ایک طور تھا اور یہاں ہر پتھر طور معلوم ہوتا ہے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلّے   اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

تھئے ظاہر اسرار قدیمی   ہر ہر شاخ ہے نخل کلیمی

زیر زبر چپ راست حضور

قدیم زمانہ کے مخفی بھید (اسلام کی برکت سے) ایسے برملا اور ظاہر ہو گئے ہیں کہ اوپر نیچے اور دائیں بائیں تجلیات انوار قدیمی موجود ہیں ہر شاخ درخت ان معنوں میں نخل کلیم نظر آتی ہے ہے

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار   ہر ورقے دفتریست از معرفت کردگار

شاہد واحد اصل فرع وچ   راز طریقت رسم شرع وچ

ہے مشہود نہیں مستور

یعنے وہ واحد حقیقی شاہد حاضر ہر اصل و فرع اور شریعت و طریقت کے قوانین و مراسم کے لحاظ سے موجود و مشہود ہے مستور ہرگز نہیں صرف چشم بینا چاہیئے،

بھُگھت ریت روش تقلیدی   رہ تحقیقی مسلک فریدی

کر منظور تے تھی مسرور

اے سالک اگر تحقیقی راہ تجھے مطلوب ہے تو فریدی مسلک اختیار کر کے مسرور اور کامیاب ہو جا۔ تقلید کی زنجیروں اور بندشوں کو توڑ کر پھینک دے اور ہر چیز کو تحقیقی نظر سے دیکھنا شروع کر۔ اسی میں تجھے راحت ملے گی اور یہی طریقۂ فریدی ہے

اسی زمین میں ایک دوسری کافی میں اپنی حالت کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے ؎

طرز نیاز اساڈڑی موڑی　　قبلہ قدمیں یار دی دھوڑی

حسن ازل دی چال غرور

یعنے ہماری بضاعت صرف نیاز ہی نیاز ہے۔ یار کے قدموں کی غبار بن گئے ہیں اور حسن ازل کی چال غرور و ناز ہے تعالیٰ شانہٗ و جل کبریاءہ اسی کافی کا ایک اور بند ملاحظہ فرمائیے ؎

وادی ایمن تھل دے چارے　　جتھاں بروچل کرہوں قطارے

گکڑے پتڑے بن کوہ طور

منزل محبوب دل نواز کے راستے بھی جہاں میرا محبوب اونٹوں کی قطاریں بنا بنا کر سفر کی تیاری میں مصروف ہوتا ہے۔ میرے لئے وادی ایمن ہیں اور اس راستہ کے پتھر اور ٹیلے بھی کوہ طور کی طرح واجب التعظیم اور قابل احترام ہیں۔

اُس لمبی کافی کا مقطع ملاحظہ فرمائیے جس کا تذکرہ ابھی پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں جس میں کہ تصوف و شریعت کی اصطلاحات کو جمع کیا گیا ہے ؎

ہر آن احدؔ ول دھیان دھرو　　ہے بے شک دین ایمان ایہو

دل نال فرید دا وعظ سنو　　سو بات دی ہے ہک بات عجب

یعنے ہر وقت خدائے واحد کی طرف دھیان لگائے رکھو کیونکہ اصل دین و ایمان یہی ہے اور دل کے کانوں سے فرید کے پند و نصائح سنتے رہو۔ سو باتوں کی یہ ایک بات ہے اور نہایت عجیب ہے۔

عشق حقیقی میں جو محبوب پیش نظر ہے اسکی صفات سنئیے ؎

سلب ثبوت جتھاں سلوب ہے　　اُتھ ناں طالب ناں مطلوب ہے

ہے لاید رکہ الابصار　　بے حد مطلق مطلق بے حد

یعنے حقیقت حسن ازل کا مقام اس قدر اعلیٰ اور ادراک انسانی سے اس قدر وراء الورا ہے کہ وہاں اثبات و نفی، ثبوت و عدم

ثبوت کی گنجائش نہیں نہ وہاں کوئی طالب ہے اور نہ مطلوب۔ ذات احدیت تو اور اک بشر سے بھی بلند تر ہے جس کو بحد مطلق اور مطلق بے حد کہا جا سکتا ہے یعنے وہ اطلاق کے حدود و قیود سے ماوراء ہے اور کسی چیز کا اس پر اطلاق نہیں ہو سکتا

اودلبر بے چون وچگونہ ناہیں جیندا مثل نمونہ
تیڈا ہے بے شک تکرار دنیا عقبےٰ مجلا مشہد

یعنے ذات باری عزاسمہ بے چون و بے چگون محبوب ہے جس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں مل سکتی۔ دنیا و آخرت اور تجلی گاہیں اور مشاہد سب اسی کے مکرر جلوہ فرمائیوں کے نشان ہیں اگر وہ اپنی تجلیات نہ بکھیرتا تو نہ دنیا عالم وجود میں آسکتی اور نہ آخرت کا کوئی پریشان ہوتا۔

"ہمہ اوست" کی تان ملاحظہ ہو۔

جو کچھ ہے ظاہر برملا جاتڑاں میں کینویں ماسوا
مرشد محقق وچ وچا ہمہ اوست واڈتہ اسبق

یعنے جو کچھ ہے وہ ظاہر و برملا ہے میں کیسے ماسوا کو مانوں جبکہ مرشد محقق نے ہمہ اوست کا سبق ببانگ دہل پڑھا دیا ہے۔

ایہو فکر ہے ایہا گالھ ہے ایہو وجد ہے ایہو حال ہے
ایہو ذوق دم دم نال ہے ایہو سچ ہے بیا سب ہے نحق

یعنے ہمیشہ یہی فکر اور یہی بات سامنے ہے اور وجد و حال میں بھی یہی مقام پیش نظر ہے یہ ذوق ہر سانس کے ساتھ ہے یہی بات سچ ہے اور باقی سب جھوٹ۔

بٹھ وہم خطرے دی ادا ڈوجھا نہی ہے ہک خدا
اندر تے باہر ہے سدا موجود حق موجود حق

یعنے اے سالک وہم اور خطرے کی عادت کو چھوڑ دے خدا کے سوا ظاہر و باطن میں اور کوئی موجود نہیں۔

اپنی حقیقت گول توں لے کوں نہ اصلوں پھول توں
رکھ یاد ساڈڑا بول توں آئیں نہ شک ہیں محض یک

اپنی حقیقت کو ڈھونڈھ اور دوسروں کی باتیں مت دیکھ ہماری یہ بات یاد رکھ اس میں شک نہ کرنا کیونکہ ع

گویم سخنے بجستہ فریدو دہ ونہ دار

پی کر فرید پی جام توں | تھی رند مست مدام توں
ڈیہو ڈینہہ ودھا اگھ گام توں | وہ واہ کرے ساری خلق

فریدی جام پی کر ہمیشہ مست رہ اور قدم آگے بڑھائے جا تاکہ ساری دنیا وہ واہ کرتی رہے ے

بیا بمجلس اقبال و یک دو ساغر کش | اگرچہ سر تراشد قلندری داند

خدا کی معرفت میں عجز کا اقرار ملاحظہ فرمائیے ے

بدھ مجوسس یہود نصارا | ہندو تے دیندار
آکھن پاک منزہ ہے | بے انت اگھ اپار،
پیر پیغمبر غوث قطب | کیتا مرسل اوتار
کرن منادی رو رو کے | لا یدرکہ الابصار
عالم فاضل عارف کامل | عجز کیتا اقرار
آکھ فرید نمانڑاں بھولا | توں وچ کوں قطار

"یعنی بدھ مت کے ماننے والے، یہودی، نصرانی، ہندو اور مسلمان سب اس کو پاک بے عیب غیر محدود مافوق العقل اور مافوق المعرفت مانتے ہیں۔ غوث، قطب، پیر مرسل اور اوتار رو رو کر یہ کہتے ہیں کہ اسے بصارت سے ادراک نہیں کیا جا سکتا، عالم فاضل اور عارف کامل بھی عاجزی کا اقرار کر رہے ہیں اے سادہ لوح بیچارے فرید! تم کس شمار و قطار میں ہو کہ معرفت کی باتوں میں دخل دیتے ہو"

خدا کی یاد کے لئے اس سے بڑا وعظ کون کہہ سکتا ہے سنئے اور سر دھنئے

بٹھ گھت کوڑ نکوڑے | ہک حق کوں کر یاد
تھی کر گہلا رت پوں ستے | کر دیں دھانہہ فریاد
باجھوں احد حقیقی | محض خراب آباد
حسن مجازی کوڑا | ہے فانی برباد

کتھ مجنوں کتھ لیلے — کتھ شیریں فرہاد
کل شے غیر خدا دی — ہالک بے بنیاد
باجھ محبت ذاتی — کوجھا شور فساد
مرشد فخر جہاں نے — کیتم اے ارشاد
عارف ابن العربی — ساڈا ہے استاد
سمجھ فرید ہمیشہ — رہو غیر دل آزاد

"یعنے جھوٹی اور ناکارہ باتوں کو چھوڑ کر ایک خدا کو یاد کرو، خون اور پیپ (یعنے انسان) پر دیوانہ ہو کر یونہی شور و فریاد کیتے ہو ایک پاک و بے ہمتا خدا کے سوا سب خراب آباد ہے۔ حسن مجازی جھوٹا اور فانی و برباد ہے۔ لیلی مجنوں اور شیریں فرہاد کہاں ہیں؟ خدا کے سوا سب فانی و بے بنیاد ہیں اور خدا کی محبت کے سوا سب بد نما شور و فساد ہے۔ میرے مرشد فخر جہاں نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے۔ اور عارف ابن العربی کا بھی یہی مذہب ہے وہ ہمارا استاد ہے اسے فرید تو بھی یہ سمجھ جا کہ غیر سے آزاد ہو کر رہنا ہے۔"

نمونے کے طور پر توحید وجودی اور خدا کی یاد کے متعلق جو اشعار آپ کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں انہیں پڑھ کر کون دیوانہ ہے جو انہیں حق نہیں سمجھتا۔ اور کون جو انہیں شریعت کے خلاف جانتا ہے۔ جہالت اور تعصب کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ جاہل خواجہ صاحب کی باتوں کی غلط تعبیر کر کے انہیں بدنام کرنے کا باعث بنے ہوئے ہیں اور متعصب ان کی غلط تعبیر کر کے ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ حالانکہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ جو کچھ فرماتے ہیں اس سے وہ نو کوسوں دور ہوتے ہیں۔

دنیا کی بے ثباتی

توحید وجودی کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم کے طور پر دنیا کی بے ثباتی کا عقیدہ ہے۔ اور دنیاوی تنعم و لذات سے پرہیز کی تبلیغ ہے۔ جو قومیں ہمہ اوست کی قائل ہیں وہ ترک دنیا اور رہبانیت کی بھی قائل ہیں۔ اسلام اگرچہ رہبانیت کی اجازت نہیں دیتا مگر جس طرح اسلامی فقراء نے "ہمہ اوست" کی غلط تعبیرات کی اصلاح فرمائی اسی طرح دنیا دی لذات سے پرہیز اور دنیائے فانی کے تنعم سے احتراز کے معانی میں بھی وسعت پیدا کی اور جائز حد تک دنیا سے بہرہ اندوز ہونا نہ ان کے مسلک کے برخلاف رہا اور نہ ان کے عمل کے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ

"ہمہ اوستی" ہیں لیکن انہوں نے رہبانیت کو کبھی بھی قبول نہیں فرمایا اور دنیا کی بے ثباتی وغیرہ کی تلقین بھی کرتے رہے اور جائز حد تک دنیا سے فائدہ بھی اُٹھاتے رہے۔ البتہ دنیا کو جمع کرنا نہ ان کے پیش نظر رہا اور ناجائز حدود تک جمع مال کی اسلام بھی اجازت نہیں دیتا۔ بہرحال اب وہ سنئے جو خواجہ صاحب اپنے کلام میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اور یہ وہی چیز ہے جو اسلامی ہمہ اوستی کہتے ہیں دنیا کی بے ثباتی بیان کر کے رہبانیت اختیار کرنے کی بجائے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کا حکم دیتے ہیں۔ دیکھئے دنیا کی بے ثباتی کا ذکر شروع ہوتا ہے ؎

جگ، وہم خیال تے خواب ہے — سب صورت نقش بر آب ہے

"یعنے ع عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے اور ہر صورت اپنے بقا میں نقش بر آب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی" لیکن اسکے ساتھ رجوع الی اللہ شروع ہو جاتا ہے ؎

(۱)

چے پچھیں حال حقیقت — من سمجھ اتے رکھ عبرت
جیویں بحر محیط ہے وحدت — کل کثرت شکل حباب ہے

(۲)

نہیں اصلوں اصل دوئی دا — خود جاݨ ہے نسل دوئی دا
گیا پھوکا نکل دوئی دا — دل اوہی آب دا آب ہے

"یعنے حقیقت حال اگر پوچھتے ہو اور عبرت حاصل کرنا چاہتے ہو تو سنو کہ وحدت بحر محیط کی طرح ہے اور کثرت حباب کی مانند ہے۔ دوئی کی تو کوئی اصلیت ہی نہیں جونہی ہوا نکلی اور حباب کی زندگی ختم ہوئی پھر وہی پانی ہی باقی ہوگا"

اب بے ثباتی کا بیان ہے مگر ساتھ ہی ہمیشہ جو باقی رہنے والا ہے اس کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ تاکہ بے ثباتی کے ساتھ ساتھ دل دنیا سے اچاٹ ہو جائے تو رہبانیت کے مراحل کی بجائے خدا کی محبت اس میں جاگزیں ہو جائے۔ خدا کی محبت کے ساتھ ساتھ خود حضرت دل کی ہستی کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے تاکہ اسکی اصلاح بھی ہوتی رہے کیونکہ

؎ دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی — جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا

سنئے خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

(۱)

دل لُب ہے کون مکاں دا — دل غایت اصل جہاں دا

دل مرکز زمین زمان دا　　　　ہیا کوڑ پلال حجسابے

(۲)

وچ صورت دے ناسوتی　　　　وچ معنے دسے ملکوتی

جبروت آتے لاہوتی　　　　دل آندر سب اسبابے

"یعنے یہی دل ہی کون و مکان کا خلاصہ ہے اور یہی کائنات کی غایت مقصود ہے۔ یہی دل زمین و زمان کا مرکز ہے باقی سب جھوٹ اور فریب ہے اسی دل کے اندر تمام عالم موجود ہیں بظاہر اسکی صورت ناسوتی ہے مگر معنًا ملکوتی ہے جبروتی اور لاہوتی مقام بھی اس میں موجود ہیں اور تمام اسباب و عوامل بھی۔"

ایک دوسری مثال بھی دیکھ لیجئے بظاہر آل و عیال، مال و منال سے نفرت دلائی جا رہی ہے اور مستی دنیا کو چھوڑنے کی تلقین ہے خلوت و عزلت کی تبلیغ ہو رہی ہے مگر ساتھ ہی خدا کی طرف رغبت ابوبکر صدیق علی المرتضیٰ اور جنید و شقیق رحمہم اللہ کی تقلید کی تلقین بھی موجود ہے تاکہ رہبانیت کی طرف خیالات کا رجحان نہ ہو جائے۔

"بھٹ ہستی" کے ساتھ "وٹ ہستی" کا وعظ بھی موجود ہے سنئے۔

(۱)

صاف مبرا غیر خیالوں　　　　پاک عیالوں آلوں مالوں

راسخ وجدوں ذوقوں حالوں　　　　وہ وہ مستیں ری دی مستی

(۲)

جے توں چاہیں قرب حقیقی　　　　ورثہ علوی تے صدیقی

ریت جنیدی رسم شقیقی　　　　بھٹ ہستی وٹ ہستی

(۳)

سٹ صحبت رکھ خلوت عزلت　　　　موت ارادی توں پا نزہت

جے مر ڈیسیں ہیں بے شبہت　　　　اتھ سودا دست بدستی

"یعنے ماسوا اللہ اور غیر کے خیال سے بری ہیں اور عیال و آل اور مال و منال سے پاک رہتے ہیں۔ وجد و ذوق اور حال

ومحویت میں راسخ و پختہ ہیں سبحان اللہ ان مستوں کی مستی کتنی بلند پایہ ہے اور اے سالک اگر تو باری تعالےٰ کا قرب چاہتا ہے اور ابوبکر دعلیؓ کے ورثہ کا خواہاں ہے۔ جنید و شقیق بلخی کے عادات کا طالب ہے۔ تو پندار کو چھوڑ کر حقیقی ہستی کو پالے، عام صحبتوں کو چھوڑ کر خلوت وعزلت کو اختیار کر اور موت ارادی سے پاکیزگی حاصل کر اگر تو نے مجاھدہ کی طرح موت ارادی سے سر خدا کی راہ میں دے دیا تو بے شبہ تو فائز المرام ہے کیونکہ ع

دیر نہیں اندھیر نہیں یاں سودا دست بدستی ہے

محبت و عشق کی تعلیم

علامہ اقبال جس عشق و محبت کے علم بردار ہیں اور جو جنون وہ قوم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور جس کے متعلق وہ فرماتے ہیں ؎

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے مسلمانوں میں خون باقی نہیں ہے
صفیں کج دل پریشاں سجدہ بے ذوق کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

اور دوسری جگہ جس کے متعلق یوں ارشاد ہوتا ہے ؎

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

اس جنونِ محبت کے پہلے علمبردار حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ ہیں اور اگر "الفضل للمتقدمؒ" سچ ہے تو اس فضیلت کا سہرا خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کے سر ہے اس عشق کے متعلق دیکھئے خواجہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں ؎

قسم خدا دی قسم نبی دی عشق ہے چیز لذیذ عجیب

پھر اس عشق میں جو مصائب ڈوائب پیش آئیں ان پر شکر ادا کر رہے ہیں ؎

لکھ لکھ سول ہزاراں ڈو کھڑے سو سو شکر جو آیم پو کھڑے
بے شک ضرب حبیب ذبیب
عمر نبھایم سڑدیں دو کھدیں تپدیں کھپدیں ڈ کھدیں جو کھدیں
بلڑے پیم نصیب نصیب

"یعنے میں اگرچہ لاکھوں درد اور ہزاروں دکھ ہیں مگر میں سو سو سجدۂ شکر بجالاتا ہوں کہ قسام ازل نے یہ رنج میرے حصے میں

کردیئے ہیں اور بنحوائے ضرب الحبیب ذبیب یہ خوشگوار اور دلکش راحت معلوم ہوتے ہیں میں نے تمام عمر سوز عشق میں جل جل کر تپش و پریشانی میں گذار دی ہے۔ یہی میرا نصیب تھا اور مثل مشہور ہے النحیب یصیب کہ نصیب ہی ملتا ہے اور میں اس پر صابر و شاکر ہوں۔"

ایک دوسری جگہ عشق کے متعلق فرماتے ہیں ؎

پیا عشق اساڈی آن سنگت | گئی شد مد زیر زبر دی بھت
سب وسرے علم علوم اساں | کل بھل گئے رسم رسوم اساں
ہے باقی درد دی دھوم اساں | ہئی برہوں دی یاد رہیو سے گت

یعنے جب سے عشق کی دوستی ہمارے ساتھ ہوئی علم کا خیال جاتا رہا شد مد زیر زبر کی پہچان ختم ہوگئی اور سب علم علوم اور رسم رسوم ہم کو فراموش ہو گئے باقی صرف درد کا جوم ہے یا برہوں (عشق) کی گت یاد رہ گئی ہے۔"

درد عشق کی آرزو دیکھئے کس طریقہ پر فرماتے ہیں ؎

درد فرید ہمیشہ ہووے | سارے پاپ دوئی دے دھووے
رہندی تانگھ تے تاہنگ، | پہنچاں پریم نگر وچ

یعنے اے فریدؔ! درد تو دوئی کی تمام آلائشیں صاف کر دیتا ہے اور صرف خالص خدا کا بندہ بنا دیتا ہے۔ خدا کرے یہ تو ہمیشہ رہے اب یہی انتظار اور طلب ہے کہ میں "پریم نگر" اور عشقستان میں پہنچ جاؤں۔"

ایک جگہ روہی کے تکالیف و مصائب اور شدائد و نوائب کا ہولناک تذکرہ کر کے پھر فرماتے ہیں کہ ؎

بن عاشق اہل وفا دے | بن شائق ذوق لقا دے
بن صاحب صدق صفا دے | اِتھ آوے کون گذر کر

یعنے اہل عشق و اہل وفا کے سوا اور ذوق لقا کے شائق اور صاحبان صدق کے بغیر ان مصیبتوں میں کون آکر جان جوکھوں میں ڈالتا ہے یہ صرف انہیں اہل ہمت کا کام ہے جو عشق حقیقی کے صدقے میں مصیبت کو مصیبت نہیں شمار کرتے اور جنکی حالت یہ ہے ؎

تھئے کنڈڑے تول نہالی | گھر ڈیوم ڈیہن ڈکھالی

دل ہوت دلیندہ اوالی   آ سینے ساڈے گھر کر

"کہ اے محبوب دل نواز تیرے عشق میں رضائی و توشک کی بجائے خار مغیلاں ہیں اور گھر چڑیل کی طرح کھانے اور کاٹنے کو دوڑتا ہے اور خونخوار و سفاک نظر آتا ہے اے دلوں کے مالک پھر واپس آکر میرے دل میں سما جا۔"

ایک اور جگہ اس عشق کو رگ رگ اور بال بال میں سمایا ہوا بتلا رہے ہیں ؎

پیت پرانی کملا کیتا،   عشق اولڑا لوں لوں سیتا

پوون کلاڑے ہیپل پور

یعنے مجھے پرانی محبت اور دوستی نے دیوانہ بنا رکھا ہے اور عشق میری رگ رگ اور بال بال میں رچا ہوا رہ کر سخت پیچیدہ دورے پڑ رہے ہیں۔"

ایک اور کافی میں منزل مقصود کی طرف عشق کو رہنما بتلاتے ہیں اور عشق ہی کی بدولت ہے کہ راستے سے مڑنے سے پرہیز ہو رہا ہے۔ سنیے

کجھ دو تنڑ ساں جے تیں جیساں   جے دل ولساں کافر تھیساں

گل وچ پایم پریت مہار

یعنے جب تک زندگی ہے کچھ (منزل مقصود) کی طرف جانے کی کوشش جاری رہے گی اگر اس کوشش سے لوٹ کر واپس پھروں تو کافر ہو جاؤں اور واپسی ہو بھی کیسے سکتی ہے کہ گلے میں تو عشق کی مہار پڑی ہوئی ہے وہ واپس کیسے ہونے دے گی ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست   مے بردہر جا کہ خاطر خواہ اوست

یار تک پہنچنا جب اس عشق کے بغیر ناممکن ہے تو گویا یہ دکھ درد اسی کی منظوری سے ہے اور جب اسے یہ منظور ہے تو پھر ؎

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا   دل افگندیم و بسم اللہ مجریہا و مرسلہا

دیکھئے خواجہ صاحب اس مضمون کو کتنے نازک الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

پڑھ بسم اللہ ڈوکھڑے جیساں   خوشیاں کر کر جھولی پیساں

جے دت تینوں ہے منظور

"یعنے اے محبوب اگر تمہیں منظور ہے کہ میں تیرے عشق میں مبتلا رہوں اور غم و درد اٹھاؤں تو بسم اللہ بسر و چشم، بلکہ اس درد محبت کو خوشی خوشی اپنے آغوش کی بے پناہی میں چھپا لوں گا۔"

ایک اور جگہ غم کو ساتھی اور عشق کو روح حیات سے تعبیر فرماتے ہیں۔

برہوں روح حیاتی　　　غم ہے بیلی ساتھی

درداں دی ہم تنگ سائیں

"یعنے محبت ہماری زندگی کی جان ہے اور غم ہمارا ہم نوالہ و ہم پیالہ ہے اور صرف حدود ہائی محبت ہی کا سہارا ہے جن کے بھروسے پر میں جی رہا ہوں۔"

پھر عشق کا پیام خواجہ صاحب کو یہ ملتا ہے کہ اغیار سے توبہ کر اور شغل حقیقی میں مصروف رہو چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے ؂

کر توبہ اغیاروں تے　　　ہتھڑے برہوں پیغام

باجھوں شغل حقیقی　　　ہیو کل کوڑ تمام

"یعنے اے سالکِ راہ معرفت غیر (ماسوا اللہ) کی طرف توجہ نہ کر اور اس شرک سے توبہ کر یہی وہ پیغام ہے جو عشق حقیقی نے ہر ایک فرد مخلوق کے نام بھیجا ہے اور حقیقی شغل عبادت و ریاضت کے سوا باقی تمام مشغلے غلط اور بے معنی ہیں۔"

یہ ہے وہ عشق و محبت جس کی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعلیم دیتے ہیں اور سارا دیوان اس تعلیم سے بھرا پڑا ہے

فراق کا بیان

خواجہ صاحب اگرچہ رجائی شاعر ہیں اور قنوطیت سے ان میں بہت ہی نفرت ہے لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ باوجود رجائیت کے فراق کا ذکر ان کے ہاں بہت ہے۔ حالانکہ ایسے مضامین قنوطیوں کے ہاں زیادہ ہوتے ہیں۔ خواجہ صاحب پہلے رجائی ہیں جنہیں فراق سے بھی لذت اندوز ہونے کا موقع ملا اور وہ باوجود جدائی کے مصائب برداشت کرنے کے امیدِ وصال سے مایوس نہیں۔ اور یہ شاید اس لئے کہ ان کے ہاتھ میں تصوف کا دامن ہے اور صوفی لاییئس من روح اللہ الا الکافرون پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور پھر فراق و جدائی کے بیان میں خواجہ صاحب اتنے منفرد ہیں کہ اردو تو اردو فارسی زبان کا بھی کوئی شاعر انکی گرد کو نہیں پہنچ سکتا ارشاد ہوتا ہے

درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا　　　ہجر فراق دے تیر دل نوں مار مونجھایا

"یعنے اندروونی درد کی تکلیف نے بہت سخت ستایا ہے اور ہجر و فراق کے تیروں نے دل کو ملول و رنجیدہ کر دیا ہے۔"
یہ مطلع ہے لیکن جو ہے چونکہ رجائی ہیں اس لئے امید و رجا کے دیوتا حضرت عشق کے گن بھی ساتھ ہی گانے لگ گئے ؎

عشق ہے ڈکھڑے دل دی شادی　　عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر　　جیں کل راز سمجھایا ٭

"یعنے عشق دکھے ہوئے دل کی خوشی ہے، عشق ہی ہمارا رہبر مرشد اور ہادی ہے اور عشق ہی ہمارا پیر ہے، جس نے سب راز حل کر دیئے۔" اور مقطع تک پہنچتے پہنچتے شجر امید اتنا ہرا ہو گیا کہ بے ساختہ پکار اُٹھے ؎

تھیاں سر سبز فریدیاں جھوکاں　　سہجوں خنکی چھائی سوکاں
سنڑ دُمنالوں کھیر　　مولیٰ ماڑ وسایا ٭٭

"یعنے فرید کے مسکن شاداب و سرسبز ہو گئے ہر خشک پودے پر سبزی چھا گئی مال مویشی کے تھنوں میں دودھ کی فراوانی ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ملک ماڑ آباد کر دیا۔"

فراق کے مصائب اور اس کا درد آمیز بیان ملاحظہ ہو۔

(۱)

سر وچ درد دماغ خماری　　تُنلے رتڑے ہنجڑوں جاری
جیڑے جھوڑ دل آزاری　　تن سولاندے وس پیا

(۲)

بے پت دی بے تپڑی یاری　　ظلم اندھاری بے نرواری
پہلوں لٹ لیو دلڑی ساری　　تیجھے چوری نس پیا

(۳)

ہجر سوا کجھ سود نہ پایم　　چوڑیاں کھتم حال ونجایم
منتاں کیتم سیس نوایم　　نک گھر ڈیندیں گھس پیا

"یعنے سر میں درد اور دماغ میں خمار ہے گوشہائے چشم سرخ ہو رہے ہیں۔ جی گھٹ رہا ہے دل میں تکلیف ہے اور جسم مصائب میں پھنسا ہوا ہے۔ اس بے اعتبار محبوب کی دوستی بھی بے اعتبار ہے۔ ظلم اندھیرا اور بے انصافی ہو رہی ہے، پہلے دل کو لوٹ کر لے گیا اور پھر چوری چھپے بھاگ گیا۔ ایسے کی یاری میں ہجر کے سوا کوئی نفع میں نے نہیں پایا یونہی بال نوچ کر دل خراب کر لیا اس کے ساتھ بہت تواضع کی منتیں اور زاریاں کیں سر جھکایا حتی کہ سنگ آستان پر گھستے گھستے ناک بھی گھس گئی۔"

"ایک اور جگہ فراق کے مصائب کا ذکر ان الفاظ میں ہوتا ہے ؎

(۱)

سول دے سہرے سوز دے گانے — موجھ دے ہار ڈو کھاندے گہنے

درد دی بانہہ سرا ندی یارا — وسدی یاس نگر وچ

(۲)

مارو تھل دے ڈوکھڑے گھاٹے — گپ کھڈ کھڑبن کھوب گپاتے

رات ڈیہاں تڑ پھاندا یارا، — رولدی روہ ڈونگر دچ،

"یعنے میرے اسباب مسرت کیا ہیں اور سامان عروسی کیا ہے درد کے سہرے ہیں سوزِ دروں کے گانے ہیں، بیتابی اور اضطراب کے ہار اور دکھوں کے زیور ہیں بجائے دوست کے بازو کے درد بھرا ہاتھ سر کے نیچے سرہانے کا کام دے رہا ہے اور یاس نگر میں بسیرا رہتا ہے۔ مہلک تھل کے دشوار گذار راستوں میں جہاں دلدل، کھڈے اور ناہموار تکلیف دہ راستے ہیں میں دن رات پریشان ہو کر تڑپتی رہتی ہوں اور بیتاب ہو کر کوہستانوں اور بیابانوں میں آوارہ پھرتی ہوں۔"

تسلسل

غزل میں تسلسل زمانۂ حال کی خصوصیت سمجھا جاتا ہے۔ اور پرانے زمانے کے لوگوں کے ہاں یہ جنس نایاب ہے، النادر کالمعدوم اس کلیہ سے ویسے ہی مستثنیٰ ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب کے ہاں باوجود اعلےٰ درجے کے تغزل کے یہ جنس اس کثرت سے ہے کہ خواجہ صاحب اس کے موجد و مخترع معلوم ہوتے ہیں۔ حج پر جاتے ہوئے یا واپسی پر جو کافیاں کہی گئی ہیں۔ انہیں دیکھئے تو مسلسل ایک ہی بیان معلوم ہوتا ہے اسی طرح تصوف کے مقامات کا جن کافیوں میں تذکرہ ہے تو وہ بھی مسلسل ایک ہی بیان کے لئے وقف ہیں غرض یہ چیز حضور کے ہاں اس افراط سے ہے کہ اسکی مثالیں

چھپانا اور پیش کرنا بھی غیر ضروری معلوم ہوتا ہے آپ کہیں سے دیوان کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیں آپ کو غزل مسلسل کی شال بغیر کسی دقت کے ہاتھ آ جائے گی۔ افسوس کہ ہم لوگ اپنی ہمسایہ ملکی زبانوں سے ناواقف ہوتے ہوئے ان کے متعلق معلومات بھی بہم پہنچانا اپنے لئے ہتک عزت کا باعث سمجھتے ہیں ورنہ بہت سی باتیں ہمیں اغیار سے لینے اور اپنانے کی بجائے اپنوں سے مل جائیں، اور آج دوسروں کے آگے زانوئے تلمذ تہ کرنے کی بجائے اپنوں کے زیر بار احسان ہوتے

کائنات کا مطالعہ

شاعر کے لئے مناظر فطرت کا مطالعہ گویا فرائض میں سے خواجہ صاحب کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ مناظر فطرت کے کس قدر دلدادہ تھے؛ اور پھر مناظر فطرت میں سے روہی کے مناظر اور بہار کا سماں آپ کو خاص طور پر پسند تھا۔ روہی میں آپ کائنات کو عریاں طور پر دیکھ سکتے تھے اور بنا بریں مسلسل اٹھارہ سال تک آپ نے روہی میں ڈیرے ڈالے رکھے۔ وہاں سے واپسی پر بھی روہی اور روہی کی کائنات کی یاد آپ کے دل سے محو نہیں ہوئی بلکہ اکثر اسی کے ذکر میں رطب اللساں رہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

سانوݨ آیا روہی وٹھڑی ۔۔۔ ہار تھئی گلزار؎

یعنے سانوݨ آیا اور روہی کے علاقہ میں بارش ہوئی اور ویرانے آباد ہو گئے۔

اسی طرح وہ کافی دیوان میں سے کھول کر پڑھئے جس کا مطلع ہے ؎

وچ روہی دے رہندیاں ۔۔۔ نازک نازو یاں جٹیاں

روہی اور روہی کے مکینوں کا عجب والہانہ انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ اور بھی کئی ایک کافیوں میں نہیں بلکہ اکثر کافیوں میں روہی کا ذکر موجود ہے۔ بہار کے ذکر میں فرماتے ہیں ؎

(۱)

آئی موسم چیتر بہاراں ۔۔۔ مینگیاں ہرتیاں ملیاں یاراں
جوبن لہریں تار متاراں ۔۔۔ ہک میں مفت ازاری وے

(۲)

سیاں دھانوݨ گانوݨ گانوݨ ۔۔۔ سہجوں ہار سنگار سہاون
مانگ بناوݨ وھڑیاں گندھاوݨ ۔۔۔ میں مرڈو کھڑے باری وے

"یعنے چیت بہار کا موسم آگیا۔ موسم کے اثر سے جوشش شباب کا دریا لبریز اور ہر طرف موجزن ہے، تمام ہمجولیاں اور سہیلیاں تو اپنے اپنے دوستوں سے ہمکنار ہو گئیں میں ہی ایک فراق زدہ مفت میں وقفِ آزار ہوں اور وصال دوست سے محروم ہوں۔ تمام سہیلیاں نہا رہی ہیں اور خوشی خوشی ہار سنگار کر کے اسے سہا رہی ہیں صرف میں ہی ایک بدقسمت ہوں کہ سر پر ہجر و فراق کا ایک ناقابل برداشت بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوں"

ساونن اور روہی کے ذکر کا شہکار ملاحظہ فرمائیے ؎

آئے مست ڈہاڑے ساونڑ دے　　وہ ساونڑ دے من بھاونڑ دے

ساونن کے مست اور کیف افزا دن آگئے ہیں۔ سبحان اللہ کیا ہی دلکش مہینہ ہے۔

بدلے پورب ماڑ دکھنڑ دے　　کجلے بھورے سوہونڑ دے

چارے طرفوں زور پونڑ دے　　سارے جوڑ وساونڑ دے

پورب، ماڑ اور دکھن کی طرف سے سیاہ اور بھورے ہلکہ رنگ کے بادل امڈے چلے آتے ہیں۔

یہ سب علامات ہیں کہ ضرور برسے گا ؎

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد　　میکشاں مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

چکویاں چکوے اغن پپیہے　　کوئل مور چوں نے پپیہے،

ہنس چکور چنڈور پپیہے　　شاغل گیت سناونڑ دے

چکوے، چکویاں، پپیہے، کوئل مور، چکور وغیرہ سب پرندے سینکڑوں گیت سنانے میں مشغول ہیں۔

ڈیہاں پینگھاں ساویاں پیلیاں　　راتیں کھنڈیاں کھمنڑ رنگیلیاں،

گج گج گاجاں گجن رسیلیاں　　وقت سنگار سہاونڑ دے

دن کے وقت سبز و زرد رنگ کی قوس قزح کے مناظر ہیں اور رات کو بجلی کوندنے اور رعد کے کڑکنے کی رسیلی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا سماں ہے ہار سنگار کرنے کا وقت ہے۔

روہی راوے تھیاں گلزاراں　　نقل چترانگ دی باغ بہاراں

گھنڈ تواراں بارش باراں　　چرچے دھانون گانونڑ دے

بارش کے فیضان سے ریگستان گلزار بن گئے ہیں اور روہی کے میدان باغ کی بہار دکھا رہے ہیں، مویشیوں کی گھنٹیوں کی آواز اور پھر بارش؛ یہ سب مناظر اور گانے بنانے کے چرچے؛ بس ع

دل میرود ز دستم صاحبدلاں خدا را

چاندنی رات ملہاری ڈینہہ ہے ٹھڈڑیاں ہیلاں رم جھم مینہہ ہے

سوہنی موسم لگڑا نیہہ ہے گئے ویلھے غم کھاونڑ دے

راتیں چاندنی اور دن ابر آلود ہیں ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں اور بارش کی رم جھم لگی ہوئی ہے۔ سبحان اللہ کیسا خوشگوار موسم ہے اور کیا اچھے وقت محبت کا آغاز ہوا اب خوشی ہی خوشی ہے غم کھانے کا وقت گذر گیا۔

اصطلاحات و اقتباسات کو اپنانا

خواجہ صاحب کی خصوصیات شاعری میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ علمی اصطلاحات خصوصاً تصوف کی مصطلحات اور آیات واحادیث کے اقتباسات کو اپنے کلام میں اکثر و بیشتر ہوتے ہیں۔ لاتے ہی نہیں بلکہ ان کے ساتھ اپنے کلام میں مرصع کاری اور جڑاؤ کا کام کرتے ہیں، سونے کے زیور میں سچے موتی جڑے ہوئے آپ نے دیکھے ہوں یا صنعت ترصیع کا کوئی نادر شاہکار آپ کی نظر سے گذرا ہو تو آپ حضرت خواجہ صاحب کے فن کارانہ ترصیع کی بھی داد دے سکیں گے ورنہ شاید اس بات کو سمجھنا بھی آپ کے لئے دشوار ہوگا کہ خواجہ صاحب کی کس حسن وخوبی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا جا رہا ہے ایک کافی کا مطلع ملاحظہ فرمائیے ؎

الیوم بصر حدید دے ہر وقت یار تے دید دے

اسی کافی میں ایک بند یہ بھی ہے ؎

ہر لحظہ شوق شدید دے ہر آن ذوق جدید دے

امارہ نفس عنید دے کر صلح قیوم مرید دے

ایک اور کافی کے دو بند ملاحظہ کیجئے ؎

وفی انفسکم بھیت بتاوے نحن اقرب بین بجاوے

لو دلیتم گیت سناوے لفظ انا الحق بولے،

(۲)

جو کوئی دل ڈوں دھیان رکھیسی — سارے گجھڑے رازنوں ہیسی

اٹھنیت کل اُٹھ ویسی — بھج پوسن سب بھوڑے

ان دو تین مثالوں میں فبصرک الیوم حدید۔ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ لودلی حبل لعلی اللہ ہبط۔ آیات واحادیث کے اقتباسات ہیں۔ شوق شدید۔ ذوق جدید۔ نفس عنید۔ انا الحق وغیرہ اصطلاحات ہیں۔ اسی طرح خواجہ صاحب کا جملہ کلام ان اقتباسات واصطلاحات سے پر ہے۔ پھر اسی معاملے میں خواجہ صاحب نے ایک اور حدیث بھی کی کہ بجائے فارسی وعربی کے اقتباسات کے ایک ایک مصرع فارسی رکھا اور ایک مصرع اپنی زبان کا اس جدت سے ایک نہایت عجیب صنف نظم پیدا ہوگئی۔ ملاحظہ فرمایئے۔

دلے دارم بسے آوارہ طبعے وحشت آرائے — برہوں یارے بردچل رے بیاباں دشت رلوائے

کیہاں غم دیاں کہا باتیں، — ڈوکھی ہے دل ڈیہاں راتیں — خدا را حال زارم بیں

کہ بے دستیم وبے پائے

زعشق عارض رنگیں — چو لالہ داغ ہا دیریں — کیتیاں ہن دل اندر جاہیں

کڈیں رب یار ملوائے

سجن وس وس ڈکھایم چس — سوڑ بھیں پکڑیں بس بس — دلِ دیوانہ باھر کس

ندارد ہیچ پروائے

بغیر از من کرا شاید — فرید ایں مرمرا باید — ڈکھے پینڈے تے ڈکھ بجد

ممیں راخس تے رچھ سائے

تفحص الفاظ وترصیع

تخیل کی بلندی کے ساتھ ساتھ خواجہ صاحب کے ہاں الفاظ کی میناکاری اور ترصیع اس قدر ہے کہ حیرت ہوتی ہے حالانکہ جو لوگ تخیلی شاعری کے مالک ہوتے ہیں وہ الفاظ کی ترصیع سے اکثر بے پروا ہوتے ہیں۔ مگر خواجہ صاحب کے ہاں الفاظ وقوافی کی تسجیع اس قدر ہے کہ خود بخود اشعار میں ترنم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ خصوصیت اگرچہ ان کے سارے کلام میں موجود ہے مگر پھر بھی چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

(۱)

چاڑے مول نہ جانڑے بھانڑے یار دے من نوں بھانڑے
گانے گھنے میوے کھانڑے وسرے تول وہانڑے
راج بہانڑے حسن دے مانڑے گذرے بھاگ بھلیرے

(۲)

دیس وٹیساں ویس چھوڑیساں جوگن تھی گذریساں
خاک رمیساں دھونڑی لیساں نازک نینہہ نبھیساں
شرم توڑیساں بھرم پوڑیساں کیجو کھلسن کھیڑے

(۳)

دلڑی حرمل اکھیاں بلبل پیریں چھل چھل چھالے
نرمل درد اندر دے درمل ڈِترے روگ کشالے،
جلبل تے ہتھ ململ کوکاں زخم پئے وچ زیرے

دیکھی آپ نے الفاظ کی میناکاری، ترجمہ میں نے عمداً چھوڑ دیا ہے تاکہ جو حضرات ملتانی زبان نہیں جانتے وہ بھی معانی کی بجائے صرف الفاظ کی ترصیع سے لطف اندوز ہو سکیں۔ یہ ساری کافی ترصیع الفاظ و قوافی کی بہترین مثال ہے صرف مقطع اور ملاحظہ فرمایئے ے

درد جدید مزید ہمیشہ رہیت پریت سوائی
پیت پرم دے گیت سکھایم نیت اساں سرچائی
عبد فرید بعید تھیوسے غم کیتے دل دیرے

ایک اور کافی کے ایک دو بند ملاحظہ فرمایئے ے

پوراتی پیر یئی گل دی نہ گل دی دال درمل دی
سدا جلدی تے ہتھ ملدی اجل دی تانگھ بلبل دی

وتاں رولدی پٹی تھلدی　　نہ ٹلدی سک برو چیل دی
سڑ مندی سیجھ بخمل دی　　تلیندی قول زبل دی
سوہنی نوں تانگھ ساول دی　　ازل دی ہے نہ اجکل دی

دو بند ایک اور کافی کے سنئیے اور داد دیجئے، زبان سے الفاظ نہیں نکل رہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آبشار سے پانی گر رہا ہے سہ

سوز اندر وچ سول جگر وچ　　آیم برو چ روہ ڈونگر وچ
سخت سفر وچ ظلم قہر وچ　　ہوت نہ کیتم کاری
درد فرید جدید جدیدے　　عید بعیدے بخت عنیدے
شوق شدیدے موجھ مزیدے　　یار برہوں سرباری

یہ ہے خواجہ صاحب کی شاعری کا مختصر تعارف خواجہ صاحب کا باقی کلام آپ کے سامنے ہے۔ اسے جب آپ دیکھیں گے تو یقیناً تعریف و تعارف سے بڑھ کر اور بالاتر پائینگے۔ خواجہ صاحب کی بلند پایہ شاعری کے شایان شان تعارفی الفاظ میرے پاس کہاں؛

خواجہ صاحب کی مقبولیت

یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی ولایت وکرامات وتقدس کی شہرت کے ساتھ ساتھ خواجہ صاحب کے کلام نے شہرت ومقبولیت حاصل کی یا خواجہ صاحب کی شاعری کے صدقے ان کی ولایت نے شہرت پائی۔ بہرحال دونو باتوں میں جو شہرت ومقبولیت عام ان میں حاصل ہوئی وہ اور کم کسی کو ہوئی ہوگی۔ اور آپ کے کمال شاعری نے تو مقلدین وتبعین کا ایک بہت بڑا گروہ پیدا کردیا جن میں وہ حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے مقامات تصوف تو نہایت پاکبازانہ طریقہ پر طے کئے مگر خواجہ صاحب کی تقلید میں ولایت کے لئے شاعری فرمانا بھی چونکہ ضروری سمجھا گیا۔ اس لئے نہایت بھونڈے پن کی شاعری کو اپنے لئے طغرائے امتیاز سمجھ کر خواجہ صاحب رحمہ اللہ کا منہ چڑاتے رہے۔ اس شاعری سے انہیں یا ان کی شہرت ولایت کو تو خیر کوئی فائدہ پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو مگر اتنا تو معلوم ہوگیا کہ حضور خواجہ رحمہ اللہ کے کلام کی مقبولیت حدود تخمین وظنوں سے بہت ہی درار ہے اور اس کے ساتھ اگر مصنف گوہر شب چراغ کا بیان بھی ملا کر پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اہل علم کے طبقات کے اندر پنجاب

و بیرون پنجاب میں خواجہ صاحب حد سے زیادہ مقبول و محبوب تھے۔ حتٰے کہ آپ کے کمال کے بیان کے لئے دن منائے گیئے اور مضامینِ نثر و نظم پڑھے گئے۔ دیکھئے فیروز صاحب کیا کہتے ہیں۔

"خواجہ صاحب کے کمال کا شہرہ کچھ ریاست تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ہندوستان اور اسکے باہر اکثر ممالک میں بھی آپ کے گنوں کے گیت گائے جاتے تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے کہ آپ کی مدح خوانی کا چرچہ اس قدر ترقی پذیر ہوا کہ مشاعروں میں مصرعِ طرح مجوز ہو کر آپ کی تعریف میں نظمیں پڑھی جانے لگیں۔ سب سے پہلے دہلی والوں نے جلسے کئے پھر ان کی تقلید میں الٰہ آباد نے بھی مدح خوانی کی محفلیں گرم کیں۔ کاش کہ خواجہ صاحب جیسے برگزیدہ انسان صفحۂ ہستی پر ہمیشہ موجود رہتے" گوہر شب چراغ صـ۳۴

اور پچھلے چند دنوں سے تو بہاول پور کالج اور "العزیز" کے کارکنوں کی توجہات حضور خواجہ صاحب کے کلام کی طرف اس قدر مبذول ہو گئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کے پیغام کو قوم کے کانوں میں ملک کے ہر بعید گوشے تک پہنچا کے دم لیا جائیگا۔ کالج میں "فرید ڈے" منائے جاتے رہے اور کارکنانِ "العزیز" نے علاوہ "فرید ڈے" منانے کے حضور کے کلام کو اہلِ علم کی خاطر ملک کی مشترکہ زبان اردو میں بھی ترجمہ کر دیا ہے جو آپ کے سامنے ہے اور اس عرق ریزی و جانکاہی کی داد دینا آپ کے ذمے ہے۔ امید کہ آپ حضرات اس کی پوری پوری قدر فرمائینگے۔

حضور کے کلام کی مقبولیت کی ایک اور دلیل یہ بھی ہے کہ لاہور ریڈیو سے خواجہ صاحب کا کلام جتنا پیش کیا جاتا ہے اتنا شاید ہی اور کسی کا کلام پیش کیا جاتا ہوگا۔ مگر بدقسمتی سے ریڈیو سٹیشن کے کارفرماؤں سے آج تک اتنا نہ ہو سکا کہ خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے سننے والوں کو روشناس کرائیں جس طرح وہ دوسرے زندہ و مردہ شاعروں کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے ہیں اسی طرح اگر خواجہ صاحب کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچاتے رہتے تو کیا ہرج تھا لیکن شاید "ریڈیوں" کی روایتی "نابینانہ تقسیم" کے بعد "اپنوں" میں کوئی ایسا ماہرِ فن میسر ہی نہ آتا ہو گا جو خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے کلام اور ان کی زندگی پر روشنی ڈال سکے اگر یہی مجبوری ہے تو معذوری ہے ورنہ ریڈیو والوں کو ضرور حضور خواجہ صاحب رحمہ اللہ کی ذاتِ گرامی کی طرف گوشۂ چشم توجہ مبذول کر لینا چاہیئے۔

حضور کی وفات حسرت آیات

یہ ایسا موضوع ہے جس پر قلم اُٹھانا ہماری طاقت سے باہر ہے اس

وقت دو بیان ہمارے سامنے ہیں ایک مولانا عزیز صاحب مرحوم کا اور دوسرا انور صاحب فیروز صاحب ایک بعد دیگرے وہی نقل کر دیے جاتے ہیں تاکہ اس حادثہ جانکاہ کی تفصیلات بھی ناظرین سے پوشیدہ نہ رہیں۔

مولانا صاحب مرحوم فرماتے ہیں اور چونکہ اس میں مولوی رکن الدین کا ذکر آتا ہے اس لئے غالباً انہیں کی روایت سے فرماتے ہیں۔

"حضرت فرید بوقت سحر شب چہارشنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ پلنگ پر سوئے ہوئے تھے دایاں ہاتھ سینے پر تھا۔ کمال استغراق کی حالت تھی اور شغل اسم ذات میں مصروف تھے ضربات پے در پے جاری تھیں اسی حالت سرعت متنفس کا احساس کر کے حاضرین اور رکن الدین بھی روتا رہا۔

صبح کی نماز کے وقت ولاور خاں خادم خاص نے دوائی پینے کے لئے عرض کیا آپ نے اسکی طرف دیکھ کر اشارہ فرمایا اس نے دوائی پلائی اشراق کے وقت برکت علی ربابی نے کچھ شعر پڑھنے کی اجازت چاہی تو اس وقت آپ نے انکار فرما دیا پھر عرض کیا پھر بھی منع فرمایا۔

ضعف کمال تھا جو بہت جلد جلد بڑھنے لگا حتٰی کہ دوپہر کے وقت مایوسی کے آثار پیدا ہوئے اور مغرب کے وقت رحلت ہوئی۔"

فیروز صاحب گوہر شب چراغ میں صـ۳۵ پر فرماتے ہیں۔

ڈنیا تو ازل سے لعل اگلتی رہی مگر موت ہے کہ نگل نگل کر شکم سیر نہیں ہونے پاتی۔ آہ روئیں تو کس کس کو اور غم کھائیں تو کس کس کا۔ دس نہیں بیس نہیں یہاں تو سرے سے سب کا صفایا ہے اور کچھ اسی پر ہی اکتفا نہیں بلکہ دیکھو تو اب بھی کائنات کی کائنات سب اسی ایک ہی رو میں بہی چلی جاتی ہے نہ شاہ کی کچھ حقیقت ہے اور نہ پیر فقیر کی کوئی پوچھ چنانچہ خواجہ صاحب بھی اسی اصول کے ماتحت بعارضہ دنبل بیمار ہوئے اور اگرچہ حالت امید افزا تھی مگر ہر دم انہیں یہی کہتے سنا گیا ؂

گذریا ویلھا ہسن کھلن دا، آیا وقت ننھ پیٹ چلن دا
او کھا پینڈا دوست ملن دا جان لباں پر آندی ہے

آخر لسان الغیب کی بات پوری ہوئی اور ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ کو بروز چہار شنبہ اس دار ناپائیدار سے آپ راہگرائے عالم بقا ہوئے۔"

سینکڑوں مراثی اور قطعات تاریخ لکھے گئے۔ ملک بھر میں غم والم کی لہر دوڑ گئی اور ریاست بہاول پور میں خاص طور پر غم کی گھٹائیں چھا گئیں۔ مولوی عزیزالدین صاحب مرحوم خوشنویس سرکار ابد قرار کا قطعہ تاریخ گوہر شب چراغ سے نقل کیا جاتا ہے۔

مرشد شاہِ ما غلام فرید الذی کان راضیاً برضاہ
شاہ ملک طریقت و عرفاں صاحب العز والبہا والجاہ
نافیٔ غیر بشت واحد ذکرہٗ لا الہ الا اللہ
اعتقادش بدل خلائق را وصفہ فی اللسان والافواہ
روح والاش چوں صعود نمود سر من کان فی السما بلقاہ
ہر مقامے کہ بود طے فرمود قد علا قدرہٗ وملا اعلاہ
جایگاہش جوار رحمت باد جعل اللہ جنتہٗ مثواہ
سالِ ترحیل او عزیز بگفت
جا، مشوی لہ مرطاب ثراہ
۱۳۱۹ھ

اناللہ وانا الیہ راجعون، فرحمہ اللہ وقدس اسرارہ العزیز وطاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

ڈیرہ غازیخاں
۲۲ مارچ ۱۹۴۴ء

عبدالرشید نسیم
(طالوت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوانِ فریدؒ

کافی نمبر ۱

یہ کافی حج کے موقع پر بیت اللہ شریف سے وداع ہوتے ہوئے آپ نے ۱۲۹۲ھ میں ارشاد فرمائی تھی، اس میں فراق کعبہ اور مناقب قبلہ کا بیان ہے اور آخیر میں پھر زیارت کی تمنا کی گئی ہے

(۱)

اَج سانولڑے مُکلایا سر بارڈُکھاند اچایا

حل لغات:۔ سانولڑا:۔ سانول کی تصغیر ہے، وہ محبوب جس کا رنگ ملیح ہو، یہاں مراد بیت اللہ شریف ہے حرمت محبت اور عزت تو اس کی مسلم ہے مگر غلاف کے سیاہ ہونے کی نسبت سے اس کی ملاحت کی طرف بھی ایک اشارہ لطیف ہوگیا۔ مُکلایا:۔ اس نے الوداع کہی، وداع کی نسبت کعبہ شریف کی طرف صرف تعظیماً ہے، ورنہ وداع ہونے والے تو خود حضرت خواجہ ہیں۔ ڈُکھاندا:۔ دُکھوں کا۔ چایا:۔ اُٹھایا۔

ترجمہ:۔ آج محبوب ملیح (بیت اللہ شریف) رخصت ہو رہا ہے، اور سر پر رنج (و غم) کا بوجھ آن پڑا ہے (اُٹھایا ہے)۔

(۲)

اے قبلۂ اقدس عالی[1] ہر عیب کنوں ہے خالی

اتھ عبد عبید سوالی جیں جو منگیا سو پایا

[1] دیکھو فرہنگ

حل لغات :- اقدس :- پاک، عالی، بلند۔ عبد :- بندہ، غلام۔ عبید :- عبد کی تصغیر ہے، عبد عبید سے مراد بڑے چھوٹے بندے۔ جیں :- جس نے۔ منگیا :- مانگا، منگن مصدر سے ماضی منگیا،

ترجمہ :- یہ بلند مرتبہ اور پاک قبلہ ہر عیب سے خالی ہے، یہاں ہر چھوٹا بڑا سوالی بن کے آتا ہے، اور جو کچھ کوئی مانگتا ہے وہ پالیتا ہے۔

تشریح :- خدا تعالیٰ فرماتے ہیں اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھے بلائے، اس بند میں حضرت خواجہؒ اسی آیۃ کریمہ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں، کہ خدا تعالیٰ سے کعبۃ اللہ میں جو کچھ مانگو گے مل جائیگا۔

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو در کریم سے بندہ کو کیا نہیں ملتا

(۳)

وہ امن اللہ معظم وہ حرم اللہ محرم
وہ بیت اللہ مکرم، ہے رحمت دا سر مایا

حل لغات :- وہ :- حرف تعجب و تعظیم۔ امن اللہ :- اللہ تعالیٰ کے امن کی جگہ۔ معظم :- قابل عزت۔ حرم اللہ :- اللہ تعالیٰ کا حرم۔ محرم :- قابل تعظیم۔

ترجمہ :- سبحان اللہ! کعبہ قابل عزت اور اللہ تعالیٰ کے امن کی جگہ ہے، کیا ہی قابل تعظیم اللہ کا حرم ہے، سبحان اللہ! اللہ کا مکرم گھر ہے اور سرمایہ رحمت ہے۔

تشریح :- خدا تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا جو کعبۃ اللہ میں داخل ہوا، وہ امن میں آگیا حضور خواجہؒ اسی بنا پر کعبہ کو امن اللہ فرما رہے ہیں۔

(۴)

اے نور سیاہ مجسم ہے عین سواد الاعظم

تھیا بیشک آمن بے غم جو حرم احاطے آیا

حل لغات:۔ سواد الاعظم:۔ بڑی جماعت، کعبۃ اللہ چونکہ مسلمانوں کا مرکز ہے اسلئے خود اسے بڑی جماعت سے تعبیر کرنا اسکی مرکزیت کے علوشان کی دلیل ہے، سواد الاعظم مکہ مکرمہ کو بھی کہتے ہیں۔ آمن:۔ امن میں آنے والا۔ تھیا:۔ ہوا۔

ترجمہ:۔ یہ ملیح رنگ کا مجسم نور جماعت کا مرکز ہونے کے لحاظ سے، خود بہت بڑی جماعت ہے اور جو بھی حرم کے احاطہ میں آگیا وہ بے شک مامون اور بے غم ہوجاتا ہے۔

تشریح:۔ حدیث پاک میں آتا ہے، ید اللہ علی الجماعۃ، جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے، اس کی طرف حضرت خواجہ صاحب کا اشارہ ہے، کہ جو کعبۃ اللہ کی مرکزیت سے وابستہ ہوکر جماعت حقہ کے ساتھ منسلک ہوگیا وہ یقیناً مامون و مصئون ہوگیا، علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

تاتوانی باجماعت یار باش رونق ہنگامۂ احرار باش

(۵)

کر یاد حریم حرم کوں رکھ پیش پرانے غم کوں
دل آکھے کھانواں سم کوں ہے جیونڑ کوڑا جایا

حل لغات:۔ حریم:۔ احاطہ۔ سم:۔ زہر۔ پرانے:۔ پرانے، دیرینہ۔ جیونڑ:۔ جینا (مصدر)، کوڑا:۔ جھوٹ، کذب۔ اجایا:۔ بیکار، بے مصرف۔

ترجمہ:۔ حرم کے احاطے کو یاد کرکے سب بھولے بسرے غم پیش نظر ہوگئے، اب دل کی یہ حالت ہے کہ زہر کھاکر مرجانے کو جی چاہتا ہے، جینا ایک جھوٹی بات ہے اور فریب معلوم ہوتا ہے۔

(۶)

ہنڑ واگاں وطن ولایاں لکھ موجھ موںجھاریاں آیاں

ا۔ دیکھو فرہنگ

دل سچڑیاں پیتیاں لایاں ول میلیں یار خدایا

حل لغات :- سچڑیاں، سچیاں کی تصغیر ہے، سچی محبت۔ موجھ :- ملال۔ لایاں :- لگائی ہیں۔ ول :- پھر

ترجمہ :- اب وطن کی طرف واپسی کا وقت ہے، اور جدائی سے، انتہائی رنج و ملال چھایا ہے، دل نے سچی پیت لگائی ہے، اے خدا ہمیں پھر ملانا۔

(۷)

دل دلبر کیتے سکّے گھر شہر بازار نہ ٹکے
وِنج کھوسوں طوف دے دھکے ول جیکر بخت بھڑایا

حل لغات :- طوف :- طواف، کعبہ کے گرد گھومنا۔ سک :- تمنا۔ ٹکے :- ٹہرتی، آرام کرتی۔ کھوسوں :- ہم کھائیں گے وِنج :- جا کر۔ بھڑایا :- یاوری کی۔

ترجمہ :- دل دلبر کے لئے ترس رہا ہے، شہر، بازار اور گھر میں اسے آرام نہیں آتا، پھر اگر بخت نے یاوری کی تو طواف کعبہ سے بہرہ اندوز ہوں گے۔

(۸)

بن یار فرید ہجرساں رت رو رو آہیں کرساں
غم کھا اوڑک مرساں ڈکھ ڈکھریں جیڑا تایا،

حل لغات :- ہجرساں :- زار و نزار ہو جاؤں گی۔ رت :- لہو، خون۔ اوڑک :- آخر، آخر کار۔ جیڑا :- بدن، جسم، جی کی تصغیر۔

ترجمہ :- اے فرید! محبوب کے سوا اب کسی طرح نہیں گذار سکوں گا، آہیں کروں گا اور خون کے آنسو روتا رہوں گا۔ آخر اسی غم میں مرنا ہوگا، کیونکہ دکھوں نے جی کو مشکل میں پھنسا رکھا ہے۔

کافی نمبر ۲

(۱)

انہد مُرلی شور مچایا،

حل لغات:- انہد:- کیفیات تصوف میں سے وہ کیفیت ہے جس میں صاحب کیفیت یعنی سالک کے کانوں میں ایک خاص قسم کا شور سنائی دیتا ہے اس کیفیت کے طاری ہونے پر بہت سے مقامات و اسرار کھل جاتے ہیں، اور سنسکرت میں انہد کے معنی صدائے قلب ہیں، یہ ایک تپسیا کا عمل ہے (دل کی آواز)، مُرلی:- بانسری۔ بین:- ایک قسم کا باجہ، نے۔ مچایا:- برپا کیا۔

ترجمہ:- انہد کی بانسری نے شور برپا کر دیا ہے۔

تشریح:- یعنے مجھ پر وہ کیفیت طاری ہے جسمیں انہد کی بانسری کا شور برپا ہے اور مقاماتِ تصوف خود بخود طے ہوتے ہیں۔

؎ بشنو از نے چوں حکایت مے کند وز جدائیہا شکایت مے کند

(۲)

گُر نے پورے بید بتائے عقل فکر سب فہم گمائے
مدہوشی وچ ہوش سکھائے سارا سفر عروج سجھایا،

حل لغات:- گُر:- پیر، مرشد۔ فہم:- سمجھ۔ عروج:- ترقی۔

ترجمہ:- پیر نے سب پوشیدہ باتیں بتا دی ہیں (اسرار پر آگاہ ہوتے ہی)، عقل فکر اور سمجھ سب گم ہو گئے، ایسی مدہوشی طاری ہوئی کہ حقیقی ہوش کے مرحلہ تک پہنچ گئے اور روحانی ترقی کے سفر کا معاملہ سب سمجھا دیا۔

(۳)

وحدت عین عیان ڈٹھو سے طمس حقیقی سمجھ لیو سے،

مخفی کل اظہار تھیوسے ہر گن گیان دے گیت نوں پایا

حل لغات:۔ وحدت:۔ ایک ماننا، یہاں مراد توحید وجودی ہے جو حضرت خواجہ کا خاص مسلک تھا۔ عیان:۔ ظاہر ڈٹھوسے:۔ ہم نے دیکھے۔ طلمس حقیقی:۔ غیرت کا مٹ جانا اور نظر میں ایک ہی ایک رہ جانا۔ مخفی:۔ پوشیدہ اظہار:۔ مراد ظاہر۔ گیان:۔ علم۔ گن:۔ نیکی۔

ترجمہ:۔ توحید وجودی کو ظاہر ظہور دیکھ لیا اور غیر کے مٹ جانے کے معنے سمجھ میں آ گئے۔ کل پوشیدہ باتیں ظاہر ہو گئیں اور ہر قسم کے علم و ہنر کی باتیں ہم نے پالیں۔

(۴)

تھئے واضح مشہود دقائق، تھئے لائح انوار حقائق
ظاہر گجھ سب گجھ دے لائق قربتے بعد دا فرق اٹھایا

حل لغات:۔ مشہود:۔ مشاہدہ میں آجانے والے۔ دقائق:۔ دقیقہ کی جمع باریک باتیں، راز کی باتیں۔ لائح:۔ واضح، منور۔ حقائق:۔ حقیقت کی جمع۔ گجھ:۔ مخفی چھپی ہوئی بات۔ قرب:۔ قریب ہونا۔ بُعد:۔ دُور ہونا۔

ترجمہ:۔ راز کی باتیں جو نہایت باریک ہوتی ہیں، یہاں مشاہدہ میں آ گئیں، حقیقتوں کے نور بالکل ظاہر ہو گئے۔ پوشیدہ باتیں کھل گئیں اور دور و نزدیک کا فرق مٹ گیا۔

تشریح:۔ یعنی مقامات تصوف میں سے وہ مقام حاصل ہو گیا جس میں دور و نزدیک کا فرق مٹ جاتا ہے اور سب اسرار پر آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔ کشف قلوب کے انتہائی مراحل طے ہو کر حقیقت کے مشاہدہ کی مستی ہر وقت طاری رہتی ہے۔

(۵)

بُنسی خوب تبایاں باتاں گجھڑے راز انوکھیاں گھاتاں
گم تھیاں کوڑیاں ذات صفاتاں لِمَنِ الْمُلْکُ دا دورہ آیا

حل لغات:۔ بنسی:۔ بانسری۔ گجھڑے:۔ مخفی، چھپے ہوئے۔ الوکھی:۔ نئی نئی عجیب۔ کوڑیاں:۔ جمع کوڑی، جھوٹی، غلط۔ لمن الملک:۔ آیۂ کریمہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کی طرف اشارہ ہے، جس کے معنی ہیں، خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا، آج ملک کس کا ہے؛ تو جواب یہ ہوگا صرف ایک خدا کا جو سب پر غالب ہے

ترجمہ:۔ انہد کی بانسری نے خوب باتیں بتائیں پوشیدہ راز اور انوکھی گھاتیں اس نے سُجھادیں جھوٹے ذات صفات جو ہم نے بنا رکھے تھے وہ سب گم ہو گئے اور وہ دُور پیش نظر ہو گیا جب خدا تعالیٰ فرمائیگا، آج ملک کس کا ہے اور جواب میں صرف یہی کہا جا سکے گا، ایک خدا کا جو سب پر غالب ہے۔

(۶)

خمر طہوروں پی پیمانے ‏ تھیوسے عاشق مست یگانے
بُھل گئے صوم صلوٰۃ دوگانے ‏ رندی مشرب سانگ رسایا

حل لغات:۔ خمر طہور:۔ پاک شراب جو بہشت میں ملے گی۔ پیمانہ:۔ پیالہ۔ یگانہ:۔ بے نظیر۔ صوم:۔ روزہ۔ صلوٰۃ:۔ نماز۔ مشرب:۔ مسلک، طریقہ۔ سانگ:۔ سوانگ، کوئی صورت اختیار کرنا۔ رسایا:۔ اختیار کیا۔

ترجمہ:۔ شراب طہور کے ساغر پی پی کر ہم بے نظیر مست عاشق ہو گئے ہیں، نماز کے دوگانے اور روزے ہم نے بُھلا دیئے اور رندی مسلک کا سوانگ رچا لیا ہے۔

(۷)

جانڑں کون گنوار مقلّد ‏ وہ وہ ریت مقدس جیّد
تھی مطلق بے قید موحد ‏ سبھ صورت وچ آپ سمایا

حل لغات:۔ گنوار:۔ جاہل، اجنبی۔ مقلّد:۔ تصوف نہ جاننے والا صاحب تقلید، مشاہدے سے ناواقف علم کی بنا محض نقوش کتب پر رکھنے والا، یہاں مقلد کے وہ عام معنے مراد نہیں جو غیر مقلد کی ضد ہے، یعنی تقلید کی پابندیوں میں جکڑا ہوا۔

ترجمہ:۔ یہ جاہل کتابوں کے کیڑے اس پاک اور کھری روش کو کیا جان سکتے ہیں، یعنی توحید وجودی کو وہ ذاتِ مطلق

جو واحد اور بے قید ہے ہر صورت میں اس کا جلوہ ظاہر ہے۔

(۸)

جب ہک رمز ملی توحیدوں　دل آزاد ڈٹھم تقلیدوں
تھیکر فرد، فرید! فریدوں　ہتری روحی وعظ سنایا،

حل لغات:۔ رمز:۔ اشارہ۔ توحید:۔ خدا کو ایک جاننا یہاں مراد توحید وجودی ہے جو حضرت خواجہؒ کا مسلک خاص ہے۔ تقلید:۔ پیروی کرنا، یہاں مراد ہے اپنے مشاہدہ کے خلاف صرف کتابی علم پر دار و مدار رکھنا۔ فرد:۔ اکیلا ہونا۔ ہتری روحی:۔ ایک مشہور بزرگ کا مقولہ، اس سے مراد توحید وجودی کا وعظ ہے، ہتری روحی کے لفظی معنے میرا ضمیر اور میری روح ہے، وہی ذات احد و بے ہمتا ہے۔

ترجمہ:۔ جب توحید وجودی کا ایک اشارہ ملا تو دل کتابی علوم سے آزاد ہو گیا اور فرید نے فریدیت اور انانیت سے علیحدہ ہو کر توحید وجودی کا وعظ سنایا۔

کافی نمبر ۳

(۱)

بن دلبر شکل جہان آیا　ہر صورت عین عیان آیا

حل لغات:۔ دلبر:۔ محبوب۔ عیان:۔ ظاہر۔

ترجمہ:۔ میرے محبوب (کے مظاہر قدرت) دنیا کی صورت میں متشکل ہو گئے، اور ہر صورت میں وہی (جلوہ نما اور) ظاہر ہے۔

(۲)

کتھے آدمؑ تے کتھے شیثؑ نبی　کتھے نوحؑ کتھاں طوفان آیا

آتا ۳۰ دیکھو فرہنگ

حل لغات:۔ کتھے:۔ کہیں۔ کسی جگہ۔

ترجمہ:۔ کہیں آدم کا ظہور ہوا، اور کہیں شیث نبی کا، کہیں نوح اور کہیں ان کا طوفان آیا۔

(۳)

کتھے ابراہیم خلیل نبی　　کتھے یوسف وچ کنعان آیا

حل لغات:۔ وچ:۔ اندر۔ درمیان:۔ میں۔

ترجمہ:۔ کہیں ابراہیم خلیل اللہ تشریف لائے اور کہیں کنعان میں یوسف علیہ السلام آئے۔

(۴)

کتھے عیسٰی تے الیاس نبی　　کتھے لچھمن رام تے کان آیا

ترجمہ:۔ کہیں عیسٰی اور الیاس نبی پیدا ہوئے اور کہیں لچھمن، رام اور کاہن آئے۔

(۵)

کتھے ذکریا کتھے یحیٰی ہے　　کتھے موسیٰ بن عمران آیا

ترجمہ:۔ کہیں ذکریا اور یحیٰی علیہما السلام ہیں اور کہیں حضرت موسیٰ بن عمران تشریف فرما ہوئے۔

(۶)

بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کتھاں، ما　　کتھے اسد اللہ ذیشان آیا

حل لغات:۔ ذیشان:۔ شان والا صاحب شان و شکوہ۔ اسد اللہ:۔ شیر خدا، مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ:۔ کہیں حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ شرف افزائے وجود ہوئے اور کہیں صاحب شان اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ ابن ابی طالب جلوہ گر ہوئے۔

(۷)

کتھے حسن حسین شہید بنڑے کتھے مرشد فخر جہان آیا

حل لغات:۔ بنڑے۔ بنے

ترجمہ:۔ کہیں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے اور کہیں پیر طریقت خواجہ فخر جہان علیہ الرحمۃ صاحبؒ آئے۔

(۸)

کتھے احمد شاہ رسولاں دا محبوب سبھے مقبولاں دا

استاد نفوس عقولاں دا سلطاناں سر سلطان آیا

حل لغات:۔ نفوس:۔ نفس کی جمع، مراد روح۔ عقول:۔ عقل کی جمع۔ فلسفے اور تصوف کی اصطلاح میں عقل سے وہ نوری مخلوق مراد ہے جسے شرع کی اصطلاح میں ملک یا فرشتہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ سبھے:۔ تمام، سب

ترجمہ:۔ کہیں رسولوں کے شہنشاہ، ہر مقبول کے محبوب، اور ارواح و ملائک کے اُستاد (نبی آخر الزمان، احمد علیہ السلام) تشریف لائے جو سلطان السلاطین ہیں۔

(۹)

تنزیل کتھاں، جبریل کتھاں توریت زبور انجیل کتھاں

آیات کتھاں ترتیل کتھاں حق باطل دا فرقان آیا

حل لغات:۔ تنزیل:۔ قرآن اُترنا، وحی۔ آیات:۔ جمع آیت کی، قرآن مجید کا ایک فقرہ۔ ترتیل:۔ قرآن کریم کو صحیح اور خوش الحانی سے پڑھنا۔

ترجمہ:۔ کہیں وحی اور کہیں جبریل علیہ السلام کہیں توریت، زبور اور انجیل ہیں۔ کہیں آیتیں ہیں اور کہیں خوش خوانی ہے۔ قرآن کی جو حق و باطل میں فرق کرتے آیا ہے۔

(۱۰)

کل وچ کل شی ظاہر ہے سونڑھا ظاہر عین مظاہر ہے

کتھے ناز نیاز دا ماہر ہے کتھے درد کتھاں درمان آیا

حل لغات:۔ مظاہر:۔ مظہر کی جمع۔ درماں۔ دوا، علاج۔ سونڑھا:۔ خوبصورت محبوب

ترجمہ:۔ ہر چیز میں اس کا جلوہ ہے بلکہ جلوہ فرمائی کی انتہا یہ ہے کہ محبوب عین مظاہر قدرت ہو گیا ہے کہیں ناز و نیاز معشوقانہ کے کاموں کا ماہر ہوتا ہے۔ اور کہیں درد اور دوا ہو کے آتا ہے۔

(۱۱)

کتھے ریت پریت دا ویس کرے کتھے عاشق تھی پردیس پھرے

کھلے گل وچ مارو کیس دھرے لٹ دھاری تھی مستان آیا

حل لغات:۔ ریت:۔ رسم۔ ویس۔ لباس۔ پوشاک۔ پردیس:۔ مسافری غریب الوطنی۔ گھر سے نکل کر جہاں کوئی مسافر جائے اُس مقام کو پردیس کہتے ہیں۔ دیس کی ضد پردیس۔ کھلے۔ کھلے ہوئے، پریشان بال۔ گل وچ۔ گردن میں۔ گلے میں۔ مارو۔ ظالم، خونخوار۔ کیس:۔ موئے سر۔ لٹ دہاری:۔ ہندوؤں کا ایک فرقہ جو اپنے بال نہیں منڈاتا۔ اس فرقہ کا نام لٹ دہاری یعنے بال چھوٹے ہوئے رکھنے والا فرقہ۔

ترجمہ:۔ کہیں رسم و رواج اور محبت کا بھیس کرتا ہے کہیں عاشق ہو کر پردیس میں پھرتا رہتا ہے۔ گلے میں خونی بال کھلے ہوئے چھوڑ کر لٹ دہاریوں کی صورت میں وہ مست پھرتا ہے۔

(۱۲)

کتھے پنڈت جوسی جوگی ہے کتھے سامی تے کتھے بھوگی ہے

کتھے مصر براگی روگی ہے کتھے بید بیاس گیان آیا

حل لغات:۔ پنڈت جسے علم سنسکرت کا عالم جوسی،۔ ستاروں کے علوم سے واقف اور فال نکالنے والا۔ جوگی:۔ وہ لوگ جو اپنی زندگی ریاضت میں وقف کر کے گیروا لباس پہن کر تارک دنیا ہو جاتے ہیں۔ سامی۔ سوامی کا مخفف ہے قابل احترام۔ بھوگی:۔ براگی۔ روگی:۔ صاحب درد۔ بید۔ بیاس وغیرہ اسی قسم کے اصطلاحات ہیں۔

ترجمہ:۔ کہیں پنڈتوں جوسیوں اور جوگیوں کے بھیس میں نظر آتا ہے کہیں سوامی بزرگ اور کہیں بھوگ بھوگنے والا ہے کہیں مصر برہمن، براگی اور روگی ہے اور کہیں بید ابیاس کے عالم کی صورت نظر آتا ہے۔

(۱۳)

خاموش فریدا اسرار کنوں چپ بیہودہ گفتار کنوں

پر غافل ناں تھی یار کنوں ایہو لاریبی فرمان آیا

حل لغات:۔ اسرار:۔ سر کی جمع راز۔ لاریبی فرمان:۔ وہ فرمان جس میں کوئی شک نہ کیا جا سکے یعنے فرمان خدا۔

ترجمہ:۔ اگرچہ یہ سب مظاہر قدرت الہی ہیں۔ مگر اے فرید ان راز کی باتوں کو بیان نہ کر اور خاموش ہو جا اس بیہودہ گفتار کو چھوڑ دے مگر یار سے غافل نہ ہو جانا کہ خدا کا فرمان یہی ہے:

کافی نمبر ۴

(۱)

تھئی تابع خلقت سب تاں وی کیا تھی پیا ہئی گم تھیون مطلب

حل لغات:۔ تھئی:۔ ہو گئی۔ تابع:۔ فرمانبردار

ترجمہ :۔ اگر سب مخلوق تمہارے تابع ہو گئی ہے تو کیا ہو گیا، اصل مطلب تو یہ تھا کہ تم خود گم ہو جاؤ یعنی اپنے نفس امارہ کو مارنا ہی حقیقی مقصد ہے۔ ذات باری کی محبت میں کھویا جانا مقصد زندگی ہے۔

(۲)

تیڈا رشد ارشاد وی تونڑے ورنج پہنتا عجم، عرب

تاں وی کیا تھی پیا،

حل لغات :۔ رُشد :۔ نیکی، زہد۔ ارشاد :۔ پیری مریدی، دوسروں کو ہدایت کرنا۔ ورنج پہنتا۔ جا پہونچا۔
ترجمہ :۔ اگر تمہارے زہد و ہدایت کا چرچا عجم عرب تک پھیل گیا ہے تو کیا ہو گیا۔

(۳)

پڑھ پڑھ بید پوران صحائف پیا سکھیوں علم ادب

تاں وی کیا تھی پیا

حل لغات :۔ بید :۔ وید۔ پوران ہنود کی مقدس کتابیں۔ صحائف جمع صحیفہ کی، آسمانی کتابیں تورات، انجیل، زبور، قرآن مجید
ترجمہ :۔ وید، پران اور دوسرے آسمانی صحیفے پڑھ پڑھ کر پھر علم ادب بھی تو سیکھ گیا تو کیا ہو گیا۔

(۴)

سارے جگ تے حکم چلاویں پاتشاہی دا منصب

تاں وی کیا تھی پیا

حل لغات :۔ جگ :۔ جہان، عالم۔ حکم چلاویں :۔ تو حکمرانی کرتا ہے۔ منصب :۔ مرتبہ
ترجمہ :۔ شاہی مرتبے کو حاصل کر کے اگر تو نے ساری دنیا پر حکمرانی کی تو کیا ہو گیا۔

(۵)

دنیا دے وِچ عزت پایو گیوں عقبیٰ نال طرب

تاں وی کیا تھی پیا

حل لغات:۔ عقبےٰ:۔ آخرت۔ طرب:۔ خوشی

ترجمہ:۔ اگر دنیا میں تم نے عزت پائی اور اگر آخرت میں تم مسرت سے گئے، یعنی عاقبت بالخیر ہوئی تو پھر کیا ہو گیا؛

تشریح:۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

زاہد کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبےٰ بھی چھوڑ دے

(۶)

سنّی پاک تے حنفی مذہب رکھیو صوفی دا مشرب،

تاں وی کیا تھی پیا

ترجمہ:۔ اگر تو حنفی مذہب، صوفی مشرب پاک سنی اہل سنت والجماعت ہے۔ تب بھی کیا ہوا؛

(۷)

وِچ آثار، افعال، صفاتیں جے یار گھدو ہی لبھ

تاں وی کیا تھی پیا

حل لغات:۔ آثار جمع اثر کی، نشانیاں۔ افعال جمع فعل کی، کام۔ صفات جمع صفت کی اوصاف۔ جے:۔ اگر۔ گھدوئی:۔ لیا تو نے۔ لبھ:۔ پایا، گم شدہ چیز کے پا جانے کو لبھنا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اگر اوصاف و افعال اور نشانیوں میں تو نے یار کو پا لیا تو کیا ہو گیا؛

(۸)

غوثی قطبی رتبہ پاتو، تھیوں یشخ شیوخ لقب
تاں وی کیا تھی پیا

ترجمہ:۔ اگر تو غوث اور قطب کے مرتبہ پر پہنچ گیا اور لوگوں نے تجھے یشخ الشیوخ کا لقب دے دیا تو پھر کیا ہوا؟

(۹)

شعر فرید تیڈا اوبج ہلیا، ہند ماڑ دکھن پورب
تاں وی کیا تھی پیا

حل لغات:۔ ہلیا: مشہور ہوا، شائع ہوا۔ ماڑ: علاقہ مارواڑ جیسلمیر راجپوتانہ

ترجمہ:۔ اے فرید اگر تمہارے شعر ہند، ماڑ اور دکھن پورب میں مشہور ہو گئے تو آخر ہو کیا گیا؟

تشریح:۔ یعنے ان سب باتوں سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو گم کرو۔

کافی نمبر ۵

(۱)

تیڈے نیناں تیر چلایا تیڈی رمزاں شور مچایا

حل لغات:۔ نین: آنکھ۔ رمز: اشارات، غمزے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب! تیری آنکھوں نے تیر چلائے اور تیرے اشاروں نے شور برپا کر دیا۔

(۲)

المست ھزار مرایا لکھ عاشق مار گنوایا

ترجمہ :- ہزاروں مست اور لاکھوں عاشق مرگر گنوا دیئے۔

(٣)

ابراھیم اڑاہ اڑایو بار برہوں سر چایا،

حل لغات :- اڑاہ :- آگ کا ڈھیر۔ چِخہ۔ اڑایو۔ تو نے پھنسایا۔ برہوں :- ہجر و فراق، عشق و محبت

ترجمہ :- ابراہیم علیہ السلام نے تیری محبت کا جو بوجھ سر پر اُٹھایا۔ تو تو نے اُسے (نمرود کی) آگ میں جھونکا دیا۔

(٤)

صابر دے تن کیڑے بچھے موسےٰ طور جلایا

حل لغات :- تن :- بدن۔ بچھے :- پیچھے پڑ گئے۔ طور :- ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام حاصل ہوا تھا۔

ترجمہ :- ایوب صابر علیہ السلام کے بدن میں کیڑے ڈال دیئے۔ اور حضرت موسیٰ کو دجلوہ کی خاطر، طور کی طرف لے گیا۔ اور وہ پہاڑ جلادیا

(٥)

ذکریا کلوتر چیرایو یحییٰ گھوٹ کوھایا

حل لغات :- کلوتر :- آری۔ چیرایو :- چرا ڈالا۔ گھوٹ :- دولہا۔ کوہایا :- قتل کرایا۔ ذبح کرایا۔

ترجمہ :- حضرت ذکریا علیہ السلام کو تو نے آرے سے چرا دیا۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو عروسی شباب میں قتل کرا دیا۔

(٦)

یونس پیٹ مچھی دے پایو نوحؑ طوفان لڑھایا

حل لغات :- مچھی :- مچھلی، ماہی۔ لڑھایا :- بہالے گیا۔

ترجمہ :- حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا اور نوح علیہ السلام کو طوفان کی آزمائش میں ڈالا۔

(۷)

شاہ حسنؑ کوں شہر مدینے زہر دا جام پلایا

ترجمہ :- امام حسن رضی اللہ عنہ کو مدینے میں زہر کا پیالہ پلایا گیا۔

(۸)

کربلا وچ تیغ چلا کر اڑہا کیس کرایا

حل لغات :- اڑہ :- اتنا بڑا، اہم۔ کیس کرایا :- حادثہ برپا کرایا۔

ترجمہ :- کربلا میں تلوار چلا کر ایک بہت بڑا حادثہ برپا کرایا گیا۔

(۹)

شمس الحق دی کھل لہوایو سر مدسر کپوایا

حل لغات :- کھل :- کھال، پوست۔ لہوایو :- تو نے اُتروائی۔ کپوایا :- کٹوایا

ترجمہ :- شمس الحق کی چمڑی اتروائی گئی۔ اور سرمد شہید کا سر کاٹا گیا۔

(۱۰)

شاہ منصور چڑھایو سولی مستی سانگ رسایا

حل لغات :- سولی :- دار۔ سانگ رسایا :- سوانگ رچایا۔ تماشا دکھلایا۔

ترجمہ :- حسین بن منصور حلاج کو دار پر چڑھا کر مستی کا سوانگ رچایا گیا۔

(۱۱)

مجنوں کارن لیلےٰ ہو کر سو سو ناز ڈکھایا

حل لغات :- کارن :- خاطر، واسطے۔ ترجمہ :- مجنوں کی خاطر لیلیٰ کے بھیس میں سو سو طرح کے ناز دکھائے۔

(۱۲)

خسرو تے فرہاد دی خاطر شیریں نام دھرایا

حل لغات:۔ نام دھرایا:۔ نام رکھوایا۔

ترجمہ:۔ خسرو اور فرہاد کی خاطر شیریں اپنا نام رکھالیا۔

(۱۳)

درد دا بار اٹھایا ہر ہک اپنا وقت نبھایا

ترجمہ:۔ ہر ایک نے درد (محبت کا) کا بوجھ اٹھا کر اپنا وقت کاٹا (بسر کیا)

(۱۴)

کر قربان فرید سر اپنا تیڈڑا وارا آیا ہے

حل لغات:۔ تیڈڑا:۔ تیرا۔ وارا:۔ باری

ترجمہ:۔ اے فرید اب تو اپنا سر قربان کر دے کیونکہ، اب تیری ہی باری ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نالۂ بلبل شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

کافی نمبر ۶

(۱)

چوڑا انا ڈے جیسلمیر دا سوہا رنگاڈے خاص اجمیر دا

حل لغات:۔ جیسلمیر:۔ ایک شہر کا نام ہے جو ریاست جیسلمیر کا دارالخلافہ ہے۔ اور جہاں چوڑے عمدہ بنتے ہیں۔ انا ڈے:۔

منگادے۔ سوہا:۔ شادی کے رسوم کا رنگین کپڑا۔ رنگاڈے:۔ رنگوادے۔
ترجمہ:۔ مجھے جیسلمیر کی چوڑیاں منگادے اور خاص اجمیر میں سے دو پٹہ رنگوادے۔

(۲)

ہووے اصلی خاص مریچہ نا نقلی ول پھیر دا

حل لغات:۔ مریچہ:۔ مارواڑ کے علاقہ کے اصلی باشندوں کو ہماری زبان میں مریچہ کہتے ہیں۔ یعنے خاص مارواڑی ہو
ول پھیر:۔ ول۔ پیچ تہ غیر صحیح صورت۔ پھیر:۔ بمعنے دگرگوں۔ پیچ
ترجمہ:۔ وہ دوپٹہ اصلی اور خاص مریچہ (مارواڑی) ڈیزائن کی ہو۔ نقلی ہرگز ہرگز نہ ہو۔

(۳)

جلدی آوے ناں چر لاوے کم نہیں اتھ دیر دا،

حل لغات:۔ چر:۔ دیر۔ اِتھ:۔ یہاں۔ کم:۔ کام، مطلب۔
ترجمہ:۔ جلدی منگائی جائے دیر نہ ہوجائے کیونکہ یہاں کام دیر سے کرنے کا نہیں۔ یعنے میں دیر برداشت نہیں کر سکتی۔

(۴)

برہوں دا چوڑا پریت دا سوہا کاک ندی دے گھیر دا

حل لغات:۔ برہوں:۔ فراق، ہجر، جدائی۔ پریت:۔ محبت، عشق۔ کاک:۔ ایک ندی نہر کا نام ہے۔ گھیر:۔ ندی کی جائے، جو گھاٹ
ترجمہ:۔ چوڑا ہجر و فراق کا ہو۔ اور سوہا (رسمی رنگین دوپٹہ) محبت کا ہو۔ لیکن یہ دونو کاک ندی (بحرِ محبت) کے گھاٹ سے تعلق رکھتے ہوں۔

(۵)

بچھوا بیکانیری گھنساں سجڑے کھڑے پیر دا

حل لغات:۔ بچھوا۔ پازیب، پاؤں میں پہننے کا زیور۔ ایک ہتھیار کا نام بھی ہے خنجر، کٹاری، مگر یہاں پہلا معنی مراد ہے۔
گھنساں:۔ میں لوں گی۔ سجڑے کھبڑے:۔ سجے کھبے کی تصغیر۔ جنکے معنی دائیں بائیں کے ہیں پر بمعنی پاؤں۔
ترجمہ:۔ دائیں بائیں پاؤں کے بیکانیری ساخت کی، پازیب لوں گی۔

(۶)

سہجوں پیساں پا ٹھمکیساں　　تھورا چیساں ڈیر دا،

حل لغات:۔ سہجوں:۔ سہج سے آسانی عمدگی سے۔ پیساں:۔ پہنونگی۔ ٹھمکیساں:۔ سجاؤں گی۔ حظ حاصل کرونگی
تھورا۔ احسان، منت۔ ڈیر:۔ دیور۔ خاوند کا بھائی
ترجمہ:۔ یہ زیور پہن کر خوب سجاؤں گی اور پوری زیب و زینت حاصل کروں گی اور دیور کا احسان اٹھاؤ گی۔

(۷)

یار فرید منیندم آکھے　　کیا غم ہئے دے ویر دا

حل لغات:۔ منیندم آکھے:۔ میرے کہنے مانتا ہے، میرا حکم بجالاتا ہے۔ ہئے:۔ دوسرا، غیر کوئی اور۔ ویر:۔ عداوت، دشمنی
ترجمہ:۔ اے فرید جب یار میرا کہنا مان لیتا ہے تو پھر دوسروں کے بیر کا کیا غم ہے۔

کافی نمبر ۷

(۱)

حسن قبح سب مظہر ذاتی　　ہر رنگ میں بیرنگ پیارا

حل لغات:۔ حسن:۔ اچھائی، خوبی۔ قبح:۔ برائی، ناخوبی۔

ترجمہ:۔ حسن اور قبح سب (اسی کی طرف سے ہیں اور (اسی ذات کے مظاہر ہیں اور ہر رنگ میں وہی بیرنگ پیارا فاعل حقیقی ہے یعنے باوجودیکہ ہر رنگ میں وہی جلوہ گر ہے۔ مگر خود بے رنگ اور بے نشاں ہے۔

(۲)

نَحْنُ اَقْرَبُ راز انوکھا وَھُوَ مَعَکُمْ ملیا ہوکا
سمجھ سونجا تُو عالم لوکا ہے ہر روپ میں عین نظارا

حل لغات:۔ نَحْنُ اَقْرَبُ۔ پوری آیت یوں ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ جس کے معنی ہیں کہ ہم انسان کی شاہ رگ (رگ گلو) سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔

وَھُوَ مَعَکُمْ۔ پوری آیت یوں ہے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ جسکے معنی ہیں خدا تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔

انوکھا۔ عجیب۔ ہوکا:۔ ڈھنڈورا۔ ہوکا ملیا، منادی ہوئی۔ سنجا تُو:۔ پہچانو معلوم کرو۔ لوکا:۔ الف خطاب کا ہے اے لوگو۔

ترجمہ:۔ نحن اقرب کا راز عجیب و غریب ہے اور وھو معکم کی منادی بھی ہو چکی ہے۔ اے دنیا کے لوگو اس بات کو اچھی طرح سمجھ اور پہچان لو کہ ہر صورت میں عین اسی کا جلوہ ہے۔

تشریح:۔ یعنے جب وہ شاہ رگ سے زیادہ نزدیک اور ہر جگہ ساتھ ہے تو وہی افعال و اعمال کا فاعل حقیقی بھی ہے اور ہر مظہر و منظر میں اسی کے آثار قدرت کا ظہور ہے۔

(۳)

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ سِرِّ الٰہی لَوْ دَلَّیْتُمْ فاش گواہی
ہر صورت وچ رانجھن ماہی کیتا ناز دا ڈھنگ نیارا

حل لغات:۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ:۔ ساری آیت یوں ہے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ جس کے معنے ہیں خدا کی قدرت و وجود کے دلائل تمہارے اپنے اندر موجود ہیں کیا تم انہیں دیکھ نہیں سکتے؟

لوُدلیتم :۔ کتب تصوف میں یہ حدیث مشہور ہے۔ لوُدلِی حبلُ لعلی اللّٰہِ ھبط جس کے معنے ہیں اگر نیچے رسی لٹکائی جائے تو وہ اللہ پر ہی جا پڑیگی جس کا مطلب یہ ہے کہ ذات الٰہی ہرجگہ اوپر نیچے موجود ہے۔ جامی فرماتے ہیں ؎

جامی از چاہ طبیعت بدر آنتا بینی — سر لوُدلی حبل لعلی اللہ ھبط،

رانجھن :معشوق محبوب (ذات الٰہی سے مراد ہے) ماہی :محبوب۔ ڈھنگ :۔ طریقہ۔ طور۔ نیارا :۔ عجیب

ترجمہ :۔ وفی انفسکم کا معاملہ ایک رازِ الٰہی ہے اور لودلی حبل لعلی اللہ ھبط کی حدیث صاف گواہی دے رہی ہے کہ محبوب بالا و پست سے مستغنی ہرجگہ اور ہر صورت میں جلوہ گر ہے، اور اسکے ناز و ادا کے ڈھنگ عجیب ہیں۔

(۴)

حسن ازل دی چال عجیبے — طرح لطیفے طرز غریبے
آپ ہی عاشق آپ رقیبے — تھی دلبر جگ موہیس سارا

حل لغات :۔ طرح :۔ ادا غریب :۔ انوکھی۔ جگ :جہاں، عالم موہیس :موہ لیا، فریفتہ کرلیا۔ رقیب :۔ دشمن :محبوب کا دوسرا چاہنے والا محافظ۔ ایک معشوق کے دو عاشق آپس میں ایک دوسرے کی کامیابی پر حسد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں اسلئے ان کو ایک دوسرے کا رقیب کہا جاتا ہے۔

ترجمہ :۔ حسن ازل کی چال عجیب اور لطیف ہے اور طور طریقہ انوکھا ہے وہ خود ہی عاشق اور خود ہی رقیب ہے اور خود ہی دلبر بن کر ساری دنیا کو اس نے موہ لیا۔ ؎

(۵)

کتھ مطرب کتھ تان ترانے — کتھ عابد کتھ نفل دوگانے
کتھ صوفی سرمست یگانے — کتھ رنداں میں کرے اوتارا

حل لغات :۔ مطرب :مُغنّی، گانے والا۔ یگانہ :منفرد، یکتا۔ نفل :۔ ایسی نماز جو فرض، سنت اور مستحب نہو۔ دوگانہ :۔ دو رکعتوں

والی نماز۔ اوتارا:۔ عکس۔ نمونہ۔ بھیس بدلنا۔

ترجمہ:۔ کہیں مطرب اورتان ترانے ہیں کہیں عابد کی صورت میں نفل دوگانے ادا کرتا ہوا دیکھا جاتا ہے کہیں سرمست یکتا صوفی کے وجود میں جلوہ فرما ہیں۔ اور کہیں اس کا جلوہ رندوں میں ظاہر ہو رہا ہے۔

(۶)

کیا افلاک عقول عناصر کیا متکلم غائب حاضر

سب جا نور حقیقی ظاہر کون فریدؔ غریب وچارا

حل لغات:۔ افلاک:۔ فلک کی جمع آسمان۔ عقول، عقل کی جمع وہ آسمانی اور نوری مخلوق جسے زبان شرع میں فرشتہ کہتے ہیں۔ عناصر، عنصر کی جمع، قدیم تحقیقات کے مطابق ان کی تعداد چار ہے یعنے آگ، پانی، ہوا اور مٹی۔ متکلم بولنے والا۔ غائب:۔ جو موجود نہ ہو۔ حاضر:۔ موجود مخاطب۔ وِچارا:۔ بیچارہ

ترجمہ:۔ آسمان، فرشتے، عناصر اربعہ، متکلم، غائب اور حاضر ہر چیز میں وہ نور حقیقی ظاہر ہے فریدؔ غریب بیچارہ کون ہے (جو اسکی صفات کو بیان کر سکے)

کافی نمبر ۲

(۱)

درد اندر دی پیڑ ڈاڈھا سخت ستایا

ہجر فراق دے تیر دل نوں مار موجھایا

حل لغات:۔ پیڑ:۔ درد۔ ڈاڈھا:۔ بہت سخت۔ زیادہ۔ موجھایا۔ گھبرادیا۔ ملول کر دیا۔

ترجمہ:۔ اندرونی درد کی تکلیف نے بہت سخت ستایا ہے اور ہجر و فراق کے تیروں نے دل کو ملول و رنجیدہ کر دیا ہے۔

(۲)

عشق ہے ڈُکھڑے دل دی شادی　　عشق ہے رہبر مرشد ہادی
عشق ہے ساڈا پیر　　جیں کل راز سجھایا

حل لغات:۔ ڈُوکھڑے:۔ دُکھے ہوئے، درد رسیدہ۔ جیں:۔ جس نے سجھایا:۔ دکھلایا، مطلع کیا۔ آگاہ کیا۔
ترجمہ:۔ عشق دُکھے ہوئے دل کی خوشی ہے اور عشق ہی ہمارا رہبر مرشد اور ہادی ہے اور عشق ہی ہمارا پیر ہے جس نے سب راز حل کر دیئے ہیں۔

(۳)

اے دل مٹھڑی گنڈڑی منڈڑی　　جانوں لادی بھوں ڈی بنڈڑی
ازلوں تانگھ دا تیر　　جانی جوڑ چونبھایا

حل لغات:۔ اے:۔ یہ۔ مُٹھڑی:۔ فریب خوردہ، دل باختہ۔ گنڈڑی:۔ گندی کی تصغیر ہے، زبوں حال خستہ۔ منڈڑی گنڈڑی کا تابع مہمل خراب، زبوں۔ جانوں لادی:۔ جانوں:۔ پیدا کرنا اصل میں جمن چاہیئے تھا یعنے پیدا ہوتے ہی۔ یوم پیدائش سے۔ بنڈڑی:۔ بندہ کی تصغیر ہے۔ تانگھ:۔ انتظار۔ جانی:۔ محبوب۔ چونبھایا:۔ چبھویا۔ جوڑ:۔ اچھی طرح سے۔ مکمل۔ پوری زد سے۔

(۴)

ناز تبسم گجھڑے ہاسے　　چالے پیچ فریب دلاسے
حسن دے چار امیر　　جنھاں چوگوٹھ نوایا

حل لغات:۔ گجھڑے:۔ پوشیدہ، زیر حجاب۔ ہاسے:۔ ہنسی، مذاق، خندہ۔ دلاسے:۔ طفل تسلی۔ جنھاں:۔ جنہوں نے چوگوٹھ:۔ چاروں کونے۔ اطراف اربعہ، تمام دنیا۔ نوایا:۔ خم کیا۔ مطیع کیا۔

ترجمہ :- ناز[1] و تبسم، پوشیدہ[2] مذاق، پیچیدہ[3] چال اور جھوٹے[4] دلاسے یہ حسن کے چار امیر ہیں جنہوں نے دنیا کو جھکا دیا ہے۔

(۵)

وٹھڑی پالی سدا متوالی مینہ وسرانڈتے والی آلی

روہی رشک ملہیر وینداً بخت ولایا۔

حل لغات :- وٹھڑی :- مینہ برسنے کو مینہ وٹھا کہتے ہیں۔ ریگستان میں بارش رحمت الٰہی کا اعلیٰ منظر اور فیض سمجھی جاتی ہے۔ وٹھڑی کے معنے مینہ برسا۔ پالی :- میدان۔ مویشی کے رہنے کے میدان، مرغ لڑانے کے میدان اور گولیاں کھیلنے کے میدان کو بھی پالی کہتے ہیں۔ وسرانڈ :- مینہ برسا ہوا۔ والی :- ریت۔ آلی :- نم، تر، گیلی۔ روہی :- ریگستان کو اس زبان میں روہی کہتے ہیں۔ ملہیر :- سندھ میں ایک سرسبز اور شاداب مقام ہے، جہاں کا پانی صحت بخش تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ مقام کراچی سے پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے مشہور ہے کہ کراچی کے شہر کیلئے عمدہ اور صحت بخش پانی ملہیر سے آتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جس کی فضائے خوش کے باعث حضور اعلیحضرت جلالۃ الملک فرمانروائے بہاولپور دام اقبالہٗ و ملکہٗ نے اپنے لئے تفریحی عالیشان ایوان اور محل بنوائے ہیں۔ یہاں ملہیر سے مراد بہشت ہے۔ ویندا :- جاتا ہوا۔ رفتہ۔ ولایا :- واپس پھرایا، لوٹایا۔

ترجمہ :- سدا متوالے میدان میں خوب بارش ہوئی۔ بارش برسنے سے ریت بھی بھیگی ہوئی ہے۔ اور ریگستان رشک فردوس ہو رہا ہے جس کی تازگی کے باعث گیا ہوا بخت بھی لوٹ آیا ہے۔ پھر تفریح کی امیدیں جاگ اٹھی ہیں۔

(۶)

تھیاں سرسبز فریدیاں جھوکاں سہجوں خنکی چائی سوکاں

نند نمانون کھیر موئے مارو سایا

حل لغات :- جھوکاں :- جمع جھوک کی، ریگستان کی مختصر آبادیاں۔ خنکی چائی :- تر و تازگی حاصل کی۔ سوکاں :- جمع سوک کی، جلے سڑے ہوئے خشک شدہ پودے۔ نند :- ظرف شیر، تھن گائے بھینس کے اس مقام کو بھی نند کہتے ہیں

جن میں دودھ جمع رہتا ہے اور نکالا جاتا ہے۔ نہ مانون:۔ ماؤن مصدر سے نہیں سماتے۔ کھیر:۔ دودھ، شیر
ماڑ وسایا:۔ ملک ماڑ ریگستان، آباد کیا۔
ترجمہ:۔ فرید کے مسکن شاداب سرسبز ہو گئے۔ ہر خشک پودے پر سبزی چھا گئی، مال مویشی کے تھنوں میں دودھ سما ہی
نہیں سکتا۔ شکر ہے، خدا تعالیٰ نے ماڑ کا ملک آباد کر دیا۔

کافی نمبر ۹

یہ کافی قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمدؐ[1] صاحب علیہ الرحمۃ مہاروی کی شان میں ہے۔
جو آپ کے دادا پیر تھے یعنی آپ کے جد امجد خواجہ محمد عاقل صاحب علیہ الرحمۃ کے مرشد تھے۔

(۱)

ساڈا دوست دلیں دا نور محمدؐ خواجہ ڈھولا یار جہیندا نور محمدؐ خواجہ

حل لغات:۔ ڈھولا:۔ ڈھول اس چیز کو کہتے ہیں جو گلے میں ڈالی جائے، محبوب کو بھی گلے ملنے کے اشتیاق کی وجہ
سے ڈھول اور ڈھولا کہا جاتا ہے۔ جہیندا:۔ چہیتا، مرغوب، دلربا۔
ترجمہ:۔ خواجہ نور محمدؐ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے دلوں کا دوست اور ہمارا محبوب و مطلوب ہے۔

(۲)

ساری ساڈی شرم بھرم دا تیڈے گل وچ لاجا

حل لغات:۔ بھرم:۔ کیرکٹر، شخصیت، قدر، توقیر۔ لاجا:۔ لاج کی دوسری صورت، احترام، خیال
ترجمہ:۔ ہمارے سب شرم بھرم کی لاج آپ کے گلے میں ہے۔

---

[1] حضرت خواجہ نور محمدؐ صاحب علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ عاقل محمدؐ صاحب علیہ الرحمۃ کے حالات فرہنگ میں دیکھو۔

(۳)

عرب وی تیڈی عجم وی تیڈی سندھ پنجاب دا راجہ

ترجمہ:۔ اے سندھ اور پنجاب کے پادشاہ عرب و عجم بھی تیرے ہی حلقہ بگوش ہیں۔ تو قطب مدار ہے۔

(۴)

زمین زمن وچ وجدا گجدا فیض تیڈے دا واجا

حل لغات:۔ وجدا:۔ بجتا ہے گجدا:۔ گرجتا ہے دہوم مچائی ہوئی ہے۔ واجا۔ باجہ

ترجمہ:۔ تیرے فیض کا باجا سارے زمانے میں اور ساری زمین پر بج رہا ہے۔

(۵)

قدم تیڈے وچ نوں من بھاگم انگن میرے پون پا جا

حل لغات:۔ نوں من:۔ نومن یعنے بہت۔ انگن:۔ صحن خانہ۔ پون:۔ پیر، پاؤں۔ پاجا:۔ ڈال جا۔ یعنے قدم رنجہ کر

ترجمہ:۔ تیرے قدم میں بے انتہا سعادت ہے میرے صحن خانہ میں قدم دے جاؤ۔

(۶)

دلبر جانی یوسف ثانی، موہن مکھ ڈکھلا جا

حل لغات:۔ موکھ:۔ چہرہ۔ موہن:۔ خوبصورت، دلکش

ترجمہ:۔ اے دلبر جانی اور اے یوسف ثانی اپنا دلکش چہرہ ہمیں دکھلا جا۔

(۷)

نوشہ شہر مہار دا ہنڑا سکدی کوں گل لا جا

حل لغات:۔ نوشہ:۔ دولہا۔ ہنڑا:۔ دولھا۔ سکدی:۔ منتظر، وقف انتظار۔
ترجمہ:۔ اے شہر مہار کے دولھا آؤ اور اس چاہنے والی کو گلے سے لگا جاؤ۔

(۸)

نین فرید دے درس پیاسے آجاناں ترسا جا

حل لغات:۔ درس:۔ چہرا، زیارت۔ درس پیاسے:۔ تشنۂ دیدار
ترجمہ:۔ فرید کی آنکھیں دیدار کی پیاسی ہیں۔ اب آؤ اور زیادہ مت ترساؤ۔

کافی نمبر ۱۰

(۱)

ساڈے نال سدا توں وس پیا وس ہس رس دل کھس پیا

حل لغات:۔ وس صیغہ امر۔ آباد ہو۔
ترجمہ:۔ تم سدا ہمارے پاس بستے رہو، بستے رہو، ہنستے رہو اور گھل مل کر دل چھینتے رہو۔

(۲)

سر وچ درد، دماغ خماری تُنلے رتڑے ہنجڑوں جاری
جیڑے جھورا دل آزاری تن سولاں دے وس پیا

حل لغات:۔ تنلے:۔ گوشہ چشم۔ رتڑے:۔ سرخ، خون آلودہ۔ جیڑا:۔ جی کی تصغیر ہے، دل۔ جھورا:۔ زار ونزار غم واندوہ میں جی کا گھٹنا۔ وس:۔ بس میں، اختیار میں۔

ترجمہ:۔ سر میں درد اور دماغ میں خمار ہے۔ گوشہ ہائے چشم سرخ ہو رہے ہیں، جی گھٹ رہا ہے دل میں تکلیف ہے اور تن جسم مصائب میں پھنسا ہوا ہے۔

(۳)

بے پت دی بے پتڑی یاری ظلم اندھاری بے نرواری
پہلوں لٹ لیو دل ساری پچھے چوری نس پیا

حل لغات:۔ پت:۔ اعتماد، عزت، ساکھ، نیک نامی۔ نروار:۔ انصاف، عدل۔ پہلوں:۔ پہلے، ابتداً۔ نس پیا:۔ بھاگ گیا، مفرور ہو گیا۔

ترجمہ:۔ اس بے اعتبار کی دوستی بھی بے اعتبار ہے ظلم، اندھیر اور بے انصافی ہو رہی ہے۔ پہلے دل کو لوٹ کر پھر چوری چھپ کر بھاگ گیا۔

(۴)

ہجر سوا کوئی سود نہ پایم چوٹیاں کُھتم حال ونجایم
منتاں کیتم سیس نوایم نک گھڑیندیں گھس پیا

حل لغات:۔ چوٹیاں:۔ سر کے بال، چوٹی کی جمع۔ کھوتم یا کھتم:۔ میں نے نوچ ڈالیں۔ ونجایم:۔ میں نے گنوایا۔ ونجاون سے۔ نوایم:۔ میں نے نوایا، جھکایا۔ نک۔ ناک۔ گھڑیندیں۔ رگڑتے، زمین پر گھساتے گھساتے۔

ترجمہ:۔ ہجر کے سوا کوئی نفع میں نے نہ پایا۔ بال نوچ کر حال خراب کر لیا۔ (محبوب کے ساتھ) بہت تواضع کی منتیں کیں اور زاریاں کیں سر جھکایا، حتیٰ کہ سنگ آستاں پر، گھستے گھستے ناک بھی گھس گئی۔

(۵)

پیش کیتا جیں فہم فکر کوں لیت لعل دی اِرکھ کوں

کر کر شکر نہ ڈتر س ہر کوں عشق دی رہ وچ بھس پیا

حل لغات :۔ جیں :۔ جس نے۔ اِرکھ :۔ چھیڑ چھاڑ۔ کھڑاند۔ بیہودہ شغل۔ ڈترس :۔ ڈتس۔ دیا۔ بھس پیا :۔ ناکام رہا۔ منزل پر نہ پہونچا۔ بے دم ہو گیا۔ فکر کو متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے۔)

ترجمہ :۔ جس نے فہم و فکر کو سامنے رکھا لیت و لعل کی سوچ بچار میں پڑ گیا اور محبت جیسی نعمت کا شکریہ ادا کر کے سر قربان نہ کیا وہ عشق کی راہ میں پھسڈی (ناکام اور فیل) ہو گیا۔

۶

لانڑے پھوگ فریدؔ سوہیساں ست گھر بار تے بار وسیساں

کرڑی تے وچ جھوکاں لیساں اج کلھ ٹوبھا وس پیا

حل لغات :۔ لانڑہ اور پھوگ :۔ ریگستان کے دو مشہور پودے۔ ست :۔ پھینک کر۔ چھوڑ کر۔ بار :۔ جنگل۔ وسیساں :۔ وسادن سے، آباد کروں گی۔ کرڑی :۔ کریر۔ ٹوبھا :۔ تالاب۔ ریگستان کے اُن چھوٹے چھوٹے نشیبوں کو جو بارش کے پانی سے بھر جاتے ہیں اور عرصہ تک فائدہ پہونچاتے ہیں۔ ٹوبھا کہتے ہیں۔

ترجمہ :۔ اے فریدؔ لانڑا اور پھوگ (جیسے ریگستانی پودوں) سے لطف اندوز ہونگا۔ گھر بار چھوڑ کر اب جنگل کو آباد کرونگا۔ اب ڈیرے کریر کے درختوں کے پاس لگاؤنگا۔ کیونکہ آجکل ٹوبھا آباد ہے (اور بارش ہو گئی ہے)

کافی نمبر ۱۱

(۱)

سانول نیل ول گھر ڈو سدھایا تن موںجھ ماریا سر سول تایا

حل لغات:- سانول:- سانولے رنگ والا معشوق۔ پنل نام ہے سسی کے معشوق پنوں کا مراد معشوق۔ ول۔ پھر، دوبارہ۔
ڈو:- ڈہوں، طرف، جانب۔ سدھایا:- روانہ ہوا۔ تایا:- تاون مصدر سے گرم کیا۔ تپایا۔

ترجمہ:- محبوبِ ملیح پھر گھر کی طرف واپس چلا گیا۔ بدن کو ملال و رنج کھا گئے اور کمر مصائب نے جلا ڈالا۔

(۲)

ڈونگر ڈراون ڈکھڑے ستاون ڈینڑیں بلائیں کر ٹول آون

بن ڈھول سکڑے سوڑے نہ بھاون گھر بار ڈسدا سارا پرایا

حل لغات:- ڈونگر:- کوہ، پہاڑ۔ ڈینڑیں:- جمع ڈینڑ کی ڈین آدم خور بلا۔ ٹول:- گروہ، مجمع۔ ڈھول:- معشوق محبوب۔ سکڑے
تنکے کی تصغیر ہے، رشتہ دار، اقارب۔ سوڑے:- تنگ، بالکل قریبی رشتہ دار۔ سکڑے کی صفت جب آوے
تب قریبی رشتہ دار کے معنی دیتا ہے۔

ترجمہ:- پہاڑ ڈراتے ہیں ڈائنیں اور بلائیں گروہ بنا بنا کر آ رہی ہیں محبوب کے سوا نزدیکی رشتہ دار بھی نہیں بھاتے۔
سارا گھر بار پرایا معلوم ہوتا ہے۔

(۳)

مٹھڑی موئی نوں خوشیاں نہ پھلڑیاں ڈوڑے ڈوڑاپے تانگھاں اولڑیاں

جانی اویڑا اپیتاں کللڑیاں ہے ہے اڑایا اکھیاں اجایا

حل لغات:- مٹھڑی:- مصیبت زدہ، قسمت کی ماری۔ موئی:- مردہ۔ نہ پھلڑیاں:- نہ پھلیں، راس نہ آئیں۔ ڈوڑے
دو گنے۔ المضاعف۔ ڈوڑاپے:- مشکلات ...... رنج و مصائب۔ تانگھاں۔ جمع تانگھ، انتظار۔ جانی:- محبوب
اویڑا:- بے ڈھب، انوکھا۔ کللڑیاں:- غیر معقول جنکا کوئی حل نہ ہو۔ اڑایا:- اڑاون مصدر سے پھنسایا، اڑایا۔ اجایا:-
بے سود، بے فائدہ، مفت

ترجمہ:- مجھ قسمت زدہ کی خوشیاں بار آور نہ ہوئیں بلکہ دُگنی مشکلات اور سخت انتظار کی مصائب جھیل رہی ہوں محبوب

بے ڈھب اور محبت سخت ہے۔ ہائے افسوس آنکھوں نے مفت میں لا پھنسایا۔

(۴)

تحفے ڈو کھاندے غم دیاں سوغاتاں کیچوں سسی ڈو آیاں براتاں،
برہوں براتاں اوکھڑیاں گھاتاں جیڑا نہیڑے نیہڑا نبھایا

حل لغات :۔ کیچوں :۔ کیچ سے، محبوب کے وطن سے۔ اوکھڑیاں :۔ اوکھیاں، مشکل۔ نہیڑے :۔ جنجھوڑے۔ نیڑا :۔ عشق محبت۔ نبھایا :۔ نہ بھانے والا، غیر پسندیدہ، مشکل۔

ترجمہ :۔ دکھ رنج ــــ اور غموں کی ...... براتیں سسی کو کیچ سے بطور تحفہ آئی ہیں۔ ہجر و فراق کی برات، بہت مشکل گھاتیں ہیں۔ ناپسندیدہ عشق طبیعت کو شکنجہ کی طرح، جنجھوڑتا اور بھینچتا ہے۔

(۵)

گذرے وہاݨے جوبن دے ماݨے سہرے کُماݨے اُجڑے ٹکاݨے
جھُردی جھورا ݨے ڈھولن نہ جاݨے دلڑی موسایا بے وس رولایا

حل لغات :۔ وہاݨے :۔ وہاون مصدر سے، بسر شدہ، گذرے ہوئے۔ ماݨے :۔ غرور، بھروسے۔ کماݨے :۔ پژمردہ ہوگئے۔ کملا گئے۔ ٹکاݨے :۔ مسکن، مکان، گھر۔ جھردی :۔ جھرن سوچ میں غرق رہنا۔ زار و نزار۔ جھورا ݨڑا (حاصل مصدر) موسایا :۔ تکلیف میں پھنسایا، چکمہ دیا، دھوکے میں ڈالا۔ رولایا :۔ رولن مصدر سے، گردش میں ڈالا، آوارہ گرد کیا۔

ترجمہ :۔ جوبن کے مان (غرور) گذر گئے، سہرے کملا گئے، اور آبادیاں غیر آباد ہو گئیں۔ ہر وقت سوچ بچار میں متفکر ہوں محبوب جانتا ہی نہیں دل نے چکمہ دیا اور بے بس کر کے دربدر گردش میں ڈالا۔

(۶)

آساں امیداں ساڑیاں پچالیاں اصلوں بروچل ہیتاں نہ پالیاں

مارو مہر دیاں دیداں نہ بھالیاں آیم فرید اسختی دا سایا

حل لغات:۔ ساڑیاں:۔ ساڑن مصدر سے جلانا۔ پچالیاں:۔ پچالن مصدر سے جلانا، بھسم کرنا۔ بروچل:۔ برچ، بلوچ۔ محبوب کے معنوں میں ہے۔ مارو:۔ مارنے والا۔ ظالم معشوق:۔ دیداں:۔ جمع دید کی نظر، نگہ، آنکھ بھالیاں بھالن مصدر سے آنکھ کھولی، دیکھا۔

ترجمہ:۔ آس اور امید سب جل گئی۔ یار نے بالکل پیت نہ پالی اور ظالم نے مہر و محبت کی نظر سے نہ دیکھا۔ اے فرید شدائد و مصائب کا سایہ سر پر آگیا۔

کافی نمبر ۱۲

(۱)

سٹ سانول سجن سدھایا ہر سونجڑے سول ستایا

حل لغات:۔ سٹ:۔ سٹن مصدر سے پھینک کر۔ سدہایا:۔ سدہاون مصدر سے چلا گیا۔ سونجڑے:۔ سونجاں، منحوس، کمبخت

ترجمہ:۔ محبوب مجھے چھوڑ کر چلا گیا اور مجھ بدبخت کو درد غم نے ستایا ہے۔

(۲)

تپڑی کلہڑی تپڑی مڑی، سانگ ہجر دی رلڑی

جندڑی جلڑی لڑی گلڑی لگڑی اگ کللڑی،

پیڑا ولڑی نیڑے گھلڑی پلپل پور پر ایا

حل لغات:- پتڑی :- اس مصرع میں یہ لفظ دو دفعہ وارد ہوا ہے پہلی پتڑی کے معنی پٹی ہوئی سوز گداز سے سوختہ اور بدحالی ہوئی دوسری پتڑی کے معنے بوریا۔ بیٹھنے کی وہ خسی جگہ یا بوری کا ٹکڑہ جس پر بیٹھا جائے۔ سانگ :- اتفاق اور بھالے نیزے کے معنی میں آتا ہے۔ جندڑی جلڑی دلڑی گلڑی میں ڑ کا حرف تصغیر کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جند جلی، دِل گلی دگل گئی، کللڑی :- دشوار، مشکل، بے ڈھب۔ پیڑ :- درد، خلش۔ اولڑی :- بے پناہ، انوکھی۔ نیہڑے :- نینہ کی تصغیر۔ عشق۔ محبت۔ گھلڑی :- بھیجی، عطا کی۔ پور :- صدمہ، اثر، غم۔ پرایا :- دوسرے لوگوں کا

ترجمہ:- اکیلی (سوز عشق میں) تڑپ رہوں اور پتڑی (بوریا) پر پڑی ہوئی ہوں۔ ہجر و فراق کی سانگ (تیر) ملا ہوا ہے (جس سے) جگر جل گیا اور دل کباب ہو گیا۔ یہ عشق کی آگ بے ڈھب لگی ہوئی ہے۔ یہ تحفہ خلش اور درد ہے جو عشق نے بھیجا ہے۔ جس کی وجہ سے دم بدم غیروں کا درد کھاتے جا رہا ہے۔

پربت رولے جکھڑ جھولے ۳ غم دے سانگ سنگولے
سوز سمولے یار نہ کولے جیڑا جلبل کولے
سختی گولے سجھم نہ اولے دم دم روگ سوایا

حل لغات:- رولے جمع رولا، گردش بادہ پیمائی۔ جکھڑ :- تند اور تیز ہوا۔ گرم ہواؤں کی آندھی۔ سنگولے :- دشنہ، نیزہ، تیر سمولے :- جمع ہوئے۔ کولے :- نزدیک۔ کولے :- کوئلہ۔ گولے :- تلاش کرتی ہے، ڈھونڈھتی ہے سجھم نہ :- مجھے نہیں سوجھتا۔ اولے :- اوٹ جائے پناہ، بچاؤ کی جگہ۔

ترجمہ:- پہاڑوں میں آوارہ پھرنا، سخت ہواؤں (کی سختیاں) جھیلنا درپیش ہے۔ غموں کے تیر اور نیزے لگ رہے ہیں۔ سوز جمع ہو رہا ہے اور محبوب پاس نہیں۔ جی جل کر کوئلہ ہو گیا۔ سختیاں مجھے ڈھونڈھ رہی ہیں۔ کوئی گھات نہیں سوجھتی اور ہر دم روگ بڑھ رہا ہے۔

(۴)

نیں باری منتاری ہاری کاری موںجھ موںجھاری،
درداں ماری کرم نہ کاری الٹا تروڑم یاری
انگ ازاری اکھیاں جاری جو لکھیا سو پایا،

حل لغات :- نیں :- نہر، نالہ رود کوہی۔ منتاری :- تیرنا نہ جاننے والی۔ موںجھ :- گھبراہٹ، غم۔ کاری :- علاج، امداد، تدارک۔ تروڑم :- میم متکلم کا ہے تروڑنا۔ توڑنا۔ یاری :- محبت، دوستی۔ انگ :- جسم کے اعضا۔ سو :- وہی

ترجمہ :- رود کوہی نہر میں پانی بہت زیادہ ہے اور میں تیرنا نہیں جانتی۔ رنج و غم کا ہجوم ہے، یار مجھ دردمند کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں کرتا۔ الٹا دوستی ختم کرنا توڑنا، چاہتا ہے۔ ہر عضو میں آزار ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ قسمت کا لکھا پیش آ رہا ہے۔

(۵)

ڈونگر کالے پیریں چھالے تتڑی واقع گھالے
اکھاں نالے سوز پچالے زخم جگر دے آلے
پریت نہ پالے کرد اچالے فکر فراق موںجھایا

حل لغات :- ڈونگر :- پہاڑ، کوہ۔ گھالے :- بسر کئے، جھیلے۔ نالے۔ نہر، ندی۔ آلے :- تر و تازہ۔ سر سبز۔

پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آلے ہوئے
پھر مرے زخم جگر آتش کے پرکالے ہوئے

چالے :- چال، دہوکا، فریب۔

ترجمہ:۔ سیاہ پہاڑ سامنے ہیں اور پاؤں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ یہ بدبخت سختیاں جھیل رہی ہے۔ آنکھوں سے آنسو کی نہریں جاری ہیں اور سوز نے جلا ڈالا ہے۔ فراق کے زخم ابھی آلے ہیں۔ یار پیت نہیں پالتا بلکہ چالیں چلتا ہے جدائی کے فکر نے غمگین کر دیا ہے۔

(٦)

خوشیاں کھسدا بھیت نہ ڈسدا   ول ول ڈھولن نسدا

نیڑے وسدا سب کوئی ہسدا   جھیڑا جھگڑا سسدا

ڈوراڈ کھراجی بیوس دا   دلڑی مفت اڑایا،

حل لغات:۔ کھسدا:۔ کھسن مصدر، چھینتا ہے۔ ڈسدا:۔ ڈسن سے تبلاتا۔ ول ول:۔ بار بار، ہر مرتبہ۔ نسدا:۔ نس سے مفرور ہونا، بھاگنا۔ نیڑے وسدا:۔ نزدیک بسنے والا ہمسایہ ہسدا:۔ ہسن سے ہنستا ہے، خندہ زن ہے۔ جھیڑا:۔ فساد، لڑائی۔ سس:۔ ساس، خوشدامن۔ بیوس:۔ بے بس۔

ترجمہ:۔ خوشیاں اس نے چھین لیں اور بھید نہیں تبلاتا۔ بار بار محبوب بھاگ جاتا ہے۔ ہر ایک نزدیکی ہمسایہ اُس کی ان باتوں پر ہنستا ہے۔ ساس کا جھگڑا اور فساد بے بس جی کے لئے دکھ کا باعث ہے۔ دل نے مفت لا کر پھنسا دیا۔

(٧)

روہ گھیڑے راہ اوپڑے   وسدا یار پریڑے

اڑی جھیڑے ویر نہیڑے   سس ننیان کہیڑے

آوڑ ڈیڑھے چھوڑ بکھیڑے   سٹ گھت شور اجایا

حل لغات:- روہ:- پہاڑ۔ گھنیڑے:- بکثرت، بہت۔ پرپرے:- دور، فاصلہ پر۔ اماں:- ماں، والدہ۔ ویر:- بھائی۔ نہیڑے:- دق کرتا ہے۔ ننان:- نند۔ کہیڑے:- طعنے دیتی ہے چھیڑتی ہے۔ ویڑہا:- صحن خانہ، آنگن

ترجمہ:- گنجان و تاریک پہاڑ بہت ہیں راہ دشوار گذار ہیں۔ اور محبوب دور رہتا ہے۔ ماں اور بھائی جھگڑتے رہتے ہیں، ساس اور نندیں چھیڑتی رہتی ہیں، دوست اب تم سب بکھیڑے چھوڑ کر میرے، آنگن میں آجاؤ اور مفت کا شور و غوغا۔ جانے دو

(۸)

نکلن آہیں سنجھ صباحیں ۔۔۔ برہوں دو کھیندا بھاہیں

لگڑیاں چاہیں سجھن نہ واہیں ۔۔۔ رُولدی بیلے کاہیں

سنجڑیاں جھوکاں اُجڑیاں جاہیں ۔۔۔ یار فرید نہ آیا،

حل لغات:- دو کھیندا:- دُکھاتا ہے۔ بھاہیں:- جمع بھا، آگ۔ چاہیں:- جمع چاہ، محبت، شوق۔ واہیں:- جمع واہ، راہ نجات، مقصد حاصل کرنے کا راستہ۔ بیلے:- جمع بیلہ کی جنگل، بن۔ کاہیں:- کاہ، سرکنڈے، کانوں کا جنگل جھوکاں:- جمع جھوک کی، آبادی، رہنے کی جگہ۔ جاہیں:- مکانات، سکنی جگہ۔ جا کی جمع ہے۔

ترجمہ:- صبح و شام آہیں نکلتی ہیں، فراق عشق کی آگ کو بھڑکا رہا ہے۔ یار کی چاہ میں اب کوئی گھات نہیں سوجھتی جنگل و نیستاں میں آوارہ ہوں۔ گھر ویران ہو گئے مکان اُجڑ گئے مگر اے فرید یار ابھی تک نہیں آیا۔

کافی نمبر ۱۳

(۱)

عشق لگا گھر وسریا ۔۔۔ زر وسری ور وسریا

حل لغات :- وِسریا :- وِسرن مصدر سے بھول گیا۔ فراموش ہوگیا۔ ور :- خاوند، شوہر
ترجمہ :- عشق لگتے ہی گھر بھول گیا۔ زر اور شوہر بھول گئے۔

(۲)

گزرے ناز حُسن دے مانٹے زیور تریور وسریا

حل لغات :- مانٹے :- غرور، ناز۔ تریور :- خلعت، سہ پارچہ، دوپٹہ، کرتا، شلوار کے مجموعے کو تریور کہتے ہیں۔
ترجمہ :- وہ حسن کے ناز و انداز کے غرور ختم ہو گئے اور زیور و لباس وغیرہ بھول گئے۔

(۳)

وسرے کجلے سرخی مِیندیاں بولا بینسر وسریا

حل لغات :- کجلہ :- کاجل۔ مِیندیاں :- جمع مِیندی کی۔ بولا اور بینسر :- ناک کے زیوروں کے نام ہیں۔
ترجمہ :- کاجل، سرخی اور مِیندیاں بھول گئیں اور بولا و بینسر (زیورات) کا پہننا بھی بھول گیا ہے۔

(۴)

درد اندیشے دلدی موڑی بیا کل جوہر وسریا

حل لغات :- موڑی :- سرمایہ، دولت۔
ترجمہ :- دل کا سرمایہ صرف غم و فکر رہ گیا ہے اور باقی سب ہنر بھول گئے۔

(۵)

دیر کنشت دوارہ مندر مسجد منبر وسریا

حل لغات :- دیر۔ کنشت۔ دوارہ۔ مندر۔ مسجد۔ یہ سب مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں کے نام ہیں۔
ترجمہ :- دیر و کلیسا اور مندر و مسجد اور منبر سب بھول گئے۔

(۶)

ہکدے سانگے ہکدی سَوں ہے، خیر بھلی شر وسریا

حل لغات:۔ سانگے:۔ خاطر، باعث، وجہ۔ سوں:۔ سوگند، قسم

ترجمہ:۔ اُس یکتا کی قسم اُسی ایک کی خاطر سب خیر و شر بھول گئے۔

(۷)

ہر ویلھے ہر یاد اسانوں، ہور اماں ہر وسریا

حل لغات:۔ ویلھے:۔ ویلے، وقت۔ ہر:۔ پہلا ہر وقت کی جامعیت کے معنے دیتا ہے یعنے ہر وقت۔ تمام اوقات میں۔ دوسرا ہر:۔ خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ہے تیسرا ہر:۔ ہر شے کے معنی میں لایا گیا ہے۔ ہور:۔ دوسرا، اور۔

ترجمہ:۔ خدا ہمیں ہر وقت یاد ہے، اے مادر مہربان اور باقی ہر شے بھول گئے۔

(۸)

ویساں کیچ فریدؔ نہ مڑساں، سُنج بَرَدا ڈر وسریا

حل لغات:۔ ویساں:۔ ونجن مصدر سے متکلم کا صیغہ ہے جاؤنگا۔ کیچ:۔ سسی کے معشوق پنوں کے وطن کا نام، کیچ سے یہاں محبوب کا وطن مراد ہے۔ نہ:۔ نہ۔ مُڑساں:۔ مُڑن مصدر سے ماضی متکلم کا صیغہ لوٹونگی، مڑونگی، واپس آؤنگی۔ سُنج:۔ غیر آباد

ترجمہ:۔ اے فریدؔ میں کیچ جانے سے رہ نہیں سکتی ضرور جاؤں گی، راستے کے بیابان دشت کا ڈر بھول گیا ہے۔

کافی نمبر ۱۰

کوئی ماہنوں آکھیں یار دا ساتھی کھڑا سنیہڑا ڈیندا

حل لغات :- ماہنڑوں :- سندھی لغت - یار کا بھیجا ہوا قاصد آدمی۔ سنیہڑا :- سندیسہ، پیغام - ڈیندا :- دیتا ہے۔
ترجمہ :- یار کا شاید کوئی قاصد آیا ہے کہ ساتھی پیغام دے رہا ہے۔

(۲)

عشق نہیں ہے تیر بلا دا　　ظلمیں چوٹ چلیندا

حل لغات :- ظلمیں چوٹ :- ظالم، جفا کاری کی سخت - چوٹ :- ضرب - چلیندا :- چلانا سے ماضی، چلاتا ہے۔
ترجمہ :- یہ عشق نہیں بلکہ مصیبت کا تیر ہے جو سخت ترین تکلیف پہنچاتا ہے۔

(۳)

ناز ادا کجھ کرے نہ ٹالا،　　حکمیں برہوں پچھیندا

حل لغات :- ٹالا :- اغماض، رعایت، معافی۔
ترجمہ :- ناز و ادا ذرا بھی رعایت نہیں کرتے - اور فراق کو (جبراً) پیچھے لگا دیا ہے۔

(۴)

رمز رموز تے گجھڑے ہاسے　　سب کجھ درد سوجھیندا

حل لغات :- سجھیندا :- سمجھا دیتا ہے، خبردار کر دیتا ہے - تے :- حرف عطف بمعنی اور۔
ترجمہ :- اشارے کنائے اور پوشیدہ طنزیہ ہنسی - سب چیزیں ایسی ہیں جن کو درد عشق سمجھا دیتا ہے۔

(۵)

سوز فراق تے درد اندیشے　　تن من پھوک جلیندا

ترجمہ :- سوز، فراق اور درد و فکر تن بدن اور دل کو پھونک کر جلا رہے ہیں۔

(۶)

ہرگز سول نہ سہندی ولڑی یارا اے بار سہیندا

حل لغات:۔ سہیندا:۔ برداشت کرار ہا ہے، سہنے کو مجبور کر رہا ہے۔

ترجمہ:۔ یہ ذرا سا دل مصائب کی تاب نہیں لا سکتا تھا صرف دوست ہی یہ بوجھ برداشت کرا رہا ہے۔

(۷)

ہجر فریدؔ کیتی دل زخمی، دوست نہ مرہم لیندا

ترجمہ:۔ اے فرید ہجر نے دل زخمی کر دیا ہے اور دوست مرہم تک نہیں لگاتا۔

کافی نمبر ۱۵

(۱)

کیا حال سناواں دل دا کوئی محرم راز نہ مل دا

حل لغات:۔ سناواں:۔ سناؤں، عرض کروں۔ ملدا:۔ ملتا۔ نہ ملدا:۔ نہیں ملتا محرم راز:۔ واقف راز

ترجمہ:۔ دل کا کیا حال سناؤں کہ کوئی محرم راز تو ملتا نہیں۔ اقبال کہتے ہیں ؎

اقبال محرم اپنا کوئی نہیں جہاں میں معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

(۲)

مُنہ دھوڑ مٹی سر پایم سارا ننگ نموز ونجایم

کوئی پچھݨ نہ ویڑھے آیم ہتھوں اُلٹا عالم کِھلدا

حل لغات :۔ وہوڑ :۔ غبار، خاک۔ یموز :۔ ناموس، ننگ و ناموس ۔ونجایم :۔ ونجاون مصدر سے، گنوایا، کھو بیٹھی، ضائع کیا پچھݨ مصدر سے پوچھنے، دریافت کرنے، ہمدردی کرنے ۔ ویڑھے :۔ صحن خانہ۔ ہتھوں :۔ بجائش، اولٹا کِھلدا :۔ کھلن مصدر سے ہنستا ہے، مسخری کرتا ہے۔

ترجمہ :۔ منہ اور سر میں خاک ڈالی ہے اور سارا ننگ و ناموس گنوا دیا ہے، کوئی بھی مجھے پوچھنے ہمدردی کرنے کیلئے میرے گھر تک نہ آیا بلکہ الٹا دنیا ہنس رہی ہے۔

(۳)

آیا بار برہوں سر باری لگی ہوہو شہر خواری
روندیں عمر گذاریم ساری ناں پایم ڈس منزل دا

حل لغات :۔ ہوہو :۔ بدنامی، رسوائی، فضیحت ۔ شہر خواری :۔ بُری شہرت، بدنامی ۔ ڈس :۔ پتہ، سراغ، نشان

ترجمہ :۔ ہجر و فراق کا بھاری بوجھ سر پر آپڑا ہے دنیا میں بدنامی و رسوائی بھی ہو گئی اگرچہ ساری عمر روتے ہوئے گذار دی ہے پھر بھی منزل کا پتہ نہیں مل سکا۔

(۴)

دل یار کیتے کُرلاوے تڑپھاوے تے غم کھاوے
ڈکھ پاوے سول نبھاوے ایہو طور تیڈے بیدل دا

حل لغات :۔ کُرلاوے :۔ کُرلانا مصدر سے کراہنا، چیخنا۔ تڑپھاوے :۔ تڑپے، بیتاب ہوتا ہے نبھاوے :۔ نبھانا مصدر نبھاتا ہے

ترجمہ :۔ دل یار کیلئے کراہتا، تڑپتا اور غم کھاتا ہے۔ دُکھ پاتا ہے اور مصیبت جھیلتا ہے ۔ اے دوست! تمہارے بیدل عاشق کا ہمیشہ یہی حال رہتا ہے۔

(۵)

کئی سہنس طبیب کماون   سے پُڑیاں جھول پلاون

میڈے دل دا بھید نہ پاون   پووے فرق نہیں ہک تل دا

حل لغات:- سہنس:- سینکڑوں، بشمار۔ کماون:- کمانا مصدر سے کماتے ہیں۔ علاج میں مصروف ہیں۔ پُڑیاں جھول پلاون دواؤں کی پُڑیاں گھول گھول کر پلاتے ہیں۔ پووے:- پڑتا ہے۔

ترجمہ:- (تمہارے بیمار محبت پر) سینکڑوں طبیب علاج معالجے میں مصروف ہیں اور سینکڑوں دوائیاں پلا رہے ہیں میرے دل کا بھید کسی کو بھی معلوم نہیں۔ اسلئے ذرا سا افاقہ بھی نہیں ہوتا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب   دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

(۶)

پنوں ہوت نہ کھڑ موکلایا   چھڈ کلھڑی کیچ سدھایا

سوہنے جان چھپان رولایا   کوڑا عذر نبھایم گھلدا،

حل لغات:- پنوں:- سسی کا معشوق مراد محبوب۔ ہوت:- پنوں کی ذات ہوت بلوچ تھی مراد محبوب۔ موکلایا:- وداع کی رخصت لی۔ چھڈ کلھری:- اکیلا چھوڑ کر۔ گھل:- اونگھ، غفلت، نیند۔

ترجمہ:- ہوت پنل نے ٹھہر کر الوداع بھی نہ کی مجھے اکیلا چھوڑ کر کیچ کی طرف چلا گیا۔ محبوب نے جان بوجھ کر مجھے برباد کیا اور جھوٹ موٹ اونگھ کے عذر کو نبھاتی رہی۔ غنودگی، نیند کا جھوٹا بہانہ بن گیا ہے۔ (پنوں سسی کو سوتا ہوا۔ چھوڑ کر چلا گیا تھا)

(۷)

سُن لیلیٰ دھانہہ پکارے   تیڈا مجنوں زار نزارے

سوہنا یار توڑے ہکوارے کڈیں چا پردہ محمل دا

حل لغات:- وھانہہ:- فریاد، واویلا- توڑے:- اگرچہ، پھر بھی- کڈیں:- کبھی، کسی وقت-

ترجمہ:- اے لیلیٰ! فریاد و فغاں سن کر تمہارا مجنوں بہت خستہ زار و نزار ہے، اے حسین محبوب کبھی ایک بار تو محمل کا پردہ اٹھا دے-

(۸)

دل پریم نگر ڈوں تانگھے جتھاں پینڈے سخت اڑانگے

نا راہ فرید نہ لانگھے ہے پندھ بہوں مشکل دا

حل لغات:- پریم نگر:- محبت کی بستی- ڈوں:- طرف- تانگھے:- انتظار کرتا ہے، کھچا جا رہا ہے- پینڈے:- جمع پینڈا، سفر- اڑانگے:- تکلیف دہ، دشوار، مشکل- لانگھے:- گذر گاہ، راستہ- پندھ:- سفر، راہ منزل- بہوں:- بہت

ترجمہ:- دل پریم نگر کی طرف کھچا جا رہا ہے جہاں کا سفر سخت دشوار ہے اور اے فرید وہاں نہ راہ ہے نہ گذر گاہ، بہت ہی مشکل کی مسافت ہے-

کافی نمبر ۱۶

(۱)

مارو مٹھل دل مکھڑا چھپایا ڈکھڑیں ڈکھایا دردیں مونجھایا

حل لغات:- مارو:- ظالم- مٹھل:- شیریں ادا محبوب

ترجمہ:- ظالم محبوب نے چہرہ پھر چھپا لیا ہمیں غموں نے بہت دکھ دیا اور دردوں نے بہت تکلیف پہنچائی-

(۲)

تانگھیں تپایا موجھیں مُسایا سولیں ستایا نیڑے ہرایا

حل لغات:۔ مُسایا:۔ فریب دیا، دھوکے میں رکھا۔ نیڑا:۔ عشق محبت۔

ترجمہ:۔ انتظاروں نے خراب کیا اندوہ نے دھوکہ دیا اضطراب نے ستایا اور محبت نے جیتی ہوئی بازی ہرادی۔

(۳)

آتن نہ بھانواں سنگیں رووایا ڈھوتیں واویڑھا ڈھولن پرایا

حل لغات:۔ آتن:۔ وہ مقام جہاں چند سہیلیاں مل کر چرخہ کاتنے بیٹھتی ہیں۔ ڈھوتیں:۔ عیار، چغل خور۔

ترجمہ:۔ ہمنشینوں کو میں بھاتی نہیں، سہیلیاں مجھے رلاتی رہتی ہیں سارا محلہ مخالف ہے حتیٰ کہ محبوب بھی اپنا نہیں رہا، پرایا ہوگیا ہے۔

(۴)

سونجڑی سسی نوں جبلیں رُلایا ہے ہے پنل ول پھیرا نہ پایا

حل لغات:۔ سونجڑی:۔ سونی، نامراد، نادار، بے نوا۔

ترجمہ:۔ بینوا و نامراد سسی کو پہاڑوں میں آوارہ کیا اور افسوس محبوب پنل نے پھر ادھر کا رُخ نہ کیا۔

(۵)

پوریں پرائیں دلڑی نوں تایا پیڑیں پرانی سُکھڑا ونجایا

حل لغات:۔ پور:۔ افکار۔ پیڑ:۔ درد، تکلیف۔ پرانی:۔ پرانے، گذشتہ ایام کے۔ سُکھڑا:۔ سُکھ کی تصغیر۔

ترجمہ:۔ پرائے مصائب اور افکار نے دل کو جلا دیا ہے، پرانی اور دیرینہ تکلیفوں نے آرام کھو دیا ہے۔

(۶)

خوشیاں وہانٹیاں سانول سدھایا   گل گیا فریدؔ اجوبن اجایا

حل لغات:۔ وہانٹیاں:۔ گذر گئیں۔ سدھایا:۔ چلا گیا۔ گل گیا۔ ضائع ہوا۔ اجایا:۔ مفت، بے نتیجہ۔
ترجمہ:۔ خوشیاں بیت گئیں اور محبوب چلا گیا۔ اے فریدؔ! جوبن مفت میں ضائع ہو گیا ہے

کافی نمبر ۱۷

(۱)

ماݨ مہیندا چاک   اساڈے من بھانودا

حل لغات:۔ ماݨ:۔ آسرا، بھروسہ، سہارا۔ مہیں:۔ گاومیش، بھینسیں۔ چاک:۔ چرواہا۔ بھاوندا۔ بھاتا ہے، پسند آتا ہے۔
ترجمہ:۔ بھینسوں کا چرواہا رانجھا ہمارے دل کو بھاتا ہے۔

(۲)

ہر دم ہوویں کولے میڈے   کر رکھاں دل پاک
وتاں گلگڑی پانودا

حل لغات:۔ کولے:۔ کول، نزدیک، پاس۔ دلپاک:۔ ایک زیور ہے جو گلے میں پہنا جاتا ہے جس میں آیات قرآنی لکھی ہوئی ہوتی ہیں، دل کے قریب رہنے والا۔ وتاں:۔ پھروں، پھرتا رہوں۔ گلگڑی:۔ گلے ملنا، بغلگیر ہونا، جب دو دوست آپس میں ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈال کر محبت سے ملتے ہیں اس کو گلگڑی کہتے ہیں، حلقہ گردن کرنا، گلے میں دلپاک کی طرح بغلگیر ہونا۔ پانودا:۔ پاتا۔ وتاں پانودا:۔ پاتا پھروں۔

ترجمہ :- تو ہر دم میرے پاس رہے ہیں تم کو دلپاک بنا کر سینے سے لگائے رکھوں، اور حلقہ گردن کر کے گلے لگاتا پھروں

(۳)

راتیں روندیں پٹڈیں کھپدیں پھٹ گئی ہم باکھ

کیوں گل نہیں لانودا

حل لغات :- پھٹ گئی ہم باکھ :- پو پھٹنا، باکھ پھٹنا محاورہ ہے، صبح صادق کا ظاہر ہونا، باکھ اُس روشنی کو کہتے ہیں جو رات کے گذر جانے اور صبح کے آثار نمودار ہونے پر ظاہر ہوتی ہے، مجھے روتے اور آہ وزاری کرتے صبح ہوگئی ہے۔ پو پھٹنے کو یہاں باکھ پھٹنا یا رات دھمنا کہتے ہیں۔ گل لانودا۔ گلے لگاتا۔

ترجمہ :- راتوں کو روتے پیٹتے اور غم کھاتے کھاتے صبح ہوگئی ہے مگر وہ گلے کیوں نہیں لگاتا۔

(۴)

ساونڑ سہجوں مینگھ ملہاراں آئی ملنڑ دی مدساکھ

نیڑا جیڑا تانودا

حل لغات :- ساونڑ :- ساون کا مہینہ۔ مینگھ :- مینگھ، بادل، موسیقی کے ایک راگ کا نام ہے، جو برسات میں گایا جاتا ہے۔ ملہاراں :- ملہار، ملار، ایک راگ ہے جو برسات میں گایا جاتا ہے۔ مد :- مدت، وقت، ساکھ :- وقت، موسم

ترجمہ :- ساون کی برسات کے دن آگئے اور دوستوں کی ملاقات کا وقت ہوگیا عشق دل کو زیادہ جلا رہا ہے ؎

وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتش عشق تیز تر گردد

(۵)

دردوں ٹھڈریاں ساہیں کڈھدی رو رو ڈیواں ہاک،

ڈکھڑا انگ نہ مانودا

حل لغات :- ٹھڈریاں :- ٹھنڈے۔ ساہیں :- جمع ساہ، سانس تنفس۔ کڈھدی :- نکال رہی ہوں۔ ڈیواں :-

دیتی ہوں۔ پاک:۔ رونے کی دردناک آواز، نالہ، فریاد، نہ مانودا:۔ نہیں سماتا۔

ترجمہ:۔ درد سے ٹھنڈی آہیں بھر رہی ہوں اور رو رو کر فغاں و فریاد کرتی ہوں دکھ درد اعضا بدن میں سما نہیں سکتا۔

(۶)

نال فریدؔ دے سچ ناں کیتو آنوݨ دی گیوں آکھ

سوہݨا ول نہیں آوندا

حل لغات:۔ سچ ناں کیتو:۔ سچ کرنا، انصاف و راستی کا برتاؤ کرنا۔ سچ نہ کرنا، راستی نہ برتنا۔

ترجمہ:۔ اے دوست! فریدؔ کیساتھ تونے سچی بات نہ کی آنیکے متعلق کہہ تو گئے تھے مگر آئے نہیں، سچ ہے ؎

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کافی نمبر ۱۸

(۱)

مُساگ ملیندیاں گذر گیا ڈینہہ سارا

سنگار کریندیاں گذر گیا ڈینہہ سارا

حل لغات:۔ مُساگ:۔ مسّی کے قسم کی ایک دانت صاف کرنے کی چیز۔ مُساگ ملنا اور سنگار کرنا محاورہ ہے۔

ترجمہ:۔ مسّی لگاتے اور سنگار کرتے ہوئے سارا دن گذر گیا دلبر یار نہ آیا،

(۲)

کجلہ پایم سرخی لایم کیتم یار وسارا

حل لغات :۔ کجلہ :۔ کاجل ۔ وسارا :۔ بھول، فراموشی

ترجمہ :۔ مَیں نے تو کاجل بھی لگایا اور سرخی بھی لگائی مگر یار نے بھلا دیا ۔ اور وہ نہ آیا۔

(۳)

کانگ اوڈیندیں عمر وہانڈی آیا نہ یار پیارا

حل لغات :۔ کانگ :۔ کوا، زاغ ۔ اُڈیندیں :۔ اُڑاتے ہوئے ۔ وہانڈی :۔ بسر ہوئی، گذر گئی ۔ عورتیں گھروں میں اپنے پتی کے انتظار میں کوّے اڑا کر کہتی ہیں میرے دوست میرے پتی کو اُڑ کر بلالا۔

ترجمہ :۔ تفاؤل کے سلسلہ میں کانگ اڑاتے عمر گذر گئی مگر وہ پیارا محبوب نہ آیا۔

(۴)

روہ ڈونگر تے جنگل بیلا، رولیوم شوق آوارا

حل لغات :۔ بیلا :۔ جنگل ۔ رولیوم :۔ مجھے رُلایا۔

ترجمہ :۔ شوق نے مجھے پہاڑ جنگل اور نیستاں میں آوارہ بھٹکائے رکھا ہے۔

(۵)

ہکدم عیش دی سیجھ نہ مانڑیم بخت نہ ڈتڑم وارہ،

حل لغات :۔ سیجھ :۔ سیج، بستر، آرام دہ ۔ نہ مانڑیم میں نے استفادہ نہ کیا، استعمال نہ کیا ۔ نہ ڈتڑم وارا :۔ وارہ نہ دیا، بخت نے یاوری نہ کی، باری نہ آنے دی۔

ترجمہ :۔ ایک لمحہ بھی میں نے عیش کی سیج پر قدم نہ رکھا اور شومئی بخت نے یہ نوبت نہ آنے دی۔

(۶)

پڑھ بسم اللہ گھولیم سرکوں چاتم عشق اجارا

حل لغات:۔ گھولیم:۔ میں نے قربان کیا۔ گھولنا مصدر سے متکلم کا صیغہ

ترجمہ:۔ بسم اللہ پڑھ کر میں نے سر قربان کر دیا اور عشق کا اجارہ لے لیا ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(۷)

رانجھن میڈا میں رانجھن دی روز ازل دا کارا،

حل لغات:۔ کارا:۔ طے شدہ بات۔ وعدہ۔

ترجمہ:۔ روز ازل سے یہ بات طے ہو چکی تھی کہ محبوب میرا ہے اور میں محبوب کی ہوں۔

(۸)

ہجر فرید النبی لائی جل گیوم مفت وچارا

حل لغات:۔ لنبی:۔ شعلہ، آگ۔

ترجمہ:۔ اے فرید! ہجر نے آگ بھڑکائی جس میں میں بیچارہ مفت جل گیا۔

کافی نمبر ۱۹

(۱)

نام اللہ دے پاندھیڑا میڈا لے سنہڑا جا

حل لغات:۔ پاندھیڑا:۔ مسافر راہ نورد، پیغام بر۔ سنہڑا:۔ سندیسہ، پیغام۔

ترجمہ:۔ خدا کے نام پر اے پیغام بر میرا پیغام لے جا۔

(۲)

آکھیں بٹھ گھت دروہ پریت کوں　　یار نہ وٹڑا لاہُو

حل لغات :- بٹھ گھت :- بھاڑمیں ڈال، ترک کرنے۔ دروہ :- فریب، دہوکادہی۔ نہ وٹڑا لا :- نہ بٹہ لگا، عیب لگانا، دھبہ لگانا، بدنام کرنا۔

ترجمہ :- میرے محبوب کو کہنا! کہ دھوکا بازی کو چھوڑ دے۔ اور سچی محبت کو دھبہ نہ لگائے (اور بدنام نہ کرے)

(۳)

جیویں جیویں کنڈ ڈے گیا ہیں　　اُونویں مُنہ ڈے آ،

حل لغات :- جیوں :- اس مصرع میں یہ لفظ دو دفعہ آیا ہے، پہلا جیویں، دعائیہ ہے، خدا کرے کہ زندہ رہو۔ دوسرا جیویں، بمعنے جس طرح، جیسے۔ کنڈہ :- پشت، پیٹھ۔

ترجمہ :- (جیتے رہو) اے محبوب جیسے پیٹھ دکھا کے گئے ہو اسی طرح منہ دکھاتے ہوئے آؤ، اور وصل سے شاد کام کرو۔

(۴)

ہے ہے ظالم نیت مُرادئی　　تھوڑے کھوٹ کما،

حل لغات :- نیت مرادئی :- یہ کلمہ ایسے وقت استعمال کیا جاتا ہے جس وقت کسی دوسرے کے سلوک سے انسان تنگ آجاتا ہے تو کہتا ہے نیت مرادئی یعنے جیسی تیری نیت ہے ویسی ہی تجھے مراد ملے گی۔ تھوڑے :- تھوڑے۔ کھوٹ کما :- فریب کر، دھوکے کا مشغلہ رکھو۔

ترجمہ :- ظالم نیت کا پھل ملتا ہے جھوٹی باتیں مت کرو میرے ساتھ جھوٹے وعدے یا مکر و فریب نہ کرو۔

(۵)

چالیں پیچ فریبیں والی　　ڈھولن ریت وٹا،

حل لغات:۔ ریت:۔ رسم، عادت، رویہ۔ وٹا:۔ بدل ڈال، تبدیل کر دے۔

ترجمہ:۔ پیچ اور فریب کی چالیں چھوڑ دے اور اے میرے محبوب اس رویّہ کو بدل دے۔

(۶)

کر کے سنگت سانگ بگانے بیٹھوں مَن پرچا

حل لغات:۔ مَن پرچا:۔ دل خوش کرنا، راضی ہو جانا۔

ترجمہ:۔ غیروں کے ساتھ دوستی لگا کر تو نے اپنا من پرچا لیا۔ اپنا دل خوش کر کے بیٹھ رہا ہے۔

(۷)

بیا ہے کون کہیندا توں ہی ساڈے بار اُٹھا

ترجمہ:۔ دوسرا کون کسی کا ہوتا ہے اب تو ہی ہمارے بوجھ اُٹھا۔ اور دوستی نبھا۔

(۸)

سس نیناناں مارِم طعنے مہنڑیں ڈیوم ما،

حل لغات:۔ سس:۔ ساس، خوشدامن۔ نیناناں:۔ نند۔ مہنڑیں:۔ طعنے، بُرا بھلا کہنا، ملامت کرنا۔

ترجمہ:۔ ساس اور نندیں طعنے دیتی ہیں اور ماں بُرا بھلا کہتی ہے۔

(۹)

آ کر ماہی دیدیں ڈیرے دل وچ جھوکاں لا،

حل لغات:۔ ماہی:۔ میرا چاند، محبوب۔ دیدیں:۔ آنکھوں میں۔

ترجمہ:۔ اے محبوب، ہماری آنکھوں میں آ کر بسو اور دل میں اپنی بستی آباد کرو۔

(۱۰)

ناں کڈھ گالھیں ناں ڈے مندڑے واتوں سمجھ الا، ،

حل لغات :- گالھیں کڈھن :- گالیاں دینا، برا بھلا کہنا۔ مندڑے :- مندے کی تصغیر ہے، گالیاں، سب وشتم۔ وات :- موہنہ۔ الا :- صیغہ امر، بات کرو۔

ترجمہ :- گالیاں مت دو اور سب وشتم نہ کرو، منہ سنبھال کر بات کرو۔

(۱۱)

یاری لایو، لانہ جاتو محض نہ آیو ڈا، ،

حل لغات :- جاتو :- جانا معلوم کیا۔ لانہ جاتو :- یاری لگانے کا کام تم کو نہ آیا۔ ڈا :- طرز، طریقہ۔

ترجمہ :- یاری تو تم نے لگادی مگر یاری لگانے کے طریقے سے محض ناواقف ہو۔ اسلئے یاری نہ نبھا سکے۔

(۱۲)

جھور جھرائے جند دا جوکھوں ڈترس ماس سوکا

حل لغات :- جھور جھراٹے :- فکر و افکار، غم و اندیشے۔ جند :- جان، جسم۔ جوکھوں :- خطرہ، اندیشہ۔ ڈترس :- دیا ہے سوکا :- سکھا دیا، ماس سوکا دیا، لاغر کر دیا، گوشت سوکھ گیا۔

ترجمہ :- عشق کی سوچ بچار (فکر و افکار) جان جوکھوں کا کام ہے، جس نے تن کا گوشت سکھا کر لاغر کر دیا ہے۔

(۱۳)

ڈٹھڑے باجھوں کیویں جیتراں برہوں لگا ھڈ تا

حل لغات :- ڈٹھڑے باجھوں :- دیکھے بن دیدار کے بغیر، کیویں :- کیونکر، کس طرح۔ جیتراں :- زندہ رہ سکوں، سکون حاصل کروں

ہڈ:۔ ہڈی، استخواں

ترجمہ:۔ تمہارے دیکھے بغیر زندہ کیسے رہوں، ہجر کی گرمی تو ہڈیاں تک کھا گئی۔

(۱۴)

سکھڑیں ناں ڈے یار اُلانبھے کر کجھ کان حیا،

حل لغات:۔ سکھڑیں:۔ خالی، مفت کے۔ اُلانبھے:۔ طعنے، گلے۔ کجھ کان:۔ کسی قدر، کچھ تو، تھوڑا بہت۔

ترجمہ:۔ یار کچھ تو شرم کر یہ مفت کے طعنے تو اب نہ دے۔

(۱۵)

سوہنی نال نبھاوے ہر کوئی کوجھی نال نبھا،

حل لغات:۔ کوجھی:۔ بدصورت۔

ترجمہ:۔ حسین و خوبصورت کے ساتھ تو ہر شخص خوشی سے نباہ کر لیتا ہے، کمال تو یہ ہے کہ بدصورت کے ساتھ نباہ کر کے دکھاؤ سہ

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

(۱۶)

جلدی آویں ناں چرلاویں ساہ تے نہم وسا

حل لغات:۔ ساہ:۔ سانس، زندگی۔ نہم:۔ مجھے نہیں ہے۔ وِسا:۔ اعتماد، بھروسہ۔

ترجمہ:۔ جلدی آنا اور دیر مت لگانا کیوں کہ زندگی پر کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۷)

ڈے کر ساڈی بانھ سراندی سوہے سیجھ سُہا

حل لغات:۔ بانھ:۔ بازو۔ سراندی:۔ سرہانے، سر کے نیچے۔ سوہے سیجھ:۔ رنگین سیج۔ سُہا:۔ زینت دے، زیب عطا کر۔
ترجمہ:۔ ہمارا بازو سرہانے رکھ کر سیج کو زینت بخشو۔

(۱۸)

تیں کن سانول لڑی آپے آ وچیم سر چا

حل لغات:۔ آپے:۔ خود بخود، اپنی مرضی سے۔ وچیم:۔ میں نے فروخت کی بیچی۔ سر چا:۔ سر پر اُٹھا کر
ترجمہ:۔ اے محبوب تیرے پاس میں نے خود ہی آکر اور سر پر اُٹھا کر دل کو فدا کیا، فروخت کیا ہے۔

(۱۹)

بیٹھائی گذران نہ بھلی، بٹھ پیا کوڑ نبھا

حل لغات:۔ بے ٹھائی:۔ بٹھا، اتفاق، مرضی، خوشی۔
ترجمہ:۔ بے اتفاقی اور مخالفت کی گذران اچھی نہیں ہے، جھوٹے نباہ کو بھاڑ میں ڈال دیا جائے۔

(۲۰)

چاڑہیں توڑ نہ رہ وچ رولیں رکھناں یاد وفا

حل لغات:۔ توڑ چاڑھیں:۔ انجام تک پہونچانا، توڑ چڑھانا محاورہ ہے، اچھی طرح بسر کرنا۔
ترجمہ:۔ منزل مقصود تک پہنچانا، راستے میں نہ رلانا، اور وفا کو یاد رکھنا۔

(۲۱)

انگن فرید دے بھورل جانی سہجوں آپوں پا

حل لغات:۔ بھورل:۔ بھورے رنگ کا محبوب۔ پوَن پا:۔ قدم رنجہ کر۔
ترجمہ:۔ فرید کے آنگن میں اے محبوب صبح آکر قدم تو دے جا۔

کافی نمبر ۲۰

(۱)

وہ وہ سوہنے دا ورتارا ہر صورت وچ کرے اوتارا
ہک جا چاوے عشق اجارا بئی جا ڈیوے حسن اُدھارا

حل لغات:۔ سوہنا:۔ خوبصورت محبوب۔ ورتارا:۔ برتاؤ، سلوک۔ اُتارا:۔ عکس نزولی، نقل، جلوہ۔ اِجارا:۔ ٹھیکہ۔ اُدھارا:۔ ادھار۔ قرض۔

ترجمہ:۔ محبوب کا عجیب برتاؤ ہے کہ ہر صورت میں اُس کا جلوہ موجود ہے۔ ایک جگہ کہیں، تو اُس نے عشق کا اجارا لیا ہوا ہے۔ اور دوسری جگہ کہیں حسن کو ادھار پر دے رہا ہے یعنے کہیں تو عاشق کی صورت میں جلوہ گر ہے۔ اور کہیں معشوق حسن فروش کے رنگ میں موجود ہے۔

(۲)

او مالک میں ادنےٰ سگ دا ہر صورت وچ مٹھڑا لگدا
میں کیا موہ لئیں من جگدا ماریس ہر جا ناز نقارا

حل لغات:۔ ادنےٰ:۔ کہتر، کمترین۔ مٹھڑا:۔ مٹھے کی تصغیر، میٹھا، شیریں۔ موہ لئیں:۔ موہ لیا، فریفتہ کر لیا، عاشق بنایا۔

ترجمہ:۔ مجھ ادنےٰ سگ (در) کا وہ مالک ہے۔ ہر صورت میں (جس طرح بھی وہ جلوہ گر ہو) پیارا (میٹھا) لگتا ہے۔ میں کیا ہوں (کس قطار میں ہوں) اُس نے تو، سارے جہان کو اپنا شیدا بنا لیا ہے۔ اور ہر جگہ اس نے اپنے ناز کا ڈنکا بجا رکھا ہے۔

(۳)

مَیں بے آس، اُمید دا ماٹا ہر کس ناکس دے من بھاٹا
دوست اوڑا یار ایاٹا ہر ہک دل کوں لگے پیارا

حل لغات:- بے آس:- نا اُمید، شکستہ خاطر۔ ماٹا:- فخر، عزت، غرور، سہارا۔ من بھاٹا:- دل پسند، من کو بھایا ہوا
اوڑا:- بے ڈھب، الہڑ، جھگڑالو، بات بات پر بگڑنے والا۔ ایاٹا:- بھولا، نادان، بے سمجھ، کمسن

ترجمہ:- اے میرا محبوب، مجھ جیسے نا اُمید اور شکستہ دل کا تکیہ گاہ سہارا ہے (صرف یہی نہیں بلکہ) وہ ہر کس و ناکس کا دلبر ہے (یعنے من بھاتا ہے)، باوجود بے ڈھب اور بھولا ہونے کے ہر دل کو وہ پیارا لگتا ہے۔

(۴)

جو مَیں وانگ بجھارت بجھدا سو تھیا واقف ساری گجھدا
ہرگز دخل نہیں کہیں کجھدا جاݨ نظارا یار دا سارا

حل لغات:- وانگ:- مثل، مانند، طرح۔ مَیں وانگ:- میری طرح۔ بجھارت:- پہیلی، چیستان، معمہ۔ بجھدا:- بجھݨ مصدر سے فعل، بوجھتا ہے، معلوم کرلیتا ہے، حل کرلیتا ہے۔ سو:- وہی، وہ شخص۔ گجھ:- پوشیدہ راز، پنہاں۔ جاݨ:- جان، معلوم کر، سمجھ، صیغہ امر جاݨݨ مصدر سے۔

ترجمہ:- جو شخص میری طرح اس پہیلی کو حل کرلیتا ہے (یعنے اس راز کو معلوم کرلیتا ہے) وہی تمام سربستہ رازوں سے آگاہ ہوجاتا ہے (یہاں تو) کسی شخص یا کسی چیز کا ذرہ بھر دخل نہیں ہے، ہر جگہ اُسی محبوب حقیقی کا جلوہ نمایاں ہے۔

(۵)

چرن گردے سیس نوائیں جو آکھے چم اکھیاں چائیں

جُھد جہاد دا بار اُٹھائیں قرب کمال ہئی مطلب بارا

حل لغات:- چرن:- ہندی لغت، پاؤں، قدم - گرو:- مرشد، پیر، ہادی - سیس:- سر - نوائیں:- نوادن مصدر سے جُھکانا، خمیدہ کرنا۔ چُم:- چوم کر، بوسہ دے کر۔ چم اکھیاں چائیں:- چوم کر آنکھوں پر اُٹھانا، بسر و چشم کہنا۔ جہد جہاد:- سعی، کوشش، ریاضت، مشقت۔

ترجمہ:- پیر کے قدموں میں سر جھکا دینا۔ اور پھر جو کچھ وہ حکم دے اُس کو بسر و چشم قبول کر لینا اور مشقت و ریاضت کا بوجھ برداشت کرنا بھی قرب کمال ہے۔ اور یہی اصل مقصد زندگی ہے۔

(۶)

تھی گُر پیر دا چیلا سچا نہ ہو قدم ہٹا کر کچا

برہوں کڑاہ چڑھیا مچ مچیا جلبل مار اَنا دا نعرا

حل لغات:- چیلا:- مرید، پیروکار، سالک۔ کچا:- خام، بے اعتماد، ناکام۔ برہوں کڑاہ:- عشق و فراق کا کڑاہ۔ مچ مچیا:- آگ بھڑک رہی ہے، شعلہ زن ہے۔

ترجمہ:- (سالک کو خطاب ہے) پیر و مرشد کا سچا پیروکار بن جا۔ محبت کی راہ میں، قدم پیچھے ہٹا کر کچا اور ناکام نہ ہو۔ (اس منزل میں تو محبت کا کڑاہ چڑھا ہوا ہے۔ اور آگ کا انبار شعلہ زن ہے تو بھی یہیں اَنا کا نعرہ لگا کر جل بل جا

(۷)

جو کوئی رکھسی اے گُن چارے جو راتی جگ جوگ جگارے

وِچ خوش وسسی شام دوارے رہسی جنم جگت سوں نیارا۔

حل لغات:- گُن:- نیکی۔ جو راتی یا یوراتی:- شام جوانی، ضبط نفس، جوانی کی محتاط زندگی۔ جگ:- یگ۔ جوگ:- یوگ، عبادت، ریاضت، دل پر قابو، من کے دھیان میں مصروفیت۔ جگارے:- شب بیداری۔ جنم جگت:-

دنیاوی پیدائشی زندگی۔ نیارا، علیحدہ، بے نیاز۔

ترجمہ:۔ جو شخص ان چار صفات سے موصوف ہوگا۔ یعنے ضبط نفس، پابند مذہب، مرتاض اور شب بیدار رہیگا۔ وہی اپنے مالک کے آستان پر خوش خوش جاکر آباد ہوگا یعنی اُسی کا انجام بخیر ہوگا۔ اور وہی دنیاوی جھگڑوں سے بے نیاز ہوگا۔

(۸)

جگرت سنپس سکوپت ٹریا تیڈی سیر دے سانگے جڑیا
جیندا پیر سنجانوں تھڑیا پھرسی تھی چو گوٹھ آوارا

حل لغات:۔ جگرت:۔ رات کا جاگنا، شب بیداری۔ سکوپت کو ستوپت بھی پڑھا گیا ہے، خواب نوشیں۔ تھڑیا، بے راہ ہوا

ترجمہ:۔ اس عالم کے مطبوع اور تلخ تمام منظر تیری ہی سیر اور عبرت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جس سالک کا پاؤں اس راہ میں پھسلا دلغزش کھائی، وہ سارے جہاں میں راندہ خراب اور آوارہ پھرتا رہیگا۔ اور کسی مراد کو نہ پہنچیگا

(۹)

توں ایہہ سمجھ سنجان نہ چھوڑیں نرگن سرگن وچ جا جوڑیں
اپنے آپ توں موہنہ ناں موڑیں سب ہے روپ سروپ تہارا

حل لغات:۔ سمجھ سنجاݨ، معرفت، علم عرفان، عقل وادراک۔ نرگن سرگن:۔ ہندی راگوں کی سُرتالیں، دوزخ، بہشت۔ روپ چہرہ۔ سروپ:۔ عمدہ روپ، اچھا چہرہ، رنگ رُخ۔ تہارا، تہارا۔

ترجمہ:۔ عقل وعرفاں کا دامن نہ چھوڑنا اور وحدانیت کے بھجنوں میں مست رہنا، خود شناسی ہی خداشناسی کا ذریعہ ہے، اس سے موہنہ نہ موڑنا، دنیا ومافیہا سب تیرے لئے ہے اور سب سے اچھا روپ تہارا روپ ہے تیسرے مصرع میں من عرف نفسہ فقد عرف ربہٗ کا فلسفہ ہے۔

(۱۰)

چاروں بید بدانت پکارن اوم برم نارائن دہارن

آتم اوتم سروپ سدھارن دویت فریدؔ ہے جوٹھا لہرا

حل لغات:۔ بید:۔ چار وید۔ بدانت:۔ شاستر، قانون وحدانیت۔ اوتم:۔ خالق کل۔ برہم:۔ برہما، مالک کل۔ نرائن وھارن:۔ نارائن کے روپ میں جلوہ دکھانے والا۔ سروپ:۔ اچھا، روپ، خوبصورت۔ دویت:۔ شرک، کسی دوسرے کو خدا کا شریک بنانا۔ لہرا، بیان، قول، راگ کی لے۔ ولاسا۔

ترجمہ:۔ چاروں وید اور شاستر پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ خدا ایک خالق کل مالک کل اور نارائن کے روپ میں جلوہ افروز وہی۔ وہی روح کا مالک ہے۔ سب سے اعلیٰ اور اقدس وہی ہے۔ اے فرید۔ شرک اور دوئی سب غلط راستے ہیں۔

کافی نمبر ۲۱

(۱)

ہے ہے!! یار بروچل ہک تل ترس نہ کیتا

حل لغات:۔ ہے ہے:۔ حروف تاسف۔ بروچل:۔ بلوچ مراد محبوب، معشوق۔ ہک تل:۔ ایک تل، تل بھر، ذرہ برابر۔
ترجمہ:۔ افسوس صد افسوس کہ محبوب دوست نے مجھ پر، ذرا بھی رحم نہ کھایا۔

(۲)

کر کے سخت نماݨی اپنے نال نہ نیتا،

حل لغات:۔ نماݨی:۔ جس کا کوئی مان یعنے فخر، بھروسہ نہ ہو۔ نال:۔ ہمراہ ساتھ، ہمرکاب۔ نیتا:۔ نیوݨ مصدر سے، لے گیا، ہمراہ نہ لے گیا۔

ترجمہ:۔ مجھے سخت بے کس اور بینوا کر کے اپنے ہمراہ نہ لے گیا اور یہیں چھوڑ گیا۔

(۳)

ہجر پیالہ ازلوں، مَیں مُٹھڑی لو پیتا

حل لغات:۔ ازلوں:۔ ازل سے، ابتداء سے، روزِ اول سے۔ لو پیتا:۔ لو لوون مصدر سے بلا کر مخلوط کر کے گھول کر، کوئی دوائی پانی یا کسی سیال چیز میں ملائی جاتی ہے، تو اُس کو لوون کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ روزِ ازل سے میں بدقسمت نے ہجر کا زہر، پیالہ میں گھول کر پی لیا ہے۔ یعنے ہجر و فراق ازل سے میری قسمت میں لکھا گیا ہے۔

(۴)

جَیں ڈینہہ سجن سدہارے ڈُکھ آیا سُکھ بیتا

حل لغات:۔ جَیں ڈینہہ:۔ جس دن سے، جب سے۔ سدہائے:۔ چلے گئے، روانہ ہوئے۔ بیتا:۔ گذر گیا، ختم ہو گیا۔

ترجمہ:۔ جس دن سے محبوب چلا گیا ہے، اُسی دن سے دُکھ درد شروع ہے، آرام اور سُکھ رخصت ہو گیا، گذر گیا۔

(۵)

سُول کُلُلڑا کوجھا، لوں لوں رَگ رَگ سیتا

حل لغات:۔ سُول:۔ درد ــــ تکلیف۔ سُول اصل میں دردِ شکم کو کہتے ہیں، یہاں عام درد فراق و ہجر یا مراد ہے۔ کُلُلڑا:۔ بے ڈھنگا، جس کا کوئی حل یا صحیح طرز نہ ہو، بگڑا ہوا۔ کوجھا:۔ بدنما، سوہنا خوبصورت کی ضد خراب صورت والا۔ لوں لوں:۔ بال بال، لوں اصل میں بال کی ابتدائی پیدائشی حالت کا نام ہے، مراد ہر ایک مُڈاں مسام۔ سیتا:۔ سیون مصدر سے سیا ہوا۔

ترجمہ:۔ بے ڈھنگا، اور خوفناک درد رُوئیں روئیں اور رگ رگ میں سلا ہوا ہے، پیوستہ ہے، بسا ہوا ہے۔

(۶)

اصلوں محض وِسَارِیُس لا کر پرم پلیتا،

حل لغات:۔ وِسَارِیس:۔ وسارن مصدر سے، بھلایا، فراموش کردیا۔ پرم:۔ محبت عشق۔ پلیتا:۔ بتی، فتیلہ وہ بتی جسکو بارود میں بسایا جاکر ضرورت کے وقت آگ دکھا کر توپ وغیرہ چلائی جاتی ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب نے مجھے اپنے عشق کا فتیلہ لگا کر بالکل بھلا دیا ہے۔ اپنے عشق کی مصیبت میں مبتلا کرکے پھر ہمدردی نہیں کی۔

(۷)

روہ فرید لتاڑاں شالا کھاوِم چیتا

حل لغات:۔ لتاڑاں۔ لتاڑن مصدر سے کچلنا، روندنا، پامال کرنا۔ شالا:۔ خدا کرے، ایسا ہو، ممکن ہے کہ یہ لفظ انشاء اللہ سے لیا گیا ہو، مگر ہماری زبان میں اس کے معنی انشاء اللہ تعالیٰ کے نہیں رہے، یہاں خدا کرے کے معنوں میں، دعا کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کھاوِم:۔ کھاون مصدر سے میم متکلم کا ہے یعنی مجھے چیتا کھا جائے۔ چیتا:۔ مشہور جنگلی درندہ ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید۔ میں صحرا و بیابان میں چلتے چلتے زندگی سے تنگ آگیا ہوں، اب تو یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے زندگی ختم ہو جائے، خواہ چیتا پھاڑ کر مار ڈالے۔

کافی نمبر ۲۲

(۱)

اِتھاں مَیں مُٹھڑی جند جان بلب اوتاں خوش وسدا وِچ مُلک عَرب

حل لغات :۔ اِتھاں :۔ اِتھ، یہاں، اِس جگہ۔ مُٹھڑی جند :۔ بدقسمت ہستی قسمت کی ماری ہوئی جان۔ جان بلب :۔ لب پر جان آئی ہوئی، حالت نزع میں۔ او :۔ حرف اشارہ، وہ۔ تاں :۔ تک، تو۔ اوتاں :۔ یعنی وہ، تو۔ وسدا :۔ وسݨ مصدر سے، بستا ہے، آباد ہے۔

ترجمہ :۔ یہاں میں قسمت کی ماری ہوئی جاں بلب ہوں، مر رہی ہوں، اور وہ (میرا محبوب)، تو ملک عرب میں خوشی سے براجمان ہے، خوش بستا ہے۔

(۲)

ھر ویلے یار دی تانگھ لگی، سونجے سینے سِک دی سانگ لگی

ڈُکھی دلڑی دے ہتھ ٹانگھ لگی تھئے رِل رِل سول سموے سب،

حل لغات :۔ ویلے :۔ وقت، ہردم۔ تانگھ :۔ تانگ، انتظار۔ سونجے :۔ غیر آباد، برباد شدہ، خالی۔ سِک :۔ انتظار، شوق۔ ٹانگھ :۔ سہارا۔ رِل رِل :۔ مل جل کر۔ سموے :۔ اکٹھے، جمع، یکجا۔

ترجمہ :۔ ہر وقت محبوب کا انتظار ہے، برباد، خالی سینے میں انتظار کا نیزہ (برچھا) لگا ہوا ہے۔ دُکھی ہوئی دل کو یہی ڈھارس لگی ہے کہ ہمیں تمام درد و الم اکٹھے ہو گئے ہیں۔

(۳)

تتی تھی جوگݨ چودھار پھراں ہند، سندھ، پنجاب تے ماڑ پھراں

سونج بار تے شہر بازار پھراں متاں یار ملم کہیں سانگ سبب

حل لغات :۔ تتی :۔ تپی ہوئی، تفتیدہ خاطر، سوختہ جگر۔ چودھار :۔ چاروں طرف، ہر سو۔ سونج بار :۔ غیر آباد جنگل، ویرانہ بیابان۔ متاں :۔ شاید، ممکن ہے۔ ملم :۔ مجھے ملے۔ سانگ :۔ حیلہ۔ طریقہ۔

ترجمہ :۔ میں سوختہ جگر جوگن بن کر محبوب کی تلاش میں، ہر طرف پھرتی ہوں۔ کبھی ہندوستان میں کبھی سندھ میں کبھی پنجاب اور مارواڑ میں پریشان پھرتی ہوں۔ کبھی شہر کے بازاروں میں اور کبھی ویرانوں اور صحراؤں میں اسلئے پھرتی ہوں

شاید کسی جگہ اور کسی حیلہ سے دوست مل جائے۔

(۴)

جیں ڈینہہ دا نینہہ دے شینہہ پھٹیا لگی نیش ڈوکھاندی عیش گھٹیا

سب جوبن جوش خروش ہٹیا سُکھ سڑ گئے، مرگئی طرح طرب

حل لغات :۔ نینہہ دے شینہہ ،۔ عشق کے شیر۔ پھٹیا ،۔ زخمی کیا، پھٹ کرڈالا نیش ،۔ ڈنگ، دانت، ناخن۔ گھٹیا ،۔ گھٹ گیا، کم ہوا۔ ہٹیا :۔ ہٹ گیا، پرے ہوگیا، دور چلا گیا۔ سڑ گئے ،۔ جل گئے۔ طرح طرب ،۔ خوشی کا طرز ماندو بود۔ طریقے، سازو سامان۔

ترجمہ :۔ جس دن سے مجھے عشق کے شیر نے زخمی کیا ہے اور دُکھ درد کے نیش ناخن مارے ہیں اُسی دن سے عیش وعشرت گھٹ گئے، جوانی کا جوبن اور جوش خروش دور ہو گئے اور آرام دکا درخت بھی جل گیا۔ اور مسرت و خوشی کی زندگی کو موت آگئی۔

(۵)

توڑے دھکڑے دھوڑے کھاندڑی ہاں تیڈے نام توں مفت وکاندڑی ہاں

تیڈی باندیاں دی میں باندڑی ہاں ہے دردیاں کتیاں نال ادب

حل لغات :۔ توڑے ،۔ باوجودیکہ، اگرچہ۔ دھکڑے دھوڑے ،۔ دھکے اور کشمکش کے مصائب۔ وکاندڑی ہاں ،۔ بکی ہوئی ہوں، فروخت شدہ ہوں۔ باندی ،۔ کنیز، خادمہ۔ باندیوں کی باندڑی ،۔ خادماؤں کی خادم۔ در ،۔ دروازہ۔ کُتیاں ،۔ جمع کُتے کی، سگ، کُتا۔

ترجمہ :۔ اگرچہ تیری محبت کی راہ میں دھکے کھا رہی ہوں۔ مگر تیرے نام پر تو مفت بکی ہوئی ہوں اور تیرے کنیزوں کی کنیز ہوں، بلکہ تیرے دروازے کے کتوں کا بھی ادب کرتی ہوں۔

؎ کنیزانِ ترا کمتر کنیزم،

(۶)

واہ سوہنڑاں ڈھولنڑ یار سجن واہ سانول ہوت حجاز وطن

آ ڈیکھ فرید دا بیت حزن ہم روز ازل دی تانگھ طلب

حل لغات:- واہ:- کلمہ تحسین۔ سوہنڑا:- خوبصورت۔ ڈھولنڑ:- دل کے قریب رہنے والا۔ یار سجن:- خیر اندیش دوست۔ سانول:- ہوت:- محبوب۔ حجاز وطن:- عرب کا باشی۔ بیت حزن:- بیت الاحزان، رنج و غم کی کٹیا، غم خانہ۔

ترجمہ:- سبحان اللہ اے محبوب حسین، پیارا، خیر خواہ، ملیح عربی حجازی ذرا اپنے فرید کا بیت الاحزان تو آ کر ملاحظہ کر، اسے تو روز ازل سے تیری طلب اور انتظار ہے۔

کافی نمبر ۲۳

(۱)

سُنڑ سمجھ اے زاہد جاہد توں ہن عشق دے اے کلمات عجب

حل لغات:- جاہد:- جہاد کرنے والا، جہاد اکبر، نفس کشی کرنے والا، سالک، مرتاض

ترجمہ:- اے زاہد جاہد انسان ذرا سن اور سوچ عشق کے یہ کلمات بے حد عجیب ہیں۔

(۲)

ہے گالھ عجب ہے حال عجب ہے چال عجب ہے گھات عجب

ترجمہ:- بات عجیب ہے اور حال بھی عجیب ہے، چال عجیب ہے اور گھات بھی عجیب ہے۔

(۳)

ہے ذوق عجب ہے شوق عجب ہے عین عجب ہے بین عجب،

ترجمہ:۔ ذوق عجیب ہے، شوق عجیب ہے، عین عجیب ہے بین عجیب ہے۔

(۴)

ہے ذکر عجب ہے فکر عجب ہے نفی عجب اثبات عجب

ترجمہ:۔ ذکر عجیب ہے فکر عجیب ہے، نفی عجیب ہے اثبات عجیب ہے۔ نفی لا الہ اثبات الا اللہ

(۵)

کل تانگھ طلب مفقود کرن سبھ صورت حق مسجود کرن

ترجمہ:۔ دُنیا کی کل خواہشات ترک کر دیتے ہیں، جملہ اشکال میں ذات الٰہی کا پرتو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیتے ہیں۔

(۶)

تھی باذل ترک وجود کرن سک صوم صلوٰۃ زکواۃ عجب

حل لغات:۔ باذل:۔ سخاوت کرنے والا، بذل مادہ ہے ترک وجود کرنا، وجود کا ترک کرنا۔ فنافی اللہ ہونا۔
ترجمہ:۔ جُود وسخا کے راستہ میں اپنے وجود کو بھی ترک کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی روزہ نماز اور زکواۃ سے والہانہ محبت رکھتے ہیں۔

(۷)

حکمات عجب شبہات عجب درجات عجب درکات عجب

حل لغات:۔ درجات:۔ منازل یا حصص بہشت۔ درکات:۔ دوزخ کے طبقات۔
ترجمہ:۔ اس راستہ میں عجیب نکتے بھی سوجھتے ہیں اور شبہات سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے، اور پھر کہیں بہشت کے درجے ہیں اور کہیں دوزخ کے طبقات ہیں۔

(۸)

آیات عجب طاعات عجب طاغوت تے لات منات عجب

حل لغات:۔ طاغوت، لات، منات:۔ عربوں کے قدیمی اصنام، بتوں کے نام ہیں۔

ترجمہ:۔ عجیب نشان ملتے ہیں، طاعتوں میں خاص لطف و سرور حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی طاغوت لات اور منات کی شیطانی طاقتوں سے بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

(۹)

ہک ذات توں سہنس ذوات عجب اسما افعال صفات عجب

ترجمہ:۔ ایک ذات سے ہزاروں ذاتیں پھوٹ نکلتی ہیں اور ان کے نام کردار اور صفات عجیب معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۰)

خوش خضر دے فلسفیات عجب ظلمات تے آب حیات عجب

حل لغات:۔ ظلمات:۔ تاریکی جس میں آب حیات ہے خضرؑ سکندر کو لے گیا تھا۔

ترجمہ:۔ خوش نصیب جناب خضرؑ کے فلسفے بھی عجیب ہیں اور بحر ظلمات و آب حیات بھی عجیب ہیں۔ حضرت خضر کا فلسفہ

؎ تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

(۱۱)

ٹھپ فقہ اصول عقائد نوں رکھ ملت ابن العربی دی

حل لغات:۔ ابن العربی:۔ فلسفے کا بڑا عالم، شیخ اکبر، ایک امام صوفی، مصنف فتوحات مکی و

ترجمہ:۔ فقہ اصول اور عقائد کی کتابوں کو بند کر کے رکھ دے، ابن العربی کی ملت کو اختیار کرلے۔

(۱۲)

ہے دلڑی غیروں پاک تری مصباح عجب مشکواۃ عجب

حل لغات:۔ مصباح، مشکواۃ، احادیث کی کتابیں ہیں۔ لغت میں ان الفاظ کا ترجمہ۔ چراغ۔ فانوس اور شمع ہے

ترجمہ:۔ تیرا دل غیروں کی محبت سے آزاد ہے مصباح اور مشکواۃ عجیب ہیں۔

(۱۳)

حرکات عجب سکنات عجب اشغال عجب اوقات عجب

حل لغات:۔ اشغال، جمع شغل کی، اصطلاح صوفیہ میں ایک مرحلہ کا نام ہے۔

ترجمہ:۔ حرکات، سکنات، اشغال اور اوقات بھی عجیب ہیں۔

(۱۴)

اوراد عجب دعوات عجب ساعات عجب ڈینہہ رات عجب

ترجمہ:۔ اوراد، دعوات، ساعات دن رات عجیب ہیں۔

(۱۵)

لایدرکہ الابصار عجب، لایحجبہٗ الاشکال عجب،

ترجمہ:۔ لایدرکہ الابصار عجیب ہے، لا یحجبہ الاشکال بھی عجیب ہے۔

(۱۶)

ہے بحر عجب ہے لہر عجب ہے نہر عجب قطرات عجب

ترجمہ:۔ بحر، لہر، نہر اور قطرات عجیب ہیں۔ دنیائے نباتات کی کس پر لطف ذریعے سے آبیاری ہو رہی ہے۔

(١٧)

آفات عجب خدشات عجب صدمات عجب حسرات عجب

حل لغات:- خدشات:- خدشہ کی جمع۔ حسرات:- حسرت کی جمع۔
ترجمہ:- آفات، خدشات، صدمات اور حسرتیں عجیب ہیں۔ جو سالک کو سلسلہ ریاضت میں پیش آتی ہیں۔

(١٨)

واہ جذبۂ من جذبات عجب راحات عجب لذات عجب

حل لغات:- راحات:- راحت کی جمع۔
ترجمہ:- دیگر جذبات کے علاوہ محبت کے جذبات کا پیدا کرنا بھی کیا عجیب چیز ہے اور پھر راحات اور لذات کا تو کیا کہنا۔

(١٩)

ناسوت عجب ملکوت عجب جبروت عجب لاہوت عجب

ترجمہ:- ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت عجیب ہیں، یہ چاروں علیحدہ علیحدہ عالم ہیں، فرہنگ میں تفصیل ملاحظہ ہو۔

(٢٠)

تلبیس عجب تانیس عجب تقدیس عجب سطوات عجب

حل لغات:- تقدیس:- تقدس، پاکیزگی۔ تلبیس:- دھوکا دینا، سچائی چھپانا۔ تانیس:- اُنس حاصل کرنا۔ سطوات:- جمع سطوۃ، رعب داب
ترجمہ:- دنیا میں دوستی کے پردہ میں منافقت بھی کمال ہے اور پھر پاکیزگی کے ساتھ رعب حکومت بھی خواب ہے۔

(٢١)

اوہام عجب ابہام عجب، اعلام عجب الہام عجب

حل لغات:- اوہام: وہم کی جمع۔ اوہام، ایہام، شیطانی وسوسے جو ابتدائے ریاضت میں سالک پر پڑتے ہیں۔ اعلام: واردات ابتدائی۔
ترجمہ:- اوہام، ایہام، اعلام، الہام یہ تمام عجیب کیفیات ہیں۔

(۲۲)

ہمزات عجب خطرات عجب　　لمحات عجب شطحات عجب

حل لغات: شطحات:- وجد، جذبہ کی حالت میں جو غیر شرعی الفاظ مونہہ سے نکل جاتے ہیں اس کو شطحات کہتے ہیں۔
ترجمہ:- ہمزات، خطرات، لمحات، شطحات عجیب خطراتِ سلوک ہیں۔

(۲۳)

ہے قرب عجب ہے بعد عجب　　ہے وصل عجب ہے فصل عجب

ترجمہ:- کیفیاتِ جدائی میں ایک عجیب قرب اور عجیب بعد ہے وصل بھی ہے اور فصل بھی ع یعنی ملتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

(۲۴)

ہے قہر حجاب عقاب عجب　　ہے لطف نجات سبات عجب

حل لغات:- عقاب:- سزا۔ سبات:- مقام ریاضت۔ ہلکی نیند اور مستی، کیفیت درویشی۔
ترجمہ:- قہر حجاب اور عقاب بھی عجیب مراحل ہے اور نجات و سبات کا لطف بھی عجیب ہے۔

(۲۵)

ابدال عجب اوتاد عجب،　　اقطاب عجب افراد عجب

حل لغات:- ابدال، اوتاد، اقطاب، افراد:- تصوف کے مدارج اور صوفیائے کرام کی روحانی کمالات کے منازل ہیں۔
ترجمہ:- ابدال، اوتاد، اقطاب اور افراد کے درجات انسانی بھی عجیب ہیں۔

(۲۶)

تحقیق عجب تصدیق عجب　　تقلید عدول ثقات عجب

حل لغات:- ثقات جمع ثقہ، معتبر، قابلِ اعتماد

ترجمہ:- تحقیق، تصدیق، تقلید اور غیر تقلید بھی عجیب ہیں۔

(۲۷)

ہے قلب عجب ہے سِرّ عجب　　ہے نفس عجب ہے رُوح عجب

ترجمہ:- قلب عجیب ہے اور سِرّ بھی عجیب ہے نفس اور رُوح کا تعلق بھی عجیب ہے۔

(۲۸)

ہے حرم عجب احرام عجب　　حجاج عجب عرفات عجب

ترجمہ:- حرم، احرام، حجاج اور عرفات بھی عجیب ہیں۔ ہر ایک میں کئی راز پنہاں ہیں۔

(۲۹)

جبریل عجب تنزیل عجب　　ترتیل عجب تعمیل عجب،

حل لغات:- ترتیل، پڑھنا۔ تنزیل:- قرآن مجید تعمیل:- احکامِ الٰہی کی پابندی جس طرح آنحضرت صلعم بطور نمونہ ساری دنیا کے سامنے عمل پیرا ہوئے

ترجمہ:- جبریل، تنزیل، ترتیل اور تعمیل بھی عجیب مراحل ہیں۔

(۳۰)

ہے ظہر عجب تفسیر عجب　　ہے بطن تے تاویلات عجب

ترجمہ:- ظاہر اور اُسکی تفسیر باطن اور اُسکی تاویلات بھی عجیب ہیں یہ کلام الٰہی کے معانی، مطالب اور تفسیر کے مراحل ہیں۔

(۳۱)

ہے کبر تے فخر غرور عجب، ہے نار عجیب ہے نور عجب

ترجمہ:- کبر، فخر اور غرور ہر ایک کا فرق بھی عجیب ہے اور نار و نور میں بھی عجیب امتیاز ہے۔

(۳۲)

ہے نخل عجب ہے طور عجب ہے موسیٰ تے میقات عجب

حل لغات:- میقات:- وعدہ، مقام مقررہ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عزت مکالمہ مقررہ اوقات پر ملا کرتی تھی۔

ترجمہ:- نخل اور طور بھی عجیب ہیں اور موسیٰ و میقات بھی عجیب ہیں۔

(۳۳)

آغاز عجب انجام عجب ہے شام عجب پربھات عجب

ترجمہ:- آغاز اور انجام بھی عجیب ہیں، شام اور پربھات بھی عجیب ہیں۔ حل لغات:- پربھات کا ترجمہ صبح

(۳۴)

ہے شمس تے مد الظل عجب ہے عکس عجب ذرات عجب

ترجمہ:- سورج اور اُس کے سایہ کا لمبا ہونا بھی عجیب ہے اور اس کا عکس اور ذرّے بھی عجیب ہیں۔

(۳۵)

ہے طرح قیام قعود عجب ہے وضع رکوع سجود عجب

حل لغات :- قعود :- بیٹھنا، اصطلاح نماز میں سجدوں کے بعد بیٹھکر عبادت کرنے کو قعود کہتے ہیں۔
ترجمہ :- قیام و قعود کا طریقہ بھی عجیب ہے اور رکوع و سجود کی وضع بھی عجیب ہے۔

(۳۶)

ہے شفع عجب ہے وتر عجب ارکان عجب رکعات عجب

حل لغات :- ارکان جمع رکن۔ شفع و وتر قرآن پاک کی آیت کے الفاظ ہیں۔ شفع سے مراد کائنات کی کثرت اور وتر سے مراد خدا واحد ہے
ترجمہ :- شفع (جفت)، وتر (طاق)، ارکان اور رکعات عجیب ہیں۔

(۳۷)

نفقات عجب صدقات عجب خیرات عجب حسنات عجب

حل لغات :- نفقات :- خرچ۔ حسنات :- خوبیاں۔
ترجمہ :- نفقات، صدقات، خیرات، حسنات میں بھی عجیب شان پائی جاتی ہے۔

(۳۸)

ہے دنیا اصل احاد عجب ہے دین الوف آت عجب

ترجمہ :- دنیا اصل احاد عجیب ہے اور دین الوف آت عجیب ہے۔

(۳۹)

ہے دوزخ طبقات عجب ہے جنت سبع صفات عجب

حل لغات :- سبع صفات :- سات صفتوں والی بہشت یعنی جنت الفردوس نعیم۔ عدن۔ دار السلام۔ دار الخلد جنت الماوی۔ علیون۔
ترجمہ :- دوزخ کے طبقات اور سات صفتوں والی بہشت بھی عجیب ہے۔

(۴۰)

عصیان عجب عصات عجب　　ابرار تے باقیات عجب

حل لغات :- عصیان، عصات :- گناہ۔ ابرار :- نیک لوگ۔ باقیات سے والباقیات الصالحات کیطرف اشارہ ہے
ترجمہ :- عصیان، عصات، ابرار، باقیات۔ ایکطرف عاصی اور انکے گناہ اور دوسری طرف نیک لوگ اور انکی نیکیاں عجیب ہیں۔

(۴۱)

واللیل ہے رمز بطون عجب　　والقلم عجب ہے نون عجب

ترجمہ :- واللیل رمز بطون، والقلم نون۔ قرآنی سورتوں کے مخفی رموز عجیب روحانی لطف رکھتے ہیں۔

(۴۲)

والتین تے والزیتون عجب　　والشمس تے والصافات عجب

حل لغات :- واللیل، والتین، والزیتون، والشمس، نون :- قرآن مجید کی سورتیں ہیں
ترجمہ :- والتین، والزیتون، والشمس، والصافات، ہیں جو روحانی تجلیات ہیں وہ بھی بہت دلپذیر ہیں۔

(۴۳)

من این الی این است عجب　　ما الحاصل فی البین است عجب

ترجمہ :- من این الی این، ما الحاصل فی البین میں عجیب اسرار و رموز ہیں۔

(۴۴)

من علم الی العین است عجب　　اسرار رموز نکات عجب

ترجمہ :- من علم الی العین اسرار رموز نکات کا اشارہ یقین کے مدارج علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین کیطرف ہے

(۴۵)

گھر بار ڈسے بر بار اساں گئے وسر سبھو کم کار اساں

ترجمہ:۔ گھر بار ہمیں جنگل اور صحرا نظر آتا ہے، ہمیں سب کاروبار بھول گئے ہیں۔

(۴۶)

لاچار تے زار نزار اساں واہ ڈتری برہوں برات عجب

ترجمہ:۔ ہم ناچار اور زار زار ہو گئے ہیں، واہ عشق نے ہمیں عجیب انعامات دیئے ہیں۔

(۴۷)

ہک پاسوں ناز نواز عجب بئے پاسوں عجز نیاز عجب

ترجمہ:۔ ایک طرف سے عجیب معشوقانہ ناز و انداز ہوتے ہیں، اور دوسری جانب سے عجیب عاشقانہ نیاز اور انکسار کا اظہار ہوتا ہے۔

(۴۸)

ہے سوز عجب ہے ساز عجب ہے گھنڈ عجب ہے جھات عجب

حل لغات:۔ گھنڈ:۔ مونہہ پر کپڑا اوڑھنا۔

ترجمہ:۔ سوز و ساز عجیب ہے اور پھر جمال بے مثال پر برقعہ کا ڈالنا اور پھر دزدیدہ نگاہی سے دیکھنا بھی خوب ہے۔

(۴۹)

واہ عالم حسن آباد عجب وچ سوہنیاں دا بیداد عجب

ترجمہ:۔ یہ حسینوں کی دنیا بھی عجیب ہے اور اس میں رہ کر جو ان ان جہاں جو بیداد کرتے ہیں۔ وہ بھی عجیب ہے

(۵۰)

لُٹی دلڑی دی فریاد عجب　　　موٹھیاں اکھیاں دی برسات عجب

ترجمہ:۔ اور پھر لٹے ہوئے دل کی پکار بھی عجیب ہے اور تباہ حال آنکھوں کے گریہ کا منظر بھی عجیب ہوتا ہے۔

(۵۱)

ہر آن احد ڈو دل دھیان دھرو　　　ہے بے شک دین ایمان ایہو

ترجمہ:۔ ہر وقت احد کی طرف دھیان رکھو، بے شک یہی دین اور ایمان ہے۔

(۵۲)

دل نال فرید دا وعظ سنو　　　سو بات دی ہے ہک بات عجب

ترجمہ:۔ فرید کی پند و نصیحت دل سے سنو، اس کی سو باتوں کی ایک بات ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ اس کافی میں جس قدر لغات اصطلاحات اور تلمیحات کا ذکر ہے، انکی تفصیل فرہنگ میں ملاحظہ ہو۔

کافی نمبر ۴۲

(۱)

قسم خدا دی قسم نبیؐ دی　　　عشق ہے چیز لذیذ عجیب

حل لغات:۔ لذیذ:۔ لذت دار، خوش آیند

ترجمہ:۔ مجھے خدا تعالی اور اس کے پاک نبی صلعم کی قسم ہے (میں) سچ کہتا ہوں، کہ عشق ایک نہایت عجیب اور لذیذ چیز ہے

(۲)

نفسی خلط ہے توڑے غالب — پر مایوس نہ تھیویں طالب

پیرِ مغاں ہے خاص طبیب

حل لغات:- غالب:- زبردست۔ مایوس:- ناامید۔ پیر مغاں:- میخانہ کا مہتمم مراد مرشد۔ خلط:- جذبہ، مواد

ترجمہ:- اگرچہ سالک پر بحیثیت انسانی ـــ جذبات نفسانی کا قبضہ ـــ زبردست ہے۔ پھر بھی مایوس ہونے کی طالب کیلئے کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ مرشد ایسے تمام امراض، کا خاص طور پر ماہر طبیب اور معالج ہے

(۳)

لکھ لکھ سول ہزاراں ڈوکھڑے — سو سو شکر چوآہم پوکھڑے

بیشک ضرب حبیب ذبیب

ترجمہ:- (محبت میں) اگرچہ لاکھوں درد اور ہزاروں دُکھ ہیں۔ مگر میں سو سو سجدہ شکر، بجا لاتا ہوں۔ کہ یہ درد و رنج میری قسمت میں قسام ازل نے دئیے ہیں اور یہ مجھے بفحوائے ضرب الحبیب ذبیبؒ (دوست کی مار بھی خوشگوار ہوتی ہے، النعمت خوشگوار اور شیریں معلوم ہوتے ہیں۔ اور تمام تکلیفیں رہ عشق میں راحت ہو جاتی ہیں۔

(۴)

عمر نبھایم سڑدیں دو کھدیں — تپدیں کھپدیں ڈوکھدیں جو کھدیں

پاڑے پیم نصیب یصیب

حل لغات:- نبھایم:- میں نے بسر کی، گزاری۔ سڑدیں:- جل کر۔ دو کھدیں:- دوکھ کر۔ تپدیں:- تپش میں۔ کھپدیں:- آہ و بکا کرتے واویلا کرتے۔ ڈوکھدیں:- دردوں کی تکلیف اُٹھاتے ہوئے۔ جو کھدیں:- جوکھ جوکھ کر۔ نصیب یصیب:- سالم یہ ہے النصیب یصیب ولو کان تحت الجبلین۔ یہ اُسی کا ملخص ہے۔

ترجمہ:- میں نے تمام عمر سوزِ عشق میں جل جل دُکھ دُکھ کر تپش پریشانی درد و غم میں گذار دی ہے۔ یہی میرا نصیب تھا جو مجھے مل کر رہا۔

(۵)

تھی اَن سوہاں مُنہ نہ لاوے ، جے لُک ڈیکھاں گھونگٹ پاوے

توڑے وسدم سخت قریب

حل لغات:- اَن سوہاں:- ناواقف، اجنبی مُنہ نہ لاوے:- اردو میں مونہہ لگانا محاورہ ہے۔ لُک ڈیکھاں چھپ کر دیکھوں، پوشیدہ دیکھوں۔

ترجمہ:- اُس کی بے نیازی کا یہ عالم ہے، کہ ناواقف ہو کر مونہہ تک نہیں لگاتا۔ اگر چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ پردہ کر لیتا ہے۔ اگرچہ وہ بہت ہی قریب رہتا ہے لیکن ملتا نہیں۔

(۶)

ہردم اُس دی پیاس اسیسے ، میں لوہا او مقناطیسے

اِن القلب الیہ ینیب،

حل لغات:- اسیس:- اُمید، انتظار، کشش

ترجمہ:- ہمیشہ اُس کی طلب اور انتظار ہے اور لوہے کی طرح اُس مقناطیس کی طرف کھچا جا رہا ہوں۔ سچ ہے تحقیق دل اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۷)

سرِّ مکتوم معما جیدّ ، دُنیا توں خود چُھنیا سیدّ

ذوق نماز نسا تے طیب

حل لغات :- سرِ مکتوم :- راز پنہاں جید :- مضبوط ۔ چُنڈیا ، چُنا ، منتخب کیا ۔ ذوق نماز :- نماز کی لذت ، لطف عبادت نسار :- عورت ۔ طیب :- خوشبو ۔

ترجمہ :- یہ ایک راز مخفی تھا اور بڑی مضبوط پہیلی تھی جس کو دُنیا میں سے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ہی پسند فرمایا یعنے نماز ، عورت اور خوشبو ۔

(۸)

مَیں مسکین فرید نماناں　ڈُھوتا پاڑا یار ایاناں
سَو سَو ویڑھے وسم رقیب

حل لغات :- ڈُھوتا : چغل خور ، عیار ۔ پاڑا : محلہ ، ہمسائے ۔ ایاناں : بھولا بھالا ، کمسن ۔ ویڑھے :- ویڑھا ، محلہ ، صحن خانہ ۔ رقیب :- دشمن ، اصل میں ایک معشوق کے دو عاشق آپس میں رقیب کہلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- مَیں مسکین فرید بے سہارا ہوں ، اور ہمسائے چغل خور اور سخت عیار ہیں ، محبوب خود بھولا اور نادان ہے اور محلہ میں سو سو دشمن رہتا ہے ، محبت کن کن مشکلات سے وابستہ ہے ۔

کافی نمبر ۲۵

(۱)

پیا عشق اساڈی آن سنگت　گئی شد مد زیر زبر دی بھت

حل لغات :- پیا :- پڑا ۔ اساڈی :- ہماری سنگت :- ساتھ ، ہمراہی ، ہمسفر ، دوستی ۔ بھت :- تقطیع عربی قاعدہ جب پڑھا جاتا ہے ۔ تو شد ، مد ، زبر اور حرکات کی علیحدہ علیحدہ مشق کرائی جاتی ہے اس مشق کی تقطیع کو بھت کہتے ہیں ۔ اردو قاعدہ مروجہ میں شد ، مد ، زیر ، زبر کی تختی پڑھائی جاتی ہے ۔

ترجمہ:۔ جب سے عشق ہماری پارٹی میں شامل ہوا ہے علم کا خیال جاتا رہا، شد، مد، زیر زبر کی بحث کا مشغلہ بھی جاتا رہا ہے۔

(۲)

سب وسرے علم علوم اساں ٭ کل بھل گئے رسم رسوم اساں
ہے باقی دردی دہوم اساں ٭ ہئی برہوں دی یاد رہیوسے گت

حل لغات:۔ اساں:۔ کون محذوف ہے، ہم کو۔ دہوم:۔ اژدھام، ہجوم، کثرت۔ گت:۔ سُر، آواز، طرح۔
ترجمہ:۔ تمام علوم اور رسم و رسوم ہم کو فراموش ہو گئے۔ باقی صرف درد کا ہجوم ہے یا برہوں (عشق) کی گت یاد رہ گئی ہے۔

(۳)

انہاں جوٹھیاں غیراں ویریاں توں ٭ انہاں کوڑیاں کھیڑیاں بھیڑیاں توں
انہاں کوجھیاں گیڑیاں پیڑیاں توں ٭ ھر ویلھے یار گھنم ڈت پت

حل لغات:۔ انہاں:۔ اِن حرف اشارہ۔ جوٹھیاں:۔ جوٹھے کی جمع، کاذب۔ ویریاں:۔ ویری کی جمع دشمن توں:۔ سے۔ کوڑیاں جمع کوڑے کی جھوٹا، کذاب۔ کھیڑیاں جمع کھیڑے، مراد دشمن۔ بھیڑیاں:۔ جمع بھیڑے، بدبخت، نالائق۔ کوجھیاں جمع کوجھے، بدصورت، کریہہ المنظر۔ گیڑیاں:۔ گیڑی کی جمع جھگڑالو، کشیدگیاں، مناقشات۔ پیڑیاں:۔ تابع مہمل گیڑیاں کا ہے۔ ہر ویلھے:۔ ہر وقت۔ گھنم:۔ مجھ سے لیتا ہے۔ ڈت پت:۔ اعتماد، ساکھ، بیزاری، صفائی۔
ترجمہ:۔ میرا محبوب مجھ سے ہر دم (ہمیشہ) ان جھوٹے کھیڑوں، غیروں دشمنوں بدصورت گیڑیوں سے میرے متعلق صفائی لیتا رہتا ہے۔

(۴)

کر صبر تے شکر شکایت تے　　رکھ آس اُمید عنایت تے

پئے فخر دی فقر ولایت تے　　ڈینہہ راتیں دل ڈیوم مت

حل لغات:۔ مت:۔ نصیحت، ہدایت۔

ترجمہ:۔ مجھے دل رات دن یہ ہدایت کرتی رہتی ہے کہ اگر کوئی شکایت پیدا ہو تو شکر کیا کر، اور عنایت الٰہی پر بھروسہ کر کے اپنے محبوب حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمۃ کے فقر اور ولایت سے برکت حاصل کیا کر۔

(۵)

مُٹھی گلڑیں شہر وِکھویں دی　　تتی ملک ملامت ڈوہیں دی،

سُنجی روہی راوے روہیں دی　　ڈتی خلعت یار بروچل جت

حل لغات:۔ گلڑین:۔ گلے، شکوے۔ وِکھو ہے:۔ گلے۔ ڈوہیں جمع ڈوہ، الزام۔ روہ:۔ جنگل، صحرا، بیابان

بروچل:۔ بلوچ، معشوق، محبوب۔ جت:۔ اونٹ چرانے والا مراد ہوں معشوق بے پرواہ۔

ترجمہ:۔ میرے بے پرواہ محبوب نے مجھے شہر کی بدنامی گلے شکوے ملک کی ملامت، اور الزام کی خلعت دی اور روہی ریگستان کی آوارگی بطور تحفہ دی ہے۔

(۶)

نِت کھاواں ڈکھڑیں توں مُک لت　　ہاں! آکھن نیڑ الیسیں وت

کڈیں ووے لوڑیے تے کڈیں کراں ہٹ ہٹ　　ڈے ڈڑکے خوب نپیڑِن ست

حل لغات:۔ مُک:۔ مُکا۔ لت۔ لات۔ نیڑ الیسیں وت:۔ پھر محبت کرو گے۔ ووے لوڑیے:۔ تو تو میں میں سخت کلامی

ہٹ ہٹ:۔ دور دور۔ ڈڑکے:۔ دھمکیاں۔ نپیڑِن:۔ نچوڑتے ہیں۔ ست:۔ طاقت، تاب و تواں، رس۔

ترجمہ:۔ ہمیشہ دکھوں کی لاتیں اور مکے کھاتی ہوں، وہ کہتے ہیں کہ پھر بھی عشق بازی اور محبت کا مشغلہ اختیار کر دگے داسی بحث میں، کبھی کبھی تو تو میں میں کی اور کبھی ہٹ ہٹ تک نوبت بھی آجاتی ہے۔ غرض یہ دُکھ ہر طرح کی دھمکیاں دے دے کر میرے جسم کا رس نچوڑ لیتے ہیں۔

(۷)

سٹ کلھڑی یار فرید گیا ایہو حال نمانی ڈٖنال تھیا
فریاد کراں کر یاد پیا ہتھ مَل مَل بیٹھی رووَاں رت

حل لغات:۔ رت رووَاں:۔ خون کے آنسو بہا رہی ہوں۔ پیا:۔ دوست، محبوب۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب دوست مجھے اکیلی چھوڑ کر چلدیا۔ مجھ غم زدہ دبے کس، پر یہ حال گذرا ہے محبوب کو یاد کر کر کے فریاد کرتی ہوں، اور کف افسوس مل مل کر خون کے آنسو بہا رہی ہوں۔

کافی نمبر ۲۶

(۱)

میڈٖا مٹھڑا ماہنوں کاک جا شالا راتاں اینڈم رات

حل لغات:۔ ماہنوں:۔ س شخص، انسان۔ مٹھڑا ماہنوں:۔ میٹھا محبوب، شیریں ادا معشوق۔ کاک جا:۔ کاک کے رہنے والا۔ جا:۔ س۔ حرف اضافت ہے۔ کاک:۔ ایک ندی کا نام ہے اسکی تفصیل فرہنگ میں دیکھو راتاں:۔ رائے۔ حرف اعزازی، مراد محبوب۔ اینڈم:۔ س۔ صیغہ متکلم، میرے پاس آوے۔

س:۔ اس امر کی علامت ہے کہ یہ لفظ سندھی زبان کا ہے جس طرح ع عربی ف فارسی اور ار اردو۔ اور س سنسکرت زبان ہونے کی علامت ہے

ترجمہ:۔ کاک کا باشندہ میرا پیارا محبوب خدا کرے آج رات کو مرے پاس آجائے۔
عاشق کی دلی تمنا ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب کو اپنے غم خانہ میں دیکھے اور اس کو مدعو کر کے اُس کے وصال سے سرفراز ہو۔

(۲)

تیڈی سِک دے کانڑ سُتی ہم سومل کوں گھن سات

حل لغات:۔ سِک:۔ انتظار۔ کانڑ:۔ واسطے، لئے، باعث، وجہ۔ سُتی ہم، صیغہ متکلم ماضی مصدر سُمنڑ سے، مَیں سوئی تھی۔ سومل:۔ مومل کی بہن کا نام تھا۔ گھن:۔ لے، لے کر۔ گھن سات:۔ ساتھ لیکر، ہمراہ لیکر۔
ترجمہ:۔ مَیں تیری انتظار میں اپنی بہن، سومل کو بھی اپنے ساتھ لے کر سوئی تھی، اور منتظر تھی کہ تو کسی نہ کسی طرح ضرور میرے پاس آئے گا۔

(۳)

پھیر سوہائیں جیندیں ماڑیاں توڑیں ڈینہہ چھ سات

حل لغات:۔ سوہائیں:۔ تو آباد کرے، لطف اندوز ہو۔ ماڑیاں:۔ جمع ماڑی، بالاخانہ۔ ماڑیاں مومل کے محل کا نام ہے مومل دی ماڑی مشہور ہے۔ یہ اُسی کی طرف اشارہ ہے۔ مومل:۔ عاشق۔ سومل:۔ اُس کی بہن، مہندھرا مومل کے معشوق کا نام ہے۔ انکا قصہ تلمیحی فرہنگ میں دیکھو۔
ترجمہ:۔ اے محبوب میری حین حیات میں پھر کبھی یہ محل آکر آباد کر خواہ چھ سات دن کے لئے ہی سہی آجا یعنی تھوڑے عرصہ کے لئے ہی آکر یہ ماڑیاں اپنے قدوم سے آباد کر۔

(۴)

سچ ڈس جو کجھ کیتی ایہا ماڑدی ہئی مرجات

حل لغات :۔ ڈس :۔ ڈسن مصدر سے امر کا صیغہ تبلا ۔ سچ تبلا کیتئی :۔ تو نے کیا ہے ، جو کچھ کیتی ۔ جو سلوک تو نے کیا ہے ماڑ :۔ ملک ماڑ وار کا نام بطور اختصار ماڑ مشہور ہے معشوق کا وطن مراد ہے ، موبل اور مینڈھرا کے عشق و محبت کے استعارات اس کافی میں مصنف علیہ الرحمتہ نے ذکر فرمائے ہیں ۔ اور یہ واقعہ ماڑ کی سرزمین کے متعلق ہے ، اس لئے محبوب کو اپنے وطن کا الاہناد یکر دریافت کر رہے ہیں ۔ مرجات :۔ رسم مدارات ، مروت

ترجمہ :۔ اے محبوب ! جو کچھ تو نے (میرے ساتھ) سلوک کیا ہے اور ستم روا رکھا ہے ، سچ تبلا کہ ملک ماڑ میں مہمانداری کی یہی رسم ہے ، یعنے تمہارے وطن میں عشاق اور محبت کرنے والوں کے ساتھ یونہی بے پرواہی اور بے اعتنائی کا سلوک کیا جاتا ہے ۔

(۵)

کاگ کندھن تے رل مل مانوں ساونڑ دی برسات

حل لغات :۔ کاک کندھن :۔ کاک ندی کا نام ہے ۔ کندھن :۔ کندھی ، کنارہ ، لب جو ۔ رل مل :۔ مل جل کر ، باہم ہو کر اکٹھے ۔ مانوں :۔ بسر کریں ، لطف اُٹھائیں ، گذاریں ۔

ترجمہ :۔ اے محبوب ! ماہ ساونڑ کے ایام برسات میں تو ہم مل جل کر کاک ندی کے کنارے رہیں اور قدرتی مناظر روانیٔ آب اور فیضان ابر و بہار سے لطف اندوز ہوں ۔

(۶)

کہیں وٹڑی وہہ گیوہاں تے ول نہ پایو جھات

حل لغات :۔ کہیں :۔ کون سی ۔ وٹڑی :۔ وٹا کی تصغیر ، پتھر ، سنگ ، کلوخ ، بٹا ۔ وُہہ گیو :۔ بہ گئی ، چل گئی ، چیر گئی ۔ ہاں :۔ دل ، سینہ ۔ ہاں تے :۔ دل پر ۔ جھات پایو :۔ جھانکا ۔

ترجمہ :۔ تیرے دل پر کیا خیال گذرا ، کیا بدگمانی پیدا ہوئی ، کہ تو نے پھر اپنی شکل تک نہیں دکھائی یعنے اس طرف رخ بھی نہ کیا ، اور نہ آئے ۔

(۷)

غم دا حال سُناواں کیویں سو ڈُکھ تے ہک وات

حل لغات:۔ سناواں، صیغہ متکلم میں سناؤں۔ کیویں، کس طرح، کیونکر۔ وات، موہنہ، دہن
ترجمہ:۔ میں اپنے غم و درد کا حال و قصہ، کیونکر سناؤں (یہ ایک ایسی لمبی داستان ہے) کہ سَو دکھ یعنے بے شمار واقعات غم و درد کے ہیں اور اُن کے بیان کرنے کے لئے صرف ایک موہنہ اور ایک ہی زبان ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ صرف ایک زبان سے بے شمار دردوں کی کیفیت پوری سُنائی جا سکے۔

(۸)

کانگل کھنڈ دیاں چوریاں ڈیساں کر کئی مِلن دی بات،

حل لغات:۔ کانگل، کوّا، زاغ۔ کھنڈ، چینی، کھانڈ، قند۔ چوری، مشہور کھانے کی مرکب شے جو روٹی کو گھی اور کھانڈ میں مِلا کر بناتے ہیں۔
ترجمہ:۔ اے کوّے! تو دوست کے مِلنے کی کوئی بات سُنا میں تجھے کھانڈ کی چوری کھلاؤں گی (اس ملک کے مشہور توہمات میں سے یہ بھی ایک دستور ہے کہ کسی آنے والے شخص کے انتظار میں لوگ کوّے کی آواز کائیں کائیں سے تفاؤل لیتے ہیں۔ اور اُس کو خوشامدانہ طور پر کہتے ہیں، کہ تو محبوب کے مِلنے کی آواز کر، میرا دوست آجائے مَیں تجھے گھی کھانڈ کی چوری بنا کر دوں گی۔
باد صبا کے ہاتھ پیغام بھیجنا، اور پرندوں کی آواز، جانوروں کی حرکات سے شگون یا تفاؤل حاصل کرنا سب اسی قبیل سے ہیں۔)

(۹)

پیت پِچھے نِت درد کشالے واہ ڈاتے دی ڈات

حل لغات:۔ پٹھے :۔ بھیجے، عنایت کئے، ارسال کئے۔ نتِ ہمیشہ، مسلسل، روزانہ۔ ڈاتا:۔ دینے والا۔ انعام بخش کرنے والا یہاں مراد محبت پیت سے ہے جسکا پہلے مصرع میں ذکر ہے۔ ڈات:۔ بخشش، انعام، دان، عنایت، تحفہ

ترجمہ:۔ محبت ہمیشہ درد و اندوہ کے تحفے بھیجتی رہتی ہے یہی اسکی مدارات ہے، سبحان اللہ داتا کا دان انعام بھی کیا عجیب ہے

(۱۰)

ڈینہہ گھنے رو راتیں کیتم راتیں کئی پربھات

حل لغات:۔ ڈینہہ:۔ دن، یوم۔ گھنے:۔ بہت، بکثرت، متعدد۔ پربھات:۔ صبح، سویرا۔

ترجمہ:۔ محبت اور فراق یار میں، میں نے بہت سے دن رو رو کر رات کر دیئے اور بہت سی راتوں کو روتے روتے صبح کر دیا یعنے اس کثرت سے غم فراق یار میں روئی کہ بے شمار دن گذر کر رات ہوگئے، اور اسی طرح کثیر التعداد راتوں کو صبح کر دیا۔

(۱۱)

موںجھ ملال فرید ملیوسے ازلوں برہوں برات

حل لغات:۔ موںجھ:۔ گھبراہٹ، غم، فکر، یاد حزیں۔

ترجمہ:۔ اے فرید ہم کو روز ازل سے عشق اور ہجرِ دوست نے غم اور ملال ہی کی برات یا تحفہ عطا فرمایا، یعنے ہم کو عشق میں رنج و غم کے سوا کچھ نہیں ملا۔

کافی نمبر ۲

(۱)

پنل تھیوں پانڈھی یارا چھڈ کے کلھڑی بروچ

ہر دم وتاں درماندی یارا سئے سئے روگ اندر وچ

حل لغات:۔ پنل:۔ پنوں سسی کا معشوق جو سسی کو سوتا ہوا چھوڑ کر جبراً کیچ لے جایا گیا تھا قصہ فرہنگ میں ملاحظہ طلب، پاندھی:۔ پندھ سے سفر کرنے والا۔ چھڈ کے:۔ چھوڑ کر۔ کلہڑی:۔ اکیلی۔ بر:۔ صحرا، جنگل، بیابان۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب مجھے جنگل میں اکیلی چھوڑ کر سفر کو چلا گیا ہے، اے یار میں اس کے فراق میں ہمیشہ زار و نزار پھرتی ہوں اور میرے دل میں سینکڑوں درد ہیں۔

(۲)

پیت نہ پالی سر دے والی تول نہالی رولیس خالی

دل دردوں کرلاندی یارا موہنہ پلڑو گھر گھر وچ

حل لغات:۔ پیت نہ پالی:۔ وفا نہ کی محبت کی راہ و رسم کو پوری طرح نہ نبھایا۔ سر دا والی:۔ سر کا مالک جسکے سامنے سر یا زندگی تک قربان کرنے سے عار نہ ہو، مراد محبوب۔ تول نہالی:۔ تول بستر عروسی کی رضائی۔ نہالی بستر کا ایک حصہ توشک۔ رولیس خالی:۔ خالی رولا دیا۔ ایک نسخہ میں رہ گئی خالی بھی لکھا ہے اسکے معنی بھی چسپاں ہو سکتے ہیں یعنے تول نہالی محبوب کے بغیر خالی رہ گئی۔ دردوں:۔ درد کنوں، درد سے، درد کے باعث۔ کرلاندی:۔ کرلانا مصدر سے کراہنا، آہ و زاری کرنا، درد سے شور و فغاں کرنا۔ موہنہ پلڑو:۔ موہنہ پر دامن ڈالنا، ماتم کے وقت عورتیں موہنہ پر دوپٹے کا آنچل یا پلہ ڈال کر بین کرتی ہیں اور روتی ہیں، اس کو موہنہ پڑا پانا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب نے محبت کا عہد پورا نہ کیا، اور میرا بستر شب عروسی خالی پڑا رہا اور خراب ہو گیا، اے یار میں دل درد کی وجہ سے کراہ رہی ہوں اور گھر گھر میں ماتم کی سی کیفیت ہے، موہنہ پر کپڑا ڈال کر رو رہی ہوں۔

(۳)

رکھدی آس اُمید ہزاراں آخر مک ڈِٹھیہ موڑ مہاراں

ہوت تھقیسم آکاندھی یارا نیسم توڑ قبر وچ

حل لغات:۔ رکھدی:۔ رکھتی ہوں۔ موڑ مہاراں:۔ مہاریں پھیر کر، مہار اونٹ کی چلانے کی رسی، عنان توجہ پھیریگا۔ مطلب واپس آئیگا، آخر ایک دن واپس آئیگا۔ ہوت:۔ دنیوں بلوچ کی ذات ہوت بلوچ تھی، مراد محبوب۔ تھقیسم:۔ تھیوݨ مصدر سے میرا ہوگا۔ آتھقیسم:۔ آکر میرا ہوگا۔ کاندھی:۔ کندھا دینے والا، میت کے جنازے کو کندھا دے کر اُٹھانے والوں کو کاندھی کہتے ہیں۔ نیسم:۔ مصدر نیوݨ سے مجھے لیجائیگا۔ توڑ:۔ آخر، انتہا۔ قبر: متحرک الاوسط غلط العام ہے مشہور ہے، مزار، لحد، گور۔

ترجمہ:۔ مجھے ہزار ہزار امید ہے۔ کہ آخر کار ایک دن میرا محبوب عنان توجہ پھیر کر آئیگا، اور اے یار میرے جنازے کو کندھا دے کر آخری منزل قبر میں لے جائیگا۔

(۴)

سُول دے سہرے سوز دے گانے موںجھ دے ہار ڈکھاندے گہنے

دردی بانھ سراندی یارا وسدی یاس نگر وچ

حل لغات:۔ دردی بانھ:۔ درد بھری بانہ بازو۔ سراندی:۔ سرہانے۔ وسدی:۔ آباد ہوں، رہتی ہوں۔ یاس نگر:۔ مقام ناامیدی، مایوسی کا شہر۔ گانے:۔ شادی کے موقعہ پر دولھا کی کلائی میں جو رنگین تاگا رشتہ باندھا جاتا ہے، اس کو گانا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ میرے اسباب مسرت اور سامان عروسی کیا ہیں، درد کے سہرے سوز دروں کے گانے ہیں، بیتابی اور اضطراب کے ہار، اور دکھوں کے گہنے (زیور) ہیں، اور بجائے دوست کے بازو کے اپنی درد رسیدہ بانہہ سر کے نیچے ہے۔ اور اس حالت میں یاس نگر میں پڑی ہوں۔

(۵)

نینھ اویڑا، دشمن ویڑھا ماہیو رکھم بکھیڑا جھیڑا،

کیا بردی کیا باندی یارا گردیاں ٹوک ٹبر وچ

حل لغات :- ماپیو :- ماں باپ، والدین۔ بکھیڑا :- مخالفت، رکاوٹ۔ جھیڑا :- لڑائی، فساد، جھگڑا۔ بردی :- خادمہ، لونڈی۔ باندی :- کنیز، پرستارہ۔ ٹوک :- مزاحمت، مخول، استہزا، طعنہ زنی ٹبر :- گھر، کنبہ، خاندان

ترجمہ :- بے ڈھب عشق کی وجہ سے محلہ دشمن بن گیا ہے، ماں باپ خلاف ہو گئے اور برسرعناد ہیں، گھر کی خادمائیں اور لونڈیاں تک گھر بھر میں ہنسی مخول کرتی ہیں۔

(۶)

مارو تھل دے ڈوکھڑے گھاٹے گپ کھڈ کھڑبن کھوب گپاٹے

رات ڈینہاں تڑپھاندی یارا رولدی روہ ڈونگر وچ

حل لغات :- مارو :- مارنے والے، خونخوار تھل :- ریگستان کے کف دست میدان کو تھل کہتے ہیں۔ مارو تھل :- اُس میدان کو بھی کہتے ہیں، جس میں سسّی (پنوں بلوچ کی عاشق) کیچ کے راستے میں زمین کے اندر غرق ہو گئی تھی ڈوکھڑے گھاٹے :- گنجان اور پیوستہ درد و رنج۔ گپ :- کیچڑ، دلدل۔ کھڈ :- نشیب زمین کا سوراخ کھڈا۔ کھڑبن :- ناہموار زمین جس میں چلنا دشوار ہو، گیلی زمین میں مویشیوں کے کھُروں سے جو گڑھے پڑ جاتے ہیں اور چلنا دشوار ہو جاتا ہے اُس کو کھڑبن کہتے ہیں۔ کھوب :- وہ زمین جس میں انسان کے پاؤں دھس جائیں، پریشان کن راستہ۔ گپاٹے :- تکلیف دہ راستے میں پھرنا، چکر لگانا، وشت نوردی۔

ترجمہ :- مارو تھل کے دشوار گذار راستوں میں جہاں دلدل، کھڈے، ناہموار زمین اور سخت تکلیف دہ رہگذر ہیں۔ میں رات دن پریشان ہو کر تڑپتی ہوں اور بے تاب ہو کر کوہستانوں اور بیابانوں میں آوارہ پھرتی ہوں۔

(۷)

برہوں بلائیں سنجھ صباحیں دم دم آہیں نکلن دھائیں

سیجھ فرید نہ بھاندی یارا لگڑی چوٹ اندر وچ

حل لغات:- آہیں:- جمع آہ، ٹھنڈے سانس۔ دہانہیں:- جمع دہانہہ کی، فریاد، شیون۔

ترجمہ:- اے فرید محبت اور ہجر و فراق کی بلائیں صبح شام مجھے تکلیف دے رہی ہیں، ہر دم آہیں بھرتی ہوں اور دل سے درد بھری فریاد نکلتی ہے، حتیٰ کہ پھولوں کے بستر بھی نہیں بھاتے، دل پر ایسی سخت چوٹ لگی ہے۔

کافی نمبر ۲۸

(۱)

یار بروچل کان رُلدی روہ ڈونگر وچ

لائیس جُڑ کر بان دلڑی، جان، جگر وچ

حل لغات:- بروچل:- پنوں (سسی کے معشوق) کا خطاب، بلوچ۔ کان:- واسطے، لئے۔ رُلدی:- رُلن مصدر سے آوارہ ہونا۔ لائیس:- لاون مصدر سے لگایا۔ جُڑ کر:- تیار ہو کر، تاک کر، پوری طاقت سے۔ بان:- تیر

ترجمہ:- میں محبوب (بروچل) کے (فراق) میں ریگستان اور کوہستان میں خراب و خوار آوارہ ہوں، اس نے میرے دل، جان اور جگر میں جوڑ کر تاک کر محبت کا کاری تیر مارا ہے۔

(۲)

سینگیاں سرتیاں کنتھ رِجھایا اپنے اپنے ڈھول کوں پایا

میکوں میڈڑے ماڑ رولیا سُنجڑے بر وچ

حل لغات:- سینگیاں سرتیاں:- سہیلیاں، ساتھ رہنے والیاں محرم راز۔ کنتھ:- محبوب، شوہر دوست۔ رجھایا:-

رجھاوݨ مصدر سے، راضی کیا، خوش کیا، اپنی طرف ملتفت کیا۔ ڈھول:۔ مراد محبوب، معشوق۔ ماݨ:۔ مایۂ زندگی، محبوب۔

ترجمہ:۔ میری سہیلیوں نے تو اپنے پیارے محبوب کو خوش کر کے (رجھا کر) اُس کا وصال حاصل کر لیا۔ مگر مجھے میرے محبوب نے سنسان بیابان میں رُلا کر آوارہ کر دیا۔

(۳)

یار نہ پاواں بار اُٹھاواں نیر وہاواں گاوݨ گانواں

رکھ رکھ ویݨ دی واݨ ہر کوچے گھر گھر وچ

حل لغات:۔ نیر:۔ آنسو، ہنجوں، اشک۔ گاوݨ:۔ گانے۔ گانواں:۔ میں گاتی ہوں۔ ویݨ:۔ بین، ماتم، نوحہ۔ واݨ:۔ طرز، لے، سُر۔

ترجمہ:۔ محبوب کا وصال نہ پا کر طرح طرح کے (مصائب اور) بوجھ برداشت کر رہی ہوں اور رو رہی ہوں اور کوچے کوچے گھر گھر میں ماتمی لَے میں بین کے گانے گا رہی ہوں۔

(۴)

ریت تتی ہیا ڈو کھڑے گھاٹے کھڑبݨ کھوب گپاٹے گھاٹے

سٹ گیا جاݨ پچھاݨ کانی مار اندر وچ

حل لغات:۔ تتی:۔ گرم، تپی ہوئی۔ گھاٹے:۔ گنجان، پیوستہ۔ کھڑبݨ:۔ کھوب۔ گپاٹے گھاٹے:۔ (دیکھو حل لغات کافی ۲۷) سٹ گیا:۔ سٹݨ مصدر سے پھینک گیا۔ جاݨ پچھاݨ:۔ جان پہچان، واقف، محرم، آشنا۔ کانی:۔ تیر۔

ترجمہ:۔ میرے دل میں اپنی محبت اور فراق کا تیر مار کر محبوب محرم راز مجھے گرم ریت اور دشوار و گنجان گھاٹیوں ناہموار راہ، دلدل اور سخت مشکلات میں اکیلا چھوڑ کر ایسا چلا گیا گویا کہ میری اُس سے کبھی جان پہچان بھی نہیں تھی۔

(۵)

حُسن حقیقی نورِ حجازی کھیڈے ناز نیاز دی بازی

صدقوں سمجھ سُنجاݨ آیا کوٹ شہر وچ

حل لغات :- حُسن حقیقی اور نور حجازی :- نورِ حجازی سے مقصود ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کھیڈے :- کھیلے۔ بازی :- کھیل۔ سنجاݨ :- پہچان، صیغہ امر ہے معلوم کر، یقین کر۔ کوٹ :- مراد کوٹ مٹھن شریف۔

ترجمہ :- (اپنے بھائی حضرت فخر جہاں علیہ الرحمتہ کی نسبت سالک کو فرماتے ہیں، کہ اے سالک سچے دل سے یہ یقین کرے کہ محبوب کردگار یعنے وہ حُسن حقیقی سے متصف اور جو نور حجازی ہے یعنے نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ذات الہی سے ناز و نیاز کا مرتبہ حاصل ہے، انہیں کا جلوہ میرے مرشد میں بھی نمایاں ہے جو کوٹ مٹھن شریف میں آیا ہے۔

(۶)

راہ اَولڑے اَوکھیاں گھاٹیاں چبھدے کنکرے کنڈرے کاٹھیاں

مارِم سُول وڈان آیم ظلم قہر وچ

حل لغات :- اولڑے :- اوتے، اولٹے، راہ اولڑے، دشوار گذار راستے، اُلٹے راہ۔ اَوکھیاں جمع اَوکھی کی، مشکل، دشوار۔ چُبھدے :- چُبھن مصدر سے چبھنا، موجب خلش ہونا۔ کنکرے :- کنکرے، چھوٹے چھوٹے کنکر۔ کنڈرے :- کانٹے، خار۔ کاٹھیاں :- جمع کاٹھی کی لکڑی، ہیزم۔ مارم :- مجھ کو مارتے ہیں۔ وڈان :- لوہے کا ہتھوڑا، بھاری ہتھوڑا۔

ترجمہ :- دشوار گذار راستہ گنجان پیچیدہ گھاٹیاں جن میں دُبھے، کنکر، کانٹے اور لکڑیاں چبھتی ہیں، اس پر خار راستہ کے علاوہ درد محبت میرے سر میں کلہاڑے اور ہتھوڑے مارتا ہے میں تو اس عشق کے ہاتھوں ظلم اور

قہر میں آگئی ہوں۔

(۷)

پہلے ڈینہہ دی قسمت پُٹھڑی جمدے ویہلے اَمڑی مُٹھری

ڈِتڑا ڈُکھ دا ڈاڑھ لوڑہیس برہوں بحر وچ

حل لغات:- ڈینہہ:- دن - پٹھڑی:- اُلٹی، واژگوں۔ جمدے:- جمن سے پیدا ہونے کے ویہلے:- وقت
امڑی:- اماں کی تصغیر، ماں، والدہ، مادر۔ مُٹھڑی:- بدقسمت۔ ڈِتڑا:- ڈیون مصدر سے دیا، پلایا،
ڈاڑھ:- وہ گھٹی (خوراک) جو بچوں کو دی جاتی ہے۔ لوڑہیس:- لوڑہن مصدر سے بہانا، بہادیا،
پانی میں دھکیل دیا۔

ترجمہ:- میری قسمت تو روزِ ازل سے واژگوں اُلٹی ہے، کیونکہ پیدا ہوتے ہی بدنصیب ماں نے دُکھوں
کی گھٹی پلاکر عشق و فراق کے دریا میں بہادیا۔

(۸)

درد فرید ہمیشہ ہووے سارے پاپ دوئی دے دھووے

رہندی تانگھ تے تاڑ پہونچاں پریم نگر وچ

حل لغات:- ہمیشہ ہووے:- کلمہ دعائیہ، زندہ و سلامت رہے۔ پاپ:- گناہ (آلائش)۔ دھووے:- دھوون
مصدر سے دھووے، پاک کردے، صاف کردے۔ تانگھ:- انتظار، کشش۔ تاڑ:- لگاتار، مسلسل انتظار
تاڑ اور تراڑ:- ہم معنی اور مترادف مستعمل ہوتے ہیں مسلسل انتظار کے معنوں میں۔ پہونچاں:- میں پہونچوں
ترجمہ:- اے فرید درد تو دوئی کی تمام آلائشیں صاف کردیتا ہے اور صرف خدا کا خالص بندہ بنادیتا ہے۔ خدا
کرے یہ تو ہمیشہ رہے اس چیز کی انتظار اور کشش رہتی ہے (خدا کرے) کہ محبت کے شہر (زمرہ عشاق) میں
پہونچ جاؤں۔

نوٹ :۔ اس کافی میں شہر قہر ادر بحر کو متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے جو بلحاظ لغت کے صحیح نہیں، لیکن زیر استعمال اور غلط العام کے ذیل میں آجاتے ہیں۔

کافی نمبر ۲۹

(۱)

بٹھ گھت کوڑ نکمڑے   ہک حق کوں کر یاد

حل لغات :۔ بٹھ گھت :۔ بٹھ بمعنی بھٹی، بھاڑ، گلخن۔ گھت :۔ گھتن مصدر سے امر کا صیغہ ڈال۔ بٹھ گھت :۔ بھاڑ میں ڈال، ترک کر دے، چھوڑ دے، جانے دے۔ کوڑ :۔ جھوٹ، دروغ، دنیاوی بکھیڑے۔ مجازی عشق وغیرہ نکمڑے :۔ نکمے کی تصغیر ہے، ناکارہ، فضول، بے مصرف، غیر مفید۔ ہک :۔ ایک، واحد۔

ترجمہ :۔ جھوٹے اور ناکارہ باتوں اور خیالوں کو چھوڑ دے (بھاڑ میں ڈال دے) صرف ایک واحد حقیقی پروردگار کو (ہر وقت) یاد کر، اور اُسی کا ہو رہ۔

(۲)

تھی کر کہلا رت پوں تے   کردیں دہانھ فریاد

حل لغات :۔ کہلا :۔ دیوانہ، پاگل۔ رت :۔ لہو، خون، دم۔ پوں :۔ پیپ، پاک، گندہ مواد جو زخم سے نکلتا ہے اُس کو پوں کہتے ہیں۔ دہانھ :۔ فریاد کا مترادف ہے، آہ وزاری، شور وشیون۔

ترجمہ :۔ (مجازی عشق کے دلدادوں اور امرد پرستوں کو مخاطب کرتے ہیں) خون اور پیپ (گندے مواد یعنی انسان) پر دیوانہ ہو کر فریاد کرتا ہے۔ (کچھ سوچ اور سمجھ یہ چیزیں اور فانی انسان دل لگانے کے قابل نہیں خدائے واحد کا پرستار بن)

(۳)

باجھوں احد حقیقی محض خراب آباد

حل لغات:۔ باجھوں، سوائے، بغیر، بجز۔

ترجمہ:۔ ذات پاک واحد بے ہمتا کی محبت کے بغیر تمام عالم محض خراب آباد ویران اور بے مصرف ہے۔

(۴)

حُسن مجازی کوڑا ہے فانی برباد

حل لغات:۔ حُسن مجازی حقیقت کے سوا کسی دوسری چیز عنصر یا انسان سے محبت کو عشق مجازی کہتے ہیں۔ کوڑا، جھوٹا

ترجمہ:۔ مجازی عشق و حسن کے متعلق ارشاد ہے، مجازی عشق جھوٹا، فانی اور برباد ہونے والا ہے اس سے پرہیز کر، اور حقیقت کی طرف نظر رکھ۔

(۵)

کِتھ مجنوں کِتھ لیلےٰ کِتھ شیریں فرہاد

حل لغات:۔ کتھ:۔ کہاں، کس جگہ۔

ترجمہ:۔ لیلی مجنوں اور شیریں فرہاد کہاں ہیں، اس مصرع میں مشہور عشاق کو جو مجازی عشق میں شہرت عامہ رکھتے ہیں۔ ذکر کرکے اُنکی باقی نہ رہ جانے سے ذات حقیقی کی محبت کو باقی اور غیر فانی ثابت کرنے کیلئے دلیل دی ہے، اور فانی اشیاء کی محبت سے اجتناب کی رہبری کی ہے۔

(۶)

کل شی غیر خدا دی ہالک بے بنیاد

حل لغات :۔ ہالک :۔ ہلاک ہونے والی، فانی، بے بقا۔

ترجمہ :۔ خدا تعالیٰ کی ذات باقی ازلی اور ابدی کے سوا تمام دنیا و ما فیہا کی چیزیں ہلاک ہونے والی فانی اور بے بنیاد ہیں۔

(۷)

باجھ محبت ذاتی تھے کوجھا شور فساد،

حل لغات :۔ کوجھا :۔ بدصورت، بدنما، غیر مطبوع، غیر موزوں۔

ترجمہ :۔ ذات باری عزاسمہ کی محبت کے سوا تمام شور و فساد بدنما اور غیر موزوں ہے۔ اسلئے صرف حقیقی محبت کو اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ قائم رہے۔

(۸)

مرشد فخر جہاں نے کیتم اے ارشاد

حل لغات :۔ مرشد :۔ پیر، ہادی۔ کیتم :۔ کرن مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے میم کے معنی مجھے یعنے مرشد نے مجھے یہ ارشاد کیا ہے۔

ترجمہ :۔ میرے مرشد حضرت فخر جہاں علیہ الرحمۃ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ سوائے حقیقی عشق و محبت کے مجازی کی طرف متوجہ نہو

(۹)

عارف اِبنُ العَرَبی ساڈا ہے اوستاد

حل لغات :۔ عارف :۔ صاحب عرفان، خدا کے پہچاننے والا۔ ابن العربی، حضرت محی الدین ابن العربی کی کنیت ہے، جو صوفیائے کرام میں نہایت بلند پایہ اور فلسفہ روحانیات کے بے نظیر علامہ گذرے ہیں، مفصل حالات فرہنگ میں ملاحظہ ہوں۔

ترجمہ :۔ پیر فخر جہاں علیہ الرحمۃ کے علاوہ، عارف باللہ حضرت محی الدین ابن عربی بھی اس حقیقت نمائی میں

ہمارا اوستاد ہے، اُس کا بھی یہی سبق ہے۔

(۱۰)

سمجھ فرید ہمیشہ، رہو غیروں آزاد

حل لغات:۔ رہو:۔ رہن مصدر سے صیغہ امر ہے۔ رہ

ترجمہ:۔ اے فرید! ہمیشہ یہی ارشاد مرشد اور سبق اُستاد زیر نظر رکھ کر سمجھ لے اور غیر کے خیال سے آزاد رہ۔

کافی نمبر ۳۰

(۱)

حُسن ازل دا تھیا اظہار احدوں ویس وٹا تھی احمدؐ

حل لغات:۔ حُسن ازل:۔ مراد باری تعالیٰ، مبداء کائنات رب العلمین۔ اظہار:۔ ظاہر ہونا۔ ویس:۔ پوشاک، لباس۔ وٹا:۔ وٹاون مصدر سے ماضی، بدل کر۔ لباس تبدیل کر کے۔

ترجمہ:۔ ذات الٰہی کے مظاہر اور حُسن ازل کے نور کی شعاعیں ظاہر ہوئی ہیں۔ جو ذات پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیس میں دنیا کی تعلیم و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئی ہیں۔ یعنے مناظر حسن الٰہی نے حضور نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں اپنا رنگ دکھایا ہے۔

(۲)

سلب ثبوت جتھاں مسلوبے اوتھ نا طالب نا مطلوبے

ہے لَا یُدْرِکُہُ الْاَبْصَار بیحد مطلق، مطلق بے حد

حل لغات :- سلب ۔ ثبوت :- کائنات کی دو صورتیں سالبہ اور مثبتہ علم تصوف کی اصطلاحات میں ہیں۔ مسلوب :- سلب شدہ، بے بقا، فانی۔ طالب :- طلب کرنے والا، عاشق، شیدا۔ مطلوب :- جس کی طلب ہو، محبوب معشوق۔ لَا یُدۡ رِکُہُ الۡاَبۡصَارُ :- قرآن پاک کی آیت لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ کا ایک حصہ ہے، ذات باری کی صفت ہے کہ اُس کو انسانی مجازی نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ بے حد مطلق :- اطلاق انسانی سے بعید ترین۔ اور مطلق بے حد۔ فلسفہ الہیات کی خاص اصطلاحات ہیں (زیادہ تشریح فرہنگ میں)

ترجمہ :- حقیقت حسن ازل کا مقام اس قدر اعلیٰ اور ادراک انسانی سے اس قدر ارفع اور بلند ہے کہ وہاں اثبات و نفی، ثبوت، عدم ثبوت، طالب مطلوب کی جگہ نہیں ہے، یہ نسبتیں نفس و اثبات کی اور عاشقی و معشوقی کے تمام رشتے وہاں تک نہیں پہونچ سکتے۔ اور سب مجازی دنیا میں رہ جاتے ہیں۔ اگرچہ مجاز کو زینۂ حقیقت بھی کہا گیا ہے۔ حضرت جامی فرماتے ہیں ؎

متاب از عشق رو گرچہ مجازی است ۔۔۔ کہ آں بہر حقیقت کارسازی است

ذات احدیت تو ادراک بصر سے ماورا اور بلند تر ہے، جس کو بے حد مطلق اور مطلق بے حد کہا جا سکتا ہے یعنے وہ حد اطلاق سے بہت دور ہے اور کسی چیز کا اُس پر اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔

(۳)

غیب الغیب دے دلیسوں آیا ۔۔۔ شہر شہادت ڈیرا لایا
احدیت دا گھنڈ اُتار ۔۔۔ تھیا اطلاقوں محض مقیّد

حل لغات :- غیب الغیب :- پوشیدہ اسرار کا، پوشیدہ باطن۔ عالم لاہوت :- جو کن فیکون سے بھی پیشتر ازل سے دائم و قائم ہے وہ انسانی علم و عقل کے سامنے غیب الغیب تصور کیا جا سکتا ہے۔ دیس :- وطن۔ شہادت :- عالم شہود میں جلوہ نما ہونا۔ ظاہر ہونا۔ ڈیرا :- مسکن، گھر۔ احدیت :- یکتائی مُراد ذات باری۔ گھنڈ :- برقعہ، پردہ، حجاب۔ اطلاق :- مصدر ہے مطلق اسی مصدر سے نکلا ہوا ہے، جو گذشتہ بند میں آچکا ہے۔ مقیّد :- بند، قید، مطلق کی ضد۔

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شان مبارک میں ہے غیب الغیب کے دیس (وطن) سے شہادت شہود کے منظر عام میں آکر قیام کیا ہے۔ اور ذات باری تعالیٰ عز اسمہ کے اسرار قدرت اور رموز فطرت کا حجاب اُتار کر ذات مطلق کے مظاہر حسن حقیقی کو ظاہر فرمایا ہے اور محض مقید کے قیود سے آگاہی بخشی ہے۔

(۴)

حق باطل سبھ حق ہے حق ہے، پر اے راز بہوں مُغلق ہے
یار ہے یار ہے یار ہے یار سوہنا کو جھانیک اتے بد

حل لغات :- حق، سچا، صحیح۔ باطل :- غلط۔ پَر :- مگر، لیکن، حرف شرط۔ بہوں :- بہت، زیادہ۔ مغلق :- باریک، دقیق۔ مشکل حل ہونے والا، نازک۔

ترجمہ :- حق ہو یا باطل ہو، سب میں ذات باری کے نشانات موجود ہیں، لیکن یہ راز ہر شخص کے سمجھنے کا نہیں ہے بہت نازک اور باریک ہے۔ ورنہ ہر خوبصورت اور بدشکل، نیک اور بُرے میں اُسی کا جلوہ ظاہر ہے۔ اور ہر شے سے انسان اپنے یار، دوست یعنی ذات باری کی فطرت کے انوار کا سراغ لگا سکتا ہے۔

(۵)

او دلبر بے چون وچگونہ ناہیں جیندا مثل نمونہ
تِسدا ہے بے شک تقرار دنیا، عقبےٰ اجلا مشہد

حل لغات :- بے چون وچگونہ :- وہ ذات برحق جس کے متعلق چون وچگونہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا یعنی ذات باری جو بے چون و بے چگون ہے۔ جیندا :- جیں بمعنے جس، دا بمعنے کا، جس کا۔ تِسدا :- اُسی کا۔ تقرار :- اگر تکرار ہے، تو اس کے معنی مکرر، دوبارہ، پھر پھر کے ہوتے ہیں، اگر تقرار ہو تو تفصیل کے معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔

ترجمہ :- ذات باری عز اسمہ کی صفات ہیں، وہ بے چون و بے چگون محبوب حقیقی جس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں

ہے، نہ اس کا کوئی نمونہ ہے، یکتا و بے ہمتا ذات ہی کا ہر شے میں جلوہ ہے، دنیا میں یا آخرت میں۔ مجلا ہو روشن صاف ظاہر یا مشہد، ہر جگہ اُس کی قدرت کے مناظر اور اُسکے وجود کے دلائل موجود ہیں۔

(۶)

گئی تقلید آئی تحقیقے تھئے واضح مکشوف دقیقے

فاش مبیّن کل اسرار برزخ زیر زبر شد مد

حل لغات:۔ تقلید:۔ قلادہ سے ہے گلے میں زنجیر پہننے کو تقلید کہتے ہیں۔ اور مذہباً تقلید کے معنی کسی امام کا پیرو ہونا۔ کسی کی متابعت کرنا۔ تحقیق:۔ عقل و حواس کے ذریعہ کسی چیز کی اصلیت معلوم کرنا۔ واضح:۔ ظاہر، علانیہ۔ مکشوف:۔ کھلے ہوئے۔ دقیقے:۔ مسائل باریک۔ فاش:۔ علانیہ، ظاہر، برملا۔ مبیّن:۔ ظاہر، صاف کھلے ہوئے۔ اسرار جمع سر کی، راز، پوشیدہ حقیقت، مخفی حالات۔ برزخ:۔ ایک مقام درجاتی کو کہتے ہیں جو موت اور حشر اجساد کے درمیان ہوتا ہے۔ عالم برزخ:۔ قبر اور قیامت کا درمیانی حصہ یعنے وہ کڑی جس کے ایک طرف دنیا اور دوسری طرف قیامت ہے، حرف اتصال۔

ترجمہ:۔ دا اپنے مدارج کے معراج کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ تقلید کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اب تحقیق کا وقت آگیا ہے مقتدی اور مقلد ہونے کا عرصہ ریاضت بسر کرکے اب حقیقت کے اسرار دقیقے اور باریکیاں بالکل واضح ہوگئی ہیں، یہاں تک کہ حرکات زیر زبر اور مد و شد اور حروف کے ہیر پھیر سے جو تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں وہ بھی بالکل ظاہر اور منکشف ہوگئی ہیں۔ اور جس قدر مشکلات اور باریکیاں حائل تھیں وہ سب حل ہوگئی ہیں۔ اور تمام اسرار کائنات بالکل ظاہر ہوگئے۔ زیر، زبر، شد، مد کا فرق دل سے مٹ گیا۔ ہر پستی و بلندی سختی و نرمی، دوزخ و بہشت کے مناظر میں ذات حق کا جلوہ نمایاں نظر آتا ہے۔

(۷)

کیتا ازلی لطف ظہورا سُو سُو شکر ملیا گر پورا

تھیا دل کوں تسکیں قرار ہوئے خطرات شکوک سبھے رد

حل لغات:۔ ظہور:۔ اظہار، انکشاف۔

ترجمہ:۔ لطف ازل یعنے حقیقت ازلی کا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود میں آشکار ہوا اور سلسلہ وار ہمارے مرشد تک پہونچا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُسی کے ذریعہ مرشد نے پوری طرح مطمئن کر کے دل کو تسکین و قرار بخشا۔ اور تمام خطرات، شکوک اور وسوسے رد ہو گئے۔

۸

پیر مُغاں مسجود جتو سے فرض فرید نماز نیتو سے

کیتا مَن کر مَن اقرار

ہے خود اصل حقیقی مقصد

حل لغات:۔ پیر مغاں:۔ لغت میں میخانہ کے مالک داروغہ اور سپرنٹنڈنٹ کو کہتے ہیں، یہاں پیر و مرشد حضرت خواجہ فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ مراد ہیں۔ مسجود:۔ جس کو سجدہ کیا جائے، یہاں مراد مرکز توجہ، مرشد اور پیر کو ہی عرفانیات کا منبع قرار دیا ہے۔ اس معنی میں ان کو مسجود کہا ہے۔ من:۔ پہلا من ماننے، تسلیم کرنے، اعتقاد مستحکم کرنے کے معنی میں ہے، اور دوسرا من دل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ پیر مغاں دحضرت فخر جہاں علیہ الرحمتہ، مرشد کو ہم نے مرکز توجہ اور منبع کمالات روحانی جانا ہے۔ اے فرید! اُسی کی طرف اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا اپنا فرض عین یعنے نماز فرض سمجھ کر اس میں مصروف رہے اسی تصور اور اعتقاد کو یقین کر کے دل نے مان لیا اور اقرار کر لیا ہے، اور یہی انسان کی روحانی زندگی کا صحیح مقصد ہے، اور اصل دنیا و روحانیات ہے۔

کافی نمبر ۱۳۱

سُݨ وو ہیلی سُگھڑ سیاݨی
برہوں دے پندھڑے سخت بعید

حل لغات:۔ سُگھڑ:۔ پاک صاف رہنے والی ستھری۔ سیاݨی:۔ دانا، عقلمند، ہوشیار۔ پندھڑے:۔ جمع پندھ کی، سفر، فاصلہ۔ بعید:۔ ع۔ دور، لمبا۔

ترجمہ:۔ اے سگھڑ اور دانا سہیلی یہ امر سُن دذہن نشین کرلے، کہ عشق و محبت کے سفر بہت لمبے سفر ہیں اور منزل بہت دُور ہے

(۲)

نا کل میکوں تیغ قضا دی　　نا تقدیر دے تیر و غا دی
کیتم دوست دی دید شہید

حل لغات:۔ کل:۔ خبر، اطلاع۔ میکوں:۔ مجھ کو، مجھے۔ تیغ قضا:۔ قضا کی تلوار۔ وغا:۔ جنگ، لڑائی۔ دید:۔ نگاہ، نظر۔
ترجمہ:۔ مجھے تو نہ تیغ قضا کی خبر ہے، نہ تیر وغا کا پتہ ہے، مجھے تو صرف محبوب کی نگاہ نے شہید کر دیا ہے اور کچھ خبر نہیں۔

(۳)

سبھے ڈینہہ بڑے متروی بھلڑے　　قسمت جوڑے جوڑ کُللڑے
یار شدید تے بخت عنید

حل لغات:۔ پہلا مصرع ایک عام ضرب المثل ہے، اس کے معنی یہ ہیں اگر قسمت اچھی ہے تو تمام زمانہ اور دوست

بھی بھلے ہوتے ہیں۔ بھلڑے :۔ بھلے، اچھے، موافق، مفید۔ متر :۔ دوست، ساتھی، یار۔ جوڑے :۔ بنا دیئے مرتب کر دیئے۔ جوڑ :۔ اتفاق، حالات۔ کللڑے :۔ اصل کللّے ہے، بے لَل، بے قاعدہ، بے ڈھنگا، مشکل۔ شدید :۔ سخت۔ عنید :۔ معاند، عناو رکھنے والا، دشمن، بدخواہ۔

ترجمہ :۔ اگر دن بھلے ہوں تو متر بھی بھلے ہوا کرتے ہیں، ایک مثال ہے، مگر میری حالت اس سے مختلف ہے، میری قسمت نے ایسا اتفاق بنا دیا ہے اور ایسے جوڑ بہم پہونچائے ہیں کہ ایک طرف تو دوست محبوب الھڑ اور سخت طبع واقع ہوا ہے اور دوسری طرف بخت نارسا میرا مخالف اور دشمن ہے یعنے میرے تو دن بھی بھلے نہیں اور متر بھی بھلے نہیں ہیں، بدقسمتی سے ایسا خلاف توقع حال ہے۔

(۴) روون پٹن کوں سمجھوں شادی ﴿ سُنج برجھر جھنگ ڈسم آبادی
عشرہ محرم ساڈڑی عید

حل لغات :۔ رووَن :۔ مصدر ہے، رونا، زاری کرنا۔ پٹن :۔ مصدر ہے، واویلا کرنا، پیٹنا۔ سُنج :۔ غیر آباد، ویران مقام، بر :۔ جنگل۔ جھر :۔ گنجان جنگل۔ جھنگ :۔ جنگل۔ ڈسم :۔ مجھے نظر آتا ہے، معلوم ہوتا ہے۔ عشرہ محرم :۔ اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم کہلاتا ہے۔ اس کے پہلے دس دن سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کے کربلا کے میدان میں معہ اپنے رفقاء کے شہید ہونے کے تاریخی واقعہ کو عام مسلمان دُہراتے ہیں، اور طرح طرح کے غم و رنج میں دس دن تک مبتلا رہتے ہیں۔ عید :۔ خوشی کا دن، مسلمانوں کے مسرت کا تہوار، مسرت اور شادی کا زمانہ۔

ترجمہ :۔ حضرت اپنے سلسلہ ہجر و فراق کے درد و غم کا کس قدر موثر پیرایہ میں اظہار فرماتے ہیں، اب مجھے تو رونے اور آہ و زاری کرنے سے ہر وقت کام ہے، یہی میری شادی ہے، اور ویرانے جنگل اور بھیانک بیابان مجھے آباد معلوم ہوتے ہیں، یہاں تک کہ عشرہ محرم کے رونے پیٹنے کو بھی ہم عید سمجھتے ہیں یعنے میں ہمہ تن حسرت و یاس ہوں، اور رنج و الم کی تصویر ہوں۔

۵

## سو سو چھانگاں لکھ لکھ چھیڑو	وو ٹھڑے دی وَوہ ڈیون پندھیڑ

روہی تھئی آباد جدید

حل لغات :- چھانگاں :- جمع چھانگ کی ہے ، ریوڑ ، مویشیوں کے گلّے کی قطاریں - چھیڑو :- مویشیوں کو چرانے والے لوگ ، چرواہے ، گوالے ، مالدار ، گڈریئے - وو ٹھڑے :- وو ٹھن مصدر سے ، برسے ہوئے مینہ ، بارش باراں - وَوہ :- خبر ، اطلاع ، آثار نشان ، پندھیڑو :- پندھ سے ، پندھ سفر کرنے والے ، راہی ، مسافر ، راہ گیر ، آنے جانے والے - روہی :- ریگستان -

ترجمہ :- حضرت اپنی غم زدہ اور اندوہ رسیدہ حالت کے تذکرہ کے ساتھ یہ جتلانا چاہتے ہیں کہ باوجودیکہ وقت خوش آئند اور موسم نہایت خوشگوار ہے ، اور رحمت الٰہی کا فیضان بے شمار ہے ، مگر میرے درد و غم پر اس مسرت کا بھی کوئی اثر نہیں ، فرماتے ہیں کہ جا بجا سینکڑوں مویشیوں کے گلّے چر رہے ہیں ، اور لاکھوں چرواہے اپنے مال کی خوشی میں مست پھر رہے ہیں - اور باران رحمت کی خوشخبریاں ، ریگستان کی طرف سے آنے والے مسافروں سے مل رہی ہیں - ریگستان بارش کے فیضان سے نئے نئے سبزہ زاروں کے باعث آباد اور شاداب ہے ، مگر میں خستہ دل عاشق بدستور غمزدہ اور درد رسیدہ ہوں ،

(۶)

## جند اسیرے جور وجفا دی	دلڑی قیدی کرب و بلا دی

ڈسم رقیب یزید پلید

حل لغات :- جند :- جان ، زندگی - اسیر :- قیدی - جور وجفا :- ظلم و ستم - کرب و بلا :- کلفت ، سختی ، کربلا اس میدان کا نام ہے ، جس میں حضرت سید الشہدا اور ان کے ہمراہی رفیقوں کی شہادت کا واقعہ ہائلہ ۶۱ھ کو پیش آیا - اس لفظ کو کرب و بلا سے مرکب سمجھ کر تکلیف اور سختی کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے - ڈسم :- مجھے نظر آتا ہے -

رقیب :۔ دشمن، حاسد محبوب کے ایک عاشق جانباز کو اُس کا دوسرا عاشق مخالف اور دشمن نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ دو نو ایک ہی مقصد کے درپے ہوتے ہیں یعنے دونو محبوب کو اپنانا چاہتے ہیں، دو نو کا باہم رشک اور حسد ایک قدرتی امر ہے، اس دوسرے عاشق یعنے مخالف کو رقیب کہتے ہیں۔ یزید پلید :۔ یزید بن معاویہ بن ابو سفیان خاندان بنو اُمیّہ کا وہ خلیفہ جس کے عہد میں واقعہ ہائلہ کربلا واقع ہوا، اور حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی، کرب و بلا، عشرہ محرم وغیرہ کے تناسب سے یہ ذکر فصاحت کی جان ہو گیا ہے۔

ترجمہ :۔ دل اپنے سلسلہ درد و رنج میں فرماتے ہیں، جان حزیں مبتلائے ستم ہے اور دل اسیر غم واندوہ ہے جور و جفا جن کی وجہ سے میری جان عذاب میں ہے، اُسی طرح میرے دشمن ہیں جس طرح حق کے مقابلہ میں یزید پلید تھا، گویا کہ جور و جفا میرے لئے یزید کے رقیب بن کر میرے مراحل روحانی میں حائل ہیں۔ اگر رقیب سے مراد نفس امارہ یا شیطان لعین بھی قرار دیا جائے تو وہ بھی حقیقت اور عرفان سے باز رکھنے والے ہیں، ان کو حضرت نے یزید پلید سے تشبیہہ دی ہے۔

(۷)

سٹ خرقہ بھٹ گھت سجادہ جامۂ جاں شو پاک بہ بادہ
کردم پیر مغاں تاکید

حل لغات :۔ سٹ :۔ سٹن مصدر سے امر، پھینک دے، دور کر دے۔ خرقہ :۔ لباس فقیری، جبّہ، خلعت ولایت۔ بھٹ گھت :۔ بھاڑ میں ڈال، جلا دے، ضائع کر دے، تلف کر دے۔ جامۂ جاں :۔ دل کا کپڑا، دل کو کپڑا تصور کیا گیا ہے جس پر عصیاں کے سیاہ داغ اور دھبے پڑتے ہیں۔ شو :۔ شستن سے امر کا صیغہ ہے، دھو ڈال۔ بادہ :۔ جام شراب عشق حقیقی کا شغل، محبت ازلی کی چمک۔ شراب محبت پی کر جان سے ہاتھ دھو ڈال، سر قربان کر دے۔

دوسرا اور تیسرا مصرعہ فارسی میں لکھ کر حضرت نے بند میں بلاغت کی روح پھونک دی ہے۔

ترجمہ :۔ مجھے مرشد رہبر نے تاکید فرمائی ہے کہ خرقہ و سجادہ کو توڑ ڈال اور شراب محبت سے جان کے لباس

کو اچھی طرح پاک وصاف کر دے ۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزل ہا

سانول یار دے نازِ نگہ دے مارو چال تے خال سیہ دے

تھیوسے مفت فرید خرید

حل لغات :۔ مارو :۔ مار ڈالنے والی۔ چال :۔ صفت۔ خال سیہ :۔ تل۔ تھیوسے :۔ ہم ہوئے۔

ترجمہ :۔ اے فرید سانولے محبوب کی نگہ ناز آفرین رفتار خوں آشام اور سیاہ خال کے ہم مفت بے دام غلام ہو گئے یعنے ہمارا دل محبوب کی نگاہ رفتار اور خال پر مفت بک گیا۔

کافی نمبر ۳۲

(۱)

یار کوں کر مسجود، چھڈ ڈے بیو معبود

حل لغات :۔ مسجود :۔ مرکز توجہ، وہ ہستی جس کو سجدہ کیا جائے سجدہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ چھڈ :۔ چھوڑ دے ترک کر دے۔ بیو :۔ دوسرا، اور، غیر معبود :۔ ذات بے ہمتا جس کی عبادت کی جائے، جس کی پرستش کی جائے مسجود کی طرح یہ بھی اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ عبادت سے۔

ترجمہ :۔ محبوب حقیقی کو ہی سجدہ کر اور دوسرے تمام مراکز توجہ کی طرف ہرگز التفات نہ کر اور ماسوی اللہ کو چھوڑ دے۔

(۲)

ہر صورت وچ یار کوں جانیں غیر نہیں موجود

حل لغات :- موجود :- وجود والا

ترجمہ :- ہر صورت میں اُس کا جلوہ ہے، ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست۔ اُس کے سوا غیر تو کوئی موجود ہی نہیں ہے

(۳)

سبھ اعداد کوں سمجھیں واحد کثرت ہے مفقود

حل لغات :- اعداد جمع عدد کی ہندسہ، شمار۔ واحد :- ایک، تنہا، ذات باری تعالیٰ سے مراد ہے۔ کثرت :- ایک سے زیادہ جمع۔ مفقود :- فقدان کا اسم مفعول، ناموجود، کھویا ہوا، غیر موجود، موجود کی ضد ہے۔

ترجمہ :- تمام لاتعداد چیزوں کو اُسی ایک کی ذات یکتا ہی کا مظہر سمجھ، جیسے ایک کا ہندسہ دوسرے تمام اعداد کا مبدا ہے اور ہر عدد میں اس کا وجود پایا جاتا ہے، اسی طرح دُنیا کی متعدد اشیا کی کثرت میں بھی اُس وحدت الوجود حقیقی کا جلوہ کارفرما ہے۔ کیونکہ اس کے سوا تمام عالم میں کوئی اور موجود نہیں ہے ہر شے کو فنا ہے، صرف اُسی کی ذات باقی ہے، کثرت کا تو وجود اور بقا بالکل نہیں، تو بھی اُسی احد اور واحد کی طرف روحانی اور دلی توجہ مصروف رکھ، کہ بچشمان دل مبین جز دوست، ہر چہ بینی بداں کہ مظہر اوست

(۴)

فخر الدین مٹھل دے شوقوں دم دم نکلم دود

حل لغات :- فخر الدین :- آپ کے بڑے بھائی اور مرشد، رہنما کا نام ہے، تفصیل فرہنگ میں دیکھو۔ دود :- دھواں دخان مٹھل :- پیارا، میٹھا دوست، محبوب خوش ادا۔

ترجمہ :- حضرت ہادی اور پیر مرشد کے شوق میں ہر دم میرے دل سے آہ شعلہ بار یعنے دھواں نکلتا رہتا ہے۔

(۵)

وصل فرید کوں حاصل ہویا جب ہو گیا نابود

حل لغات:- وصل:- دوست کا وصال، بارگاہ الہی تک رسائی ہونا، عرفان نفس۔

ترجمہ:- فرید کو اس وقت وصال دوست حاصل ہوا جب وہ محویت اور محبت کی راہ میں فنافی اللہ ہو گیا، اور کھو یا گیا۔ یعنے اپنی خودی کو کھو کر اور پندار کا لباس اُتار کر جب وہ آپے میں نہ رہا۔ تب اُس کو کمال حاصل ہوا۔ یعنے جب وہ خاک شو پیش از انکہ خاک شوی کے درجہ میں پہونچا، اس کے دل میں انوار الہی کی شعائیں روشن ہوئیں اور وہ اپنے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

کافی نمبر ۳۲

(۱)

اساں کنوں دل چایو وے یار!

چا پتے کتھاں ونج لایو

حل لغات:- چایو۔ چاونڑ مصدر سے، صیغہ حاضر ماضی، اُٹھایا تو نے۔ دل چایو، یعنے دل کو اُٹھایا، محبت ترک کروی۔ چا پتے:- چا پتے کے معنے اصطلاح ملک میں خدا جانے، نامعلوم۔ ونج:- ونجنڑ مصدر سے، جا کر۔ لایو۔ لاونڑ مصدر سے، تو نے لگایا۔

ترجمہ:- اے دوست ہم سے راہ و رسم محبت ترک کر کے خدا معلوم اب کس طرف التفات کی اور کہاں دل لگایا ہماری اُلفت کو چھوڑ کر معلوم نہیں کہاں اپنا دل لگایا۔

(۲)

یار بروچل کیچ دا والی، کیتو حال کنوں بے حالی

پربت روہ رُلایو وے یار!

حل لغات:۔ بروچل:۔ دلبرچ، ہوت بلوچ پنوں کی ذات تھی، محبوب، معشوق، مراد ذات نبوی صلعم۔ کیچ:۔ ایک ملک کانام ہے جو پنوں کا وطن ہے، کیچ مکران جغرافیہ کے مشہور مقامات ہیں مراد وطن معشوق، مدینہ طیبہ۔ بے حالی:۔ یائے معروف زائد ضرورت قافیہ سے شامل فرمائی ہے، بے حال، خستہ، زار و نزار پربت:۔ پہاڑ، ردہ۔

ترجمہ:۔ اے مدینہ طیبہ کے بادشاہ محبوب! مجھے اپنا شیدا فرما کر خستہ و زار کر دیا ہے، اور ریت کے صحرا و کوہستان میں آوارہ کر دیا ہے۔

(۳)

ملک ملہیر لتونی جھوکاں میں کلہڑی وچ اوپریاں لوکاں
ہک تل ترس نہ آیو وے یار!

حل لغات:۔ ملہیر:۔ سندھ کا ایک نہایت سرسبز و شاداب مقام مراد بہشت، مدینہ طیبہ۔ لتونی:۔ لاون مصدر سے تو نے لگائیں۔ جھوکاں:۔ جمع جھوک کی ڈیرہ جائے سکونت، روہی کے رہنے والے لوگ اپنے مال مویشی کے چراگاہ اور پانی کا موقعہ دیکھ کر جہاں عارضی قیامگاہ بناتے ہیں اُس کو جھوک کہتے ہیں جھوکاں لتونی، جھوک لگانا، قیام کرنا مسکن بنانا۔ کلہڑی:۔ کلھی میں ٹرہائی ہوتی ہے، اکیلی تنہا۔ اوپریاں:۔ جمع اوپرا، اجنبی، غیر، ناآشنا، ناواقف لوگ۔ ہک تل:۔ یعنے ایک تل کے برابر، تل جتنا، بہت خفیف، تھوڑا سا ذرہ بھر۔ ترس:۔ رحم۔

ترجمہ:۔ اے محبوب! مجھے اجنبی اور ناآشنا لوگوں میں تنہا چھوڑ کر آپ نے مدینہ طیبہ میں مسکن اختیار فرمایا ہے میری حالت زار پر ذرہ برابر بھی آپ کو رحم نہ آیا۔

(۴)

میں کملی کیا جاتاں نینہہ کوں ظلمی نہر تے تھری شینہہ کوں

آپے دید اڑایو وے یار!

حل لغات:- کملی:- ناداں، بھولی، دیوانی۔ نینہہ:- محبت، عشق۔ ظلمی نہر:- ظالم بھیڑیا، گرگ درندہ۔ قہری شینہہ غضب ناک شیر۔ دید:- نگاہ، آنکھ۔ اڑایو:- اٹھایا۔ دید اڑایو:- نگاہ اور دل کو چھین لیا۔

ترجمہ:- میں سادہ لوح عشق و محبت کے ظالم بھیڑیئے اور غضب ناک شیر کو کب جانتی تھی، تو نے اے دوست خود ہی محبت میں پھنسا کر نگاہیں اڑا کر مجھے والہ و شیدا بنایا اور پھر التفات کم فرما دی،

(۵)

آپے اپناں سُوہاں کیتو کرہوں قطاریو، نال نہ نیتو

کیں دھُوتی برمایو وے یار!

حل لغات:- آپے:- خود بخود، آپ ہی۔ سُوہاں:- واقف، شناسا، جان پہچان۔ کرہوں:- اونٹ، شتر، ابل۔ قطاریو:- قطارن مصدر سے، اونٹوں کو سلسلہ وار جوڑ کر ایک قطار میں رکھنا، سفر کی روانگی کے وقت اُونٹ قطارے جاتے ہیں۔ نال:- ہمراہ، ہمرکاب۔ نال نہ نیتو:- مجھے ہمراہ نہ لے گئے۔ کیں:- استفساریہ کس نے دھُوتی:- چغل خور، بدخواہ، دشمن، رقیب۔ برمایو:- برمادن مصدر سے ورغلایا، بھڑکایا، مخالفت پر آمادہ کرنا۔

ترجمہ:- خود ہی اپنا واقف بنایا تھا، کسی چغل خور بد باطن کی بات پر اعتماد کر کے سفر کو جاتے ہوئے جب اپنے اُونٹ کو قطار میں شامل کیا، تو مجھے ہمراہ بھی نہ لے گئے تیار کیا لیکن اکیلے چلے گئے۔

(۶)

یار موٹھی کوں ڈِتڑو رولا ساڑیو کیتو کیری، کولا،

تتڑی کوں کیوں تایو وے یار!

حل لغات:- ساڑیو:- ساڑن مصدر سے جلانا، تو نے جلایا۔ کیری:- راکھ، خاکستر۔ کولا:- کوئلہ۔ تایو:- گرم کیا، تپایا،

آگ دکھائی۔

ترجمہ:۔ اے دوست تو نے بدقسمت عاشق کو بیکسی میں آوارہ اور برباد کردیا، جلا کر راکھ اور کوئلہ کردیا، میں تو پہلے سوختہ جان اور تپیدہ خاطر تھا تو نے زیادہ جلایا اور خراب و برباد کیا۔

(۷)

آپے شہر بھنبھور ڈو آیوں یاری لا کر چھوڑ سدھایوں

مفتا کوڑ کمایو وے یار!

حل لغات:۔ شہر بھنبھور:۔ سسی کے وطن کا نام ہے، جہاں پنوں خود بخود آگیا تھا۔ سدھایوں:۔ واپس چلا گیا تو۔ مفتا:۔ مفت، بے قیمت، بغیر دام۔ کوڑ کماوݨ:۔ جھوٹ استعمال کرنا، جھوٹی تسلی دینا، دھوکا دینا، ولاسا دینا۔

ترجمہ:۔ تو خود ہی تو شہر بھنبھور میں آیا، اور مجھے اپنا عاشق بنایا مگر پھر چھوڑ کر واپس چلا گیا، تو نے مفت جھوٹ کمایا، جھوٹی تسلی دی، دھوکا کیا، مجھے جھوٹا دلاسا دیا۔

(۸)

یار فرید کڈاں سنبھلیسی سہجوں سڈ کر کول بلھیسی،

جے وت بخت بھڑاوے یار!

حل لغات:۔ کڈاں:۔ کب، کس دن۔ سنبھلیسی:۔ سنبھالے گا، یاد فرمائے گا۔ سہجوں:۔ خوشی سے۔ سڈ کر:۔ سڈ کر، بلا کر سڈن مصدر سے۔ کول:۔ نزدیک، قریب۔ بلھیسی:۔ بلھاوݨ مصدر سے بٹھلائے گا۔ جے:۔ اگر حرف شرط۔ وت:۔ پھر، بار دگر۔ بخت بھڑاوے:۔ بخت نے یاوری کی۔

ترجمہ:۔ اے فرید وہ دن کب ہوگا جب مجھے محبوب یاد کریگا، اگر میرے بخت نے یاوری کی تو دوست خوشی سے مجھے اپنے پاس بلا کر بٹھائیگا، اور اپنے وصال سے مشرف کریگا۔

کافی نمبر ۹۴

(۱)

پردیس ڈ ہوں دیداں اڑیاں وے یار!
ساڈیاں وطن کنوں دلیں ہٹریاں وے یار!

حل لغات:۔ پردیس:۔ غربت، بے وطنی۔ ڈ ہوں:۔ طرف۔ دیداں:۔ نظریں، نگاہیں، آنکھیں۔ دیداں اڑیاں:۔ محبت پیدا ہوئی۔ سڑیاں:۔ جل گئیں۔

ترجمہ:۔ اے دوست! ہماری نگاہیں وطن سے دور، پردیس میں جا اڑی ہیں، اور وطن سے دل جل گیا ہے اور بیزار ہو گئے ہیں۔

(۲)

خبر نہیں انہاں کملیاں لوکاں تیغاں تیز برہوں دیاں نوکاں
دردمنداں سر کھڑیاں وے یار!

حل لغات:۔ کملیاں جمع کملا کی، نادان، دیوانہ، بے عقل۔

ترجمہ:۔ اے دوست! ان بے عقل لوگوں کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ دردمند عشاق کے سر پر محبت کی تیز تلوار کی نوکیں ڈہل، تنے ہوئے ہر وقت قتل پر آمادہ ہیں،

(۳)

جے تیئں موت کریسم ٹالا ڈیکھاں نال اکھیں دے شالا

شہر ارم شہ پریاں وے یار!

حل لغات :۔ جے تئیں :۔ جب تک۔ کریسم ٹالا :۔ ٹالا کرے گی، ٹلی رہے گی۔

ترجمہ :۔ موت جب تک نہیں آتی (یعنے ٹلی رہتی ہے)، خدا کرے کہ ان آنکھوں سے محبوب کا وطن شہر ارم اور محبوب (شاہ پری، پریوں کے بادشاہ) کو دیکھوں۔

(۴)

ڈیکھ کے چالیں یار سجن دیاں ناز خراماں من موہن دیاں،

کبکاں روہیں وڑیاں وے یار

حل لغات :۔ چالیں :۔ رفتار، طرز رفتار۔ ناز خراماں :۔ خرام ناز۔ روہیں وڑیاں :۔ پہاڑوں میں داخل ہوگئیں، یعنے شرم سے روہ میں جا چھپی ہیں۔ کبکاں :۔ جمع کبک کی بلغ۔

ترجمہ :۔ محبوب دلنواز کے خرام ناز کو دیکھ کر کبکیں شرمندہ ہوگئیں اور پہاڑوں میں جا چھپی ہیں۔

(۵)

میں جھیاں تیڈیاں سوسٹھ سہیلیاں ناز پنیناں راج گہیلیاں

تھیاں دیوانیاں چریاں وے یار!

حل لغات :۔ میں جھیاں :۔ میری مانند، میرے جیسی۔ ناز پنیناں :۔ ناز پروردہ۔ راج گہیلیاں :۔ ملک کی چہیتیاں بخت ور۔ چریاں :۔ جمع چری، سندھی لغت، دیوانی، پاگل۔

ترجمہ :۔ (صرف میں ہی نہیں، میرے جیسی اور بھی تیری سو ساٹھ (بے شمار) سہیلیاں جو ناز پروردہ اور ملک کی مالک ہیں تجھ پر شیدا اور تیری دیوانیاں ہیں ؎

نہ من براں گل عارض غزل سرایم و بس ۔۔۔ کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

(۶)

کسنی چایم نیہڑا لایم جندڑی مُفت فرید گوایم

نبھ گیاں سُکھ دیاں گھڑیاں وے یار

حل لغات:۔ کسنی:۔ سختی، شومئی قسمت۔ نیہڑا:۔ عشق، محبت۔ گنوایم:۔ ضائع کی برباد کی۔

ترجمہ:۔ اے فرید (بدبختی کا زور ہوا کہ، میں نے محبت لگا کر اپنی زندگی برباد کردی، اب تو سکھ کا وقت بھی گذر گیا۔

کافی نمبر ۳۵

(۱)

بن دلبر آہیں کر کر کئی راتیں ڈتم سحر کر

حل لغات:۔ بن:۔ بغیر۔ ڈتم:۔ میں نے دئے۔

ترجمہ:۔ میں نے محبوب کے ہجر و فراق میں آہیں کرتے، روتے روتے، ٹھنڈے سانس بھرتے کئی راتیں گذاردیں اور صبح کردی۔

(۲)

روہ روہی راوے رُلدی نت قدم قدم تے بھُلدی

کڈیں تھک بہندی کڈیں جُلدی ہن ڈس سانول یار وسر کر

حل لغات:۔ رُلدی:۔ رلن مصدر سے، رُلتی ہوں، آوارہ ہوں، ماری ماری پھرتی ہوں۔ نت:۔ ہمیشہ، ہردم، ہر وقت

کڈیں،۔ کڈاہیں بمعنی کبھی، گاہ گاہ۔ تھک بہندی،۔ تھک کر بیٹھ جاتی ہوں۔ چُلدی،۔ چُلن مصدر سے چلتی ہوں، چل پڑتی ہوں۔ ہُنڑ،۔ اب۔ وَہَر کر،۔ جلدی پہونچ، میری خبر لے۔ امداد کو پہونچ۔

ترجمہ،۔ اے سانونے محبوب! میں تیرے لئے صحرا و بیابانوں میں ماری ماری پھر رہی ہوں اور بسا اوقات قدم قدم پر راستہ بھول جاتی ہوں، اسی پریشانی اور اضطراب میں پھرتے پھرتے کبھی تھک کر بیٹھ جاتی ہوں اور کبھی پھر جذب محبت سے تازہ دم ہو کر، چل پڑتی ہوں (اس حالت زار پر رحم کر، اب تو پہونچ اور میری خبر گیری کر۔

(۳)

ڈوکھی ڈوکھڑے سنجھ صباحیں ڈونگھے ڈونگر کو جھیان جاہیں

جتھ ممیّاں غول بلائیں رِچھ راخس بھجدے ڈر کر

حل لغات،۔ سنجھ،۔ شام۔ صباح،۔ صبح، سویرا۔ ڈونگھے،۔ گہرے عمیق غار۔ ممیاں،۔ جمع ممی کی خونخوار، آدم خور، ڈائن۔ غول،۔ وحشی، درندہ، جنگل کی ڈراونی اور خونخوار۔ رچھ،۔ ریچھ، خرس۔ راخس،۔ صحیح سنسکرت کا لفظ راکس یا راکھشس ہے، دیو، خوفناک مخلوق، آدم خور۔

ترجمہ،۔ دوکھیا (عاشق) کو صبح و شام تکلیفوں اور مصائب کا سامنا ہے، ایسی خراب جگہ اور سنگستاں اور غاروں میں سے گذر کرنا پڑتا ہے، جہاں سے بلائیں، دیو، غول بیابانی، ریچھ اور درندے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں اور وہاں نہیں رہ سکتے۔

(۴)

بن عاشق اہل وفا دے بن شائق ذوق لقا دے

بن صاحب صدق وصفا دے اتھ آوے کون گذر کر

حل لغات،۔ اہل وفا،۔ صاحب وفا، وفا شعار۔ شائق،۔ مشتاق، خواہندہ چاہنے والا۔ ذوق لقا،۔ لذت دیدار۔

ترجمہ :۔ ایسے دشوار گذار مقامات میں سوائے وفادار عشاق، لذت دیدار کے متلاشی اور اصحاب صدق وصفا کے اور کون یہ منازل طے کر سکتا ہے، عاشق جس مشکلات اور مصائب کو برداشت کرتے ہیں، ہر شخص برداشت نہیں کر سکتا۔

(۵)

لڈ نیتو جھوک پریرے ۔۔۔ دل درداں لایم ڈیرے

ڈ سے روٹی ہاں دے بیرے ۔۔۔ پیواں پانی خون جگر کر

حل لغات :۔ لڈ :۔ کوچ کر کے۔ نیتو۔ تو لے گیا۔ پریرے :۔ پرے، دُور۔ ہاں دے بیرے :۔ دل کے ٹکڑے پیواں :۔ میں پیتی ہوں۔

ترجمہ :۔ اے محبوب تو نے میرے غم خانہ سے کوچ کر کے دور جا کر ڈیرے لگائے ہیں، جھوک لگائی ہے اور دور جا کر سکونت اختیار کی ہے۔ اور میرے دل میں دردوں نے ڈیرے ڈال دئے ہیں، میرے لئے دل کے ٹکڑے میری روٹی ہے، اور خون جگر پانی ہے ؎

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو ۔۔۔ یہ غذا ملتی ہے لیلیٰ ترے دیوانے کو

(۶)

تھئے کنڈڑے تول نہالی ۔۔۔ گھر ڈیوم ڈین ڈکھالی

دل ہوت دلیندا والی ۔۔۔ آ! سینے ساڈے گھر کر

حل لغات :۔ تُول :۔ دولائی، رضائی۔ کنڈڑے :۔ چھوٹے کانٹے، خار۔ نہالی :۔ توشک۔ ڈین :۔ ڈائن، چڑیل۔

ترجمہ :۔ اے ہوت محبوب دلنواز تیرے ہجر میں، عروسی کے بستر رضائی و توشک کانٹے معلوم ہوتے ہیں اور گھر بھی ڈائن کی طرح خونخوار نظر آتا ہے، تو پھر آ کر میرے سینے میں سما جا۔ تاکہ میری یہ مصائب اور تکلیفیں رفع ہوں، اور تیرے وصال کی خوشی نصیب ہو۔

(۷)

گیوں ویری کیچ سفر کر جی جالیو ظلم قہر کر
جکھ جکھدیں ویساں مر کر تھل مارو گور قبر کر

حل لغات:۔ ویری:۔ بیر رکھنے والا، مخالف۔ جی:۔ دل، جگر۔ جالیو:۔ تو نے جلایا۔ جکھ جکھدیں:۔ غم واندوہ سے گھلتے گھلتے۔ تھل مارو:۔ وہ صحرا لق ودق جہاں سسی (پنوں کی عاشق نے، مرکر قبر حاصل کی تھی۔

ترجمہ:۔ اے جانِ جاں۔ تو کیچ کی طرف روانہ ہو پڑا، جہاں میرے دشمن اور رقیب رہتے ہیں ——— اور میرے دل کو ظلم وقہر کی آگ میں جلنے کے لئے یہاں چھوڑ گیا، میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں، کہ گھل گھل کر مر جاؤں اور تھل مارو میں میری قبر ہو۔

(۸)

سوہنا یار فرید ڈوں آوے گل لاوے سیجھ سہاوے
آ! اُجڑی جھوک وساوے ہے! ٹھڈڑی آہ اثر کر

حل لغات:۔ سیجھ سہاوے:۔ بستر کی سیج کو اپنے قدوم سے مشرف کرے، زیب وزینت دے۔ اُجڑی:۔ برباد شدہ، ویران۔ وساوے:۔ بسائے، آباد کرے۔ ہے:۔ اے حرف ندا۔ ٹھڈڑی آہ:۔ ٹھنڈی آہ، آہ سرد، دعائے درد آلود

ترجمہ:۔ اے نالہ شب اور اے آہ سرد، تو اتنا اثر تو دکھا کہ محبوب خوش لقا فرید کی طرف متوجہ ہو اور گلے لگا کر اسکی سیج کو سرفراز کرے، اور اُجڑی ہوئی جھوک (ویرانہ مسکن عاشق) کو آباد کرے۔

کافی نمبر ۳۶

(۱)

پنل چھڈ کے کیچ سدھایوں دلڑی منانی ہے زار نزار

حل لغات:۔ سدھایوں:۔ روانہ ہوا۔ نمانڑی:۔ بے سہارا، مایوس خاطر، غم ناک، حزیں۔
ترجمہ:۔ دستسی پنوں کی عاشق، اپنے محبوب پنوں کے کیچ واپس لیجائے جانے کے بعد صحرائے بے آب و گیاہ میں بے تاب بیٹھی ہوئی کہہ رہی ہے، اے محبوب پنل تو کوچ کر کے کیچ کو چلا گیا، میرا بدنصیب دل زار زار ہے اور سخت بے تاب ہے۔

(۲)

یاس پیاس نصیب اساڈے نا کوئی ٹوبھے نا کوئی تاڈے
نا راہ ڈسدم کرہوں قطار

حل لغات:۔ یاس:۔ ناامیدی۔ ٹوبھے:۔ ٹوبھا، جوہڑ ریگستان کے اس چھوٹے سے نشیب کو کہتے ہیں جہاں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے، انسان اور پیاسے مویشی اس کو استعمال کر کے پیاس بجھاتے ہیں تاڈا:۔ جائے قیام، ریگستان کے لوگ عارضی طور پر جو قیامگاہ بنا لیتے ہیں اسے تاڈا کہتے ہیں۔
ترجمہ:۔ یاس اور پیاس (دیدار یار کی تشنگی) ہماری قسمت میں لکھی ہے، ایسے سنسان اور بھیانک صحرا میں ہوں جہاں نہ کوئی پانی کا ٹوبھا ہے، نہ ٹھہرنے کا کوئی تاڈا (مقام)، نہ کوئی دکھیں نکل جانے کا، راستہ ہے، نہ اونٹوں کی قطاروں کے سراغ نظر آتے ہیں، جن کو دیکھ کر میں محبوب کی تلاش میں سیدھا راستہ معلوم کروں

(۳)

درد گھنیرے ڈوکھ ہزاراں سول تتی کوں تارمتاراں
برہوں بچھیندا روز آزار

حل لغات:۔ گھنیرے:۔ گھنے، بہت، بافراط، زیادہ۔ سول:۔ درد، غم و اندوہ۔ تارمتاراں:۔ ایسے گہرے پانی کو کہتے ہیں، جس سے گذرنا محال ہو۔ بچھیندا:۔ تعاقب میں پیچھا ہے۔
ترجمہ:۔ عاشق تفتہ دل کیلئے درد اور غم پہلے ہی بے شمار اور بے حد ہیں، اور غم جگر خراش کا پانی سر سے گذر گیا ہے

پھر اس پر فراق یار روزانہ اور زیادہ آزار بھیج رہا ہے، اور میں سخت تکلیف میں ہوں۔

(۴)

ستّ کر شاہی ٹھیساں باندی　　ٹھیک سو ہیساں ریت غماندی
کیجو کر سم لوگ وِیار

حل لغات:- سٹ کر:- پھینک کر، ترک کر کے، چھوڑ کر۔ باندی:- کنیز، خادمہ، نوکر۔ سوہیساں:- سوہاؤنگی نبھاؤنگی۔ کیجو:- اگرچہ، باوجودیکہ۔ ویار:- ملامت، بدگوئی، گلہ۔

ترجمہ:- میں اپنے شاہانہ آسائش و آرام کے ٹھاٹھ کو ترک کر کے محبوب کے فراق میں کنیزوں کی طرح غم والم کی زندگی خوب گزاروں گی، اور لوگوں کی ملامت کی کچھ پروا نہ کروں گی۔

(۵)

سیجھ نہ بھاوم پئی تڑپھاواں　　تارے گن گن رات نبھاواں
نہ کوئی ساتھی نہ غم خوار

حل لغات:- تڑپھاواں:- تڑپتی ہوں، مضطرب ہوں۔

ترجمہ:- فراق محبوب میں مجھے سیج (پھولوں کا بستر) اچھی نہیں لگتی، اکیلی تڑپ رہی ہوں، اور ستارے گن گن کر رات کاٹتی ہوں، نہ کوئی ساتھی ہے، نہ کوئی ہمدرد و غمگسار ہے۔

(۶)

ماہیوڑے مول نہ بھاندے　　میٹھیں ڈیوم بردے باندے
سینگیاں سرتیاں کریندے عار

حل لغات:- مول:- محض، بالکل، قطعاً۔ میٹھیں:- الا ہنے، طعنے۔ بردے:- غلام۔ باندی:- بردے کا مترادف

ہے، نوکر، ملازم، غلام سینگیاں سرتیاں، سہیلیاں، مل کر رہنے والیاں۔

ترجمہ:۔ ماں باپ مجھے بالکل نہیں بھاتے، نوکر چاکر غلام اور کنیزیں طعنے مارتی ہیں، اور الزام لگاتی ہیں اور ساتھ کھیلنے والی سہیلیاں بھی اب عار (نفرت) کرنے لگی ہیں۔

جئیں تن لگڑی سوئی تن جانڑے   غیر فرید نہ رمز پچھانڑے

جانڑم سوہنڑاں دلبر یار،

حل لغات:۔ جئیں تن لگڑی سوئی تن جانڑے:۔ محاورہ ہے، اس کے معنی ہیں جس کے سر پر مصیبت آتی ہے، وہی کچھ خوب جانتا ہے، دوسرے کو کیا معلوم۔ ضرب المثل، جس تن لاگے، سو تن جانے۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ جس تن پر مصیبت آتی ہے وہی جانتا ہے کہ کیا کیفیت ہے، دوسرے لوگ ایسے رموز عاشقانہ کو کیا جانیں، میرا خوش ادا محبوب دلربا ہی اس کو جانتا ہے کہ اسکے فراق میں عاشق بیتاب پر کیا گذر رہی ہے

کافی نمبر ۳

بُولا بینسر کِسنوں پاواں

ڈھولنڑ کیتم نامنظور

حل لغات:۔ بُولا اور بینسر:۔ دو ناک میں پہننے کے زیور ہیں، بعض مقامات میں بُوے کو بینسریں لگا کر استعمال کرتے ہیں۔ کس نوں کے معنے یہاں کس لئے، کیوں کے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز نے تو مجھے باریاب ہونے سے روک دیا یعنے نامنظور کر دیا ہے، اب ہار سنگار کی کیا ضرورت ہے

کس لئے بولا اور بنیسر پہنوں۔ عاشق بدنصیب کیلئے یہ نہایت ہی سخت امتحان اور ابتلا کا مرحلہ ہے جب اُس کو اپنے محبوب کے حضور میں حاضری سے روک دیا جائے، فی الواقع اگر ایک سالک کو یہ مرحلہ انقباض پیش آجائے، تو یہ اس کے لئے موت سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(۲)

کِتھ نوں بِنیاں مانگھ بناواں کجلا پاواں سرخی لاواں

یار تتی دا وسدا دور

حل لغات:۔ کِتھ نوں:۔ کس لئے، کیوں۔ بِنیاں:۔ ایک زیور ہے جو ماتھے پر لٹکایا جاتا ہے، اور مانگ نکال کر اُس کے ساتھ اُس کو معلق کیا جاتا ہے۔ مانگھ:۔ مانگ۔ سر کے بال جب دونوں کانوں کی طرف چھوڑے جاویں، تو بالوں کے جدا ہونے سے ایک سفید خط سر کے وسط میں نمایاں ہوتا ہے اُس کو مانگ کہتے ہیں۔ ہماری زبان میں اس کو سیندھ بھی کہتے ہیں، ایک ضرب المثل ہے "یار دی تیلی سیندھ وی میلی"۔ مانگ بنانا:۔ مانگ میں سرخ رنگ بھرنے کو مانگ بنانا کہتے ہیں۔ کجلا:۔ کاجل۔ سرخی:۔ وہ سرخ رنگ جو پاؤں زعفران وغیرہ سے تیار کر کے گولیاں بنائی جاتی ہیں اور ہونٹوں پر اُن سے رنگ چڑھایا جاتا ہے۔ وسدا:۔ وسن مصدر سے بسنا، آباد ہونا، مقیم ہونا۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب دلفتہ جگر سوختہ دل کا دوست، تو دُور رہتا ہے، میں کس لئے بنیاں پہنوں اور مانگ بناؤں۔ کاجل آنکھ میں لگاؤں اور سرخی ہونٹوں پر ملوں، کیونکہ محبوب کے آنے اور میرے سنگار کے دیکھنے کا موقعہ تو نہیں ہے، اگر اس کے آنے کی کوئی صورت یا امید ہو تو میں اس کے خوش کرنے کے لئے اپنی آراستگی کی کوشش کروں۔

(۳)

پیت پُرانی کملا کیتا عشق اولڑا لوں لوں سیتا

پو وِن کلکڑے بلپل پور

حل لغات:۔ پیت:۔ محبت، عشق۔ بکملا:۔ دیوانہ، پاگل، بدحواس۔ اولڑا:۔ اولٹا، بے طریقہ۔ لوں لوں:۔ بال بال سیتا:۔ سِلا ہوا۔ کلکڑے:۔ مشکل افزا، بے طورے، پور:۔ دورے۔

ترجمہ:۔ مجھے پرانی محبت اور دوستی نے دیوانہ بنا رکھا ہے، اور عشق میری رگ رگ اور بال بال میں سِلا ہوا ہے دم بدم، بار بار، رہ رہ کر سخت پیچیدہ دورے پڑ رہے ہیں، ازل کے عہد الست بربکم کو یاد فرما کر اُسی کی دھن میں ہر وقت ایک کشمکش میں رہنے کا ذکر کرتے ہیں۔

(۴)

طرز نیاز اساڈی مُوڑی قبلہ قدمیں یار دی دُھوڑی
حُسن ازل دی چال غرور

حل لغات:۔ طرز:۔ طریق۔ مُوڑی:۔ سرمایہ۔ دُھوڑی:۔ غبار، خاک راہ۔

ترجمہ:۔ ہمارا (عشاق کا) سرمایہ نیاز خاکساری ہے، ہم تو محبوب کے غبار کو بھی مرکز توجہ اور قبلہ سمجھتے ہیں، اور حُسن ازل کی بے نیازی اور پُر غرور چال پر قربان ہیں۔

(۵)

سینگیاں سرتیاں سیجھ وِچھاوَن باہنہ چوڑیلی ور گل لاوِن
ہک میں مفت رہی مہجور

حل لغات:۔ سیجھ وِچھاون:۔ سیج بچھادیں، بستر درست کرتی ہیں۔ باہنہ:۔ بازو۔ باہنہ چوڑیلی:۔ وہ بازو جو چوڑے سے آراستہ ہو۔ چوڑا:۔ بسا اوقات ہاتھی دانت کا ہوتا ہے۔ ور:۔ محبوب، شوہر، پتی۔ گل لاون:۔ گلے لگا دیں۔ مہجور:۔ ہجراں زدہ، فراق کی مصیبت میں مبتلا، دوست سے دُور۔ ف:۔ ایک نسخہ میں سہاؤں لکھا ہوا ہے

ترجمہ:- میں ہی فقط فراق کی مصیبت میں مبتلا ہوں، ورنہ اور تمام سہیلیاں اور ہمراز ساتھی اپنے محبوب کے ساتھ سیج بچھا کر وصل سے سرفراز ہیں اور محبوب کے سرہانے اپنی چوڑے والی بانہیں ڈال کر خوش ہیں، اور اُس کو گلے سے لگا کر اپنے مطلوب کو حاصل کر چکی ہیں۔

(۶)

وادی ایمن تھل دے چارے جتھاں بروچل کرہوں قطارے
ککڑے پتھرے ہن کوہ طور

حل لغات:- وادیٔ ایمن:- وہ وادی جس میں کوہ طور واقع ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ کلیمی حاصل ہوا تھا۔ تھل:- میدان، ریگستان، صحرا۔ چارے:- راستے، پگ ڈنڈیاں۔ جتھاں:- جہاں، جس جگہ، جس موقعہ پر۔ بروچل:- بلوچ، محبوب۔ کرہوں:- اونٹ، شتر۔ قطارے:- قطار میں کھڑا کرتا ہے۔ کوہ طور:- وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف دیدارِ الٰہی و مکالمہ حسن ازل ملا تھا۔

ترجمہ:- منزلِ محبوب دلنواز کے راستے بھی جہاں میرا محبوب اونٹوں کی قطاریں بنا بنا کر سفر کی تیاری میں مصروف ہوتا ہے میرے لئے وادیٔ ایمن ہیں، اور اس راستہ کے کنکر، پتھر، ٹیلے اور ٹبے بھی کوہ طور کی طرح واجب التعظیم اور قابلِ احترام ہیں۔

(۷)

مُلاں مارن، سخت ستاون گجھڑے راز دا بھیت نہ پاون
بے وس شودے ہن معذور

حل لغات:- مُلاں:- زاہد خشک، کتبی اصحاب، رموزِ محبت سے ناواقف علما۔ مارن:- مارتے ہیں، خوب اعتراض کرتے ہیں۔ گجھڑے راز:- مخفی اسرار، حقیقت کی پوشیدہ رموز۔ بھیت:- بھید، راز مخفی۔ بے وس:- بے بس۔ شودے:- عاجز، غریب، نابلد۔

ترجمہ:۔ ظاہر بین ملامارتے ہیں اور اعتراض کر کے بہت ستاتے ہیں، وہ بیچارے بے بس، ناواقف حقیقت سے ناآشنا اور معذور ہیں، اور حقیقت کے اسرار مخفی کا بھید نہیں معلوم کر سکتے۔

(۸)

ملوانڑے دے وعظ نہ بھانڑے بیشک ساڈا دین ایمانڑے
ابن العربی دی دستور

حل لغات:۔ ملوانڑے:۔ مُلا، ظاہر پر فتویٰ صادر کرنے والے علما۔ وعظ:۔ نصیحت، پند۔ نہ بھانڑے:۔ نہیں بھاتے، پسند نہیں آتے، طبیعت قبول نہیں کرتی۔ ابن العربی:۔ حضرت محی الدین ابن عربی، صوفیائے کرام کے ایک مشہور فلاسفر اور تصوف کی مشہور کتابوں کے مصنف، صوفیوں کا امام اور شیخ۔

ترجمہ:۔ ظاہر بین مولوی صاحبان کے پند و نصائح ہمیں پسند نہیں، ہم تو حضرت ابن عربی کے دستور اور طریقہ کے پیرو ہیں، اور انہیں کا مسلک ہمارا مشرب ہے، ہم انہیں کے راستہ پر گامزن ہیں۔

(۹)

عاشق مست مدام ملامی کہہ سبحانی بنڑ بسطامی
آکھ انا الحق تھی منصور

حل لغات:۔ ملامی:۔ زیر ملامت۔ سبحانی:۔ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کے قول کا تذکرہ ہے، مقام اعلیٰ پر اپنے آپ کو فائز سمجھ کر آپ کا قول تھا، سبحانی ما اعظم شانی۔ انا الحق:۔ حضرت منصور حلاج کا وہ خلاف شریعت قول جس کی بنا پر آپ سولی پر چڑھائے گئے تھے، ان دونوں بندوں میں ہمہ اوست کے معتقد اعلیٰ صوفیوں کے نام اور مختصر اشارات مسلک بیان فرمائے ہیں۔

ترجمہ:۔ عاشق تو ہمیشہ تیر ملامت کے ہدف رہا کرتے ہیں، حضرت بایزید بسطامی کی طرح سبحانی کا کلمہ کہہ کر مقام بسطامی کی سیر کرتے ہیں اور انا الحق کہہ کر منصور کا درجہ حاصل کرتے ہیں (زیادہ تفصیل فرہنگ میں ملاحظہ ہو)۔

اس بند کے ایک معنی بطور ارشاد کے بھی لئے جا سکتے ہیں یعنے عشاق تو ہمیشہ زیر ملامت رہتے ہیں۔ اے سالک تو کیا دیکھتا ہے، سبحانی کہہ کر خود بسطامی ہو جا اور انا الحق کہہ کر منصور کے درجہ پر پہونچ جا۔

(۱۰)

حُسن پرستی عین عبادت شاہد مستی صرف سعادت
غیبت غفلت محض حضور

حل لغات:۔ حُسن پرستی، شاہد مستی، غیبت اور غفلت:۔ سالکان راہ طریقت کے مختلف حالات ہیں، حضرت نے اس بند میں ان حالات کو بھی محض حضوری اور مقصد رسی کا ذریعہ بتلایا ہے۔

متاب از عشق او گرچہ مجازی است کہ آں بہر حقیقت کار سازی است

ترجمہ:۔ سالک کیلئے ظاہر حسن پرستی بھی عبادت ہے، اور شاہدان بازاری کے ساتھ شغل مستی بھی دلیل سعادت ہے، سالک غافل ہو، یا غیر حاضر اور غائب ہو، وہ بھی خالص حضوری رہتا ہے، یعنے ظاہری اور مجازی عشق کے مرحلے بھی، حقیقی حسن کے حضور میں رسائی کا ذریعہ ہیں۔

(۱۱)

ریت فریدؔ دی پُٹھڑی ساری رہندا صوم وصلوٰتوں عاری
رندی مشرب ہے مشہور

حل لغات:۔ ریت:۔ رسم، طریق عبادت۔ پُٹھڑی:۔ الٹی، غلط، بیجا۔ عاری:۔ معذور، آزاد، جو پابند نہ ہو۔ رند:۔ شراب نوش، مست۔ مشرب:۔ مسلک، طریقہ۔

ترجمہ:۔ اس بند میں آپ نے اپنے متعلق اظہار فرمایا ہے کہ فریدؔ کا حال کیا پوچھتے ہو، اُس کا طریق عمل اُلٹا ہے۔ وہ صوم صلوٰۃ، نماز روزہ سے بھی عاری اور آزاد رہتا ہے، وہ تو رندی مشرب مشہور ہے۔

کافی نمبر ۳۸

(۱)

پیٔے ڈُوکھ گل وِچ جمدے یار نارہ گیوسے کہیں کم دے یار

حل لغات:۔ پیٔے:۔ پڑے۔ گل:۔ گلے، گردن۔ جمدے:۔ جمنڑ سے پیدا ہوتے ہی۔

ترجمہ:۔ پیدا ہوتے ہی دُوکھ درد ہمارے گلے کا ہار ہو گئے ہیں (یہی سبب ہے) کہ ہم کسی کام کے نہیں رہ گئے۔ عشق ہر دھندے سے بیکار کر دیتا ہے۔

ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند قوت بازو و تقوی را محل

پاک دامن چوں زید بیچارہ اوفتادہ تا گریبان در وحل

(۲)

باغ بہار اُجاڑ کتیوسے ہار سنگار وسار ڈتوسے

دولت دنیا وار گھتیوسے نوکر تیڈڑے دم دے یار

حل لغات:۔ اُجاڑ:۔ ویرانہ، برباد۔ کتیوسے:۔ ہم نے کیا۔ وسار ڈتوسے:۔ بھلا دیا، فراموش کر دیا۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز ہم نے باغ و بہار کو ویرانہ کر دیا، اور اپنے زیب و زینت کو فراموش کر دیا، اور اپنی دولت اور دنیا تجھ پر وار کر (صدقے کر کے) صرف تیرے ہی نوکر بن گئے ہیں۔

(۳)

شرم شعور اساں توں رُٹھڑے ننگ نموز دے سانگے ترٹڑے

گھوٹے عقل شعور تیتے رُٹھڑے آسرے بھیم بھرم ڈے یار

حل لغات:۔ شعور:۔ عقلمندی، پندار، سمجھ۔ رُٹھڑے:۔ رُٹھن مصدر سے روٹھے، ناراض ہو گئے۔ نموز:۔ ناموس، عزت، شرم، اچھی شہرت۔ آسرے:۔ جمع آسرا کی، سہارا، تکیہ، بھروسا، ذریعے۔ بھیم:۔ خوف، دہشت، عبرت
بھرم:۔ ساکھ، پت، عزت۔

ترجمہ:۔ عشق نے تمام شرم و عزت سے محروم کر دیا ہے، چنانچہ شرم اور عقل ہم سے روٹھ گئے اور ننگ و ناموس کے رشتے ٹوٹ گئے۔ ہم کو جو اپنی عزت اور ساکھ پر بھروسے تھے، وہ سب بانصیب عشق و محبت پر قربان کر دیئے گئے ہیں۔

(۴)

ہک وَیہلے احرام حرم دے ہک وَیہلے زنار دھرم دے

ناپابند ہوں دین جرم دے بندڑے عشق دے غم دے یار

حل لغات:۔ احرام، حرم، پہلی کافی میں ان کا حل درج ہو چکا ہے۔ زنّار:۔ جنجوں، ہنود ایک رشتہ گلے میں بطور ایک مذہبی رسم کے ڈالتے ہیں، جس کو وہ متبرک خیال کرتے ہیں۔ دھرم:۔ مذہب، ایمان۔ جرم:۔ ملت مذہب غالباً جنم کا بگڑا ہوا لفظ ہے، جو پیدائشی مذہب کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ ہم تو صرف غم محبت کے غلام اور خادم ہیں، کسی خاص مسلک اور طریق کے پابند نہیں ہیں، کبھی حرم میں احرام باندھ کر مصروف کار ہوتے ہیں اور کبھی گلے میں ہنود کی طرح زنار پہن کر اسی غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے مراحل عشق ہیں۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

(۵)

ڈیکھو چال انوکھی یُٹھڑی کئی ورنج پہوتی، کئی مرٹھڑی

نازنیتڑے دی راند نہ گھٹڑی گذرے وہ آدم دے یار

حل لغات:- انوکھی:- عجیب۔ پُٹھڑی:- پُٹھی، اُلٹی، غلط۔ پہونتی:- پہونچی، منزل مقصود پر جا پہونچی۔ ہٹڑی:- تھکی ماندہ ہوئی۔ راند:- کھیل، مشغلہ۔ گھٹڑی:- گھٹی، کم ہوئی۔

ترجمہ:- محبت کے طریق عجیب اور اُلٹے ہیں (اس دشوار گذار راستہ میں) کئی خوش قسمت تو منزل مقصود تک، جا پہونچے (کامیاب ہو گئے) اور کئی (راستہ میں) تھک تھک کر مر گئے، مگر اے عشق تیرا کھیل کہیں نہ بگڑا، اور یہ مشغلہ کبھی کم نہ ہوا۔ پیدائش آدم سے اب تک ہزاروں سال گذر چکے ہیں اور عجیب عجیب انسان گذر چکے ہیں۔ وہ آدم کا ذکر اشارات فریدی جلد چہارم مقبوس پنجاہ و نہم صفحہ ۱۳۳ میں مفصل درج ہے

(۶)

لانْڑے پھوگ اساڈے مانْڑے ٹبڑے بھٹڑے ڈہر ٹکانْڑے

ڈسدے سکڑے کھیتر کمانْڑے ساگی باغ ارم دے یار

حل لغات:- لانْڑے:- ریگستان کے وہ پودے جن سے اشخار (کھار) بنائی جاتی ہے اور جو کھار کی طرح کھارے اور بدمزہ ہوتے ہیں۔ پھوگ:- یہ بھی ریگستان کے چھوٹے درختوں میں سے ہے جس کو اونٹ کھاتے ہیں ٹبڑے:- ٹبے، ٹیلے، چھوٹے چھوٹے ریگستانی فراز۔ بھٹڑے:- بھٹ، مسلسل اور لمبے ریت کے ٹیلے ڈہر:- ریگستان کے درمیانی کف دست میدان۔ کھیتر:- کھیت، سبزہ زار، ریگستانی گگڑیوں اور میتروں کے کھیت کے لئے خاص کر یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ ساگی:- بعینہ، اصلی صورت میں۔ باغ ارم:- جنت، بہشت اور فردوس۔

ترجمہ:- (عشق کے جنوں اور وحشت میں ہمارے بسیرے، ریگستان میں ہی ہیں چنانچہ) روہی کے بوٹے لانْڑے اور پھوگ ہمارے لئے مایہ ناز ہیں اور ٹبے، ٹیلے بھٹ اور ڈہر ہمارے مسکن ہیں، سوکھے ہوئے اور کملائے ہوئے کھیت ہم کو سرسبز اور اصلی باغ بہشت جیسا لطف دیتے ہیں۔

(۷)

یار فرید ملم گھر اندر پانواں بھاگ سہاگوں زیور
کھاون، سہجوں بولے ہنیسر لچکے کل سُر سمدے یار

حل لغات :- ملم :- مجھے ملے، وصال نصیب ہو۔ بھاگ :- بخت بیدار، خوش قسمتی۔ سہاگ :- عروسی لباس، شادی کے موقعہ کی آرائش۔ لچکے :- لچکنا، ہولے سے، نازو انداز کے حرکات سے ہلنا۔ سر سم :- باقاعدہ، نفاست سے،
ترجمہ :- اے فرید اگر محبوب دلنواز مجھے اپنے گھر میں مل جائے تو میں خوشی اور سہاگ کے زیور پہنوں اور میرے بولے اور ہنیسر، باقاعدگی، خوشی اور مسرت کے ساتھ لچک لچک کر باعث زینت و انداز ہوں۔

کافی نمبر ۳۹

(۱)

پیڑ پورانی بیشم کیتا،
نال نہ نیتم ساںول یار

حل لغات :- پیڑ :- درد، غم محبت، پورانی :- پرانی، کہنہ، دیرینہ۔ بیشم :- بے بس، پریشان، بدحواس۔ نال :- ہمراہ، ہمرکاب
ترجمہ :- سانولا محبوب ملیح چونکہ مجھے ہمراہ نہیں لے گیا۔ اسلئے مجھے روز الست کی پرانی پیڑ (درد عشق) نے بے بس اور بدحواس کردیا ہے۔

(۲)

پنل یار کوں چا بھر میونے زورا زوری پکڑ نیتونے

پوونے شالا رب دی مار

حل لغات:- پنل:- پنوں، سسی کے معشوق کا نام۔ بھرمیونے یا برمیونے:- اُکسایا۔ شالا رب دی مار پووے دعائے بد کا مشہور زیر استعمال فقرہ ہے، خدا کرے کہ اُن پر خدا کی مار اور غضب نازل ہو۔

ترجمہ:- میرے محبوب پنوں کو دامنگیر ورثا، ورغلا کر اور زور دارزوری (زبردستی) پکڑ کر کیچ، لے گئے، اُن پر خدا کی مار ہو

(۳)

پیر ہواڑاں کھوج نہ پاواں روروکرڑ کنڈا گل لاواں
نین سِکیتے زار نزار

حل لغات:- پیر:- پاؤں، سراغ یا نشان رہ رواں۔ ہواراں:- تلاش کرتی ہوں۔ پیر ہوارن خاص محاورہ ہے سراغ براری کرنا۔ کھوج:- سراغ، نشان، علامت، ثبوت۔ کرڑ اور کنڈا:- دو نور ریگستان کے درخت ہیں۔ کرڑ کو کرینہہ بھی کہتے ہیں اور کنڈے کو جنڈ بھی کہتے ہیں۔ سِکیتے:- مشتاق، سِک والے، شوق بھرے۔

ترجمہ:- محبوب کے چلے جانے کے بعد اُس کا ہر چند سراغ تلاش کرتی ہوں، مگر کوئی پتہ نہیں ملتا۔ غم فراق کی ماری، روروکر ریگستان کے درخت کرڑ اور کنڈے کو گلے لگا کر روتی ہوں، اور اس حالت میں شوق سے بھری ہوئی آنکھیں زار و نزار ہیں۔

(۴)

تھی راہی تھل مارو جُلساں لانڈی تے لس بیلہ رُلساں
سوہنج بر، پار، گیتم گھر بار

حل لغات:- راہی:- راہ رو، مسافر۔ تھل مارو:- پہلے اس کا حل لکھا جا چکا ہے، یہ اُس ریگستان کے کف دست میدان کا نام ہے۔ جہاں سسی بھوکی پیاسی تھکی ماندی نے جان دی تھی۔ جُلساں:- جُلن سے چلوں گی۔

لانڈی، لس بیلہ :۔ یہ مقامات کے نام ہیں، فرہنگ۔

ترجمہ :۔ (ہجر محبوب میں) میں پیدل مسافر بن کر تھل مارو چلوں گی، لانڈی اور لس بیلہ میں جا کر آوارہ و پریشان پھروں گی کیونکہ فراق یار میں میں نے ویرانوں جنگل اور بیابانوں کو اپنا گھر بار اور وطن بنا رکھا ہے۔

(۵)

پانی مول نہ مٹھڑے کھارے　　نا کجھ پلڑے ناکوئی چارے

نارہ ڈِسدم شتر سوار

حل لغات :۔ مول نہ مٹھڑے :۔ بالکل محض میٹھے نہیں۔ کھارے :۔ کھاری پانی، شور۔ پلڑے :۔ پلّے میں جیب میں۔ چارے :۔ راستے، پگ ڈنڈیاں، ریگستان میں جانوروں کے گذر جانے کے بعد جو نشانات قایم ہو جاتے ہیں ان کو چارہ کہتے ہیں، چارہ کی جمع بھی ہو سکتی ہے، اس صورت میں چارۂ کار ہے۔

ترجمہ :۔ ریگستان کی اس صحرانوردی میں پانی نہ کھارا ملتا ہے نہ میٹھا اور میرے پاس نہ کوئی زادِ راہ ہے، نہ کوئی اور ذریعہ سوجھتا ہے اور نہ کوئی راستہ میں راہگیر شتر سوار ہی دکھائی دیتا ہے، جس سے امداد طلب کروں۔

(۶)

وِسریاں رنگ رنگیلیاں جائیں　　باغ بغوچڑے ٹھڈریاں چھائیں

سہرے گانے گھنڈے یار

حل لغات :۔ وسریاں :۔ وِسرن سے بھول گئیں، فراموش ہو گئیں۔ بغوچڑے :۔ باغ کی تصغیر۔ ٹھڈریاں :۔ ٹھنڈی، سرد۔ چھائیں :۔ چھاں کی جمع چھاؤں، سایہ۔ گانا :۔ اسکی تصریح ارشادات فریدی حصہ دوم کے صفحہ ۱۷۱ میں حسب ذیل درج ہے، "رشتہ سرخ رنگ را، کہ آنرا یک چھلا آہنی و تکمہ سرخ بستہ بود ایں مجموعہ را گاناں گویند" یہ رشتہ دولھا کے دائیں ہاتھ میں پہنایا جاتا ہے، رسم شادی ہے۔

ترجمہ :۔ ہجر محبوب میں اپنے رنگین اور خوبصورت مسکن باغ بغیچے اور ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر لطف حاصل کرنے

کے تمام حالات بھول بھلا گئے، اور عروس کے تمام سامان سہرے، لگانے گہنے اور ہار بھی اس ضمن میں فراموش ہو چکے ہیں۔

(۷)

نازک شوخ مزاج نگاہ انوہاں یاری لا کر تھیوں اَن سوہاں

کیڈے گل گئے قول و قرار

حل لغات:۔ انوہاں:۔ بے پرواہ، چنچل، بے طور، اَن سوہاں:۔ ناواقف، اجنبی۔ گل گئے۔ گل گئے، تلف ہوگئے پس پشت ڈال دیئے گئے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز نازک، شوخ مزاج اور بے پرواہ اب تو اپنی محبت میں پھنسا کر ناواقف بن گئے ہو، وہ معاہدے، وعدے، قول و اقرار کہاں گئے۔

(۸)

کرم تتی دے ناڈو کھ مٹڑے کرم نہ کیتم مارو مٹھڑے

جیتڑی بازی ڈترس ہار

حل لغات:۔ کرم:۔ اعمال، افعال، قسمت، نصیب، دوسرا کرم:۔ مہربانی، لطف، عنایت۔ کرم تتی:۔ کرماں دی تتی، کرماں ماری، بدقسمت مٹڑے:۔ مٹے، کم ہوئے مٹھڑے:۔ میٹھے، شیریں۔ جیتڑی:۔ جیتی ہوئی، کامیاب شدہ۔

ترجمہ:۔ مجھ سوختہ جان کے نصیب کے دوکھ نہیں ٹلے، مارو محبوب نے کرم نہ کیا اس سلوک سے جیتی ہوئی بازی بھی ہار دی

(۹)

کیچ ڈو تتساں جے تیئں جیساں جے ول ولساں کافر تھیساں

گل وچ پا یم پریت مہار

حل لغات :- تتشاں :- تٹن، کوشش کرنا۔ ول :- پھر۔ ولساں :- ولن مصدر سے اُلٹی پھروں گی، واپس آؤنگی۔ مہار :- اُونٹ کے ناک میں جو رسّی اُس کے قابو کرنے اور چلانے کے لئے ڈالی جاتی ہے، اس کو مہار کہتے ہیں، مراد حلقہ بگوش ہونے کی ہے۔

ترجمہ :- جب تک زندہ رہونگی، کیچ کی طرف جانے کی کوشش میں مصروف رہوں گی، اگر اس کوشش سے بازرہ کر واپس لوٹوں گی، تو کافر ہو جاؤں گی، کیونکہ گلے میں محبت اور عشق کی مہار ڈال لی ہے، مہار ناک میں ہوتی ہے، اس کا گلے میں ڈالنا بھی بلیغ معنیٰ پیدا کرتا ہے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست — مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

(۱۰)

اوکھیاں گھاٹیاں گاٹیاں چاٹیاں — لاہیاں چاڑھیاں سبھ اٹھ کاٹھیاں

سجڑوں کھبڑوں سو سو غار

حل لغات :- اوکھیاں گھاٹیاں :- مشکل راہ، دشوار گذار گھاٹیاں۔ گاٹیاں چاٹیاں :- پتھر کی سلیں، گتی ہوئیں، باہم ملی ہوئی ایک دوسرے سے پیوستہ پتھر۔ لاہیاں چاڑھیاں :- اُتار چڑھاؤ نشیب و فراز۔ اٹھ کاٹھیاں محاورہ ہے، پیچیدہ اور پیچ در پیچ راہ، مشکل، ایسے چڑھاؤ پر چڑھنا نہایت مشکل اور ناممکن خیال کیا جاتا ہے۔ سجڑوں کھبڑوں :- سجے، کھبے اطراف دائیں بائیں پہلو میں۔

ترجمہ :- تلاش محبوب کے دشوار گذار راستہ میں مشکل گھاٹیاں اور سیدھی سلسلہ وار پتھر کی سلیں ہیں اور اس راستہ میں اُتار چڑھاؤ ایسے دشوار گذار ہیں جن کے دائیں اور بائیں طرف یعنی دونو پہلوؤں میں سو سو عمیق غار ہیں۔

(۱۱)

بُٹھ پیا بُھٹڑے واہن دا جماں — شہر بھنبھور دی کوڑ نکماں

کیچ ہئی وطن حقیقی وار

حل لغات:۔ بُھٹڑے واہن:۔ ایک قصبہ کا نام ہے بُھٹہ واہن جو تحصیل صادق آباد ریاست بہاول پور میں واقع ہے مشہور ہے، کہ اسی قصبہ میں سسی دریا میں بہائی گئی تھی اور بھنبھور بھی ممکن ہے اسی بھوٹہ واہن کا قدیم نام ہو، کہا جاتا ہے کہ سسی بھنبھور کے سردار آدم جام کے گھر میں پیدا ہوئی تھی۔ وار:۔ صیغہ امر وارن سے، تسلیم کرلے، مان لے، سمجھ لے۔

ترجمہ:۔ بھٹہ واہن میں پیدا ہونا بھی بھاڑ میں جائے، کیا ہی خوش نصیب ہوتی اگر بھٹہ واہن میں پیدا ہی نہ ہوتی اور بھنبھور بھی ناکارہ اور محض بیکار ہے، حقیقی وطن تو عاشق کا وہی معشوق کا مسکن یعنے کیچ ہی ہے۔

(۱۲)

یار فرید نہ کیتم گولی، سُرخی ڈسم بندوق دی گولی
دہار کجل دی تھئی تلوار،

حل لغات:۔ گولی:۔ خادمہ، کنیز، غلام۔

ترجمہ:۔ اے فرید جب محبوب نے اپنا غلام نہ بنایا، تو میرے لئے تمام عیش و عشرت کا سامان ایذا رساں ہے چنانچہ سرخی بندوق کی گولی معلوم ہوتی ہے اور کجل کی دہار دلگیر، تلوار کی دھار معلوم ہوتی ہے، اور یہ تمام سامان آرائش دشمن جاں نظر آتا ہے۔

کافی نمبر ۸۸

(۱)

بے شک جاناں، بے شک جاناں
سونہڑیاں کوں ہے سخت غرور

حل لغات:۔ جاناں:۔ مَیں جانتا ہوں۔

ترجمہ:۔ بغیر کسی شک وشبہ کے مَیں جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ محبوب خوش لقا کو اپنی خوبصورتی پر بہت ہی غرور اور ناز ہے، جیسا کہ حسینانِ جہاں عام طور پر مغرور ہوتے ہیں۔

(۲)

موُنہہ سر خاک سنگار اَساڈے ہنجڑوں ہارِن ہار اساڈے

ہوت ہے کیچ، تے کیچ ہے دُور

حل لغات:۔ سنگار:۔ اسباب زینت۔ ہنجڑوں:۔ ہنجوں، اشک، آنسو۔ ہارن:۔ ہار ہن، ہار ہیں ——— ہوت۔ پنوں کی ذات ہوت بلوچ تھی، یہاں مراد معشوق۔

ترجمہ:۔ غم فراق محبوب میں، ہمارا سنگار یہی ہے کہ مونہہ اور سر پر خاک ڈالتے رہیں اور ہمارے گلے میں آنسوؤں کے موتیوں کے ہار ہیں، اس لئے کہ محبوب کیچ (مدینہ طیبہ) میں ہے، اور کیچ بہت دُور ہے، وہاں تک پہونچنا ہمارے لئے دشوار ہے۔

(۳)

یار نویں نت یاری لاوے کیویں ساڑے سول سہاوے

دلڑی نازک نرم کرور

حل لغات:۔ ساڑے:۔ جلائے، رشک اور رقابت کی آگ میں جلانا، کرور:۔ کانچ کے ٹکڑوں کی طرح نازک۔

ترجمہ:۔ دوست نئے دن (آئے دن) نیا یار بناتا ہے اور اس طرح مجھے جلاتا رہتا ہے، میرا دل (شیشے کی طرح) نازک نرم اور حساس ہے نفیس دل کس طرح یہ درد اور سُول برداشت کر سکتا ہے۔

(۴)

ڈینہہ تتی ہڈ ماس کوں چَردی رات نِجَردی آہیں کردی

سڑ سڑ مردی صبح سحور

حل لغات:۔ ہڈ:۔ ہڈی، استخواں۔ ماس:۔ گوشت۔ چروی:۔ چرتی ہے، کھائے جاتی ہے۔ بجروی:۔ سسکیاں لیتی ہے، روتی ہے گھل رہی ہے۔ سڑ سڑ:۔ جل جل کر۔

ترجمہ:۔ ہجر محبوب میں میری شب و روز یہ کیفیت ہے۔ کہ دن بھر مصیبت زدہ اپنے ہڈیوں اور ماس کو کھائے جاتی ہوں، اور رات بھر آہ و بکا کر کے گھلتی جا رہی ہوں، یہاں تک کہ صبح سویرا ہونے تک جل جل کر مرتی ہوں

(۵)

پڑھ بسم اللہ ڈوکھڑے چیساں، خوشیاں کر کر جھولی پیساں

جے وت تیکوں ہے منظور

حل لغات:۔ پڑھ بسم اللہ:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر، یعنے مبارک سمجھ کر، خوشی سے آمادہ ہو کر۔ جھولی:۔ آغوش۔

ترجمہ:۔ اے محبوب اگر تجھے یہ منظور ہے کہ میں تیرے غم میں مبتلا رہوں، تو میں دُکھ کو بسم اللہ کر کے برسر چشم اُٹھاؤنگی بلکہ خوشی خوشی تیرے درد محبت کو اپنے آغوش میں لے لوں گی۔

(۶)

دُور وَسے منظور دلیندا آوے موت نہ میلا تھیندا

فجریں پیشیں قہر کلور

حل لغات:۔ میلا تھیندا:۔ ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ پیشیں:۔ ظہر کا وقت، بعد از دوپہر۔ کلور:۔ سخت

ترجمہ:۔ میرا محبوب دلنواز دُور رہتا ہے، اُس کے ملنے کا اتفاق بھی نہیں ہوتا اور نہ موت آتی ہے۔ میرے لئے اُس کا درد فراق صبح شام ایک عذاب ہے۔

(۷)

اُٹھدیں بہندیں ویݨ ولاواں روواں کھانواں گاوݨ گاواں

ہر ہر رگ ہے تار تنبور

حل لغات:- ویݨ:- نوحہ، غمزدہ کی آہ وبکا۔ رووݨ کھاوݨ:- ایک محاورہ ہے جو ہر وقت مغموم رہنے والے کی حالت ظاہر کرنے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے "اوہ روندا کھاندا ودے"۔ تنبور:- گانے کا ایک ساز ہے، طنبورا۔

ترجمہ:- میری یہ حالت ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے نوحہ کرتی ہوں، رونے کھانے سے کام ہے اور یہی گانے ہر وقت گاتی ہوں، یہاں تک کہ میری رگ رگ طنبورے کی تاریں بن گئی ہیں، یعنی مجسم گریہ وبکا بن گیا ہوں۔

(۸)

جیں ڈینہہ دیاں ول لگڑیاں تانگھاں اُجڑیاں سُرخیاں مہندیاں مانگھاں

بُولے بینے بینسر چور،

حل لغات:- لگڑیاں تانگھاں:- تانگ، انتظار گی (پیدا ہوئی)، مانگھاں:- جمع مانگ کی۔ چور:- ٹکڑے ٹکڑے ریزے ریزے۔

ترجمہ:- جس دن سے پھر محبوب کی انتظاریں شروع ہوئیں اُس دن سے بُرا حال ہے، سرخی، مہندی، مانگ سب اُجڑ گئے، اور بولے بینسر اور بینے (زیورات جو ناک اور پیشانی پر پہنے جاتے ہیں)، سب ٹوٹ پھوٹ کر چور ہو گئے ہیں۔

(۹)

یار فرید نوں ڈترے رودھے سچ آکھیا ہا قُم وشودے

بیدرداں نال نینہہ لاوݨ کوڑ

حل لغات ،۔ رودھے ،۔ کرب وبلا ، مشکلات میں پھنسانا۔ قمرو ،۔ چاچڑاں شریف کے ایک شخص کا نام ہے، کہتے ہیں کہ وہ بڑے حضرت خواجہ خدا بخش صاحب علیہ الرحمتہ کے وقت میں داروغہ اصطبل تھا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ حضرت کے خدام میں سے تھا اور شعر بھی کہا کرتا تھا۔ شودا ،۔ بیچارہ ، قابل التفات ، لائق ہمدردی۔

ترجمہ ،۔ محبوب دلنواز نے فرید کو مشکلات میں پھنسایا ہے (میرے حال کے مطابق ، قمرو بیچارے نے سچ کہا ہے کہ "بیدرداں نال نینہہ لاون کوڑ" یہ اس کا قول ہے ، اسکے معنے ہیں کہ بے درد کے ساتھ محبت کرنا ہی غلطی ہے

کافی نمبر ۱۴۱

(۱)

توں باجھ تھے سونج ویڑھے وویار

دل وس وو سجن آنیڑے وویار

حل لغات ،۔ ویڑھے ،۔ جمع ہے ویڑھا مفرد ، صحن خانہ ، محلہ ، گھر۔ نیڑے ،۔ نزدیک ، قریب۔

ترجمہ ،۔ اے دوست ! تیرے بغیر گھر سونے ویران ہو گئے ہیں۔ پھر قریب آ کر بسو آباد ہو جاؤ۔ اور اس اجڑی بستی کو بساؤ

(۲)

قدسی گھر وچ کولھ بلھا کے اپناں محرم راز بنا کے

کیتو سخت پریرے وویار

حل لغات ،۔ قدسی ،۔ مبارک ، پاک۔ کولھ ،۔ پاس ، قریب۔ محرم راز ،۔ رازدار ، گہرا دوست۔ بلھا کے ،۔ بٹھا کر۔

پریرے ،۔ پرے ، دُور ، فاصلہ پر۔

ترجمہ ،۔ اپنے پاک گھر میں قریب بٹھا کر اپنا مقرب اور محرم راز بنا کر پھر بہت دُور پھینک دیا۔

(۳)

توں بن سارا ملک اندھارا سینے تے چڑھ لیٹ پیارا
اکھیاں تے کر ڈیرے ووِیار

حل لغات:۔ توں بن:۔ تیرے بغیر، تجھ بن۔ اندھارا:۔ اندھیرا، تاریک۔ ڈیرے:۔ جمع ڈیرا مفرد، گھر، مسکن، بیٹھک جائے رہائش۔

ترجمہ:۔ تیرے بغیر تمام ملک تیرہ و تار نظر آتا ہے، تو آ۔ اور آنکھوں میں ڈیرے ڈال اور سینے پر چڑھ کر لیٹ۔

(۴)

یار چھینیدا چاک مہیندا باعث ساڈے درد ولیندا
نا کر کوڑے جھیڑے ووِیار

حل لغات:۔ چھینیدا:۔ منظور نظر، بھانے والا، دلربا، خاطر خواہ۔ چاک مہیں دا:۔ چاک چرانے والا۔ مہیں۔ جمع مینہہ کی بمعنے بھینس، گاؤمیش۔ چاک مہیں دا:۔ بھینسیں چرانے والا محبوب، سوہنی کا معشوق مہینوال۔ سوہنی کے باپ کی بھینسیں چرایا کرتا تھا۔ اسی لئے اُس کو مہینوال کہنے لگے، اور پھر ہر ایک محبوب کو چاک مہیندا اور مہینوال کہتے ہیں، یہاں بھی مراد محبوب ہے۔ کوڑے:۔ جھوٹے، غلط، دروغ۔ جھیڑے:۔ جھگڑے، مناقشے

ترجمہ:۔ اے من بھانے والے خاطر خواہ محبوب اور نور نظر عاشقاں تو تو ہمارے دردوں ہی کا باعث ہے، جھوٹے جھگڑے چھوڑ دے اور آ جا۔

نوٹ:۔ قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں باعث کی بجائے وارث کا لفظ موجود ہے، مگر وہ غلط ہے۔ صحیح لفظ باعث معلوم ہوتا ہے، اس لئے یہی اختیار کیا گیا ہے۔

(۵)

زیور، نیور، باہیں، تریور، کرساں ٹوٹے پرزے ہیور

پٹ پٹ سٹساں سہرے وو یار

حل لغات:- زیور:- گہنے۔ نیور:- پازیب۔ پاہیں:- چوڑا ہاتھی دانت کی چوڑیوں کا وہ دستہ جو بازو پر پہن کر اس کو آراستہ اور خوبصورت بنایا جاتا ہے۔ ترٹیور:- ترٹے، اور لور سے مرکب تینوں پارچات پوشیدنی، اوڑھنی بوچھن، کرتا چولی اور شلوار لہنگا۔ ٹوٹے:- ٹکڑے ٹکڑے۔ بیور:- تے، اور، ور سے مرکب، دو پارچات پوشیدنی، چولا بوچھن۔ پٹ پٹ:- نوچ نوچ کر، توڑ تاڑ کر۔

ترجمہ:- اے محبوب تیرے فراق میں اپنے گہنے، چوڑیاں، سنگار کے جوڑے توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی، اور سہروں کو نوچ ڈالوں گی۔

(۶)

آپ سنبھالیں پیتاں پالیں سو سو نظر کرم دی بھالیں

کردیں آپ بکھیڑے وو یار

حل لغات:- سنبھالنا:- سہارا دینا، خبر لینا، ہمدردی کرنا۔ پیتاں پالنا:- وفاداری کرنا۔ کرم دی نظر بھالنا:- نگاہ لطف سے دیکھنا، توجہ کرنا، مہربانی کرنا۔ بکھیڑے:- جھگڑے۔

ترجمہ:- اے دوست! اپنے عاشق درماندہ کو خود ہی سنبھالنا، اور پیت پالنا، اور سو سو نگاہ لطف کرنا ہی تیرا کام تھا، پھر کیوں بکھیڑے کرتے ہو، یہ موزوں نہیں ہیں۔

(۷)

عشق اولڑا درد کللڑا، بخت نہ بھلڑا سول سولڑا

یار فرید آویڑھے وو یار

حل لغات:- اولڑا:- انوکھا۔ کللڑا:- خلاف عادت، بے قانون۔ سولڑے:- نزدیک۔ ویڑھے:- پیٹا ہے،

ہجوم کیا ہے، گھیرا ہے، یہ لفظ اوپڑے بھی سمجھا گیا ہے جس کے معنی بے ڈھنگے کے ہیں۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ محبت کی دشواریوں ہیں، انوکھے عشق اور بے طرح درد، شومئ قسمت اور پیہم درد واندوہ نے آکر گھیر لیا ہے، اگر آخری مصرع کے قافیہ کو دوسرے نسخے کے مطابق، اوپڑے پڑھا اور سمجھا جائے تو اس بند کا ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے۔

عشق انوکھا ہے، درد بے طورا ہے، بخت بھلا نہیں اور شول نزدیک ہے، اے دوست فرید کے تو یہی اوپڑے دبے ڈھنگے، یار ہیں۔ ف کئی نسخوں میں یہ لفظ اوپڑے لکھا ہوا ہے۔

کافی نمبر ۷۴

(۱)

جتھ تھلڑا جتھ دربوں ہے یار اوتھ ہر ویلے لدبوں ہے یار

حل لغات:۔ دربوں:۔ دربوں ایک قسم کی ریگستانی گھاس ہے۔ حافظ عبدالعزیز صاحب راجن پوری کی روایت کے مطابق یہ لفظ دربون ہے۔ تھلڑا اور دربون دونوں ریگستانی مقامات کے نام بھی ہیں، حافظ عبدالعزیز صاحب حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ کے جلد ساز تھے، اور ہمیشہ خدمت میں رہنے کا شرف رکھتے تھے، انہوں نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ یہ کافی اس عرصہ میں لکھی گئی تھی جب حضرت علیہ الرحمتہ نے اس حرم سے خانہ آبادی فرمائی تھی جو روہی والی بی بی صاحبہ کے نام سے موسوم تھی۔ **لدبوں:۔** لدّا اور بہوں، کوچ کرنا اور مقیم ہونا یا کسی جگہ پر اُترنا، لادنے اور بیٹھنے سے مرکب معلوم ہوتا ہے یعنے ریگستان کے تھلوں اور دربون جیسے سرسبز مقامات میں ہر وقت کوچ و قیام ہوتا ہے یہاں سے سامان لادا اور چکر لگا کر دوسری جگہ ٹھہرے۔ وہاں سے کوچ کر کے اور جگہ جہاں گھاس کا موقعہ نظر آیا جا ٹھہرے، حافظ عبدالعزیز صاحب موصوف کی روایت کے مطابق لابوں کا لفظ ڈرانے کے معنوں میں وضع کیا گیا تھا۔ اور خاص اصطلاح ہے جیسے خوف کے معنوں میں ہے،

ترجمہ :۔ (پہلی تشریح کے مطابق) جہاں جہاں دنیا میں حسن کے سبزہ زار میدان ہیں وہاں پر عشاق کیلئے کوچ و مقام کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔

(حافظ عبدالعزیز کی روایت کے مطابق) روہی کے مقامات جہاں تھل اور دربون جیسے موقعے موجود ہیں۔ وہاں عشاق کیلئے ہر وقت خطرہ موجود رہتا ہے اور ڈرانے والے سامان دربون لاڑبوں کرتے رہتے ہیں۔

(۲)

تڈڑے چیکن گیرے گھوکن جرکھاں ترکھاں لونبڑ کوکن

گوہیں شوکن سانھے پھوکن نانگیں دی شوں شوں ہی یار

حل لغات :۔ تڈڑے :۔ جمع تڈا کی، جھینگر، چھوٹے چھوٹے تڈیوں کے قسم جو اکثر ویرانوں میں چیختی رہتی ہیں، ان کی آواز کے لئے چیکن کا لفظ اس زبان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تڈے بھوکدن بھی محاورہ ہے۔ گیرے :۔ فاختائیں، گھوگھیاں، جو حق ہو کی آواز کے مشابہ آواز نکالتی ہیں ان کی آواز کے لئے گھوکن کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جرکھاں ترکھاں :۔ چرخ یا لگڑ بگڑ صحرا کا ایک خوفناک جانور بھیڑیئے کی طرح خونخوار ہوتا ہے، اس کا سینہ اور اگلا حصہ جسم پچھلے حصہ جسم سے زیادہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ڈائن اسی پر سوار ہوا کرتی ہے اس کی طاقت کی نسبت یہ مشہور ہے کہ دانتوں میں بندوق کی نلی دبا کر چبا جاتی ہے اس کے آواز کیلئے کوکن استعمال کیا ہے۔ لونبڑ :۔ لومڑی، ثعلب۔ گوہیں :۔ جمع گوہ کی اور سانھہ دونو چھپکلی کے قسم کے جانور ہیں۔ گوہ کی آواز کو شوکن اور سانھے کی آواز کو پھوکن۔ نانگیں :۔ جمع نانگ کی، سانپ، مار اس کی آواز کو شوں شوں کے اسم صوت سے ظاہر کیا ہے۔

ترجمہ :۔ (اس منزل محبت میں اس قدر ویرانی اور سنسان ہے کہ) یہاں جھینگر چیختے ہیں، فاختائیں حق ہو کا ذکر کرتی ہیں، لگڑ بگڑ، لومڑیاں، گوہیں، سانھے اور سانپ (جو بالکل ویرانوں میں رہنے والے جانور ہیں) بولتے رہتے ہیں۔

ویرانے کے متعلق ایک ضرب المثل اس زبان میں استعمال ہوتی ہے کہ فلاں مقام پر تڈے بھوکدے ہن۔

(۳)

سوہنیاں ٹھیڑیاں ٹبڑے بھٹڑے ناز و والے لکڑے وٹڑے
باہیں ٹوبھے پاڑے گھٹڑے ڈٹھڑیں ڈوکھڑا وول ہے یار

حل لغات:۔ ٹھیری:۔ کھنڈر، غرق شدہ شہر کے آثار۔ ٹبڑے:۔ ٹبے، ٹیلے، تودہ خاک۔ بھٹڑے:۔ بھٹ، لمبا ٹیلا۔ لکڑے:۔ کنکریا گکے رنگ کے زرد رنگ کے۔ وٹڑے:۔ وٹے، بٹے۔ کلوخ، چھوٹے چھوٹے سنگریزے۔ ڈھیلے۔ باہیں:۔ لمبے نشیب۔ پاڑے گھٹڑے:۔ پار اور گھٹ، تنگ عمیق گڑھے، شگاف غاریں، پاڑ، گھٹ، اُس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں تالاب اور نہر کا پانی کناروں کو ڈھا گرا کر نکل گیا ہو۔
وول:۔ رفو چکر ہونا، ہوا ہونا۔

ترجمہ:۔ ریگستان کے یہ خوبصورت کھنڈر، ٹیلے، بھٹ اور ناز آفرین وطن محبوب کے زرد رنگ کے ڈھیلے وہاں کے نشیب ٹوبھے تالابوں کے ٹوٹے ہوئے کنارے اور گڑھے ہیں جنکے مناظر دیکھتے ہی تمام سفر کی کلفتیں دُور ہو جاتی ہیں، اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

(۴)

کنڈریں کاٹھیں نشتر ماری سمجھوں یاری تے غمخواری
الڑیں پھٹڑیں توں رت جاری خاص سُہاگ دی پوں ہے یار

حل لغات:۔ کنڈریں۔ کاٹھیں:۔ خار و خس، کانٹے اور لکڑیوں کے نوک دار ٹکڑے۔ الڑیں:۔ تازہ، آلے زخم، ہرے زخم۔ پھٹڑیں:۔ پھٹ کی جمع، زخم۔ رت:۔ لہو، خون۔ دم۔ سہاگ:۔ عروسی، مسرت، شادی۔ پوں:۔ زعفرانی رنگ جو شادی کے موقعہ پر ڈالا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ (منزلِ عشق) میں جو کانٹے اور لکڑیاں نشتر مارتے ہیں اور چبھتے ہیں، میں اُس کو ہمدردی اور غمخواری سمجھتی ہوں اور جو خون میرے آلے (ہرے) زخموں سے جاری ہے میں اُسکو شب عروسی کا سہاگ اور پوں کا رنگ سمجھتی ہوں

(۵)

ہن کھِل ہاسے ساڈے پیشے سُول سڑاپے درد اندیشے

زیرے زخم تے زخمیں ریشے سب ڈوکھ ڈِتڑا توں ہے یار

حل لغات:- کھِل، ہنسی۔ ہاسے:- مذاق، ہنسی مذاق، خوش وقتی۔ زیرے:- جمع زیرا کی (خونِ منجمد، سُرخ (کلیجہ)

ریشے:- ایسے زخم کو کہتے ہیں جن سے پیپ جاری ہو۔

ترجمہ:- ہمارے ہنسی مذاق اور مشغلے درد، اندوہ اور سوزش عشق اور افکار محبت کے سوا اور کچھ نہیں، ہر رگ و ریشہ زخمی ہے اور ہر زخم کلیجے کی طرح سرخ اور تازہ ہے، یعنے رگ و ریشے تک مجروح ہیں۔ اے محبوب! یہ ساری تکلیفیں اور مشکلات تو آپ ہی کی عنایت اور عطیہ ہیں۔

(۶)

روہی محض بشارت درسوں مرسوں بھُرسوں مول نہ ڈرسوں

بیدرداں دی دلڑی ترسوں ڈینہہ راتیں گھوں مُوں ہے یار

حل لغات:- درسوں:- درس سے، دیدار سے۔ بھُرسوں:- مرسوں کا تابع مہمل، مرینگے، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے۔ بھُرنا:- ریزے ریزے ہونا۔ ترسوں:- ذریعہ، برائے، بطفیل، اُن کے سبب سے، یا ترس، ڈر سے، خوف کے مارے گھوں مُوں:- پژمُردگی، تذبذب، ڈانواں ڈول۔

ترجمہ:- یہ ریگستانی منازلِ محبت جن کے دیکھنے سے دلی راحت حاصل ہوتی ہے ہماری جادہ پیمائی کے لئے تاحیات وقف ہیں، طے کرتے کرتے ہمارا جسم خاک ہو جائے لیکن ہولناکیوں کی وجہ سے ہم رکنے کے نہیں البتہ بیدردوں کے خوف کے مارے یا ان کی وجہ سے دن رات ہم پر پژمردگی طاری ہے، اور خوف کا عالم ہے اور دل ڈانواں ڈول ہے۔

(۷)

جیں ڈینہہ ہوت نیتے پٹ ڈیرے ۔ شہر بھنبھوروں سخت پریرے

دل دیاں پوٹیاں ہاں دے ہیرے سسّی دی موں موں ہے یار

حل لغات:۔ نیتے:۔ لے گئے۔ پٹ:۔ اوکھاڑ کر۔ پٹ نیتے دیرے:۔ دیرے، خیمے اوکھاڑ کرلے گئے۔
پریرے:۔ پرے، دُور، فاصلہ پر۔ ہیرے:۔ ٹکڑے۔ موں موں:۔ آواز چرچراہٹ (خاص کر گوشت چبانے کے وقت کی آواز، اور اس آواز کو بھی کہتے ہیں جو موت اور نزع کی حالت میں بے اختیار منہ سے نکلتی ہے

ترجمہ:۔ جس دن سے ہوت معشوق نے ہمارے شہر بھنبھور سے کوچ کرنے کے بعد دُور جاکر ڈیرے ڈالے ہیں اُس دن سے سسی موں موں کررہی ہے (قریب المرگ ہے، یا اُس کی آواز دل و جگر کے چبانے کی آواز پر مشتمل ہے (اُس دن سے سسی عاشق زار اپنا دل و جگر کھارہی ہے۔

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو یہ غذا ملتی ہے لیلیٰ ترے دیوانے کو

(۸)

توں بن یار فرید دا جیوݨ جیندیں جگ وچ ڈوکھ اٹھیوݨ

زہر ڈسیوے کھاوݨ پیوݨ تیڈے سر دی سوں ہے یار

حل لغات:۔ جیوݨ:۔ زندہ رہنا، حیاتی۔ جیندیں:۔ جیتے جی۔ ڈسیوے:۔ ڈِستی ہے، نظر آتی ہے، معلوم ہوتی ہیں۔ کھاوݨ۔ پیوݨ:۔ کھانا، پینا، اکل و شرب۔ سوں، قسم، حلف

ترجمہ:۔ اے دوست تیرے سر کی قسم ہے، تیرے بغیر فرید کا جینا عبث ہے اور جیتے جی مصائب میں ابتلا بے فائدہ ہے، کھانا پینا بھی زہر ہلاہل معلوم ہوتا ہے، اور زندگی تلخ ہے۔ تو اب وصل کی دولت سے مسرور اور خوش کردے ورنہ عاشق پر زندگی ناقابل بوجھ ہے وہ مرجائیگا۔

کافی نمبر ۳۸

استغفاریہ

(۱)

چوریوں جاریوں استغفار بخشم شالا رب غفّار

حل لغات:۔ چوری:۔ سرقہ۔ جاری:۔ بدروگی ٹھگی۔ استغفار:۔ طلب بخشش، توبہ کرنا، استغفراللہ پڑھنا، کسی بُرے کام سے باز آنے کا اقرار کرنا۔ شالا:۔ خدا کرے، ایسا ہو، یہی تمنا ہے۔

ترجمہ:۔ چوری جاری سے میں استغفار پڑھتا ہوں، خدائے غفار مجھے بخش دے، یہی تمنا ہے۔

(۲)

گندڑی عادت گندڑے فعلوں توبہ! توبہ!! لکھ لکھ وار

حل لغات:۔ گندڑے:۔ بُرے، بد

ترجمہ:۔ بُرے افعال (گناہ) اور بُری عادتوں سے الٰہی! میری لاکھ لاکھ توبہ ہے۔

(۳)

کر کر سخت گنہ پرتا پیم توں ہیں خاوند بخشݨ ہار

حل لغات:۔ پرتا پیم:۔ میں پشیمان ہوا، پچھتاتا ہوں۔ خاوند:۔ مالک۔
بخشݨ ہار:۔ غفور، بخشنے والا۔

ترجمہ:۔ میں مرتکب عصیاں ہو کر اب پشیمان ہوں، الٰہی تیری ذات غفور الرحیم ہے، مغفرت فرما۔

(۴)

پیر پیغمبر تیڈے بانہیں، توں مالک توں کل مختار

حل لغات:- بانہیں:- غلام، خادم، بندے۔

ترجمہ:- الہی! تمام پیر اور پیغمبر تیرے ہی بندے ہیں، تو ہی سب کا مالک اور تمام امور کا مختار کل ہے۔

(۵)

مَیں بد عملی تے کر رحمت جَیں ڈینہہ یار وی یار نہ یار

حل لغات:- بدعملی:- بد کردار۔ گنہگار۔ جیں ڈینہہ:- جس دن، جب۔ یار نہ یار:- دوست اور غیر دوست۔ آشنا ناآشنا سب جس دن برابر ہوں گے، یعنے روز حساب، قیامت

ترجمہ:- الہی! جس دن یاروں کی یہ حالت ہوگی۔ کہ آشنا بھی ناآشنا ہو جائیں گے، اُس دن یعنے قیامت کے دن مجھ بدعملی اور بدکارہ پر رحمت فرمانا، اور بخش دینا۔

(۶)

اوگن ہاری ناں کہیں کم دی کوجھی کملی بد کردار،

حل لغات:- اوگن ہاری:- پُرعیب، گنہگار۔ کوجھی:- بدصورت۔ کملی:- دیوانہ، بے شعور۔

ترجمہ:- الہی! میں پُرعیب، بدصورت، بے عقل اور بداعمال گنہگار ہوں، اور کسی کام کے لائق نہیں ہوں۔

(۷)

تیڈا شان ہے فضل کرم دا میں وچ ڈوہ تے عیب ہزار

حل لغات:- ڈوہ:- الزام، گناہ، قصور۔

ترجمہ:- الٰہی! تو فضل و کرم کرنے والا ہے، اور میں گنہگار اور ہزار عیب کا سرمایہ دار ہوں۔

(۸)

آوِن یاد گناہ پُرانے، پِٹ پِٹ رووّاں زار و زار

حل لغات:- پُرانے:- دیرینہ، گذشتہ عمر کے۔

ترجمہ:- عمر گذشتہ کے گناہ جب یاد آتے ہیں، تو رو رو کر زار و نزار ہو جاتی ہوں۔ اپیٹ پیٹ کر زار زار روتی ہوں،

(۹)

رات قبر دی ڈینہہ حشر دا، سر تے کڑکم بارے بار

حل لغات:- حشر:- قیامت، روز محشر۔ کڑکم:- کڑکتا ہے۔ قبر اور حشر کو متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے۔

ترجمہ:- قبر کی تاریک رات اور قیامت کا سخت گرم دن ایسے بھاری بوجھ میرے سر پر آنے والے ہیں جنکا مجھے سخت خوف ہے

(۱۰)

میں مسکین فریدہاں تیڈا، توں بِن کون اُتارِم پار

حل لغات:- پار اُتارنا:- محاورہ ہے مشکل حل کرنا مصیبت سے نکالنا۔ بیڑا پار کرنا

ترجمہ:- الٰہی! میں مسکین فرید تیرا ہی ہوں، تیرے سوا مجھے کون اس ورطہ غم سے پار اُتاریگا، نجات دیگا، بس تو ہی مجھے بخش دے اور میری مشکلات عاقبت آسان کردے۔

کافی نمبر ۴۴

(۱)

جیونڑ ڈینہہ اڈھائی ڈو وار، سٹ گھت فخر وڈائی وو یار

حل لغات :- اَڈھائی :- اڑھائی مختصر، تھوڑے دن۔ ست گھت :- ترک کر دے، چھوڑ دے۔ وڈائی :- تکبر، فخر، غرور، فخر کا مترادف۔

ترجمہ :- اے دوست زندگی مختصر ہے، فخر و غرور چھوڑ دے اور سلامت روی اختیار کر، چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات

(۲)

کتھ او پینگھ پپل ملکاں دے ناز حسن کتھ راج پیہاں دے

کتھ ماں بہنیں بھائی و و یار

حل لغات :- پینگھ :- پینگ نکالنا، جھولا جھولنا۔ پپل :- درخت پیپل۔ راج :- حکومت، شاہی۔ پیہاں دے :- باپ کے، بزرگوں کے۔

ترجمہ :- وہ حسن کے ناز اور ملکوں کے پیپل پر جھولا جھولنے کے موقعے اور آباؤ اجداد کی حکومت کے ناز کہاں گئے، عزیز رشتہ داروں ماں بہنوں بھائیوں کا انجام کار کیا ہے، وہ وقت گذر گیا۔ اب موت کو یاد کرو۔

(۳)

کتھ رانجھن کتھ کھیڑے بھیڑے کتھ رہ گئے او جھگڑے جھیڑے

کتھ چوچک دی جائی و و یار

حل لغات :- رانجھن :- رانجھا معشوق۔ چوچک :- ہیر کے باپ کا نام چوچک تھا۔ جائی :- پیدا شدہ، بیٹی۔

ترجمہ :- حیات مستعار ہے عاقبت کی تو فکر کر، کہاں رانجھا، کہاں بیکار کھیڑے، اور ہیر کے متعلق ان کے جھگڑے اب کہاں، خود چوچک کی بیٹی ہیر کہاں گئی، سب لقمہ اجل بن گئے۔

(۴)

کتھ او مکر فریب دا چالا کتھ وت جوگی مندراں والا

پرم جڑی جیں لائی وو یار

حل لغات:۔ وت:۔ پھر، اور مُندراں والا، مُندراں اُس حلقہ کو کہتے ہیں، جو جوگی کان چرا کر اپنے کانوں میں پہنتے ہیں، مراد رانجھا جوگی، ہیر کا محبوب۔ پرم جڑی، محبت کی آگ۔ جڑی:۔ چنگاری۔

ترجمہ:۔ وہ فریب کی چالیں، اور مندرا پہن کر جوگی بننے والا کہاں گیا جس نے محبت کی چنگاری ہیر کے سینہ میں سلگائی تھی، سب فنا کے گھاٹ اُتر گئے۔

(۵)

ماہی، منجھیاں، ہیر سلیھٹی عطروں بھنڑی مشک لپیٹی
گئے سب جھوک لڈائی وو یار

حل لغات:۔ سلیھٹی:۔ سیال، نازنین، خوش ادا بھنڑی:۔ بسی ہوئی مشک لپیٹی:۔ مشک میں لپٹی ہوئی جھوک لڈائی:۔ کوچ کر گئے، فوت ہو گئے، رحلت کر گئے۔

ترجمہ:۔ محبوب رانجھا اور انکی بھینسیں، ہیر نازنین جو ہر وقت عطر اور مشک میں بسی ہوئی رہتی تھی، سب بوریا بستر باندھ فنا کے گھاٹ اُتر گئے، اور زندگی بسر کر کے عالم برزخ کو چلے گئے۔

(۶)

جوبن ساتھی چار ڈہاں دا جھٹ پٹ ضعف بڈھیپا آندا
کوڑی آس پرائی وو یار

حل لغات:۔ جھٹ پٹ:۔ فوراً، جلدی، تیزی کے ساتھ۔ ضعف:۔ کمزوری، پیری۔ بڈھیپا:۔ بڑھاپا۔

ترجمہ:۔ یہ جوانی اور حُسن کا جوبن عارضی چار دن کا مہمان ہے، اسکے بعد بہت جلد بڑھاپا اور ضعیفی آجاتی ہے۔ اسلئے پرائی آس، بے وفا کا بھروسا اور جلد گزر جانے والی عمر سے توقع وفا، جھوٹ اور عبث ہے۔

ہے ہے ڈھڑی کیہیں نہ ویندی (۷) کجل مساگ تے سرخی مہندی

سُرمہ، سیندھ سلائی و و یار

حل لغات:۔ ہے ہے:۔ کلمہ تاسف، حسرت وارمان۔ کجل:۔ کاجل۔ مساگ:۔ مسی، دانتوں کے صاف اور رنگین کرنے کا سامان۔ سیندھ:۔ مانگ۔

ترجمہ:۔ صد افسوس کہ اسباب عیش وعشرت اور سامان ضروریات جوانی کو جاتے ہوئے اور ختم ہوتے ہوئے بھی کسی نے نہ دیکھا، وہ کاجل، مسی، سرخی، مہندی، سرمہ، مانگ اور سلائی سب جوانی کے ساتھ ختم ہوگئے اور ضعیفی میں اب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔

موسم رُل پھر دل گھر آئی، (۸) وہِن نہ وقت نراس اجائی

آنوݨ دی کر کائی وو یار

حل لغات:۔ رُل پھر:۔ آوارہ پھر کر، چکر لگا کر۔ نراس:۔ بے آس، ناامیدی میں۔ اجائی:۔ اکارت، ضائع، رائیگاں، بے کار۔

ترجمہ:۔ اس حسن عارضی اور زندگانی کا درس عبرت دیتے ہوئے معشوق سے درخواست ہے کہ موسم وقت آوارہ چکر لگا کر پھر اپنے ٹھکانے پر آپہنچا، یہ باقیماندہ وقت تو ضائع نہ کرو، اور عاشق کے پاس، آنے کی کوئی تدبیر کرو۔

کوڑی صحبت کوڑی سنگت (۹) کوڑے نخرے کوڑی رنگت،

لپ ڈھوڑی ہک چھائی وو یار

حل لغات :۔ لپ :۔ ہاتھ میں بھری ہوئی چیز، مٹھی بھر۔ دُھوڑی :۔ دُھوڑ، غبار، مٹی کا خاکہ۔ بُک :۔ مٹھی، دونو ہاتھوں میں بھری ہوئی چیز۔ چھائی :۔ راکھ، خاکستر۔

ترجمہ :۔ دنیائے فانی کے تمام اسباب و مشاغل فانی ہیں اور یہ صحبتیں سنگتیں، ساتھ، ناز و نزاکتیں، رنگ و بو سب ایسی بے حقیقت ہیں جیسے غبارِ خاک اور راکھ کی مٹھی بھری ہوئی ہو، سوائے حسرت و ارمان کے ان سے کوئی مفاد نہیں اور ان سب کا انجام کارمشتِ خاک ہو جاتا ہے۔

مچھلین پینگین لاسوں تاریں (۱۰) چنگین گھنڈڑیں ہونگ تواریں
سبھوں راند رسائی وو یار

حل لغات :۔ مچھلین :۔ رنگین مچھلیوں کے رنگ۔ پینگیں :۔ دھنک، قوس و قزح یہاں پر مراد ہے۔ لاسوں :۔ ڈورے (مچھلیوں کے منہ کی خاص کر)۔ چنگیں :۔ چھوٹے چھوٹے مویشیوں کے گلے میں جو گھنٹی بجنے کے لئے ڈال دی جاتی ہے چنگی کہلاتی ہے۔ گھنڈڑیں :۔ بڑے جانوروں، گاؤ میش وغیرہ کے گلے میں جو بڑے بڑے گھنٹے لٹکا دئے جاتے ہیں، ان کو گھنڈ کہتے ہیں۔ ہونگ :۔ وہ آواز جو جانوروں کے آہستہ آہستہ ہانکنے کی دُور سے آتی ہے اُس کو ہنکارنا کہتے ہیں اور ہونگ جو دُور سے سُنی جائے۔ تواریں :۔ آوازے راند :۔ کھیل، مشغلہ۔ راند رسائی :۔ کھیل رچائی، مشغلہ اختیار کیا۔

ترجمہ :۔ (اے محبوب) دنیائے فانی کا حال تجھے معلوم ہے اسلئے اب جبکہ بارشوں کے بعد آسمان پر رنگارنگ مچھلیوں کی طرح دھنک چھائی ہوئی ہے اور قوس و قزح کے کناروں کے ساتھ بادلوں کی قطاریں اور انکی تاریں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے مچھلیوں کے مُنہ پر کے بال۔ (بارشوں کی وجہ سے ہر جگہ سبزہ زار ہے اور وہاں پر مویشیوں کے گلے چر رہے ہیں اور ان کے گلے کی، گھنٹے، گھنٹیوں اور چرواہے اور مویشیوں کے بولنے اور ہنکارنے سے جو موسیقی کی آوازیں نکل رہی ہیں ان سب نے مل کر ایک دلفریب سماں پیدا کیا ہوا ہے۔

(۱۱)

تھیاں سرسبز فریدیاں جھوکاں رُہیروں سبز تھیاں ولّ سوکاں
بختیں واگ ولائی وو یار

حل لغات:۔ جھوک:۔ مسکن، مقامات، عارضی ڈیرے جو ریگستان میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ رہیروں:۔ مہرسے، خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے۔ بختیں:۔ بختوں نے۔ واگ ولائی:۔ عنان موڑی، باگ پھیری۔ سوکاں:۔ خشک شدہ پودے۔

ترجمہ:۔ فرید کی جھوکیں سرسبز ہوگئیں اور خداتعالےٰ کے فضل و کرم سے پھر خشک جلے سڑے ہوئے پودے سرسبز ہوگئے، قسمت پلٹی اور بخت رفتہ نے عنان پھیری، یعنے محبوب کے آنے کے سب اسباب پیدا ہوگئے۔

کافی نمبر ۵۴

(۱)

دل دردوں ہݨ ہاری وو یار
وَل کریں ہا کاری وو یار

حل لغات:۔ ہݨ:۔ اب، الحال۔ وَل:۔ پھر، باردیگر۔ کاری:۔ چارہ، علاج۔ ہمدردی۔

ترجمہ:۔ اے محبوب جاں نواز! میرا دل ہجوم درد سے اب ہار چکا ہے۔ (اب وقت امداد ہے) پھر کوئی چارہ کار کرو اور مجھے اس مشکل سے بچالو۔

(۲)

زلف سیہ تھی نانگ ورادھے ڈنگ مرنیدے کاری وو یار

لوں لوں سیڑہاں جاری وویار

حل لغات:۔ زلف:۔ موئے سر، سر کے سیہ بال، وہ بال جو سر کے سامنے والے حصہ میں ہوتے ہیں اور انداز معشوقانہ کے سلسلے میں چہرہ کے اوپر آپڑتے ہیں۔ ناگ:۔ سانپ، مارسیہ، افعی۔ وِرادھے، صورت اختیار کی ہے بن گئے ہیں۔ کاری، سخت، کارگر۔ لوں لوں:۔ بال بال۔ سیڑھاں:۔ فوارے، دھاریں۔

ترجمہ:۔ محبوب کی زلفیں زہریلے سانپ کی صورت کاری (سخت) ڈنگ مارتے ہیں، جس کی وجہ سے ہر بن مو سے خون کے فوّارے بہہ رہے ہیں۔

(۳)

سانول آویں نا ترساویں موسم چیتر بہاری وویار
گھر گھر تھئی گلزاری وویار

حل لغات:۔ چیتر:۔ بہار کے موسم کا پہلا مہینہ چیت۔ گلزاری:۔ رونق، بہار۔

ترجمہ:۔ اے سانولے محبوب! آجا اب زیادہ نہ ترسا، کیونکہ اب تو چیت بہار کا موسم آگیا ہے اور گھر گھر میں خوشیاں اور رونق ہے۔

(۴)

یاری لا کر یاد نہ کیتوئی جندڑی مفت ازاری وویار
ڈٹھڑی تیڈڑی یاری وویار

حل لغات:۔ جندڑی:۔ جان۔ ازاری:۔ دردمند، مضطرب۔ ڈٹھڑی:۔ دیکھی۔

ترجمہ:۔ دوست بنا کر دگردیدہ محبت کر کے، پھر یاد بھی نہ کیا، اور ایک جان کو مفت میں مبتلائے آزار کر دیا، اسی کو محبت کہتے ہیں، ہم نے تیری یاری بھی دیکھ لی، تیرا معیار دوستی بھی دیکھ لیا۔

(۵)

ستّ کر کلہڑی تے بے واہی کیتو یٔ کیچ تیاری وو یار

ہے ہے بے نرواری وو یار

حل لغات:۔ کلہڑی:۔ اکیلی، تنہا۔ بے واہی:۔ بے نوا، لاوارث، ناآشنا۔ بے نرواری:۔ نروار بمعنی عدل، انصاف۔ بے نرواری۔ بے انصافی، ظلم۔

ترجمہ:۔ مجھے اکیلی اور بے ہمدرد بے یارومددگار چھوڑ کر تو نے کیچ جانے کا عزم کر لیا۔ افسوس ہے کہ اس بے انصافی کا آپ کو احساس تک بھی نہیں۔

(۶)

شاہ برہوں دے ڈِترم عہدہ گاھیں دی سرداری وو یار

خلعت شہر خواری وو یار

حل لغات:۔ شاہ برہوں:۔ محبت کے بادشاہ، عشق کے دیوتا۔ گاھیں:۔ گاہا کی جمع پاگل، دیوانہ، بے ہوش، لایعقل۔ خلعت:۔ بادشاہوں کے دربار سے جو انعام اور عطیہ ملتا ہے، نقد کی صورت میں انعام اور پارچات زیورات وغیرہ کی صورت میں خلعت کہلاتا ہے۔ فضیحت:۔ بدنامی، تشہیر، رسوائی۔

ترجمہ:۔ عشق و محبت کی دربار سے مجھے دیوانوں اور پاگلوں کی سرداری کا عہدہ اور شہر کی بدنامی رسوائی کی خلعت عطا ہوئی ہے۔

(۷)

سک مہینوال دی لوڑھ لڑھایم مَیں مُٹھڑی من تاری وو یار

کوجھی رات اندھاری وو یار

حل لغات:۔ جھینوال:۔ سوہنی کے معشوق کا نام ہے، مراد محبوب۔ لوڑھ:۔ بہاؤ، دریا کی روانی۔ لڑہایم:۔ مجھے بہا دیا۔ مَن تاری:۔ مَن حرف نفی، تاری، تیرنے والی، یعنے میں تیرنے والی نہیں تھی۔ کوجھی:۔ بدنما، ڈراؤنی

ترجمہ:۔ مجھے محبوب کے عشق اور انتظار نے ایک بڑے بحرِ عظیم میں بہادیا ہے حالانکہ تیرنا بھی نہ جانتی تھی، اور ماحول مشکلات اور مصائب سے پُر تھا، اور اندھیری رات تھی ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا (حافظ)

(۸)

ڈے کر دَبلے کوڑ دِلاسے لُٹ نیتو دِل ساری وویار
میں واری لکھ واری وویار

حل لغات:۔ دَبلے:۔ فریب، دھوکے۔ لُٹ نیتو:۔ تو لوٹ کرلے گیا۔ واری:۔ پہلی واری کا معنی قربان، تصدق وارے۔ دوسرے واری کے معنے باری، دفعہ، مرتبہ

ترجمہ:۔ اے محبوب دلربا، میں تجھ پر لاکھ دفعہ قربان ہو جاؤں، تو نے یہ کیسا ستم کیا کہ دھوکا اور جھوٹا دِلاسا دے کر میری تمام کائناتِ دل لوٹ لی اور مجھے مبتلائے مصائب چھوڑ کر چلا گیا۔

(۹)

تھل بر روہی روہیں راویں رولدی ڈوکھڑیں ماری وویار
بار برہوں سر باری وویار

حل لغات:۔ تھل:۔ ریگستان کا کف دست میدان۔ بر:۔ جنگل۔ روہی:۔ ریگستان۔ روہیں:۔ جمع روہ، پہاڑ، کوہستان راویں یا راوا:۔ ایسی سخت زمین کو کہتے ہیں جو دریائی آبپاشی کی دسترس سے دور ہو۔ بار:۔ بوجھ۔ باری:۔ بھاری ثقیل، ناقابلِ برداشت، وزنی

ترجمہ:۔ میں دکھیاری بحر و بر صحرا و بیابان میں آوارہ اور ماری ماری پھرتی ہوں اور اے محبوب میرے سر پر محبت کا بھاری بوجھ ہے

(۱۰)

یار فرید نہ آیم ویڑھے ہر دم مونجھ مونجھاری وو یار

روندیں عمر گذاری وو یار

حل لغات:- مونجھ:- اُداسی، گھبراہٹ۔ روندیں:- روتے ہوئے، گریاں۔

ترجمہ:- محبوب دل نواز میرے (محلے) ویڑھے تک بھی نہ آیا۔ میں اُس کے فراق میں اُداس اور گھبرائی ہوئی ہوں اور آہ وزاری میں عمر بسر کردی ہے۔

کافی نمبر ۶۴

(۱)

ڈوکھ تھئے باںھ بیلی وو یار

ہتھیں آیم اکیلی وو یار

حل لغات:- باںھ بیلی:- باںھ:- بازو بیلی:- ہمراہ۔ باںھ بیلی۔ مددگار، ہمراہ، معاون، ہمدرد، دم ساز۔ ہتھیں:- ہاتھوں میں، قبضہ میں۔

ترجمہ:- میں تنہا دردوغم کے ہاتھوں میں پڑگئی ہوں۔ اسلیئے وہ میرے حامی اور مددگار ہو گئے ہیں، یعنے مجھے اکیلا پاکر میری مشکلات میں اضافہ کاموجب ہورہے ہیں، کوئی مجھے اس سے نجات دلانے والا نہیں۔

(۲)

توں بِن ڈیوم کون دلاسے تھی ناں ساںول آسے پاسے

ماڑیں انگن حویلی وو یار

حل لغات:۔ آسے پاسے:۔ آس پاس، اِدھر اُدھر، آنکھوں سے اوجھل۔
ترجمہ:۔ اے دوست مجھے تیرے سوا اور کس کا بھروسا ہے، کون مجھے مشکلات میں دلاسا دیگا۔ تو میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہو، اور میرے صحن خانہ کو آباد کیے رکھ۔

(۳)

عالی، ادنی جو جگ جیوے یَیں وانگن ہَی کَئی نا تھیوے
ڈکھڑی! وانڈھی!! ویلھی!!! وو یار

حل لغات:۔ عالی، ادنی:۔ بڑی، چھوٹی، امیر، غریب۔ وانگن:۔ مثل، طرح، مانند۔ وانڈھی:۔ اکیلی، تنہا بے سہارا۔ ویلھی:۔ بیکار، نکمی، فارغ۔
ترجمہ:۔ اے دوست! زمانہ میں جو اعلیٰ ادنیٰ مخلوق زندگی بسر کر رہی ہے، خدا کرے ان میں میری طرح کوئی بھی دکھیاری، تنہا، بے یار و مددگار اور بیکار نہ ہو۔

(۴)

ناں ماہی ناں منجھیاں ڈِسدیاں اکھیاں وِسدیاں لڑیاں پھسیداں
جندڑی تھئی بھاں بیلی وو یار

حل لغات:۔ وِسدیاں:۔ مائل ہوتی ہیں، دھوکا کھا جاتی ہیں۔ بھاں بیلی:۔ بچوں کا ایک کھیل ہے جس میں دو بچیاں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چکر لگاتی ہیں اور یہ کہتی جاتی ہیں "بھاں بھاں بیلیاں، بابے گھر جلیاں"۔ اس طرح چکر لگاتے ہوئے دوران سر میں آ کر ایک دوسرے کو چھوڑ دیتی ہیں اور دیر تک پریشان رہتی ہیں، مراد پریشان۔

ترجمہ:۔ ہجراں زدہ عاشق کو، نہ محبوب نظر آتا ہے، اور نہ ہی وہ بھینسیں نظر آتی ہیں جن کو وہ چرایا کرتا تھا اور جس کو دیکھ کر آنکھیں الگ فریفتہ ہو جاتی تھیں اور دل الگ پھنس جاتا تھا۔ اب تو یہ حالت ہے کہ ٹھوکر کھا کھا کر پریشان ہو گئی ہوں۔

(۵)

سَوں ہے ناز نگہ دی مَیکوں جے تئیں ول نہ ڈیکھاں تیکوں
رہساں میل کچیلی وو یار

حل لغات:۔ سَوں:۔ قسم، سوگند، حلف۔ رہساں:۔ رہوں گی۔ میل کچیلی:۔ میلی کچیلی۔

ترجمہ:۔ اے دوست! مجھے تیری نگاہ ناز آفریں کی قسم، جب تک پھر تجھے نہ دیکھ لوں گی اُس وقت تک بدحال پریشان اور میلی کچیلی رہوں گی۔

(۶)

کتھ او آساں کتھ او مانڑے نا ماہی ناں راج پیانڑے
جیساں ڈوکھ ڈوہیلی وو یار

حل لغات:۔ آساں:۔ اُمیداں۔ مانڑے:۔ غرور۔ راج پیانڑے:۔ آباؤ اجداد کے سایہ کا راج۔ ڈوہیلی:۔ غمگین، دردزدہ۔

ترجمہ:۔ (ہجر محبوب میں) وہ توقعات اُمیدیں اور سہارے جاتے رہے۔ اب نہ تو محبوب ملا اور نہ ہی باپ کے سایہ کا راج حکومت اور ناز رہا، اب تو ــــــ زندگی دکھوں اور اندوہ غم میں بسر ہو گی۔

(۷)

بھاگ سہاگ سُنجیں توں روٹھڑے ہار، حمیلاں، گانے ترٹڑے
ٹوٹے ہانھ چوڑیلی وو یار

حل لغات:۔ بھاگ:۔ بخت، خوش قسمتی۔ سہاگ:۔ عیش عروسی، ایام مسرت۔ سنجیں:۔ سوئی، ناکارہ، بے نوا، بد قسمت۔ تُرٹرے:۔ ٹوٹے، ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، پاش پاش ہو گئے۔ بانھ چوڑیلی:۔ چوڑے کی بانہیں، ہاتھی دانت کا چوڑا چوڑیاں، خوشی کے دنوں میں پہنی جاتی ہیں اُن کو چوڑے کی بانھ یا چوڑیلی بانھ کہتے ہیں۔ ٹوٹے:۔ ٹکڑے۔

ترجمہ:۔ بخت اور عیش و مسرت کے دن مجھ سے روٹھ گئے ہیں، پھولوں کے ہار گلے کی حمائلیں ہاتھ کے رشب عروس کے گانے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور چوڑے کی بانھ بھی ٹوٹ کر پرزے پرزے ہو گئی ہے۔

(۸)

ہک میں درد واندوہ وِچالے ہِیَ سبھ نازنوازیں جالے
ترے سوسٹھ سہیلی وویار

حل لغات:۔ وچالے:۔ وچ، درمیان۔ جالے:۔ بسر کرتی ہیں، وقت گذارتی ہیں۔

ترجمہ:۔ تین سو ساٹھ سہیلیاں سب ناز و انداز میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ صرف ایک میں ہی درد و اندوہ کے طوفان میں مبتلا ہوں۔

(۹)

باجھوں یار فرید داحیلہ کھڑا، کوجھا، تے رنگ پیلا،
سیندھ دھڑی تھئی میلی وویار

حل لغات:۔ حیلہ:۔ حالت، کیفیت، علاج اور تدارک کے معنی بھی ہیں مگر یہاں پہلے معنی میں لایا گیا ہے۔ کھڑا:۔ میلا ناصاف۔ کوجھا:۔ بدصورت۔ سیندھ:۔ مانگ۔ دھڑی:۔ سر کے بال جن کو گوندھا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ دوست کے بغیر فرید میلا کچیلا، بدصورت اور زرد رنگ ہو گیا ہے۔ اس کی مانگ اور دھڑی بھی میلی ہو گئی ہے۔

کافی نمبر ۷۴

(۱)

رتھ دِھمیں دِھمیں ٹور

حل لغات:۔ رتھ:۔ سواری عام۔ دِھمیں دِھمیں:۔ آہستہ آہستہ۔ ٹور:۔ امر کا صیغہ چلا۔ اگر دھیمی لکھا جاتا تو زیادہ صحیح تھا۔
ترجمہ:۔ اے رتھ بان رتھ کو آہستہ آہستہ چلا۔

(۲)

میڈا دستہ نرم کرور دا متاں ونگیں لگم ٹکور

حل لغات:۔ دستہ:۔ کانچ کی چوڑیوں کے ایک بازو کے انداز کو دستہ کہتے ہیں، جیسے ہاتھی دانت کے ایک بازو کو بانہہ یا باہیں کہتے ہیں۔ کرور:۔ نرم شیشے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ متاں:۔ مبادا، ایسا نہ ہو کہ ونگیں:۔ کانچ کی چوڑیوں کو ونگ کہتے ہیں یہ اس کی جمع ہے۔ ٹکور:۔ ٹھوکر، ضرب۔
ترجمہ:۔ اے رتھ بان رتھ کو آہستہ آہستہ چلا کیونکہ میری کانچ کی چوڑیوں کا دستہ شیشہ کی طرح نہایت نرم ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو ضرب آجائے (اور وہ ٹوٹ جائیں)

(۳)

رتھ تے بہندی دڑگ نہ سہندی ہِم طبع کم زور

حل لغات:۔ بہندی:۔ بیٹھے ہوئے۔ دڑگ:۔ آواز، دھڑ کا ہچکولے کا صدمہ۔ نہ سہندی:۔ نہیں سہہ سکتی، برداشت نہیں کر سکتی

ترجمہ:۔ میری طبیعت نازک اور کمزور ہے، اور رتھ پر بیٹھ کر اُس کے ہچکولوں کے صدمے نہیں برداشت کر سکتی۔

(۴)

روز ازل دی پاتم گل وچ برہوں تیڈے دی ڈور

حل لغات:۔ پاتم گل وچ:۔ مَیں نے اپنے گلے میں ڈال لی ہے۔

ترجمہ:۔ اے دوست! میں نے تیری محبت کی ڈور (رشتہ، رسی) روز ازل سے اپنے گلے میں ڈالی ہوئی ہے۔

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

(۵)

شالا مولھ سلامت نیواں رہ وچ لڑدن چور،

حل لغات:۔ شالا:۔ خدا کرے۔ مولھ:۔ سر پر رکھی ہوئی چیزیں۔ نیواں:۔ نیونڑ مصدر سے میں لے جاؤں۔

ترجمہ:۔ راستہ میں چور لوٹتے اور ڈاکہ ڈالتے ہیں، خدا کرے کہ میں اپنی محبت کا سرمایہ سلامت لے جاؤں۔

(۶)

جیکر رتھ بیٹھیں تھک پوساں گھوڑا گھنساں بور،

حل لغات:۔ پوساں:۔ پڑوں گی، تھک جاؤں گی۔ گھنساں:۔ لوں گی۔ بور:۔ رنگ کا نام ہے۔

ترجمہ:۔ اگر مَیں رتھ میں بیٹھے بیٹھے تھک جاؤں گی، تو پھر باقیماندہ سفر کیلئے بور رنگ کا گھوڑا لونگی۔

(۷)

سَوکھا تیز، لغام دا کُولا ناں اوکھا سرزور

حل لغات:۔ سَوکھا:۔ آرام دہ، سہولت بخش۔ لغام دا کُولا:۔ لگام زم لینے والا یعنے سرکش نہ ہو۔ اَوکھا:۔ مشکل تکلیف دہ۔

ترجمہ:۔ گھوڑا رنگ کا بور ہوگا، اور سواری کا ستھرا آرام دہ، لگام کا زم تکلیف دہ اور سرزور نہ ہو۔

(۸)

رانجھن تے میں جوڑ کوں جوڑوں جوڑ جوڑیندا جوڑ

حل لغات:۔ جوڑ کوں جوڑ:۔ ہم پلہ، ہم پایہ، برابر، یکساں، مساوی، ایک دوسرے کے لئے موزوں۔ جوڑ جوڑیندا:۔ جوڑ جوڑنے والا، کارساز حقیقی۔ جوڑ

ترجمہ:۔ میں اور محبوب دلنواز ایک ہی طبیعت کے باہم مطابق ہیں، خدا تعالیٰ کارساز حقیقی ایسے جوڑ بناتا ہے۔

(۹)

سِک تے طلب مِلن دی سینے روز نواں ھِم شور

حل لغات:۔ سِک:۔ خواہش، تمنا، حسرت۔ مِلن دی:۔ ملنے کی، وصال کی۔ نواں:۔ نیا، جدید۔ اتفاق۔

ترجمہ:۔ محبوب کے ملنے کا سینے میں خواہش اور تمناؤں کا نت نیا شور، نئی اُمنگ اور نیا جذبہ ہے۔

(۱۰)

پندھ اڑانگے دِلڑی تانگھے جلد پچاویں توڑ

حل لغات:۔ پندھ:۔ سفر، فاصلہ۔ اڑانگے:۔ رکاوٹوں والے، دشوار گذار۔ توڑ:۔ انتہا، منزل مقصود۔ انجام۔

ترجمہ:۔ الٰہی اگرچہ دشوار گذار سفر ہے، پھر بھی دل بیتاب اور منتظر ہے، تو ہی منزلِ مقصود پر جلد پہونچا دے۔

(۱۱)

مَیں تے یار فریدؔ منیسوں رل مل شہر بھنبھور

حل لغات:۔ منیسوں:۔ سُہائیں گے۔ بھنبھور:۔ سسی کے وطن کا نام ہے۔

ترجمہ:۔ انشاءاللہ تعالیٰ، اے فریدؔ میں محبوب کے ساتھ مل کر بھنبھور میں خوشیاں مناؤنگی، اور زندگی خوش خوش بسر کروں گی۔

کافی نمبر ۸۹

(۱)

سپاہیڑا نہ مار نیناں نڈے تیر

حل لغات:۔ سپاہیڑا۔ سپاہی کی تصغیر ہے، سپاہی سے مراد محبوب شوخ نگاہ مراد ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دل نواز، اے نازنین سپاہی! تیر نگاہ سے دلِ عشاق پر حملہ آور نہ ہو۔

(۲)

پلپل بھلڑے چُبھن کُللڑے تن من سیس سریر

حل لغات:۔ پلپل:۔ دم بدم، ہر وقت۔ بھلڑے:۔ بھل کی تصغیر، انی، تیر کا پیکان، تیر کا بھل۔ سیس:۔ سر۔ سریر۔ بدن

ترجمہ:۔ محبوب کی نگاہ شوخ کے تیروں کے پھل ہر وقت بُری طرح سے چبھتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے، تن بدن، دل وجان میں سینکڑوں زخم اور چیر آ گئے ہیں۔

ایک نسخہ میں سے سے چیر بجائے سیس سریر کے لکھا ہوا دیکھا گیا ہے پہلی صورت میں اس مصرع کے معنی یہ ہونگے۔ کہ تن، من سر اور بدن میں نگاہِ شوخ کے پھل چبھ رہے ہیں۔

(۳)

گوڑھیاں اکھیاں رت دیاں بکھیاں زلف سیہ بے پیر

حل لغات:۔ گوڑھیاں:۔ جمع ہے گوڑھی کی نشیلی مست، رت دیاں بکھیاں:۔ لہو کی پیاسی، خون آشام۔ بے پیر:۔ بغیر مرشد کے، جفاجو، کسی کا کہا نہ ماننے والی۔ سرکش۔

ترجمہ :۔ عاشق جانباز کے لئے محبوب کی، سرخ آنکھیں خون کی پیاسی ہیں، اور سیاہ بال بے پیر بے رحم مصروف ایذا دہی ہیں۔

(۴)

کجلہ جنگی ظالم زنگی کوہندا بے تقصیر

حل لغات :۔ کجلہ :۔ کاجل۔ جنگی :۔ جنگ آور۔ زنگی :۔ حبشی، سیاہ رنگ، کاجل کے سیاہ رنگ کو سیاہی کی نسبت سے زنگی فرمادیا ہے۔ کوہندا :۔ ذبح کرتا ہے، مارے ڈالتا ہے۔

ترجمہ :۔ محبوب کی آنکھوں کا، کاجل سخت جنگ آور اور ظالم حبشی ہے، جو بغیر کسی جرم کے ذبح کئے جاتا ہے۔

(۵)

نیش ڈو کھندے ریش ڈوکھی دے رگ رگ لکھ سیڑھ ن

حل لغات :۔ نیش :۔ ڈنگ، مراد تیر کے پھل، نگاہ شوخ کے نشتر۔ ریش :۔ زخم۔ سیڑھ :۔ فوارہ ہائے خون۔ پیڑن :۔ درد، پیڑ اور چیر کا قافیہ پیڑ برائے ہندی، باندھا گیا ہے۔ ن کئی ایک نسخہ میں پیڑ لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ :۔ نگاہ شوخ کے نشتر، دکھیا کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہیں، زیادہ دکھ دیتے ہیں، جن کے باعث عاشق کے رگ رگ میں لاکھوں فوارہ ہائے خون جاری ہیں، یا بروئے نسخہ دیگر رگ رگ میں لاکھ درد ہیں۔

(۶)

سینگیاں سرتیاں کھیڑے ورتیاں ویری ماپیو ویر

حل لغات :۔ سینگیاں سرتیاں :۔ سہیلیاں، محرم راز، مل جل کر رہنے والیاں۔ کھیڑا :۔ رہیر کے سسرال قوم کے کھیڑے تھے، محبوب کے مقابل میں کھیڑوں کو وہ دشمن جانتی تھی اسلئے اس کے اس کے معنی، دشمن، مخالف۔ ورتیاں :۔ ملی ہوئی، سازباز رکھتی ہیں۔ ویری :۔ دشمن، بیر رکھنے والا۔ ویر :۔ بھائی۔ ویری اور ویر کے لفظ

میں ایک صنعت ہے۔

ترجمہ:۔ میری سہیلیاں دکھیڑوں سے ملی ہوئی ہیں اور اس سازش کی وجہ سے میری دشمن ہیں، اور ماں، باپ، بھائی بھی بیری اور مخالف ہیں۔

(۷)

بگڑیاں تانگھاں اُجڑیاں مانگھاں　　ماروؔ وسم ملہیر

حل لغات:۔ اُجڑیاں مانگھاں:۔ مانگ پریشان اُجڑی ہوئی، برباد۔ مارو:۔ قاتل محبوب۔

ترجمہ:۔ محبوب جاں ستاں ملہیر کے ملک (مدینہ طیبہ) میں رہتا ہے، اور انتظار کی وجہ سے میں اتنی بدحواس اور پریشان ہوں کہ مانگ اُجڑی ہوئی (سنگار اور آرائش کا خیال تک نہیں رہا)

(۸)

یار کوراڑا، دھوتا پاڑا　　کیا کیجے تدبیر

حل لغات:۔ کوراڑا:۔ کراڑا، سخت، سنگدل، بے درد۔ دھوتا:۔ چغل خور، بدگو، عیب چین۔ پاڑا:۔ محلہ، ہمسائے۔

ترجمہ:۔ (بڑی مشکل ہے، ایک تو محبوب سخت دل اور بیدرد ہے، دوسرا ہمسائے بدبیں اور دشمن ہیں۔ اب کیا تدبیر وصال اختیار کریں۔

(۹)

جندڑی چھبدی نوک غضب دیؔ　　دل غم دی جاگیر

حل لغات:۔ جندڑی:۔ جان، بدن، جسم۔

ترجمہ:۔ نشتر محبت کی نوک دل وجان میں ہر وقت چبھتی رہتی ہے اور اس لحاظ سے دل جاگیر غم بن گیا ہے۔

لہ یہ شعر ایک قلمی نسخے میں پایا گیا ہے، دوسرے قلمی اور مطبوعہ دیوانوں میں یہ شعر موجود نہیں ہے۔

(۱۰)

عمر فرید نبھایم روندیں متھڑے دی تحریر

حل لغات:- متھڑا:- متھا کی تصغیر، ماتھا، پیشانی، جبین۔

ترجمہ:- اے فرید رو رو کر میں نے عمر گذار دی، کیا کروں، یہی پیشانی پر لکھا تھا، میری قسمت میں یہی کچھ لکھا تھا۔

کافی نمبر ۹۲

(۱)

سدا جی پچلے دل جلّے وو یار

لگیاں ڈلاں کوں کون جھلّے وو یار

حل لغات:- پچلے:- جل کر راکھ ہو جائے۔ جھلّے:- روکے، باز رکھے۔

ترجمہ:- (اگرچہ) ہر وقت جان گداز ہے، اور دل جلتا ہے (مگر) دل کی لگن (محبت) کو کون روک سکتا ہے محبت جب ہو جائے، تو پھر اس کو دل کی جلن اور جان و تن کی سوخت نہیں روک سکتی، بلکہ یہ تکلیفیں آتش عشق کو اور بھی ہوا دیتی ہیں سے عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

(۲)

ڈِسم نہ راول رانجھن سائیں رنگپور سارا اُجڑیاں جائیں

کو جھے قہر گُھلّے وو یار

حل لغات:- رنگپور:- اس قصبہ کا نام ہے جہاں ہیر کے سسرال کھیڑے رہتے تھے۔

ترجمہ :- رنگپور میں چونکہ مجھے میرا محبوب رانجھن سائیں نظر نہیں آتا۔ اسلئے اُس کے مکانات ویران اور بدصورت، بے زیب نظر آتے ہیں۔

ذوق کہتا ہے، کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر"

(۳)

دَرد، اندوہ تے سُول ہزاراں سے سے سول کلوردیاں ماراں

جند جُکھ جُکھ پئی گلّے وویار

حل لغات :- جُکھ جُکھ :- گھُل گھُل کر۔ کاور :- غضب۔

ترجمہ :- ہزاروں درد و غم و اندوہ ہیں، اور سینکڑوں آلام اور غضب کے زد میں ہوں، حتیٰ کہ جاں گھل گھل کر گلی جاتی ہے

(۴)

راتیں ڈینہاں مونجھ مونجھاری چھَڈ گیا ڈھولا یار آزاری

رہ گئے سکھ دے رَلے وویار

حل لغات :- مونجھ :- ہجر و فراق کی گھبراہٹ، پریشانی، ملال۔ چھڈ گیا :- چھوڑ گیا۔ رہ گئے :- گذر گئے، بیت گئے، ختم ہو گئے

ترجمہ :- آرام و عیش اور وصال کے وقت گذر چکے ہیں، اور محبوب ڈھولا اس دردرسیدہ غم نصیب کو چھوڑ کر مبتلائے فراق کر گیا۔ اب تو رات دن رنج و غم کے ملال کے سوا اور کوئی شغل نہیں۔

(۵)

رَل مل سینگیاں مارُوں ڈھالا منگوں دعائیں میں وَل شالا

ہوت پُنل وَل وتّے وویار!

حل لغات :- رَل مِل :- مل جل کر، اکٹھے ہو کر۔ ماروں ڈھالا :- ڈھالا : فال، فال نکالیں، شگون سے استدلال کریں

میں وَل شالا:- خدا کرے میری طرف۔ وَل وَتے:- پھر واپس آئے، لوٹ کر میری طرف آجائے۔
ترجمہ:- اے سہیلیو، آؤ فال دیکھیں اور دعا مانگیں کہ میرا محبوب ہوت پنل خدا کرے میرے پاس واپس پھر آئے

(۶)

یار نہ آوے سیج نہ بھاوے ویڑھا کھاوے، گھر اگ لاوے
گذرے وقت سوَلّے و دیار

حل لغات:- سوَلے:- اچھے، حسب مُراد، عیش و آرام کے، نزدیک۔
ترجمہ:- وصل یار کے مساعد وقت گذر گئے، اب یار نہیں آتا، اور نہ وصال سے سرفراز کرتا ہے، اسلئے نہ پھولوں کی سیج بھاتی ہے، اور نہ کوئی دوسری چیز اچھی لگتی ہے، بلکہ گھر کا صحن پھاڑ کھاتا ہے اور (سونلبے دوست، گھر آگ لگا دیتا ہے اور زیادہ مضطرب کرتا ہے۔

(۷)

رانجھن ماہی مُرلی واہی پریم جڑی جڑ لائُس جاہی
ڈوکھڑے ڈوکھڑے پَیے پلّے و دیار

حل لغات:- مُرلی واہی:- بنسری بجائی، نے نوازی کی، بین بجائی۔ پریم جڑی:- محبت کی چنگاری، عشق کی آگ۔ جُڑ لائی:- پوری طاقت سے لگائی، زور سے، ٹھیک مضبوطی سے آتش عشق لگائی پیے پلّے:- پلّے پڑے، حاصل ہوئے، ملے۔
ترجمہ:- محبوب دل نواز نے صدائے نے سنا کر آتش عشق کو پورے زور سے بھڑکا دیا، اس محبت سے دُوکھ اور رنج ہی میرے پلّے میں پڑے، تکلیف کے سوا اور کچھ حاصل ہوا۔

(۸)

آتشِ عشق رنجھیٹے والی، ہوش فکر دی پار پچالی

ڈھانڈبھ اندر وچ بلّے وویار

حل لغات:۔ پاڑ پچالی:۔ بنیاد جلادی، جڑھ کو جلا کر راکھ کر دیا۔ ڈھانڈبھ:۔ چخہ، بہت تیز آگ، بھٹی۔ بلّے:۔ بلنا مصدر سے جلتا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب دل نواز کے عشق کی آگ کا بھٹا ہر وقت، سینے میں جل رہا ہے، گرم ہے، جس نے ہوش وافکار کی جڑیں بھی جلا ڈالی ہیں۔

(۹)

آتن، انگن، حویلیاں، جاہیں خواجہ جانہ ڈیوم کتھا ہیں
کوئی جا میکوں نہ جھلّے وویار

نوٹ:۔ یہ بند صرف ایک قلمی دیوان میں ملتا ہے، مگر جو مستند دیوان میاں نبا ہو، کاتب حضرت خواجہ کے لکھے ہوئے ہمارے زیر نظر ہیں، یا مطبوعہ ہم پہونچائے گئے ہیں، ان میں یہ بند موجود نہیں، اسلئے اس بند کا حضرت خواجہ کے رشحات قلم ہونے میں شبہ ہے۔

حل لغات:۔ آتن:۔ وہ چبوترہ نشست گاہ جہاں محلہ کی عورتیں مل کر چرخہ کاتنے بیٹھتی ہیں۔ خواجہ جانہ ڈیوم کتھائیں:۔ یہ ایک عام محاورہ ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ مجھے کہیں جگہ نہیں ملتی، فلاں شخص کو خواجہ جا نہیں دیتا، یعنے اُس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھلّے:۔ روکے۔

ترجمہ:۔ نشست گاہ ہو یا صحن خانہ، حویلی ہو یا مکان، عاشق کو کوئی جگہ نہیں راس آتی دبھاتی، اُسے خواجہ کہیں جگہ نہیں دیتا۔ عاشق کو کوئی مقام قیام کے لئے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

آشفتہ دل آشفتہ کند انجمنے را

(۱۰)

کھیڈن، گڈن فرید گیو سے پنڈ ملامت مفت چتو سے

ڈُکھڑے عشق دے بھلّے ڈِٹھے

حل لغات :- کھیڈن، کُڈن :- کھیلنا، کودنا، پنڈ :- بارگراں، بوجھ، گٹھڑی، چتوسے :- چاون مصدر سے اٹھایا ہم نے

ترجمہ :- ہم نے عشق کی بھلائی بھی دیکھ لی، ایک طرف تو کھیل کود سے محروم ہو گئے اور دوسری طرف مفت کے ملامت گلے، طعنے کا بوجھ سر پر اٹھانا پڑا۔

کافی نمبر ۵۰

(۱)

سمجھ، سنجانڑ غیر نہ جانڑ،

سبھ صورت ہے عین ظہور

حل لغات :- سمجھ :- سمجھ لے، سنجانڑ :- پہچان لے۔

یہ کافی ایسے سالک کے لئے معرض تحریر میں آئی جس کو ہمہ اوست کی تعلیم کے آخری مراحل تبلانے مقصود تھے۔

ترجمہ میں عام صوفی اصحاب کا رنگ اختیار کیا گیا ہے اسلئے کہ عوام کیلئے اسکے باریک معانی اور معتقدات لائق تشہیر نہیں ہیں۔

ترجمہ :- اے سالک! یہ سمجھ رکھ کہ دنیا کی ہر ایک صورت میں خالق عالم کے قدرت کا جلوہ موجود ہے، اسلئے کسی چیز کو اس کے حدود قدرت سے غیر نہ جان، اور

ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

پر ہمیشہ مستقل رہ، اور یہ اعتقاد رکھ کہ باری تعالیٰ مبدا عالم کا ہر چیز میں دست قدرت اور اظہار خالقیت موجود ہے، اور کوئی شے صورت پذیر نہ ہو سکتی، اس کے جلوہ قدرت کی وجہ سے ہم ہر ایک صورت اور ہر چیز کے وجود کو دیکھتے ہیں۔

(۲)

رکھ تصدیق نہ تھی آوارہ کعبہ، قبلہ، دیر، دوارہ

مسجد، مندر، ہکڑو نور،

حل لغات ،۔ تصدیق ،۔ صداقت، یقین، اعتماد، کسی بات کو صحیح اور سچ ماننا۔ ہکڑو ،۔ سندھی ہے، ایک، واحد۔

ترجمہ ،۔ آوارہ و پریشان نہ ہو، اور یہ یقین کرے، کہ کعبہ، قبلہ، دیر اور دوارہ، مسجد اور مندر میں ایک ہی نور کی تلاش کی جاتی ہے، ایک ہی نور خلاق عالمین ہے، جس کی تلاش میں حیران ہونے والوں نے یہ تمام معابد اور عبادت گاہیں بنا ڈالیں، اور اُسی کا نور ان میں موجود سمجھا جاتا ہے۔

(۳)

حُسن ازل تھیا فاش مُبیّن ہر ہر گھاٹی وادی ایمن

ہر ہر پتھر ہے کوہ طور

حل لغات ،۔ فاش ،۔ ظاہر، برملا، بے حجاب۔ مُبیّن ،۔ نمودار، منکشف، ظاہر۔ گھاٹی ،۔ پہاڑی راستہ، گلی، ناکہ۔ وادی ،۔ وادی یعنی پہاڑی نشیبی زمین، صحرا جہاں طغیانی کی ندیاں اور دریا بہہ نکلتے ہیں۔ ایمن ،۔ محفوظ۔ جائے پناہ، جائے حفاظت، دائیں جانب، جانب راست۔ وادیٔ ایمن ،۔ تلمیح ہے، حضرت موسٰی علیہ السلام کے واقعہ کلیمی کی، اس صورت میں وادیٔ ایمن وہ مقام ہے جہاں حضرت موسٰی علیہ السلام اپنی بیوی محترمہ کی معیت میں رات کے وقت گذر رہے تھے، کہ بسبب وضع حمل اُس عفیفہ کے حضرت کو آگ کی تلاش ہوئی، موسٰی علیہ السلام نے دور سے آگ دیکھی، جب قریب پہونچے، تو وہ نور ایک درخت سے نکل رہا تھا۔ جب قریب پہونچے تو حضرت کو معراج کلیمی حاصل ہوئی، اور کلیم اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ طور ،۔ شام کے ملک میں ایک پہاڑ ہے جہاں موسٰی علیہ السلام کو نور (حسن ازل) کی تجلی نظر آئی تھی، اور شرف مکالمہ الٰہی ملا تھا۔

ترجمہ ،۔ قدرت باری تعالٰے کے مناظر ہر ہر ذرہ میں موجود ہیں، اور حسن ازل برملا اور ظاہر ہو گیا ہے، ہر ہر گھاٹی میں

وادی ایمن کا اور ہر ہر پتھر میں کوہ طور کا جلوہ نظر آتا ہے (یعنے دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جس میں قدرت الٰہی کے آثار موجود نہ ہوں، پتہ پتہ میں ہر برگ و شجر ریگ و حجر میں اُس کا حسن بے پایاں ظہور پذیر ہے، اور کسی شے کا وجود اس کے سوا نہیں ہو سکتا۔

(۴)

تھئے ظاہر اسرار قدیمی　　ہر ہر شاخ ہے نخل کلیمی

زیر، زبر، چپ، راست حضور

حل لغات:۔ اسرار:۔ پنہاں راز۔ نخل کلیمی:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس درخت پر تجلیات نور دیکھے تھے، اور ان کی معراج ہوئی تھی، اُس درخت کو نخل کلیمی کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ (قدیم زمانہ کے مخفی بھید (اسلام کی برکت سے) ایسے برملا اور ظاہر ہو گئے ہیں کہ اوپر نیچے، دائیں بائیں ہر جگہ تجلیات انوار قدیمی موجود ہیں، ہر شاخ درخت ان معنوں میں نخل کلیمی بن گئی ہے۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار　　ہر ورقے دفترے است معرفت کردگار　　(سعدی)

(۵)

ویرانہ آباد ڈسیجے　　جنگل بیلہ شاد ڈسیجے

دوزخ نظرم حور قصور

حل لغات:۔ بیلہ:۔ صحرا، جنگل۔ دوزخ:۔ جہنم، وہ مقام جسمیں تمام اہل کتاب اور مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق حشر اجساد (قیامت) کے دن گنہگار لوگ سزائے اعمال بھگتیں گے، اس کے مقابلہ میں بہشت ہے، جہاں نیک لوگ اپنے نیکیوں کی جزائے نیک پاکر حور و قصور کا لطف حاصل کریں۔ حور:۔ وہ دوشیزہ پیکر جمال و کمال عورتیں جو بہشت میں نیک مسلمانوں کی خدمت کیلئے موجود ہوں گی۔ قصور:۔ جمع ہے قصر کی وہ عالیشان اور مقدس محل جو بہشت والوں کو قیامت کے دن عطا ہوں گے۔

ترجمہ:۔ دہر جگہ چونکہ حسن ازل کا نور نمایاں اور جلوہ گر ہے، اسلئے عاشق جمال الٰہی خوش وخرم ہیں) ان کو ہر ویراں اور غیر آباد جگہ بوجہ منظر قدرت باری تعالیٰ ہونیکے آباد نظر آتی ہے، اور تمام صحرا و جنگل بھی شاد اور خوش معلوم ہوتے ہیں، یہاں تک کہ دوزخ بھی جو گنہگاروں اور سیاہ اعمال لوگوں کا مسکن ہوگا، اور وہ بھی قدرت قادر کے سوا نہیں ہو سکتا، اسلئے جب وہاں بھی جلوۂ یار موجود ہے، تو وہ دوزخ نہیں بلکہ حور و قصور والا مقام جنت ہے۔

(۶)

عَارِی پھردے حج، زکوتوں صوم صلوتوں ذات صفاتوں
رند اَلستوں ہِن مخمور

حل لغات:۔ عاری:۔ آزاد، بے تعلق۔ صَوم:۔ روزہ، صبح صادق سے سورج غروب ہونے کے وقت تک کھانے پینے اور قربت وغیرہ سے علیحدہ رہنے کو صوم کہتے ہیں رمضان شریف کا ایک قمری مہینہ روزوں کا مہینہ ہوتا ہے۔ رند:۔ شرابی، مست شراب، مراد سالک معرفت۔ مخمور:۔ شراب خوردہ، مست۔ اَلَست:۔ (وہ آواز جو خدائے برتر نے عالم ارواح کو مخاطب کر کے فرمائی تھی۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) روحوں نے اس کا جواب دیا تھا، بَلیٰ، ہاں بے شک تو ہمارا رب ہے۔

ترجمہ:۔ (سالکان ورس معرفت) حج، زکوۃ، صوم صلوۃ بلکہ ذات صفات کے فکر سے آزاد ہیں اور صدائے الست کے نشے میں مست و مخمور پھر رہے ہیں۔

(۷)

کشفِ حقائق محض محالے جے تیئں مرشد نظر نہ بھالے
ہِیَو کُل، کوڑ، فریب تے زُور

حل لغات:۔ کشفِ حقائق:۔ اشیا کی حقیقت کا انکشاف حقائق جمع حقیقت کی۔ نظر نہ بھالے:۔ توجہ نہ فرمائے، لطف و مہربانی نہ کرے۔ ہِیَو:۔ سندھی، اور، دوسرا، اس کے سوا۔ زُور:۔ مکر، فریب، دھوکا۔

ترجمہ:۔ انسانی زندگی کا اصل مقصد کشف حقائق ہے، اس کے علاوہ اور سب امور جھوٹے، فریب اور مکر و دغا پر مبنی ہیں، مگر کشف حقائق بھی کوئی آسان منزل نہیں ہے، بہت مشکل اور محض محال ہے، وہ صرف مرشد اور ہادی کے توجہ خاص کی محتاج ہے، جب تک پیر توجہ نہ فرمائے، کشفِ حقائق ہو ہی نہیں سکتا۔

نوٹ:۔ اس بند میں حضرت نے سالک اور حق کی جستجو کرنے والوں کیلئے دامن مرشد پکڑنے کی ضرورت بیان فرمائی ہے

(۸)

فِقہ، اُصول، کلام، مَعانی منطق، نحو تے صَرف مَبانی

ٹھپ رکھ ہے توحید غیور

حل لغات:۔ فقہ، اصول، کلام، معانی، منطق، نحو، صرف وغیرہ یہ تمام علوم عربی کے نام ہیں۔ غیور:۔ غیرت مند۔

ترجمہ:۔ سالک معرفت کے متعلق فرمایا ہے کہ، راہِ حقیقت مروجہ علوم فقہ، اصول، کلام معانی، منطق، نحو و صرف وغیرہ پر منحصر نہیں ہے، ان علوم کو تہ کر کے رکھ دے، کیونکہ ذات باری واحد لاشریک ہے، اور اس کی توحید بلادلیل اور بلادعوئے علمیت ماننے کا حکم ہے، توحید الٰہی میں بحث اور شبہات کی گنجائش نہیں، ایسا نہ ہو کہ عقل سے کام لینے اور علوم کی کوشش میں مصروف ہونے سے توحید کا جذبۂ غیرت جوش زن ہو۔

(۹)

مُلّاں پُٹھڑے معنیٰ کر دے آیت درس حدیث خبر دے

صرف صدا تے تھئے مغرور

حل لغات:۔ پٹھڑے:۔ پٹھے، اُلٹے، غیر صحیح۔ آیت:۔ کلام الٰہی کا ایک فقرہ، قرآن مجید کے ہر ایک مکمل فقرہ اور جملہ کو آیت کہتے ہیں۔ درس:۔ تعلیم، تدریس، سبق۔ حدیث:۔ نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کو حدیث اور خبر کہتے ہیں

ترجمہ:۔ مُلّا ظاہر بین لوگ، صرف آواز پر ہی خوش ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو حقیقت کی خبر ہو گئی، وہ بر خود غلط لوگ آیات قرآنی اور حدیث نبوی صلعم کے اُلٹے اور غلط معنیٰ کرتے ہیں۔

(۱۰)

ملّا ویری سخت ڈسیندے بیشک ہن اوستاد ولیندے

ابن العربی تے منصور

حل لغات:۔ وَیری:۔ بَیری، دشمن، مخالف، معاند۔ ابن العربی:۔ صوفیائے کرام کا شیخ اکبر اور امام۔ منصور حلاج:۔ ایک صوفی تھا جس نے انا الحق کہہ کر شرعی فتویٰ کے مطابق سُولی کی پاداش اُٹھائی تھی۔

ترجمہ:۔ یہ ظاہر بین مُلّا لوگ تو اہل دل کے سخت دشمن ہیں، اگر حقیقت کی طلب ہو تو روحانی اور دلی اُستاد ابن العربی اور منصور ہیں ان کے حالات پڑھو اور ان سے حقائق معرفت کے سبق سیکھو۔

(۱۱)

شاہد واحد اصل فرع وچ راز طریقت رسم شرع وچ

ہے مشہود نہیں مستور

حل لغات:۔ فرَع:۔ متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے جس طرح شرع کا لفظ متحرک الاوسط باندھا گیا ہے، فرع کے معنی شاخ، اصولی مسائل اور حالات سے جو شاخیں اور لوازمات نکلتے ہیں ان کو فرع کہتے ہیں۔ مشہود:۔ ظاہر جو چیز مشاہدہ میں آئے، اُس کو مشہود کہتے ہیں۔ مستور:۔ پوشیدہ، پردہ میں، مخفی۔

ترجمہ:۔ وہ واحد حقیقی شاہد و حاضر ہر اصل و فرع اور شریعت و طریقت کے قوانین و مراسم کے لحاظ سے موجود و مشہود ہے دصرف چشم بینا چاہیئے،

(۱۲)

بٹھ گھت ریت روش تقلیدی رہ تحقیقی سلک فریدی

کر منظور تے تھی مسرور

حل لغات:۔ بٹھ گھت:۔ دور پھینک دے، بھاڑ میں ڈال دے۔ ریت۔ روش:۔ طریقے، مشاغل تقلیدی، تقلید کے
ترجمہ:۔ اے سالک اگر تحقیقی راہ تجھے مطلوب ہے، تو فریدی مسلک اختیار کر کے مسرور اور کامیاب ہو جا، تقلید کے زنجیروں اور بندھنوں کو توڑ کر پھینک دے، تقلیدی دھندوں کو جلا کر بھسم کر دے، ہر چیز کو تحقیقی نظر سے دیکھ اور اسی میں تجھے راحت ملے گی، یہی طریقہ فریدی ہے۔

کافی نمبر ۱۵

(۱)

سمجھ فریدا برہوں بہوں سرزور

حل لغات:۔ برہوں:۔ عشق۔ بہوں:۔ بہت زیادہ۔ سرزور:۔ سرکش، زبردست
ترجمہ:۔ اے فرید یہ سمجھ لے، کہ عشق بڑا زبردست اور زور آور ہے۔

(۲)

اکھیاں اُبلیاں دِل ڑیاں اُکلیاں سینے پئے شر شور

حل لغات:۔ اُبلیاں:۔ اُبل آئیں۔ اُکلیاں:۔ اُمل آئیں، جوشیدہ ہوئیں۔
ترجمہ:۔ آتش عشق کا اثر ہے کہ، آنکھیں جوش سے اُبل پڑیں۔ اور دل جوشیدہ ہوا: اور سینے کے اندر شور و شر برپا ہو گیا، یعنے سینہ کے اندر جو آگ کے شعلوں میں سوزش اور ہڈیوں کے شکست کی آواز نکل رہی ہے، اس سے شر اور شور برپا ہے۔

(۳)

غمزے رہزن ملک مریلے ناز نگاہ ہے چور ،،

حل لغات :- غمزے :- محبوب کے رمز و اشارے - رہزن :- ڈاکو مسافروں کو راستہ میں لوٹنے والے چور

ترجمہ :- محبوب کے غمزے رہزن اور لٹیرے ہیں اور ملک کے مارنے والے ، تباہ کرنے والے ہیں ، اور اس کی نگاہِ نازدلوں کی چور ہے -

نوٹ :- ایک دیوان کے نسخے میں ملک مریلے کی جگہ پلک بمعنے پلکوں کے درج ہے یعنے غمزے رہزن ہیں اور پلکیں خونخوار ہیں -

(۴)

لو رسراں وچہ ڈور کناں وچہ روندیں اکھیاں کور ،

حل لغات :- لور (بواو مجہول ، بدحواسی ، پاگل پن - ڈور :- بہرا پن ، ثقل سماعت ، پنبہ بگوش ، ڈورا - کور :- نابینا ، اندہی -

ترجمہ :- (عاشقوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ، سر میں سودا (دیوانہ پن) ، اور کانوں میں بہرا پن دوڑتا ہے اور روتے روتے آنکھیں اندہی ہو جاتی ہیں -

(۵)

لا کر یاری کرن نہ کاری محض نہ چاڑہن توڑ

حل لغات :- کاری :- علاج ، تلافی ، ہمدردی - نہ چاڑہن توڑ :- توڑ چڑھانا ، امداد کرنا ، حمایت کرنا ، انتہا تک پہونچانا ، نہ منزل مقصود تک پہونچاتے ہیں -

ترجمہ :- (معشوقوں کا یہ حال ہے کہ ، یاری لگا کر دل کو پھنسا لیتے ہیں (پھر بات تک نہیں پوچھتے ، نہ ہمدردی کرتے ہیں اور نہ محبت کو نبھاتے اور نہ منزل مقصود تک پہونچاتے ہیں -

(۶)

ناز نہورے دلیاں لٹ کر اولٹا تھیندے تور ہو

حل لغات :- نہورے :- دمبازی ، چاپلوسی ، مائل کرنے والی حرکات ، ناز انداز دلکش - تور :- کشیدہ خاطر ، تنگ - استوار

ترجمہ:۔ ناز و انداز سے دل بے کراولٹا کشیدہ خاطر ہو جاتے ہیں، بجائے ترقی اور تلافی کے اُلٹا تنگ ہو جاتے ہیں

(۷)

سکڑے چُھٹڑے سانگے تُرٹڑے عشق پیا گل ڈور

حل لغات:۔ سکڑے:۔ سکے کی تصغیر، رشتہ دار قریبی۔ تُرٹڑے:۔ ٹوٹے، جدا ہوئے۔

ترجمہ:۔ عشق کی ڈور رسی، جب سے گلے میں پڑی ہے، تمام عزیز و اقرباء کے تعلقات چھوٹ گئے ہیں اور دوسرے تمام رشتے ٹوٹ گئے ہیں۔

(۸)

میں اڑ چکڑی ڈکھ ڈو تیچ شالا نہ پھاسن ہور

حل لغات:۔ اڑچکڑی:۔ اڑ چکی پھنس چکی۔ پھاسن:۔ پھنسیں، گرفتار ہوں۔ ہور:۔ اور لوگ، دوسرے آدمی۔

ترجمہ:۔ میں تو درد و رنج کے بیچ میں پھنس چکی ہوں، خدا کرے اور لوگ تو اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں ؎

پیتم گر میں جانتی پیت کیئے دکھ ہووے نگر ڈھنڈورا پیٹتی پیت کرے نہ کوئی

کافی نمبر ۵۲

(۱)

سوہنے یار پنل دا ھر جا عین حضور

حل لغات:۔ سوہنے:۔ خوبصورت، صاحب جمال۔ عین:۔ بالکل، وہی۔ حضور:۔ توجہ، حاضری، پیشی، حاضر باش۔

ترجمہ:۔ ازلی محبوب خوش جمال کا ہر جگہ عین ظہور ہے، ضرورت خلوص، خشوع کی ہے، محبوب کا حضور تو ہر وقت،

ہر مقام پر حاصل ہو سکتا ہے، عبادات میں خشوع کو اسی لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(۲)

اول آخر ظاہر باطن، اُسدا جاݨ ظہور

حل لغات:۔ اول:۔ ابتدا، یوم ازل سے۔ آخر:۔ انتہا تک، یوم آخر تک جس کا کوئی مقام فرض نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہر:۔ ہویدا آشکار۔ باطن:۔ مخفی، اندرونی۔

ترجمہ:۔ ازل سے ابد تک ظاہر و باطن اُسی کا ظہور ہے، کوئی زمانہ کوئی مقام اس کے استدلال کے سوا نہیں، ہر جگہ اُس کا ظہور ہے۔

(۳)

آپ بݨے سلطان جہاں دا آپ بݨے مزدور،،

حل لغات:۔ سلطان:۔ بادشاہ، مالک

ترجمہ:۔ سلطان جہاں، اور ادنیٰ مزدور تک سب میں اُسی ذات پاک کا جلوہ ہے، بادشاہ ہو یا فقیر سب اُسی کی قدرت کے نمونے ہیں۔

(۴)

تھی مشتاق پھرے وچہ غمدے واصل تھی مہجور

حل لغات:۔ مشتاق:۔ شوق والا، عاشق۔ واصل:۔ محبوب کے وصال سے بہرہ اندوز ہونے والا، پہونچنے والا۔ مہجور:۔ فراق میں مبتلا، جدائی میں غمگین۔

ترجمہ:۔ عاشق بیتاب اور غمناک پھرنے والا، واصل خدارسیدہ ہو کر مہجور فراق زدہ ہو جاتا ہے ان سب میں اُسی ذات بے ہمتا کی شان ہے کہ خود ہی واصل اور خود ہی مہجور ہے۔

(۵)

تھی معشوق دلیں لُٹ نیوے جان کرے رنجور

حل لغات:۔ دلیں لٹ نیوے:۔ دل لوٹ کرے جاتا ہے۔ رنجور:۔ روگی، بیمار، درد رسیدہ، غمگین۔

ترجمہ:۔ معشوق بن کر دلوں پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور عشاق کی جان کو رنجور اور مضطرب کرتا ہے، اُس میں بھی اُسی کے قدرت کا منظر ہے۔

(۶)

گل لانوݨ ول مارڑھاوݨ ایہو نہیں دستور،،

حل لغات:۔ گل لانوݨ:۔ گلے لگانا، وصل سے مشرف کرنا۔ ول مارڑھاوݨ:۔ پھر مار کر بھگانا، جدا کر دینا، خوف زدہ کرنا۔

ترجمہ:۔ محبوب ازل کی بے نیازی کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ، یہ طریق اور دستور موزوں نہیں ہے، کہ گلے لگایا، اور پھر مار کر جدا کر دیا، بلکہ جس کو واقف اور منظور نظر کیا جائے، اس کو پھر ہجر و فراق کے مصائب میں مبتلا نہ کیا جاوے روحانیت کے منازل قبض و بسط کی طرف اشارہ ہے۔

(۷)

چشماں فخرالدین مٹھل دیاں تن من کیتا چور

حل لغات:۔ مٹھل:۔ محبوب خوش جمال۔ چوُر:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔

ترجمہ حضرت خواجہ فخرالدین:۔ محبوب خوش ادا کی آنکھوں نے تن بدن کو چور چور کر دیا ہے، محبت مرشد، فنا فی الشیخ کا مقصد پیش نظر رکھ کر فرمایا ہے کہ محبوب ہادی کی محبت نے چور چور کر دیا ہے۔

(۸)

گھول گھتاں میں فخر جہاں توں جنّت حور قصور،،،

حل لغات:۔ گھول گھتاں:۔ وار دوں، قربان کر دوں، صدقے کر دوں۔ جنت:۔ بہشت، فردوس۔
ترجمہ:۔ حضرت فخر جہاں (مرشد) پر میں بہشت اور اس کے حور و قصور کو قربان کر دوں۔

(۹)

یار فریدؔ کوں اینویں ساڑیو جینویں جلیا کوہ طور

حل لغات:۔ اینویں:۔ اس طرح، یوں۔ ساڑیو:۔ تو نے جلایا۔
ترجمہ:۔ اے محبوب فخر جہاں تو نے فریدؔ کو طور کی طرح جلا دیا، یعنے اس کو تجلیات حسن ازل کی نعمت سے روشناس کر کے طور کا ہم پایہ بنا دیا۔

کافی نمبر ۵۳

(۱)

کہاں پاؤں کہاں پاؤں یار

حل لغات:۔ کہاں پاؤں:۔ کہاں تلاش کروں اور کس جگہ پاؤں۔
ترجمہ:۔ یار (دوست محبوب حقیقی) کو کہاں تلاش کروں، اس کا کوئی پتہ نہیں ملتا، حالانکہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

(۲)

جن انسان ملائک سارے کیا سگلا سنسار
حیرت دے قلزم وچہ کل تھئے مستغرق سرشار

حل لغات:۔ ملائک:۔ فرشتے، نورانی مخلوق الٰہی۔ سگلا:۔ تمام، سارا۔ سنسار:۔ دنیا، جہان، عالم۔ حیرت:۔ حیرانگی۔

قلزم:۔ ایک سمندر کے حصہ کا نام ہے مراد دریا مستغرق، غرق۔ سرشار:۔ بھرا ہوا، لبریز، بھرپور۔

ترجمہ:۔ جن، انسان فرشتے اور تمام مخلوقات اُس محبوب حقیقی کی تلاش اور افکار میں، غرق حیرت ہیں اور دریائے تحیر میں سرتاپا ڈوبے ہوئے ہیں، مگر اُس کی کنہہ معلوم نہیں ہو سکتی۔

توان در بلاغت بہ سحباں رسید   نہ در کنہہ بیچوں سُبحاں رسید   سعدی

(۳)

صوفی شاغل گیانی دھیانی   گئے اوڑک سبھ ہار
عرشی اتے بسطامی گل بگ   رووِن زار و زار

حل لغات:۔ شاغل:۔ عبادت اور ریاضت میں مصروف سالک کو شاغل کہتے ہیں۔ گیانی:۔ سنسکرت کا عالم فاضل، دھیانی:۔ مجاہد، مرتاض۔ اوڑک:۔ آخرکار۔ بسطامی:۔ ایک بزرگ بایزید کا اُس کی سکونت کی وجہ سے لقب ہے وہ بسطام کا باشندہ تھا۔

ترجمہ:۔ اس بے چون و بے چگون ذات بے ہمتا کی تلاش میں صوفی ہوں یا شاغل، گیانی ہوں یا دھیانی کوشش کر کے آخر سب ہار گئے اور عرشی بسطامی جیسے ریاضت کش بزرگ زار زار روتے رہے کہ وہ اُسکی حقیقت کے علم سے قاصر ہیں۔

(۴)

بطلیموس تے فیثاغورس   کر کر سوچ بچار
کھوج سراغ نہ پایا تپا   تھک بیٹھے تن مار

حل لغات:۔ بطلیموس اور فیثاغورس یونان کے قدیم حکیم تھے، بطلیموس کی کتاب مجلی مشہور ہے۔

ترجمہ:۔ بطلیموس اور فیثاغورس جیسے دانا حکیم بھی عمر بھر اس تلاش میں رہے مگر اس کا سراغ نہ ملا، اور آخرکار تھک کر تن من ہار کر مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔

(۵)

بُدھ مجوسس یہود نصارا ہندو تے دیندار
آکھن پاک منزہ ہے بے انت الکھ اپار

حل لغات:- بُدھ:- ایک ہندوستان کے مذہب کا بانی جس کا پورا نام ساکی منی گیوتم بدھ تھا، اُس کے پیرو بھی بدھ کہلاتے ہیں۔ مجوسی:- آتش پرست، تابع مذہب زرتشت یہود امت حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ نصارا:- امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ہندو:- ہندوستان کے باشندے اور ہندوستانی مذاہب وید کے تابع۔ منزہ:- پاک، بے عیب۔ بے انت:- بغیر انجام کے، جس کا کوئی انت انتہا نہ ہو۔ الکھ:- جو نہ معلوم کیا جا سکے، لکھنا معلوم کرنا، جاننا۔ اَپار:- غیر محدود۔

ترجمہ:- بدھ مذہب کے پیروکار ہوں یا آتش پرست، موسائی یا عیسائی، ہندو ہوں یا دیندار مسلمان، سب اُس ذات پاک کی تنزیہہ اور تقدیس کرتے ہیں اور اسی کو خالق مالک غیر محدود اور الکھ یا فوق العقل کے نام سے پکارتے ہیں

(۶)

پیر پیغمبر غوث قطب کیا مرسل کیا اوتار
کرن منادی رو رو کے لا یدرکہ الابصار[1]

حل لغات:- پیر:- ہادی، مرشد۔ پیغمبر:- نبی، رسول۔ غوث اور قطب:- مدارج اولیاء اللہ ہیں۔ مرسل:- رسول خدائی احکام کے پہونچانے والے۔ اوتار:- ہندوں کے اعتقاد کے مطابق بھگوان، معبود کا مظہر۔

ترجمہ:- پیر، پیغمبر، غوث، قطب، مرسل اور اوتار تلاش حقیقت میں ناکام اور تنگ ہو کر یہ ڈھنڈھورا پیٹتے ہیں کہ اُس ذات پاک

[1] ساری آیت پارہ ہفتم رکوع ہفتم میں اس طرح ہے۔ لا یدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی، اور وہ سب نگاہوں کو دیکھتا ہے اور وہی بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ اس آیت شریف میں مختلف معانی لئے گئے اوّل یہ کہ دنیا میں کوئی آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی، اسی کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک معنی یہ کیا گیا ہے کہ ادراک حقیقت الہی سے رویت الہی کی نفی لازم نہیں آتی؛ واللہ اعلم بالصواب

کو انسانی بصارت نہیں ادراک کر سکتی۔

(۷)

عالم فاضل عارف کامل عجز کیتا اقرار
آکھ فرید نماناں بھولا توں وچہ کون قطار

حل لغات:۔ عالم:۔ پڑھا ہوا، جاننے والا۔ فاضل:۔ صاحب فضیلت، بزرگ۔ عارف:۔ صاحب معرفت، خدا کے جاننے والا۔ کامل:۔ انسانی تمام عمدہ صفات کا سرمایہ دار۔ عجز:۔ عاجزی، کوتاہی، ناکامی۔ نماناں:۔ جس کا کوئی آسرا بھروسہ نہ ہو، بے کس۔ بھولا:۔ کم عقل، نادان۔

ترجمہ:۔ معرفت الٰہی کے سلسلہ میں جب زمانہ کے علماء فضلا، عارفوں اور کامل بزرگوں نے اپنے عجز و نارسائی کا اقرار کر لیا ہے تو اے بے نوا نادان اور کم فہم فرید تو کس قطار اور شمار میں ہے۔

کافی نمبر ۱۰۵

(۱)

متاں من ماندہ تھیوے پنل ناتھی دھار

حل لغات:۔ متاں:۔ مباوا، ایسا نہو، خدا نہ کرے۔ من:۔ دل، طبیعت۔ ماندہ تھیوے:۔ بے قرار، بے ذوق ہو جائے طبیعت خراب ہو جائے، خستہ ہو۔ دھار:۔ علیحدہ، جدا، تیز۔

ترجمہ:۔ اے پنل (محبوب دلنواز، جدا نہو، کہیں نہ جا، ایسا نہ ہو کہ دل مضطر اور بے قرار ہو جائے۔

(۲)

ساونڑ ڈینہہ سُہاگ دے ھر دم مینگھ ملہار

حل لغات:۔ ساونڑ:۔ گرمیوں میں برسات کا مہینہ۔ سوہاگ:۔ عیش و عشرت، عروس۔ مینگھ:۔ بادل۔ ملہار:۔ ابر آلود آسمان

ترجمہ:۔ ساون کے یہ دن سوہاگ اور خوش وقتی کے ہیں اور ہر دم بادل چھائے ہوئے ہیں۔

(۳)

رَل کر ساتھ گذاروں جوبھن دے دن چار

حل لغات:۔ رَل کر:۔ اکٹھے ہو کر، مل کر۔ جوبھن:۔ جوبن، خوشی، خرمی۔

ترجمہ:۔ اے دوست یہ جوبن کے چار دن تو اکٹھے مل کر بسر کریں۔

(۴)

موت سُنیندی سَولی، ونجناں وار و وار

حل لغات:۔ سَولی:۔ نزدیک، قریب، سر پہ۔ وار و وار:۔ باری باری، ایک محاورہ ہے اس سے مقصد یہ لیا جاتا ہے،

کہ ہفتہ کے سات دنوں کے اندر ہی اندر یہ کام ہوگا، واری، واری، باری باری، یکے بعد دیگرے۔

ترجمہ:۔ موت سر پر آئی ہوئی سنی جاتی ہے اور انہیں واروں (دنوں) میں جانا ہی ہوگا۔

(۵)

چیتر بہار سہاوں کرکے ہار سنگار

حل لغات:۔ چیتر:۔ ماہ چیت، بہار کا مہینہ۔

ترجمہ:۔ اے محبوب، ہار سنگار کرکے چیت کے ایام بہار رِل کر بہائیں۔

(۶)

پلہر پانی پیوں تھیا تھل باغ بہار

حل لغات :- پلھر پانی :- وہ بارش کا پانی جو ریگستانوں کے نشیبوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ تھل :- ریگستان کے کف دست میدان
ترجمہ :- ریگستان کے سنسان تھل بارش کے فیض سے باغ و بہار ہو گئے ہیں، آؤ چل کر پلھر پانی پئیں۔

(۷)

خوش تھی نینہہ نبھاؤں ۔۔۔ رُس نا سانول یار

حل لغات :- نینہہ نبھاؤں :- محبت کے مسرت اوٹھائیں، لطف حاصل کریں۔ رُس :- مصدر رُسن ؔ سے امر کا صیغہ روٹھ۔
ترجمہ :- اے سانولا محبوب، ناراض نہ ہو، یہ پرکیف محبت کا سماں خوش گذاریں۔

(۸)

توں بن جیوݨ اوکھا ۔۔۔ ڈُوکھڑے تار وتار

حل لغات :- تار وتار :- بہت، بکثرت، سر سے اوپر گذرا ہوا پانی۔
ترجمہ :- اے دوست تیرے بغیر زندگی مشکل ہے، اور درد و دُکھ کا دریا چڑھا ہوا ہے۔ اور سر سے اونچا ہو گیا ہے۔

(۹)

یار فرید نہ وسرے ۔۔۔ دِل کیتم لاچار

حل لغات :- وسرے :- بھُولے، فراموش ہو۔
ترجمہ :- اے فرید جس محبوب دوست نے دل کو مجبور کر دیا ہے۔ خدا کرے وہ تو کبھی نہ بھولے اور ہمیشہ یاد رہے

کافی نمبر ۵۵

ناکر بے پرواہی وو یار ۔۔۔ رل سانول ماہی وو یار

حل لغات:۔ بے پروائی:۔ استغنا۔

ترجمہ:۔ اے سانولے محبوب آجا! اور دل، بے پرواہی نہ کر

(۲)

بَٹھ پیا رنگ پور دا پرنیوݨ توں بن جیوݨ ڈکھڑا تھیوݨ

سمجھاں موت وِساہی وو یار

حل لغات:۔ رنگپور:۔ ہیر کے سسرال کی بستی کا نام رنگپور تھا۔ پرنیوݨ:۔ بیاہا جانا، شادی کرنا۔ وِساہی:۔ فریب، دھوکا، افاقہ، موت کے قریب بیمار کو جو عارضی افاقہ ہوجاتا ہے، اُس کو بھی وساہی کہتے ہیں، نزدیک، قابل رسائی۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تیرے سوا بغیر، زندگی دُوکھی ہے، رنگپور میں شادی کا ہوجانا بھی بھاڑ میں جائے، یہ عارضی خوشی ہے، جیسے میں موت کا افاقہ سمجھتی ہوں۔

(۳)

باجھوں تیڈے باجھ اجائی امڑی بابل بھیݨیں بھائی

پھر دی دل توں لاہی وو یار!

حل لغات:۔ باجھوں:۔ بغیر، تیرے سوا۔ باجھ:۔ آسرا، سہارا، تکیہ، اُمید۔ اَجائی:۔ رائگاں، بے فائدہ۔ امڑی:۔ ماں۔ بابل:۔ باپ۔

ترجمہ:۔ تیرے سوا اور تمام آسرے اور سہارے بیکار ہیں، حتیٰ کہ ماں باپ اور بہنوں بھائیوں کو میں نے دل سے محو کر دیا ہے (اُتاری پھرتی ہوں) اُن سے بھی بیزار ہوں۔

(۴)

کینویں سکیں تینڈیں ولدی توڑا اصل دی روز ازل دی

ہیر رانجھن دی آہی وویار

حل لغات:۔ تتیئیں:۔ اگر اس کو بالفتح تتنیں پڑھا جائے تو اس کے معنی والدین کے وطن، تپن، اور اگر اس کو بالکسر تتنیں پڑھا جائے تو اس کے معنی سہیلیوں کے ہونگے۔ وَلدِی:۔ واپس آتی۔

ترجمہ:۔ انتہائی اصل اور روز ازل سے ہیر تو رانجھا کی ہو چکی تھی، اُس کے دامن کو چھوڑ کر کس طرح میکے اور سہیلیوں میں واپس آسکتی تھی۔

(۵)

چائی جائی عشق وہنوائی پیت سوا ہئی ریت نہ کائی

بے واہی بے ٹھائی وویار

حل لغات:۔ چائی:۔ اُٹھا کر بچے کو کھلانا۔ جائی:۔ پیدا ہوئی۔ عشق وہنوائی:۔ عشق ومحبت کے دریا میں غسل کیا ہوا۔ ریت:۔ راہ ورسم، کاروبار، شغل۔ بے واہی بے ٹھائی:۔ واہ، پناہ۔ ٹھاہ۔ اتفاق، دوستی۔ بے واہی بے پناہی، بے نوا۔ بے ٹھائی۔ بے یار و مددگار۔

ترجمہ:۔ محبت کے سوا مجھے تو کوئی اور کام نہیں ہے، عشق میں پیدا ہوئی، محبت ہی کے گود میں پلی، محبت کے دریا میں نہائی، میں تو اس کے سوا کسی اور راہ ورسم کو جانتی نہیں، اگرچہ بیچارگی اور کس مپرسی کی حالت میں ہوں۔

(۶)

وسریا رنگ محل چچکانہ جھنگ سیالیں تے گھیانہ

لایو کیبر جاہی وویار

حل لغات:۔ چچکانہ:۔ چچا والا۔ کیبر:۔ تیر۔ خدنگ۔ خنجر۔ جاہی:۔ بہدف، موقعہ پر، نشان پر۔

ترجمہ:۔ اے محبوب! تو نے محبت کا ایسا بر ہدف تیر مارا ہے، کہ جھنگ سیال، گھیانہ اور چچا کا رنگ محل سب کچھ بھول گئے۔

(۷)

دھوڑ مہینڈی نور اکھینڈا ٭ پاہ ہنباہ ہے مان ہنیڈا
ڈیوم حال گواہی وویار

حل لغات:۔ دھوڑ،۔ غبار، خاک پا دھول مہیں دی، بھینسوں کی۔ پاہ اور ہنباہ،۔ دونوں مویشیوں کے گوبر کو کہتے ہیں اول الذکر سوکھے ہوئے گوبر کو اور ہنباہ عام گوبر کو کہتے ہیں جس کے اُپلے بنائے جاتے ہیں جہینڈا،۔ میرا۔

ترجمہ:۔ میری حالت شہادت دے رہی ہے کہ محبوب کے بھینسوں کا غبار پا بھی میرے آنکھوں کا نور ہے، اور ان مویشیوں کے گوبر میرے فخر و مباہات کا موجب ہیں۔ اسی مضمون پر حضرت حافظ کا شعر ہے ؎

اے نسیم سحری خاکِ درِ یار بیار ٭ تا کند حافظ ازو دیدۂ دل نورانی

(۸)

سہجوں سرخی مہندی لیساں ٭ کجلہ پیساں مانگھ ہنبیساں
جے تھیوں میں ڈو راہی وویار

حل لغات:۔ میں ڈو۔ میری طرف، میری جانب۔ راہی،۔ مسافر، روانہ

ترجمہ:۔ اگر محبوب دلنواز میری طرف آئے، تو میں خوشی خوشی سرخی لگاؤں گی، مہندی لگاؤں گی، کاجل آنکھوں میں لگاؤں اور مانگ بناؤں گی۔

(۹)

آپے تخت ہزاروں آیا ٭ ہیرے کارن چاک سڈایا
سٹ کر شوکت شاہی وویار

حل لغات:۔ تخت ہزارہ،۔ ہزارہ شہر کا تخت شاہی جس کو رانجھا چھوڑ کر ہیر کے عشق میں مبتلا ہوا۔ چاک،۔ چرواہا۔

ترجمہ:۔ محبوب رانجھا خود ہی تخت، بخت اور شوکت شاہی چھوڑ کر ہزارہ سے آیا، اور ناچیز ہیر کی محبت میں چرواہگی تک قبول کی۔

(۱۰)

برہوں فریدؔ تھیوسے ساتھی جیں ڈینہہ راول پا کر جھاتی

جادو مرلی واہی وو یار

حل لغات:۔ ساتھی:۔ رفیق، ہمدم، ہمراہ۔ راول:۔ محبوب۔ جھاتی پانا:۔ جھانکنا۔ مرلی واہی:۔ مرلی بجائی، بنسری چھیڑی

ترجمہ:۔ جس دن سے محبوب راول نے جھانک کر جادو بھری بنسری بجائی اُسی دن سے غم فراق اور شغل عشق ہمارا دمساز اور ساتھی ہے۔

کافی نمبر ۵۶

(۱)

نا کر کیچ وِنجݨ دی، رہو برو چل یار،

حل لغات:۔ وِنجݨ:۔ مصدر بمعنی جانا۔

ترجمہ:۔ اے دوست! کیچ جانے کا قصد نہ کر، اور یہیں رہ جا۔

(۲)

عشق لیوسے پُٹھڑا بُھل گیا کُل کم کار

حل لغات:۔ پُٹھڑا:۔ اُلٹا، انوکھا۔

ترجمہ:۔ ایسا انوکھا عشق ہم نے رگایا ہے، کہ سب کاروبار بھول گئے ہیں۔

(۳)

جان جگر وچ ڈوکھڑے سینے سُول ھزار

حل لغات:۔ ڈوکھڑے:۔ دوکھ، درد۔ سُول:۔ رنج، درد۔

ترجمہ:۔ جان وجگر میں بہت دُکھ موجود ہیں اور سینے میں بھی ہزار درد ہیں۔

(۴)

باجھوں مارو مٹھڑے پار ڈِسے گھر بار

حل لغات:۔ باجھوں:۔ بغیر، سوائے۔ مِٹھڑے:۔ میٹھا، شیریں اور محبوب۔ پار:۔ جنگل، دشت وبیاباں۔

ترجمہ:۔ پیارے محبوب کے بغیر گھر بار ویرانہ اور جنگل نظر آتے ہیں۔

(۵)

توں بِن ہوت پیارا سیجھ تھئی کل خار

حل لغات:۔ ہوت:۔ سسی کے محبوب پنل کی ذات ہوت بلوچ تھی۔ اسلئے ہوت محبوب کو کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اے پیارے محبوب (ہوت) تمہارے بغیر پھولوں کی سیج بھی خار ہو گئی ہے۔

(۶)

رَل مِل یار ھمیشہ ماݨوں چیتر بہار

حل لغات:۔ ماݨوں:۔ لطف اُٹھائیں، خوشی خوشی زندگی گذاریں۔ چیتر:۔ چیت کا مہینہ، بہار کے دن۔

ترجمہ:۔ اے محبوب ہمیشہ چیت بہار کے دن مل جل کر اکٹھے گذاریں اور وصل کے لطف اوٹھائیں۔

(۷)

نینہہ نبھاوݨ اَوکھا　　اکھیاں زار و زار

حل لغات:۔ اَوکھا مشکل

ترجمہ:۔ محبت کا نباہ مشکل ہے، روتے روتے آنکھیں بھی زار و نزار ہو گئی ہیں۔

(۸)

ڈھول فرید دے کولھوں　　ساری عمر گذار

حل لغات:۔ ڈھول:۔ محبوب۔ کولھوں:۔ پاس، نزدیک۔

ترجمہ:۔ اے محبوب ڈھول، ساری عمر فرید کے پاس رہ کر گذار۔

کافی نمبر ۵۷

(۱)

نینہہ اولڑی چوٹک لائی　　تن من کیتس چکنا چور

حل لغات:۔ اولڑی:۔ ٹیڑھی، انوکھی، الٹی۔ چوٹک:۔ چوٹ، ضرب۔ چکنا چور:۔ ریزہ، ریزہ۔

ترجمہ:۔ محبت نے انوکھی چوٹ لگا کر تن بدن کا چکنا چور کر دیا ہے۔

(۲)

ماہی باجھوں کینویں گذراں　　سوز گھنیرے ڈوکھ ہزاراں

پووِن تتی کوں پلپل پور

حل لغات :۔ گھنیڑے :۔ گھٹے ، زیادہ ، بے شمار ، بکثرت۔ تتی ، تپیدہ دل ، سوختہ جگر ، عاشق۔ پور :۔ دورے۔ افکار

ترجمہ :۔ محبوب کے بغیر میں کس طرح زندگی بسر کروں ، اُس کے فراق میں تو سوز جلن اور دُکھ بے شمار ہیں ، اور پھر دم بدم عاشق کو درد و سوز کے دورے پڑتے رہتے ہیں۔

(۳)

سیجھ سُتی نیناں نِندر نہ آندی   کیکر گذرے رین ڈکھاندی

دل دا ڈھولا چھڈ گیا دُور

حل لغات :۔ نِندر :۔ نیند ، خواب ، کیکر :۔ کیونکر ، کس طرح۔ رین :۔ رات ، شب۔ چھڈ گیا ، چھوڑ گیا۔

ترجمہ :۔ محبوب دل نواز چونکہ مجھے مبتلائے فراق چھوڑ کر دور چلا گیا ہے ، اُس کے ہجر میں شب غم کس طرح بسر ہو ، سیج پر سوئی ہوئی کو بھی نیند نہیں آتی ، (غم سے نڈھال اور مضطرب ہوں)

(۴)

پِٹدیاں کھپدیاں عمر نبھاوے   سوہنے باجھ آرام نہ آوے

درد وسایا قہر کلور ،

حل لغات :۔ پِٹدیاں کھپدیاں :۔ روتے پیٹتے ، آہ و زاری کرتے ، وسایا :۔ وساون مصدر سے ماضی برسایا۔ کلور :۔ سخت

ترجمہ :۔ روتے پیٹتے ہوئے عمر گذر رہی ہے ، سوائے محبوب کے آرام کی کوئی صورت نہیں ، درد فراق نے اور بھی غضب اور قہر کر دیا ہے۔ تپدیاں پڑھا جائے۔ تو اس کا ترجمہ سوز دروں سے جلتی ہوئی۔

نوٹ :۔ ایک نسخہ مطبوعہ میں تپدیاں سکدیاں بھی ہے۔

(۵)

گمراہی سب زہد عبادت شاہد مستی عین ہدایت
جس جا کیتا عشق ظہور

حل لغات:۔ زہد اور عبادت:۔ ہم معنی ہیں۔ شاہد مستی :معشوق مجازی پر فریفتہ ہونا۔

ترجمہ:۔ جس جگہ حضرت عشق ظاہر ہو وہاں مجازی محبت بھی عین ہدایت ہے یعنے حقیقت کی رہنما ہے، لیکن زہد وعبادت، ریاضت یہ سب گمراہی ہو جاتی ہے (کیونکہ اس میں خلوص اور محبت نہیں رہتی)

متاب از عشق رو گرچہ مجازی است کہ آں بہر حقیقت کارسازی است (جامی)

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند قوت بازو و تقوی را محل،

(۶)

نور حقیقی گھونگھٹ کھولے اوٹھ گئے اولے بھج پئے بھولے
ہر جا ایمن ہر جا طور

حل لغات:۔ نور حقیقی:۔ مراد محبوب قادر ذات باری تعالی۔ گھونگھٹ:۔ پردہ، نقاب، آنچل۔ اولے بروزن تولے حجاب، پردہ داری۔ بھج گئے بھولے:۔ محاورہ ہے، شکوک مٹ گئے، شبہات ٹوٹ گئے۔ ایمن:۔ اس وادی کا نام جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام دیدار الہی سے پہلے جاکر مقیم ہوئے تھے۔ طور:۔ اس پہاڑ کا نام جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلیمی مرحمت ہوا تھا۔

ترجمہ:۔ جب حسن حقیقی آشکارا ہو گیا اور حجاب اُٹھ گیا، شک وشبہات کی دیواریں سب ٹوٹ گئیں تو اس وقت وصال میں ہر وادی وادی ایمن ہے، ہر جگہ کوہ طور ہے۔

شرح:۔ اس بند میں حضرت نے محبوب حقیقی کے وصال کی کیفیت ظاہر فرمائی ہے۔ اور اسی لذت اور حقیقت آگاہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب سالک اپنے شکل اور تکلیف دہ مراحل سلوک طے کر کے ایسے مقام پر پہونچتا ہے

جہاں تجلیات نور اُس کا استقبال کرتی ہیں اور حقیقی نورانیت بے حجاب ہو کر اُس کے سامنے آجاتی ہے۔ اُس وقت تمام پردے اور حجاب اُٹھ جاتے ہیں اور شبہات کے حصار ٹوٹ جاتے ہیں، وہ ایسا مقام ہوتا ہے کہ پھر سالک کے لئے ہر جگہ وادی ایمن اور ہر مقام کوہ طور نظر آتا ہے، جلوہ دیدار جمال سرمدی سے اُس کے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں، اور سینہ نور الٰہی سے منور ہو جاتا ہے۔

(۷)

فخر جہاں ہک رِیت سُجھائی ارضی تھیا ہک بار سمائی
ظلمت بن گئی نور و نور

حل لغات:۔ ریت:۔ رسم، طریق، ترکیب۔ ارضی:۔ ارض زمین والا، خاکی، اصطلاح تصوف میں سفلی۔ سمائی:۔ سما یعنے آسمان والا، اصطلاح تصوف میں علوی، نوری۔

ترجمہ:۔ حضرت فخر جہاں (مرشد حضرت خواجہؒ) نے ایک ایسی ترکیب بتلائی ہے جس عمل سے دل روشن ہو گیا، اور خاک کا پتلا نورانی مخلوق کا ہم پایہ بن گیا ہے، اور تمام دل کی تاریکی "نور علی نور" ہو گئی ہے۔

شرح:۔ حضرت میاں فخر الدین (فخر جہاں) صاحب علیہ الرحمتہ آپ کے بڑے بھائی اور مرشد تھے، ان کی طرف اشارہ فرما کر کہتے ہیں کہ فخر جہاں نے وہ عمل تبلایا ہے، جس سے عالم ملکوت کے اسرار کھل گئے ہیں اور خاکی پتلا (مراد وجود خویش)، نورانی عالم میں پہونچکر سماوی بن گیا ہے، اور جو ظلمت (تاریکی)، اُس کے قلب پر محیط تھی۔ وہ زنگ دور ہو کر دل منور اور روشن ہو گیا ہے۔

نوٹ:۔ ایک نسخہ میں "ہک بات" بھی لکھا ہوا ہے۔

(۸)

نیت فرید نماز شہودی، ہر شے میں ہے رمز وجودی
سٹ ملوا نے جو مذکور

حل لغات:۔ نیت:۔ صیغہ امر نیتن مصدر سے نیت کر کے شروع کرنا مصروف ہونا۔ شہودی اور وجودی کی تشریح فرہنگ میں دیکھو۔ رمز:۔ اشارہ۔ سٹ:۔ صیغہ امر سٹن مصدر سے پھینک دے، ترک کر۔ ملوانڑے:۔ مُلا کی تصغیر۔ جو:۔ سندھی لفظ اضافت کا۔ مذکور:۔ ذکر، تذکرہ۔

ترجمہ:۔ اے فرید! مُلانوں کی تاویلات اور باتوں سے باز آ کر شہودی نماز میں مصروف ہو جا، اور یہ یقین کر لے، کہ دنیا کی ہر شے میں اُسی کے وجودی اشارے موجود ہیں، ہر شے اپنے خالق کے وجود کی طرف عارف کو توجہ دلاتی ہے۔

کافی نمبر ۵۸

(۱)

ول کہیں ڈو کھڑے وڈے ڈیندیں سانول ولڑی برما گیوں سوہنڑا یار

حل لغات:۔ ول:۔ پھر، دوبارہ۔ ڈو کھڑے:۔ دکھڑے، دُکھ، رنج۔ ڈیندیں:۔ دیتا ہے۔ سانول:۔ محبوب ملیح۔ ولڑی برما گیوں:۔ دل چھین گیا، محبت کر کے پھسلا گیا۔ سوہنڑا:۔ حسین، خوبصورت

ترجمہ:۔ اے محبوب ملیح اے حسین یار جب تو دل برما کر لے گیا تو پھر اور زیادہ دکھ رنج کیوں دیتا ہے۔

(۲)

کنے کنے بُندے گل جھپ مالاں انہد بین بجا گیوں سوہنڑا یار

حل لغات:۔ کن:۔ کان۔ بُندے:۔ بالیاں۔ جھپ:۔ مالا، جاپ کرنے کی مالا، تسبیح۔ انہد بین:۔ تصوف کی وہ واردات جس میں کانوں میں شور سنائی دیتا ہے۔

ترجمہ:۔ کانوں میں بالیاں اور گلے میں مالا پہن کے تو نے انہد کی بین اے حسین دوست بجائی ہے (یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں، کانوں میں بُندے اور گلے میں مالا پہن کر انہد کی بین بجائی، اور دلڑی موہ لی ہے۔

(۳)

راول جوگی شاہ حُسن دا پرم جڑی جُڑ لاگیوں سوہنا یار

حل لغات:۔ جوگی:۔ یوگی۔ پرم جڑی:۔ محبت، پریم کا پودا، آتش عشق۔ جڑی:۔ چنگاری، یا جڑی بوٹی مراد ہے۔

ترجمہ:۔ اے راول جوگی تو حسن کا بادشاہ ہے اور تو پریم کا پودا خوب لگا گیا، یا محبت کی آگ خوب لگا گیا ہے۔

(۴)

اکھیاں سحری سحر کماون جادو چوٹ چلا گیوں سوہنا یار

حل لغات:۔ اکھیاں:۔ آنکھیں۔ سحری:۔ جادوگر۔ سحر کماون:۔ جادو کرتی ہیں۔

ترجمہ:۔ جادو بھری آنکھیں مسحور کن ہیں، اے حسین دوست تو نے جادو کی خوب چوٹ لگائی ہے۔

(۵)

سوز تپش موجود ہمیشہ بھا برہوں بھڑ کا گیوں سوہنا یار

حل لغات:۔ بھا:۔ آگ۔ برہوں:۔ عشق۔

ترجمہ:۔ سوز اور تپش ہمیشہ موجود رہتے ہیں، اے حسین دوست تو عشق کی آگ خوب بھڑکا گیا ہے۔

(۶)

لا کر یاری یار وساریو کھوٹ فریب کما گیوں سوہنا یار

حل لغات:۔ وساریو:۔ بسارنا، یاد نہ کرنا، بھلانا۔ کھوٹ:۔ جھوٹ، مغالطہ دلایا۔

فریب کماونڑ:۔ دھوکا دینا۔

ترجمہ:۔ یاری لگا کر دوست تم نے بھلا دیا، اے حسین دوست، تو نے کھوٹ اور فریب کمایا، اور دھوکا دیا۔

(۷)

کلہری چھڈ کے کیچ سدھایوں پربھت روہ رولا گیوں سوہنا یار

حل لغات:- کلہری:- اکیلی۔ چھڈ کے:- چھوڑ کے۔ سدھایوں:- گیا، سیدھا چلا گیا۔ پربھت:- صحیح پربت۔ روہ:- پہاڑ۔

ترجمہ:- مجھ کو اکیلا چھوڑ کر تو کیچ کی طرف چلا گیا، اے حسین دوست پہاڑ اور پربت میں مجھے آوارہ اور پریشان کر گیا۔

۸

توں بن یار فریدؔ ڈکھاں وچ سولیں جان اڑا گیوں سوہنا یار

حل لغات:- توں بن:- تیرے سوا۔ ڈکھاں:- رنج۔ وچ:- میں۔ دل اڑا گیوں:- دل کو اٹکا گیا، پھنسا گیا۔

ترجمہ:- تیرے سوا اے یار فریدؔ رنج و تکلیف میں ہے اے حسین دوست درد میں یہ جان پھنسا گیا۔

کافی نمبر ۵۹

(۱)

وے توں سانولا نہ مار نیناں دے تیر

حل لغات:- سانول:- محبوب ملیح۔ نیناں:- آنکھیں جمع نین کی۔

ترجمہ:- اے محبوب ملیح! آنکھوں کے تیر مت چلا، اور عاشقوں کے دل بیتاب نہ کر۔

(۲)

اکھیاں شرکارن نت تکھیاں ہن پاپی بے پیر

حل لغات :۔ اکھیاں :۔ آنکھیں۔ کارن :۔ واسطے۔ نت :ہمیشہ۔ بکھیاں :بھوکی ہیں۔ ہن :۔ ہیں۔ پاپی :۔ گنہگار، ظالم۔
ترجمہ :۔ آنکھیں ہر وقت فتنہ و فساد کے لئے تیار ہیں اور ظالم بے پیر ہیں، کسی کا کہنا نہیں مانتیں۔ ان کو کوئی روکنے والا ہی نہیں

(۳)

زلفاں مشکیں بنھ بنھ ڈیون ولڑی کوں تعزیر،

حل لغات :۔ بنھ بنھ :۔ باندھ باندھ کر۔ ڈیون :۔ دیتی ہیں۔ تعزیر :۔ سزا۔
ترجمہ :۔ زلفیں زنجیر گیسو سے دِل عشاق کو کس کس کر سزائے محبت دیتی ہیں۔

(۴)

تیڈڑے نال ہے سانول ہتناں دل لانون تقصیر

حل لغات :۔ تیڈڑے :۔ تیرے۔ نال :۔ ساتھ۔ لانوݨ :۔ لگانا۔ تقصیر :۔ گناہ، اس زبان کا یہ ایک محاورہ ہے تقصیر پئے گئی یعنے آئندہ مشکلات کا بہانہ بن گیا۔
ترجمہ :۔ اے ملیح و حسین دوست تیرے ساتھ تو دل کا لگانا ہی مشکلات کا بہانہ بن گیا، دل لگانے سے ہماری شامت ہی آ گئی۔

(۵)

ناز نہورے غمزے تیڈڑے مصحف دی تفسیر،

حل لغات :۔ نہورے :۔ انداز۔ تیڈڑے :۔ تیرے۔ مصحف :۔ قرآن پاک۔ تفسیر :۔ تشریح۔
ترجمہ :۔ تیرے ناز و انداز اور غمزے اس قدر دلکش اور اثر انداز ہیں کہ گویا قرآن پاک کی تفسیر ہیں۔
تشریح :۔ حدیث شریف میں آتا ہے حضرت عائشہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت پوچھا گیا تو آپنے جواب دیا

وَکَانَ خُلُقُہٗ اُلْقُرْاٰنُ کہ آپکا اخلاق قرآن مجید ہے، خواجہ علیہ الرحمۃ کا یہ شعر اسی حدیث کا ترجمہ ہے، اور سبحان اللہ کس قدر حسین ترجمہ ہے۔

(۶)

کاکل پیٹیاں نانگ وراد ہا   ڈٹھڑیں چڑھم سر ریر

حل لغات:۔ کاکل :۔ گیسو، زلف۔ نانگ :۔ سانپ۔ وراد ھا :۔ آگیا، گھر گیا۔ ڈٹھڑیں :۔ دیکھتے ہی۔ سر ریر چڑھنا :۔ محاورہ ہے، رونگٹے کھڑے ہونا۔ پیٹیا :۔ سانپ کی ایک قسم ہے، جو ریگستان میں ہوتا ہے اور سانس (تنفس) کے ذریعہ زہر موہنہ میں ڈال کر انسان کا خاتمہ کر دیتا ہے اُس کو ساہ پیونا بھی کہتے ہیں اور پیونا بھی یعنی سانس کے پینے والا

ترجمہ :۔ محبوب کی زلفیں گویا ساہ پیونا سانپ ہیں، جن کو دیکھتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(۷)

جھوکاں آن سولڑیاں سینگا!   نین لوڑھیندے نیر

حل لغات:۔ جھوک :۔ ڈیرہ، ریگستان کے لوگ جو عارضی قیامگاہیں بنا لیتے ہیں اُن کو جھوک کہتے ہیں۔ سولڑیاں :۔ سولیاں، قریب، نزدیک۔ سینگا :۔ اے ہم عمر دوست۔ لوڑھیندے :۔ بہاتے ہیں۔ نیر :۔ ندیاں، نالے۔

ترجمہ :۔ اے ہم عمر محبوب! تیرے فراق میں رو رہا ہوں، اور آنسو کی ندیاں آنکھوں سے جاری ہیں، تو مہربانی کر اور اپنے ڈیرے میرے قریب آکر لگا۔

(۸)

پاہ ہنبھاہ اوگار گیندی   میں لیکھے اکسیر

حل لغات:۔ پاہ، ہنبھاہ، اگار :۔ یہ تینوں لفظ قریبا ہم معنی ہیں وہ گوبر جو خشک ہو کر پس جائے اور گرمی کی صورت اختیار کرلے۔ گیندے :۔ گایوں کے۔ میں لیکھے :۔ میرے لئے، میری سمجھ میں۔

ترجمہ:۔ گایوں کے گوبر اور اس کی خاک میرے واسطے اکسیر ہے اسلیئے کہ وہاں میرا محبوب مہینوال رہا ہے۔

(۹)

وٹھ کنوں تھئی دھرتی تھلڑی ساگی ملک ملہیر

حل لغات:۔ وٹھ:۔ برسات۔ دھرتی:۔ زمین تھلڑی:تھل، ریگستان کے کف دست وسیع میدان۔ ساگی:۔ بعینہٖ۔
ترجمہ:۔ برسات کی وجہ سے زمین بعینہٖ ملک ملہیر بن گئی، یعنے نمونہ جنت بن گئی ہے۔

(۱۰)

رلڑے سجن سہاؤں تھلڑے کارو، گگی، کیڑ،

حل لغات:۔ رلڑے:۔ ساتھ ہی تھلڑے، کارو، گگی، کیڑ:۔ یہ سب مقامات کے نام ہیں۔ یا یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں،
کارو:۔ کالا، سیاہ۔ گگی:۔ بھورے، گندمی رنگ کی۔ کیڑ:۔ ریت۔
ترجمہ:۔ اے دوست خدا کرے تھلڑے، کارو، گگی اور کیڑ کے مقامات پر ہم اکٹھے رہیں اور ساتھ ساتھ مل کر انکا لطف اُٹھائیں

(۱۱)

جیسلمیر نرہائی مانوں تھی ڈوہیں کھنڈ کھیر

حل لغات:۔ جیسلمیر:۔ مقام کا نام ہے۔ نرہائے:۔ اکیلے، بے خوف، آزادانہ۔ مانوں:۔ لطف سے گذاریں۔ ڈوہیں:
دونو۔ کھنڈ کھیر:۔ شیر و شکر۔
ترجمہ:۔ دونو شیر و شکر ہو کر جیسلمیر میں آزادانہ بسر کریں اور لطف اُٹھائیں۔

(۱۲)

تھل چتر انگ اندر میں سسی بیلیں ہیٹیں ہیر

حل لغات :- چتر انگ :- ریگستان کے میدانی زمین کی ایک قسم۔ بیلیں :- جمع بیلہ کی جنگل۔ بیٹیں :- جمع بیٹ کی لب دریا کی پُر از ریگ زمین۔

ترجمہ :- سسی تھل چتر انگ میں فنا کے گھاٹ اُتری اور ہیر جنگل اور بیٹوں میں۔

تشریح :- اس شعر میں حضرت خواجہ نے عشق ناکام کا انجام تبلایا ہے، اور اس بیان کے لئے سسی، پنوں کی عاشق اور ہیر رانجھا کی عاشق کی تمثیل دے کر ظاہر فرمایا ہے کہ سسی توریت کے ٹیلوں اور میدان میں اور ہیر لب دریائی جنگلوں اور بیٹوں میں حیران اور پریشان ہوئیں۔

(۱۳)

روز ازل دا تیڈا ساڈا مال مویشی سیر ،

حل لغات :- روزِ ازل :- پہلا دن جب مخلوق کی روحیں پیدا کی گئی تھیں۔ تیڈا ساڈا :- تمہارا ہمارا۔ سیر :- ساجھی، مشترکہ۔

ترجمہ :- اے محبوب ازل کے دن ہی سے مال مویشی میں تم ہم شریک ہیں، یعنے ہمارے تعلقات کا پیوند روز ازل سے ہے، تازہ محبت نہیں ہے۔ میری کائنات تیرے لئے ہے اور تیرا اول میرے لئے۔

(۱۴)

جانوں ٹ لادا ملک تساڈا تن من سیس سریر

حل لغات :- جانوں ٹ لادا :- پیدا ہونے کے دن سے۔ تساڈا :- تمہارا۔ سیس :- سر۔ سریر :- جسم۔

ترجمہ :- روزِ پیدائش ہی سے میرا تن من سر اور روح و جسم آپ کی ملکیت میں ہے، یعنے میں اپنا سب کچھ روز ازل سے آپ کی بھینٹ چڑھا چکا ہوں۔

(۱۵)

کوجھی کملی تیڈے ناں دی ناکر یار کریر ، ،

حل لغات:۔ کوجھی:۔ غیر حسین، بدصورت۔ کملی:۔ دیوانی۔ ناں:۔ نام۔ کریہہ:۔ ناک چڑھانا، پسند نہ کرنا، گریز، نفرت۔

ترجمہ:۔ میں بدصورت دیوانی تمہارے نام پر بیٹھی ہوں اے دوست اب نفرت نہ کر، میں جو کچھ بھی ہوں، تیرے نام پر وقف ہوں اور تیری ہو چکی ہوں۔

(۱۶)

مونجھاں دوست تے خوشیاں دشمن سکھ ویری ڈوکھ ویر

حل لغات:۔ مونجھ:۔ ملال۔ ویری:۔ دشمن۔ ویر:۔ بھائی بند۔

ترجمہ:۔ سلسلہ محبت میں رنج وغم دوست ہیں مسرتیں دشمن ہوگئی ہیں عیش وآرام عدو اور درد وتکلیف بھائی بند ہیں۔

(۱۷)

جانی جوڑ چلایو کانی سندھ سندھ دے وچ پیڑ

حل لغات:۔ کانی:۔ تیر محبت۔ سندھ سندھ:۔ جوڑ جوڑ، بند بند۔ پیڑ:۔ درد۔

ترجمہ:۔ اے دوست تو نے خوب تیر چلایا جس کے باعث بند بند اور جوڑ جوڑ میں درد وتکلیف ہے۔

(۱۸)

بٹھ چوچک بٹھ کھیڑے بھیڑے توں ناں تھی دلگیر

حل لغات:۔ کھیڑے:۔ ہیر کے قریبی رشتہ دار۔ بھیڑے:۔ خراب، گندے۔ چوچک:۔ ہیر کے والد کا نام تھا۔
دلگیر:۔ اداس، مغموم، متفکر، پریشان۔

ترجمہ:۔ چوچک اور بدکردار کھیڑوں کو بھاڑ میں جھونک صرف تو ایک پریشان نہ ہو۔

تشریح:۔ حضرت خواجہ نے یہ شعر ہیر کی زبان سے ارشاد فرمایا ہے، وہ اپنے محبوب رانجھے کو کہتی ہے، اے محبوب دلنواز میں نے تیری محبت میں چوچک اور کھیڑوں تک کو بھلا دیا ہے، اسلئے تو آزردہ اور پریشان نہو۔

(۱۹)

ڈٖتھوڑ ڈٖیہہ کوراڑا تھیوے واہ سکدی تاثیر

حل لغات:۔ کوراڑا:۔ سخت۔ سک:۔ محبت

ترجمہ:۔ سبحان اللہ یہ جذب محبت کی تاثیر ہے۔ میں جتنی زیادہ اس سے محبت کرتا ہوں اتنا ہی زیادہ وہ سنگدل ہو کر دُور بھاگتا ہے۔

(۲۰)

رو رو تُنلیں پیاں ناسوراں دل وچ سَو سَو چیر

حل لغات:۔ تُنلیں:۔ آنکھوں کے کنارے، گوشۂ چشم۔ ناسور:۔ زخم جو اچھا ہونے والا نہ ہو۔

ترجمہ:۔ رو رو کر آنکھوں میں ناسور ہو گئے ہیں اور دل میں سینکڑوں زخم ہیں۔

(۲۱)

عُریانی دی خلعت مِلڑی سوہنجبر دی جاگیر

حل لغات:۔ عریانی:۔ ننگاپن، برہنگی۔ خلعت:۔ پوشاک۔ مِلڑی:۔ ملی۔ سوہنجبر:۔ جنگل، بیلہ۔

ترجمہ:۔ عشق نے عریانی کا خلعت عطا فرمایا اور جنگل کی جاگیر عنایت کی یعنے ننگ دھڑنگ اب جنگلوں میں پھر رہے ہیں

شوق ہر رنگ رقیب سروساماں نکلا قیس تصویر کے پردہ میں بھی عریاں نکلا (غالب)

(۲۲)

ہو ہو پھکڑی شہر خواری ساڈی ہے توقیر

حل لغات:۔ ہو ہو:۔ ہائے ہائے۔ پھکڑی:۔ شہرت، فضیحت۔ توقیر:۔ عزت۔

ترجمہ:۔ ہماری عزت اب یہ رہ گئی ہے کہ ہر جگہ ہائے ہائے ہوتی ہے اور ہر جگہ خواری فضیحت اور تشہیر ہوتی ہے۔

(۲۳)

غوث قطب سب توں توں صدقے کون فرید فقیر

حل لغات:۔ توں توں:۔ تم پر۔

ترجمہ:۔ اے یار سب غوث قطب تم پر قربان ہوتے ہیں، یہ فرید بیچارا کیا ہے جو قربان نہ ہو۔

کافی نمبر ۶۰

(۱)

ہر صورت وچ آوے یار کر کے ناز ادا لکھ وار

حل لغات:۔ لکھ وار:۔ لاکھ بار

ترجمہ:۔ دوست ہر صورت میں جلوہ گر ہو کر آتا ہے اور لاکھوں قسم کی ناز و ادا کے ساتھ دل کو مائل کرتا ہے۔

(۲)

حسن ملاحت برہوں لچھائے رمز نزاکت بھا بھڑکائے

عشوہ غمزہ تیر چلائے بیدل پھردے زار نزار

حل لغات:۔ برہوں:۔ عشق بھا:۔ آگ۔

ترجمہ:۔ حسن و ملاحت عشق کو اکساتے ہیں، نزاکت بھرے اشارے محبت کی آگ بھڑکاتے ہیں اور ناز و انداز تیر چلاتے ہیں اور حالت یہ ہو گئی کہ عاشق، بیدل ہو کر زار و نزار پھر رہے ہیں۔

(۳)

سوہنیاں طرزاں موہنیاں گالہیں دلڑی خوب اُجاڑِن چالیں
ہوش قرار بُھلاون بھالیں پلکاں کردیاں خون ہزار

حل لغات:- سوہنیاں:- خوبصورت۔ موہنیاں:- من کو موہ لینے والی۔ گالہیں:- باتیں۔ اُجاڑِن:- برباد کرتی ہیں، اُجاڑتی ہیں۔ بھالیں:- دید، کھلی ہوئی آنکھیں۔

ترجمہ:- اُن کے انداز خوبصورت، ان کی باتیں من کو موہ لینے والی ہیں، ان کی چالیں دل کو اجاڑنے والی اور آنکھیں ہوش و قرار بُھلا دینے والی ہیں اور پلکیں ہزاروں کو قتل کر دیتی ہیں۔

(۴)

ہک جا روپ سنگار ڈکھاوے ہک جا عاشق بن بن آوے
ہر مظہر وچہ آپ سماوے اپناں آپ کرے دیدار

حل لغات:- ہکجا:- ایک جگہ۔ ڈکھاوے:- دکھاتا ہے۔ اپناں:- اپنا۔

ترجمہ:- کسی جگہ تو معشوق بن کر روپ اور سنگار دکھاتا ہے اور کسی جگہ عاشق بن کے آجاتا ہے، ہر مظہر میں وہ خود ظاہر ہو کر اپنا آپ ہی دیدار کرتا رہتا ہے۔

تشریح:- محبوب حقیقی کے مختلف پیرایہ ہائے جلوہ گری بیان فرمائی ہیں، معشوق میں بھی اُسی کا جلوہ ہے اور عاشق میں اسی کا رنگ صورت پذیر ہے۔

(۵)

کڈیں شہانہ حکم چلاوے کڈیں گدا مسکین سڈاوے
اوسدا بھیت کوئی نہ پاوے سب بدمست پھرن سرشار

حل لغات:۔ کڈیں۔ کبھی۔ سڈاوے:۔ کہلاتا ہے۔ بھیت:۔ بھید۔ سرشار:۔ مگن، محو، مست۔
ترجمہ:۔ کبھی تو بادشاہوں کی طرح حکم چلاتا ہے اور کبھی گداؤ مسکین کہلاتا ہے اس کے بھید کو کوئی پا نہیں سکتا۔ سب لوگ اُسی کی لو میں مگن مست و سرشار پھر رہے ہیں۔

(۶)

فخر جہان قبول کتوسے واقف کل اسرار تھیوسے
ہر جا نور جمال ڈٹھوسے مخفی راز تھئے اظہار

حل لغات:۔ فخر جہاں:۔ خواجہ علیہ الرحمتہ کے بڑے بھائی اور مرشد۔ ڈٹھوسے:۔ ہم نے دیکھا۔ مخفی:۔ پوشیدہ۔ اظہار:۔ ظاہر۔
ترجمہ:۔ ہمیں فخر جہاںؒ نے قبول فرمالیا ہے، اسلیئے اسکی توجہ سے سب رازوں سے واقف ہو گئے ہیں ہر جگہ محبوب حقیقی کے جمال کا نور دیکھا ہے، اُس مرشد کامل کی وجہ سے کل پوشیدہ راز ظاہر ہو گئے ہیں۔

(۷)

یار فرید عیان بیانے نحن اقرب وچ فرقانے
ایہو عقیدہ دین ایمانے توڑے پکڑ چڑھاون دار

حل لغات:۔ عیاں بیان:۔ ظاہر ظہور۔ نحن اقرب، پوری آیت شریف یوں ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں۔
ترجمہ:۔ فرید! دوست بالکل ظاہر ہے خود قرآن پاک میں آیا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے یہی ہمارا عقیدہ اور یہی ایمان ہے، اب خواہ اس عقیدے کی وجہ سے دار پر بھی چڑھا دیا جائے تو کوئی پروا نہیں۔

کافی نمبر ۱۶

(۱)

وطن بیگانے ول نہیں آونا یاد کیتم دلدار

حل لغات:۔ وطن بیگانہ:۔ یہ دنیا، یہ سرائے فانی جہاں ہر کوئی مسافر ہے، انسان کا اصلی وطن اور ہے۔ ول نہیں آونا پھر نہیں آئیں گے۔

ترجمہ:۔ دلدار نے یاد فرمایا ہے، اب اس بیگانے وطن میں پھر نہیں آئینگے، جہاں سب مطلب پرست لوگ رہتے ہیں اور کوئی چیز اپنی نہیں ہو سکتی۔

نوٹ:۔ معلوم ہوتا ہے، یہ کافی خواجہ صاحبؒ نے اپنی وفات سے قبل تحریر فرمائی ہے، اس میں دنیا و مافیہا کو جو کسی کی ملکیت نہیں، چھوڑ کر اس ملک عدم میں جانا چاہتے ہیں جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔

(۲)

کول رہساں مول نہ سہساں ہجر دا بھاری بار

حل لغات:۔ کول:۔ نزدیک۔ مول:۔ بالکل۔

ترجمہ:۔ اب یار کے نزدیک رہیں گے اور فراق کا بھاری بوجھ ہرگز نہیں سہیں گے کیونکہ محبوب کے قریب رہنے کی وجہ سے فراق کا نام تک نہیں رہے گا۔

(۳)

وسریا سارا راج پیانہ وسر گیا گھر بار

حل لغات:۔ وسریا، بھول گیا۔ راج پیانہ:۔ ماں باپ کے سرپرستی کا راج۔
ترجمہ:۔ سارا راج پیانہ اور گھر بار اب بھول گیا ہے، کیونکہ اب اپنے حقیقی وطن کی تیاری ہے، اور یہ سب دنیاوی عارضی تعلقات چھوٹ جائیں گے۔

(۴)

بھانڑ منیساں مانڑ نبھیساں گھولے عار و یار

حل لغات:۔ بھانڑ:۔ وہ جگہ جہاں گائیں بھینسیں باندھی جاتی ہیں۔ جہاں پر محبوب رانجھا اوقات بسر کرتا تھا، یہاں پر مراد مُستقر الٰہی ہے جہاں تجلیات باری تعالیٰ ہر وقت موجزن ہیں منیساں:۔ خوشی سے قبول کرونگی۔ مانڑ نبھیساں:۔ فخر یہ بسر کروں گی۔
ترجمہ:۔ گایوں بھینسوں کے باندھنے کی جگہ کو خوشی سے قبول کروں گی اور بغیر کسی شرم و عار کے نباہ کروں گی۔
تشریح:۔ اب اسی منزل مقصود پر مجھے پہنچنا ہے جہاں پر مجھے حقیقی اطمینان اور فخر حاصل ہوگا اور دنیاوی رسوائیوں وغیرہ سے ہمیشہ کے لئے نجات ہوگی۔

(۵)

سرخی کجل موساگ گیوسے بٹھ پیا ہار سنگار

حل لغات:۔ موساگ:۔ اخروٹ کی چھال جسے عورتیں مسواک کے طور پر استعمال کرتی ہیں یہ دانتوں کو صاف اور ہونٹوں کو رنگین کر دیتی ہے
ترجمہ:۔ سرخی، کاجل مسواک اور ہار سنگار سب بھلا دیئے ہیں، دنیا کی تمام زیبائشوں اور آرائشوں کی ضرورت نہیں رہی۔

(۶)

پاروں ڈِسدی جھوک سجن دی کیوں رہساں اُروار

حل لغات:۔ جھوک:۔ جگہ، جائے مقام۔ اُروار:۔ اِس پار، اِس کنارے۔ ورلا ساحل۔

ترجمہ :- دوست کی جگہ دریا کے پار نظر آرہی ہے میں اس پار اب کیسے رہ سکتی ہوں، ضرور جاؤں گی۔

تشریح :- اب تو سفر زندگی کی منزل مقصود بہت ہی قریب معلوم ہوتی ہے، صرف عالم برزخ کا دریا راستے میں حائل ہے اس کو عبور کر کے اپنے مطلوب حقیقی کے پاس ہی پہنچوں گی، اب اس پار رُک نہیں سکتی۔

(۷)

مَیں منتاری تے نینہہ باری قادر نیسم پار

حل لغات :- منتاری :- جو تیرنا نہ جانتی ہو۔ نیسم :- لے جائیگا۔ نینہہ :- پہاڑی چشموں کا پانی جو تیز رفتاری سے بہتا ہے، ندی نہر

ترجمہ :- مَیں تیرنا نہیں جانتی اور دریا زوروں پر ہے، اب خدائے قدیر ہی پار لے جائیگا۔ یعنے میرے پاس زادِ راہ یا عبور عالم برزخ کے لئے کوئی سامان نہیں، مَیں نہیں جانتی کہ یہ کڑی منزل کیونکر طے ہوگی۔ اس بے سروسامانی کی حالت میں لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے اُمید ہے کہ خدا خود میری کشتی کا ناخدا ہوگا، اور میرا بیڑا پار کرے گا۔

(۸)

بٹھ پئی سندھڑی کیتم مولیٰ ملک ملہیر ملہار

حل لغات :- بٹھ پئی :- اُجڑ جائے، بھاڑ میں پڑے۔ سندھڑی :- دریائے سندھ کے کنارے کا علاقہ

ترجمہ :- سندھ کا علاقہ بھاڑ میں جائے اس میں کیا رہنا ہے اب مولیٰ نے ملک ملہیر میں بادل بھیج دیئے ہیں، اور برسات کے فیض سے ریگستان آباد اور دلکش ہوگیا ہے، سندھ کو چھوڑ کر وہیں جا کر قیام کروں گی۔

تشریح :- اب مجھے چاچڑاں یا اس سندھ کے علاقے میں رہنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بہشت (ملہیر) کی ابر آلود فضاؤں کو میرے لئے پر کیف اور باعث کشش بنا دیا ہے۔

(۹)

دیس عرب دا ملک طرب دا سارا باغ بہار

حل لغات:۔ طرب:۔ خوشی، مسرت۔

ترجمہ:۔ عرب کا دیس خوشی اور مسرت کا ملک ہے اور ہماری نظروں میں ہارا باغ و بہار ہے۔

تشریح:۔ اس دنیا میں اگر کوئی قابل رہائش خطہ ہے تو روح پرور ملک عرب ہے جہاں پر انوار الٰہی کی وجہ سے سدا بہار رہتی ہے۔

(۱۰)

روہی راوے روہیں رولیس نس گیا کرہوں قطار

حل لغات:۔ روہی:۔ پہاڑی۔ نس گیا۔ بھاگ گیا۔ کرہوں:۔ اونٹ۔

ترجمہ:۔ کوہ و بیابان میں اکیلا چھوڑ کر خود اونٹ قطار کر بھاگ گیا ہے۔ یعنے ہمیں دور پھینک کر ایسی جگہ چلا گیا۔ جہاں سے پھر اُسکی تلاش میں ریگستانوں اور پہاڑوں میں مارا مارا پھرنا پڑا۔

(۱۱)

ڈینہہ ڈو کھاندا ڈونگر ڈسدا رات غماں دی غار

حل لغات:۔ ڈینہہ:۔ دن۔ ڈسدا:۔ دکھائی دیتا ہے۔

ترجمہ:۔ دن مصیبتوں کا پہاڑ اور رات غموں کی غار دکھائی دیتی ہے۔ مگر اب جبکہ منزلِ مقصود قریب ہے۔ اس محبوب کے ملنے کی انتظار میں زندگی (دن) مصیبت کا پہاڑ اور رات غم کی غار معلوم ہوتے ہیں۔

۱۲

ساونڑ آیا روہی وُٹھڑی بار تھئی گلزار

حل لغات:۔ وُٹھڑی:۔ آباد ہوئی۔

ترجمہ:۔ ساون آیا روہی کا علاقہ آباد ہو گیا، اور بار ویرانہ، گلزار بن گیا، باران رحمت الٰہی کی وجہ سے میرا خشک نخل امید

تروتازہ ہو گیا ہے، اور دل کے ریگستانوں اور جنگلوں پر شادابی کا عالم ہے۔

(۱۳)

دار مدار فریدؔ ہے دلنوں ڈوکھڑے تار و تار

حل لغات:۔ دار مدار:۔ انحصار، سہارا۔ تار و تار:۔ بہت زیادہ۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ! اگرچہ مشکلات اور دکھوں کا دریا میرے لئے (بحر عصیاں) تلاطم میں ہے، تاہم دل کو کسی وقت امید کی جھلک اور خدائی امداد کا سہارا دکھائی دیتے ہیں۔

کافی نمبر ۶۲

(۱)

عشق اساہنجی جا آہے انصاف

ظلم نبھائیندس، تاں بھی تھنجا تھورا گائیندس

حل لغات:۔ اساہنجی جا:۔ ہمارے لئے۔ نبھائیندس:۔ نبھاتی رہونگی۔ تاں بھی:۔ پھر بھی۔ تھنجا:۔ تمہارا۔ تھورا:۔ احسان گائیندس:۔ گاتی رہوں گی۔

ترجمہ:۔ ہمارے عشق کا بھی انصاف کیجئے، کہ جور و جفا سہتے ہوئے بھی آپ کے احسانات کے قصیدے گاتی ہوں۔

(۲)

سجدہ جانب تھنجی، تھنجے گرد طواف

قدم قدم تے سیس نوائیندس

حل لغات:۔ سیس:۔ سر۔ نوائیندس:۔ جھکاؤں گی، خم کروں گی۔
ترجمہ:۔ تیری طرف ہی سجدہ (توجہ ولی) ہے، اور تیرے گرد طواف ہے، اسی سلسلہ میں قدم قدم پر میں سر جھکاتی ہونگی۔

(۳)

تونجی سیرت صورت سوہنی کیویں کیاں اوصاف
جندڑی توں توں گھول گھمائیندس

حل لغات:۔ کیویں کیاں:۔ کس طرح کہوں، کیا بیان کروں۔ جندڑی:۔ جان و دل۔ توں توں:۔ تجھ پر۔ گھول گھمائیندس:۔ قربان اور فدا کروں گی۔
ترجمہ:۔ تیری خوبصورتی اور خوش سیرت کا کیا وصف (تعریف) کروں، (تیری پیاری پیاری حسن و ادا کی وجہ سے) دل و جان تجھ پر گھول (وار) کر قربان کرتی رہوں گی۔

(۴)

تن من سوہناں ملک ہے تونجا سچ آہے نا ہے لاف
قسم اوانجھے سر جی کھائیندس،

حل لغات:۔ اوانجھے:۔ آپ کے۔ کھائیندس:۔ کھاتی ہوں۔ لاف:۔ غلط، جھوٹ
ترجمہ:۔ تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتی ہوں، کہ میرے دل و جان تمہارے ملک ہیں، اور یہی سچ ہے اس میں کچھ خلاف اور غلط بناوٹی بات نہیں ہے۔

(۵)

ذکر اوں فکر ہے تہنجا، دم دم چوئیندس صاف صاف

عبد معبود میں توکھے پائیندس،

حل لغات:۔ چوئیندس:۔ کہتی ہوں۔ توکھے:۔ تجھے۔ پائیندس:۔ پاتی ہوں۔

ترجمہ:۔ ہر دم تیرا ہی ذکر اور تیرا ہی فکر ہے، اور صاف صاف کہتی ہوں کہ عبد اور معبود سب میں تیرا ہی جلوہ پاتی ہوں

(۶)

باندی گولی یار دی آہیاں ناہے فرید خلاف

اُنہیں کھے بھائیندس خواہ نہ بھائیندس

حل لغات:۔ باندی گولی:۔ کنیز، حلقہ بگوش، لونڈی۔ بھائیندس:۔ بھاتی ہوں، پسند آتی ہوں۔

ترجمہ:۔ مَیں سچ کہتا ہوں، اے فرید اس میں ذرہ بھر خلاف نہیں ہے مَیں تو اپنے دوست کی کنیز اور غلام ہوں، اُس کو دبھاؤں یا نہ بھاؤں)، پسند ہوں یا نہ۔

کافی نمبر ۶۳

(۱)

لَج لوئی کین اُوتارِنیندُس تُہنجا تجمل بھاہیں پارِنیندُس

حل لغات:۔ لج لوئی:۔ چادر عصمت، لاج کا پشمینہ۔ اُتار یندس:۔ اردو لفظ کو سندھی ترکیب دی گئی ہے، اتاروں گی۔ تہنجا:۔ تیرا۔ مخمل:۔ مخمل۔ بار یندس:۔ جلاؤں گی۔

ترجمہ:۔ یہ کافی ع۶۲ کی طرح سندھی لہجے اور عام طور پر سندھی الفاظ میں لکھی گئی ہے اس شعر کا ترجمہ یہ ہے اپنی لاج کی چادر کبھی نہ اُتاروں گی، اور تمہارے مخمل کو آگ میں جلا ڈالوں گی تیرے مخمل سے مجھے اپنا دوستہ زیادہ پیارا ہے۔

(۲)

تہنجا زور زلل اوں مکر و دغا   تہنجے ظلم جیاں گالہیوں عمر ادا

ونجیں وہیڑیجن ساں گاریندس

حل لغات:۔ زلل:۔ زبردستی۔ اوں:۔ اور۔ ظلم جیاں گالہیوں:۔ ظلم کی باتیں، ستم کی داستانیں۔ عمر:۔ نام ہے۔ ادا:۔ بھائی، برادر۔ ونجیں:۔ جا کر۔ وہیڑیجن:۔ ویڑھے والے ہمسائے۔ ساں:۔ کو۔ گاریندس:۔ بتلاؤں گی، ذکر کروں گی۔

ترجمہ:۔ اے عمر بھائی، تیرے زور، زبردستی، مکر، فریب اور ظلم کی کہانیاں (باتیں) ہمسایہ گھروں میں جا کر سناؤں گی۔

(۳)

تھر پنھواران جا ڈیس وطن   تھر آہے سنہجا ملک وطن

خوش سنگیں ساں گزار یندس

حل لغات:۔ تھر:۔ تھل، جنگل میدان۔ پنھواران:۔ پنوار قوم کے لوگ۔ جا:۔ کا۔ آہے:۔ ہے۔ سنہجا:۔ ہمارا۔ سنگیں:۔ ساتھی سہیلیاں۔ ساں:۔ مل کر۔ گزار یندس:۔ گزاروں گی۔

ترجمہ:۔ ریگستانی میدان اور پنواروں کا دیس اور وطن ______ تھل ہمارے امن و اماں کا گھر ہے، اسی میں خوش ہو کر میں ہم عمر سہیلیوں کے ساتھ گذارا کروں گی۔

(۴)

ہِن قید میں کیڑھو کام کیاں ۔ شالا مارُن وارے وہن ویاں

جا تھی وارا وگار بُوہار ینداس

حل لغات:- ہن:- اِس۔ کیڑھو:- کون سا۔ مارُن وارے:- ماروہ والے۔ مارو نام ہے محبوب کا۔ وہن ویاں:- راہ جاؤں، وطن پہونچوں۔ جاتھی:- جہاں۔ وار اوگار:- کوڑا کرکٹ، بھینسوں کا گوبر پاہ۔ بوہار یندس:- جھاڑو سے صاف کروں گی۔

ترجمہ:- خدا کرے کہ میں اپنے محبوب مارو کے وطن جا پہنچوں جہاں مال مویشی کے کوڑا کرکٹ کو تو صاف کرتی رہونگی۔ یہاں اس قید فراق میں کون سا کام کر سکتی ہوں۔

(۵)

ہو جے ہر دم ڈیہہ اباتے مینہ ۔ آہے سک ساڑیہ جے راتیں ڈینہہ

ویٹھی دھانہہ کندس ہنجوں ہار یندس

حل لغات:- ہو جے:- ہو۔ ڈیہہ اباتے مینہ:- انتظار، باران رحمت۔ ویٹھی:- بیٹھی۔ دھانہہ کندس:- فریاد کرتی ہوں آہ و زاری کرتی ہوں۔ ہنجوں:- آنسو۔ ہار یندس:- بہاؤں گی۔

ترجمہ:- جس طرح ہمیشہ باران رحمت کی انتظار کی جاتی ہے مجھے بھی اپنے محبوب کی دن رات انتظار ہے اور اسی انتظار میں آہ و نالہ بیٹھی کرتی ہوں اور آنسو بہاتی رہتی ہوں۔

(۶)

بٹھ ماڑیوں اُوں محلات جا گھر ۔ آکھے مرک فریدؔ جا مارو تھر

وہن سانگے اڑن جے چار یندس۔

حل لغات :- مرک :- خواہش، مدعا منظور نظر - وہن :- مویشیوں کے گلے - چارینداس :- چراؤں گی -
ترجمہ :- یہ محل اور پختہ ماڑیوں کے مکان بھاڑ میں جائیں، فرید کو تو مارو تھر کی رہائش منظور ہے - وہیں رہ کر مال مویشی چراؤں گی اور دوست کی کنیز بن کر رہوں گی -

کافی نمبر ۶۴

(۱)

آہن قلندر روز شب پہنجی خودی میں خود غرق

حل لغات :- قلندر :- مست لوگ جو دنیا و مافیہا سے آزاد ہوتے ہیں اور اپنی دنیا آپ آباد رکھتے ہیں - خودی :- مستی، لاابالیانہ پن
ترجمہ :- قلندر لوگ روز و شب اپنی مستی میں غرق رہتے ہیں -

(۲)

حاجت نہ صوم صلوٰت دی خواہش نہ حج زکوٰت دی
چاہت نہ ذات صفات دی ہک شان وحدت جی مرک

حل لغات :- صوم :- روزہ، برت - صلوٰۃ :- نماز - ذات :- مراد ذاتِ باری تعالیٰ - صفات :- سے مراد بھی صفات خداوندی ہیں - مرک :- خواہش، تمنا، لذت، مستی -
ترجمہ :- نہ نماز روزے کی حاجت ہے نہ حج و زکوٰۃ کی خواہش ہے اور نہ ذات و صفات کی چاہ ہے بلکہ اس سے بلند تر مقام، شانِ وحدت میں مست و مجذوب ہیں -

(۳)

نہ طلب ملک تے مال دی نہ غرض جاہ و جلال دی

مستی خدائی خیال دی،　　پوہنیں نہ آدم جئے تے تک

حل لغات: جاہ وجلال،: شان وشوکت۔ پونیں،: پڑتی۔ آدم جئے،: آدم زاد۔ تک،: نظر۔

ترجمہ:۔ نہ ملک ومال کی طلب ہے اور نہ شان وشوکت سے غرض ہے صرف خدائی خیال میں مست رہتے ہیں اور کسی آدم زاد پر ان کی نظر ہی نہیں پڑتی، کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔

(۴)

توڑے جو دریانوش ہن،　　پُرجوش تھی خاموش ہن

اسرار دے سرپوش ہن،　　صامت رہن مارن نہ بک

حل لغات:۔ دریانوش:۔ دریا کو پی جانے والے، بلانوش۔ سرپوش: چھپانے والے۔ صامت: خاموش۔ بک:۔ بکواس

ترجمہ:۔ اگرچہ انوار کے دریا ان کے سینہ میں موجزن ہیں لیکن ظاہر اوہ پُرسکون ہیں، اسرار الٰہی اپنے اندر بند کئے ہوئے خاموش رہتے ہیں اور کوئی حرف ناگفتنی نہیں کہتے۔

(۵)

عاشق اتے معشوق ہن،　　سابق اتے مسبوق ہن

خود دُر اتے صندوق ہن　　ہر طور وچ رہندے اوچھک

حل لغات:۔ سابق:۔ آگے جانے والے۔ مسبوق:۔ پیچھے رہنے والے۔ دُر:۔ موتی۔ اوچھک:۔ اچھے، تندرست، خوش، بشاش

ترجمہ:۔ خود ہی وہ عاشق ہیں اور خود ہی معشوق، آگے رہنے والے بھی وہ خود ہی اور پیچھے جانے والے بھی آپ ہیں، خود ہی موتی اور خود ہی صندوق اور ہر صورت میں بشاش رہتے ہیں۔

(۶)

مسکین اَتے مظلوم ہِن،　　محزون اَتے مغموم ہِن

ہر وقت کالمعدوم ہن رکھدے نہ دل وچ کئی اُمگ

حل لغات:- محزوں، غمگین، کالمعدوم، نیست و نابود۔ اُمگ :- اُمنگ، جوش، خواہش

ترجمہ:- کہیں مسکین اور مظلوم ہیں، کہیں غمگین اور الم نصیب ہیں ہر وقت اپنے آپ کو معدوم کئے ہوئے ہیں اور دل میں کوئی اُمنگ نہیں رکھتے۔

(۷)

جو کجھ ہے ظاہر برملا جانڑاں میں کینویں ماسوا

مرشد محقق وچ وچا ہمہ اوست داڈترا سبق

حل لغات:- جانڑاں:- جانوں، ماسوا، غیر۔ وچ وچا، ظاہر ظہور، ببانگ دہل، علانیہ۔ ڈترا:- دیا۔

ترجمہ:- جو کچھ ہے وہ ظاہر و برملا ہے، میں کیسے ماسوا کو مانوں جبکہ مرشد محقق نے ببانگ دہل ہمہ اوست کا سبق پڑھایا ہے۔

(۸)

ایہو فکر ہے ایہا گالھہ ہے ایہو وجد ہے ایہو حال ہے

ایہو ذوق دم دم نال ہے ایہو سچ ہے بیا سبھ ہے نحق

حل لغات:- گالھہ:- بات۔ وجد و حال:- وہ کیفیت جو صوفیا پر بوقت رقص طاری ہوتی ہے۔

ترجمہ:- ان کے لئے تو صرف یہی فکر اور یہی بات ہے، یہی وجد و حال ہے اور ہر دم کے ساتھ، یہی ذوق ہے اور یہی بات سچ ہے باقی سب ناحق ہے۔

(۹)

بٹھ وہم خطرے دی ادا ڈوجھا نوہی ہے ہک خدا

اندر تے باہر ہے سدا　　موجود حق موجود حق،

حل لغات:۔ ہٹھ:۔ چھوڑ، بھاڑ میں جھونک۔ ڈوجھا:۔ دوسرا۔ آوا:۔ عادت

ترجمہ:۔ وہم وخطرے کی عادت کو چھوڑ دے، خدا کے سوا کوئی دوسرا موجود نہیں ظاہر حق ہی حق موجود ہے۔

(۱۰)

توں بن فقط بیا کو نہیں　　مُنڈھوں غیر دی اتھ بو نہیں

ہے ہک سدا اتے ڈو نہیں　　ہک نال تھی ہک ست فرق

حل لغات:۔ بیا:۔ اور دوسرا۔ ڈو:۔ دو۔ مُنڈھوں:۔ بالکل محض

ترجمہ:۔ تیرے سوا اور کوئی نہیں یہاں غیر کی بو تک بھی نہیں صرف ایک ہی ایک ہے دو نہیں ایک ہی کا ہو کر رہ اور فرق چھوڑ دے۔

(۱۱)

اپنی حقیقت گول توں　　بیگوں نہ اصلوں پھول توں

رکھ یاد اساڈا بول توں　　آئیں نہ شک ہے محض پک

حل لغات:۔ گول:۔ ڈھونڈھ۔ بیگوں:۔ دوسرے کو، غیر کو، ماسوا کو۔ پھول:۔ ذکر کر۔

ترجمہ:۔ اپنی حقیقت کو ڈھونڈھ دوسروں کی باتیں مت دیکھ ہماری یہ بات یاد رکھ اس میں شک نہ کرنا کیونکہ یہ پکی بات ہے، بالکل صحیح امر واقعہ ہے۔

تشریح:۔ ؎ رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو　　تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

(۱۲)

پیکر فریدی جام توں　　تھی رند مست مدام توں

ڈینہوں ڈینہہ ودھا رکھ گام توں واہ واہ کرے ساری خلق

حل لغات:۔ ڈینہو ڈینہہ:۔ روز بروز۔ ودھا:۔ بڑھا۔ گام:۔ قدم۔
ترجمہ:۔ فریدی پیالہ پی کر تو مست رند بن جا۔ ہمیشہ قدم آگے بڑھاتا چلا جاتا کہ ساری مخلوق واہ واہ کرے۔

؎ بیا بمجلس اقبال و یک دو ساغر کش اگرچہ سر نہ تراشد قلندری داند۔

کافی نمبر ۶۵

(۱)

اسانوں رہن نہ ڈیندی لگی پنل دی تانگ

حل لغات:۔ رہن:۔ رہنے۔ ڈیندی:۔ دیتی۔ پنل:۔ محبوب۔ تانگ:۔ انتظار۔
ترجمہ:۔ محبوب کا انتظار ہمیں رہنے نہیں دیتا۔

(۲)

کنڑیں ولدی روز ازل دی برہوں سنائی بانگ

حل لغات:۔ کنڑیں:۔ کانوں میں۔ برہوں:۔ عشق۔
ترجمہ:۔ دل کے کانوں میں روز ازل سے ہی عشق نے اذان سنائی ہوئی ہے۔ اُسی آواز الست بربکم پر مست ہیں۔

(۳)

کٹھڑی مٹھڑی چاون لادی ڈنگڑی نینہہ دے نانگ

حل لغات:- کُٹھڑی: کشتہ، قتیل۔ مُٹھڑی:- بے بس۔ جاوݨ:- پیدائش۔ ڈنگڑی:- ڈسی ہوئی، کاٹی ہوئی۔ ناننگ:- برا سانپ

ترجمہ:- میں بے بس مقتول وقت پیدائش ہی سے عشق کے سانپ کی نیش خوردہ ہوں۔

(۴)

دِلڑی دشمن سخت ستائے سینے چُوبھڑی سانگ

حل لغات:- چوبھڑی:- چبھ گئی۔ سانگ:- نیزہ۔

ترجمہ:- دل زجواب میرا دشمن بن گیا ہے، اس نے سخت ستایا ہے۔ سینے میں عشق کا نیزہ چبھ گیا ہے اور یہ نیش زن ارہا ہے

(۵)

یار بروچل کیچ سدھایا جالاں کیندے سانگ

حل لغات:- جالاں:- رہوں۔ کیندے سانگ:- کس کے لئے، کس کے ساتھ۔

ترجمہ:- محبوب کیچ کی طرف چلا گیا پھر میں یہاں کس کے ساتھ بسر کروں۔

(۶)

مارو تھل دی پَٹڑی لمبڑی ڈِسم فرید نہ ٹانگ

حل لغات:- مارو:- خونخوار، اس میدان کو جہاں سسی نے جان دی تھی مارو کہتے ہیں۔ تھل:- چٹیل میدان۔ پَٹڑی:- مسافت لَمبڑی:- لمبی، طویل۔ ٹانگ:- سہارا، ٹھکانا، منزل۔

ترجمہ:- اے فریدا خونخوار چٹیل میدانوں کی مسافت بہت طویل ہے، اور سامنے کوئی نظر نہیں آتا۔

کافی نمبر ۶۶

(۱)

ماڈی دلڑی اڑی ہوت پنل دی سانگ

حل لغات:۔ ماڈی، سندھی لغت، میری۔ اڑی:۔ اڑ گئی، وابستہ ہوگئی۔ سانگ:۔ ساتھ

ترجمہ:۔ میرا دل ہوت پنل کے ساتھ اڑ گیا، اور میں اُس پر فریفتہ اور دل باختہ ہوگئی ہوں۔

(۲)

ست کر خویش قبیلڑے سک سانول دی سانگ

حل لغات:۔ سک:۔ محبت۔ ست کر:۔ چھوڑ کر۔ سانگ:۔ سانگے، خاطر، باعث

ترجمہ:۔ خویش قبیلے کو محبوب ملیح کی محبت کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔

(۳)

رگ رگ زلف دی پیچڑے ناگ اجل دے سانگ

حل لغات:۔ ناگ:۔ سانپ۔ پیچڑے:۔ پیچ، بل۔ سانگ:۔ طرح، مثل، مانند۔

ترجمہ:۔ رگ رگ میں زلف کے پیچ کا تصور اجل کے سانپ کی طرح معلوم دیتا ہے۔

(۴)

وسرے عشق مجازڑے حسن ازل دی سانگ

حل لغات:۔ وسریا:۔ بھول گیا۔ سانگ:۔ وجہ

ترجمہ:۔ حسن ازل کی خاطر مجازی عشق بھول گئے۔ حقیقی عشق نے مجازی محبت کو فراموش کرادیا۔

(۵)

تانگھ فرید کوں رولدی مارو تھل دی سانگ

حل لغات:۔ تانگھ:۔ انتظار۔ تھل:۔ چٹیل میدان۔ سانگ:۔ درمیاں۔

ترجمہ:۔ فرید کو انتظار چٹیل میدانوں میں پھرا رہا ہے۔

تشریح:۔ اس کافی میں سانگ کا ردیف ہے، اور ہر ایک بند میں اُس کے علیحدہ علیحدہ معنی اور طرز استعمال کو ادا کیا جا کر حق بلاغت ادا کیا گیا ہے۔

کافی نمبر ۶۷

(۱)

ماڈی دلڑی اڑی، یار سجن دے سانگ

حل لغات:۔ ماڈی:۔ میری:۔ اڑی:۔ اڑ گئی، پھنس گئی۔ سانگ:۔ ساتھ۔

ترجمہ:۔ میرا چھوٹا سا دل محبوب ساجن کے ساتھ اڑ گیا ہے۔

(۲)

جنیدیں میلا رب کرم جوہ جتن دے سانگ

حل لغات:۔ میلا:۔ ملاپ، وصل۔ جنیدیں:۔ جیتے جی۔ جوہ و جتن:۔ کوشش، سعی۔

ترجمہ:۔ جیتے جی خدا ملاپ کرائے اور بخت پھل لائے۔

(۳)

نازو ڈھول ڈے نازوے ہر ہر ون دے سانگ

حل لغات:۔ ہر ہر ون:۔ ہر انداز، قسم، طرز۔ سانگ:۔ ساتھ۔

ترجمہ:۔ اس نازک محبوب کے ناز ہر انداز میں انوکھے ہیں۔

(۴)

بُھلڑے سکڑے سورہڑے من موہن ڈے سانگ

حل لغات:۔ بُھلڑے:۔ بھول گئے۔ سکڑے:۔ رشتہ دار یا قریبی۔ سورہڑے:۔ بیوی کی طرف سے رشتہ دار، سسرال۔ سانگ:۔ خاطر

ترجمہ:۔ اس من موہن کی خاطر نزدیکی رشتہ داروں کو بھی بھلا دیا ہے۔

(۵)

لانڑی پھوگ پھلاری سب پن پن دے سانگ

حل لغات:۔ لانڑے، پھوگ، پھلاری:۔ یہ سب روہی کے مخصوص پودے ہیں۔

ترجمہ:۔ لانڑے، پھوگ کے پودوں میں پتوں کے ساتھ ہی پھول لائے ہوئے ہیں۔

(۶)

وقت ضعیف پوڑھیپڑے سن جوبھن ڈے سانگ

حل لغات:۔ پوڑھیپڑا:۔ بڑھاپا۔ جوبھن:۔ جوبن، جوش جوانی۔ سانگ:۔ سوانگ، بہروپ۔

ترجمہ:۔ اگرچہ ضعیفی اور بڑھاپے کا وقت ہے لیکن موسم کے لحاظ سے یہ بھی جوانی کے جوبن کا ایک سوانگ اور بہروپ ہے

(۷)

تانگ فرید کوں آکھدی بیت حزن دے سانگ

حل لغات:۔ تانگھ:۔ انتظار۔ بیت حزن: غم کدہ۔ سانگ: صحبت۔

ترجمہ:۔ انتظار فرید کو غم کدہ کی صحبت کا راگ سناتی ہے۔

کافی نمبر ۶۸

(۱)

میکوں کلھڑا چھوڑ تے ویندیں کیندے سانگ

حل لغات: میکوں:۔ مجھ کو۔ کلھڑا:۔ اکیلا۔ ویندیں:۔ جاتا ہے۔ کیندے:۔ کس کے۔ سانگ:۔ خاطر۔

ترجمہ:۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر تو کس کی خاطر جا رہا ہے۔

(۲)

قطرہ محض لگیس نہ آیو لایو ہجر دی سانگ

حل لغات:۔ قطرہ:۔ تھوڑا سا۔ لگیس:۔ زخم۔ سانگ:۔ نیزہ برچھی۔

ترجمہ:۔ تمہیں ذرہ بھر بھی رحم نہ آیا اور تم نے ہجر کی برچھی چلادی۔

(۳)

تھل مارو دا پینڈا سارا تھیسم ہک پلہانگ

حل لغات:۔ تھل چتیل میدان پینڈا:۔ مسافت تھیسم:۔ ہوگا۔ ہک:۔ ایک۔ پلانگ۔ قدم۔
ترجمہ:۔ ان سب چتیل میدانوں کی مسافت میرے لئے ایک قدم کے برابر ہے۔

(۴)

جے تئیں ناسیں دلوچ ساہم رہسم تیڈڑی تانگ

حل لغات:۔ جے تئیں:۔ جب تک۔ ناسیں:۔ جمع ناس، ناک، نتھنے۔ ساہ:۔ سانس۔ تانگ:۔ انتظار۔
ترجمہ:۔ جب تک دم میں دم ہے تمہارا انتظار رہے گا۔

(۵)

جاون لادی برہوں سائم کنّیں ڈو کھاندی بانگ

حل لغات:۔ جاون لادی:۔ پیدا ہوتے ہی۔ کنّیں:۔ کانوں میں۔
ترجمہ:۔ پیدا ہوتے ہی عشق نے کانوں میں مصائب کی اذان پہنچادی۔

(۶)

صدقے کیتے ہیں نینہہ کوہوں کھاوم کالڑا نانگ

حل لغات:۔ کالڑا نانگ:۔ سیاہ سانپ۔ صدقے کیتے:۔ قربان ہو، ایک قسم کی بددعا ہے۔
ترجمہ:۔ اس صدقے کئے ہوئے عشق سے تو یہی بہتر تھا کہ مجھے سیاہ سانپ ہی کھا جاتا۔

(۷)

چھوٹے وقت کوارے ویلے لگرم تیڈڑا وانگ

حل لغات:۔ ویلھا:۔ وقت۔ وانگ:۔ داغ۔

ترجمہ:۔ چھوٹی عمر اور کنوار پنے کے زمانے میں تمہاری محبت کا داغ مجھے لگ گیا۔

(۸)

مَیں ہاں کیڑھے باغ دی مولی کئی رُل موئے مَیں وانگ

حل لغات:۔ وانگ:۔ طرح، مثال۔

ترجمہ:۔ مَیں کس باغ کی مولی ہوں (میری کیا حقیقت ہے) میری طرح کئی (وادی عشق میں) مرکھپ گئے۔

(۹)

گھمّر گھیر فرید کپر دے نہ تڑ ڈِسم نہ ٹانگ

حل لغات:۔ گھمّر گھیر:۔ گرداب۔ تڑ:۔ گذرگاہ، گھاٹ۔ ٹانگ:۔ نشان۔ کپر دے:۔ طوفانی دریا۔

ترجمہ:۔ اے فرید عشق طوفانی گرداب ہے جس میں پھنس گیا ہوں اب نہ نکلنے کا راستہ معلوم ہوتا ہے اور نہ کوئی امید افزا نشان دکھائی دیتا ہے۔

کافی نمبر ۶۹

(۱)

آنوݨ ڈِی کر کئی سانول مفت نہ جانوم جوبھن ڈھل

حل لغات:۔ آنوݨ:۔ آنا۔ سانول:۔ محبوب ملیح۔

ترجمہ:۔ اے محبوب ملیح اب آ بھی، کہیں یہ جوبن یونہی نہ ڈھل جائے۔

(۲)

سانوݨ وقت سہاگ دے رم جھم برسن بادل

حل لغات:- برسن:- برستے ہیں۔ سہاگ ڈے:- خوشی کے۔
ترجمہ:- اب ساون آگیا یہ سہاگ کا زمانہ ہے اور رم جھم رم جھم بادل برس رہے ہیں۔

(۳)

بُھ پئے ہجر دے ڈینہہ ڑے عمر گذاروں رل رل

حل لغات:- ڈینہہ:- دن۔ رل رل:- اکٹھے رہ کر۔
ترجمہ:- ہجر و فراق کے دن قربان ہوں بھاڑ میں جائیں، اب زندگی مل کر گذاریں۔

(۴)

ناہیں پیت لجاونڑ آویں راناں اج کل

حل لغات:- لجاونڑ:- داغ لگانا۔ راناں:- راجہ، محبوب
ترجمہ:- پیت اور محبت کو داغ نہ لگانا میرے راجہ آج کل ہی آنے کی کرو۔

(۵)

پرسوں ترسوں مر سُتی، ول کتھ لبھسیا مومل،

حل لغات:- سُتی:- سوئی۔ کتھ لبھسیا:- تجھ کو کہاں ملے گی۔ مومل:- ہیر کی طرح کی ایک عاشق زار اسکے محبوب کا نام مہندرا تھا۔
ترجمہ:- مومل پرسوں ترسوں کی مر کھپ گئی، اب پھر وہ کہاں تم کو مل سکتی ہے۔
تشریح:- جس طرح مومل اپنے معشوق کیلئے ترستی ہوئی مر گئی اسی طرح میرا حال نہ کرنا، میری جوانی گزر جانے کے بعد تو آیا، تو کس کام کا ؎ صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا۔

(۶)

یار لدآ دیں آ وسیں بُھ گھت راجر دا تھل

حل لغات :۔ لڈ آویں :۔ رحلت، کوچ کریں۔ ہٹھ گھت :۔ چھوڑ دے۔

ترجمہ :۔ یار اب کوچ کر کے آجا اور ماڑ کا ملک آباد کرو، راجڑ کے چٹیل میدانوں کو چھوڑ دو۔

(۷)

گھولاں راج خراج کوں واراں سادھاں سوہل

حل لغات :۔ گھولاں :۔ صدقے کروں۔ واراں :۔ قربان کروں۔ خراج :۔ محصول۔ سادھاں :۔ موہل کی سہیلی کا نام ہے سُوہل :۔ موہل کی بہن کا نام ہے قصہ فرہنگ میں۔

ترجمہ :۔ راج اور راج کی آمدنی کو تمہارے اوپر سے قربان کر دینے کو تیار ہوں ع بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را، اور اپنی بہن اور سہیلی کو بھی تم پر قربان کرتی ہوں۔

(۸)

جی کوں چاہ ملاپ دی دل کوں تانگھ اُتاول

حل لغات :۔ تانگھ :۔ انتظار۔ اُتاول :۔ جلدی، سخت۔

ترجمہ :۔ روح کو ملاپ کی چاہ ہے اور دل کو انتظار اور جلدی ہے کہ کب ملیں گے۔

(۹)

نیݨ رِسکیتے درس ݙے لانوݨ سخت اوپاہل

حل لغات :۔ رِسکیتے :۔ پیاسے۔ درس :۔ درشن۔ اوپاہل :۔ جلدی۔

ترجمہ :۔ آنکھیں دیدار کی پیاسی ہیں اور بہت جلدی دیکھنا چاہتی ہیں، تعجیل کر رہی ہیں کہ جلدی دیدار نصیب ہو۔

(۱۰)

مارو اکھیاں جادڑو نازو چالیں چپچل،

حل لغات:۔ مارو:۔ قاتل۔ اکھیاں:۔ آنکھیں۔
ترجمہ:۔ قاتل کی آنکھیں جادو کرتی ہیں اور اسکی چنچل چال بہت نازک ہے یعنے محبوب کی آنکھیں قاتل اور جادوگر ہیں، اور اس کی چالیں شوخ نازنین ہیں۔

(۱۱)

شوخ نگاہ مریلڑی، ظلمیں زلف ولوول

حل لغات:۔ مریلڑی:۔ قاتل۔ ظلمیں:۔ ظالم۔ ولوول:۔ پیچ در پیچ۔
ترجمہ:۔ شوخ نگاہیں قاتل ہیں اور زلفوں کے پیچ ظالم ہیں۔

(۱۲)

کرک نہ پاپن کونجڑی ڈال نہ ہاں کوں پل پل

حل لغات:۔ کرک:۔ چیخ۔ کونجڑی:۔ کونج۔ ڈال:۔ چیر۔ ہاں:۔ دل
ترجمہ:۔ اے پاپن کونج مت چیخ اور دل ہر وقت مت چیر، کونج کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ تو چیخ کر جگر زخمی کرتی ہے نہ کڑک۔

(۱۳)

کوئل ساڑ پچالیا، کر کر کوکاں ول ول،

حل لغات:۔ ساڑ پچالیا:۔ جلادیا۔ ول ول:۔ پھر پھر۔
ترجمہ:۔ کوئل نے بار بار کوک کے مجھے جلا کر راکھ کر دیا۔

(۱۴)

واہ واہ یار دی یارڑی بھل بھل برہوں دی ابھل

حل لغات، بھل بھل:۔ بل بے، سبحان اللہ، کلمہ تعجب۔ ابھل:۔ خاطر مدارات، حکومت، زور۔
ترجمہ:۔ خوب دوست کی دوستی ہے اور خوب عشق کی بھلائی ہے، سبحان اللہ عاشق کی اچھی مدارات کی ہے۔

(۱۵)

جیڑا بے کل اکھڑیاں ہل ہل دلڑی حرمل،

حل لغات:۔ جیڑا:۔ جی، من۔ ہل ہل:۔ آنسو بھری۔ حرمل:۔ سپند
ترجمہ:۔ روح ہمیشہ بے کل ہے اور آنکھیں آنسو سے بھری ہوئی ہیں اور دل سپند کی طرح جل رہا ہے۔

(۱۶)

نینہہ نبھایا کھوٹڑا، نظریم سوکھا اول

حل لغات:۔ سوکھا:۔ آسان۔
ترجمہ:۔ یہ کھوٹا عشق اول آسان معلوم ہوتا تھا مجھے نبھانا ہی پڑا ع کہ عشق آساں نمود اول وے افتاد مشکلہا۔

(۱۷)

آخر اوڑک تھکڑی محض معما لا حل،

حل لغات:۔ اوڑک:۔ انجام کار معما:چیستاں۔ لا حل:۔ مشکل۔
ترجمہ:۔ انجام کار وہ محض مشکل چیستاں بن کے رہ جاتا ہے عشق کی گرہ مجھ سے حل نہ ہو سکی مجھے اسکی سمجھ نہ آسکی۔

(۱۸)

مارو تھل دے پینڈڑے پیچ کللڑے ول چھل

حل لغات:۔ پینڈڑے:۔ مسافتیں۔

ترجمہ:۔ چٹیل میدانوں کی مسافتیں مشکل اور سخت پیچیدار ہیں۔

(۱۹)

تھک تھک ہٹ ہٹ ہارڑی ہتھڑیں پیرڑیں کڑول

حل لغات:۔ ہارڑی:۔ ہار گئی۔ ہتھڑیں:۔ ہاتھوں میں۔ پیرڑیں:۔ پاؤں میں۔ کڑول:۔ ٹیڑھاپن، تشنج، تھکاوٹ کی وجہ سے جو ٹیڑھاپن اور تشنج ہوتا ہے، اُس کو کڑول کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ میں اس قدر تھک کر ہار گئی کہ اب ہاتھ پاؤں کی رگیں چڑھ گئی ہیں اور اس میں تشنج ہوگیا ہے۔

(۲۰)

کھتھڑے کھتھرے پریت دے ساڈے ڈورے ململ

حل لغات:۔ پریت:۔ محبت۔ ساڈے:۔ ہمارے۔ کھتھڑے کھتھرے:۔ خراب، میلے، بوسیدہ حال۔

ترجمہ:۔ محبت میں ڈوڑے اور ململ سب ہمارے یہی چیتھڑے ہیں ہمیں ڈوڑیوں اور ململوں کی کوئی خواہش نہیں۔ یہی تار تار شدہ چیتھڑے ہماری آراستگی کا سامان ہے۔

(۲۱)

اوفی لوئی لاج دی اطلس مشروع مخمل

حل لغات:۔ لاج:۔ عزت۔ اطلس مشروع مخمل:۔ یہ سب قیمتی اور ریشمی پارچات کی قسمیں ہیں۔

ترجمہ:۔ میرے لئے اُون کی لوئی لاج عزت کی، اطلس مشروع اور مخمل ہے۔

حضرت بھلے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

چٹی چادر لوں لاہ سٹ کڑیئے، پا فقیر دی لوئی
چٹی چادر نوں داغ لگیگا، لوئی نوں داغ نہ کوئی

(۲۲)

توں بن کون فرید دی جانی لہسم آکل،

حل لغات:۔ توں بن:۔ تیرے سوا۔ لہسم:۔ لے گا۔ کل:۔ خبر، سنبھال۔
ترجمہ:۔ جانی! تیرے سوا فرید کی خبر کون لے گا۔

(۲۳)

جیجھی تیجھی تیڈیاں گال نہ ماہی لا گل،

حل لغات:۔ جیجھی تیجھی:۔ جیسی تیسی۔ گال نہ:۔ تباہ مت کر۔ لا گل:۔ گلے لگالے۔
ترجمہ:۔ جیسی بھی ہوں تمہاری ہوں اب میرے محبوب مجھے تباہ مت کر اور گلے سے لگالے۔

کافی نمبر ۷

(۱)

بندرابن میں کھیلے ہوری شام دوارے میرو لال

حل لغات:۔ بندرابن:۔ ہندوؤں کی جائے زیارت ایک مشہور مقام ہے جہاں ہندو یاترا کرنے جاتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے، کہ اسی مقام پر کرشن جی کی ولادت ہوئی تھی یہاں مراد دیارِ محبوب، محبوب کا وطن، گھر ہے۔ کھیلے ہوری:۔ ہولی کھیلے، رنگ پاشی کی۔ شام دوارے:۔ محبوب کا گھر، آستانِ دوست۔ میرو:۔ میرا۔ لال:۔ محبوب، دلبر۔
ترجمہ:۔ محبوب کے وطن بندرابن میں ہولی کھیلی، جہاں اپنے آستانہ پر میرا محبوب بھی موجود تھا۔
تشریح:۔ یہ کافی بھاشا زبان میں ارشاد ہوئی اور اس میں آستانِ دوست تک رسائی کی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۲)

ادھر مدھر موہن بنسی باجے چوراسی لکھ ساج آواجے
بھولی کایہ مایہ موڑی سُن کے گیان انوکھے خیال

حل لغات :۔ ادھر، سنسکرت لفظ ہیں، نچلا ہونٹ جس پر رکھ کر بنسری بجائی جاتی ہے۔ مدھر، شیریں، آواز خوش۔ چوراسی لکھ ساج :۔ چوراسی لاکھ ساز سے بنسری کی شیریں آواز نکلتی ہے، یعنے کائنات محوِ شیریں بیانی ہے۔ کایہ :۔ جسم۔ موڑی :۔ سرمایہ، مال متاع۔ گیان :۔ علم معرفت۔

ترجمہ :۔ تمام کائنات میں، چوراسی لاکھ ساز سے شیریں اور جان افروز راگوں میں بنسری بج رہی ہے کہ اس مست انگیز اور شیریں الاپوں میں معرفت کی لے اور انوکھے خیال سن کر میں مدہوش ہوگیا، اور تن بدن، مال متاع سب بھول گئے، خود فراموشی کا عالم ہوگیا۔

یا اس کے معنے اس طرح کئے جا سکتے ہیں ادھر مدھر سے فضائے بسیط مراد لی جائے تو یوں کیا جائیگا کہ تمام دنیا کی فضائے بسیط میں لاکھوں حمد الٰہی کے کلمات راگ اور باجے بج رہے اور ان کا اس قدر شور ہے کہ انسان مخلوقات ہژدہ ہزار کی لاکھوں بولیاں اور معرفت کے اچھوتے خیال سے متاثر ہو کر اپنی مدین اور متاع سے بے ہوش ہو جاتا ہے۔

برگ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفترے است معرفت کردگار

(۳)

ترکھٹ جمنا ترپھٹ ناؤں درمت دویت پاپ مٹاؤں
پی کے پئے سنگ پریم گٹوری ناچت گاوت رنگ رس تال

حل لغات :۔ ترکھٹ :۔ تین صفات والے، یا تین گھاٹوں والے۔ جمنا :۔ ایک دریا کا نام جس کو منو گنگا کی طرح پاک اور مقدس یقین کرتے ہیں۔ ترپھٹ :۔ سنسکرت لفظ ہیں جی بھر کر، اچھی طرح۔ ناؤں :۔ نہاؤں، غسل کروں۔

ورمت:۔ بدی، گناہ۔ دوبیت:۔ دوئی، شرک، کفر۔ پئے سنگ:۔ محبوب کے ساتھ۔ پریم کٹورے:۔ جام محبت، ساغر عشق۔ رنگ رس:۔ خوش الحانی، نغمہ، ترانہ۔

ترجمہ:۔ جامع صفات دریائے جمنا میں جی بھر نہاؤں، اور ساتھ ہی برائیوں اور شرک کے پاپ مٹا دوں اور اس طرح پاک صاف ہو کر محبوب کے ساتھ جام محبت سے لذت آشنا ہو جاؤں اور مستی عشق میں وجد و رقص کرتا اُس کے حمد کے راگ الاپوں اور ترانے گاؤں۔

(۴)

انہد گھور گگن موں گاجے چنگ مردنگ لکھو لکھ باجے
لاگی جوری سبد ٹکورے برست گُر پر تیت گلال

حل لغات:۔ انہد:۔ صدائے قلب، آوازِ دل، مسلمانوں میں سلوک کے مرتاض اصحاب کا اور ہندوؤں میں تپسیا کا ایک عمل ہے جو آخری حصہ شب میں خاص آسن جما کر یکسوئی اور تصور کو متحد کر کے کیا جاتا ہے جس سے دل کے اندر ایک آواز پیدا ہوتی ہے، اُس کو انہد کہتے ہیں۔ گھور:۔ شور کرنے والا۔ گگن موں باجے:۔ بادل کی طرح زور سے گرج رہی ہے۔ گگن:۔ بادل۔ چنگ مردنگ:۔ باجوں کے نام ہیں۔ جوری:۔ طبلوں کی جوری۔ سبد:۔ الفاظ۔ ٹکورے:۔ موثر، شیریں۔ گُر:۔ پیر، مرشد، ہادی۔ گلال:۔ رنگ سرخ، ہولی کا رنگ۔

ترجمہ:۔ انہد کے آواز پر بڑے بڑے بادل زور شور سے گرج رہے ہیں، گویا چنگ مردنگ باجے لاکھوں کی تعداد میں یکجا بج رہے ہیں، عالم مسرت ہے، طبلوں پر میٹھی میٹھی سروں کی گت لگی ہوئی ہے، پیر کامل کی محبت گلال برسا رہی ہے۔

(۵)

برج موں دھوم پری دھن لاگے ابھماں ٹوٹے کُبدھیا بھاگے
بانہہ مرورے بنگری توڑے کنور کنھی چنچل چال

حل لغات:۔ برج موں:۔ جہاں میں۔ دھن لاگے:۔ دھوم مچ گئی ——— الھمان:۔ غرور، کبر، بڑہائی۔ کبدھیا: جہالت، مکروفریب۔ پانہہ:۔ بازو۔ بنگری:۔ ونگاں، چوڑی۔ کنور:۔ محبوب۔ چنچل:۔ محبوب، شوخ۔

ترجمہ:۔ عالم شادمانی میں دھوم مچ گئی اور غرور ٹوٹ گیا ہے اور مکروفریب اور جہالت کی باتیں بھاگ گئی ہیں۔ اب تو محبوب دلنواز اپنی نازوانداز اور شوخ چال سے مستی کے جوش میں بازو مروڑتا ہے اور چوڑیاں توڑتا ہے عجیب خوشی اور مستی کا زمانہ ہے۔

(۶)

واس فریدؔ آکاس ہمارا ‏ دیس ایھو ابناس ہمارا
آتم سوں کی لاگے چوری ‏ ہوں میں سنسار ہت تپال

حل لغات:۔ واس:۔ جائے مقام، وطن۔ آکاس:۔ آسمان، عرش بریں۔ دیس:۔ ملک وطن۔ ابناس:۔ فنا ہونے والی ناس ہونے والا۔ آتم:۔ روح۔ سنسار:۔ دنیا۔ تپال:۔ زمین کا نچلا طبقہ۔ تحت الثریٰ

ترجمہ:۔ اے فرید ہمارا وطن تو عرش بریں ہے، یہ ٹھکانا تو فنا ہونے والا ہے، پاک روح کے ساتھ زوری زبردستی دل لگاؤ، ورنہ تحت الثریٰ میں آلائش دنیا لے جائیگی۔

کافی نمبر ۱۷

نوٹ:۔ یہ کافی مینڈھرا کے عاشق مول کی زبانی اُس کے حال پر لکھی گئی ہے، قصہ فرہنگ میں۔

(۱)

ڈیس سُہا سانول اَج کل ‏ ناتا ویسا ئیں مرجل گل

حل لغات:۔ سُہا:۔ آراستہ کر۔

ترجمہ:۔ اے ملیح محبوب آج کل آکر یہ دیس آباد کرو، ورنہ ہجر و فراق کے صدمے سے میں مرجاؤنگی جل جاؤنگی اور گل جاؤنگی۔

(۲)

وہٹ میں وسدا مینڈھڑا شہر لودروے مومل،

حل لغات:۔ وہٹ:۔ نام ہے مقام کا۔ مینڈھڑا۔ سومل کے معشوق کا نام ہے۔ لودروا۔ نام مقام۔

ترجمہ:۔ مینڈھرا، تو وہٹ میں رہتا ہے اور بیچاری مومل لودروے شہر میں۔

(۳)

برہوں ڈتی ست سیجڑے عیش کوستڑی لاگل

حل لغات:۔ ست:۔ سچا، صادق۔ ستری:۔ سوئی۔

ترجمہ:۔ محبت نے صدق و خلوص کی سیج مرحمت کی ہے، اسلیئے عاشق اسی محبت کی خوشی کو گلے لگاکر سو رہی ہے۔

اگر سٹ پڑھا جائے تو اس مصرعہ کے معنے یہ ہونگے کہ عاشق نے سیج دُور پھینک دی ہے یعنے سیج پر سونا چھوڑ گیا ہے

نوٹ:۔ ایک نسخہ میں ست سٹ کے ساتھ بھی ہے

(۴)

کنڑیں کھاون سینگیاں کر کر کوڑی کَل کَل،

حل لغات:۔ کنڑیں:۔ کان، گوش۔ کوڑی:۔ جھوٹی۔ کَل کَل:۔ شور و غوغا۔

ترجمہ:۔ ہم عمر سہیلیاں کل کل کرکے جھوٹے شور سے میرے کان کھاتے ہیں۔

(۵)

توں بن نظرم اوپریاں توڑیں سادہاں سومل

حل لغات:۔ اوپریاں:۔ اجنبی، غیر مانوس۔ توڑیں:۔ خواہ۔ سادہاں:۔ موہل کی سہیلی کا نام۔ سُوہل:۔ موہل کی بہن کا نام ہے

ترجمہ:۔ اے محبوب تیرے بغیر ہر شخص اجنبی ناواقف نظر آتا ہے، خواہ وہ میری بہن سوہل ہو یا سہیلی سادہاں ہو۔

(۶)

سڑ گئی سیج سہاگڑی پھاٹے ڈوڑے مل مل

حل لغات:۔ سہاگڑی:۔ سہاگ کی، عروس کی۔ پھاٹے:۔ پھٹ گئے۔

ترجمہ:۔ تیرے فراق میں عروسی کی سیج بھی جل گئی ہے، اور لباس عروسی کے ڈوڑیے اور مل مل بھی پھٹ گئے ہیں

(۷)

سرخی لہہ گئی وہیہ گئے رو رو سرمے کاجل

حل لغات:۔ وہیہ گئے:۔ بہہ گئے، رائگاں چلے گئے۔ لہہ گئی:۔ اُتر گئی

ترجمہ:۔ سرخی ہونٹوں سے اُتر گئی اور روتے روتے سرمے اور کاجل تک بہہ گئے۔

(۸)

سک سر مارم سانگراں تانگھاں تانوم ول ول

حل لغات:۔ سِک:۔ آرزو۔ سانگراں:۔ سانگاں، نیزے، برچھیاں۔ تانوم:۔ تپاتی ہیں، جلاتی ہیں۔ تانگھاں:۔ انتظاریں۔

ترجمہ:۔ آرزو سر میں برچھیاں مارتی ہے اور انتظاریں بار بار جگر کو جلاتی ہیں۔

(۹)

سول اندوہ اندیشڑے مل مل آون پل پل

حل لغات:۔ اندیشڑے:۔ اندیشے کی تصغیر۔

ترجمہ:۔ درد، افکار اور خطرات ہر وقت مل مل کر میرے ستانے اور مشکلات کی ایزادی کا باعث ہو رہے ہیں۔

(۱۰)

بھینیں دایاں ڈرانڑیاں اَمڑی، ویرنڑ، بابل

ترجمہ:۔ یعنے بہنیں دایاں اور دیورانیاں اور ماں اور بھائی باپ ان سب میں سے کوئی بھی فرید کے درد کا دارو نہیں۔

(۱۱)

کون ہے درد فریدؔ دا توں بن دارو درمل

حل لغات:۔ درمل:۔ علاج۔

ترجمہ:۔ تیرے سوا فریدؔ کے درد عوارض کا علاج اور دارو کون ہے، صرف تو ہی اس کے مصائب کا علاج ہے آ اور اپنے وصال سے اُس کے دردوں کا خاتمہ کر دے۔

کافی نمبر ۲۷

(۱)

ذاتاً فعلاً کل شے باطل حق ہے فاعل بیو سبھ عاطل

حل لغات:۔ باطل:۔ جھوٹی، فانی۔ فاعل:۔ قادر مطلق، کام کرنے والا۔ بیو:۔ دوسرا، ماسوا۔ عاطل:۔ معطل، بیکار۔

ترجمہ:۔ دنیا کی ہر ایک چیز فانی اور باطل ہے باعتبار اپنی ذات کے ہو یا افعال کے۔ کیونکہ ذات باری تعالیٰ عزاسمہ فاعل ہے، اور ماسوا اس کے سب بیکار ہیں۔

(۲)

ذوق ورائیں طور عقل دے بھٹ گھت کوڑی بحث دلائل

حل لغات:- ذوق:- وجدان، عرفان- ورائیں:- بغیر، ماورار- دلائل:- جمع دلیل کی، برہان-

ترجمہ:- عقل کے تمام بحث و دلائل طور و طریقے بھول جا، ترک کر دے، بھاڑ میں جھونک دے کیونکہ راہ سلوک میں وجدان ہی مطلوب ہے اس کے ماورا سب جھوٹ ہے۔

(۳)

اُٹھدیں بہندیں ٹردیں پھردیں نہ ہو ذاہل نہ تھی غافل

حل لغات:- اوٹھدیں بہندیں:- اُٹھتے بیٹھتے- تردیں پھردیں، چلتے پھرتے- ذاہل، بھولنے والا- غافل، غفلت شعار-

ترجمہ:- ہر وقت اُسی ذات موجود کا خیال رکھ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اُس سے غافل نہو- اور فراموش کار نہ بن-

(۴)

غیر محالے ویر خیالے ہر ہک ڈوں رکھ رافت شامل

حل لغات:- غیر:- ماسوا اللہ- محالے:- مشکل ہے- ویر:- دشمن- ڈوں، طرف، جانب- رافت:- محبت، دوستی-

ترجمہ:- چونکہ ماسوا اللہ کسی چیز کا وجود نہیں ہے، خلاف اور دشمنی ایک خیال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی- اسلئے تو ہر ایک شخص کے ساتھ محبت اور اتحاد کی نظر رکھ-

(۵)

ساڈا ہے محبوب دلیندا جو کوئی ہے توحید دا قائل

حل لغات:- توحید:- ذات پروردگار کو واحد یقین کرنا-

ترجمہ:۔ جو شخص توحید باری تعالیٰ کا دل سے قائل ہے، وہ ہمارا دلی محبوب ہے۔

(۶)

علم حقائق دا ہے لائق، نفس مُزکّیٰ مادّہ قابل

حل لغات:۔ حقائق جمع حقیقت۔ نفس مُزکی:۔ پاک وجود۔ مادّہ قابل:۔ قبول کرنے والی طبیعت

ترجمہ:۔ حقیقت کا علم اُسی کا حصہ اور اسی کے لئے موزوں ہے، جس نے ریاضت اور عبادت سے تذکیہ نفس کر لیا ہے، اور قدرتی طور پر اس کی طبیعت اور مادہ قبول کرنے والا ہو۔

(۷)

باجھ محبت جان برابر کیا ناطق کیا ناہق صاہل

حل لغات:۔ باجھ:۔ بغیر۔ ناطق:۔ بولنے والا حیوان یعنے آدمی۔ ساہل:۔ ہینگنے والا جانور گدھا، خر، ناہق:۔ ہینگنے والا گدھا،

ترجمہ:۔ مراحل حقیقت و عرفان ہی انسانی قابلیت اور شان کے مظہر ہیں، ورنہ محبت کے بغیر تو انسان اور گدھے برابر ہیں، صرف محبت ہی انسان کو باقی مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔

(۸)

ابن العربی دی رکھ ملّت ٹھپ رکھ فقہ اصول مسائل

حل لغات:۔ ابن العربی:۔ مشہور امام صوفیائے۔ صاحب فتوحات کی و خصوص الکم وغیرہ۔ ملت:۔ مذہب۔ مسلک:۔ طریقہ۔ ٹھپ رکھ:۔ تہ کردے، بند کردے۔

ترجمہ:۔ اے سالک فقہ اور اصول کے مسائل چھوڑدے، صرف ابن العربی کا طریق اختیار کرلے۔

(۹)

بہہ کر کلہڑیں رمز سوجھائی پیر مکمل عارف کامل

حل لغات:۔ بہہ کر۔ بیٹھ کر۔ کلھڑیں:۔ اکیلے، تنہائی میں۔
ترجمہ:۔ عارفِ کامل مرشدِ مکمل نے تنہائی میں بیٹھ کر، محبت کے سربستہ راز کے رمز و اشارات، بتلائے ہیں۔

(۱۰)

وجہہ اللہ فرید ہے باقی باقی ہالک زاہق زائل

حل لغات:۔ وجہہ اللہ:۔ حصہ ہے اس آیت قرآن پاک کا کل شیئ ھالک الا وجھہٗ اس کا ترجمہ ہے ہر چیز سوائے ذات حیّ و قیوم کے فنا ہونے والی ہے، صرف اُسی کو بقا ہے۔ ہالک:۔ ہلاک ہونے والی، فانی۔ زاہق اِن الباطل کان زھوقا، باطل فنا ہونے والا ہے۔ زائل:۔ زوال پذیر، فانی۔
ترجمہ اے فرید ذات باری ہی حیّ و قیوم لازوال اور باقی ہے، اُس کے سوائے تمام چیزیں ہلاک ہونے والی، فانی ہیں۔

کافی نمبر ۳۷

(۱)

سٹ سک غیر خدادی سب شے وہم خیال

حل لغات:۔ سٹ:۔ پھینک دے، ترک کر دے، چھوڑ دے۔
ترجمہ:۔ تمام اشیا صرف وہم و خیال ہیں، صرف ذات الٰہی قابل بھروسہ اور لائق ذکر ہے۔ اُسی کو ہر وقت یاد کر، اور اُس کے سوا سب کو بھول جا۔

(۲)

کتھ لیلےٰ کتھ مجنوں ہا کتھ سوہنی مہینوال

حل لغات :- کِتھ :- کہاں ہیں لیلیٰ اور سوہنی مشہور معشوقوں اور مجنوں اور مہینوال مشہور عاشقوں کے نام ہیں۔
ترجمہ :- لیلیٰ اور مجنوں، سوہنی مہینوال اب کہاں ہیں، فنا کے گھاٹ اُتر گئے، فنا ہونے والی چیز سے دل نہ لگا، اور اس پر کوئی اعتماد نہ رکھ۔

(۴)

کِتھ رانجھن کِتھ کھیڑے کِتھ ہے ہیر سیال

حل لغات :- ہیر :- مشہور معشوقہ رانجھے کی۔ کھیڑے :- ایک ذات ہے جس میں ہیر کا منسوب شخص تھا۔ سیال :- ایک قوم کا نام ہے جن میں ہیر پیدا ہوئی تھی۔
ترجمہ :- ہیر سیال، اُس کا عاشق رانجھا، اور اُس کے سسرال کھیڑے اب کہاں ہیں۔

(۵)

کِتھ سسّی کِتھ پُنوں کِتھ او درد کشال،

حل لغات :- سسی :- پنوں بلوچ کی معشوقہ کا نام تھا۔ کشال :- کشالے، تکلیف، محنت۔
ترجمہ :- سسّی اور پنوں اب کہاں اور اُن کی داستان عشق اور تفصیل درد و مصائب کہاں ہے۔

(۶)

کِتھ سیفل کِتھ پریاں کِتھ او ہجر وصال،

حل لغات :- سیفل :- مخفف لفظ ہے سیف الملوک کا مشہور عاشق کا نام ہے، جس کا قصہ مولوی لطف علی بہادر پوری نے بہاولپوری زبان میں تصنیف کیا۔
ترجمہ :- سیف الملوک اور اس کے پریوں کے ہجر و وصال کے واقعات اب کہاں ہیں محض قصے ہی زباں پر رہ گئے ہیں ورنہ وہ فنا ہو چکے ہیں۔

(۷)

پاجھوں احد حقیقی کل شے عین زوال

حل لغات:۔ پاجھوں:۔ بغیر، سوائے۔

ترجمہ:۔ پروردگار واحد حقیقی کے حیّ وقیوم کی ذات کے سوا ہر چیز زوال پذیر فنا ہونے والی ہے۔

(۸)

چار ڈیہارے چیتر دے کوڈّے بکر وال

حل لغات:۔ ڈیہارے:۔ دن، ایام۔ چیتر:۔ ماہ چیت، فصل بہار کا مہینہ۔ کوڈّے:۔ کُڈّے، کودتا ہے، اُچھلتا ہے، ناز کرتا ہے۔ بکر وال:۔ بکریوں کا چرواہا۔

ترجمہ:۔ چیت کے ایام بہار میں گھاس کے وفرت کے باعث بکریوں والا بھی شادو رقصاں نظر آتا ہے، مگر وہ بھی فصل کے چار دن گذر جانے اور گھاس کے دفرت ختم ہو جانے پر پھر مرُدہ ہو جاتا ہے اُسکی خوشیوں کو بھی فنا لاحق ہے

(۹)

ماخلا اللہ باطل بے شک کوڑ پپال

حل لغات:۔ ماخلا اللہ:۔ جو چیز خدا کے سوا ہے۔ پپال:۔ افترا، دہوکا، فریب۔

ترجمہ:۔ سوائے ذات حیّ وقیوم اللہ پاک کے باقی سب چیز باطل، فانی، جھوٹ اور فریب ہے، صرف اُسی ذات عالی باقی اور سچ قابل محبت ہے۔

(۱۰)

یار فرید نہ وِسرم مشکل محض محال

حل لغات:۔ محال:۔ جس کا وجود ہی نہو۔
ترجمہ:۔ اے فریدؒ، یار، محبوب، ذات الہی مجھے نہیں بھول سکتی، اور ایسی فراموشی محال ہے۔

کافی نمبر ۱۴۷

نوٹ:۔ یہ کافی حضرت ہیر کی زبانی لکھی ہے، جو رانجھے کی عاشق تھی، اس کا مفصل قصہ فرہنگ میں ملاحظہ ہو۔

(۱)

سُن یار پُرانی پیڑ دو تھیاں اکھیاں چھل گئی دڑی جل

حل لغات:۔ پُرانی:۔ پُرانی، دیرینہ۔ پیڑ:۔ درد۔ چھل:۔ سیلاب
ترجمہ:۔ اے دوست میرے پرانے درد کی کیفیت سُن، آنکھوں سے سیلاب جاری ہے اور دل جل گیا ہے۔

(۲)

کانہہ کمائیں اُجڑیاں جھوکاں سخت سیالیں کریاں ٹوکاں
رہندی دل دلگیر دو سر ورد اُٹل پئے روگ وِچل

حل لغات:۔ کانہہ:۔ سرکنڈے۔ جھاڑ۔ کمائیں:۔ کُملا گئے، مرجھا گئے، پژمردہ ہو گئے۔ جھوکاں:۔ وہ عارضی آبادیاں جو ریگستان کے لوگ پانی اور گھاس کے موقعوں پر بنا لیا کرتے ہیں، قیامگاہیں۔ سیالیں:۔ قوم سیال کی عورتیں جو ہیر کی ہم قوم تھیں اور رانجھے کی محبت کے طعنے ہیر کو دیتی تھیں۔ ٹوکاں:۔ طعنے دینا، الزام لگانا۔ دلگیر:۔ اُداس، پریشان۔ اُٹل:۔ اُٹل آنا محاورہ ہے یکدم اُمنڈ آنا۔ روگ:۔ درد۔ اُچھل پئے:۔ اُچھل پڑے عائد ہو گئے۔ جان کے لاگو ہو گئے۔

ترجمہ:۔ سرکنڈے مرجھا گئے اور آبادیاں ویران ہو گئیں، جھنگ سیال کی سنگدل رقیب عورتیں طعنے دیتی ہیں، دل

ہمیشہ بے تاب رہتا ہے، درد سر اُمنڈ آیا، اور بے شمار عوارض جان کے لاگو ہو گئے۔

(۳)

لگڑا نینہہ رنجھیٹے والا وسریا فہم فکر دا چالا
ہیر گئی جھنگ چیڑو و سٹ سیجھ پلنگ تے رنگ محل

حل لغات:۔ لگڑا:۔ لگا۔ نینہہ:۔ عشق۔ رنجھیٹا:۔ رانجھا کو محبت سے رنجھیٹا کہا گیا ہے۔ وِسریا:۔ بھول گیا ہے، فراموش ہو گیا ہے۔ چالا:۔ طریقہ، عادت۔ جھنگ:۔ جنگل، بیابان۔

ترجمہ:۔ رانجھا (یعنے محبوب) کا عشق ایسا سر میں سمایا ہے جس سے غم اور فکر کے تمام طریقے بھول گئے۔ ہیر بیچاری عاشقہ سیج پلنگ اور رنگ محل چھوڑ کر صحرا نوردی میں مصروف ہو گئی۔

(۴)

بھوگے مول نہ دشمن جائی جو جو سختی میں سر آئی،
مارم ما پیو ویر وو ول سینگیاں سرتیاں لہم نہ کل

حل لغات:۔ بھوگے:۔ برداشت کرے، جھیلے۔ مول:۔ محض، بالکل۔ دشمن جائی:۔ دشمن زادی، دشمن کی اولاد۔ میں سر آئی:۔ میرے سر پر نازل ہوئی۔ مارم:۔ مجھے مارتے ہیں۔ ماپیو:۔ ماں باپ۔ ویر:۔ بھائی۔ سینگیاں ہم عمر۔ سرتیاں:۔ اکٹھے کھیلنے والیاں سہیلیاں۔ لہم نہ کل:۔ خبر نہیں لیتیں، ہمدردی نہیں کرتیں۔

ترجمہ:۔ جس قدر مصیبتیں مجھ بدنصیب کے سر پر آئی ہیں، خدا کرے دشمن کی اولاد پر بھی نہ آئیں، مجھے ماں باپ اور بھائی مارے ڈالتے ہیں اور پھر اکٹھی کھیلنے والی سہیلیاں تک بھی ہمدردی نہیں کرتیں اور خبر نہیں لیتے۔

(۵)

چاک مہینوال آ اوڑ ویڑھے کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے

کپڑے لیر کتیر ودو گیا ہار سنگار مو ساگ کجل

حل لغات:۔ چاک:۔ چرواہا۔ مہیں دا:۔ بھینسوں کا۔ گاؤمیشوں کا۔ وڑ:۔ داخل ہو، اندر آ۔ ویڑھا:۔ صحن خانہ۔ کھیڑے اُس قوم کے لوگ جن میں ہیر کا بیاہ ہو گیا تھا۔ بھیڑے:۔ بُرے، ناعاقبت اندیش۔ بکھیڑے:۔ پرخاش، لڑائی۔ لیر کتیر:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ چیتھڑے چیتھڑے، تار تار۔

ترجمہ:۔ اے میرے بھینسوں کے چرانے والے معشوق رانجھا میرے صحن خانہ میں آجا، ناعاقبت اندیش کھیڑے بوجہ چھیڑتے ہیں اور بکھیڑے کرتے ہیں، تیرے ہجر میں ہار سنگار مسی مساگ اور کجل کا لگانا گیا، اور کپڑے پھٹ کر تار تار ہو گئے۔

(۶)

نازک ناز نگاہ سجن دے عشوے غمزے من موہن دے
لگڑے کاری تیر ودو سے سینے پلپل چُھبدے پھل

حل لغات:۔ سجن:۔ محبوب، دوست۔ من موہن:۔ دل لبھانے والا محبوب۔ سے:۔ سینکڑوں۔ پلپل:۔ دم بدم، ہر وقت۔ چُھبدے پھل:۔ پیکان تیر، تیر کے پھل چبھتے ہیں، ہر وقت کاوش کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ معشوق کی نازک نگاہیں اور محبوب کے عشوے اور غمزوں کے کاری تیر ایسے جگر میں پیوست ہوئے ہیں۔ جن سے سینکڑوں پھل سینے میں ہر وقت چبھ رہے ہیں، اور کاوش کر رہے ہیں۔

(۷)

اوکھے لانگھے روہ جبل دے چھل چھل چھالے پیر پچلدے
رُلدی راہ ملہیر[۱] ودو جتھ راخس ڈینڑیں پووّن ڈل

[۱] ملہیر کی آبادی سندھ کا شملہ سمجھی جاتی تھی، اور کسی زمانہ میں اس صحرا لق ودق میں ملہیر فردوس کا نمونہ سمجھا جاتا تھا، یہی وہ مقام ہے جس کو ہمارے آقائے نامدار خسروِ عالی وقار دام اقبالہٗ وملکہ نے حال ہی میں اپنی تفریحی قیام کیلئے منتخب فرما کر وہاں ایوان عالیشان (باقی صفحہ ۲۵۰)

حل لغات :۔ اَوکھے :۔ مشکل ، دشوار ۔ لانگھے :۔ راستے ، گذرگاہ ۔ چھل چھل :۔ لبریز ، چھالے :۔ آبلے ۔ پیر :۔ پاؤں ۔ پچلدے ، سوزش سے کباب ہوئے ہیں ، ہماری زبان میں جلنے اور پچلنے میں یہ فرق ہے جو چیز تیز آگ سے جلے اُسے جلنا اور جو گرم راکھ یا گرم ریت سے جلے اسکو پچلنا کہتے ہیں ۔ راکھس :۔ دیو ، پری ۔ ڈینڑیں :۔ ڈائن ، چڑیل ۔ پوون وَہل :۔ خوفزدہ ہو جاتی ہیں ۔

ترجمہ :۔ ریگستان اور کوہستان کی دشوار گذار راہیں جن میں تپش کی وجہ سے پاؤں جل گئے اور چھالے پڑ گئے ہیں ، جو جوش زن ہیں ، چھالے چھلک رہے ہیں (یعنی بہنے کو تیار ہیں) ، اور پاؤں (گرم ریت سے) جل رہے ہیں ، بیچاری عاشقہ میر (یعنی مسکن معشوق) کے راستہ میں آوارہ پھر رہی ہے جہاں جنگلی درندے اور ہیبت ناک چڑیلیں بھی دہل جاتی ہیں ۔

(۸)

سسّی شودی پیر پیادی نال ترّ تاڈے جھوک آبادی

مٹھڑی بے تقصیر دو نا خرچ پلّے نہ گنڈھ سَمل

حل لغات :۔ شودی :۔ بیچاری ۔ ترّ :۔ پانی کے اُس گھاٹ کو کہتے ہیں ، جس سے عبور کیا جاتا ہے ۔ تاڈا :۔ اُس مقام مختصر آبادی کو کہتے ہیں جہاں مسافر ستانے کیلئے ٹھہرے ۔ گنڈھ :۔ گانٹھ ۔ سَمل :۔ زاد راہ ، خرچ سفر ۔

ترجمہ :۔ سسّی (عاشقہ) بیچاری پا پیادہ دشوار گزار بے راہ بے نشان جنگل میں آوارہ پھر رہی ہے جہاں نہ کوئی ٹھکانا ہے اور نہ کوئی آبادی ہے ، بیچاری بے گناہ ماری جا رہی ہے نہ پلے خرچ ہے نہ زاد راہ ہے ۔

(۹)

ماہی باجھوں سول قہر دے ڈیہاں رات فرید نجر دے

(بقیہ صفحہ ۲۴۹) الشمس اور القمر کی بنائی ہوئی ہے اس مقام کے سبزہ زار باغات ، پاکیزہ اور خوشگوار پانی تمام سندھ میں بے نظیر تسلیم کیا گیا ہے اور کراچی کے شہر کو یہیں سے پانی پینے کیلئے مہیا کیا جاتا ہے ، کراچی سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے اسی کے نام سے ریلوے سٹیشن بھی قائم ہے گویا یہ جنت نظیر رشک کشمیر ہے ۔ (حفیظ)

نیڑاں نیر وہیرو جھر جنگل بیلے چھلّو چھل،

حل لغات:۔ بجھروے:۔ خستہ ہو رہا ہے، زار و نزار ہے۔ نیر:۔ آنسو، اشک۔ وہیر:۔ بہہ رہے ہیں جھر:۔ سنسان اور گنجان جنگل
بیلہ:۔ بیابان جنگل۔

ترجمہ:۔ فراق محبوب میں بے انتہا مصائب ہیں کہ جن میں شب و روز فرید خستہ جان ہوتا چلا جا رہا ہے اور زار و نزار ہو رہا ہے، گھلا جا رہا ہے، آنکھوں سے آنسوؤں کا اتنا طوفان اُمنڈ آیا کہ آبادیاں اور ویرانے جنگل اور صحرا سب غرقاب ہو گئے

کافی نمبر ۵۷

نوٹ:۔ یہ کافی حضرت نے سسّی کی زبان سے ادا فرمائی ہے اور اُسی کے غم عشق اور غم فراق کا نقشہ کھینچا ہے

(۱)

کیچ گیوں یار بروچل کل نا لدھڑو سانول وَل

حل لغات:۔ کیچ:۔ مکران کا ایک شہر جو پنوں کا وطن تھا۔ بروچل:۔ بلوچ۔ پنوں کی ذات ہے، مراد محبوب پنوں۔
کل:۔ خبر۔ کل ناں لدھرو:۔ خبر نہ لی۔ سانول:۔ محبوب ملیح۔ وَل:۔ پھر، دوبارہ۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز پنوں تو نے کیچ جا کر اپنی فراق زدہ سسّی کی پھر خبر بھی نہ لی۔

(۲)

مصری کھنڈ نباتڑیں ڈسدیاں زہر ہلاہل

حل لغات:۔ مصری:۔ مشہور چینی کی مرکب مٹھائی۔ کھنڈ:۔ کھانڈ، چینی۔ نباتڑیں:۔ جمع نبات، شیرینی۔ کھانڈ۔
ڈسدیاں:۔ دکھائی دیتی ہیں، معلوم ہوتی ہیں۔ ہلاہل:۔ زہر۔ سم قاتل۔

ترجمہ:- اے پنوں محبوب، تیرے فراق میں مصری کھانڈ اور مٹھائی جیسی میٹھی اور خوشگوار چیزیں بھی زہر قاتل معلوم ہوتی ہیں۔

(۳)

گھولے زیور بھاء لگے بٹھ پئے ڈورے مل مل

حل لغات:- گھولے:- قربان ہوئے، وارے گئے، فدا ہوئے۔ بھاء لگے:- آگ لگے ہوئے، آتش زدہ۔ بٹھ پئے:- بھاڑ میں ڈال دئے گئے۔ ڈورے:- ڈوریئے، باریک کپڑے کی قسم۔

ترجمہ:- تیرے بغیر آگ لگے زیوروں کو قربان کر دوں، اور ڈوریئے ململ کو بھاڑ میں ڈال دوں۔

(۴)

جوبھن جوش جوانڑی، ناز نہورے گیٔے گل،

حل لغات:- جوبھن:- جوبن، اُمنگ۔ جوانڑی:- جوانی کی تصغیر، جوانی، عنوان شباب۔

ترجمہ:- ترے بغیر جوبن، جوش، جوانی، ناز اور نخرے سب گل گئے۔

(۵)

کپڑے لیر کتیر تھیٔے لنگریں جائی ملچل

حل لغات:- لیر کتیر:- پارہ پارہ، تار تار۔ لنگریں:- لنگ، اعضاء، بازوؤں میں۔ جائی:- پیدا ہو گئی۔ ملچل:- میل کچیل

ترجمہ:- کپڑے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں، اعضا میں میل کچیل بڑھنے لگ گئی ہے۔

نوٹ:- بعض قلمی نسخوں میں یہ بند زائد ہیں۔

(۶)

اکھیاں کجلوں کالیاں پیچی زلف ولو ول ٹھ

(۷)

او دل چوٹ چلاندیاں اے تھی پھائی پئے گل

حل لغات:۔ دل و دل:۔ پیچ در پیچ۔ پھائی:۔ پھندا، پھانسی۔

ترجمہ:۔ آنکھیں جو کاجل سے سیاہ ہیں وہ دل پر چوٹ چلاتی ہیں اور گھنگریالی زلفیں گلے کا پھندا بن گئی ہیں۔

(۸)

ڈٹھم ملک ملہیر ڈوں کالے کالے بادل

حل لغات:۔ ڈٹھم:۔ میں نے دیکھے۔ ڈوں:۔ جانب، طرف، سمت

ترجمہ:۔ میں نے ملک ملہیر کی طرف سیاہ سیاہ بادلوں کو چکر لگاتے دیکھا۔

(۹)

سندھڑے رہن نہ ڈیندیاں لگڑیاں تانگھاں پلپل

حل لغات:۔ سندھڑا:۔ ملک سندھ یعنے وہ خطہ زمین جو دریائے سندھ کے کناروں کے پاس پاس واقعہ ہے۔
اس کے سوا دوسرے علاقہ کو روہی اور چولستان کہتے ہیں۔ چولستان میں جب آبادی ہو جائے تو پھر
مالدار لوگ سندھ میں نہیں ٹھہر سکتے اور جلدی کوچ کر کے سندھ سے روہی کی طرف چلے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب کی انتظار لگی ہوئی ہے۔ جو ہر دم ریگستان کی طرف کشش کر رہی ہے اور سندھ میں رہنے نہیں دیتی

(۱۰)

روہی مینگھ ملہارڑاں کھمدیاں کھمنیاں اجکل

حل لغات:۔ روہی:۔ ریگستان۔ مینگھ ملہاڑ:۔ بادلوں کے سمے۔ کھمنیاں۔ کھمنی بجلی۔ کھمدیاں:۔ چمکتی ہیں، کوندتی ہیں

ترجمہ:۔ ریگستان میں آج کل بادلوں کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور بجلیاں کوندر ہی ہیں۔

(۱۱)

دلڑی سکدی دیس ڈوں اکھڑیں، ہنجٹوں بلبل،

حل لغات:۔ بل بل:۔ جوش میں اُبل اُبل کر قطرات اشک ٹپک رہے ہیں ہنجٹوں:۔ آنسو۔ اشک۔
ترجمہ:۔ دلوں کو وطن کی کشش بیتاب کر رہی ہے، اور آنکھوں میں آنسو اُبل اُبل کر نکل رہے ہیں۔

(۱۲)

ڈیکھاں باغ بغوچڑے جیڑا جاۓ نوم جلبل

حل لغات:۔ بغوچڑے:۔ باغیچہ کی تصغیر ہے۔ جیڑا:۔ دل، طبیعت۔ جل بل:۔ جل بھن۔
ترجمہ:۔ میں جب باغ و بہار دیکھتی ہوں۔ تو وطن کے لئے طبیعت بیتاب ہوتی ہے اور جی جلنے لگتا ہے

(۱۳)

لاٹے پھوگ فریدؔ دے دردو لیندے درل،

حل لغات:۔ لاٹے۔ پھوگ:۔ یہ دونو ریگستان کے چھوٹے چھوٹے درخت ہیں۔ لاٹے میں سے اشخار بنائی جاتی ہے۔ یہ دونو بے ثمر اور کسیلے درخت ہیں۔
ترجمہ:۔ ریگستان (وطن محبوب) کے لاٹے اور پھوگ جیسے درخت بھی فریدؔ کے دردِ دل کا علاج ہیں۔ سندھ کے باغ اور باغیچوں سے روہی کے لاٹے اور پھوگ فریدؔ کے لئے زیادہ مانوس اور محبوب ہیں۔

کافی نمبر ۷۶

اس کافی میں حضرتؒ نے سالک کو اپنی حقیقی شان تبلا کر ادھر اُدھر بھٹکنے سے روکا ہے اور تبلایا ہے کہ تیرا مقام اور مقصد زندگی نہایت بلند ہے۔ تو اُس کی طرف توجہ کر۔

(۱)

کیویں توں فرد تے جزو سڈاویں توں کلی توں کُل،

حل لغات:- فرد:- اکیلا۔ جزو:- کل کا ایک ٹکڑا ــــ سڈاویں:- کہلاتا ہے۔ کُل:- ہمہ، تمام۔ سالم

ترجمہ:- اے بے خبر سالک تو اتنا ہمت ہار بیٹھا ہے کہ جزو اور فرد کہلانے پر قناعت کئے ہوئے ہے اپنا مقام دیکھ تو ہی سب کچھ تو ہے، دُنیا کی تمام کائنات تیری خدمت کیلئے مامور ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نہ خوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار شرطِ انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

(۲)

باغ بہشت دا توں ہیں مالک خود بلبل خود گل ہا

حل لغات:- مالک:- صاحب مال۔

ترجمہ:- تو ہی باغ بہشت کا مالک ہے، اور غور کر کے دیکھ چمن میں تو ہی گل ہے اور تو ہی اس گل پر بلبل ہے۔

(۳)

عرش وی تیڈا فرش وی تیڈا توں عالی اَنْ مُل

حل لغات:۔ اَنْ مل۔ جس کی قیمت نہ ہو، بے قیمت، بے بہا۔

ترجمہ:۔ تو بہت بلند پایہ اور بے بہا ہے، دیکھ عرش و فرش کا تو ہی تو مالک ہے۔

(۴)

چڑھ داریں منصور دے بھائی کرن عجب غل غل

حل لغات:۔ داریں۔ جمع دار، سولی، پھانسی۔ منصور، مشہور صوفی منصور حلاج جسکو انا الحق کہنے کے باعث سولی پر چڑھایا گیا تھا

ترجمہ:۔ منصور حلاج کے سولی پر چڑھنے کی وجہ سے اُس کے بھائی عجب شور و غل کرتے ہیں۔

(۵)

روح مثال شہادت توں ہیں سمجھ سونجان نہ بھل

حل لغات:۔ روح، مثال اور شہادت:۔ یہ تینوں عالم ہیں عالم ارواح، عالم مثال اور عالم شہود کی تفصیل فرہنگ میں دیکھو۔ سونجان:۔ پہچان، شناخت۔ بھُل:۔ بھول

ترجمہ:۔ اے مورکھ بے خبر تمام عالم ارواح، مثال و شہود میں تو موجود ہے، اس راز کو سمجھ اور معلوم کر۔ بھول نہ یہ بھولنے کی بات نہیں اپنے اور اپنے خالق کے مرتبہ کو پہچان۔

(۶)

دُنیا عقبیٰ برزخ اندر ناہیں تیڈ ڑا تل

حل لغات:۔ دنیا، عقبیٰ اور برزخ یہ تینوں مقامات۔ دُنیا، موجودہ دنیائے آباد۔ عقبیٰ:۔ عاقبت یعنے محشر، قیامت کی دنیا۔ برزخ:۔ درمیانی دنیا، قبر کا عالم حیات اور حشر کا درمیانی وقفہ۔ تُل، تول:۔ وزن مقابل برابر۔

ترجمہ:۔ عالم دنیا، عقبیٰ اور برزخ میں کوئی تیرا ہموزن اور مساوی نہیں ہے۔

(۷)

یار فریدا کول ہے تیڈے ناں بے ہودہ رُل

حل لغات:۔ کول:۔ نزدیک، پاس۔ رُل:۔ آوارہ ہو، بھٹک

ترجمہ:۔ اے فریدؔ یار تو تیرے قریب ہے وہ تو فرماتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم شہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں۔ تو اس راز کو سمجھ اور بیہودہ نہ بھٹک "یار درخانہ و من گرد جہاں مے گردم"

کافی نمبر ۷۷

یہ کافی مہینوال کی عاشق سوہنی کی زبانی ارشاد ہوئی ہے مفصل قصہ فرہنگ میں ملاحظہ طلب

(۱)

رل مہینوالا رل مہینوال

ہر دل ہیں ہے تیڈری بھال

حل لغات:۔ بھال:۔ انتظار، تلاش۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دھیں وال بھینسوں والے، ہر ایک دل میں تیرے ملنے کا اشتیاق اور انتظار ہے آمل آکر مل، زیادہ انتظار کی تکلیف سے بچا۔

(۲)

روز ازل دی سختی ماری ڈتری مول نہ قسمت واری

ماہیوڑ ویرنہ لہم سنبھال

حل لغات:۔ سختی ماری:۔ بدقسمت، منحوس۔ قسمت نہ ڈتڑی واری:۔ قسمت نے یاوری نہ کی۔ ویر:۔ بھائی۔ سنبھال لہم:۔ سنبھال نہیں رکھتا ہے، خبر نہیں لیتے۔

ترجمہ:۔ مجھے محبوب کا وصال نصیب نہ ہُوا، نہ قسمت نے یاوری کی، بلکہ میری خستہ حالی پر ماں باپ اور بھائی بھی میری سنبھال نہیں رکھتے۔ مَیں تو روزِ ازل ہی سے منحوس اور بدقسمت ہوں۔

(۳)

فکر فراق تے مونجھ مونجھاری یاری لا کر مٹھڑی ہاری،

ڈسدم وصل وصال محال

حل لغات:۔ مونجھ مونجھاری:۔ ملال طبع، پریشانی۔ مُٹھڑی:۔ فراق زدہ، خستہ حال، تباہ روزگار۔ ڈسدم:۔ نظر آتا ہے، معلوم ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ مَیں تو محبت کر کے (یاری لگا کر)، فکر، فراق اور ہر وقت کے رنج و ملال کے باعث ہمت ہار چکی ہوں۔ اور اب تو محبوب مہینوال کا وصال بھی محال معلوم ہوتا ہے۔

(۴)

روندیں رڑدیں کوکاں کردی آہیں بھردی جُھکھ جُھکھ مردی

عشق اولڑا جی جنجال

حل لغات:۔ رڑدیں:۔ چیختے ہوئے، چلاتے ہوئے۔ کوکاں کردی:۔ چیخیں مارتی ہوں۔ جُھکھ جُھکھ مردی:۔ گھُل گھُل کر مرتی ہوں، زار و نزار ہوں۔ اولڑا:۔ انوکھا۔ جی:۔ طبیعت۔

ترجمہ:۔ یہ عشق عجیب انوکھا جنجال گلے میں پڑا ہے، کہ ہر وقت چیختی ہوں چلاتی ہوں، آہیں بھرتی ہوں اور گھُل گھُل کر موت کے مونہہ میں جا رہی ہوں۔

(۵)

زورے تورے حسن دے ماݨے سارے ہارسنگار وہاݨے

آئی اوڑک سولاں جال

حل لغات:۔ تورا:۔ حکومت۔ ماݨے:۔ جمع ماݨا کی، غرور۔ وہاݨے:۔ گذر گئے۔ اوڑک:۔ آخر الامر، انجام کار۔ جال:۔ گذارا۔

ترجمہ:۔ اپنی جوانی زور اور حکومت کا غرور، اور تمام ہار سنگار عشق نے بھلا دئیے، ان کا زمانہ گذر گیا، اور آخر کار درد و مصائب کے ساتھ اب گذارا ہے۔

(۶)

ناز نزاکت نوکاں نخرے سبھوں سکھ سہاگ دے بخرے

ساڈے پوکھڑے کوجھڑا حال

حل لغات:۔ نوکاں:۔ آرائش، آنکھ کے سرمہ یا کاجل کی دھار بڑھی ہوئی کو نوک کہتے ہیں۔ نخرے:۔ جمع عشوے غمزے۔ ناز بھرے اشارے۔ سہاگ:۔ شادی، عروسی۔ بخرے:۔ حصے۔

ترجمہ:۔ وہ تمام ناز و نزاکت، آرائش، عشوے غمزے، خوشی اور شادمانی کے تمام ساز و سامان ختم ہو گئے۔ اب تو ہمارے حصے میں خستہ حالی اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں رہا۔

۷

خویش قبیلہ دشمن سارا ہر کوئی مارم جاݨ وچارا

برہوں اوڑا اُولٹی چال

حل لغات:۔ خویش:۔ رشتہ دار اقارب عزیز۔ قبیلہ:۔ تعلقدار، کنبہ۔ وچارا:۔ بیچارا، بے کس۔ اوڑا:۔

ترجمہ :۔ محبت عجیب مشکل پسند ہے اور اس کی چالیں ایسی اولٹی ہیں کہ اُس کے آتے ہی تمام عزیز و اقربا دشمن ہو گئے ہیں، اور عاشق کو بیچارہ جان کر سب مارتے اور تکلیف دیتے ہیں۔

(۸)

ویڑھے یار فرید نہ آیا گل گیا جوبن مفت اجایا
ڈُھٹھڑے ڈندتے چٹڑے وال

حل لغات :۔ گل گیا :۔ گل گیا، تباہ ہو گیا، برباد ہو گیا۔ ڈُھٹھڑے :۔ ڈہ گئے، گر گئے۔ ڈند :۔ دانت۔ چٹڑے :۔ سفید۔ وال :۔ بال، سر کے بال موئے سر۔ اجایا :۔ بیکار۔

ترجمہ :۔ اے فریدؒ فراق محبوب میں عمر بسر ہو گئی، اور جوانی کا جوبن مفت بیکار بے مصرف برباد ہو گیا۔ حتیٰ کہ دانت گر گئے اور سر کے بال بھی سفید ہو گئے، مگر محبوب اب تک بھی ویڑھے صحن خانہ میں نہ آیا، اور وصال سے محروم رکھا۔

کافی نمبر ۸۷

(۱)

مَیں تاں تیکوں منتاں کردی
سَانول اساں ول بھال

حل لغات :۔ اساں ول :۔ ہماری طرف۔ بھال :۔ آنکھ کھولنے کو بھالنا کہتے ہیں مطلب توجہ کر، التفات کر

ترجمہ :۔ اے سانولے محبوب! میں تو تم کو منتیں کرتی رہتی ہوں، کبھی میری طرف بھی نگاہ لطف پھیر دو۔ توجہ اور التفات کرو۔

(۲)

وَاہ غمزے واہ ناز چہبولے وَہ نخرے وَہ تِلک تِلولے
وَہ زلفاں وَہ خال،

حل لغات:۔ وَہ:۔ حرف تعجب، سبحان اللہ۔ چہبولے:۔ شیریں گفتار، ناز بھری باتیں۔ تِلک:۔ ماتھے پر رسمی طور پر جو زعفران کا خط کھینچا جاتا ہے، اس کو تلک کہتے ہیں۔ تِلولے:۔ جمع خال، تل۔

ترجمہ:۔ سبحان اللہ، محبوب کے ناز، غمزے، خوش کلامیاں، نخرے، بناؤ سنگار، تلک، تلولے اور گیسو و تل کی آرائش سب قابل تعریف ہیں۔

(۳)

تھی کر دام دلیں نوں وَنگن تھی کر ناگ جگر نوں ڈَنگن
عطروں بھنڑے وال

حل لغات:۔ دَام:۔ جال۔ وَنگن:۔ باندھتی ہیں، مضبوط بند کرتی ہیں، پھنساتی ہیں۔ ڈَنگن:۔ ڈنگ مارتی ہیں، ڈستی ہیں۔ بھنڑے:۔ بسے ہوئے، آغشتہ۔ وال:۔ بال، زلفیں۔

ترجمہ:۔ محبوب ملیح کے عطر میں بسے ہوئے زلفیں کبھی جالی بن کر دلوں کو جکڑتی ہیں، اور کبھی سانپ بن کر جگر کو ڈستی ہیں۔

(۴)

جیں ڈینہہ یار اساں توں روٹھڑے بٹھ پئے ڈورئیے ململ پٹھڑے
چرچرپو گھتے آل

حل لغات:۔ روٹھڑے:۔ روٹھے، ناراض ہوئے۔ ڈورئیے، ململ، چرؔ، پگھ، وال:۔ سب باریک اور عمدہ قیمتی

کپڑوں کے قسم و نام ہیں۔ چر چر:۔ پھلے چر چر کے معنے ٹکڑے ٹکڑے پرزے پرزے ہیں۔

ترجمہ:۔ جس دن کا ہم سے محبوب روٹھ گیا ہے، اسی دن سے تمام نفیس پارچات کا استعمال ہم سے چھوٹ گیا ہے۔ ڈورئیے ململ، چر، بگھ اور وال سب چھوٹ گئے ہیں، یعنے نہیں بھاتے۔

(۵)

بھاون مول نہ باجھ سجن دے کپڑے نازک ونڑ وونڑ دے

زیور آلو آل ﷺ

حل لغات:۔ بھاون:۔ بھاتی ہیں۔ سجن:۔ دوست، محبوب، خیرخواہ۔ ونو ونڑ:۔ قسم قسم کے طرح طرح کے۔ آل و آل اعلےٰ سے اعلےٰ، بہتر سے بہتر، بڑھیا۔

ترجمہ:۔ محبوب دلبند کے سوا نازک و نرم عجیب و غریب لباس، اور بڑھیا سے بڑھیا زیور بالکل اچھے نہیں لگتے، اور نہیں بھاتے۔

(۶)

درد فراق دی چال اساڈی سونجریں بٹریں جال اساڈی

بے واہی دا حال

حل لغات:۔ سونجریں:۔ سونے، غیرآباد۔ بٹریں:۔ جمع بٹے کی ٹیلے۔ بے واہی:۔ بے واہی، بےکس، بے نوا، کس مپرس

ترجمہ:۔ عاشق نامراد کی حالت دردِ فراق یار میں یہ ہوگئی ہے کہ صحرا و بیابان میں رہتا ہے اور بےکسی اور کس مپرسی کا حال ہے

(۷)

اتنا ظلم مناسب ناہیں، رورو پٹ پٹ کر کر دہائیں

گذر گئے سے سال

حل لغات:۔ دہائیں :۔ جمع دہاں کی فریاد، آہ وزاری۔

ترجمہ:۔ عاشق نامراد کو روتے، چیختے، فریادوزاری کرتے سینکڑوں سال (بہت مدت) گذر گئی، ابھی تک وصل نصیب نہیں ہوا۔ اے دوست اس قدر ظلم مناسب نہیں ہے، اب رحم کرو، اور نعمت وصل سے مالامال کرو۔

(۸)

یار فرید نہ رولاڈ یسیم اوڑک سڈ کر کول بلہیسم

ہے سوہنا لج پال،

حل لغات:۔ رولاڈیسیم :۔ مجھے چکر میں رکھے گا۔ پریشان ومضطرب رکھے گا۔ سڈ کر :۔ بلا کر۔ کول :۔ نزدیک، قریب۔ بلہیسم :۔ بٹھلائیگا۔ لج پال :۔ لاج پالنے والا، آبرو کا محافظ، شرم کی آن رکھنے والا۔ وفادار۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ میرا محبوب حسین، لاج پال ہے، مجھے زیادہ پریشان اور مضطرب نہ رکھے گا۔ اور آخر کا بلا کر قریب بٹھائیگا، اور وصال سے سرفراز کریگا۔

کافی نمبر ۹۷

(۱)

یار سپاہیڑا آوس ماڈرے کول

حل لغات:۔ وس :۔ بس آباد ہو، زندگی بسر کر۔ ماڈرے :۔ سندھی، میرے۔

ترجمہ:۔ اے (تیر انداز) سپاہی محبوب آ اور میرے پاس آکر آباد ہو۔

(۲)

ہک لکھ ڈیندیں ڈو لکھ ڈیسیاں ہک واری چا بول

حل لغات:- ہک واری:- ایک دفعہ۔ چا بول:- میرے ساتھ بول، کلام کر، گفتگو کر، بات چیت کر۔
ترجمہ:- ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ دے دوں گی، تو ایک دفعہ میرے ساتھ ہم کلام تو ہو، آنکھ سے آنکھ تو ملا

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۳)

پہلوں ڈیکر باہنہ سرانْدی سانول یار نہ رول

حل لغات:- پہلوں:- پہلے، ابتدائ۔ باہنہ:- بازو۔ سراندی:- سرہانے۔
ترجمہ:- اے محبوب ملیح، پہلے تو اتنی مہربانی کی کہ میرے سرہانے اپنا بازو رکھا۔ ایسے حالات کے بعد پھر اب مجھے نہ پریشان کر، اور چھوڑ کر جدا نہ کر۔

(۴)

نینہ ساونْ دی میں منتاری تے چھولیاں لکھ جھول

حل لغات:- نینہ:- ندی، نالہ۔ ساونْ:- ساون کا مہینہ جب برساتوں کا زور شور ہوتا ہے۔ منتاری:- تیرنا جانے والی، غیر شناور۔ چھولیاں:- واو مجہول، موج طوفان۔ جھول:- واو مجہول، گرداب۔
ترجمہ:- ساون کا مہینہ ہے، ندی لبالب بھری ہوئی بہہ رہی ہے، سینکڑوں موجیں اور لاکھوں گرداب ڈالتے ہیں اور میں تیرنا نہیں جانتی ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحل ہا — حافظ
ہمگیں آبے کہ مرغابی در وایمن نماند — سعدی

(۵)

یار چھیندا ماںْ مہیندا آ دس ماڈرے کول،

حل لغات:۔ چہنیدا:۔ ول پسند محبوب۔ مطبوع خاطر۔ مانڑ جہنیدا:۔ میرا آسرا۔ مہیں دا:۔ میرا۔
ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز، تو ہی میرا تکیہ اور مانڑ ہے۔ آ۔ اور میرے پاس آ کر آباد ہو، اپنی محبت کی بستی بسائیں

(۶)

سانولیاں دے نینڑ سلونڑیں کجلے دے ٹک ٹول

حل لغات:۔ سلونڑیں:۔ سلونے نمکین۔ کجلے:۔ کاجل۔ ٹک ٹول:۔ (خاص اصطلاح ہے) جس سے کاجل بھری آنکھوں کے غمزے مراد ہیں۔

ترجمہ:۔ ملیح سانولے محبوبوں کی آنکھیں نمکین اور محبت انگیز ہیں اور ان میں کاجل نے اور کشش کا سامان بہم پہونچا دیا ہے، مزید غضب ڈہا رہا ہے۔

(۷)

پاپن چکوی کر کر چیکاں الھڑے زخم نہ چول

حل لغات:۔ پاپن:۔ پاپ بھری، گنہگار۔ چکوی:۔ مشہور پرندے چکوا کی مادہ چکوا چکوی کی نسبت مشہور ہے، کہ چاند پر عاشق ہیں اور ہمیشہ آہ وزاری میں مصروف رہتے ہیں۔ الڑے:۔ ہرے زخم، آلے زخم۔ نہ چول:۔ نہ چھیڑ نہ ہلاک کر۔

ترجمہ:۔ اے ظالم چکوی، چیخ چیخ کر میرے تازہ اور ہرے زخموں پر نمک پاشی نہ کر اور آلے زخموں کو نہ چھیڑ، زیادہ بے تاب نہ کر۔

(۸)

مر مر جاندی رشک نہ سہندی دلڑی سخت سڑول

حل لغات:۔ مر مر جاندی:۔ مر مر جاتی ہے۔ جاندی: پنجابی لفظ استعمال کیا ہے۔ رشک:۔ حسد، جلاپا۔ سڑول:۔ جلی بھنی

ہوئی۔غیرت مند۔غصہ ور۔

ترجمہ:۔ میرا دل سخت نازک اور غیرت مند ہے، رشک، جلاپا برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی صورت میں موت کو ترجیح دے کر مر جاؤں گی مگر رشک برداشت نہ ہو سکے گا۔

(۹)

بینے بُولے ہنیسر وِسرے گئے نورے رمجھول،

حل لغات:۔ بینے، بولے، ہنیسر، نورے، رمجھول:۔ سب زیوروں کے نام، بینا پیشانی کا زیور۔ بُولے ہنیسر ناک میں پہننے کے۔ نورے رمجھول پازیب وغیرہ۔

ترجمہ:۔ بینے، بُولے، ہنیسر بھول گئے، اور نورے اور رمجھول بھی اب چھوٹ گئے، آرائش زیورات کا۔ عشق میں ہوش باقی نہیں رہا۔

(۱۰)

نخرے ناز نہورے ہردم بیا بیا کرن الول ٭

حل لغات:۔ نہورے:۔ انداز۔ بیا بیا:۔ دوسرا، اور اور، نیا نیا۔ الول:۔ انداز، طرز دلبری، گدگدی۔

ترجمہ:۔ محبوب کے ناز نخرے اور عشوے ہردم نئی نئی طرز میں نمایاں ہوتے ہیں اور دل میں گدگدی سی پیدا کرتے ہیں۔

۱۱

اوگن ہاری ناکس کم دی سوہنڑاں عیب نہ پھول

حل لغات:۔ اوگن ہاری:۔ دامن آلودہ، سیہ کار۔

پھول:۔ صیغہ امر، ظاہر کر، افشا کر۔

ترجمہ:۔ اے محبوب حسین، تیری عاشق ناکارہ اور بد قسمت ہے، اُس کے عیب نہ کھول، عیب جوئی نہ کر۔

(۱۲)

سمجھ فریدؔ نہ تھی غم وَاسُو اَللہ ملیسم ڈھول کُوں

حل لغات:۔ غم واسُو۔ غم و درد میں زندگی بسر کرنے والا۔ ملیسم:۔ مجھے ملائیگا۔ ڈھول:۔ محبوب۔
ترجمہ:۔ اے فریدؔ، غمزدہ نہ ہو، اور سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ ضرور وصال محبوب کے اسباب پیدا کردیگا، اور محبوب کے وصل کی مجھے مدد دیگا، وہی جامع المتفرقین ہے، اُسی کی ذات سمیع و قدیر، تیری دعائیں قبول ہوں گی، اور محبوب ملیگا۔
لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اُس کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

کافی نمبر ۸۰

حضرت نے اس کافی میں اسرارِ تصوف کو برملا ظاہر فرمادیا ہے، اور مقصد حیات روحانی پر روحانی کمالات کی نگاہ ڈالی ہے، اور انتہائی مدارج کا اظہار کیا ہے۔

(۱)

دستوں پیر مُغاں دے پیتم عشق دا جام

حل لغات۔ دستوں:۔ دست فارسی، ہاتھ، ہاتھ سے۔ پیر مغاں:۔ شراب خانہ کا داروغہ، حقیقت کی شراب پلانے والا، مرشد روحانی۔ پیتم:۔ مَیں نے پیا، نوش کیا۔ جام:۔ شراب معرفت کا پیالہ۔
ترجمہ:۔ مَیں نے مرشد بزرگوار کے ہاتھوں سے عشق کے شراب کا پیالہ پیا ہے، یعنے مجھے ہادی محترم نے محبت کے اسرار سے آگاہ فرمایا ہے، اور عشق کی شراب سے مست کردیا ہے۔

(۲)

وحدت کیتا غلبہ، بھُل گیا کفر اسلام

حل لغات:۔ وحدت:۔ خدا تعالےٰ کے واحد لاشریک ہونے کی کامل صفت، توحید۔

ترجمہ:۔ توحید باری تعالیٰ نے اس قدر مجھ پر غلبہ کیا ہے، تسلط جمایا ہے، کہ کفر اسلام فراموش ہو گئے ہیں، اقرار و انکار کے مراحل تک سب بھول گئے ہیں۔

(۳)

گذرے فرض فریضے سنت کو بھی سلام

حل لغات:۔ فرض:۔ وہ عبادات جو حق تعالیٰ کے حکم سے اُس کی مخلوق پر ادا کرنی ضروری ہیں، مثلاً نماز، روزے حج، زکوٰۃ۔ سنّت:۔ وہ عبادات اور افعال نیک جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم یا عمل کے اتباع میں کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ توحید نے اس قدر محو اور مست و بے خبر کر دیا ہے، کہ فرائض اور سنتوں کا بھی ہوش باقی نہیں رہا۔

(۴)

کشف حقیقی آئے گئے اضغاث احلام

حل لغات:۔ کشف حقیقی:۔ توحید کے اسرار و رموز کی آگاہی، حجاب عرفان کا منکشف ہو جانا۔ اضغاث احلام:۔ خواب پریشان، توہمات۔

ترجمہ:۔ حقیقت کا روشن نور دل میں پیدا ہو گیا ہے اور اسرار حقیقی کھل گئے ہیں، شبہات شکوک اور تذبذب سب مٹ گئے

(۵)

وحدت ذاتی سبھ دا ہے آغاز انجام

حل لغات:۔ وحدت ذاتی:۔ قادر مطلق کی ذات بیچون وچرا کی ذات کا علم۔

ترجمہ:۔ ہر سالک اور معرفت کے مرتاض ہستی کا آغاز اور انجام ذات باری کی توحید کا علم اور اس کا تصور ہے اور محویت ہے

(۶)

تکھڑی تیغ نفی دی، غیر کیتا قتلام

حل لغات:۔ تکھڑی، تکھی، تیز۔ تیغ:۔ تلوار، شمشیر۔ نفی:۔ ذکر الٰہی میں دو بنیادی پہلو ہیں، ایک ماسویٰ اللہ کے نفی جو کلمہ لاالٰہ سے ظاہر ہوتی ہے اور دوسرا خدا تعالیٰ کا وجود جو الا اللہ کے کلمہ کا مقصد ہے، یہ دونو پہلو نفی اور اثبات کے کلمہ شریف میں موجود ہیں، اُسی نفی کی طرف حضرت کا اشارہ ہے قتلام:۔ قتلِ عام، فنا، نیست و نابود کرنا

ترجمہ:۔ ذکر نفی ایسی تیز تلوار ہے جس نے غیر (ماسوی اللہ) کو قتل کر دیا ہے یعنے فنا کر دیا ہے، اور صرف وحدت ذاتی کو باقی رکھا ہے۔

(۷)

باجھوں شغل حقیقی ہیو گل کوڑ قمام

حل لغات:۔ کوڑ:۔ جھوٹ، غلط، بیکار۔ قمام:۔ لغوی طور پر یہ لفظ قوام کی بگڑی ہوئی صورت ہے، بمعنی ہر صورت شغل سالک کا دوسرا تاریک پہلو۔

ترجمہ:۔ حقیقی شغل عبادت و ریاضت کے سوا باقی تمام مشغلے اور دھندے غلط اور بے معنی ہیں۔

نوٹ:۔ اگر تمام پڑھا جائے تو یہ جھوٹ کی صفت ہوگی۔

(۸)

کر توبہ اغیاروں پٹھڑے برہوں پیام

حل لغات:۔ اغیار:۔ غیر کی جمع ہے، ماسوی اللہ جو ہر ایک صوفی کیلئے غیر ہے۔ پٹھڑے:۔ پٹھے، بھیجے، ارسال کئے۔

ترجمہ:۔ اے سالک راہ معرفت غیر (ماسوی اللہ) کی طرف توجہ نہ کر، اور اس شرک سے توبہ کر، یہی وہ پیغام ہے جو عشق حقیقی نے ہر ایک فرد مخلوق کے نام بھیجا ہے۔

(۹)

تُرت فـــرید فریدوں تھی آزاد تمام

حل لغات:۔ تُرت ۔ ہ ۔ جلدی، شتاب، عجلت۔

ترجمہ:۔ اس پیغام حقیقت کو سن کر اے فرید تو بھی غیر کے تصور سے بالکل آزاد ہو جا، بلکہ اپنی فردیت اور فرید ہونے کی بھی جو کیفیت ہے، اس سے بھی جلدی آزاد ہو جا۔ یعنے اپنے وجود کی بھی نفی کر دے۔ اور الّا اللہ کے اثبات پر قائم ہو جا۔

کافی نمبر ۸۱

اس کافی میں حضرت نے اُن مشکلات کا ذکر کیا ہے جو ایک عاشق اور سالک کو حقیقت کی زندگی میں پیش آتی ہیں، راہ معرفت میں قدم قدم پر نئی نئی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اور محبوب حقیقی کی محبت میں سالک کو تمام دنیا و مافیہا سے بے تعلق اور آزاد ہونے کے باعث جن دشوار گذار راستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

(۱)

ڈوکھڑیں کارن جائی ہم سُولیں سانگ سمائی ہم

حل لغات:۔ کارن:۔ غرض، واسطے، خاطر۔ جائی ہم:۔ مَیں پیدا ہوئی تھی۔ سانگ:۔ خاطر۔

ترجمہ:۔ مَیں عالم وجود میں دوکھوں اور تکلیفوں کے برداشت کی غرض سے پیدا ہوئی تھی، اور مصائب جھیلنے کیلئے اس فانی دنیا میں پیدا آئی تھی۔

(۲)

درد اندیشے سکڑے سورے پیا نہ بھینڑ تے بھائی ہم

حل لغات:- سکڑے:- سگے، رشتہ دار، خویش۔ سوڑے:- قریبی عزیز۔ سورے:- تابع مہمل سکڑے۔ سسرال۔
ترجمہ:- انسانی زندگی میں درد، اور اندیشے ہی قریبی رشتہ دار معلوم ہوتے ہیں، ان کے سوا اور کوئی بھائی اور بہن عزیز و قریبی نہیں سب چھوٹ گئے ہیں۔ گویا تھے بھی نہیں۔

(۳)

ہُلی کُملی سونہڑی دُھر دی ہک غم دی سدھرائی ہم

حل لغات:- ہُلی:- دیوانی، پاگل۔ کُملی:- بے خود، بگلی۔ دُھر:- ابتدا۔ سدھرائی:- مشتاق، پیاسی، منتظر، خواہاں۔
ترجمہ:- میں روز اول سے دیوانی اور بےخود ہی تھی، اور اگر کوئی چیز مجھے بھائی تھی اور جس کی میں مشتاق تھی۔ تو وہ صرف غم و درد تھا، باقی تمام باتوں سے بے خبر اور دیوانی ہوں۔

(۴)

جاون لادی پنڈ بلادی چُم سِر اکھیاں چائی ہم

حل لغات:- جاون لادی:- پیدا ہوتے ہی، وقت ولادت ہی سے۔ پنڈ:- بوجھ، بھاری بوجھ۔ چُم:- چوم کر، بوسہ دے کر۔ سر اکھیاں چائی ہم:- میں نے سر آنکھوں پر اٹھائی تھی۔
ترجمہ:- میں تو روز پیدائش ہی سے عشق و مصیبت کا ناقابل برداشت بوجھ چوم کر بر سر و چشم کہہ کر اپنے سر پر اٹھا لیا تھا، قرآن پاک کی اس آیت شریف کی طرف اشارہ ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض فاشفقن منھا وحملھا الانسان۔ انہ کان ظلوما جھولا۔

آسماں بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

(۵)

راحت وینديں وداع نہ کیتم مِٹی ہم پر متھرائی ہم

حل لغات :۔ راحت :۔ خوشی، کشاد کار کا ذریعہ۔ وینڈیں :۔ جاتے ہوئے۔ مئی :۔ مائی، ماں، والدہ۔ مترائی :۔ سوتیلی۔
ترجمہ :۔ راحت اور اطمینان جو میری کشود کار کے واحد ذریعہ تھے، اور مجھے ماں کی طرح پیارے تھے۔ وہ تو گویا سوتیلی ماں کی مانند آنکھیں پھیر کر ہم سے ایسے چلے گئے کہ وداع تک نہ کی۔

(۶)

پیڑ پوراݨی امڑی سکڑی موُنجھ موُنجھاری دائی ہم

حل لغات :۔ امڑی سکڑی :۔ حقیقی ماں۔ دائی :۔ دایہ، پرورش کرنے والی، خیر اندیش۔
ترجمہ :۔ راحت کے بے وداع چلے جانے کے بعد، درد ازل میری حقیقی ماں کی طرح مجھ پر مہربان ہو گئے، اور حزن وملال، میری دایہ کی طرح خیر اندیش ہو کر ہر وقت میرے سر پر موجود رہنے لگ گئے۔

(۷)

سختی تے بدبختی تتڑی، حال وَنڈاؤ ہمسائی ہم

حل لغات :۔ تتڑی :۔ تپتی ہوئی، سوختہ جاں۔ حال وَنڈاؤ :۔ ہمدرد، حال احوال کی خبر لینے والی، پرساں حال۔
ترجمہ :۔ ایسے حال میں مجھے سختی اور بدبختی نے آکر گھیر لیا۔ گویا یہ میرے ہمسائے اور محرم راز تھے کہ ہر وقت میری ہمدردی کیلئے میرے گرد پھرنے لگے۔

(۸)

بے ٹھائی دی چولی چُنڑی پائی ہم پا ٹھمکائی ہم

حل لغات :۔ بے ٹھائی :۔ ٹھاہ :۔ اتفاق۔ بے ٹھائی :۔ بے اتفاقی، بے دلی، وحشت۔ چولی :۔ بدن پر پہننے کا زنانہ چھوٹا سا کرتہ۔ چنڑی :۔ چُنی کی تصغیر اوڑھنی۔ ٹھمکائی :۔ سجائی تھی، خوب اچھی طرح سنگار کیا تھا۔
ترجمہ :۔ وحشت اور پریشانی گویا، بدن کے پارچات کی طرح میرے گلے میں پڑ گئے، اور ان کو میں نے بہائے خوش

سمجھ کر پہنا، اور خوب آراستگی کی۔

(۹)

سر تے چھتڑے چوٹیاں متھڑے تیں سنگ دلڑی لائی ہم

حل لغات: چھتڑے:۔ بچپن کے سر کے بالوں کو۔ چھتے اور چھتڑے کہتے ہیں چوٹیاں:۔ چوٹی کے بال جو ماتھے پر لٹکتے رہتے ہیں متھڑے:۔ ماتھے، پیشانی۔

ترجمہ:۔ اے محبوب میں نے جس وقت تیرے ساتھ محبت شروع کی تھی اور یاری لگائی تھی، اُس وقت میرے سر پر چھتے تھے اور ماتھے پر چوٹی کے بال تھے، یعنے آغاز عمر ہی سے میں تیری عاشق تھی۔

(۱۰)

ہوہو پھکڑی شہر خواری چاتی فخر وڈائی ہم

حل لغات:۔ ہوہو:۔ واؤ مجہول، رسوائی، بدنامی، بری شہرت۔ پھکڑی:۔ ملامت، فضیحت۔ وڈائی:۔ بڑائی، عزت، فخر،

ترجمہ:۔ عشق میں شہر کی رسوائی، ملامت، اور بدنامی کو میں نے عزت اور فخر سمجھ کر گوارا کر لیا تھا۔

(۱۱)

کینویں یار فرید وساراں جیں کیتے اِتھ آئی ہم

حل لغات:۔ وِساراں۔ بھلادوں، فراموش کردوں۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ۔ باوجود ان تمام مشکلات کے بھی میں دوست کو نہیں بھلا سکتی، اور اُسے کیونکر بھلادوں۔ میں تو اسی محبت اور دوست کی خاطر ہی اس عالم میں آئی تھی، میرا مقصد زندگی اور مطلب حیات تو یار ہی کی محبت تھی، میں اُس یار کو کیونکر اپنے دل سے فراموش کردوں، میری پیدائش کی غرض ہی یہی تھی کہ میں اپنے محبوب کی یاد میں عمر بسر کردوں۔

کافی نمبر ۸۲

(۱)

سے سے سول سیاپے
ڈو کھڑا نیہڑا لایم،

حل لغات:- سیاپے:- اُس آہ وزاری کو کہتے ہیں جو کسی مرنے والے کے غم میں کی جاتی ہے۔ نیہڑا:- عشق، محبت،
ترجمہ:- مَیں نے عجیب دردبھرا عشق لگایا ہے، کہ سینکڑوں درد اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

(۲)

توں بن گھر ورو ے ہاں دا ساڑا وے
سینے لکھ لکھ کاپے ڈیڑھا کھانوݨ آیم

حل لغات:- ور:- شوہر، خاوند، مالک۔ ہاں:- دل، سینہ۔ ساڑا:- جلاپا، سوز۔ کاپے:- زخم چھریوں سے کاٹنے کے نشان
ترجمہ:- اے دوست تیرے فراق میں گھربار دل جلاتا ہے اور مغموم کردینے کا ذریعہ ہو گیا ہے، اور سینے میں لاکھوں زخم ہیں اور گھر کا وسیع صحن کھانے کو دوڑتا ہے ع کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر۔

(۳)

پلپل دل نوں وے پورپل دے وے
دل آوے تاں چاپے دردیں مار منجھایم،

حل لغات:- پور:- درد کا دورہ، ٹیس۔ چاپے:- معلوم ہو، شاید، دیکھیں، چاپے کا لفظ یاس اور نااُمیدی کی حالت میں

استعمال کیا جاتا ہے۔ موبخھ:۔ ملال۔ اوداسی۔

ترجمہ:۔ محبوب کے فراق میں بری حالت ہے، ہر وقت دل میں اُس کا خیال ہے، اور درد ہجر کے دَورے ہوتے ہیں، دوست پھر آوے تو معلوم ہو کہ جان بچ گئی، مگر درد واندوہ نے تو ابھی سے نیم جاں کر رکھا ہے۔

(۴)

یار دلیندے وے پیت نہ پالی وے

کینوں ڈیواں ڈوڑاپے یاری تروڑ سدھایم

حل لغات:۔ پیت نہ پالی:۔ محبت کا حق ادا نہ کیا، وفا نہ کی۔ ڈوراپے:۔ گلے، شکوے۔ ترورڑ:۔ توڑکر، یاری توڑکر۔ سدھایم:۔ سدھایا، چلا گیا۔

ترجمہ:۔ پیارے دوست نے وفا نہ کی، اور یاری توڑ کر محبت چھوڑ کر، چلا گیا، اب کس کو شکوہ بے توجہی سناؤں۔

(۵)

کینوں دلداوے حال سناواں وے

لوک سبھے ڈوچاپے سختی سخت ستایم

حل لغات:۔ ڈوچاپے:۔ ظاہر کچھ، اندر کچھ، منافق۔ دورخے۔

ترجمہ:۔ میں اپنے دل کا حال کس کو سناؤں لوگ تو سارے منافق ہیں، کوئی سچا محرم راز نہیں ملتا، محبت کی تکالیف نے تو مجھے سخت ستایا ہے۔

(۶)

یار اویڑے وے توڑ نہ نبھتی وے

جی جکھ جکھ پرتاپے مفتی جان گنوایم

حل لغات :- توڑ نہ نیتی :- بے وفائی کی، انجام تک محبت کا سلسلہ جاری نہ رکھا۔ جھکیندیاں :- ارمان کرتے کرتے۔ غم میں گھلتے گھلتے

ترجمہ :- محبوب بے پرواہ نے محبت کے سلسلہ کو ادھورا چھوڑ دیا، اور انجام تک نہ پہونچایا، دِل زار و نزار پشیمان ہے کہ کیوں مفت جان گنوائی اور ایسی محبت لگائی جس کا انجام یہی تھا۔

(۷)

سک ساجن دی وے رہن نہ ڈیندی وے
جیں سنگ دلڑی اڑا جیندے ناز موسایم

حل لغات :- موسائم :- مجھے موہ لیا، گرفتار محبت کیا۔

ترجمہ :- جس عیار محبوب کے ساتھ دل اڑایا، اور جس کے ناز و ادا نے مجھے فریفتہ کیا، اب اُس کی یاد اتنا ستاتی ہے کہ دل کہیں قرار نہیں پکڑتا اور یہی چاہتا ہے کہ اُس کی طرف چل پڑوں۔

(۸)

انگن فرید دے وے سانول آوسی وے
کرم کریسم آپے تانگھیں آس ودھایم

حل لغات :- آوسی :- آوے گا۔ آس ودھایم :- امید بڑھادی ہے۔ آپے :- خود بخود۔

ترجمہ :- محبوب ملیح ضرور کرم فرما کر فرید کے صحن خانہ کو مشرف کریگا، انتظار شدید نے اب اُمید بڑھادی ہے، اور ڈھارس بندھادی ہے، کہ میرے اس حالِ زار پر اُسے ضرور ایک نہ ایک دن رحم آئیگا۔

قرآن مجید کی آیت لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کے پیش نظر امید وصال میں زندگی بسر کرنا اور رحمت الٰہی سے نا اُمید نہ ہونے کا اصول بیان فرمایا ہے۔

کافی نمبر ۸۳

(۱)

نینہ اولڑا اوکھا لایم سک پلپل دی مار مونجھایم

حل لغات:۔ اولڑا:۔ پیچیدہ، غیر معمولی۔ اوکھا:۔ مشکل، دشوار۔ مار مونجھایم:۔ ملول کر کے مار ڈالا ہے، گھبرا کر مار ڈالا ہے۔

ترجمہ:۔ میں نے غیر معمولی مشکل افزا عشق۔ اختیار کیا ہے، جس کے سبب سے گھڑی گھڑی کی سخت انتظار نے گھبرا کر مار ڈالا ہے۔

(۲)

پچھدی مُلّا بہمن جوسی کیڑہا وقت ملن دا ہوسی
ڈھول اساڈے ویڑھے اوسی رنج ہجر دے سخت ستایم

حل لغات:۔ مُلّا:۔ فال نکالنے والے مُلا۔ بہمن:۔ برہمن۔ جوسی:۔ جوتشی۔ کیڑہا:۔ کونسا۔ ہوسی:۔ ہوگا۔ ڈھول:۔ محبوب۔ آوسی:۔ آویگا۔

ترجمہ:۔ مُلا برہمن جوتشی سے بدحواسی میں دریافت کرتی ہوں کہ فال نکال کر بتاؤ کہ محبوب کے ملنے کا وقت کونسا ہوگا، اور کب محبوب ہمارے صحن خانہ میں آئیگا۔ اب تو فراق کی تکلیف نے بہت ستایا ہے۔

(۳)

روہی وُٹھڑی مینگھ ملہاران بوٹے بوٹے تھیاں گلزاراں
شالا موڑ م دوست مہاراں بھاگ سہاگ دی موسم آیم

حل لغات:۔ ڈھڑی:۔ برسی ہوئی، بارش سے بھیگی ہوئی۔ مینگھ:۔ بادل، ابر۔ بوٹے بوٹے:۔ ہر ایک بوٹی کے ساتھ شالا:۔ خدا کرے۔ موڑم:۔ میری طرف پھیرے:۔ مہاراں:۔ اونٹوں کی مہاریں۔ بھاگ:۔ بخت، قسمت سہاگ:۔ عروسی، شادی۔ آیم:۔ آگئی، میرے لئے آگئی ہے۔

ترجمہ:۔ ریگستان میں بارش ہو چکی ہے اور اودی نیلی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں، اور چپے چپے پر گلزار کا عالم ہے، الٰہی بہار اور روح افزا سیں میں خدا کرے میرا دوست بھی مہاریں ادھر کو پھیرے کیونکہ بھاگ دبخت، اور سہاگ کا وقت آگیا ہے۔

(۴)

اکھیاں روون دل کرلاوے ‏ دلڑی جکھدی تن تڑپھاوے
رات ڈیہاں آرام نہ آوے ‏ ڈوکھ ڈوہاگ دے بار اٹھایم

حل لغات:۔ کرلاوے:۔ فریاد کرے، چلا اٹھے۔ جکھدی:۔ مغموم، زار نزار۔ تڑپھاوے:۔ تڑپا دیتی ہے۔ ڈوکھ:۔ درد۔ ڈوہاگ:۔ سہاگ کے مقابل، بیوگی کا غم، زبوں حالی۔

ترجمہ:۔ آنکھیں رو رہی ہیں اور دل فریاد و شیون کر رہا ہے، کمزور دل جکھ رہا ہے، اور بدن تڑپ رہا ہے، جسکے باعث رات دن بے چینی و بے قراری ہے اور محبوب ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے دردوں اور تکلیفوں کے بوجھ میں نے اٹھائے ہوئے ہیں۔

(۵)

عشق اویڑا پیش پیوسے ‏ درد کشالے سیجھ ڈھیوسے
موجھ موجھاری ہار تپوسے ‏ سبھوں ڈوکھ ڈوہاگ سہایم

حل لغات:۔ پیش پیوسے:۔ قسمت میں ملا۔ کشالے:۔ محنت اور تکلیف۔ سیجھ ڈھیوسے:۔ ہم کو بطور سیج ملی ہے، بچھونا ملا ہے، خلعت ملی ہے۔ اویڑا:۔ نرالا۔ موجھ موجھاری:۔ ملال اور پریشانی۔ ہار تپوسے:۔ ہم نے گلے

ہار کی طرح پہن لیا ہے۔

ترجمہ:۔ حوصلہ شکن عشق ہمارے حصہ میں آیا ہے، جس سے درد اور مشکلوں کی سیج ہم کو ملی ہے، گھبراہٹ اور پژمردگی کے ہار گلے میں پہنے ہیں، مَیں نے شوق سے فراق دوست کے اندوہ و آلام کو نبھایا اور سُہایا ہے۔

(۶)

حُسن پرستی گھات اَساڈی — رازِ حقائق بات اَساڈی

رمز حقیقی جھات اَساڈی — فخر جہاں ایہا ریت سکھایم

حل لغات:۔ حُسن پرستی:۔ ہر مرغوب اور خوبصورت چیز کو محبت اور عظمت خالق کی نظر سے دیکھنا، صوفیوں کی اصطلاح حُسن پرستی کہلاتی ہے۔ رمز:۔ اشارہ۔ جھات:۔ جھانکنا۔ ریت:۔ رسم، رواج، طریق۔

ترجمہ:۔ حُسن پرستی ہمارا بہترین مشغلہ ہے، اور ہماری گفتگو حقائق کے اسرار پر مبنی ہے، ہمارے اشارات ترجمان حقیقت ہیں، یہ سب مراحل مجھ کو حضرت فخر جہاں صاحب نے سکھائے ہیں۔

حسن خود را سوئے خوباں آشکارا کردہ — پس بچشم عاشقاں خود را تماشہ کردہ (جامی)

(۷)

مِلسیم یار فرید کڈاہیں — دودھُکھاواں کڈھ کڈھ آہیں

جان جگر تن بھڑکن بھائیں — سوز پنل دے صاف جلایم

حل لغات:۔ مِلسیم:۔ مجھے ملیگا۔ کڈاہیں:۔ کبھی، کسی وقت۔ دودھ:۔ دھواں۔ کڈھ کڈھ آہیں:۔ آہیں بھر بھر کر۔ ٹھنڈے سانس نکال نکال کر۔

ترجمہ:۔ اے فرید کبھی تو محبوب ملے گا، اس کیلئے دل کی آتش عشق سے جو دھواں اُٹھ رہا ہے، اُسے آہوں کے ذریعہ نکال رہی ہوں، اور تن بدن جان و جگر میں آگ بھڑک رہی ہے، اور محبوب کے سوز و تپش نے بالکل جلا کر خاک کر ڈالا ہے۔

کافی نمبر ۱۴۸

(۱)

ہر صورت وِچ دِیدار ڈِٹھم
کُل یار اغیار کوں یار ڈِٹھم

حل لغات:۔ دیدار:۔ نظارہ۔ ڈِٹھم:۔ ڈیکھن مصدر سے متکلم ماضی کا صیغہ، میں نے دیکھا۔ اغیار:۔ جمع غیر کی۔

ترجمہ:۔ مجھے ہر صورت میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے، یار ہو یا غیر سب میں وہی جلوہ گر ہے۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔

(۲)

کِتھ جوہر تے کِتھ عرض ڈِٹھم
کِتھ سنت نفل تے فرض ڈِٹھم
کِتھ صحت ڈِٹھم کِتھ مرض ڈِٹھم
کِتھ چست اتے بیمار ڈِٹھم

حل لغات:۔ جوہر عرض سنت نفل فرض

صحت:۔ تندرستی۔ مرض:۔ بیماری۔ چست:۔ چالاک۔ بیمار:۔ جس کو کوئی مرض یا عارضہ لاحق ہو، لاغر، کمزور

ترجمہ:۔ منطقی اصطلاحات ہو، یا مذہبی عبادات ہوں، سب میں اُسی کی ذات کا سراغ موجود ہے اور اُسی کی قدرت نظر آتی ہے، صحت ہو یا بیماری، تندرست ہو یا لاچار مریض سب میں اسی کی قدرت کے آثار موجود ہیں۔

(۳)

کِتھ بطن بطوُن ظہُور ڈِٹھم
کِتھ زاہد تے مخمور ڈِٹھم
کِتھ ملاں تے منصور ڈِٹھم
کِتھ چوب رسن تے وار ڈِٹھم

حل لغات:۔ بطن:۔ پیٹ اور شکم، یہاں مراد، وہ افعال ہیں جو کلام الٰہی کی ظاہری معنوں کے علاوہ باطنی مراد لئے

جاتے ہیں۔ بطون:۔ بھی ایسے ہی معانی کا نام ہے جو بطن سے بھی زیادہ مغلق اور گہرے مراد لئے جاتے ہیں ظہور:۔ ظاہری اور عام معانی۔ مُلّا:۔ پابند فرائض الٰہی۔ منصور:۔ صوفی فرقہ کا ایک ہمہ اوستی بزرگ جس کو حسب فتوائے شرعی دار پر چڑھایا گیا۔ چوب:۔ لکڑی یہاں پھانسی کا تختہ مراد ہے۔ رسن:۔ رسّی یہاں مراد وہ رسّی جو پھانسی چڑھنے والے مجرم کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ دار:۔ سُولی۔

ترجمہ:۔ کلام الٰہی کے باطنی، اور باطن در باطن یا ظاہری جو معانی مراد لئے جاتے ہیں، سب میں اُسی کی بخشی ہوئی عقل اور سمجھ کا مظاہرہ ہے، زاہد نیک باطن مرتاض ہو، یا شرابی، مست ہو سب میں وہی جلوہ گر ہے ظاہری پابند شریعت مُلّا ہو، یا باطن بین منصور حلاج ہو، سب میں اُسی ذات بیچوں کا جلوہ ہے، منصور کی۔ پھانسی کے اسباب تختہ، رسہ اور سولی پر اُسی کی ذات کے محویت کا نظارہ نظر آتا ہے۔

(۴)

اے مذہب پاک نِبیاں دا   اے مشرب صاف صفیاں دا

اے رشد ارشاد وَلیاں دا   آیات ڈِٹھم اخبار ڈِٹھم

حل لغات:۔ نبیاں:۔ نبی کی جمع ہے پیغمبر۔ مشرب:۔ سلسلہ، مسلک۔ صفیاں:۔ جمع صفی، صاف باطن بزرگ۔ ولی خداشناس بزرگ، اولیائے الٰہی۔ آیات:۔ قرآن مجید کے علیحدہ علیحدہ جملوں کو آیت کہتے ہیں اور آیات جمع آیت کی ہے۔ اخبار:۔ جمع خبر کی نبی الکریم صلعم کی اقوال و افعال کو حدیث اور خبر کہتے ہیں۔ رشد:۔ رہِ راست ارشاد:۔ حکم، تعلیم مرشد، ہدایت، ہادی۔

ترجمہ:۔ یہ مذہب یعنے ہر شے میں ذات پاک کی قدرت کا مطالعہ پاک پیغمبروں کا طریق ہے، اور صاف باطن بزرگوں کا عقیدہ ہے، اولیاء اللہ کے رشد ارشاد میں اُسی کا جلوہ ہے، قرآن مجید اور حدیث پاک میں بھی سارا مضمون اُسی کی جستجو اور قدرت کے مطالعہ کا ہے۔

(۵)

کتھ پھُل گل باغ بہار ڈِٹھم   کتھ بلبل زار نزار ڈِٹھم

کتھ خس خاشاک تے خار ڈٖٹھم ہک نور دے سبھ اطوار ڈٖٹھم

حل لغات:- پھل:- پھول، گل، زار نزار:- کمزور خستہ جگر، سوختہ جاں۔ خس وخاشاک:- تنکے خاروخس۔ اطوار:- جمع طور، طریقے، صورتیں۔ بعض نسخوں میں اطوار کی بجائے انوار بھی دیکھا گیا ہے۔

ترجمہ:- باغ بہار ہوں یا گل وغنچہ سب میں اُسی کی قدرت نظر آتی ہے، بلبل بھی جو اپنے پیدا کرنے والے کی تعریف کے نغمے سناتی ہے، اُسی کے راگ گاتی ہے، گل ہوں یا خس وخاشاک اور کانٹے سب میں ایک ہی نور ہے، اور اُسی کے مختلف اطوار اور طریقے ہیں۔ تجلیات اور کرنیں ہیں۔

بروں از شاخ بینی خار و گل را، درون او نہ گل پیدا نہ خار است
برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفترے است معرفت کردگار

(۶)

کتھ برم نرائن نرنجن ہے کتھ رام کنیا لچھمن ہے
کتھ بید بیاس برہمن ہے کتھ راجس تے اوتار ڈٖٹھم

حل لغات:- برم، نرائن، نرنجن:- ہم معنی الفاظ بمعنے خدا، بھگوان۔ رام:- رام چندر جی اوتار۔ کنیا:- کرشن جی مہاراج۔ لچھمن:- رام چندر جی کے بھائی۔ بید بیاس:- وہ برہمن جس نے ویدوں کو مختلف کتب میں تقسیم کیا۔ راجس:- شاہانہ یعنی شاہ جیسے رامچندر جی اور مہاتما بدھ نے اپنا راج وتخت چھوڑ اوتار کی حیثیت سے سادہ زندگی اختیار کی۔

ترجمہ:- کسی جگہ ذات حقیقی مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہے کبھی وہ مختلف اوتاروں کے ذریعے اپنے کرشمے دکھاتا ہے کبھی مقدس ہستیوں کے کبھی راجاؤں کے بھیس میں یا اوتار ہو کر اپنی قدرت کے مناظر دکھاتا ہے۔

(۷)

ارواح نفوس عقول ڈٖٹھم انسان ظلوم جہول ڈٖٹھم

معقول ڈٹھم منقول ڈٹھم اقرار ڈٹھم انکار ڈٹھم

حل لغات:۔ معقول:۔ مجتہد، غیر مقلد، محقق۔ منقول:۔ دوسروں کے نقش قدم پر چلنے والے:۔ اقرار:۔ خدا کی ہستی کو ماننے والے۔ انکار:۔ خدا کی ہستی کو نہ ماننے والے، کافر، ملحد۔

ترجمہ:۔ میں نے عقلمند انسانوں کے روحوں کا مطالعہ کیا، ظالم اور جاہل اشخاص کا بھی۔ غیر تقلیدی اور تقلیدی لوگوں کی بھی چھان بین کی مسلم اور کافر کے خیالات کو بھی بنظر عمیق دیکھا۔

(۸)

کتھ منطق نحو تے صرف ڈٹھم کتھ اسم تے فعل تے حرف ڈٹھم
ہک معنے ہر ہر طرف ڈٹھم چوگوٹھ ڈٹھم چودہار ڈٹھم

حل لغات:۔ منطق، نحو اور صرف عربی کی زباندانی کے علوم کا نام، علم صرف میں اسم فعل اور حرف کی بحث ہے۔ معنی:۔ حرف یا لفظ سے جو مراد لی جاتی ہے، اس کو معنی کہتے ہیں، مراد اندر، جوہر باطن، ذات حقیقی۔ چوگوٹھ:۔ چاروں طرف، چودہار:۔ چارسو۔

ترجمہ:۔ منطق نحو اور صرف کے علوم کی تحقیقات کی، ان کی تفصیلات میں بھی پڑا، میں نے اوپر نیچے چاروں طرف دیکھا لیکن اس وحدہٗ لاشریک کی ذات کے سوا غیر مجھے دکھائی نہ دیا، ہر شے میں اور ہر طرف جہاں دیکھو اُسی ایک خدائے پاک کی قدرت کا نمونہ ہے، تمام عالم میں چارسو سب اُسی کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے۔

(۹)

سب اعلیٰ اعلیٰ شان ڈٹھم حسنین تے شاہ مردان ڈٹھم
بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ ڈٹھم وہ پاک نبیؐ مختار ڈٹھم

حل لغات:۔ اعلیٰ:۔ بلند۔ حسنین، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو نور فرزند نورِ چشم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام

شاہ مرواں:۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا خلیفہ چہارم نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ:۔ یہ تینوں خلفائے راشدین نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں۔

ترجمہ:۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور امام حسن اور امام حسین علیہ السلام کے اعلیٰ اور بلند مراتب کو میں نے دیکھا، ذات پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے خلفا حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی شان اور تعلیم مبارک میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا تذکرہ اور اُسی کا جلوہ ہے۔

(۱۰)

کتھ شاہ نظام الدین ڈٹھم ، کتھ فخر فرید الدین ڈٹھم

کتھ قطب معین الدین ڈٹھم ، کتھ فخر جہاں دلدار ڈٹھم

حل لغات:۔ حضرت شاہ نظام الدین دہلوی ولی اللہ۔ حضرت شیخ باوا فرید الدین شکر گنج پاک پتنی۔ حضرت خواجہ معین الدین قطب اجمیری۔ حضرت خواجہ فخر الدین فخر جہاں چاچڑانی برادر و مرشد حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ۔

ترجمہ:۔ حضرت شاہ نظام الدین اولیا اور شیخ باوا فرید الدین شکر گنج علیہ الرحمۃ کو میں نے دیکھا ہے، اور حضرت خواجہ قطب معین الدین حسن اجمیری اور حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمۃ کو بھی دیکھا، ان تمام بزرگان دین رحمہم اللہ اجمعین کو میں نے دیکھا، ہر جگہ نور الٰہی جلوہ فرما ہے، اور اُسی کی قدرت کا نمونہ نظر آتا ہے

کافی نمبر ۸۵

(۱)

اُپرم بید بتاوُں ، مَیں اگیانی کو گیان سناوُں

حل لغات:۔ اُپرم:۔ اعلیٰ بیش بہا، روحانی۔ بید:۔ پند، نصیحت، علم الہام۔ اگیانی۔ جاہل، بے علم، نادان۔

گیان:۔ علم، معرفت کی باتیں۔

ترجمہ:۔ اے سالک آئیں تجھے روحانی دنیا کی حالت تبلاؤں اور نادان کو علم معرفت کی باتیں سناؤں۔

(۲)

سُرت سرندھ ہاتھ موں لیکر پریم کی تار بجاؤں

حل لغات:۔ سُرت:۔ علم، خبر، محبت، سرندھ:۔ سُروالا ساز۔ پریم کی:۔ محبت کی۔

ترجمہ:۔ محبت کا ساز لے کر محبت کی راگنی کی لے بجاؤں۔

(۳)

پانچ سکھی مل رام دوارے ست گر کی جس گاؤں

حل لغات:۔ پانچ سکھی:۔ پانچ سہیلیاں مراد حواس خمسہ۔ رام دوارا:۔ خدا کا گھر مسجد مل۔ ست گر:۔ رہنمائے صداقت خدا تعالےٰ جس:۔ تعریف۔ حمد وثنا۔

ترجمہ:۔ اپنے حواس خمسہ کو قابو میں رکھ کر خدا تعالےٰ کے حمد وثنا کا گیت مسجد میں الاپوں۔

(۴)

کونج گلی میں شام سندر سنگ ہُوری دُھوم مچاؤں،

حل لغات:۔ کونج گلی:۔ عمدہ گلی، برندابن شہر میں، نام ہے اُس گلی کا جہاں کرشن مہاراج بچپن میں کھیلا کرتے تھے، شام:۔ کرشن جی کا ایک نام، سُندر:۔ خوبصورت حسین۔ ہوری:۔ ہولی۔

ترجمہ:۔ شیام سندر کے ساتھ کونج گلی میں ہولی کھیلیں، اور خوشیاں منائیں۔

(۵)

میت چیت پچکاری ماروں پریت گلال اوڑاؤں،

حل لغات:- میت چیت:- محبت بھری چیت:- دل پریت گلال:- محبت کا رنگ۔ اوڈاواں:- اڑاؤں۔
ترجمہ:- دل کی محبت بھری پچکاریاں ماروں اور پریت کی گلال اڑا کر ہولی کھیلوں۔

(۶)

کہاں اجودھیا سنبل متھرہ کہاں گوردھن جاؤں

حل لغات:- اجودھیا:- رام چندر جی کی جائے پیدائش۔ سنبل:- یہاں پر ایک مندر ہے جسکے دروازے عرصہ سے بند ہیں، کہا جاتا ہے کہ جب اس میں سے سب سے آخری کلگی اوتار نکلے گا تب اس کے دروازے خود بخود کھل جائینگے
متھرا:- کرشن جی کی جائے پیدائش۔ گوردھن:- یہ سارے ایسے مقامات کے نام ہیں کوئی نہ کوئی تیرتھ زیارت گاہ ہے۔ گوردھن:- ایک پہاڑی کا نام بھی ہے، جہاں مہاراج کرشن بچپن میں گائیں چراتے تھے۔
کلگی:- اوتار کا نام ہے جو پنڈتوں کے اعتقاد میں اس جگ کے ختم ہونے پر ظاہر ہوگا اور اصلاح کریگا۔
ترجمہ:- مجھے تو اپنے گھر میں وصال کا موقعہ موجود ہے، کہاں اجودھیا، سنبل متھرا اور گوردھن میں پریشان پھروں۔

(۷)

لچھمن رام کنہیا کلگی اپنے آپ موں پاؤں،

حل لغات:- کلگی۔ کلغی۔ کلنگی:- طرۂ امتیاز۔ ن:- کلہینا:- اعلیٰ خاندان۔
ترجمہ:- میں تو اپنے اندر تمام اسرار خودی اور لچھمن، رام اور کنہیا کے راز نہیں دیکھتا ہوں، کہاں ان کے پیچھے پیچھے پھرتا ہوں۔ جب میرے دل میں یہ تمام اسرار قدرت موجود ہیں، تو پھر مجھے اس قدر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے،

(۸)

دیسوں کہاں بدیس کوں ڈوڑوں جوگ براگ کماؤں

حل لغات:- جوگ:- جوگی، ریاضت کرنا۔ براگ:- ترک دنیا۔

ترجمہ:۔ دیس چھوڑ کر کہاں کہاں پردیس کی خاک چھانوں، اور ریاضت و ترک دنیا کی مشقت کرتا پھروں۔

(۹)

سورج چاند کو سنموکھ راکھوں سن سمادھ لگاؤں

حل لغات:۔ سنموکھ:۔ سنمکھ، سامنے، مونہہ کے مقابل۔ سن سمادھ:۔ عبادت کی ایک طریق نشست کو کہتے ہیں، سن بمعنے بیچ۔ سمادھ بمعنے نشست، بیٹھک، لو لگانا، توجہ کرنا۔

ترجمہ:۔ جب مجھے گھر میں خدا مل سکتا ہے، تو پھر کیوں میں سورج اور چاند کو سامنے رکھ کر انکی عظمت کا سمادھ لگاؤں۔

(۱۰)

پیپل تلسی کاہیکو پوجوں کاہیکو تیرتھ ناؤں

حل لغات:۔ پیپل:۔ ایک درخت کا نام ہے، جو اپنی درازی عمر اور سایہ کی وجہ سے ہندوؤں کے مذہب میں قابل پرستش خیال کیا جاتا ہے۔ تلسی:۔ تلسی بھی ایک نباتی بوٹی ہے، جس کو ہندو متبرک خیال کرتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک بہشت کی پری تھی، جس کو مہاراج کرشنا محبوب رکھتے تھے، پھر ان کی کرامت سے وہ ایک خوشبودار بوٹی کی صورت میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اسے لوگ اولاد کی طلب کیلئے خاص طور پر پوجتے ہیں۔

تیرتھ:۔ قابل زیارت مقامات ہنود۔

ترجمہ:۔ میں پیپل اور تلسی کی پوجا کیوں کروں، اور کس لئے تیرتھوں (متبرک مقامات ہیں) نہانے جاؤں۔

(۱۱)

اور سے کام فریدؔ نہ میرو آتم دیو مناؤں

حل لغات:۔ میرو:۔ میرا۔ آتم دیو:۔ روح، اپنا دل، یہ عرفان نفس کا ایک فلسفہ ہے جسکا مطلب من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ ہے۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ مجھے اور کسی سے کوئی کام نہیں، میں تو اپنے روح کو بیدار کر کے اسی سے مقصد حاصل کر رہا ہوں ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (اقبال)

کافی نمبر ۸۶

(۱)

اج زیور پئے ٹھندے ہن
متاں ڈینہہ سہاگدے آندے ہن

حل لغات: ٹھندے ہن:- خوب معلوم ہوتے ہیں، سجتے ہیں۔ متاں:- شاید، غالباً۔ آندے ہن:- آرہے ہیں، آتے ہیں۔

ترجمہ: آج گہنے زیب دے رہے ہیں، شاید سہاگ (شادی کی مسرت) کے دن آرہے ہیں۔

(۲)

کجلہ مارو ویداں بھالے — سُرخی مُسک مُسک غم ٹالے
بُولے بینے تے کٹمالے — ہبجوں لچکے کھاندے ہن

حل لغات: مارو:- خونخوار، مارنے والا۔ ویداں بھالے:- آنکھیں کھولے، توجہ کر رہا ہے۔ مُسک مُسک کر:- ہنس ہنس کر، تبسم کر کے۔ کاجل، سرخی:- سامان سنگار۔ بولا، بینا، کٹمالا:- زیورات اسباب آرائشگی۔ لچکے کھاندے:- لچکے کھاتے ہیں، لچک رہے ہیں۔

ترجمہ: خونی کاجل نگاہ لطف سے دیکھ رہا ہے، اور سرخی متبسم ہو کر غم کو دور کر رہی ہے، بولے (ناک کا زیور) بینے (پیشانی کے زیور) اور کٹمالے (گلے کا طلائی زیور) خود بخود لچک کر زینت افزائی کر رہے ہیں۔

(۳)

بادشمالی لُرکے لُرکے — بارش رم جھم بُرکے بُرکے

اکھیاں پھرکن لُوں لُوں مُرکے ٹھر گئے گوشے ہاں ڈے ہن

حل لغات:- بادِ شمال:- اُتر کی طرف سے جو ٹھنڈی ہوا چلتی ہے ــ لُرکے لُرکے:- ہوا کے آہستہ آہستہ جھونکے، دل افروز نرم رفتار ہوا۔ رم جھم:- بارش کی آواز۔ بُرکے بُرکے:- تھوڑا تھوڑا ترشح، پھوہار۔ اکھیاں پھُرکن:- محاورہ ہے، آنکھیں پھڑکنا اُس وقت کہتے ہیں، جب کسی دوست کے آمد کا تفاول لیا جاتا ہے۔ لُوں لوں مُرکے:- رواں رواں بدن کا لرزتا ہے، متحرک ہوتا ہے، جوش محبت میں موجزن ہوتا ہے۔ ٹھر گئے:- ٹھنڈے ہو گئے ہیں۔

ترجمہ:- شمالی (خوشگوار) ہوا آہستہ آہستہ چل رہی ہے رم جھم رم جھم کر کے برسات تھوڑی تھوڑی برس رہی ہے، آنکھیں پھڑک رہی ہے اور بدن کا رواں رواں شگفتگی میں ہے، دل وجگر کے ٹکڑے ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔

(۴)

جیندیں عرب شریف ڈٹھو سے لہندیں سکدیں ناں مرگیو سے
سوہنے سانول یاد کیتو سے ہار سنگار سہاندے ہن

حل لغات:- جیندیں:- جیتے جی، زندگی میں۔ لہندیں سکدیں:- انتظار میں، توقع زیارت میں۔ سہاندے ہن:- بھلے معلوم ہوتے ہیں، زیب دے رہے ہیں۔

ترجمہ:- ہم نے زندگی میں جیتے جی عرب کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرلی ہے، انتظار اور امید میں مر نہ گئے، خوبصورت سانولے (معشوق) نے یاد فرمایا، اسلئے ہار اور سنگار زیب دے رہے ہیں۔

(۵)

صدقے صدقے واری واری اوے گھولے لکھ لکھ واری
سر قربان تے جان نثاری ملک مٹھے متراں ڈے ہن

حل لغات :۔ اوے گھولے :۔ قربان، فدا، جاں نثار۔ مٹھے :۔ شیریں ادا، پیارے محبوب۔ متراں :۔ جمع متر کی، دوست، احباب۔

ترجمہ :۔ میں بار بار جان صدقے کروں اور لاکھ لاکھ دفعہ قربان جاؤں، جان نثار کردوں اور سر قربان کردوں، یہ تمام دل و جان سر و جگر پیارے دوستوں ہی کے تو ہیں۔

نوٹ :۔ اگر ملک پڑھا جائے تو مطلب ہوگا عرب شریف پیارے دوستوں کا ملک ہے، اس لیے اس پر میں صدقے اور قربان جاؤں اور جان نثار کردوں۔

(۶)

وادیاں راہ مدینے والیاں ساگی باغ بہشتی چالیاں

ہر ہر آن سدا خوش حالیاں سُکھ سہرے ڈوکھ ماندے ہن

حل لغات :۔ وادیاں :۔ جمع وادی کی۔ ساگی :۔ اصلی، ہوبہو۔ سہرے :۔ سارے ہے، دوبالا، ترقی پر۔ ماندے :۔ کمزور، بیمار۔

ترجمہ :۔ رہ یثرب کی مبارک وادیاں بعینہٖ فردوس بریں معلوم ہوتی ہیں، ہر ہر وقت ان میں خوشحالی کا دور ہے، آرام بڑھے ہوئے ہیں اور تکلیفیں بیمار ہوگئیں و زائل ہوگئیں،

(۷)

عرب شریف دی سوہنی ریتے لاوے دل نوں پرم پلیتے

وسرے چاچڑ صدقے کیتے اصلوں محض نہ بھاندے ہن

حل لغات :۔ پرم پلیتے :۔ محبت کے فتیلے۔ وسرے :۔ بھول گئے۔ چاچڑ :۔ چاچڑاں کے باشندے چاچڑ لوگ۔ بھاندے :۔ بھاتے، پسند آتے، مرغوب نظر آتے

ترجمہ :۔ عرب شریف کی عمدہ رسم ہے کہ دلوں کو محبت کے فتیلے لگا دیتی ہے، چاچڑ صدقے کیتے بھول گئے، بلکہ بالکل نہیں بھاتے۔

(۸)

حُسن جمال دی دھرتی آئی　سبھ شے چاہری طرز ڈکھائی

فرحت روز فرید سوائی　ڈوکھڑے ماندے ساندے ہن

حل لغات:- دھرتی:- زمین، ارض۔ چاہری:- شگفتہ، بارونق، پرذوق۔ سوائی:- زیادہ، افزوں۔ ماندے ساندے:- بیمار، کمزور، ساندے کا لفظ ماندے کا تابع مہمل ہے، وہی معنی اس کے بھی ہیں۔

ترجمہ:- حسن وجمال کی پاک سرزمین آگئی، ہر ایک شے نے شگفتہ، خوشنما، طرز دکھائی ہے، اے فرید خوشی روز افزوں ہے، اور دکھ بیمار وکمزور ہو گئے ہیں۔

کافی نمبر ۸۷

اس کافی میں حضرت نے عرب شریف کے مناظر دکھائے ہیں

(۱)

اج شبریاں شغدف بھاندے ہن

متاں دیس پنل دے آندے ہن

حل لغات:- شبریاں:- عرب میں کرایہ کے اونٹوں پر مختلف قسم کے پاکھرے ڈالتے ہیں، بعض کی پشت پر صرف ایک چارپائی کی صورت کجاوا کس دیتے ہیں اُس کو شبری کہتے ہیں، بعض اونٹوں کے دونوں پہلوؤں میں کجاوے کی صورت دو نشستیں بنا دیتے ہیں، ان کو شغدف کہتے ہیں۔ متاں:- شاید

ترجمہ:- آج تو قافلہ کی شبریاں اور شغدف نہایت بھلے معلوم ہو رہے ہیں، اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن مدینہ طیبہ قریب آگیا ہے۔

(۲)

نازو جمل جمیل وطن دے راہی راہندے راہ سجن دے
ہردم ہوون نال امن دے ساتھی دردمنداں دے ہن

حل لغات:۔ نازو:۔ ناز آفرین۔ جمل:۔ اُونٹ جمع جمال کی۔ جمیل:۔ صاحب جمال، خوبصورت۔ راہی:۔ راہ چلتے، مسافر۔ ساتھی:۔ ہمراہ، ہم سفر۔

ترجمہ:۔ اس سرزمین کے نازپروردے خوبصورت اونٹ دیار رسول صلعم کے راہ میں مصروف سفر رہتے ہیں، خدا کرے ہمیشہ امن وامان میں رہیں، کیونکہ یہی دردمند غمگین مسافروں کے ہمدرد اور تسلی دہندہ ہیں۔

(۳)

لب مُسکاوِن اکھیاں پھُرکن رگ رگ بُھلکے لریاں سُرکن
غم غم کھاوِن ڈوکھڑے کُرکن سول ہِروں نس جاندے ہن

حل لغات:۔ مُسکاوِن:۔ ہنستے ہیں، متبسم ہیں۔ پھُرکن:۔ آنکھوں کا کسی انتظار یا شوق میں پھڑکنا۔ رگ رگ بُھلکے:۔ بُھلکے، جوش سے حرکت کرے، خون اُبل آئے۔ سُرکن:۔ دل میں گدگدی پیدا ہوتی ہے۔ کُرکن:۔ شکایت کرتے ہیں، ناخوش ہوتے ہیں۔ ہِروں:۔ سرے سے، ابتدا سے۔ نس جاندے ہن:۔ بھاگ جاتے ہیں، مفرور ہو جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ مدینہ پاک کے قریب پہونچ جانے سے تمام بدن پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں اور غم دور ہو گئے ہیں، ہونٹوں پر تبسم مسکراتا ہے، آنکھیں پھڑک رہی ہیں، رگ رگ میں جوش مسرت موجزن ہے، دلوں میں گدگدی پیدا ہوتی ہے، غم والم غمزدہ اور شاکی ہو گئے، اور درد ورنج تو بھاگ ہی گئے ہیں، اب مدینہ مطہرہ آ گیا۔

(۴)

سوہنے جمل جمیل بداوی، شمس و قمر دے نال مساوی

سارے حسن جمال دے حاوی ساڈے گوشے ہاں دے ہن

حل لغات:۔ بداوی:۔ بادیہ نشین دیہاتی، بدو، شتربانان عرب۔ شمس وقمر:۔ سورج اور چاند۔ مساوی:۔ برابر، ہم پایہ، حاوی:۔ محیط، احاطہ کرنے والے، مالک، قابض۔ گوشے ہاں دے:۔ جگر گوشے، پارہ ہائے دل، محبوب، دل پسند۔

ترجمہ:۔ عرب کے اونٹ خوبصورت اور شتربان حسین وخوش اخلاق ہیں ہمیں خدمت خلق اور خوبی کی وجہ سے سورج اور چاند کے برابر معلوم ہوتے ہیں، تمام حسن اخلاق اور حسن سیرت پر حاوی ہیں، اور ہم عشاق نبوی صلعم کے لیئے تو نور نظر اور لخت جگر ہیں، منزل مقصود پر پہونچانے والے ہیں ہم کو کیوں نہ پیارے معلوم ہوں۔

(۵)

بدلیں جڑ گھنگھور مچائی پھوگیں لانڑیں خنکی چائی
ناز کریندی لائی لائی، عارف عبرت کھاندے ہن

حل لغات:۔ جُڑ:۔ مل کر جمع ہو کر۔ گھنگھور مچائی:۔ گھٹا چھا گئی، سیاہ بادل جمع ہو گئے۔ پھوگ، لانڑیں:۔ ریگستان کے درخت۔ خنکی چائی:۔ تازگی حاصل کی، سرسبز ہو گئے۔ لائی لائی:۔ ریگستان کے او کھانہ، فراش کے درخت۔ عبرت کھاندے ہن:۔ عبرت حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ بادل مل کر گھنگھور گھٹا بنا رہے ہیں، اور فیض باران سے پھوگ، لانڑیں تروتازہ ہو گئے ہیں، اور فراش کے بوٹے بوٹے اپنی نمو پر ناز کر رہے ہیں، ان تمام اسباب مسرت کو دیکھ دیکھ کر عازمان حجاز اور عارفان باللہ عبرت آموز ہوتے۔ مقدس مقام کے قریب قریب بھی سب خوشی اور مسرت کا دریا بہہ رہا ہے۔

(۶)

آئے بھاگ سُہاگ سِدھائے بھاگے بھاگ ڈوہاگ سِدھائے

تن من ڈو کھڑے جھاگ سدھائے جو چاہندے سو لہندے ہِن

حل لغات:- بھاگ:- بخت، خوش قسمتی۔ سہاگ:- بھاگ کی ضد، بد قسمتی۔ بھاگے بھاگ:- بری قسمتیں، بد بختی، شومئی اعمال۔ ڈوہاگ:- رنڈیپا، مصیبتیں۔ جھاگ:- عبور کر گئے۔ لہندے:- حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ:- خوش قسمتی آگئی اور بد قسمتی واپس چلی گئی، بُرے دن اور مصائب و مشکلات کی گھڑیاں گذر گئیں، دکھ درد تن بدن میں سے جھاگ کر نکل گئے، عبور کر گئے، نکل گئے، خوش نصیب زائرانِ حرم جو چاہتے ہیں وہی ان کو مل جاتا ہے، دل کی مراد حاصل کر رہے، کیونکہ دارِ رسول کے قریب آگئے ہیں۔

(۷)

بینسر بولے بینے ٹھمکن، والیاں والے جھمکے جھمکن
کڑیاں نورے پیریں گھمکن، زیور تریور ٹہندے ہِن

حل لغات:- بینسر، بولے:- ناک کے زیور۔ بینے:- پیشانی کا زیور۔ والیاں:- بالیاں۔ والے:- بالے۔ جھمکے:- کانوں کے گہنے ہیں۔ کڑیاں اور نورے:- پاؤں کے زیور ہیں۔ تریور:- پوشاک، لباس، تین پارچات جو پہننے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، یعنے اوڑھنی، کرتی، شلوار یا لہنگا۔

ترجمہ:- بینسر، بولے، بینے، بالیاں، بالے، جھمکے، کڑیاں، نورے تمام زیورات اب بدن پر خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ سجتے ہیں، چمکتے ہیں، اور کپڑے بھی خوشنما نظر آتے ہیں، غرض خوشی کا عالم ہے، اور ہر ایک چیز سے مسرت ٹپک رہی ہے۔

(۸)

زلفاں ہجوں سوول پاون تِلک تِلوے لٹکے لاوِن
سرخیاں کجل مُساگ سہاون ہار سنگار سُہاندے ہِن

حل لغات:۔ سہجوں:۔ آسانی سے، خوشی سے، سنّوول پاون:۔ سنّوپیچ وتاب کھاتی ہیں۔ تلک:۔ نشان پیشانی
تلوڑے:۔ تل، خال۔ لٹکے لاون:۔ لطف دکھاتے ہیں، اتراتے ہیں سہاون:۔ سہاتی ہیں، بھلے معلوم ہوتے ہیں

ترجمہ:۔ ہر جا خوشی موج زن ہے، بال بھی خوشی سے مست ہو کر سو سو بل کھا رہے ہیں، ماتھے کے نشان یا تل ہوں
یہ بھی اظہار مسرت کر رہے ہیں، سرخیاں، مساگ بھی آج اچھے معلوم ہوتے ہیں، دل لبھانے والے ہیں،
تمام ہار سنگار کی یہی کیفیت ہے کہ خوشی کے جوش میں حسین معلوم ہو رہے ہیں۔

(۹)

طالع بھلے بخت سوّلے آئے محض فریدؔ دے وّتے
پلپل یار سنیہڑے گھلے ڈینہہ ڈوکھاں توں واندے ہن

حل لغات:۔ طالع:۔ بخت کا ستارہ، قسمت۔ بھلے:۔ عمدہ۔ بخت سوّلے:۔ بخت، مساعد، موافق۔ وّتے:۔ حصہ میں،
طرفداری میں۔ سنیہڑے:۔ پیغام، سندیسے۔ گھلے:۔ بھیجے۔ واندے:۔ فارغ، آزاد، خالی۔

ترجمہ:۔ خوش قسمتی، اور یاوری بخت آج صرف فریدؔ کے حصہ میں آ گئے ہیں، مدینہ پاک قریب ہے اور محبوب مدنی
صلعم کی جانب سے پیغام وصل آ رہے ہیں، اب ہمارے ایام حیات اور زندگیاں دوکھ درد سے آزاد ہیں،
یعنے رنج و غم، انتظار و افکار کا وقت گذر گیا۔ اب جلدی روضۂ رسول صلعم کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔

کافی نمبر ۸۸

یہ کافی مسلک ہمہ اوست کے جذبات کے زیر اثر لکھی گئی ہے

(۱)

اساں سو بد مست قلندر ہوں کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں

حل لغات:۔ سو:۔ ایسے، اتنے، اس قدر۔ کڈیں:۔ کبھی، کسی وقت۔
ترجمہ:۔ ہم اس قدر مست اور قلندرانہ مسلک میں مدہوش ہیں، کہ ہمارے سامنے اچھے اور بُرے کا فرق اُٹھ گیا ہے: اور تمام اسباب دنیا ہمارے لئے یکساں منزلت رکھتے ہیں، مسجد میں ہو، خواہ مندر میں ہم ہر جگہ اُسی کی قدرت کا جلوہ پاتے ہیں۔

(۲)

کڈیں چور ہنڈوں کڈیں جار ہنوں
کڈیں توبہ استغفار ہنوں
کڈیں زہد عبادت کار ہنڈوں
کڈیں فسق فجور ایں اندر ہوں

حل لغات:۔ چور:۔ سارق، دزد۔ جار:۔ بدکار، بد رویہ، عیاش۔ فسق فجور:۔ بدکاری، گناہ کبیرہ کا ارتکاب۔
ترجمہ:۔ ہماری منزل تحیر کا یہ عالم ہے کہ چور، بدکار تائب استغفار پڑھنے والا، زاہد، عبادت گذار فاسق اور فاجر ہماری ہی صفات ہیں، نیک اور بُری صفتوں میں بھی ہماری مستی کی وہ شان ہے۔

(۳)

کتھاں درد کتھاں درمان ہنوں
کتھاں مصر کتھاں کنعان ہنوں
کتھاں کیچ بھنبھور داشان ہنڈوں
کتھاں واسی شہر جلندر ہوں

حل لغات:۔ درماں:۔ علاج، دارو۔ مصر اور کنعان:۔ شہروں کے نام ہیں، مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ بن گئے تھے، اور کنعان یوسف علیہ السلام کی جائے پیدائش جہاں آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر میں تولد ہوئے تھے، اور جہاں چاہ میں پڑے رہے تھے۔ کیچ، مکران:۔ ایک شہر، سسی کے محبوب پنوں کا وطن۔ بھنبھور سسی کا وطن۔ واسی:۔ بسنے والے، رہنے والے، ساکن۔ جلندر:۔ اگرچہ بظاہر جالندھر شہر کا نام معلوم ہوتا ہے مگر حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ نے خود اس کا ترجمہ جل اندر یعنے زیر آب فرمایا ہے، چونکہ مہینوال کی عاشق سوہنی پانی کے نالہ میں تلاش یار کے اندر غرق ہو گئی تھی اسلئے اس کا ترجمہ جل، اندر۔ دریا میں رہنے والے ہی

درست ہے (اشارات فریدی جلد سوم، حصہ چہارم

ترجمہ:۔ ہماری مختلف اور متضاد کیفیت روحانی کا اس سے پتہ مل سکتا ہے کہ درد اور علاج دونوں میں ہم اُسی کا جلوہ دیکھتے ہیں، مصر اور کنعان بھی ہمارے ہی مسکن رہے ہیں، کیچ بھنبھور اور دریائے موج زن یعنے سسی پنوں کے مقامات وصال و فراق اور سوہنی کا مقام غرق، سب ہمارے لئے اُسی کی قدرت کے مختلف مناظر ہیں۔

(۴)

کتھاں صومعہ دیر کنشت کتھاں　　کتھے دوزخ باغ بہشت کتھاں
کتھے عاصی نیک سرشت کتھاں　　کتھے گمرہ ہوں کتھے رہبر ہوں

حل لغات:۔ صومعہ:۔ خانقاہ۔ دیر:۔ بتخانہ، مندر۔ کنشت:۔ کاف سے، گرجا، عیسائیوں کی عبادت گاہ۔ دوزخ بہشت نرگ، سرگ، قیامت کے دن نیکوں اور بدکاروں کے مقامات جزا و سزا۔ عاصی:۔ گنہ گار۔ نیک سرشت پاک باطن، نیک طبیعت۔

ترجمہ:۔ ہماری قلندرانہ نگاہیں برابر خانقاہوں، بتخانوں، گرجوں، بہشت و دوزخ میں اُسی کا دست قدرت دیکھتی ہیں اور ہم ان مختلف مقامات میں کبھی غور کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں، اور اسی طرح گنہگار، نیکوکار، گمراہ اور رہنما میں جب ایک ہی جلوہ ہے، تو ہماری حالت ایسی ہے کہ ہم کبھی اس رنگ میں نظر آتے ہیں، کبھی اس دوسرے رنگ میں پائے جاتے ہیں۔

(۵)

ہیوں او قلاش تے رِنداساں　　پئی نِوْدی ہے ہند سندھ اساں
ہیوں بے شک عارف چِنداساں　　کُل راز رموز دے دفتر ہوں

حل لغات:۔ ہیوں:۔ ہیں، ہم ہیں۔ قلاش:۔ بے سرمایہ، بے یار و مددگار۔ نِودی:۔ جھکتی، عزت و تعظیم کرتی ہے۔ چِند خالص، بے ریا۔

ترجمہ:۔ اگرچہ ہم قلاش اور مست ہیں، پھر بھی تمام ہندوستان اور سندھ کا علاقہ ہمارے قدموں میں جھک رہا ہے۔ اور ہماری عزت کرتا ہے، اس لحاظ سے ہم بے شک خالص باللہ ہیں اور قدرت کے سربستہ رازوں کے دفتر ہیں، اور واقف اسرار الٰہی ہیں۔

(۶)

ہن ناز نواز دے ٹول کڈیں ہے موجھ موجھاری کول کڈیں
رَتّے ڈھول کڈیں گیا رول کڈیں کڈیں بردر ہوں کڈیں دربر ہوں

حل لغات:۔ ٹول:۔ جماعت، گروہ۔ بردر:۔ دروازہ پر منتظر عنایت، مشتاق زیارت، طالب وصل۔ دربر:۔ وصل محبوب سے متمتع، دوست کو بغل میں لئے ہوئے۔ رَتّے:۔ شامل ہو، ساتھ ہو، رول گیا، چھوڑ گیا، آوارہ کر گیا۔

ترجمہ:۔ کہیں تو ہماری حالت یہ ہے کہ معشوقوں کے ناز و نواز ہمارا سرمایہ ہوتے ہیں، اور کہیں رنج و ملال ہمارے پاس ہوتے ہیں اور ہم پریشان اور مضطرب ہوتے ہیں، کبھی محبوب ہمارے ساتھ ہوتا ہے، کبھی وقف انتظار دروازہ پر، اور کبھی وصل سے مسرور اور محبوب دربغل ہوتے ہیں، ہماری یہ مختلف حیثیتیں محبوب ازلی اور حسن حقیقی کی قدرت کی علم بردار ہیں ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

(۷)

وَل واتوں سمجھ فرید الا کر محض نہ شعر جدید ولا
ہے چاووں حال پدید بھلا توڑے کیجو سارے اتبر ہوں

حل لغات:۔ ول:۔ پھر، بار دگر۔ وَاتوں:۔ وات سے، مونہہ سے۔ اَلا:۔ الا، بول، گفتگو کر۔ جدید:۔ نیا۔ ولا:۔ پھر، آئندہ۔ پدید:۔ آشکارا، ظاہر، نمایاں۔ توڑے اور کیجو:۔ دونو کے معنی، اگرچہ، باوجودیکہ، کیجو میں یائے بھی مجہول ہے اور واو بھی مجہول ہے۔ خواہ کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید پھر سمجھ کر بول، اس قسم کے اشعار جدید پھر نہ تصنیف کر، کیونکہ اس قسم کے خیالات سے عوام طرح طرح کے خیالات میں الجھ جائیں گے، اگرچہ ہم ہمہ تن زبوں حال ہیں پھر بھی ہمارا حال، اور قال ہماری چال اور طرز زندگی سے ظاہر ہے۔

کافی نمبر ۸۹

(۱)

آمل اجکل سوہنڑاں سائیں تاں تا مفتی خون تھیسائیں
توں بن مول نہ سہندیاں واہیں سُنڑ دل نال تاں گالہہ اکھائیں

حل لغات:۔ مفتی:۔ مفت، رائگاں، بے وجہ۔ تھیسائیں:۔ ہو جاؤں گی۔ مُول:۔ بالکل، قطعاً۔ نہ سُہندیاں:۔ اچھی نظر نہیں آتیں، نہیں بھاتیں۔ واہیں:۔ جمع واہ کی، مقام، جگہ، جائے پناہ۔ سُنڑ دِل نال:۔ دل لگا کر سُن، توجہ سے سُن، التفات کر۔ گالہہ اکھائیں:۔ تجھ کو بات کہتا ہوں۔

ترجمہ:۔ اے محبوب خوش ادا، آج کل ہی مجھے آ کر وصل سے ممتاز کر، ورنہ میں مفت میں خون ہو جاؤں گی، اور میرا خون تیری گردن پر رہیگا، تیرے سوا تو میرا کوئی ٹھکانہ نہیں، تو ہی دل لگا کر میرے درد کی کہانی سُن، تیرے سوا اور کس کو درد دل سناؤں ے۔

سُن کہ ہم مجبور ہیں تجھ کو سنانے کیلئے سُن کہ تو ہے سننے والا میرے دل کی داستاں

(۲)

پربھت وہاراں روہ گھینڑے جتھ لانگھے جتھ تھیوم وہیرے
بیشک دردمنداں دے ڈیرے جتھ تھلڑا جتھ سونجڑیاں جاہیں

حل لغات:۔ پربھت:۔ صحیح لفظ پربت ہے، پہاڑ، کوہ۔ دہاراں:۔ جمع دہار کی پانی کا بہاؤ، دریا۔ روہ:۔ ریگستان پہاڑ روہی گھنیڑے:۔ بہت، بکثرت۔ لانگھے:۔ جائے عبور، راہ، گذرگاہ۔ سوکھڑیاں جاہیں:۔ ویرانے غیر آباد مقام۔

ترجمہ:۔ فی الواقع دردمند اور غمگین عاشقوں کے ڈیرے پہاڑوں، دریاؤں، ریگستانوں میں ہوتے ہیں، جہاں کف دست سنسان بیابان اور ویرانے ہوں، جہاں دشوار گذار راستے ہوں۔

(۳)

ہک پل عیش نہ پایم گھر وچ گذری ساری عمر سفر وچ

پوندے سو سو پور اندر وچ یارب یار دے دیس وسائیں

حل لغات:۔ پور:۔ ہجوم افکار، خیالات کے دورے۔ وسائیں:۔ بسائیں، آباد کرنا۔

ترجمہ:۔ الٰہی مجھے محبوب کے وطن میں بسا، میں یہاں تنگ آگیا ہوں، ایک دم بھی گھر میں آرام نہیں ملا، اور تمام عمر سفر میں گذر گئی ہے، اس پریشان زندگی میں توہمات کے سینکڑوں دورے اور خیال گنبدتے ہیں، اور میں مضطرب ہوگیا ہوں، اب میری فریاد سن اور مجھے وطن محبوب میں زندگی بسر کرنے کا موقعہ عطا فرما۔

(۴)

جاں ڈیکھاں جھڑ ملیہ کِن مِنڑ کوں رو واں کر کر یاد سجن کوں

اکھیاں بلکن موہنہ ڈیکھن کوں گل لاون کوں پھتکن باہیں

حل لغات:۔ جاں:۔ جب، جس وقت۔ کِن مِنڑ:۔ بارش کی چھم چھم۔ بلکن:۔ جوش زن ہوتی ہیں، بیتاب ہوتی ہیں، لبالب بھرجاتی ہیں۔ پھتکن:۔ پھڑکتی ہیں، بے اختیار ہوجاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ جس طرح موسم بہار میں جنوں کا جوش تازہ ہوتا ہے، اسی طرح جب میں بادل اور بارش کی چھم چھم دیکھتا ہوں تو مجھے پھر جنوں کا دورہ ہوجاتا ہے، اور محبوب کو یاد کرکر کے رونے لگ جاتا ہوں، اسکے دیدار کیلئے آنکھیں بلک اٹھتی ہیں، اور اس کو گلے لگانے کیلئے باہیں (بازو) تڑپ اٹھتے ہیں۔

(۵)

ڈاٹ نہاراں کانگ اوڈاراں پنڈت جوسی ڈے کن کھاواں
سو پوریج ہاراں فالاں پاواں اوسی میڈا یار کڈاہیں

حل لغات:- ڈاٹ نہاراں:- راہ دیکھتی ہوں، منتظر ہوں۔ کانگ اوڈاراں:- کوّے اڑاتی، کسی شخص کے انتظار میں کوّے اڑانے کا ایک خیال قدیم سے چلا آتا ہے اپنے پتی کے انتظار میں عورتیں کوّوں کو یہ کہہ کر اڑاتی۔ وچ کاں میڈے سائیں کوں سڈ آ یہ اسی خیال کا اشارہ ہے کن کھاواں:- اردو کے محاورہ کان کھانے کا ترجمہ۔ پوریج ہاراں:- مختلف طریق سے چارہ جوئی کی منتیں مانیں، چڑھاوے چڑھائے۔

ترجمہ:- محبوب کے فراق میں ہزار جتن کرتی ہوں، اُس کی راہ تک رہی ہوں، اُس کے لئے کوّے اڑا رہی ہوں، پنڈتوں، جوتشیوں سے لگن پوچھ کر ان کے کان کھاتی ہوں، سو تدبیریں کرتی ہوں، نذرانے دیتی ہوں، فالیں ڈالتی ہوں، یہ چارہ جوئی سب اسلئے ہے کہ میرا محبوب میرے پاس کبھی آئیگا بھی یا نہ۔

(۶)

میں بدناں کہیں بھیم بھرم دا توہیں صاحب لاج شرم دا
زور فرید کوں تیڈڑے دم دا بگڑی سانول توڑ نبھائیں

حل لغات:- بھیم بھرم:- عزت وناموس۔ توڑ نبھائیں:- آخر دم تک نبھانا، نباہ کرنا۔

ترجمہ:- عاشق بدنام تو کسی کام کا نہیں، مگر تو تو حضور شرم اور بیت پال صاحب وفا ہے، فرید کو بھی تیری ہی ذات مقدس کا سہارا اور زور ہے، اے محبوب ملیح تو ہی محبت کو نبھائیگا۔ تو میری کوتاہیوں اور ناقابلیتوں کو نہ دیکھ اپنی لج پال صفت قدیمی کا صدقہ محبت کا نباہ کر۔ بر من منگر بر کرم خویش نگر۔

کافی نمبر ۹۰

(۱)

آ مِل مارو مارڑ روہ تھل وچ کردیاں دھاہاں
ماراں ہکلاں کوکڑیاں کر کر لنبڑیاں باہاں

حل لغات:۔ مارو:۔ ظالم، شوخ، خونخوار محبوب، مارڑو:۔ مارواڑ کے رہنے والا۔ دھاہاں:۔ جمع دھان کی فریاد، آہ وزاری۔ ماراں ہکلاں:۔ ہکلاں ہتھوا زدینا، ہانکیں مارنا۔ کوکڑی:۔ کوک، چیخ، کوکڑی روہی کی خاص اصطلاح ہے۔ لنبڑیاں باہاں:۔ بازو لمبے کر کے بے ساختہ اپنے محبوب کو بلانا۔

ترجمہ:۔ اے قاتل مارواڑ کے محبوب آ اور مل، مجھے وصل سے مشرف کر، مَیں تیرے لئے بیابان میں فریاد کر رہی ہوں آوازیں دے رہی ہوں اور بازو پھیلا کر ہانکیں مار رہی ہوں اور چیخ و پکار کر رہی ہوں۔

(۲)

بُھل گیاں رسماں ریتڑیاں جیں ڈینہہ لگڑیاں پیتیاں
بُٹھ پئے خویش قبیلڑے پر ہک تینوں چاہاں

حل لغات:۔ ریتڑیاں:۔ ریت کی جمع، رسم، رواج، طریقے۔
بعض نسخوں میں پر ہک کی بجائے ہک، ہک بھی لکھا ہے، مگر پر ہک دگر صرف ایک تیری چاہ ہے، زیادہ صحیح اور موزوں ہے۔

ترجمہ:۔ جس دن سے محبت شروع ہوئی ہے، تمام دوسری باتیں رسوم اور خیالات، خویش، اقربا، رشتہ دار سب بھول گئے ہیں، صرف تیری ہی چاہ باقی ہے، اور خالص تیری ہی محبت ہے۔

(۳)

کینویں جیوے جالڑے سونہڑی ہیر سلیٹی
رانجھن تخت ہزارڑے سُکیاں لایاں کاہاں

حل لغات :- جالڑے :- جاے یا زندگی بسر کرے۔ سلیٹی :- سیال، سلیٹی ذات ہے۔ لایاں :- درخت فراش۔ کاہاں :- سرکنڈے کا پودا۔

ترجمہ :- جنگل کے پودے لایاں اور کاہنہ بھی خشک ہو گئے ہیں اور میرا محبوب رانجھا تخت ہزارے میں اتنے دور دراز فاصلہ پر ہے، ایسی حالت میں ہیر سلیٹی بدقسمت کس طرح جی سکتی ہے اور زندگی بسر کر سکتی ہے۔

(۴)

ماہیو ویرو سارییم راول ڈ ترم رولا ؎
پاواں لیرے میلڑے چولی چونڑی لاہاں ،

حل لغات :- رولا ڈترم :- چکر دیا رُلایا، آوارہ و پریشان کیا۔ راول :- محبوب۔ لیرے :- دریدہ پارچات، پھٹے پرانے کپڑے، لباس۔ میلڑے :- میلے کچیلے۔ چُنڑی :- دوپٹہ۔ لاہاں :- لہاواں، اُتاروں۔

ترجمہ :- محبوب نے اپنے فراق کے چکر میں پریشان کر دیا ہے، ماں باپ اور بھائی نے مجھے فراموش کر دیا ہے اسلئے چولی اور اوڑھنی اُتار کر پھٹے پُرانے کپڑے پہنتی ہوں۔

(۵)

جاہی چوٹ فرید نوں لایو لاڈ کھلایو ؎
مُول نہ وِسرم تیڈریاں ساوَل نازنگاہاں

حل لغات :- جاہی چوٹ :- پورے موقعہ کی ضرب، تیر بہدف۔

ترجمہ:۔ اے محبوب نازنین تو نے نگاہِ ناز کا تیر فرید کو ایسا باموقعہ (ہدف، دل پر لگا یا) کیا لگا گر و کھلا دیا ہے اکہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔

کافی نمبر ۹۱

یہ کافی حضرت نے جذبہ ہمہ اوست میں سپرد قلم فرمائی ہے مگر آخری بند میں اس سلسلہ سے یہ کہہ کر توبہ کی راہ اختیار فرمائی ہے کہ وہ پاک ذات مافوق الادراک ہے، وہ بے نشان ہے اور یہ تمام اشیاء زیر نقصان ہیں، ان کو اسکی ذات قدیم اور غیر فانی سے کیا نسبت۔ فانی ہستیاں اُس باقی ذات کی نسبت کیا لب کشائی کریں۔

اے حسن حقیقی نور ازل ﷻ (۱) تینوں واجب تے امکان کہوں

حل لغات:۔ نور ازل:۔ ذات پروردگار، محبوب حقیقی۔ واجب:۔ ذات خداوندی جس کا وجود ضروری، اصطلاح فلسفہ روحانیات میں خدا تعالےٰ کو ذات واجب الوجود کہتے ہیں۔ اِمکان:۔ ممکن۔

ترجمہ:۔ اے محبوب اور حقیقی نور ازلی تو خود ہی فرما جب ہر جگہ تیرا نور موجود ہے، اور کوئی مقام، زمان، تجھ سے خالی نہیں میں حیران ہوں کہ تجھ کو کیا کہوں، تیری ہی ذات واجب الوجود ہے اور امکانی اصطلاحات میں بھی تیرا ہی جلوہ ہے

(۲)

تینوں خالق ذات قدیم کہوں تینوں حادث خلق جہاں کہوں

حل لغات:۔ قدیم:۔ پروردگار کی ذات بے ہمتا جو قدیم ہے اُس کا کوئی ابتداء انتہا نہیں ہے۔ حادث:۔ پیدا کرنے والا، قدیم کی ضد ہے۔

ترجمہ:۔ اے خالق و مالک تجھے قدیم کے پاک نام سے یاد کروں، یا تجھے تمام مخلوقات، اور کائنات کا پیدا کرنے والا کہوں

(۳)

تینوں مطلق محض وجود کہوں تینوں علمیہ اعیان کہوں

حل لغات:۔ مطلق:۔ وہ ذات جو عوارض اور صفات سے پاک ہو۔ اعیان علمیہ:۔ علم و یقین کے وہ تین درجے جن کو علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اے حسن حقیقی تو مطلق اور محض وجود میں بھی جلوہ افروز ہے اور اعیان علم کی تینوں صورتوں میں بھی تیرا ہی نور ظاہر ہے، تجھے کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔

(۴)

ارواح نفوس عقول مثال اشباح عیان نہان کہوں

حل لغات:۔ ارواح، نفوس، عقول اور مثال:۔ علٰحدہ علٰحدہ عالم ہیں جو پروردگار عالم نے علٰحدہ علٰحدہ صورتوں میں خلق کیا ہے۔ اشباح، جمع شبح کی جسم کے معنی میں شخصیت۔ اس کی تقسیم عیاں اور نہاں میں کی گئی ہے، یعنے وہ اجسام جو دیکھے جا سکتے ہیں عیاں کہلاتے ہیں اور جو اجسام دیکھے نہیں جا سکتے، مثلاً خضر علیہ السلام وغیرہ نہاں کی ذیل میں آتے ہیں۔

ترجمہ:۔ عالم ارواح نفوس عقول اور مثال میں ایسی ایسی شخصیتیں موجود ہیں جو ظاہر اور پوشیدہ صورت میں دنیا کے نظام کو چلا رہی ہیں، حضرت خواجہ کا انہیں کی طرف اشارہ ہے۔ وہ ان سب میں نور حقیقی کا جلوہ دیکھتے ہیں۔

(۵)

تینوں عین حقیقت ماہیت تینوں عرض صفت تے شان کہوں

حل لغات:۔ عرض:۔ جو کسی دوسری چیز (جوہر) سے مل کر بنے، مرکب۔

ترجمہ:۔ تجھے عین حقیقت اصل جوہر سمجھوں، یا تجھے تیری صفات کے لحاظ سے عرض صفت اور شان کے نام سے پکاروں

(۶)

انواع کہوں اوضاع کہوں اطوار کہوں اوزان کہوں

حل لغات:۔ انواع:۔ جمع نوع قسم۔ اوضاع:۔ جمع وضع، بناوٹ۔ اطوار:۔ جمع طور، طرح۔ اوزان:۔ جمع وزن

ترجمہ:۔ ذات باری تعالیٰ مختلف صورتوں اور مختلف انواع و اقسام کی شکل میں اپنی قدرت کا اظہار فرماتے ہیں۔

(۷)

تینوں عرش کہوں افلاک کہوں تینوں ناز نعیم جنان کہوں

حل لغات:۔ نعیم:۔ نعمت جناں:۔ بہشت

ترجمہ:۔ تو عرش پر بھی ہے اور آسمانوں پر بھی، تیری ذات کا جلوہ ظاہر ہے خلد بریں کے ناز و انداز میں بھی تو جلوہ فرما ہے اسلئے تجھے کو نسے نام سے یاد کروں۔

(۸)

تینوں تت جماد نبات کہوں حیوان کہوں انسان کہوں

حل لغات:۔ تت:۔ جوہر، عطر، خلاصہ۔ جماد:۔ مخلوق ثلاثہ یعنے حیوان نباتات اور جمادات کا ایک حصہ، یعنے پتھر۔

ترجمہ:۔ تُو حیوانات، نباتات، جمادات اور انسان میں روح رواں معلوم ہوتا ہے، بتا تجھے کس چیز کے نام سے پکاروں

(۹)

تینوں مسجد مندر دیر کہوں تینوں پوتھی تے قرآن کہوں

حل لغات:۔ مسجد مندر اور دیر:۔ مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کے عبادت خانے۔ پوتھی:۔ ہندوؤں کی متبرک کتاب۔ قرآن:۔ مسلمانوں کی الہامی کتاب۔

ترجمہ:- اے ذات بے ہمتا، مسجد، مندر اور دیر میں تیرا ہی ذکر ہوتا ہے، اور پوتھی اور قرآن میں بھی تیرے ہی نام کی پرستش کی جاتی ہے، تجھے کہاں نہیں تلاش کیا جاتا۔

(۱۰)

تسبیح کہوں زنار کہوں ؎ تینوں کفر کہوں ایمان کہوں

حل لغات:- زنار:- تاگہ، ہندوؤں کے گلے میں بطور مذہبی نشان کے پہنا جاتا ہے، جینو۔

ترجمہ:- اے ذات پروردگار تسبیح پر بھی تیرا نام لیا جاتا ہے، اور زنار جینو بھی تیرے ہی نام پر پہنتے ہیں، کفر و ایمان کی مجالس میں بھی تیرا ہی ذکر ہوتا ہے تو کہاں نہیں ہے۔

(۱۱)

تینوں بادل برکھا گاج کہوں تینوں بجلی تے باران کہوں

حل لغات:- برکھا:- بارش۔ گاج:- گرج۔

ترجمہ:- تجھے بادل کہوں یا اُسکی گرج، بجلی کہوں یا بارش، تیرا فیض، اور طاقت ہر چیز میں آشکار ہے۔

(۱۲)

تینوں آب کہوں تے خاک کہوں تینوں باد کہوں نیران کہوں

حل لغات:- نیران:- نار، آگ۔

ترجمہ:- تجھے اربعہ عناصر میں سے آب کہوں خاک، باد یا آگ کہوں، کس جگہ تیرا جلوہ قدرت نہیں ہے۔

(۱۳)

تینوں دسرت لچھمن رام کہوں تینوں سیتا جی جانان کہوں

حل لغات:۔ دسرت:۔ دشرتھ راجہ اجودھیا۔ لچھمن رام:۔ دونو راجہ دشرتھ کے بیٹے تھے، رامچندر جی ہندوؤں میں سب سے بڑے اوتار ہیں۔ سیتاجی:۔ رام چندر جی کی زوجہ اور راجہ جنک کی بیٹی، ریاست دربھنگہ میں پیدا ہوئی۔

ترجمہ:۔ اے خدا تیری قدرت کا جلوہ دشرتھ اور انکے بیٹوں میں بھی موجود ہے، اور سیتاجی میں بھی۔

(۱۴)

بلدیو جسودا نند کہوں تینوں کشن کنہیا کان کہوں

حل لغات:۔ بلدیو:۔ کرشن مہاراج کے بڑے بھائی تھے۔ جسودا:۔ مہاراج بلدیو کی مونہ بولی ماں اور نند ان کی مونہ بولی ماں تھی۔ کشن اور کنہیا، کان:۔ یہ تینوں نام کرشن جی کے ہیں۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے کرشمہ قدرت کرشن جی مہاراج اور ان کے متعلقین میں بھی عیاں رہا ہے۔

(۱۵)

تینوں برما بشن گنیش کہوں مہادیو کہوں بھگوان کہوں

حل لغات:۔ برما:۔ برہما، خالق دنیا۔ بشن:۔ وشنو، رب السموات والارض۔ مہادیو:۔ مالک مخلوقات، کائنات، برہما وشنو، مہادیو ایک خدا کے مختلف اوصاف گنے جاتے ہیں۔ گنیش:۔ مہیش یا مہادیو کے لڑکے، ہندوؤں میں سب سے بڑے دیوتا۔

ترجمہ:۔ تجھے بھگوان یعنی خدا کے نام سے پکاروں یا تیری مختلف صفتوں سے تجھے یاد کروں۔

(۱۶)

تینوں گیت گرنتھ تے بید کہوں تینوں گیان کہوں اگیان کہوں

حل لغات:۔ گیت:۔ گانا۔ گرنتھ:۔ کتاب، یہاں پر سکھوں کی متبرک کتاب مراد ہے۔ بید:۔ وید، ہندوؤں کے چار وید، رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھرون وید۔ گیان:۔ عرفان۔ اگیان:۔ جہالت۔

ترجمہ:۔ تجھے علم وعرفان کی مقدس کتابیں کہوں یا تجھے جہالت کے نام سے منسوب کروں، کیونکہ ان سب میں تیری ہی رہنمائی ہوتی ہے۔

(۱۷)

تینوں آدمؑ حوّا شیثؑ کہوں تینوں نوحؑ کہوں طوفان کہوں

حل لغات:۔ شیثؑ:۔ پیغمبر، فرزند آدم علیہ السلام۔

ترجمہ:۔ تجھے آدم علیہ السلام کہوں بی بی حوا، شیثؑ یا نوحؑ یا طوفان نوحؑ کہوں، کیونکہ ان سب میں تیرے جمال اور جلال کا مظہر ہے۔

(۱۸)

تینوں ابراہیمؑ خلیل کہوں، تینوں موسٰی بن عمران کہوں

ترجمہ:۔ تیرا ہی نور حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور موسٰی بن عمران میں نظر آتا ہے، ان میں سے تجھے کیا کہوں۔

(۱۹)

تینوں ہردل داولدار کہوں تینوں احمدؐ عالی شان کہوں

ترجمہ:۔ تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ختم الرسل حضرت احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک بڑے بڑے پیغمبروں اور اعلیٰ ہستیوں کا محبوب ومطلوب رہا، تو ان میں مظہر صفات رہا۔ بتا اب تجھے کس نام سے یاد کروں۔

(۲۰)

تینوں شاہد ملک حجاز کہوں تینوں باعث کون مکان کہوں

حل لغات:۔ شاہد:۔ معشوق خاص، خوبصورت۔

ترجمہ:۔ تجھے ملک حجاز کا معشوق رعنا کہوں جس کی وجہ سے تو نے یہ کائنات دنیا پیدا کی۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۱)

تینوں ناز کہوں انداز کہوں تینوں حور پری غلمان کہوں

حل لغات:۔ غلمان:۔ وہ خوبصورت نو عمر غلام جو بہشت میں مومنوں کی خدمت کے لئے مامور ہونگے۔

ترجمہ:۔ تجھے حور و پری اور غلماں کہوں یا ان کے بصیرت افروز ناز و انداز کہوں کیونکہ ان سب میں تیری قدرت کا رنگ نمایاں ہے۔

(۲۲)

تینوں نوک کہوں تینوں ٹوک کہوں تینوں سرخی بیڑا پان کہوں

حل لغات:۔ نوک ٹوک:۔ عشوہ غمزہ۔ سرخی، بیڑا:۔ سامان زیبائش۔

ترجمہ:۔ تجھے حسینوں کی اٹکھیلیاں کہوں، یا ان کا سامان زیبائش کہوں۔

(۲۳)

تینوں طبلہ تے تنبور کہوں تینوں ڈھولک سُر تے بان کہوں

حل لغات:۔ طبلہ، تنبور، ڈھولک:۔ بجانے کے مشہور آلات۔ سُر اور بان:۔ سریلی اور دلکش آواز۔

ترجمہ:۔ کیا تجھے دلفریب آلات موسیقی کہوں یا مغنی کی دلکش آواز کہوں۔ کیونکہ ان سب میں تیری قدرت کی راہ ملتی ہے

(۲۴)

تینوں حُسن تے ہار سنگار کہوں تینوں عشوہ غمزہ آن کہوں

حل لغات:۔ عشوہ، غمزہ اور آن معشوق کے ناز و انداز محبوبانہ

ترجمہ:۔ تجھے سراپا حسن اور اُس کی زیب و زینت کہوں یا تجھے حسینوں کے ناز و ادا کہوں، کیونکہ تو ہر جگہ موجود ہے

(۲۵)

تینوں عشق کہوں تینوں علم کہوں   تینوں وہم یقین گمان کہوں

حل لغات:۔ عشق:۔ محبت، فریفتگی۔ وہم یقین اور گمان:۔ انسانی فہم اور مدرکات کے مدارج ہیں۔
ترجمہ:۔ تجھے جذبۂ عشق کہوں یا سرچشمہ علم کہوں یا تجھے وہم و گمان اور تقلید کے مدارج سے تعبیر کروں۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم   وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر   ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم   سعدی

(۲۶)

تینوں حسن قوی ادراک کہوں   تینوں ذوق کہوں وجدان کہوں

حل لغات:۔ حسن، ذوق اور وجدان:۔ قلبی کیفیتوں کے نام ہیں۔
ترجمہ:۔ تجھے حُسن و دور رس یا قوی الاثر کہوں یا مختلف قویٰ اور طاقت ادراک کہوں یا تجھے کیفیات ذوق اور وجد کہوں

(۲۷)

تینوں سکر کہوں سکران کہوں   تینوں حیرت حیران کہوں

حل لغات:۔ سکر:۔ نشہ۔ سکران:۔ مستی۔
ترجمہ:۔ تجھے نشہ و مستی کہوں یا مست پُرکیف کہوں، یا تجھے عالم تحیر اور اس میں کھو جانے والا کہوں۔

(۲۸)

تسلیم کہوں تلوین کہوں   تمکین کہوں عرفان کہوں

حل لغات:- تلوین مصدر، رنگ برنگ، متلون۔ عرفان:- معرفت ذات حق۔
ترجمہ:- تیرا مطالعہ سلیم الطبائع، متلون مزاج، صاحب متانت و تمکنت یا صاحب عرفان میں کروں۔

(۲۹)

تینوں سنبل سوسن سرو کہوں تینوں نرگس نافرمان کہوں

حل لغات:- سنبل، سوسن، نرگس اور نافرمان:- پھولوں کے نام ہیں جن کو محبوب کی زلف، چشم وغیرہ کے مشابہ کہتے ہیں۔ سرو:- درخت ہے جس کو محبوب کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔
ترجمہ:- اے حسن ازلی تو ہر درخت ہر پھول اور باغ کے ہر پتہ پتہ میں اپنی قدرت کا نشان رکھتا ہے۔

(۳۰)

تینوں لالہ داغ تے باغ کہوں گلزار کہوں بستان کہوں

ترجمہ:- تجھے گل لالہ کا چمنستان کہوں یا باغ و بہارستان کہوں۔

(۳۱)

تینوں خنجر تیر تفنگ کہوں، تینوں برچھا بانک سنان کہوں

حل لغات:- بانک، سنان، نیزہ:- مشہور اسلحہ ہیں۔
ترجمہ:- تجھے آلات جنگ و جدل شمشیر، تیر، برچھا، بانک، نیزہ وغیرہ کہوں، کیونکہ ان میں بھی تیرا جلال موجود ہے۔

(۳۲)

تینوں تیر خدنگ کمان کہوں سوفار کہوں پیکان کہوں

حل لغات:- خدنگ تیر:- درخت جسکی لکڑی سے تیر و کمان بنائے جاتے ہیں۔ سوفار، پیکان:- تیر کے دونو سرے۔

ترجمہ:۔ تجھے آلات شکار کہوں یا تیر وکمان سے تعبیر کروں، ان میں بھی تیری بخشی ہوئی طاقت ہے۔

(۳۳)

بیرنگ کہوں بے مثل کہوں بے صورت ہر ہر آن کہوں

ترجمہ:۔ دنیا کی ان تمام اشیاء میں خدا کا سراغ ملتا ہے، مگر پھر اس پر کسی رنگ و صورت اور مثال کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا، وہ وحدہ لاشریک بے مثل اور بے مثال ہے، اُسے کیا کیا نہیں کہا جا سکتا۔

(۳۴)

سبّوح کہوں قدّوس کہوں رحمان کہوں سبحان کہوں

حل لغات:۔ سبوح، قدوس، رحمان، سبحان:۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک ہیں۔ اُسکو کس کس نام سے یاد کروں۔

ترجمہ:۔ وہ مظہر صفات بیچون وچگانہ وہ سُبّوح و قدوس ہے کہیں رحمٰن اور کہیں عالم سبحانیت میں ہے۔

(۳۵)

کر توبہ ترت فرید سدا ہر شئے نوں پر نقصان کہوں

حل لغات:۔ ترت، جلدی۔ پر نقصان، پُر عیب، عیوب کی وجہ سے اشیاء پر نقصان ہوتی ہیں۔ الکھ:۔ جس ذات کو کوئی علم نہ معلوم کر سکے اور ادراک انسانی سے بالاتر۔ نہ معلوم ہو سکنے والی ذات پاک۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ! تو نے کیا کہا، کہ خدا کی تشبیہ ان دنیاوی اشیاء سے دیدی، یہ تم نے گناہ کیا، اور جس کیلئے فوراً توبہ کرو دُنیا کی اشیاء تو پُر عیب اور نقصان بھری ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی نیرنگیاں دنیا و مافیہا میں موجود ہیں، پھر بھی وہ بےنظیر اور بعید از اطلاق ہے۔ اور ایسی فنا اور نقصان ہوجانیوالی اشیاء پر اللہ تعالیٰ قادر و باقی کا اطلاق موجب توبہ ہے، فوراً توبہ کرو۔

(۳۶)

اُسے پاک الکھ بے عیب کہوں اوسے حق بے نام نشان کہوں

ترجمہ:۔ ذات باری تعالیٰ بے عیب و بے نشان ہے، وہ واجب الوجود منزہ و اعلیٰ تمام ادراک انسانی سے بالا و ارفع ہے۔ الله کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔ یہاں حضرت نے ہمہ اوست کے ظاہری عام اور مروج مقصد کو واجب التوبہ اور غلط بتلایا ہے۔

کافی نمبر ۹۲

(۱)

اے ریت سکھی ہتی کیں کنوں　　ڈھولا لک چھپ بہندیں میں کنوں

حل لغات:۔ ڈھولا:۔ محبوب۔ لک چھپ:۔ پوشیدہ ہو کر۔ بہندیں:۔ بیٹھتا ہے۔

ترجمہ:۔ اے نازنین محبوب تو مجھ سے چھپ چھپ کر بیٹھتا ہے، یہ عادت اور طریقہ تو نے کس سے سیکھا ہے۔

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی　　بازارِ عشق و آتش ماتیز مے کنی

(۲)

جُڑ تیغ برہوں دی مار گیوں　　کھس صبر آرام قرار گیوں
کیوں جھوک لڈا لنگھ پار گیوں　　کوئی پچھن ڈوالا ہم تیں کنوں

حل لغات:۔ جُڑ:۔ جوڑ کر، پوری طاقت سے۔ جھوک لڈا:۔ اسباب لاد کر، کوچ کر کے۔ پار:۔ آنر وسے آب۔ دریا کی دوسری طرف۔

ترجمہ:۔ اپنے عشق کی تلوار تو نے ایسی باموقعہ ماری ہے کہ اس سے دل کا صبر و قرار بھی چھین لیا ہے، اپنی جھوک بستی لاد کر تو دریا کے پار چلا گیا ہے، کوئی تجھ سے پوچھنے والا اور بازپرس کرنے والا بھی ہے؟

(۳)

ڈیہاں ڈوڑے ڈوکھڑی پانودیاں　　رت رو رو رات نبھانودیاں

کروین ڈوہاگ سہانودیاں
ڈُکھ حال گھنو ہمسائیں کنوں

حل لغات:۔ ڈُورے:۔ دو گنے، مضاعف۔ پانودیاں:۔ پاتی ہوں۔ رت رورو:۔ خون کے آنسو بہا بہا کر۔ ویڻ:۔ نوحہ، بین۔ ڈوہاگ:۔ رنڈیپا، وقت مصیبت۔ حال گھنو:۔ کیفیت پوچھو، حال معلوم کرو۔

ترجمہ:۔ دن دردوغم کی زیادتی میں، اور رات خون کے آنسو بہا بہا کر روتی ہوئی نبھا رہی ہوں، بین اور نوحہ کر کر کے میں اپنی مصیبت اور ڈوہاگ کے دنوں کو بسر کر رہی ہوں اور سہانا بنانے کی کوشش کر رہی ہوں، اگر اعتبار نہو، تو میری آہ وزاری اور فریاد کا حال ہمسایوں سے دریافت کرو۔

دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا خواری میں کٹی

(۴)

جیندے نال محبّت جکڑی ہے
بگی شہر ملامت پھکڑی ہے
دل مِنہڑوں سٹھڑوں تکڑی ہے
رنسے ڈرڈے، مہنیں کنوں

حل لغات:۔ پھکڑی:۔ رسوائی، فضیحت۔ مِنہڑوں:۔ طعنوں۔ سٹھڑوں:۔ ملامتوں، شکایتوں۔ تکڑی:۔ مضبوط۔ جکڑی:۔ وابستہ، بندھی ہوئی۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز۔ جس کے ساتھ ہمارا رشتۂ محبت بندھا ہوا ہے وہ رشتہ غیر متزلزل ہے، اگرچہ اس عشق و محبت کے سلسلہ میں رسوائی اور فضیحت بھی ہو پھر بھی ہم مضبوط ہیں اور ہمارا دل طعنوں تیروں سے نہیں لغزش کھاتا اور ہم اس قسم کی رسوائی سے نہیں ڈرتے۔

(۵)

اے روہی یار ملاوڑی وے
شالا ہووے ہر دم ساوڑی وے
ڈُکھ پیسوں لَسڑی گاوڑی وے
گھن اپنے سوہڻے سَیں کنوں

حل لغات:۔ ملاوڑی:۔ جامع المتفرقین، با اخلاق، ملنسار، متواضع۔ ساوڑی:۔ سرسبز و شاداب۔ لسڑی:۔ چھاچھ۔ گاوڑی:۔ گائے کی۔ سوہنے سیں:۔ خوبصورت سردار، پیارا محبوب۔

ترجمہ:۔ ریگستان کا علاقہ خلیق اور متواضع ہے، خدا کرے ہمیشہ سرسبز و آباد ہو، ہم بھی اپنے حسین محبوب سے گائے کی چھاچھ جا کر لیں گے اور مزے سے پئیں گے۔

(۶)

غم درد فراق دی رولڑیاں گیاں ناز نواز دیاں ٹولڑیاں
تھئی گھلی کملی بھولڑیاں، دھک مار جھلاں جیں تیں کنوں

حل لغات:۔ رولڑی:۔ رلائی ہوئی، آوارہ کی ہوئی۔ ٹولڑیاں:۔ ٹولیاں، مجمع، سنگت، ساتھ۔ گھلی کملی:۔ دیوانی، پاگل۔ جھلاں:۔ برداشت کرتی ہوں۔ جیں تیں کنوں:۔ جیسے تیسے سے، ہر شخص سے۔

ترجمہ:۔ ناز و انداز کی ٹولیاں اب کہاں، غم فراق نے اب آوارہ کر دیا ہے، اب تو دیوانی اور پاگل ہو گئی ہوں اور ہر کہ و مہ، ایرے غیرے کے طعنے تبرے سہتی ہوں اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

(۷)

دل جھر جنگل دی باندی ہے جتھاں جھوک میڈے متراں دی ہے
بو صدق وفا دی آندی ہے انہیں ساویں سنہڑیں لیں کنوں

حل لغات:۔ جھر:۔ جنگل، بیابان، گنجان درخت۔ باندی:۔ وابستہ، غلام، لونڈی۔ جھوک:۔ مختصر قیامگاہ۔ متراں:۔ جمع متر، محبوب، دوست، خیر خواہ۔ ساویں:۔ سبز، تر و تازہ۔ سنہڑیں:۔ سنی، مرطوب، تر، آبدار۔ لائیں۔ لیں۔ لئی دیسی فراش کے نئے اگے ہوئے بوٹے، دریائی علاقہ کے درخت۔

ترجمہ:۔ میرا دل ان جنگلی درختوں سے وابستہ ہے جہاں میرے محبوب کا ٹھکانا ہے، کیونکہ اس مقام کے چھوٹے چھوٹے سرسبز بوٹوں سے بھی وفا کی بو آ رہی ہے اور دل کو کشش کر رہی ہے۔

(۸)

کجھ یاد نہالی تول نہیں، کوئی سنگتی باجھوں سول نہیں

تڑ پار وجھنڑ وا مول نہیں ہیں نینہ دی باری نین کنوں

حل لغات:۔ نہالی:۔ عروسی کے بستر کا ایک حصہ جو گدیلہ کے طور پر نیچے بچھایا جاتا ہے۔ تول:۔ رضائی، دولائی۔ تڑ۔ گھاٹ، مقام عبور۔ مول:۔ بالکل محض۔

ترجمہ:۔ اب تو اسی کنارہ دریا سے دل لگا ہوا ہے، نہ عروسی کے بستر یاد ہیں، نہ ہی سوائے درد وغم کے کوئی دوسرا ساتھی ہے، اور نہ ہی اس دریائے محبت سے پار جانے کا کوئی قاعدہ ہے۔ عشق و محبت ترک نہیں ہو سکتے۔

(۹)

بن یار فرید نہ جیواں میں، کیوں اجہیں اوکھی تھیواں میں

لوزھر پیالہ پیواں میں چھٹ پوساں سولیں سئیں کنوں

حل لغات:۔ اجہیں:۔ اس قدر، اتنی۔ اوکھی:۔ مشکل میں مبتلا۔ لوزہر:۔ پیالہ میں زہر گھول کر، گھول کر، ملا کر چھٹ پوساں:۔ چھوٹ جاؤں گی، آزادی حاصل کروں گی، نجات پاؤں گی۔ سولیں سئیں۔ درد و اندوہ

ترجمہ:۔ اے فرید۔ میری زندگی دوست کے بغیر ناممکن ہے، جب دوست کے ملنے کی کوئی صورت ہی نہیں پیدا ہوئی، تو میں کیوں ایسی مشکل افزا زندگی میں خراب رہوں، میرے لئے یہی بہتر ہے، کہ زہر پیالہ میں گھول کر پی لوں، اور فنا کے گھاٹ اُتر کر ان تمام درد وغم سے چھوٹ جاؤں اور نجات حاصل کروں۔ غم فراق محبوب سے تنگ آ کر زہر پینا آسان سمجھ لیا ہے، اور درد ہجراں کی زندگی سے بیزاری کی صورت میں اسی کو ذریعہ نجات فرمایا ہے۔

کافی نمبر ۹۳

اس کافی میں حضرت نے منتہی سالکوں کی کیفیت بیان کی ہے اور اُن حالات کے اخیر میں اس مرحلہ عروج کی وہ صورت بتلائی ہے، جس سے آپ خود روشناس ہوئے ہیں، یعنی کمال عرفانی کے آخری منازل کا تذکرہ ہے۔

(۱)

بری بیزار ہِن ذاتوں صفاتوں مست جانانوں
محض آزاد ہِن ناموں نشانوں دین ایمانوں،

ترجمہ:- رند بدمست یعنے سالکان راہ حقیقت صرف ذات حق کے مست ہیں، اس کے سوا تمام بکھیڑوں سے آزاد ہیں، نہ ذات وصفات کے جھگڑوں میں الجھتے ہیں، نہ نام ونمود کی پرواہ کرتے ہیں، نہ دین وایمان کے مخمصے میں رہتے ہیں، ان سب باتوں سے بری اور بیزار یعنے آزاد ہیں۔

(۲)

چھُٹے اکروں لنگھے پھکروں عباداتوں اتے فکروں
گذر کر ذاکروں ذکروں نکل گئے کون امکانوں

حل لغات:- چھُٹے:- چھوٹ گئے، آزاد ہو گئے۔ اِکروں پھکروں:- معمولی فروعات کی نکتہ چینی سے۔ ذاکر:- ذکر کرنے والا۔

ترجمہ:- وہ اتنے دور جا پہونچے ہیں کہ کون ومکان کی حدود سے بھی نکل گئے ہیں، عبادت، افکار، اذکار کے سب ابتدائی مراحل طے کر کے الفاظ وتحریر کی پابندیوں سے چھوٹ گئے ہیں اور فنا فی اللہ کے درجہ تک پہنچ چکے ہیں۔

(۳)

تھئی دل دور اغیاروں، بھری معمور دلداروں،
پیوسے خبر آثاروں، تے اخباروں تے قرآنوں

حل لغات:- معمور:- آباد ہونا، آراستہ ہونا۔ آثار:- آثار علامت ہائے نشان۔ اخبار:- جمع خبر کی حدیث نبوی صلعم۔

ترجمہ:- جب دل سے ماسوی اللہ کا خیال دور ہو گیا، اُس وقت دلدار حقیقی کے نور سے دل معمور اور آباد ہو گئے تب جا کر قرآن و حدیث و آثار قدرت کی خبر ملی، جب تک دل ماسوی اللہ سے خالی نہ تھا، اُس وقت تک کچھ بھی نہ تھا، نہ قرآن حدیث کی خبر تھی، نہ حقیقت کا علم تھا اب حقیقت خداوندی کی خبر ہمیں قرآن و صحائف اور دیگر نشانات سے حاصل ہوئی۔

(۴)

جڈاں ڈوں تریں تو غافل ہے تڈاں ہک نال واصل ہے
لدھا قرب النوافل ہے دل ایقانوں تے احسانوں

حل لغات:- **واصل**:- پہنچنے، ملنے والے، واصل باللہ۔ **قرب النوافل**:- حدیث پاک ہے۔ یتقرب عبدی اِلَیَّ بالنوافل، بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے، **ایقان اور احسان**:- ایمان کے دو درجے ہیں، ایک مشہور حدیث نبوی صلعم کی طرف اشارہ ہے۔

ترجمہ:- جب تک دل میں سے وحدت کے سوا دوسرے تیسرے کا خیال نہ نکلا، اُس وقت تک ایک ہی ذات وحدہٗ کے وصال سے دل روشن نہ ہوا، یہ منزل عبادت نوافل کی کثرت سے حاصل ہوئی اور دل میں ایمان اور احسان کی کیفیتیں اور حقیقت واضح ہو گئی۔

(۵)

ڈتیاں اوستاد اوستادیاں ہمیشہ رات ڈینہہ شادیاں

تھیاں سنجھر تے آبادیاں شہودوں ذوق وجدانوں

حل لغات :۔ اوستادیاں :۔ عمدہ ہدایات ، اصول اُستادی۔ شہود اور وجدان :۔ اصطلاحات صوفیائے کرام میں وہ صورتیں ہیں جن کو وحدت و شہود اور وجد کہتے ہیں۔

ترجمہ :۔ مرشد کامل نے پوری ہدایات دی ہیں ، جن پر عمل کرنے سے عرفانی سرور حاصل ہوا ، اور دن رات اطمینان اور خوشی سے بسر ہونے لگی اور مشاغل وحدت شہود و وجدان سے دل ویران میں نور کی آبادی ہو گئی ہے۔

(۶)

جتھاں خود قرب ہے دوری اوتھاں کیا وصل مہجوری

انانیت تھئی پوری ہے انسانوں تے رحمانوں

حل لغات :۔ قرب :۔ نزدیکی ، وصال۔ مہجوری :۔ فراق ، دوری ، بعد۔

ترجمہ :۔ منزل عشق وہ کٹھن نازک اور مشکل مقام ہے ، جہاں قرب کو مہجوری اور بعد سمجھا جاتا ہے ، ایسے نازک مقام پر وصل و مہجوری کی کیفیت ناقابل بیان ہے (بندے اور ذات رحمان کے درمیان ایک انانیت پوری ہو رہی ہے ، جب انسان فنا فی اللہ ہو کر انانیت کا درجہ پورا کر لیتا ہے ، اس وقت انسان اور رحمٰن کے درمیان سے حجاب رفع ہو جاتا ہے۔ اور قرب خاص حاصل ہوتا ہے۔

(۷)

عجب مشرب ہے ملت ہے سبھو وسعت نہ قلت ہے

نہ انیت دی علت ہے نہ حسناتوں نہ عصیانوں

حل لغات :۔ مشرب :۔ ظاہری سلوک۔ ملت :۔ باطنی سلوک۔ قلت :۔ حدود شرعیہ کی پابندی۔ انانیت :۔ اگر گر شرائط غرور حسنات :۔ نیکیاں۔ عصیاں :۔ گناہ۔ علت :۔ بیماری ، وجہ ، توجیہہ۔

ترجمہ:۔ محبت الٰہی کا مشرب بھی عجیب حیرت افزا ہے، بہت بڑی وسعت ہے، وہاں کوئی تنگی کی شکایت نہیں ہے وہ ایسا مقام نازک ہے جہاں عبادات اور حسنات کی تنگ دامانی نہیں رہی جب انسان تمام مراحل طے کرتا ہے تو پھر حقیقت کی ظاہری و باطنی کیفیت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے، اُس وقت وسعت ہی وسعت نظر آتی ہے، پابندی حدود سے انسان آگے نکل جاتا ہے، تب اگر مگر کی بیماری سے نجات حاصل ہوتی ہے، یعنی یہ حالت نہیں ہوتی کہ اگر یہ کام کرو گے تو نیکی حاصل ہوگی اگر وہ کام کرو گے تو گناہ لازم ہوگا، اس وقت انسان کا ہر کام نیکی ہی نیکی ہوتا ہے۔ یہ مقام فنا ہے۔

(۸)

فرید آئی ہے ہشیاری پختگی چت اندر ساری

پئی بدھ سدھ سہجی ساری جگائی جوت تن جانوں

حل لغات:۔ پخت:۔ جذب ہوگئی، سماگئی۔ چت:۔ ہدایت نو عقل خبر۔ بدھ سدھ:۔ معرفت، پہچان۔ جوت:۔ ورد وظیفہ، لگاتار مشغلہ، چراغ۔

ترجمہ:۔ اے فرید میرے سینہ کے اندر وہ نورِ معرفت بھر گیا ہے کہ اب اس کی وجہ سے بیداری اور ہوشیاری میسر آگئی ہے اس حقیقی عرفان سے دل وجان شاغل باللہ ہے، یعنے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہمیشہ دست بکار و دل بیار ہے۔

کافی نمبر ۹

اس کافی کے چار چار مصرعے ہیں تمام بندوں کا تیسرا مصرع فارسی میں اور چوتھا یہی ھذا جنون العاشقین ہے جس کا ترجمہ عاشقوں کا جنوں ہے۔ کیا گیا ہے۔

بن یار سانول بیو کو نہیں ھذا جنون العاشقین

بے او نہ آں نہ ایں الست و هذا جنون العاشقین

حل لغات:۔ ہیو:۔ دوسرا، غیر۔ بے او:۔ کو ہئو کی تجنیس صفت بلاغت ہے، اُس کے بغیر۔

ترجمہ:۔ محبوب حقیقی کے سوا، اور کوئی مطمح نظر نہیں۔ یہ عشاق کا جنون ہے، اسی کے سوا آں وایں کچھ بھی نہیں اسے عشاق کا جنوں سمجھتے کہ اُن کی ماسویٰ اللہ کسی چیز پر نگہ نہیں ٹھرتی اور ان کی نظروں میں "جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے" کا عالم ہے۔

(۲)

تھل برتی رُلدی ہی کیوں سدھ واٹ توں بھلدی ہے کیوں
یار است ہمدم، ہمنشیں هذا جنون العاشقین

حل لغات:۔ تھل:۔ میدان۔ بر:۔ جنگل۔ سدھ واٹ:۔ سیدھا راستہ۔

ترجمہ:۔ محبوب تو ہر وقت پاس ہے، دہی ہمدم و ہمنشین ہے، تم کہاں کہاں میدانوں اور جنگلوں میں اسے ڈھونڈتے پھرتے ہو اور سیدھے راستہ کو بھولے ہوئے ہو وہ تو تمہارے پاس ہے، اور نحن اقرب الیہ من حبل الورید کہتا ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

باوجود اس کے اس قدر پاس ہونے کے پھر پریشان اور حیران پھرتے ہو، یہی تو جنون عشاق ہے۔

(۳)

کیا نار کیا گلزار وے کیا یار کیا اغیار وے
اور ابدال اور ابہیں، هذا جنوں العاشقیں

حل لغات:۔ نار:۔ آتش، آگ، نار نمرود مراد ہے۔ گلزار:۔ باغ، گلزار ابراہیمی مراد ہے۔

ترجمہ:۔ نار و گلزار یار و اغیار سب میں اُسی کا ظہور ہے، تو اُسی کی طرف دیکھ اور اُسی کا ہو رہ، یہی تو جنون عشاق ہے

(۴)

مذہب وجودی فرض ہے ٭ ہیو کل اجائی غرض ہے
دیدیم باچشم یقیں ٭ ھذا جنون العاشقیں

حل لغات:۔ مذہب وجودی:۔ یہ حضرت خواجہ کا مسلک ہے۔ یعنے توحید وجودی۔ ہیو کل:۔ باقی تمام اس مسلک کے سوا باقی تمام مسلک اور مذاہب۔ اجائی:۔ رائگاں، بے کار

ترجمہ:۔ وحدت وجودی مذہب ہمارا فرض ہے یعنے ہر جگہ اُس کو موجود سمجھیں۔ اس کے سوا اور تمام خیال بے نتیجہ رائگاں اور خود غرضی پر مبنی ہیں۔ ہم نے یقین کی عینک لگا کر دیکھ لیا ہے، اور اس کو عشاق کا جنوں کہتے ہیں۔

(۵)

ڈینہہ ہجر دے موکلا گئے ٭ ویہلے وصال دے آ گئے
جانم بجاناں شد قریں ٭ ھذا جنوں العاشقیں

حل لغات:۔ قریں:۔ نزدیک

ترجمہ:۔ ہجر و فراق کے دن رخصت ہو گئے اور وصال کے خوش اوقات آ گئے اور میری جاں محبوب کے وصل سے مشرف ہو گئی، یہی عشاق کا جنوں ہے۔

نہیں قال بیشک حال ہے ٭ پلپل اساڈے نال ہے
نازک مزاج نازنیں ٭ ھذا جنوں العاشقیں

ترجمہ:۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ محبوب دلربا ہر دم و ہر لحظہ ہمارے ساتھ ہے یہی جنون عشاق ہے۔

(۷)

واہ عشق ڈتڑی ڈات ہے، تھئی رات سبھ پربھات ہے،
شد فرش دل عرش بریں هذا جنون العاشقین

حل لغات:۔ ڈات:۔ عطیہ۔ فرش دل:۔ وسعت دل، خاکی دل۔ پربھات:۔ صبح ہون۔

ترجمہ:۔ عشق نے کیا ہی پرکیف عطیہ بخشا ہے کہ تمام رات اس خاکی دل میں تجلیات الٰہیہ کا دور دورہ ہوتا رہا ہے گویا کہ یہ عرش بریں بن جاتا ہے اور اسی شغل میں صبح ہو جاتی ہے، یہ ہے جنون عشاق کا ایک منظر۔

(۸)

خلقت کوں جنیدی گول ہے، ہر دم فریدؔ دے کول ہے
سوگند پیر فخر دین، هذا جنون العاشقین.

حل لغات:۔ گول:۔ تلاش۔ کول:۔ نزدیک، پاس۔ سوگند:۔ قسم، حلف

ترجمہ:۔ لوگ جس محبوب حقیقی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، پیر فخرالدین کی قسم وہ فریدؔ کے پاس موجود ہے، اور یہ جنونِ عشق کی وجہ سے میسر ہوا ہے۔

کافی نمبر ۹۵

(۱)

بیٹھی رو رو عمر نبھایاں، سبھے خوشیاں عشق ونجایاں

حل لغات:۔ ونجایاں:۔ کھودی ہیں، ضائع کر دی ہیں۔

ترجمہ:۔ عشق نے تمام اسباب مسرت غارت کر دئے ہیں اور محبت لگانے سے میں رو کر عمر گذار رہی ہوں۔

(۲)

واہ سانول دی دھار کجلدی ۔ بے شک تیغ اجل دی

دیداں تیر چلائن کاری ۔ پلکاں کرن لڑائیاں

حل لغات:۔ اجل:۔ مرگ، موت۔ پلکاں:۔ پلکیں۔

ترجمہ:۔ محبوب جان نواز کی کاجل کی نوک شمشیر اجل ہے ۔۔۔ نگاہیں کاری تیر چلا رہی ہیں اور پلکیں آمادہ فساد ہیں

(۳)

عشوے غمزے ناز نہورے ۔ نخرے نوکاں ٹوکاں

حسن ملاحت شکل شباہت ۔ ساریاں طرحیں سدھائیاں

حل لغات:۔ سدھائیاں:۔ سدھائی ہوئی، طاق، مشتاق،

ترجمہ:۔ حضرت عشق نے ناز نخرے، عشوے، غمزے، نوکاں ٹوکاں، جوبن جوانی، حسن، نمکینی اور خوبصورتی کو اپنے اپنے فن میں ہر طرح ماہر و طاق کر دیا ہے۔

(۴)

ہنجڑوں جاری تنلے رتڑے ۔ پلیاں اُجڑیاں بچڑیاں

لوکاں لیکھے اکھیں آیاں ۔ ظالم برہوں چونبھائیاں

حل لغات:۔ ہنجڑوں:۔ آنسو، اشک۔ تنلے:۔ گوشہ چشم۔ پلیاں:۔ ابرو۔

ترجمہ:۔ اب یہ حالت ہے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور پوٹے متورم ہو کر سرخ ہو گئے ہیں، پلکوں کے بال بھی جھڑ گئے ہیں، آنکھوں کی یہ حالت دیکھ کر لوگ تو یہ سمجھتے ہیں آنکھیں آئی ہوئی ہیں یعنے عارضہ آشوب چشم کی وجہ سے یہ حالت ہے مگر ایسا نہیں بلکہ ظالم عشق نے آنکھوں کو چنبھا دیا ہے اور یہ اُسی کی کرمفرمائی ہے۔

(۵)

مینڈھڑیں سٹھڑیں درد اندیشے ڈو کھڑے پوکھڑے آیم

دلڑی سختی ملڑی سنجڑی اوکھیاں یاریاں لایاں

حل لغات:- پکھڑے:- حصے، قسمت کا دیا، نصیب۔

ترجمہ:- محبت کا ایسا مشکل مشغلہ اختیار کیا ہے کہ مصیبت زدہ اور ویرانہ دل سختی میں گھر گیا ہے اور عاشق کے حصے میں گلے شکوے، درد اندیشے ہی آئے ہیں۔

(۶)

مفت ملامت سخت ندامت شہر شکایت چایم

ویڑھے یار فرید نہ آیم، مستک لکھیاں پایاں

حل لغات:- ملامت:- گلہ شکوہ مستک:- پیشانی۔ ماتھا۔

ترجمہ:- محبوب نے اپنے عشق میں مبتلا کر کے پھر صحن خانہ تک بھی آنا گوارا نہ کیا، میں نے مفت ملامت اور شرمندگی اٹھائی، اور شہر کی فضیحت اور بدنامی سر پر لی، یہ تمام شامت اعمال میری پیشانی (تقدیر) میں لکھی ہوئی تھی، جو مجھے مل گئی۔

کافی نمبر ۹۶

(۱)

بیرنگ راول ڈے گیتے رونْدی وتاں رڑدی وتاں

دِل سنگ سانول ڈے سوا سو سول لکھ سٹھڑیں سہاں

حل لغات:۔ بیرنگ:۔ بے چون و بے چگون، بے مثال، بے نمونہ۔ راول:۔ محبوب۔ روندی:۔ روتی۔ وتاں:۔ پھرتی ہوں۔ رڑدی:۔ واویلا کرتی، چیختی۔ دِل سنگ:۔ سخت طبع، سنگدل۔

ترجمہ:۔ لاشریک اور بے مثال محبوب حقیقی کے لئے جا بجا روتی اور چیختی چلاتی پھرتی ہوں، اور اُس سنگدل ملیح محبوب کے فراق میں سو سو دکھ رنج اور لاکھ طعنے سہتی ہوں۔

(۲)

سِک سُکھ سبھو سہی سچ کھسے ڈُوکھ رنج ویڑھے وچ وسے
دشمن سجن ھر ہک ہسے ٹوکاں کرم سارا جہاں

حل لغات:۔ سِک:۔ انتظار، شوق۔ سُکھ:۔ آرام و قرار۔ سبھو:۔ سب، جملہ۔ سہی سچ:۔ صحیح سچ، فی الواقعہ، دراصل۔ کھسے:۔ چھین لئے۔ سجن:۔ دوست، خیر خواہ۔ ہسے:۔ ہنستا ہے، خندہ زن ہے۔ ٹوکاں کرم:۔ مجھ پر تمسخر کرتے ہیں

ترجمہ:۔ انتظار یار نے فی الحقیقت تمام آرام و قرار چھین لیا ہے اور میرے صحن خانہ میں اب دکھ اور رنج آکر آباد ہو گئے ہیں، دوست دشمن سب مجھ پر ہنستے ہیں اور سارا جہاں تمسخر کرتا ہے۔

(۳)

کیتو پنل واہ ویر وے، وَنج کیچ لایو دیر وے،
ڈُوکھڑے ڈتوئی ڈھیر ڈے سُو نج برپھراں سِر بھر ڈہاں،

حل لغات:۔ ویر:۔ دشمنی، غصہ۔ ڈھیر:۔ بہت، کثیر المقدار۔ بھر:۔ بل۔ سِر بھر:۔ سر کے بل۔ ڈہاں:۔ گرتی ہوں۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تو نے یہ کیا غضب کیا کہ کیچ جا کر وہاں دیر لگا دی، اور واپسی کا ارادہ نہ کیا اور اس طرح اپنے فراق کے درد و رنج کے میرے لئے ڈھیر لگا دیئے ہیں اور میں دشت و بیاباں میں آوارہ ہوں اور سر کے بل گرتی پھرتی ہوں

(۴)

دلڑی غماں دی بھین ہے سولاں ڈوکھاں داوین ہے
پربھت جبل چیٹ ڈین ہے چاڑھیاں چڑھاں لاہیاں لہاں

حل لغات:- بھین:۔ بہن، ہمشیرہ۔ وین:۔ بین، نوحہ۔ پربھت:۔ پربت کا بگڑا ہوا، کوہ، پہاڑ۔ چیٹ:۔ کف، دست میدان۔ چاڑھیاں:۔ چڑھائی، بلندی پر چڑھنا۔ لاہیاں:۔ اُترائی، نشیب کی طرف اُترنا۔ لہاں:۔ اُترتی ہوں۔

ترجمہ:- دل میں ہر وقت غم ہی کا بسیرا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا دل غم والم کی جائے قیام ہے بجائے ہی فراق یار میں ہر وقت درد و رنج کے ٹھنڈے سانس اور نوحے کرتا ہوں، شب و روز دشت وجبال کوہ صحرا میں آوارہ ہوں اور کہیں پہاڑی پر چڑھتا رہتا ہوں، اور کبھی پہاڑیوں اور ٹیلوں سے اُترتا رہتا ہوں، اس طرح وقت بسر ہو رہا ہے۔

(۵)

سب آس ہو گئی یاس ہے ہر دم اُداس ہراس ہے
مونس نہیں کوئی پاس ہے ہے دل کہاں دلبر کہاں

حل لغات:- اوداس:۔ حیران۔ ہراس:۔ خوف، ڈر۔ مونس:۔ غمخوار، ہمدرد، انیس۔

ترجمہ:- اُمیدیں تمام نااُمیدیوں میں بدل گئی ہیں، ہمیشہ وقف حیرت اور خوف زدہ ہوں، کوئی ہمدرد پاس نہیں ہے میں کہاں ہوں اور محبوب کہاں ہے۔

(۶)

آرد فرید ایں التجا رحمے بحال بے نوا
دارد گدا اُمید ہا صد گونہ ز الطاف شہاں

یہ بند فارسی زبان میں ارشاد ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ فریدیہ التجاے کرحاضر ہوا ہے کہ اس بے نوا کے حال زار پر رحم ہو، کیونکہ ایک درویش شاہانہ الطاف سے سو طرح کی توقعات رکھتا ہے، اس کی یہ التجاے رحم خالی نہ جائیگی۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

کافی نمبر ۹۷

(۱)

تتی رو رو واٹ نہاراں، کڈیں سانول موڑ مہاراں

حل لغات:۔ واٹ:۔ س، راستہ۔ نہاراں:۔ خیال رکھتی ہوں، دیکھ رہی ہوں۔ واٹ نہارن:۔ محاورہ ہے، راہ تکنا۔ موڑ:۔ پھیر، منعطف کر۔

ترجمہ:۔ عاشق تفتہ دل رو رو کر راہ تک رہی ہے کبھی تو اے سانولے محبوب عنان توجہ اس طرف بھی پھیر۔

(۲)

جیں کارن سو سختی جھاگی پھراں ڈوہاگی ویس براگی
جیندیں ڈیکھاں سانول ساگی تھیواں باغ بہاراں

حل لغات:۔ جیں کارن:۔ جس کے لئے۔ جھاگی:۔ جھیلی، برداشت کی۔ پھراں ڈوہاگی:۔ غمزدہ پھر رہی ہوں۔ دیس براگی:۔ بیراگیوں کا بھیس بدلے ہوئے۔

ترجمہ:۔ جس محبوب مطلوب کیلئے سینکڑوں مصائب جھیلیں، اور ڈوہاگن بنی پھری، بیراگیوں کے بھیس بدلے۔ خدا کرے زندگی میں مجھے اُس کا حقیقی دیدار نصیب ہو، تاکہ خوش بخت ہو کر باغ و بہار ہو جاؤں۔

(۳)

یار بروچل وسم سولڑا جیندیں سانگے مانیم تھلڑا

خان پنل ڑا نا کر کلھڑا   توں سنگ چا نگے چاراں

حل لغات:- وسم:- رہے، سکونت پذیر ہوا آباد ہو- سولڑا:- نزدیک، قریب- جیندیں سانگے:- جس کے واسطے- مانیم تھلڑا:- میں نے صحرا نوردی اختیار کی، تھل میدانوں میں رہائش اختیار کی- کلھڑا:- اکیلا، تنہا- چانگے:- مال مویشی کے گلے- گائے بھینیں- چاراں:- چراؤں-

ترجمہ:- میں نے جس محبوب دوست کے محبت اور فراق میں دشت نوردی میں عمر گزاردی ہے خدا کرے کہ وہ میرے پاس آجائے اے محبوب دوست مجھے اکیلا نہ چھوڑ دل چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ مویشی چرانے میں شامل رہوں، یعنے تو اپنے کاروبار اور مصروفیات دنیا میں مجھے بھی شامل کرے۔

(۴)

جیں ڈینہہ یار اساں توں نکھڑے   میہندی روپ ڈکھائے پھکڑے
ڈسدے سُرخی دے رنگ بکھڑے   وِگھریاں کجل دیاں دھاراں

حل لغات:- نکھڑے:- جدا ہوئے- میہندی:- مہندی، حنا- پھکڑے:- پھیکے- بکھڑے:- بیرنگ ہوگئے، پریشان، غیر موزوں- وِگھریاں:- پھیل گئیں-

ترجمہ:- جس دن سے محبوب جدا ہوا، اُسی دن سے عاشق زار کی حالت خراب ہے، مہندی کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے، سرخی کا رنگ بھی پریشان ہے، کاجل کی دھاریں پھیل کر بدنما ہو گئی ہیں۔

(۵)

مَن مَن منتاں پیر مناواں   مُلا گول تعویذ لکھاواں
سڈ سڈ جوسی پھالاں پاواں   کردی سَوں ہزاراں

حل لغات:- مَن مَن منتاں:- منتیں مان مان کر- گول:- تلاش کر کے، ڈھونڈ کر- پھالاں پانواں:- فال ڈالوں، نکلوا ؤں

قرعہ اندازی کروں۔ سَون :۔ ٹونے، ٹوٹکے، وہمی علاج۔

ترجمہ :۔ ہزاروں منتیں مان رکھی ہیں، پیر کی خیرات مان رکھی ہے، ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مُلّا سے تعویذ لکھاتی ہوں اور جوتشی برہمن کو بلا کر فال نکلواتی ہوں اور محبوب کے وصال کے لئے سینکڑوں سوَن اور ٹونے استعمال کرتی ہوں۔ خدا کرے محبوب دوست کسی طرح ملے۔

(۶)

خواجے پیر دے ڈلیساں چھنّے ایہے ڈینہہ اتھائیں بھنّے
جیندیاں سبھ دل کِتیاں منّے وسّم سدا گھر باراں

حل لغات :۔ چھنّے ڈلیساں :۔ مراد بر آنے اور مقصود حاصل ہونے پر خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کا چھنّا ڈیساں۔ چُوری کا کٹورا بھر کر کچھ مزید رسوم کے ساتھ خانقاہ پر چڑھانے کو چھنّا ڈیون کہتے ہیں۔ بھنّے :۔ اصل معنے توڑے، محاورہ کے معنی بسر کرے، دن یہیں گذارے۔ کاٹے۔ دل کِتیاں منّے :۔ اُس کے کئے ہوئے قول و قرار کو پورا کرنا جو دل میں حسرت ہے وہ تمام نکل جائے حسب خواہش، خاطر خواہ تسلیم کرے۔

ترجمہ :۔ اگر محبوب دل نواز جس کا ہر شخص دل سے متمنی ہے میرے غریب خانہ میں آکر آباد ہو، تو میں خواجہ پیر کا چھنّا دوں گی اور اپنی یہ منت پوری کروں گی۔

(۷)

بَنْدڑے نال نہ کریں مندڑا توڑیں کوجھا کملا گندڑا
لٹک سہائیں صحن سوہندڑا پَوں پَوں توں جند واراں

حل لغات :۔ بَندڑا :۔ بندہ کی تصغیر۔ مندڑا :۔ برائی، مندا کام، بے وفائی۔ لٹک سہائیں :۔ مستانہ چال سے مٹک مٹک کر چلنا۔ سوہندڑا :۔ سجانے والا۔ پَوں پَوں :۔ پاؤں پاؤں، قدم پر۔ جند واراں :۔ جان قربان کردوں۔

ترجمہ :۔ اگرچہ میں بدصورت دیوانہ اور گندڑا بے نوا، سا عاشق ہوں، پھر بھی تیری باوفاوات سے یہی اُمید ہے کہ تو اپنے

غلام سے بے وفائی نہ کریگا، اور کرم فرما کر میرے صحن خانہ کو ممتاز کریگا۔ تاکہ میں تیرے قدم قدم پر جان نثار کروں

(۸)

چھوڑ فریدا یار دا دامن جیں جی کیتا جڑ کر کامن
ڈوہاں جہانیاں ساڈا مامن کینویں دلوں وساراں

حل لغات:۔ کامن:۔ جادو، سحر۔ مامن:۔ جائے امن، تکیہ گاہ، تولا آسرا۔ جائے پناہ۔

ترجمہ:۔ دوست نے پورا جادو کیا ہے، اے فرید اُس کا دامن نہ چھوڑ، وہ تو دو نو جہانوں میں دنیا و عقبیٰ میں ہمارا تکیہ و تولی ہے، میں اُس کو کس طرح بھول سکتی ہوں۔

کافی نمبر ۹۸

(۱)

تتی نینہ دے پندھ اڑانگے نیں،
ڈوکھے ڈونگر اوکھے لانگھے نیں

حل لغات:۔ اڑانگے:۔ اڑانے والے، دشوار گذار نیں:۔ ہیں۔ اوکھے:۔ مشکل۔ لانگھے:۔ گذرگاہ ندی نالے وغیرہ۔

ترجمہ:۔ اے عاشق زار، محبت کے سفر دشوار گذار ہیں، درد افزا پہاڑ اور مشکل راہ ہیں۔

(۲)

ڈنگے راہ اولڑے ڈلڑے دے ہیا پندھڑے روہ جبلڑے دے
متاں سمجھیں مفت سہانگے نیں

حل لغات: ڈِنگے:- ٹیڑھے، کج۔ ولڑے:- پیچ وخم، چکر۔ متاں:- مبادا، ایسا نہ ہو کہ تو ان کو مفت اور سستا سمجھے
سہانگے:- سستے، کم قیمت۔ ارزاں

ترجمہ:- راہ محبت کو مفت اور سستا نہ سمجھنا، بلکہ یہ تو بہت ٹیڑھے راستے اور خطرناک پیچ در پیچ چکر ہیں، مزید بر اں کوہ وصحرا کے سخت سفر ہیں، ان راستوں میں سنبھال کر چلنا ہو گا۔

(۳)

رکھ طرح طریق توکل نوں کر حوصلہ صبر تحمل نوں

ول وصل وصال مہانگے نیں

حل لغات:- طریق:- مسلک، طریقہ۔ وَل:- پھر، اس کے بعد۔ مہانگے:- مہنگے، بیش قیمت، گراں۔

ترجمہ:- توکل (راضی بر رضا ہونے) کو اپنا طریق بنانے اور حوصلہ صبر اور تحمل کو اختیار کر لے، باوجود اس کے بھی وصالِ محبوب گراں قدر نعمت ہے۔

(۴)

سے دِھکڑے دُھوڑے سول ہُوں لکھ خار آزار ببول ہُوں

سبھ سُہندے یار دے لانگھے نیں

ترجمہ:- اس پرخطر راہ میں سینکڑوں دھکے لگتے ہیں اور تکلیفیں بہت ہیں، لاکھوں خار، آزار اور کانٹے ہیں، یہ تمام مشکلات اور تکلیفیں محبوب کے راہ عشق میں بھلے معلوم ہوتے ہیں، ناگوار اور دلفگار نظر نہیں آتے۔

(۵)

بن مارو اے تھل مارو ہے نہ جھوک نا کوئی چارو ہے

نا بھیڈاں بکریاں چانگے نیں

حل لغات:- مارو:- پہلے کے معنے محبوب دوسرے کے معنے خونخوار جانگاہ- چارو:- چرواہا، گڈریا-
ترجمہ:- دوست کے بغیر یہ میدان قتل خونخوار ہے، جہاں نہ کوئی آبادی ہے نہ کوئی چرواہا دکھائی دیتا ہے اور نہ اس میدان میں بھیڑوں اور بکریوں کے گلے چرتے ہوئے نظر آتے ہیں یعنے بغیر محبوب کے یہ جنگل بھیانک اور سنسان میدان ہے۔

(۶)

سونجیرہے ڈرہے وڑبڑ ہے رچھ راکھس مُم دی گڑبڑ ہے
کئی سوجھم نہ اصلوں ٹانگے نیں

حل لغات:- وڑبڑ:- افراتفری، بے چینی، اضطراب- سُوجھم:- مجھے سوجھتے- ٹانگے:- نشان راہ-
ترجمہ:- یہ تمام صراط عشق سنسان، بھیانک، اضطراب انگیز ہے جہاں ریچھوں دیووں ڈینوں کی اودھم مچی ہوئی ہے نشانِ راہ تک دکھائی نہیں دیتا- اور نہ کوئی کارگر تدبیر سوجھتی ہے۔

(۷)

سر بھوندے تے روح پھڑدے ہن دل ڈوکھدے تے ہاں گھڑدے ہن
چم لیراں ماس وی گھانگے نیں

حل لغات:- سر بھوندے:- سر چکراتا ہے- روح پھڑدے ہن:- طبیعت خراب ہوتی ہے- ہاں گھڑدے:- جی گھبراتا ہے- چَم لیراں:- چمڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے- ماس وی گھانگے:- گوشت کے پرخچے اڑ گئے ہیں-
ترجمہ:- اثر محبت کا یہ عالم ہے کہ سر چکراتا ہے طبیعت میں امتلا پیدا ہوتا ہے، دِل دُکھتا ہے اور جی بیٹھا جاتا ہے چمڑا ٹکڑے ٹکڑے اور گوشت پرزے پرزے ہو گیا ہے۔

(۸)

غم محنت دی دل جوئی ہے ہر گھڑی مونڈھے لوئی ہے

گئے چوپے بوچھن لانگھے نیں

حل لغات:۔ لوئی:۔ پشمینہ کی چادر۔ لانگھے:۔ عورتوں کے ستر کا کپڑا، گھگھرا۔

ترجمہ:۔ محنت اور ریاضت کی دلجوئی کرنے کے لئے غم موجود ہے اوحشت کا یہ عالم ہے کہ چوپے بوچھن اور لانگھے سب بھول گئے ہیں اور اب سر پہ مشکلات کی گٹھڑی اور کندھے پر وحشت کی لوئی رکھی ہے۔

(۹)

گھر باروں برہوں بعید کیتا کم کاروں فرد فرید کیتا

دل پرم نگر ڈوں تانگھے نیں

حل لغات:۔ بعید:۔ دُور، پرے۔ پرم نگر:۔ محبت کا شہر۔ تانگھے:۔ انتظار کرتا ہے، منتظر ہے۔

ترجمہ:۔ محبت نے گھر بار سے دُور پھینک دیا ہے، دنیا کے کاروبار کے نہیں رہے، اب تو اے فرید دل مضطرب محبت کے وطن، مرکز عشق، مدینہ طیبہ کا منتظر ہے۔

عشق نے غالب نکما کر دیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

کافی نمبر ۹۹

(۱)

چند سُولاندے وات نیں ڈتری برہوں برات نیں

حل لغات:۔ وات:۔ موہنہ۔ ڈتری برہوں برات:۔ محبت نے یہ برات (تحفہ) دیا ہے۔

ترجمہ:۔ محبت سے یہ برات ملی ہے کہ دل وجگر درد واندوہ میں گھرا ہوا ہے۔

(۲)

کڈیں ڈینہہ ڈو کھاندا سر تے کڈیں غماں دی رات نیں

حل لغات:- کڈیں :- کبھی۔ گاہ گاہ

ترجمہ:- عاشق غم نصیب کا دن غم میں اور رات درد و رنج میں بسر ہوتی ہے ؎

دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی عمر کٹنے میں کٹی لیکن خواری میں کٹی

(۳)

تُول تلیندی سیجھ سَڑیندی جَلدیں تھیَّ پربھات نیں

حل لغات:- تلیندی :- بھونتی، جلاتی ہے۔ تلتی ہے۔

ترجمہ:- رات بھر رضائی تل رہی ہے اور سیج جلاتی ہے، اسی طرح جلتے جلتے صبح ہوتی ہے۔

(۴)

روندیں عمر وہائی ساری یار نہ پایم جھات نیں

حل لغات:- جھات :- جھانکنا۔

ترجمہ:- محبوب نے تو نظر التفات تک نہ کی اور جھانکا بھی نہ، میری تمام عمر روتے روتے گذر گئی۔

(۵)

پَل ہے مسجود دلیں دا دین ایمان دی بات نیں

حل لغات:- مسجود :- جس کو سجدہ کیا جائے، مرکز توجہ

ترجمہ:- سچی بات تو یہ ہے دایمان کی بات ہے، کہ محبوب ہر وقت ہمارا مرکز توجہ ہے۔

وہ جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ — ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

(۶)

احد تے احمدؐ فرق نہ کوئی — واحد ذات صفات نیں

ترجمہ:۔ جس طرح ذات پروردگار اپنی معبود ہونے میں لاشریک ہے، اسی طرح ذات محمد رسول اللہ صلعم ذات وصفات نبوت ومحبوبیت میں یکتا اور بے مثال ہے اس یکتائی اور بے ہمتائی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ ذات میں یکتا اور یہ صفات میں لاثانی ہے۔

(۷)

حُسن پرستی تے میخواری — ساڈی صوم صلوٰت نیں

حل لغات:۔ اصطلاح تصوف میں ہر خوبصورت چیز کو دیکھ کر خالق کی صنعت اور کاریگری کا اعتراف حسن پرستی کہلاتا ہے۔ شراب عشق میں سرشار رہنے کو میخواری کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ہماری صوم وصلوٰۃ نماز روزہ ضروری مشاغل حسن پرستی اور میخواری ہیں

(۸)

فقر فنا دا راہ اڑانگا — ہن لکھ لکھ آفات نیں

حل لغات:۔ اڑانگا:۔ ٹیڑھا۔ دشوار گذار۔

ترجمہ:۔ فقر وفنا فی اللہ کی منزل نہایت مشکل ہے، اس دشوار گذار راستہ میں لاکھوں آفتیں اور ہزاروں مصائب کا سامنا ہوتا ہے

(۹)

ٹھڈڑے ساہ تے ہار ہنجوں دے — موتڑی عشق سوغات نیں

حل لغات:۔ ٹھڈڑے ساہ: ٹھنڈے سانس، آہ سرد۔ ہار ہنجوں دے:۔ آنسوؤں کے ہار۔ موتڑی: بھیجی ہوئی، بھیجی۔

ترجمہ: حضرت عشق نے ٹھنڈی آہیں اور آنسوؤں کے ہار سوغات میں بھجوائے ہیں اور اب دن رات یہی شغلہ ہے

(۹)

سارڑے سول فریدؔ دی سنگت درد کشالے سات دنیں

حل لغات: سنگت: صحبت۔ کشالے: بھوگ، مصائب۔ سات: ساتھ۔

ترجمہ: درد جلن فریدؔ کے ساتھی ہیں اور رنج و محن بھی ہمدم و دمساز ہیں۔

کافی نمبر ۱۰۰

(۱)

جیں رمز راول جی بجھی ہے تن کھے مشاہدہ رات دن

حل لغات: جی: سندھی، حرف اضافت، کی۔ تن کھے: اسی کو۔

ترجمہ: جس شخص نے محبوب کا بھید معلوم کرلیا، اس کو رات دن مشاہدہ جمال ایزدی حاصل ہوگیا۔

(۲)

نہیں جا اتھاں افیون دی نا بھنگ نا معجون دی
جنہاں سدھ لکھی بے چون دی نت مست رہے بے پتیں وتن

حل لغات: لکھی: معلوم کرلی۔ ایک نسخہ میں رکھی بھی ہے معنی ظاہر ہے۔ رہے پتے: بغیر پیئے، بے پئے۔ وتن: پھرتے ہیں۔

ترجمہ: اس منزلِ محبت میں نہ افیون کی کوئی قدر ہے نہ بھنگ اور معجون کو کوئی پوچھتا ہے، ان نشیات کے بغیر عاشق لوگ بے پئے ہمیشہ مست رہتے ہیں جنہوں نے اس ذات بے چون و بے چگون کی خبر رکھی ہے۔ وہ ہمیشہ سرشار ہیں۔

(۳)

رل وسدے لوکاں نال ہن پر اصل فارغ بال ہن
ہر آن غرق خیال ہن شاغل مُٹھن شاغل او ٹھن

ترجمہ:- ان مست سالکوں کا یہ حال ہے کہ باوجود تعلقات کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں مصروف مشاغل ہیں مگر فی الواقع دنیا کے تمام دھندوں سے فارغ البال ہیں اور ہر وقت اپنے محبوب کے خیال میں مستغرق ہیں اسی خیال ہی میں ان کی صبح و شام ہوتی ہے، سوتے ہیں تو اسی دھن میں اور جاگتے ہیں تو اسی خیال میں۔

(۴)

خود توں خودی توں دور ہن سرمست جام طہور ہن
حق دے ہمیش حضور ہن اویں وچوں بھولے بھنن

ترجمہ:- اس قدر مست اور فنا فی اللہ ہیں کہ خودی تو ایک طرف خود سے بھی دور اور بیزار ہیں، اور ہمیشہ حسن حقیقی کے حضور میں فیضیاب اور انوار تجلیات سے مستفید ہیں اور یہ دنیاوی مشاغل تو ان کا ظاہری دکھاوا ہے۔

(۵)

نہیں مِلک مُلک تے مال دے نہیں زال دے نہیں بال دے
ہن ذوق وجد تے حال دے گُم کر گماں یکرو رہن

ترجمہ:- یہ سرمست عشاق صرف ذوقِ وجد و حال میں مصروف ہیں شک و گمان کی دنیا سے دور یک سو اور یک رُو رہتے ہیں۔ انہیں نہ ملک و ملک کی خبر ہے، نہ بیوی بچوں کی سدھ ہے صرف یہی ایک جذبہ وجدان ہے۔

(۶)

سر ڈِیہے لہن سر دا القا گئے محض مرنوں سر لوکا،

ہو کر فنا پاون بقا سو سُود نقصانوں کرن

حل لغات:۔ لقا:۔ دیدار، منظر، تماشا۔ اگر یہ لفظ بہا پڑھا جائے تو بہا کے معنے مول، قیمت، بہائے سر۔ مرنوں:۔ مرنے سے، موت سے۔ سر لوکا:۔ سر چھپا گئے۔ ف۔ ایک نسخہ میں بہا لکھا ہے۔ نقصانوں: قربانیاں کر کے۔

ترجمہ:۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سر دے کر یعنے سر فدا کر کے بہائے سر حاصل کرتے ہیں، جیتے جی مر کر موت سے چھپے پھرتے ہیں، انہیں لوگوں کی فنا میں بقا کا راز مضمر ہے، ان کے نقصان میں بھی سو سو سود اور فائدے ہیں

(۷)

وِنج ڈُو ڈھر سے دیس سہاگ دے سکھ روپ ماٹن بھاگ دے
بارہ مہینے پھاگ دے پا چین چڑھ سیجیں بہن

حل لغات:۔ پھاگ:۔ پھاگن موسم بہار، چین:۔ آرام، اطمینان۔

ترجمہ:۔ منزل بقا میں پہنچ کر سہاگ اور عروسی کے مسرت افزا وطن میں جا کر آباد ہو گئے ہیں قسمت کی صحت بخش موڑیں اختیار کر چکے ہیں، ان کی عمر کا تمام حاصل اور بارہ مہینے عیش و مسرت کے ہیں، انہوں نے مستقل چین اور آرام حاصل کر لیا ہے، اور یہی سیجوں (پھولوں کے بستروں) پر خوشی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے قربانیوں کے بعد بہار ہی بہار ہے۔

(۸)

جیں مَن مندر پایا پیا ڈوکھ پاپ سارا مٹ گیا
تھی محو اثباتی تھیا رہندا فرید فرید بن،

ترجمہ:۔ جس شخص (سالک) کے روضۂ دل میں محبوب بس گیا۔ اور عرفان کی منزل اسے حاصل ہو گئی۔ ...... اسکے تمام پاپ مٹ گئے اور مشکلیں حل ہو گئیں۔ ہی خوش نصیب نفی کے کٹھن مرحلہ کو عبور کر کے اثبات کی منزل مقصود پر پہونچ گیا اور باوجود فرید کے موجود ہونے کے بھی بن فرید رہتا ہے۔ یعنے اپنی ہستی کو

مٹا چکا ہے، اور مرتبہ فنا حاصل کر چکا ہے۔

کافی نمبر ۱۰۱

(۱)

درسن بن اکھیاں ترس رہیاں

حل لغات:۔ درسن:۔ دیدار، نظارہ، درشن۔ ترس رہیاں:۔ ترس رہی ہیں، مشتاق ہیں۔
ترجمہ:۔ دیدار محبوب کے بغیر آنکھیں ترس رہی ہیں۔

(۲)

سے سول سہاں سک سانگ سوا ٭ سکھ سڑ گئے خوشیاں راکھ تھیاں

حل لغات:۔ سہاں:۔ سہتی ہوں، برداشت کرتی ہوں۔ سوا:۔ بغیر، بجز، علاوہ۔ راکھ:۔ خاکستر۔
ترجمہ:۔ آرزوئے وصال کی جو برچھی دل میں لگی ہوئی ہے اس کے سوا اور سینکڑوں درد و غم سہہ رہی ہوں، یہاں تک کہ آرام و قرار جل گئے اور مسرتیں جل کر راکھ ہو گئیں۔

(۳)

جی جلدا سینے اگ لگی ٭ دل بیکل ہنجڑوں ڈھلک پیاں

حل لغات:۔ ہنجڑوں:۔ آنسو، اشک۔ ڈھلک پیاں:۔ ٹپک کر نکلتی ہیں۔
ترجمہ:۔ جی جلتا ہے، اور سینے میں آگ لگی ہوئی ہے، دل بے چین ہے، اور آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔

(۴)

بٹھ سیجھ بیڑی بٹھ تول تتی، گیاں سینگیاں ہتریاں وسر ول

حل لغات:- بٹھ:- بھاڑ میں گئی- تول:- رضائی

ترجمہ:- جلی ہوئی سیج اور تفتہ دولائی بھاڑ میں گئی، اے سہیلیو! تمام ہم عمر کی اکٹھے کھیلنے والی ہمجولیاں یکسر بھول گئی ہیں۔

(۵)

گل کوجھے کانڈے خار چبھن، تھئی چولی ساہوں ہنس دھیاں

حل لغات:- کوجھے:- بدصورت- ساہوں:- وہ سرخ کپڑا جو عروسی کی علامت ہوتا ہے- ہنس:- سینکڑے، تتو تتو۔

ترجمہ:- گلے میں بدصورت خاروں کی خلش ہے، چولی، ساہوں سب پھٹ پھٹا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ دھجیاں دھجیاں ہو گئے۔

(۶)

کئی لہر لوڑھے کئی روہ رولے کئی پھردے ہوٹے بیٹ لیاں

حل لغات:- لہر:- موج دریا، لہر- لوڑھے:- بہہ گئے- روہ:- پہاڑ، کوہستان- بیٹ:- لب دریا کی بنجر اور ریتلی زمین

ترجمہ:- عشاق کے ناکامی کے مراحل بھی عجیب ہیں، بعض تو بحر محیط محبت کے بہاؤ میں بہے جا رہے ہیں- اور کئی کوہ وبیابان میں آوارہ پھرتے ہیں، اور بعض بیٹ کے بوٹوں اور لیوں میں خاک چھان رہے ہیں۔

(۷)

ڈن بیت گئے سُدھ بسر گئی، ساجن نے برائیاں جوڑ گیاں

حل لغات:- بیت گئے:- گذر گئے- سُدھ:- سمجھ، خبر- بسر گئی:- بسر گئی، جاتی رہی، بھول گئی۔

ترجمہ:- عرصہ گذر گیا، محبوب نے خبر تک نہ لی، اس نے ہمارے ساتھ خوب سلوک روا رکھا۔

(۸)

ہے ناز نہیں اعراض منڈھوں رکھ آس نہ تھی غم واس میاں

حل لغات:- اعراض: منہ پھیرنا گریز کرنا۔ منڈھوں:- بالکل محض، ابتدا سے۔ آس:- اُمید۔ غم واس:- غم بسانے والا یا غم میں بسنے والا

ترجمہ:- محبوب کا یہ گریز اور بے توجہی اعراض اور رو گردانی نہیں ہے، بلکہ یہ بھی ایک ناز ہے، اس بے رخی کے باعث نا اُمید نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ اُمید وصال رکھنی چاہیئے، اسلئے اے عاشق زار غم والم کے ملک کو آباد نہ کر یعنے مغموم نہو۔

(۹)

بن یار فرید نہ عید ڈٹھم کھل کھیڈاں سا یاں وِسر گیاں

حل لغات:- عید:- خوشی کا تہوار۔ کھل:- ہنسی، مذاق، چہل۔ کھل کھیڈاں:- رنگ رلیاں۔

ترجمہ:- اے فرید محبوب کے بغیر تمام کھیل کود کے اسباب مسرت بھول گئے اور کوئی عید بھی میرے لئے عید نہ ہوئی عید تو حقیقت میں وہی ہے جس میں دوست کا وصال نصیب ہو۔

بہ عید شاد ہمہ خلق من زیار بعید چو من زیار بعیدم مرا چہ کار بہ عید

کافی نمبر ۱۰۲

(۱)

دل عشق مچائی اگ سائیں ڈکھ سوز رچیا رگ رگ سائیں

حل لغات:۔ آگ مچائی:۔ آگ بھڑکائی۔ رچیا:۔ رچ گیا، پھیل گیا، نفوذ کر گیا، جذب ہو گیا۔
ترجمہ:۔ ہجر محبت نے آگ بھڑکا دی ہے، رگ رگ میں سوز و گداز ہے۔

(۲)

گھر گھر مل گئے ہوکے قبلہ یار دی جھوکے
ایں جگ تے اوں جگ سائیں

حل لغات:۔ ہوکے:۔ بواو مجہول جمع ہوکا، ڈھنڈورا، منادی۔ جگ:۔ جہان، عالم، دنیا۔
ترجمہ:۔ گھر گھر میں ڈھنڈورا پٹ گیا ہے کہ محبوب کا مسکن ہی اس اور آئندہ دنیا و عقبیٰ کے عالم میں ہمارا قبلہ اور مرکز توجہ ہے۔

(۳)

دلبر دور سدھانڑاں ساڑاں تول وہانڑاں
جیواں کیندے لگ سائیں

حل لغات:۔ سدھانڑاں:۔ چلا گیا ہے۔ تول:۔ دولائی، رضائی۔ وہانڑاں:۔ تکیہ، سرہانا۔ لگ:۔ لگ کر، مل جل کر، سہارے
ترجمہ:۔ میرا محبوب بہت دور چلا گیا ہے، اس کے فراق میں میں سامان عیش کو جلا رہی ہوں، اب جینا ناممکن ہے جیوں تو کس کے سہارے جیوں۔

(۴)

ہور نہیں کئی باقی ہے ایہا ذات صفاتی
ہاں دلدار دا سگ سائیں

حل لغات:۔ ہور:۔ اور، دوسرا۔ ذات:۔ ذات باری تعالیٰ۔ صفات:۔ باری تعالیٰ کی صفات، جمع صفت۔ ہاں:۔ ہیں ہوں

ترجمہ :- اسی واحد لاشریک کے سوا کوئی باقی نہیں، وہی اپنی ذات اور صفات میں تنہا ہے، میں تو اُسی کا کتا ہوں۔
اگر باقی کو باتے اور صفاتی کو صفاتے یائے مجہول کے ساتھ پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہوگا۔ سارا جہان اُسی حسن حقیقی کی ذات و صفات کے مظاہر سے مملو ہے، اُس کے سوا اور کچھ بھی بات نہیں۔ جب سب کچھ وہی ہے تو میں بھی اسی دلدار کا سگ آستان ہوں۔

(۵)

من موں نجھا تن ٹونڈے لنگ میلے سر بھونڈے
سول آون کروگ سائیں

حل لغات :- ٹونڈا :- زار و نزار، مڑا ہوا۔ لنگ :- اعضا، بدن، ہاتھ پاؤں۔ بھونڈے :- بدشکل، وحشت انگیز۔ وگ :- انبوہ، جوق در جوق، بھاگ کر، حملہ آور ہوکر۔

ترجمہ :- طبیعت گھبرائی ہوئی ہے جسم بدحال اور خستہ ہے، اعضا میلے کچیلے اور سر بھونڈا سا ہوگیا ہے، مسلسل دکھ اور دردوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔

(۶)

برہوں روح حیاتی غم ہے بیلی ساتھی
درداں دی ہم تنگ سائیں

حل لغات :- بیلی :- ہمدم، مددگار، ساتھی۔ تنگ :- آسرا، بھروسہ، تکیہ، ناز

ترجمہ :- محبت ہماری زندگی کی جان ہے، اور غم ہمارا ہم نوالہ ہم پیالہ ہے۔ مجھے تو صرف دردوں ہی کا سہارا ہے جن کے بھروسہ پر میں جی رہا ہوں۔

(۷)

حال فرید خوارے دلڑی زار نزارے

کیتم ہجر الگ سائیں

حل لغات:۔ خوار:۔ زبوں۔ زار نزار:۔ خستہ، بدحال۔

ترجمہ:۔ اے فرید میرا حال خراب ہے، دل زار و نزار ہے اور عشق میں گھلا جا رہا ہے، ہجر نے مجھے دنیا سے الگ کر دیا ہے۔

کافی نمبر ۱۰۳

(۱)

دِل مست محوِ خیال ہے سرِ مو تفاوت نا سہوں

حل لغات:۔ تفاوت:۔ فرق، کمی، جدائی۔ نا سہوں:۔ برداشت نہیں کرسکتے نہیں سہہ سکتے

ترجمہ:۔ حُسن حقیقی کے تصور اور خیال میں دِل عاشق مست اور محو ہے، اس محویت میں مَیں ذرہ بھر علیحدگی کی برداشت نہیں کرسکتا، ہر وقت اُسی کے دھن میں بیخود ہوں۔

اے خیال عین وصال ہے تے کمال ہے نہ کہ ہے جنوں

حل لغات:۔ خیال:۔ واہمہ۔ وصال:۔ محبوب کی ملاقات۔ جنون:۔ دیوانگی، دحشت

ترجمہ:۔ یہ خیال ہی عین وصال ہے، یہ جنوں نہیں بلکہ درجہ کمال حاصل ہوگیا ہے۔

(۲)

اَصل الاصول شہد تہٗ ہمہ سُو بسو ہمہ کو بکو

چہ شہود عین بعینہ نہیں فرصت اتنی کہ دم بھروں

حل لغات:۔ اصل الاصول:۔ذات مبدء فیاض، تمام کائنات کے اصول کی جڑ۔ شہود:۔صوفیائے کرام کی اصطلاح میں سلوک کا ایک مرحلہ ہے، جس میں سالک کثرت مراتب اور موہومات صوری سے گذر کر توحید کے مقام پر پہونچ جاتا ہے اور اس کو تمام موجودات میں جلوہ ذات محبوب نظر آنے لگتا ہے۔ عین:۔وہی، اصلی

ترجمہ:۔میں نے اصل الاصول کو ہر جانب اور ہر کوچہ و برزن میں دیکھ لیا ہے، اور میرا یہ مشاہدہ عینی ہے، گویا آنکھ سے آنکھ ملی ہوئی ہے، اسی محویت میں اس قدر مستغرق ہوں کہ دم بھرنے تک کی فرصت نہیں ہے۔

(۳)

جو مکاں تھا بن گیا لامکاں جو نشاں تھا ہو گیا بے نشاں
شد اسم و رسم زمن دواں، اللہ اپنے آپ کو کیا کہوں

حل لغات:۔ دواں:۔دویدن سے دوڑتا ہوا چلا گیا، روانہ ہو گیا، محو ہو گیا، مٹ گیا۔ بھاگ گیا۔

ترجمہ:۔میری محویت اور فنافی الذات ہونے کا یہ عالم ہے کہ اسم و رسم کی تمیز بھی جاتی رہی ہے مکان لامکان ہو گیا اور نشان بے نشان ہو گیا ——— یہ ایک، ایسا حیرت انگیز مرحلہ پیش آگیا ہے کہ میں خود حیران ہوں کہ اپنے آپ کو کیا کہوں۔

(۴)

نہ عیاں ہے نہ نہاں ہے نہ بیان ہے نہ دھیان ہے
نہ رہا ایہہ جسم نہ جان ہے کیہاں ڈوس ہوش حواس کوں

حل لغات:۔ ڈوس:۔الزام، شکوہ، دوش۔عیاں:۔علانیہ، ظاہر۔ نہاں:۔خفیہ، چھپا ہوا۔ دھیان:۔تصور، علم، توجہ۔

ترجمہ:۔عالم وارفتگی کی یہ صورت ہے کہ عیاں و نہاں کا فرق مٹ گیا، بیان اور دھیان کی بھی ضرورت نہ رہی،

جب جسم وجاں کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رہا، اور معاملہ ادراک اور فہم سے بالاتر ہوگیا تو پھر ہوش وحواس عقل وخرد پر کیا الزام ہے، یہ بیچارے تو عالم اسباب کے محتاج ہیں لیکن روحانی معراج انکے ادراک سے بلند رہے

(۵)

شد عکس در عکس ایں بنا کہ فنا بقا ہے بقا فنا
باقی نماند بجز انا، کتھ اوتے توں کتھ ہاں تے ہوں

حل لغات:۔ عکس:۔ پرچھاواں، سایہ عکس در عکس۔ فنا:۔ کھو جانا، ہٹ جانا، مرجانا۔ بقا:۔ فنا کی ضد ہے، باقی رہنا، زندہ رہنا۔ انا:۔ عربی حرف ضمیر متکلم، میں، بولنے والا خود۔

ترجمہ:۔ بنائے عالم اسباب کو اگر عرفانی عینک لگا کر دیکھا جائے تو عکس در عکس کا منظر معلوم ہوتا ہے جس کو بظاہر فنا کہا جاتا ہے وہی درحقیقت بقائے دوام ہے اور جس کو بقا اور زندگی کا نام دے رکھا ہے وہی فنا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس چکر کو چلاتا ہے، تو پھر ذات باری کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا، اور اسی ذات کا انتہائی تصور وہ اور میں کے فرق کو مٹا دیتا ہے اور انا کی سی کیفیت دل ودماغ پر طاری ہو جاتی ہے اللہ بس باقی ہوس۔

(۶)

کڈیں شور دے سطوات ہن کڈیں زور دے شطحات ہن
کئی قسم دے بکوات ہن ستوں دے توں توں دے ستوں

حل لغات:۔ سطوات:۔ جمع سطوۃ، واردات، حملے، قہر۔ شطحات:۔ حالتِ وجد میں جو حرکات، اور اقوال خلاف شریعت سالک کے منہ سے نکلتے ہیں، ان کو اصطلاح تصوف میں شطحات کہتے ہیں۔ بکوات:۔ بکواس، بیہودہ گوئی، لغو، خرافات۔ ستوں دے توں توں دے ستوں:۔ محاورہ ہے، غیر موزوں اور پریشان گوئی کے موقعہ پر بولا جاتا ہے کہنا کچھ ہوا، اور کہدیا کچھ، ستوں کی جگہ توں کہدیا اور توں کی جگہ ستوں کہہ دیا، لایعنی بکواس، بے معنی گفتگو۔

ترجمہ:۔ عالمِ استغراق میں کبھی بے ہودہ اور کبھی خلافِ شرع اقوال کے زور ہیں اور کئی قسم کے بکواس اور بے معنی باتیں موہنہ سے نکلتی ہیں مگر یہ سب عالمِ بے خودی کے حال ہیں، کیونکہ دل اُسی خالق کے تصور میں مست ہے اور اس کو تو کسی دوسری چیز کا ہوش ہی نہیں۔

(۷)

اُٹھ گئی فرید ہوس منڈھوں ۔ نہ رہا ہئی وس ہک خس منڈھوں
کسے کس ہو کس ناکس منڈھوں ۔ چپ چاپ فیل فسادتوں

حل لغات:۔ منڈھوں:۔ بالکل محض، قطعاً۔ وَس:۔ اختیار، قدرت۔ ہک خس:۔ ذرہ بھر، تنکے کے برابر۔

ترجمہ:۔ اے فرید۔ اس عالمِ حیرت و محویت میں پہنچ کر ہوا اور ہوس کا سلسلہ ختم ہو گیا اور کوئی ہوس باقی نہ رہی کیونکہ محویت کے عالم میں کوئی اختیار باقی نہیں رہا، کس و ناکس کا فرق اور تمیز باقی نہیں رہتی ہے، اس عالم میں پہنچکر بالکل خاموشی ہی اختیار کرنی پڑتی ہے، کچھ کہنے اور کرنے سے فساد اور خرابیوں کے اندیشے ہیں، یہ عالمِ اسرار کے بھید عوام پر ظاہر نہیں کئے جا سکتے، یہاں چپ چاپ رہنا ہی محفوظ ہے۔

کافی نمبر ۱۰۴

ڈوکھاں سُولاں کتیم لُک سائیں
ہُن موت بھلی بے شک سائیں

حل لغات:۔ لُک:۔ تنگ، جاں بلب۔ بھلی:۔ اچھی، مرغوب، بہتر، مرجح۔ سائیں:۔ صاحب، آقا، محترم دوست

ترجمہ:۔ اے دوست، محبت میں دکھوں اور دردوں نے اس قدر جاں بلب کر دیا ہے کہ اب اس جینے

سے موت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے، زندگی وبال جان ہوگئی ہے۔

(۲)

پنل کیچ سِدھایم وَلدی خبر نہ آیم
رہیّاں راہیں تک سائیں

حل لغات:۔ وَلدی:۔ ولن، واپس آنا، بواپسی، لوٹ کر۔ راہیں تک:۔ راستے تکنا، انتظار کرنا، راہ تکنا۔
ترجمہ:۔ محبوب پنل کیچ چلا گیا ہے اور اس کی کوئی خبر واپس نہیں آئی، میں راہ تک تک کر تنگ آ گئی ہوں۔

(۳)

گھولاں بھیڑی گھل کوں پوون تتی دے دل کوں
سو سو پور تے جک سائیں

حل لغات:۔ گھولاں:۔ بواو مجہول، قربان کروں، صدقے کروں۔ گھل:۔ اونگھ، غنودگی۔ پور:۔ دورے، درد کے مروڑ
جک:۔ گرفتگی قلب، اختلاج دل کے دردوں کو جک کہتے ہیں۔ ف:۔ ایک نسخہ میں بجائے جک کے چک لکھا ہے
ترجمہ:۔ اس کمبخت اونگھ کو صدقے کر ڈالوں، میری جدائی کا بہانہ یہی غنودگی اور نیند ہی بن گئی، اب تو دوست چلا گیا
میں حسرت بھری تمناؤں میں مبتلا ہوں اور تفتیدہ دل میں سینکڑوں سوچ اور افکار کے ہجوم ہیں۔

(۴)

آئے سخت کروپ کشالے کون بندی دے ٹالے
جو لکھیا مستک سائیں

ا؎ مشہور ہے کہ سسی کو سوتا چھوڑ کر بلوچ پنوں کو زبردستی ہمراہ لے گئے تھے، اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

حل لغات:۔ کروپ، کشالے:مصیبت، مشکلات، کروپ کا لفظ کرب سے مرکب معلوم ہوتا ہے۔ ٹالے:ٹال دے، روک دے۔ مستک:پیشانی، ماتھا،جبین۔

ترجمہ:۔ محبت میں جو جو مشکلات درپیش ہیں، یہ روز ازل سے میری پیشانی پر تحریر ہو چکی ہیں، اس باندی (کنیز) کے نوشتۂ تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے، مقدر نہیں ٹل سکتا۔

(۵)

ڈو کھڑے درد ڈو کھیندے جان جگر وچ پیندے

سو چونڈھی لکھ چک سائیں

حل لغات:۔ ڈو کھڑے:۔ ڈکھ کی تصغیر، درد والم۔ ڈو کھیندے:۔ دکھاتے ہیں، تکلیف دیتے ہیں۔ چونڈھی:۔ چٹکی بھرنا، چٹکی لینا۔ چک:۔ دانتوں سے کاٹنا۔

ترجمہ:۔ درد عشق والم محبت، تکلیف کو زیادہ کرتے ہیں، اور جان وجگر میں سینکڑوں چٹکیاں اور لاکھوں نیش درد میں اضافہ کرتے ہیں۔

(۶)

بھاگ سہاگ گیو سے یار دلوں وسریو سے

پک سائیں ہم پک سائیں

حل لغات:۔ بھاگ:بخت وخوش قسمتی۔ سہاگ:عیش کا زمانہ، عروسی کی مسرتیں۔ پک:۔ پختہ، یقینی، اعتماد۔

ترجمہ:۔ ہجر محبوب میں بھاگ، اور سہاگ دونوں رخصت ہو گئے، اب تو یہ یقین ہو گیا ہے کہ محبوب نے اپنے دل سے ہم کو بھلا دیا ہے، فراموش کر دیا ہے۔

(۷)

ہجر فرید اوچا ڑیم سوز اندر دے ساڑیم

دلڑی ہم چک مک سائیں

حل لغات:۔ اوجاڑیم:۔ مصدر اوجاڑنا سے تباہ کیا، برباد کیا۔ چک مک:۔ اصل لفظ چقماق یا چقمق ہے، ایک پتھر کی قسم ہے، جس کو باہم رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔

ترجمہ:۔ ہجر محبوب نے برباد کردیا ہے اور دلی سوز و گداز نے جلادیا ہے، پھونک دیا ہے، گویا سینہ میں دل نہیں سنگ چقمق ہے، جو ہر وقت آگ لگائے رہتا ہے۔

کافی نمبر ۱۰۵

(۱)

ڈوکھ ڈھیر سکھ دا وَیر ہے ریڑاں گھنیاں پیڑاں بہوں
رت روہنجوں نیراں وہن نک سیڑھ تے سیڑہاں بہوں

حل لغات:۔ وَیر:۔ دشمنی، مخالفت، ضد۔ ریڑاں:۔ درد استخواں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے تکلیف، سامان آہ و بکا۔ بہوں:۔ بہت، بکثرت، زیادہ۔ رت:۔ خون لہو۔ ہنجوں:۔ اشک، آنسو۔ نیر:۔ مسلسل، پیوستہ۔ وہن:۔ بہتی ہیں، جاری ہیں۔ نک سیڑھ:۔ نکسیر، ناک سے خون بہنے کو کہتے ہیں سیڑہاں:۔ دہاریں، مسلسل دہاریں۔

ترجمہ:۔ فراق زدہ کی حالت کیا کہوں، دوکھ کے انبار لگے ہوئے گویا دوکھ کے ہجوم نے سکھ کو نابود کردیا ہے، وہ بھی دشمن بن گیا ہے، ہر وقت درد والم کی زیادتی ہے اور آنکھوں سے خونین آنسوؤں کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ نک سیر جاری ہے، اور دہاروں کی طرح مسلسل جاری ہوگئی ہے۔

(۲)

جُکھ جُکھ کراں دہاہیں بہوں ڈوکھ ڈوکھ کڈہاں آہیں بہوں

دوکھ دوکھ وٹھن بھائیں ہوں　　اُک چک پیاں وھیراں ہوں

حل لغات:- مکھنا:- درد سے گھلنا، زار و نزار ہونا۔ دہائیں:- جمع دہاں کی، فریاد، آہ و زاری، دوکھ:- دہواں دوکھنا اُک چک پیاں:- چوک گئیں، کارگر نہ ہوئیں، بے اثر رہ گئیں، ناکام رہیں۔ وھیراں:- جمع۔ تدبیریں، تجویزیں۔

ترجمہ:- درد فراق میں گھل گھل کر میں زیادہ نالہ و بکا کرتی ہوں، اور دوکھی ہو کر آہیں زیادہ بھرتی ہوں، کلیجے میں جو آگ بھڑک رہی ہے اُس کا دہواں دوکھ دوکھ کر نکل رہا ہے، بہت تدبیریں اور جتن کئے مگر کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی۔

۲- یہ بند مطبوعہ کئی ایک اور قلمی دیوانوں میں موجود ہے لیکن مولوی نبا ہو کے قلمی نسخے میں نہیں ہے، شاید رہ گیا ہو، یا بعد میں شامل ہوا ہو۔

(۳)

سر بھونڈ اُجڑیا خاک ہے　　موہنہ دھوڑ سینہ چاک ہے
چوچک تھیا ہن ڈاک ہے　　موٹھی جھوک دل ویران ہوں

حل لغات:- سر بھونڈ:- سر گرد آلود، پریشاں حال۔ موہنہ دہوڑ:- چہرہ غبار آلود۔ چوچک:- ہیر کے باپ کا نام تھا ہراو دشمن، مخالف۔

ترجمہ:- سر غبار آلودہ اور اُجڑا ہوا ہے، موہنہ خاک آلودہ اور سینہ چاک چاک ہے محبوب خود ہی مخالف ہو گیا ہے آبادی اُجڑ گئی اور دل کی بستی ویران ہو گئی ہے۔

(۴)

سبھ لوک کردا ٹوک ہم، لگی دل نیارڑی نوک ہم
ڈتی برہوں ڈاڈھی چوک ہم　　چُٹی درد دے تیراں ہوں

حل لغات:- ٹوک:- ہنسی، مخول، طعنہ زنی۔ نیارڑی:- نیاری کی تصغیر، انوکھی، نئی، عجیب۔ چوک:- خلش، چبھونا

تیر وخنجر کا۔ چُبھی:۔ نشانہ بنی ہوئی، ہدف ہوئی ہوں

ترجمہ:۔ دل پر محبت کی تیغ درد کی انوکھی نوک لگی ہے، اور فراق نے خنجر چبھو دیا ہے، درد کے تیروں نے ہدف بنا کر سینے کو چھلنی کر دیا ہے اب تو تمام زمانہ مجھ پر ہنسی اُڑاتا ہے اور طعنے دیتا ہے۔

(۵)

بے پیر دل دیاں چالیاں سبھ ہن اوپٹھیاں گالہیاں
پیتم نہ پتیاں پالیاں رو رو کرے ریڑاں پہوں

حل لغات:۔ چالیاں:۔ جمع چال کی دہوکے فریب۔ اوپٹھیاں گالہیاں:۔ اُلٹی باتیں۔ پتیاں پالیاں:۔ پیت پالنا، وفاداری کرنا۔ ریڑاں:۔ چیخ پکار، بین، دردناک صدائیں۔

ترجمہ:۔ دل گم کردہ راہ کی چالیں دیکھو اُس کی تمام باتیں اولٹی ہیں یہ ہمیشہ اُلٹی گنگا بہاتا ہے محبوب نے وفاداری نہ کی، اسلئے میں ہر وقت مصروف آہ و فغاں ہوں اور روتی رہتی ہوں۔

(۶)

کلہی نہ میں نہیں اہییں چولدی پھرے لکھ فریدا اہییں تولدی
دل بوڑدی دل رولدی سوہنیاں سسیاں ہیراں پہوں

حل لغات:۔ کلہی:۔ اکیلی تنہا۔ چول یا جھول:۔ جماعت یا فرقہ مجمع۔ تول:۔ وزن، مساوات، برابر۔ ٹول:۔ فرقہ۔ بوڑدی:۔ ڈبوتی ہے، غرق کرتی ہے۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ میں ہی اکیلی اس عشاق کے گروہ میں مبتلا نہیں ہوئی، بلکہ لاکھوں اسی تول اور ٹول میں میرے ساتھ شامل ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ عشاق کے رلنے اور غرق کرنے کا سارا قصور دل ہی کا ہے سوہنی دلدادۂ مہینوال، سسی دہنوں کی دلدادہ، ہیر رانجھے کی عاشق، سب کو دل ہی نے تباہ کیا۔

کافی نمبر ۱۰۶

(۱)

ڈو کھڑے پوکھڑے آیم خوشیاں بھاوڑوں ہٹیاں

حل لغات :- پوکھڑے :- پوکھے کی تصغیر حصہ، بہرہ۔ بھاوڑوں ہٹیاں :- بھانے سے رہ گئیں، پسند آنے سے خارج ہو گئیں
ترجمہ :- عاشق نامراد کے حصہ میں درد و دکھ آئے ہیں، خوشیاں نہیں بھاتیں۔

قسمت میں دیا بانٹ جو قسام ازل نے جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

(۲)

چاندڑیاں راتیں برہوں براتیں سیّاں کھیڈن گیّاں

حل لغات :- چاندڑیاں راتیں :- چاندنی راتیں۔ کھیڈن گیّاں :- کھیلنے گئیں
ترجمہ :- محبت کی بے بہا نعمتوں یعنے چاندنی راتوں میں ہمجولیاں کھیلنے کے لئے گئی ہیں۔

(۳)

رُت ساونڑ دی مینہ برساتیں رَل مل دہاونڑ پیّاں

حل لغات :- رُت :- موسم، فصل، وقت، سماں۔ دہاونڑ پیاں :- نہارہی ہیں، غسل کرنے لگی ہیں۔
ترجمہ :- ساون کے پُر لطف برسات کے سمے میں، سہیلیاں نہارہی ہیں۔

نوٹ :- مطبوعہ نسخوں میں یہ شعر بجائے نمبر ۳ کے نمبر ۸ پر درج ہے۔

(۴)

صدقے کیتا نال نہ نیتا پکڑنہ کھیڑا بیاں،

حل لغات:۔ صدقہ کیتا۔ قربان کیا ہوا، بدبخت، راندۂ درگاہ۔ نال نہ نیتا۔ ہمراہ نہ لے جایا گیا۔ بیّاں:۔ بانھہ بازو کھیڑا:۔ ہیر کے سسرال مراد رقیب۔

ترجمہ:۔ اے کمبخت، ہمراہ لے جانے کے ناقابل کھیڑا تو میرے بازو پکڑ کر مجھے نہ روک، اور مجھے اپنی سہیلیوں کے ساتھ شامل ہونے دے۔

نوٹ:۔ ہیر کے سسرال قوم کے کھیڑے تھے اُسی کی طرف اشارہ ہے اصل میں نفس امارہ مراد ہے۔

(۵)

روز ازل دا وارث ساڈا توں ہیں رانجھن سائیاں

حل لغات:۔ سائیاں:۔ اے رانجھن سائیں، سائیں تعظیم کا لفظ ہے، صاحب

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز رانجھن! تو تو روز ازل سے ہمارے دل کا مالک اور مختار ہے

(۶)

وسریم سارا راج پیانہ وسریاں سینگیاں سیّاں

حل لغات:۔ راج پیانہ:۔ باپ کا راج، ماں باپ کا آرام وعیش

ترجمہ:۔ مجھے تو محبوب رانجھے کی محبت میں ماں باپ کا آسودہ راج بھول گیا ہے اور سہیلیاں اور ہمجولیاں بھی فراموش ہوگئی ہیں۔

(۷)

سگڑے سوہرے خویش قبیلے سٹ کر تیڈڑی تھیّاں

حل لغات :۔ سکڑے :۔ عزیز اقربا، رشتہ دار۔ سوہرے :۔ خسر، سسرال کے رشتہ والے۔ اگر بجائے سوہرے کے سوڑے پڑھا جائے تو سوڑے سے مراد قریبی رشتہ دار ہیں۔ خویش قبیلے :۔ عزیز و اقارب۔ سٹ کر، چھوڑ کر پھینک کر۔

ترجمہ :۔ اے محبوب رانجھا! میں تو اپنے تمام عزیز و اقارب خویش قبیلے کو چھوڑ چھاڑ کر صرف تیری ہوئی ہوں، اور تیرے دامن سے آلگی ہوں۔

(۸)

سینگیاں سرتیاں شہر سُہاون   میں وت پوٹے لیّاں

حل لغات :۔ شہر سہاون :۔ شہر کو رونق دے رہی ہیں۔ پوٹے لیّاں :۔ لب دریائی جنگل کے چھوٹے چھوٹے پنے اور لئی یعنے جھاڑ کے چھوٹے چھوٹے درخت مراد بیابان صحرا۔

ترجمہ :۔ موسم ایسا ہے کہ تمام سہیلیاں اور ہمجولیاں شہر میں اس کا لطف اُٹھا رہی ہیں، اور صرف میں تیرے فراق میں صحرا نوردی اور بادیہ گردی کی مصیبت میں مبتلا ہوں۔

(۹)

عشق فریدؔ کوں خلعت ڈتڑی   موہنہ سر بھسّڑ چھیّاں

حل لغات :۔ موہنہ سر بھسر چھائیاں :۔ لف و نشر مرتب یعنے موہنہ بھسڑ اور سر چھئی۔ بھسڑ :۔ خاک غبار۔ چھئی :۔ خاکستر چھئی پا، دہوڑ پا محاورہ ہے، جسکے معنے ذلیل ہو، خاک آلودہ ہو۔

ترجمہ :۔ حضرت عشق نے فریدؔ کو موہنہ بھسڑ اور سر چھائی کی خلعت عطا کی ہے، یعنے خواری اور ذلت بخشی ہے۔

ملامت رونق بازار عشق است

کافی نمبر ۱۰۷

(۱)

ڈوکھے ڈینہہ فرقت دے نبھن
مٹھے نین رو رو رت تھیون

حل لغات:- نبھن:- نبھن، گذرتے ہیں، بسر ہوتے ہیں۔ رت تھیون:- لہولہان ہوتے ہیں۔
ترجمہ:- فراق کے دن دُکھ درد سے بھرے ہوئے گذر رہے ہیں جن میں بدنصیب آنکھیں کثرت گریہ سے اب خوں فشاں ہو گئی ہیں۔

(۲)

ساتھی نپل گیا دور ہے ۔۔۔ سر درد قہر کلور ہے
تن چور من رنجور ہے ۔۔۔ شالہ سجن کولے وسن

حل لغات:- قہر کلور ہے:- سخت غضب کا۔ کولے وسن:- نزدیک آباد ہوں، قریب آکر رہیں۔
ترجمہ:- محبوب ہمراز ہنوں دور چلا گیا ہے، اُس کے ہجر و فراق کے باعث سر میں سخت درد، تن چور اور جسم رنجور ہے۔ خدا کرے کہ دوست قریب رہیں اور وصال نصیب ہو۔

(۳)

ماہی مٹھل گیوں رول وے ۔۔۔ واہ ڈھول تیڈڑے بول وے
ڈیکھاں ہیں کینہ ہے کول وے ۔۔۔ دل ڈھانڈھ درداں دے بلن

حل لغات:۔ ڈھول:۔ محبوب۔ پول:۔ وعدے، اقرار، عہد۔ ڈہانڈھ:۔ آتش جوالہ، بڑے شعلوں والی آگ، چِچھ۔ بلمن:۔ جلتی ہیں۔

ترجمہ:۔ اے شیریں ادا محبوب! تو مجھے رول گیا، واہ صاحب آپ کے یہی قول و قرار تھے؛ تم خبر نہیں کس کے زینتِ آغوش ہو، میرے سینے میں تو آتش عشق کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔

(۴)

دلڑی تپے سینہ جلے ‌ ‌ جیڑا ڈکھے جندڑی گلے
ہڈ چم سڑے لُوں لُوں تلے ‌ ‌ اکھیاں ڈُکھن دیداں سِکن

حل لغات:۔ ہڈ:۔ ہڈیاں، استخواں۔ چم:۔ چمڑا، پوست، چرم۔ لوں لوں:۔ رواں رواں، بال بال۔ سِکن:۔ منتظر ہیں، آرزومند ہیں۔

ترجمہ:۔ عاشق فراق زدہ کی یہ حالت ہے کہ دل تپیدہ ہے، سینہ جل رہا ہے، جی دکھتا ہے، زندگی گل کر تباہ ہو رہی ہے استخواں و پوست جل سڑ گئے ہیں، بدن کا رواں رواں تلا جا رہا ہے آنکھیں دکھتی ہیں اور نگاہیں ترس رہی ہیں، اور منتظر ہیں۔

(۵)

مونس تے ناغمخوار ہے ‌ ‌ چوگوٹھ سخت اوجاڑ ہے
پلپل غماں دی دھاڑ ہے ‌ ‌ مشکل نبھاواں رات دن

حل لغات:۔ مونس:۔ اُنس و محبت کرنے والا، محبوب۔ چوگوٹھ:۔ چاروں گوشے، ہر طرف۔ دھاڑ:۔ چیخ و پکار، ڈاکہ۔

ترجمہ:۔ زندگی وبالِ جان ہے، جینا مشکل ہو گیا ہے، رات دن کاٹنے محال ہو گئے ہیں، کیونکہ محبوب جدا ہو گیا ہے کوئی غمگسار نہیں ہے، چاروں طرف اُجاڑ ہی اُجاڑ ہے اور ہر وقت غم کا حملہ ستا رہا ہے۔

(۶)

ڈِٹھڑے سوا کیکر رہوں سونج بر بھروں ڈُو کھڑے سہوں
جتھ رِچھ گھنڈے راخس بہوں باندر بلائیں بھوت جن

حل لغات: کیکر:- کیونکر، کس طرح۔ سونج:- ویرانہ۔ رِچھ:- ریچھ، جنگلی درندے۔ راخس:- دیو پری، جن بھوت، آدم خور۔

ترجمہ:- محبوب کے دیدار بغیر ان ویران جنگلوں میں جہاں جنگلی درندے ریچھ، راخس، بندر، بلائیں، جن بھوت بیشمار ہیں میں کس طرح دکھ بھری زندگی گذار سکتی ہوں۔

(۷)

سید فرید سسی سبھے ماہی پچھے راہی تھئے
یا وِنج ملے یار ُل موئے گبھے ہن ڈُو کھاں نوں ساتھ گھن

حل لغات:- سید فرید سسی سبھے:- مصرع اولی تمام قلمی اور مطبوعہ دیوانوں میں اسی صورت اور لفظوں میں لکھا ہوا پایا گیا ہے، اور کسی طرح کسی زبان کے لغات میں اس کا حل نہیں ہوسکا، ایک صاحب نے اس مصرع کو اس طرح لکھا ہے۔ سوہنی، فرید، سسی سبھے، یعنے یہ سارے عشاق محبوب کی تلاش اور تعاقب میں چل پڑے، سب سے زیادہ قرین قیاس سید کا اشارہ شاہ لطیف صاحب کی طرف ہے، شاہ لطیف سندھ کا ایک مشہور بزرگ شاعر اور ولی گذرا ہے، اُس کی نظمیں بھی سندھی زبان میں یہی رنگ رکھتی ہیں، حضرت خواجہ نے بیشتر اسی کا رنگ اختیار فرمایا ہے، سسی بھی اُسی نواح کی عاشق پنوں بلوچ گذری ہے۔

ترجمہ:- اے فرید تمام محبت کے دیوانے شاہ لطیف، سسی اور خود راقم فرید محبوب کے عشق میں دکھ درد کو ساتھ لئے ہوئے دیوانہ وار چل پڑے، نتیجہ یہ ہوا کہ بعض نے تو محبوب کا وصال حاصل کر لیا، اور بعض مشکلات سے آوارہ و پریشان ہو کر مر گئے۔

کافی نمبر ۱۰۸

ڈوکھے عشق دے ڈوکھڑے گھاٹے نیں
سر بھیڑا تر ٹرے گاٹے نیں

حل لغات:۔ گھاٹے:۔ خسارے، گنجان، بکثرت۔ نیں:۔ ہی ، ہیں۔ سر بھیڑا:۔ سر پھوٹا، سر زخمی ہوئے۔ تروٹرے:۔ ٹوٹے شکستہ ہوئے۔ گاٹے:۔ گردن۔ منکا۔

ترجمہ:۔ دردانگیز عشق کی تکلیفیں بھی بہت ہیں، یہاں تو سر پھوٹتے ہیں اور گردنیں ٹوٹتی ہیں اور طرح طرح کے مصائب کا سامنا ہوتا ہے۔

(۲)

میں جاتا سوہنا یار پنل   رہسی کول نہ ویسی کیچ ڈوں ول
ہن ولول پور پوون پلپل   اکھیں نیر ہنجوں فرڑاٹے نیں

حل لغات:۔ جاتا:۔ میں نے جانا، معلوم کیا، خیال کیا، سمجھا۔ ولول:۔ باربار، مسلسل۔ فرڑاٹے:۔ پانی کی دھار کا زور سے نکلنا فرڑاٹا کہلاتا ہے، اس طرح آنسوؤں کا زور سے بہنا بھی، فراٹے، فوارے۔

ترجمہ:۔ میں نے یہ سمجھا تھا، کہ پنل محبوب میرے پاس ہی رہے گا اور کیچ (وطن) کی طرف واپس نہ جائیگا، مگر یہ خیال صحیح نہ نکلا اور محبوب واپس چلا گیا ہے، اُس کے فراق میں میرے دل میں بار بار درد کے دورے پڑ رہے ہیں، اور غم فراق کے باعث آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا اُبل رہے ہیں۔ فوارے جاری ہیں۔

(۳)

سُنج سیجھ اتے گل خار تھئے　　وھیاں ہار حمیلاں مار تھئے
جند جوکھوں تار و تار تھئے　　موٹھی ولڑی کرِم گگھاٹے نیں

حل لغات:- سنج:- برباد، ویران- وھیاں:- ٹکڑے ٹکڑے، تار تار حمیلاں:- جمع حمائل کی گلے کے پہننے کے زیور- تار و تار:- بھرپور، لبریز- کرِم گگھاٹے:- گگھاٹے کرتی ہے، زیادہ رونے، مرنے یا گلا گھٹنے کے وقت جو آواز گلے سے بے تابانہ نکلتی ہے اُس کو گگھاٹے کہتے ہیں-

ترجمہ:- فراق محبوب میں پھولوں کی سیج برباد ہو گئی، اور پھول کانٹے بن کر چبھتے ہیں، پھولوں کے ہار ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور حمائل سانپ بن کر کاٹتی ہے، عاشق کی جان جوکھوں سے لبریز ہے اور بدقسمت دل غم فراق میں نزع کی حالت میں گگھاٹے مار رہی ہے-

(۴)

بُرا برہوں بُری بیماری ہے　　ڈوکھ پیر تے نالہ زاری ہے
ڈھولے باجھ نہ ہرگز کاری ہے　　کوڑے شربت گھوٹے چاٹے نیں

حل لغات:- کاری:- علاج، دارو، دوا- گھوٹے:- وہ دوائی جو گھوٹ رگڑ کر پلائی جائے- چاٹے:- دوائی کی وہ قسم جو بیمار کو چٹوائی جاتی ہیں، لعوق وغیرہ

ترجمہ:- فراق یار تکلیف دہ بیماری ہے، ہر وقت درد و غم آہ و بکا سے کام ہے، اس بیماری کا علاج تو سوائے جمال محبوب کے اور کوئی نہیں، شربت، گھوٹے اور چاٹے سب جھوٹے اور بے اثر ہیں، ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اس کا علاج تو صرف شربت دیدار یار ہے-

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

(۵)

بدوں باندر بوزا دائیں ہن گڈ گینڈے گرگ بلائیں ہن
تھل مارو اوکھیاں جاہیں ہن سرڑاٹے سخت چکاٹے نیں

حل لغات :۔ بدو :۔ بد، جنگی، وحشی خطرناک ۔ باندر :۔ بندر، بوزنہ ۔ بوزہ :۔ بوزنہ ۔ گڈ :۔ اکٹھے، یکجا، جمع ۔ سرڑاٹے چکاٹے زور سے ہوا کے چلنے میں جو درختوں کے رگڑنے سے آواز پیدا ہوتی ہے اس ہوا کی آواز کو سرڑاٹے اور درختوں کی باہمی آویزش کی آواز کو چکاٹے کہتے ہیں ۔ چکاٹے ، جنگلی جانوروں کی آواز کو بھی کہتے ہیں ۔

ترجمہ :۔ ہجر یار کے صحرانوردی اور بادیہ پیمائی میں تھل مارو اور دشوار گذار مقامات ہیں جہاں بدو، بندر، لنگور، گینڈے، بھیڑیئے اور بلائیں ہیں اور ہر وقت وحشت انگیز سرڑاٹے اور چکاٹے کی آوازیں دل دہلا رہی ہیں ۔

(۶)

بھ والی والیاں بُول تتے آ پیش تتی دے سُول تتے
پیریں چوبھن ہزار ببول تتے ہک ریت تتی بیا بھاٹے نیں

حل لغات :۔ والی :۔ بالی کانوں کے زیور ۔ بُول :۔ ناک میں پہننے کے زیور ۔ ببول :۔ کیکر کے کانٹے، خار مغیلاں ۔ بھاٹے :۔ گرم دھوپ کی چنگاریاں، شرر انگیز کڑاکے کی دھوپ ۔ بھاٹے کے معنی جھلس جانا بھی ہے عام محاورہ ہے، پیروں میں بھاٹے پڑ گئے یعنے جھلس گئے ۔ بھاٹے کو کہیں کہیں باٹھے بھی کہتے ہیں ۔

ترجمہ :۔ ہجراں زدہ عاشق کو کوئی چیز اچھی نہیں معلوم ہوتی، کان اور ناک کے زیور، بالیاں والے اور بُول بھاڑ میں گئے، عشق نے نئے دردوں کا سامان فراہم کر دیا ہے، صحرانوردی میں ہزاروں کانٹے پیروں میں چبھتے ہیں پاؤں کے نیچے گرم ریت ہے، اور انگارے دہک رہے ہیں ۔

(۷)

آئی روہاں جبلاں جال میری میں ڈتیں ہن سنبھال میری

رچھ راخس رکھدے بھال میری ڈینہہ رات فرید گپاٹے نیں

حل لغات:۔ جال:۔ جالنا، زندگی بسر کرنا، گذارا کرنا میں ڈینئیں، رچھ، راخس، جنگلی وحشی اور خطرناک جانور گپاٹے حیران کن چکر، آوارہ گردی۔

ترجمہ:۔ اے فرید میرا گذارا پہاڑوں اور ریگستانوں کے بھیانک ٹیلوں میں ہے، جہاں درندے اور وحشی خطرناک ڈائنیں اور ریچھ راخس وغیرہ ہی میری خبرگیری کرتے ہیں، یعنے تکلیف دیتے ہیں، دن رات یہی حیران کن اور پریشان ساز چکر اور حیرت کے سامان ہیں۔

کافی نمبر ۱۰۹

(۱)

ڈھولن تیڈی سک ڈھیر ھم تانگھاں گھنئیاں چاہیں بہوں
کھپ کھپ کراں آہیں بہوں تپ تپ اوٹھن بھاہیں بہوں

حل لغات:۔ ڈھیر:۔ بہت زیادہ۔ گھنئیاں:۔ زیادہ، بکثرت۔ بہوں:۔ بہت۔ کھپ کھپ:۔ تنگ ہو کر، آشفتہ و غمگین ہو کر۔ تپ تپ:۔ جل کر، برافروختہ ہو کر۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز مجھے تیری آرزوئے وصل اور شوق بہت ہے، انتظاریں ہیں اور چاہ، خواہشیں، دل بستگیاں ہیں، پریشان ہو کر آہیں بھر رہی ہوں، اور سوز دل کی وجہ سے سینے سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں۔

(۲)

کھسی دل مہندے چاک ہے جیڑا سدا غمناک ہے

تن چور سینہ چاک ہے ... سر دھوڑ مونہہ پاہیں بہوں

حل لغات:۔ مہیں دا چاک، بھینسیں چرانے والا۔ مہینوال، محبوب۔ دھوڑ۔ غبار، خاک، گرد۔ پاہیں:۔ جمع پاہ مفرد بھینسوں کے گوبر کی خاک۔

ترجمہ:۔ مہینوال محبوب نے دل چھین لیا ہے، دل ہر دم غمناک ہے، بدن درد سے چور چور اور سینہ زخم ہائے فراق سے چاک چاک ہے، دشت نوردی کی وجہ سے سر خاک آلود اور مونہہ پر غبار کی تہیں جم گئی ہیں، اور گوبر کا غبار چھایا ہوا ہے۔

(۳)

لگا سخت ڈو کھڑا روگ ہے ... بے پیر دل توں جوگ ہے

تتی پئی بھوگیندی بھوگ ہے ... رو رو کرے دھاہیں بہوں

حل لغات:۔ روگ:۔ درد، بیماری، عارضہ، جوگ:۔ سزاوار، قابل۔ بھوگ بھوگیندی ہے:۔ مصیبت جھیل رہی ہے، مشکل برداشت کر رہی ہے۔

ترجمہ:۔ یہ محبت کا سخت روگ لگا ہے، دل بے پیر نے محبت کی رٹ لگا رکھی تھی جس کی وجہ سے وہ اسی نتیجہ کی سزاوار تھی، تفتہ دل عاشق مصیبت بھوگ رہی ہے اور رو رو کر آہ و فریاد کر رہی ہے۔

(۴)

ماہی پنل دلڑی لٹی ... دل لٹ کے تھیا راہی پوٹھی

رل رل تھکی پھر پھر ہٹی ... پوٹے لیاں کاہیں بہوں

حل لغات:۔ راہی:۔ راہ گیر، روانہ۔ پوٹھی:۔ اولٹا، واپس۔ پوٹھ:۔ یعنے پشت، پیٹھ کی طرف، الٹے پاؤں۔ ہٹی:۔ ماندہ ہو گئی، تھک گئی۔ پوٹے:۔ لب دریائی موقعہ کے سرکنڈے، کاٹنے کے پودے۔ لیاں:۔ جمع ہے

لئی کی جھاڑیاں، جھاڑ کے چھوٹے چھوٹے درخت۔ کاہیں:۔ خاص قسم کا گھاس جو لب دریائی مقامات پر ہوتا ہے اسی کاہیں کے شاخوں کے قلم بھی بنائے جاتے ہیں، کلک کا بوٹا۔

ترجمہ:۔ محبوب میری دل کو تاراج کر کے واپس روانہ ہوگیا، اور میں فراق زدہ اُس کی تلاش میں صحرا و بیابان میں جہاں بہت بوٹے، لیّاں اور کاہیں ہوتے ہیں آوارہ پھر پھر کر ہار گئی ہوں اور تھک کر چور ہوگئی ہوں۔

(۵)

جڈاں دلنوں تیڈی چاہ تھئی ست سیجھ تھل دے راہ تھئی

سو بخبر کلھی بے واہ تھئی چھڈ آسرے واہیں ہوں

حل لغات:۔ جڈاں:۔ جس وقت، جب۔ کلھی:۔ اکیلی تنہا۔ چھڈ:۔ چھوڑ کر، ترک کر کے۔ آسرے:۔ جمع آسرا کی، سہارا تکیہ، بھروسہ۔ بے واہ:۔ بے یار و مددگار، ناچار، بیچاری، لاوارث۔ واہ:۔ راہ خلاص، چارہ کار، جائے پناہ

ترجمہ:۔ جس وقت دل کو تیری محبت کی کشش ہوئی اسی وقت پھولوں کے بستر چھوڑ کر صحرا کی راہ میں چل پڑی دشت و بیابان میں اکیلی بے یار و مددگار پھرتی رہی، اور تمام سہارے اور چارۂ کار ترک کر دیئے۔

(۶)

گذری فرید آخر عمر آئی نہ دلبر دی خبر

ڈھونڈ ہاں جنگل جھر بر بحر تک تک رہاں راہیں ہوں

حل لغات:۔ جنگل، جھر، بر:۔ بیابان، گنجان جنگل، سنسان دشت۔ بحر:۔ دریا۔ راہیں:۔ جمع راہ کی، راہ تک تک رہی ہوں

ترجمہ:۔ اے فرید، فراق محبوب میں آخر کار عمر بسر ہوگئی، اب تک اُس دلبر کی کوئی خبر نہ ملی جنگل و بیابان، بحر و بر میں ڈھونڈتی اور اس کی راہ تکتی رہ گئی، مگر وہ نہیں ملا اور میں حیرت میں تمام عمر پریشان رہی۔

کافی نمبر ۱۱۰

(۱)

ڈینہاں راتیں سنجھ صباحیں
کنڑیں کانڑ بجاوم بین

حل لغات:۔ کنڑیں:۔ کان، گوش۔ کانڑ:۔ کرشن، محبوب، پریتم۔ بین:۔ بنسری، بانسری۔

ترجمہ:۔ دن رات، صبح شام، رموز فطرت کی بنسری کی آوازیں کانوں میں آرہی ہیں، سنائی دے رہی ہیں۔

(۲)

قدسی بنسی انہد ازلوں رانجھن پھوک سناوم فضلوں
رکھ رکھ وحدت دی آئیں

حل لغات:۔ قدسی:۔ پاکیزہ، عالم قدس کی۔ بنسی:۔ بانسری۔ ازلوں:۔ روز الست سے ابتداء سے پھوک:۔ پھونک کر، بجاکر۔ آئیں:۔ طرز، طریقہ، دستور۔

ترجمہ:۔ روز ازل سے محبوب حقیقی نے اپنے فضل وکرم سے اپنی یکتا اور وحدانیت کی لے میں قدسی بانسری میں انہد کا دلکش راگ جس میں وحدت کا رنگ بھرا ہوا ہے پھوک کر سنایا ہے اور عشاق اسی آواز انہد اور الست پر مست ہیں

(۳)

اثنینیت دی گئی علت عوج تھئی سبھ حنفی ملت
سین بلالؓ دا ابیشک شین

حل لغات :- اثنینیت :- دوئی، شرک۔ عوج، ختم ہونا، مرنا حنفی ملت :- بعض نسخوں میں مخفی ملت بھی لکھا ہوا ہے سین بلالؓ وا بیشک شین :- حضرت بلالؓ حبشی موذن صحابی حضرت نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ دریشتی زبان کے شین کا تلفظ اشھد ان لا الہ الا اللہ، اور اشھد ان محمد الرسول اللہ، کلمات اذان میں سین ہی بولا کرتے تھے اور محبت وعشق کے جذبات میں ڈوبا ہوا یہ تلفظ بھی عشاق کے جذبات میں روح بھر دیتا تھا۔

ترجمہ :- دوئی اور شرک کی بنیادیں مٹ چکی ہیں، اور یہی حنفی ملت کا منتہا ہے اس میں اب شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی، جیسا کہ حضرت بلالؓ کے اسھد کہنے سے ہم ان کی غلطی کا اشتباہ نہیں سمجھتے بلکہ یقین ہو چکا ہے کہ صحیح لفظ اشھد، ہے، اگر سنائی اسھد دیتا ہے۔ یا یہ معنی ہو سکتے ہیں، عالم محویت میں ماسوی اللہ کچھ نظر نہیں آتا، عشق نے وہ وارفتگی پیدا کر دی ہے کہ ملت حنفی کے قیود کا خیال تک نہیں رہتا، جیسا کہ حضرت بلالؓ محبت میں ایسے کھوئے گئے تھے، کہ ان کو اپنے تلفظ کی غلطی کا احساس تک نہ ہوتا تھا اور وہ اشھد کی جگہ اسھد مستی کے عالم میں کہہ دیا کرتے تھے۔

(۴)

جو ہے مرد محقق موقن، اوسدا تھیا شیطان بھی مومن
ملل نحل کل قیم دین ہے

حل لغات :- محقق :- تحقیق کرنے والا۔ موقن :- یقین کرنے والا پکا مسلمان۔ ملل نحل :- دین ودنیا، ایک مستند کتاب کا نام جو علامہ ابن قیم کی تصنیف سے ہے۔

ترجمہ :- مرد محقق اور صاحب یقین کا نفس امارہ شیطان، بھی مومن ہوتا ہے، اس کو کہیں لغزش نہیں ہوتی، اور اس کی دلیل علامہ ابن قیم کی کتاب ملل ونحل ہے۔

(۵)

دلڑی غیروں ویروں خالی صدر صدور ولایت والی

راسخ مالک ملک یقین

حل لغات:۔ ویروں، جمع ویر کی دشمنی، عناد۔ ویروں کو بعض نے غیروں کا تابع مہمل بھی قرار دیا ہے۔
ترجمہ:۔ حضرت خواجہ اپنے مقامات عالی کے پیش نظر فرماتے ہیں کہ دل غیر کے خیالات فاسدہ سے پاک اور صاف ہے اور ولایت کی صدر الصدور مرشد کی معتقد اور ملک یقین کی مالک ہے۔

(۶)

میثاقوں تا روز حشر دے جود وجود نثار فقر دے
دولت صحبت فخر الدین

حل لغات:۔ میثاق:۔ روز ازل، ابتدائے آفرینش کا وقت۔ دولت:۔ بدولت۔ طفیل:۔ توجہ۔
ترجمہ:۔ اپنے پیر و مرشد و بھائی کی دولت صحبت و فیض روحانیات کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد حضرت فخر الدین علیہ الرحمتہ کی صحبت مبارک نے ایسا مست اور شیدا کر دیا ہے کہ اس فقر پر ازل سے ابد تک عاشق کا جود اور وجود دونوں قربان ہیں اور اسی کے طفیل روز ازل سے ابد تک ہم نے اپنا سب کچھ فقر کیلئے وقف کر دیا ہے۔

(۷)

ظلم جہالت تھیوم پرے کیتے عدل عدالت دیرے
آئی تمکین تے گئی تلوین

حل لغات:۔ پریرے:۔ پرے، دور، علیحدہ۔ تمکین:۔ تمکنت۔ اطمینان۔ تلوین:۔ رنگینی تلوّن طبع، مختلف رنگ ہائے طبعی۔
ترجمہ:۔ جہالت کی تاریکی چھٹ گئی، عدل و عدالت نے اپنے ڈیرے لگا دئے ہیں، اب تو تلون مزاجی کا خاتمہ ہو گیا ہے ـــــ اطمینان، متانت اور تمکین کا دور دورہ ہے۔

(۸)

بھٹ گھت ایے تلبیس ابلیسی اے دل سکھ تدریس ادریسی
تھی وارث فاران تے سین

حل لغات:۔ تلبیس ابلیسی، شیطانی ملمع سازی، منافقانہ چال، مکاری، دہوکہ بازی۔ تدریس ادریسی، سبق آئین ادریسی۔ فاران:۔ مکہ مکرمہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے سین:۔ سے مراد عراق و موصل کا پہاڑ ہے یا ابن سینا کا فلسفہ مراد ہے، کوہ سینا کی ایک چوٹی کا نام بھی ہے جو حجاز کے شمال مغرب میں واقع ہے۔

ترجمہ:۔ اے دِل حق جو، مکر و فریب کے خیال چھوڑ دے اور حقیقت شناسی کے ادریسی سبق سیکھ، اور نعمت ہائے فاران (تعلیم نبوی صلعم) اور آئین خلوص سین کا وارث بن جا۔

(۹)

سَو سَو حمد تے لکھ شکرانے یار فرید لدھوسے خانے
گئی تشویش تے آئی تسکین

حل لغات:۔ لدھوسے:۔ ہم نے پایا۔ خانے:۔ گھر میں، دل کے اندر۔ تشویش:۔ پریشانی، اضطراب۔

ترجمہ:۔ اے فرید خدا تعالیٰ کا حمد اور لاکھ شکر ہے کہ محبوب مطلوب ہم کو (گھر) مل گیا ہے، تشویش کی منزل ختم ہو گئی اور تسکین و تسلی حاصل ہوئی۔

کافی نمبر ۱۱۱

(۱)

ڈینہہ رات ڈوکھاں وِچ جالاں وہنجیاں خوشیاں غم بیٹھی پالاں

حل لغات:۔ چالاں:۔ چالتی ہوں، بسر کرتی ہوں۔ ونجیاں:۔ ونجن مصدر سے گم ہوگئیں، کھوئی گئیں۔ پالاں:۔ پالتی ہوں، پرورش کر رہی ہوں۔

ترجمہ:۔ فراق محبوب کی وجہ سے خوشیاں گم ہوگئیں اور غم کو لئے ہوئے پال رہی ہوں، اس طرح شب و روز دکھ میں بسر کر رہی ہوں۔

(۲)

یار پنل گیا شہر ڈوں تھی راہی روہی تھل بر ڈوں
بیوا ہی کیوں آ کر گھر ڈوں جُکھ جُکھ عمراں گالاں

حل لغات:۔ ڈوں:۔ طرف، جانب۔ ڈوں کا صحیح لفظ ڈو یا ڈہوں ہے۔ جُکھ جُکھ:۔ گھل گھل کر غم میں زار و نزار ہو کر

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز تو کیچ کی جانب چلا گیا ہے، میں بے سہاری عاشق کس طرح گھل گھل کر عمر برباد کروں، یہی بہتر ہے کہ روہی ریگستان جنگل بیابان کی طرف نکل جاؤں۔

(۳)

ڈیون ڈوڑے سول سہیلیاں بدطینت پٹھریاں تے دلمیلیاں
سوہنج برسارے صحن حویلیاں سڑ ساڑاں جی جالاں

حل لغات:۔ ڈوڑے:۔ دُوگنے، مضاعف۔ پٹھریاں:۔ اوٹی چال والیاں۔ بدطینت:۔ بری سرشت والی، ناپاک دل۔ دل میلیاں:۔ میلے دل والی۔

ترجمہ:۔ بدباطن، اُلٹی چال والی میلے دلوں والی سہیلیاں دوگنی کئی گنی تکلیفیں دیتی ہیں، فراق محبوب میں میری ذہنی حالت یہ ہے، کہ گھر کے صحن اور حویلیاں برباد اور ویران ہوگئی ہیں، جی جلتا ہے سر دکھتا ہے، زار و نزار ہوں۔

(۴)

بیت پر ینیدی روز سوائی وسرے خویش قبیلے بھائی

سٹ کر ویرن بھینیں مائی سانول تینوں بھالاں

حل لغات:۔ پریں دی:۔ محبوب کی، پرنیہ، محبوب، معشوق۔ سوائی:۔ زیادہ، بڑھی ہوئی۔ ویرن:۔ بھائی۔ بھالاں:۔ راہ دیکھتی ہوں۔

ترجمہ:۔ محبوب کی محبت روز افزوں ہے، خویش قبیلے بھائی سب بھول بھلا گئے، میں اپنے بھائیوں، بہنوں اور ماں کو چھوڑ کر صرف تیری راہ تک رہی ہوں، تیری نظر توجہ کی منتظر ہوں۔

(۵)

یار نہ پاواں پئی کرلاواں سُوہے سیجھ نوں بھا بھڑکاواں
پٹ پٹ رو رو بار اوٹھاواں ویݨ کراں روہ ڈالاں

حل لغات:۔ پاواں:۔ پاؤں، ملوں۔ کرلاواں:۔ فریاد کرتی ہوں۔ سُوہے:۔ عروسی کا سرخ رنگا ہوا کپڑا۔ ویݨ:۔ نوحہ، بین۔ روہ ڈالاں:۔ پہاڑ کو پھاڑتی اور شگاف کرتی ہوں۔

ترجمہ:۔ محبوب نظر نہیں آتا، اس کے فراق میں آہ وزاری کرتی ہوں، سیج اور پارچات عروسی کو جلا کر آگ بھڑکاتی ہوں، رو رو فریاد کر کے بارِ غم ہلکا کرتی ہوں، ایسے نوحے کرتی ہوں، جن سے پہاڑ بھی پھٹ جاتے ہیں، پتھروں کے جگر میں شگاف ہو جاتا ہے۔

(۶)

بگڑی جھڑ کر چوٹ اندر وچ آیم ڈوڑے ظلم قہر وچ
چھڈ کر کلھڑی روہ ڈونگر وچ ہوت نہ لہم سنبھالاں

حل لغات:۔ بگڑی:۔ لگی۔ ہوت نہ لہم سنبھالاں:۔ محبوب میری خبر نہیں رکھتا۔

ترجمہ:۔ محبوب نے مجھے اکیلا دشت و بیابان میں چھوڑ کر پھر خبر بھی نہ لی، میں اپنی محبت کی سخت چوٹ کے باعث دوگنے عذاب

اور مصیبت میں مبتلا ہوں۔

(۷)
یار فرید نہ لہندا ساراں سہندی ساڑے سول ہزاراں
رت رو رو کر رات گزاراں ڈوکھ ڈو کھدیں ڈینہہ ڈہالاں

حل لغات:۔ ساراں:۔ جمع سار کی خبر، ہمدردی، دیکھ بھال۔ ساڑے:۔ جلاپے، صدمے، مصائب۔ ڈینہہ ڈہالاں دن ڈہلاتی ہوں، ایام بسر کرتی ہوں۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ چونکہ محبوب عاشق نامراد کی خبر نہیں رکھتا، اور نہ ہمدردی کرتا ہے، میں اس کی محبت اور فراق میں ہزاروں صدمے سہہ رہی ہوں، دو دکھی دو دکھی میرا دن ڈھلتا ہے، اور خون کے آنسو بہا بہا کر رات گزارتی ہوں۔

کافی نمبر ۱۱۲

(۱)
رت رو سر پاہ رنگا نودیاں
بُرے برہوں دے سُگن سُہانودیاں

حل لغات:۔ سرپاہ رنگانودیاں:۔ سرپاہ، پارچات پوشیدنی، وہ جوڑا جو عروسی کی شب کیلئے دولہن کو ملتا ہے، یا وہ خلعت جو آقا کی طرف سے غلام کو دی جاتی ہے اسکو سرپاؤ کہتے ہیں۔ سگن:۔ شگون۔

ترجمہ:۔ عاشق فراق زدہ اپنی محبت اور فراق کے شگون اس طرح منا رہی ہے کہ لہو کے آنسوؤں سے عروسی کے کپڑے رنگوا رہی ہے یعنے محبت میں مجبوری خون کے آنسو رلاتی ہے اور عاشق اس کو خوشی سے برداشت کرتے ہیں

(۲)

سبھ سینگیاں سرتیاں بھاگ لدھا سر گوڈڑے کنتھ سہاگ لدھا
میں مُٹھڑی مُفت ڈوہاگ لدھا ڈوکھے ڈوکھڑے بار اوٹھانوِیاں

حل لغات:۔ گوڈڑے:۔ گوڈے، گھٹنے۔ کنتھ:۔ معشوق، پتی، شوہر۔ ڈوہاگ:۔ بیوگی، بے کسی (سہاگ کی ضد)

ترجمہ:۔ تمام سہیلیوں اور ہمجولیوں کی قسمت نے یاوری کی اور وہ اپنے محبوب کے گھٹنوں پر سر رکھے وصل کی خوشیاں منا رہی ہیں، مگر ایک میں بدقسمت ہوں کہ مجبوری کی مصیبت میں دکھوں کے ناقابل برداشت بار اُٹھا رہی ہوں۔

(۳)

کہیں سرخی کجلہ دہار ٹھہے کہیں چوڑہ ہار سنگار ٹھہے
کہیں نوریں دا ٹھمکار ٹھہے میں کجڑے سانگ رسانوِیاں

حل لغات:۔ ٹھہے:۔ سجتی ہے، زینت فزا ہے۔ نورے:۔ پازیب۔ کجڑے:۔ بدحال، میلے کچیلے۔ سانگ رسادن:۔ سوانگ بھرنا، روپ اختیار کرنا۔

ترجمہ:۔ سہیلیوں کی خوشیوں کا یہ عالم ہے کہ کہیں مرخی اور کجلہ کی دہاریں لگائی جا رہی ہیں، کہیں چوڑے پہن کر سنگار کر رہی ہیں اور کہیں پازیبوں کی جھنکار کا لطف آ رہا ہے مگر میں بدنصیب اپنی بدحالی کے سوانگ رچا رہی ہوں۔

(۴)

کہیں جوبن جوش بہار سوہے کہیں ڈول خوشی دے تار سوہے
کہیں باہنہ سراندی یار سوہے ہک میں رونْدی غم کھانودیاں

حل لغات:۔ سوہے:۔ زیب دیتا ہے، خوش معلوم ہوتا ہے۔ باہنہ سراندی:۔ بازو سرہانے کی جگہ ؎

نینداس کی ہے دماغ اسکا ہے راتیں اسکی ہیں جس کے بازو پر تری زلفیں پریشان ہوگئیں (غالب)

ترجمہ:۔ کہیں تو جوانی کے جوبن کی بہار خوشنما ہے اور کہیں عیش و خوشی کی ٹولیاں مزے اڑا رہی ہیں اور کہیں عشاق محبوب کے سرہانے باتھ دیکر مست خواب ناز ہیں مگر میں ہی ایک ایسی بدنصیب ہوں کہ رو رو کر غم کھا رہی ہوں

(۵)

ہکوجیڈیاں ہنیسر بول چھکے ۔۔۔ سہجوں سیجھ نہالی تول چھکے

ییں موئی نوں کوجھا سول چھکے ۔۔۔ مونہہ پلڑو گھر گھر پانودیاں

حل لغات:۔ ہکوجیڈیاں:۔ ہم عمر سہیلیاں۔ چھکے:۔ چمکتا ہے، خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ موئی:۔ فراق زدہ، مردہ، مری ہوئی۔

ترجمہ:۔ ہم عمر سہیلیوں کے ناک میں بولے اور ہنیسر زیب دے رہے ہیں اور عشاق عروس کی سیج، نہالی اور رضائی کے لطف اٹھا رہی ہیں، مگر میں مردہ دل ایسی ہوں کہ دردوں میں مبتلا ہوں اور مونہہ پر پلہ ڈال کر گھر گھر رونے میں مصروف ہوں۔

(۶)

سوہنا یار فرید نہ بھانودیاں ۔۔۔ سوہی سیجھ سونجی اگ لانودیاں

تڑپھاندی رات نبھانودیاں

رو بوچھن پاند پوسانودیاں

حل لغات:۔ بھانودیاں:۔ بھاتی ہوں۔ بوچھن:۔ دوپٹہ۔ پاند:۔ سرا، کنارہ، پلو۔ پوسانودیاں:۔ بھگو دیتی ہوں، تر بتر کرتی ہوں

ترجمہ:۔ اے فرید جب میں اپنے حسین محبوب کو نہیں بھاتی، اور وہ میری طرف التفات نہیں کرتا، تو میرے لئے تمام سامان عیش و مسرت بیکار ہیں اسلئے میں عروسی کی رنگین سیج کو آگ لگاتی ہوں اور تڑپ تڑپ کر رات کاٹ دیتی ہوں اور رو رو کر اپنے دوپٹہ کو آنسوؤں سے بھگو دیتی ہوں، اور اس طرح ہجر و فراق کے دن گذار رہی ہوں۔

کافی نمبر ۱۱۳

(۱)

رت روندیں عمر نبھیساں ایہو داغ قبر وچ نیساں

حل لغات:۔ نبھیساں:۔ نبھاؤں گی۔ نیساں:۔ ہمراہ لے جاؤں گی۔

ترجمہ:۔ خون کے آنسو بہا بہا کر عمر بسر کروں گی، اور یہ داغ مفارقت قبر میں ساتھ لے جاؤں گی۔

(۲)

لگا تیر جگر وچ کاری تھیا خون اکھیں توں جاری

میں مٹھڑی ڈوکھڑیں ماری ہے کیندے سانگ جلیساں

حل لغات:۔ سانگ:۔ ساتھ، شامل ہو کر۔ جلیساں:۔ جاؤں گی، بسر کروں گی۔

ترجمہ:۔ جگر میں یہ ایک ایسا کاری تیر لگا ہے کہ آنکھوں تک سے خون جاری ہو گیا ہے۔ افسوس اب میں دل باختہ اور غم زدہ کس کے ساتھ زندگی بسر کروں گی۔

(۳)

اتھ رہن نہ ڈیندیاں پیڑاں تھئے نیر ہنجوں نک سیڑھاں

ڈینہہ رات ڈکھاندیاں بھیڑاں ہن موت دا ملک وسیساں

حل لغات:۔ پیڑاں:۔ درد۔ نیر:۔ آنسو، اشک۔ سیڑھاں:۔ دھاریں، نک سیڑھاں، نک سیر:۔ ناک سے خون بہنا
بھیڑاں:۔ بھیڑ، ہجوم، اجتماع۔ وسیساں:۔ آباد کروں گی۔

ترجمہ:۔ درد و غم، یہاں رہنے نہیں دیتا، آنکھوں سے خونی آنسو اور ناک سے نکسیر جاری ہیں، اور شب و روز دکھ و درد کا ہجوم ہے (زندگی کیا، اب موت کی بستی آباد کروں گی۔

(۴)

سَڑ سونْیں دی گئی جہندی تھئی کنڈڑے سیجھ پھلیندی

تتی قسمت رودھے ڈیندی مَیں مُٹھڑی کیڈے ویساں

حل لغات:۔ سَونْ:۔ شگون، شادی کی خوش رسمیں۔ کنڈڑے:۔ کانٹے، خار۔ رودھے:۔ تکلیف مصروف مشکلات رکھنا۔ کیڈے ویساں:۔ کدھر جاؤں گی، کہاں بھٹکوں گی۔

ترجمہ:۔ خوشی کے شگون کی مہندی بھی جل گئی، اور پھولوں کی سیج کانٹوں کا فرش بن گئی، بری قسمت سخت تکلیف دے رہی ہے اب میں دل باختہ کہاں جاؤں گی۔

(۵)

کِھل کھیڈڑے وقت وہانْے بٹھ پہلوں تول وِہانْے،

بھَن ہار حمیلاں گاہنْے بھَن چوڑا اگ اُڑیساں،

حل لغات:۔ اگ اڑیساں:۔ آگ میں ڈال دوں گی۔ وہانْے:۔ گذر گئے۔ دوسرا وِہانْے:۔ تکیے، سرہانے

ترجمہ:۔ ہنسنے اور کھیلنے کے وقت اب گذر گئے، پھولوں والے گاؤ تکیے اور دولائیاں بھاڑ میں جائیں، اور زیور ہار اور حمائلیں توڑ پھوڑ کر چوڑا چور چور کر کے آگ میں جھونک دوں گی۔

(۶)

ھڈ جالے تتڑیں آہیں تن گالے ٹھڈڑیں ساہیں

میں ویساں یار دے راہیں وچ کیچ فرید مٹیساں،

حل لغات:۔ ہڈ۔ ہڈیاں، استخواں۔ تتڑیں آہیں:۔ آہِ گرم۔ ساہیں:۔ جمع سانس ٹھنڈیاں:۔ ماٹوں گی، بسر کرونگی۔
ترجمہ:۔ گرم آہوں نے ہڈیوں تک کو جلادیا ہے، ٹھنڈے سانسوں نے بدن کو گلادیا ہے اور مضمحل کردیا ہے، میں یار کی راہ اختیار کرکے لیے فرید کیچ (معشوق کے وطن) میں جاکر زندگی بسر کروں گی۔

کافی نمبر ۱۱۴

یہ کافی سسی کی زبان سے ادا فرمائی ہے جو پنوں کی عاشق تھی

روندی سنج صباحیں

حل لغات:۔ روندی:۔ روتی ہوں۔
ترجمہ:۔ میں صبح شام رو رہی ہوں، اور فراق یار میں میرا یہی مشغلہ ہے،

(۱)

پنل آوم آ گل لاوم ⁂ پوم قبول دعائیں

حل لغات:۔ آوم:۔ میرے پاس آوے۔ گل لاوم:۔ مجھے گلے لگا وے۔
ترجمہ:۔ میری دعائیں خدا قبول فرماوے اور محبوب پنل آکر مجھے گلے سے لگالے۔ ورنہ:

ع بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نہ شد

(۲)

یار بروچل پھیر نہ آیا ⁂ اُجڑیاں جھوکاں جاہیں

حل لغات:۔ پھیر:۔ واپس لوٹ کر۔ اُجڑیاں:۔ برباد ہوگئیں، ویران ہوگئیں۔
ترجمہ:۔ گھراور جھوکیں ویران ہوگئیں، کیونکہ محبوب بلوچ واپس نہ آیا۔

(۳)

مارو تھلڑے ڈوکھڑے پینڈے سہنس ہزار بلائیں

حل لغات:۔ پینڈے:۔ مسافتیں۔
ترجمہ:۔ مارو تھل تک پہونچنا بھی مشکل ہے، دشوار گذار مسافت ہے جس میں سینکڑوں اور ہزاروں بلائیں اور دشواریاں ہیں

(۴)

باجھ مٹھل دے باجھ نہ کائی سُوجھم نہ ہرگز وائیں

حل لغات:۔ باجھ دو دفعہ اس بند میں آیا ہے پہلے باجھ کے معنے بغیر سوائے کے ہیں اور دوسرے باجھ کے معنے پشت پناہ، سہار، مادی کے ہیں۔ سُوجھم نہ:۔ مجھے سوجھتی کوئی نہیں، نظر نہیں آتی۔ وائیں:۔ جمع واہ کی راستہ، تدبیر، طریقہ، جائے پناہ۔
ترجمہ:۔ عاشق مغموم کو تو محبوب خوش ادا کے التفات کے سوا اور کوئی سہارا ہی نہیں ہے اور نہ کوئی دوسری تدبیریں سوجھتی ہیں، صرف وہی میرے درد کا علاج ہے۔

(۵)

روزازل دی ایں جگ اوں جگ میں باندی توں سائیں

حل لغات:۔ جگ:۔ جہان، عالم، دنیا۔ باندی:۔ کنیز، پرستارہ، لونڈی۔ سائیں:۔ آقا، مالک۔
ترجمہ:۔ میں تو روزازل سے اے محبوب آپ کی دامن گرفتہ کنیز ہوچکی ہوں، دنیا اور آخرت دونو جہانوں میں مجھے آپ کا سہارا ہے۔

(۶)

ساڑاں ہیوزیور تریور تھ　　بینساں ہنیسر باہیں

حل لغات :- ساڑاں :- جلاؤں، پھونک ڈالوں۔ ہیو تریور :- دو اور تین کپڑے (والے جوڑے)۔ بینا ہنیسر :- زیوروں کے نام ہیں۔ باہیں ہاتھ کے چوڑے کو باہیں کہتے ہیں۔

ترجمہ :- محبوب کے سوا کپڑے، زیور، بینا، ہنیسر اور چوڑے کے دستے کس کام کے ان کو جلا دوں گی۔

(۷)

کیچی پیچی دے ہتھ ویچی　　جندڑی ستڑے پائیں

حل لغات :- کیچی :- کیچ کے رہنے والا محبوب پنل۔ پیچی :- پیچ باز، چالاک، فریب دینے والا۔ ویچی :- فروخت کر دی بیچ ڈالی۔ ستڑیں پائیں :- بالکل سستی بے وقعتہ سات پائی کے عوض۔

ترجمہ :- میں نے اپنا دل و جان معہ تمام اسباب عروسی کے، اپنے پنل محبوب کے ہاتھ بالکل سستے داموں سات پائی کے عوض فروخت کر دیئے ہیں، وہی میرا مالک ہے، اور میں اسکی بے دام غلام ہوں۔

(۸)

عمر وہانی کانگ اڈیندیں　　تھکڑی تک تک راہیں

حل لغات :- وہانی :- گذر گئی، بسر ہو گئی۔ کانگ اوڈیندیں :- کوے اڑاتے، فالیں ڈالتے۔ تھکڑی :- تھک گئی، ماندہ ہو گئی۔ تک تک راہیں :- راہ تکتے تکتے، انتظار کرتے کرتے۔

ترجمہ :- محبوب کے ملنے کیلئے کوے اڑاتے اڑاتے عمر گذر گئی، اُس کی راہ تکتے تکتے میں تھک گئی، مگر وہ نہیں آیا۔

(۹)

کر کر یاد سجن دے رلڑے　　نکلن لکھ لکھ آہیں

حل لغات:۔ رلڑے:۔ صحبتیں، سلوک، محبت بھرے اخلاص۔
ترجمہ:۔ محبوب دلنواز کی صحبتیں اور مخلصانہ ملاپ جب یاد آتے ہیں تو دل سے لاکھوں آہیں نکل جاتی ہیں، خدا پھر وہ زمانہ وصال دکھلائے۔

(۹)

ڈھولن کارن جاون ڈلادیاں لگڑیاں دل نوں چاہیں

حل لغات:۔ جاون لادیاں:۔ پیدا ہوتے ہی، ابتدا سے، وقت ولادت سے۔ لگڑیاں:۔ لگیں۔ چاہیں:۔ جمع چاہ کی، محبت، خواہش، تمنائے وصال۔
ترجمہ:۔ مجھے تو آغاز پیدائش ہی سے محبوب کی چاہ اور محبت دل میں کارگر اور مؤثر ہو گئی ہے۔

(۱۰)

انگن فریدؔ دے آ البیلا کر کر ناز ادائیں ہُو

حل لغات:۔ انگن:۔ صحن خانہ۔ البیلا:۔ نازنین، شوخ۔
ترجمہ:۔ اے محبوب نازنین کبھی تو، ناز و ادا کرتا ہوا پھر فریدؔ کے گھر میں قدم رنجہ فرما، اور اپنے عاشق مضطر کو وصال سے مشرف کر۔

کافی نمبر ۱۱۵

(۱)

روہی لگڑی ہے سانوݨی تُرت ولاہوت مہاراں

حل لغات:۔ ساونڑیں بگڑی:۔ ساون کی برساتیں ہو رہی ہیں، موسم خوشگوار ہے۔ ترت:۔ جلدی، شتابی۔ وَلا:۔ موڑ، واپس، پھیر۔ مُہار:۔ اونٹ کی نکیل ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب اب تو روہی ریگستان میں ساون کے بادلوں نے بہار چھائی ہے، اب جلدی اونٹوں کی مہاریں اس طرف پھیر کر آجاؤ، ساون کی بہار کا لطف مل کر اٹھائیں۔

(۲)

کھمنیاں کھمن رنگیلڑیاں   رم جھم بارش باراں

حل لغات:۔ کھمنیاں کھمن:۔ بجلیاں کوندرہی ہیں اور باراں رحمت الٰہی رم جھم رم جھم برس رہا ہے۔
ترجمہ:۔ رنگ رنگ کی بجلیاں کوندرہی ہیں اور رم جھم رم جھم بادل برس رہے ہیں موسم دلفزا ہے۔

(۳)

سارے سگن سہاگڑے   یار ملم آیاراں ،،،

حل لغات:۔ سگن:۔ شگون، علامات۔ سہاگڑے:۔ مسرت وخوشی کے، سہاگ کے۔
ترجمہ:۔ سارے شگون خوشی اور سہاگ کے ہیں، خدا کرے محبوب بھی ہم کو آکر مل جائے تو سب خوشیاں مکمل ہوجائیں

(۴)

بدلے گوڑھے ساوڑے   وِچ برسات دیاں دھاراں

حل لغات:۔ بدلے:۔ بادل، ابر۔ گوڑھے:۔ سرخ، لال۔ ساوڑے:۔ ساونے، سیاہی مائل۔
ترجمہ:۔ لال لال اور ساونے رنگ کے بادلوں میں سے برسات کی دھاریں نکل رہی ہیں۔

(۵)

کر دھد کارے گاجڑاں   گاون برہوں دیاں دھاراں

حل لغات:۔ وھدکارے:۔ بادلوں کی گرج کی آواز۔ گاجڑاں:۔ گاج کی تصغیر، گرج، رعد۔ گاوِن:۔ گاتی ہیں واراں:۔ جمع وار کی، راگنیاں، کافیاں، غزلیں،

ترجمہ:۔ بادل زور زور سے گرج کر عشق و محبت کی راگنیاں الاپ رہے ہیں۔

(۶)

مارو والیاں کھارڑے سونجڑے تھلڑے باراں

حل لغات:۔ مارو:۔ خونخوار۔ والیاں:۔ جمع والی کی ریت۔ کھارڑے:۔ کھار کا پودا، اسکے جلانے سے کھار نکلتی ہے یہ ریگستان میں پیدا ہوتا ہے۔ سونجڑے:۔ ویران، غیر آباد۔ باراں:۔ بارش

ترجمہ:۔ ریگستان اور کھار کے پودوں ویران اور سنسان تھلوں میں باران رحمت ہے، پہلے وہ خشک و خونخوار بنے ہوئے تھے۔

(۷)

کارن مُٹھڑی مَاروی گل گلزار بہاراں

اس صورت میں اس شعر کا حل حسب ذیل ہوگا۔

حل لغات:۔ مُٹھڑی:۔ بے کس، دل باختہ، آفت رسیدہ۔ ماروی:۔ عمر کے عاشق ـــــ کا نام ہے۔ مراد عاشق

ترجمہ:۔ درد رسیدہ ماروی عاشق کی خاطر دشت و بیابان گل گلزار ہو گئے ہیں اور بہار آ گئی ہے۔

دوسری صورت

کارن مٹھڑے یارڑے گل گلزار بہاراں

حل لغات:۔ مٹھڑے:۔ میٹھے، شیریں ادا۔

ترجمہ:۔ شیریں ادا محبوب کی خاطر گل و گلزار اور بہار کے مناظر فردوس نظر ہیں۔

(۸)

سختیاں سول سڑاپڑے سہندڑی ساریاں ماراں

حل لغات:۔ سول:۔ درد۔ سڑاپڑے:۔ سڑاپے، جلن، سوزش، جلاپا۔ سہندی:۔ سہتی ہوں۔

ترجمہ:۔ عاشق ناکام یہ تمام سختیاں، درد اور جلاپے کے تمام مصائب سہہ رہی ہے

(۹)

شالا بھٹڑیں ریخڑیں توں سنگ ڈاگاں چاراں

حل لغات:۔ بھٹڑیں:۔ بھٹوں میں، ریت کے ٹیلوں میں۔ ریخڑیں:۔ ریخوں میں، بھٹوں اور ٹیلوں کے درمیان جو نشیبی ریخیں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ سنگ:۔ ساتھ مل کر۔ ڈاگاں:۔ مویشیوں کے گلے۔

ترجمہ:۔ خدا کرے کہ ریگستان کے ان بھٹوں اور ریخوں میں تمہارے ساتھ شامل ہو کر میں بھی مویشیوں کے گلے چراؤں

(۱۰)

سجن سونجی دا کوئی نہیں دشمن سہنس ھزاراں

حل لغات:۔ سجن:۔ خیرخواہ، دوست۔ سونجی:۔ بیکس۔ سوئی، مفلس

ترجمہ:۔ دل باختہ سوئی کا ایک بھی سجن اور خیرخواہ نہیں ہے، مگر دشمن اور بدخواہ سینکڑوں اور ہزاروں ہیں۔

(۱۱)

ڈوڑے ڈوہ ڈوراپڑے گلڑے کرن پچاراں

حل لغات:۔ ڈوڑے:۔ دوہرے، دو گنے۔ ڈوہ:۔ الزام۔ ڈوراپڑے:۔ طعنے، ملامت، طنز۔ گلڑے:۔ گلے شکوے۔ پچاراں:۔ شکایتیں، گلے۔

ترجمہ:۔ یہ ہمدردی تو بجائے مانند اُلٹا دو گنے الزام اور طعنے دیتے ہیں اور گلے اور شکائتیں کرتے ہیں۔

(۱۲)

اوٹھی اوٹھی نندروں رونڈڑی تَسے تَسے سُفنے گارہاں

حل لغات:۔ نندروں:۔ نیند سے۔ رونڈڑی:۔ روتی ہوئی۔ سُفنے:۔ خواب۔ گارہاں:۔ بیان کرتی ہوں، بتلاتی ہوں

ترجمہ:۔ نیند سے روتی ہوئی جاگتی ہوں اور سو سو قسم کے خواب دیکھ کر تعبیر لینے کے لئے بیان کرتی ہوں۔

(۱۳)

سُن سُن ہس ہس سینگیاں اولٹا کرن ویاراں،

حل لغات:۔ ویار:۔ شکایت، عار، نفرت، بد گوئی

ترجمہ:۔ سینگیاں میری حالت سُن سُن کر ٹھٹھا ہنس دیتی ہیں اور ہمدردی کی بجائے نفرت کرتی ہیں۔

(۱۴)

ٹبڑے ڈہر سلابڑے ٹوبھے تار متاراں

حل لغات:۔ ٹبڑے:۔ ٹیلے، ریت کے ٹبے۔ ڈہر:۔ ریگستان کے کف دست میدان۔ سلابڑے:۔ پانی سے بھرے ہوئے، سیلاب آیا ہوا ہے۔ ٹوبھے:۔ نشیب، تالاب۔

ترجمہ:۔ باران رحمت الٰہی سے تمام ریگستان کے ٹیلے اور میدان سیلاب زدہ ہو گئے ہیں اور تالاب لبریز ہو گئے ہیں

(۱۵)

چھیڑن چھیڑو چھانگڑاں نازو کرن تواراں،

حل لغات:۔ چھانگڑاں:۔ مویشیوں کے گلے۔ نازو:۔ نازنین۔ تواراں:۔ مستیاں، گانے جن کی لے لمبی ہو۔

ترجمہ:۔ چرواہے مویشیوں اور بکریوں کے گلے چراتے پھرتے ہیں اور ناز بھرے لمبی لے کے گانے گاتے ہیں۔

(۱۶)

مکلوادہ سواد ڈو ،،، روروواٹ نہاراں

حل لغات:۔ مکلوادسواد:۔ سندھی لغت ہے مقام قیام محبوب کو کہتے ہیں۔ واٹ نہاراں:۔ راہ تکتی ہوں۔
ترجمہ:۔ میں ہی فراق زدہ ایسے فصل بہار میں مکلواد سواد کی طرف موہنہ کرکے رو رہی ہوں اور محبوب کی راہ تک رہی ہوں

(۱۷)

ڈسدا یار پرو بھرا، بیٹھی کانگ اوڈاراں

حل لغات:۔ پرو بھرا:۔ پرے، فاصلہ پر، دور۔
ترجمہ:۔ میرا محبوب کہیں دور معلوم ہوتا ہے، میں اُس کے انتظار میں کوّے اڑا رہی ہوں۔

(۱۸)

کگڑے مکڑے ڈھانڈے کِن مِن مینہ پھنگاراں

حل لغات:۔ ڈھانڈے:۔ تیز ہوا اور بادل، بارش کی کِن مِن، پھنگار:۔ دونو ایک ہی معنی دیتے ہیں باریک پھوہار
ترجمہ:۔ کگڑے مکڑے رنگ کے بادل اور تیز ہوائیں، اور مینہ کی فوار اور بوندا باندی ہو رہی ہے۔

(۱۹)

طرفاں مرخاں پھوگڑے لاٹی لایاں کھاراں

حل لغات:۔ طرفاں مرخاں:۔ ریگستان کے پودے ہیں۔ پھوگڑے ریگستان کے ایک درخت کا نام ہے لاٹی، لائی اور کھار:۔ یہ سب ریگستانی بوٹیاں ہیں۔

ترجمہ:- بارش کے باعث ریگستان کے تمام پودوں اور درختوں کا جوبن کھلا ہوا ہے۔

(۲۰)

پورب ہیلاں بھاڑیاں ٹھڈڑیاں مینگھ ملہاراں

حل لغات:- پورب ہیلاں، مشرقی ہوا کے نرم نرم جھونکے۔ مینگھ ملہاراں:- بادل کی ٹھنڈی ٹھنڈی ملہار۔
ترجمہ:- پورب کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے نرم جھونکے ——— اور بادلوں کی ٹھنڈی ملہار دلکش ہیں۔

(۲۱)

کوئل اغن پپیہڑے، دردوں کدہن پکاراں

حل لغات:- کوئل، اغن، پپیہے مشہور پرندے ہیں۔ پپیہڑے پپیہے کی تصغیر ہے۔
ترجمہ:- درد فراق محبوب سے کوئل اغن اور پپیہے فریاد کر رہے ہیں۔

(۲۲)

سوہنا عربی سانورا آ کہو ساڈیاں ساراں

حل لغات:- ساراں لہو:- خبر لو، ہمدردی کرو۔
ترجمہ:- اے حسین عربی سانولے محبوب ایسے دلکش سمیں میں آؤ اور ہماری خبر لو۔

(۲۳)

تیڈے باجھ فریدؔ نوں ڈوکھڑے تار و تاراں

حل لغات:- باجھ:- بغیر، سوا۔
ترجمہ:- اے محبوب عربی! تیرے بغیر درد دکھ کا دریا چڑھا ہوا تار ہے۔

کافی نمبر ۱۱۶

ساری عمر گذاریم گڈ سائیں
ہُن ہوت پنل گیوم لڈ سائیں

حل لغات:۔ گڈ:۔ مل کر، اکٹھے، شامل رہ کر۔ گیوم لڈ:۔ لڈ گیوم، کوچ کر گیا۔

ترجمہ:۔ تمام عمر تو میں نے محبوب کے ساتھ گذاری اور وصل محبوب کے لطف حاصل کئے، اب محبوب پنل کوچ کر کے وطن چلا گیا ہے۔

(۲)

نا کل یار سجن دی، نا رہ گئی جوہ جتن دی،
نا تڑ تاڈے مڈ سائیں

حل لغات:۔ کل:۔ خبر، سُدھ۔ جُوہ:۔ گوشہ، پہلو۔ جتن:۔ کوشش۔ تڑ:۔ دریا میں سے عبور کرنے کا گھاٹ۔ تاڈا:۔ ٹھکانا، مسافروں کے آرام پانے کا مقام۔ مڈ:۔ ڈیرہ، بستی

ترجمہ:۔ محبوب کی کوئی خبر نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے ملنے کی کوشش کا طریقہ معلوم ہے، نہ کوئی گھاٹ ہے جس سے دریا کے پار جایا جا سکے۔ نہ کوئی آبادی اور ڈیرہ ہے جہاں اس کی تلاش میں پھروں۔

(۳)

تھل مارو دیاں پٹیاں ڈونگر او کھیاں گھٹیاں

اپڑم توڑ نہ سڈ سائیں

حل لغات:۔ پٹیاں:۔ لمبے راستے۔ اوکھیاں گھٹیاں:۔ مشکل اور دشوار گذار گھاٹیاں۔ اپڑم:۔ پکڑتا ہے، پہونچتا ہے۔ توڑ:۔ آخر تک انتہا تک۔ سڈ:۔ آواز، بلانے کی صدا۔

ترجمہ:۔ تھل مارو کے لمبے اور پریشان کن راستے ہیں، جس میں پہاڑ اور دشوار گذار تنگ گھاٹیاں آتی ہیں انسان تو انسان رہا، آواز بھی وہاں تک نہیں پہونچتی۔

سخت اویڑے پینڈے رڑدے(ف) رچھ تے گینڈے

اوڈھ گئی آس تے تڈ سائیں

حل لغات:۔ پینڈے:۔ سفر، فاصلے۔ رڑدے:۔ چیختے ہیں۔ لڑدے:۔ لڑتے ہیں۔ اوڈھ گئی:۔ ختم ہوگئی۔ آس:۔ اُمید۔ تڈ:۔ تکیہ، زور، قوت۔ ف:۔ ایک نسخہ میں لڑدے ہے۔

ترجمہ:۔ منزلِ عشق کے سفر سخت مشکل افزا ہیں، اس راستہ میں ریچھ اور گینڈے چیختے ہیں یا لڑتے ہیں ایسی دشواریوں کا نتیجہ ہے کہ اب دریا تک پہونچنے کی رہی سہی اُمید بھی جاتی رہی ہے۔

باندر راخس گھاٹے ۵ کھڑ بن کھوب گباٹے

قدم قدم تے کھڈ سائیں

حل لغات:۔ گپاٹے:۔ گھنے، دلدل، کیچڑ۔ راخس:۔ بلائے آدم خور۔

ترجمہ:۔ اس راستہ میں بندر آدم خور بکثرت ہیں، راستہ دشوار گذار ہے، قدم قدم پر گڑھے، دلدل ناہموار زمین، غاریں اور پیچدار پگڈنڈیاں ہیں۔

(۶)

دردِ فرید ستاوے اگ لاوے بُھن کھاوے

پٹ پٹ ماس تے ہڈ سائیں

حل لغات:- پٹ پٹ:- نوچ نوچ کر۔ ماس:- چمڑا۔ بُھن کھاوے:- بھون کر کھاجاتا ہے۔

ترجمہ:- اے فریدؔ دردِ ہجر ہر وقت ستاتا ہے، آگ لگا کر گوشت اور ہڈیوں تک بھون کر نوچ نوچ کے کھا رہا ہے۔

کافی نمبر ۱۱۷

(۱)

ساونڑ مینگھ ملہاراں ترس پووی نِیل آموڑ مہاراں

حل لغات:- ترس پووی:- تجھے رحم آوے۔ مینگھ:- ابر، بادل، برسات، ایک راگ کا نام بھی ہے۔ ملہار یا ملار:- ایک راگ کا نام ہے جو برسات میں گایا جاتا ہے۔ مینگھ ملہاراں:- بارش برسانے والے چھائے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- اے محبوب دلنواز ساون کے دن ہیں گھنگور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اب تو رحم کر اور مہاریں موڑ کر ادھر کو آ۔

(۲)

ہنجڑوں ہاراں واٹ نہاراں بیٹھی کانگ اوڈاراں

حل لغات:- ہنجڑوں:- آنسو، اشک۔ ہاراں:- بہاتی ہوں

واٹ نہاراں:- راہ تک رہی ہوں۔

ترجمہ:- فراق دوست میں راہ تک رہی ہوں، اور آنسوؤں کے دریا بہا رہی ہوں، اور کوے اُڑا رہی ہوں۔

(۳)

سحریاں راتیں پاواں فالاں ڈیہاں ڈہالے ماراں

حل لغات:۔ سحریاں راتیں: ابتدائے شب سے ساری راتیں۔ ڈہالے ماراں:۔ پانسے پھینک کرآن سے تفاول لیتی ہوں

ترجمہ:۔ ساری ساری راتیں محبوب کے انتظار میں فالیں نکالتی رہتی ہوں اور دن کو بھی ڈہالے مارا کرتی ہوں۔

(۴)

توں بن کیچ شہر دا والی اوکھی عمر گذاراں

حل لغات:۔ اوکھی: مشکل۔

ترجمہ:۔ اے کیچ کے بادشاہ تمہارے بغیر زندگی بہت مشکل بسر کر رہی ہوں۔

(۵)

روز ازل ڈِتیاں لدھیم لاواں ہن کیوں کردیں عاراں

حل لغات:۔ لاواں لدھیم: شادی کے وقت دلہن دولہا کا سر ملاپ کرتے ہیں اس عمل یا رسم سے ـــــ

دو نو ایک ہی رشتہ میں جکڑے جاتے ہیں اس کو لاواں پھیرے کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اے محبوب میں نے تو تیرے ساتھ روز ازل سے رشتہ جوڑا ہے، میں تو تیری ہو چکی ہوں، اب کیوں عار کرتے

ہو، اور بیزار ہوتے ہو۔

(۶)

سونہڑیں ٹبڑیں لڑی موہی وسرے شہر بزاراں

حل لغات:۔ موہی:۔ موہ لی۔ ٹبڑیں:۔ ٹبہ، ٹیلہ۔

ترجمہ:۔ غیر آباد اور ویران ریت کے ٹیلوں نے دل چھین لیا ہے، شہر اور بازار بھول چکے ہیں۔

(۷)

ملک ملہیر وَسایم موِلے تھیاں چوگوٹھ بہاراں

حل لغات:۔ ملہیر:۔ سندھ میں کراچی کے نزدیک ایک سٹیشن ہے جہاں کا میٹھا پانی اور سبزہ زار مشہور ہیں۔

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ نے ملک ملہیر کو آباد کر دیا ہے، اور چاروں طرف سبزے اور بہاریں نظر آتی ہیں۔

(۸)

تھل چترانگ ڈِسیجن ندیاں رِم جھم لاسوں تاراں

حل لغات:۔ چترانگ:۔ چٹیل میدان۔

ترجمہ:۔ تھل اور چترانگ بارش کی وجہ سے ندیاں اور نالے نظر آتے ہیں اور برسات کے مسلسل تاروں کی رم جھم رم جھم ہو رہی ہے۔

(۹)

نیلیاں پیلیاں رَتیاں پینگھاں مچھلی ہنس ہزاراں

حل لغات:۔ نیلیاں پیلیاں رتیاں:۔ رنگ نیلگوں، زرد اور سرخ کو ظاہر کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ نیلگوں، زرد اور سرخ رنگ کی قوس قزح کی عجیب بہار ہے اور اسمیں سینکڑوں ہزاروں مچھلیاں نظر آتی ہیں۔

(۱۰)

سرخ کرینہہ تے چٹڑیاں بوٹیاں ساویاں لانیاں کھاراں

حل لغات:۔ کرینہہ:۔ کریر کا درخت۔ چٹڑیاں:۔ سفید، چٹے رنگ کی۔

ترجمہ:۔ کریر کے لال پھول اور پھل اور بوئی کے سفید سفید پھول لائی اور کھاروں کے سبز سبز پودے بہار کی جان میں جان ڈال رہے ہیں۔

(۱۱)

جوبھر جوبھر گھوکیٹرن مٹیاں سُہندیاں گھنڈ تواراں

حل لغات:۔ جوبھر جوبھر۔ چھاچھ بلونے سے جو آواز نکلتی ہے۔ مٹیوں کا گھوکنا:۔ چھاچھ بلونے کے برتن کی آواز۔

ترجمہ:۔ ہر ایک جھونپڑی میں چھاچھ بلونے کی دلکش آوازیں آرہی ہیں اور مویشیوں کے گلے کے گھنٹیوں کی زم زم صدائیں کیا بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

(۱۲)

گائیں بکریاں بھیڈاں چانگے چردے جوڑ قطاراں،

حل لغات:۔ بھیڈاں:۔ بھیڑیں۔

ترجمہ:۔ قطاریں بنا کر گائیں، بکریاں، بھیڑیں اور بچے چرتے پھرتے کیسے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۳)

یار فریدؔ ملم دِل بھاندا میلے ویس اوتاراں

حل لغات:

ترجمہ:۔ اے فریدؔ اس بہار کے موسم میں محبوب دل پسند بھی اگر مل جائے اور اس کا وصل نصیب ہو، تو میں بھی خوشی مناؤں اور میلے کچیلے بھیس تبدیل کروں۔

کافی نمبر ۱۱۸

(۱)

سجن توں بن نہ تھیساں میں   گھڑی کیا پل نہ جیساں میں

حل لغات:۔ توں بن:۔ تیرے بغیر۔

ترجمہ:۔ اے دوست تیرے بغیر میں کچھ بھی نہیں رہوں گی، گھڑی چھوڑ ایک پل (لمحہ) بھی زندہ نہ رہ سکوں گی۔

(۲)

گیا سُولاں اندر سِر گل   سبھو مشکل تھیوسے حل
سسی سوہنی اتے مُومل   اونہاں وچ ہِی گنڑیساں میں

حل لغات: گنڑیساں:۔ شمار ہوں گی۔ گنڑیساں کی صحیح صورت خطی گنڑیساں ہونی چاہیئے۔

ترجمہ:۔ درد و اندوہ میں سر کا گل جانا عشاق کیلئے معمولی بات ہے۔ اسی سے محبت کی مشکل منزلیں طے ہوتی ہیں، میری حالت بھی یہی ہے، میرا انجام بھی مشہور عشاق سسی، سوہنی اور مومل کی طرح ہوگا، اور دنیا مجھے اُسی زمرہ میں شمار کریگی، یعنے دردوں کے اندر سر گل گیا ہے اور ساری مشکل حل ہوگئی ہے اب میرا شمار سسی سوہنی مومل (عشاق) کے زمرہ میں ہوگا

(۳)

نِتو نِت ٹیک ڈکھلاوے   کرے وعدے تے نہ آوے
جے آئے آئے ناتا کھٹ کھاوے   ناوَل سستی مَنیساں میں

حل لغات:۔ نتو نت:۔ روز بروز۔ ٹیک:۔ یائے مجہول، فخر، غرور، تکبر۔ کھٹ کھاوے:۔ محاورہ ہے، بے تعلقی کے

اظہار کے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے یعنے اپنے کام میں مصروف رہے۔ سستی منیساں، آسانی سے رضامندی ہونگی

ترجمہ:۔ محبوب ہمیشہ اپنے حسن پر اظہار غرور کرتا ہے، آنے کا وعدہ کر کے بھی نہیں آتا، اس دفعہ میں نے بھی تہیہ کر دیا ہے کہ اگر وہ حسب وعدہ آگیا تو بہتر ورنہ اپنا کام کرے۔ میں پھر جلدی اور آسانی سے منائی بھی نہ جا سکوں گی۔

(۴)

نہ سڈ ویندے نہ آندا ہے ڈیہنو ڈینہہ روح ماندا ہے
تتا جیونڑ نہ بھاندا ہے ہلاہل جھول پیساں میں

حل لغات:۔ سڈ ویندے:۔ بلوا تا ہے۔ ماندا:۔ کوفتہ، تھکا ہوا، بیمار۔ ہلاہل:۔ زہر۔ جھول پیساں:۔ گھول کر پی لونگی۔

ترجمہ:۔ محبوب نہ خود آتا ہے نہ مجھے اپنے پاس بلاتا ہے، ہجر و فراق میں میرا دل بہت تھک گیا ہے، اور جینا مجھے نہیں بھاتا، زندگی سے تنگ آکر میں زہر قاتل گھول کر پی لوں گی، اور اس افسوسناک یاس انگیز زندگی کا خاتمہ کر دوں گی۔

(۵)

کئی ڈکھڑیں توں بچ بچ گیاں کئی ور نال رچ رچ گیاں
کئی سک سانگ مچ مچ گیاں کراں کیں نال ریساں میں

حل لغات:۔ بچ بچ:۔ بچ گئیں۔ بچ۔ بچ کا تابع مہمل ہے، اسی طرح دوسرے مصرع میں رچ اور تیسرے مصرع میں مچ تابع مہمل ہیں۔ ور:۔ محبوب، پتی، خاوند، شوہر۔ سک:۔ آرزو۔ ریساں:۔ جمع ریس کی، رشک۔

ترجمہ:۔ عشاق کے مراحل محبت مختلف ہیں، کئی خوش قسمت عاشق دکھوں سے بچ گئے اور محبوب کے ساتھ وصل حاصل کر کے گھل مل گئے اور کئی انتظار کی دھونی رما بیٹھے ہیں، میں دردرسیدہ محروم بیچاری کس پر رشک کرونگی، انکی قسمت ان کے ساتھ ہے میں اپنی مشکل خود سہوں گی۔

(۶)

فرید آیا نہ ماہی ول ڈتی سولاں نہ ساہی ول

پیا ڈو دکھ ڈوڑ پھاہی ول اجھو اج کل ہر پیاں ہیں

حل لغات:- ساہی:- آرام مہلت، فرصت، پھاہی:- گلے کا پھندا۔ پھانسی کی رسی۔ اجھو۔ جلدی، عنقریب۔ ہر پیاں ہارجاؤں گی، ناکام ہو جاؤں گی۔

ترجمہ:- اے فرید، میرا محبوب تو اب تک واپس نہ آیا، اور میں بدستور مبتلائے درد مصیبت ہوں، مجھے ہجر کے غموں سے فرصت ہی میسر نہ آئی، بلکہ دُو دکھ درد دو گنے تیز گلے میں آپڑے، ان مصائب کا نتیجہ دیکھ لینا، عنقریب میں مایوس ہو کر ہار جاؤں گی، اور زندگی کا خاتمہ کروں گی۔

کافی نمبر ۱۱۹

(۱)

سکھ ریت روِش منصوری نوں ہُن ٹھپ رکھ کنز قدوری نوں

حل لغات:- روش منصوری، حسین منصور حلاج جس نے انا الحق کہہ کر سولی پر جان دی تھی، کنز اور قدوری:- دونو علم فقہ کی معتبر اور مستند کتابیں ہیں۔

ترجمہ:- اے سالک طریق و فلسفہ منصوری سیکھ لے اور دفقہی مسائل کی کتابوں، کنز قدوری کو تہ کر رکھ، طاق نسیان پر رکھ دہر چہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن:

بشو اوراق اگر ہم درس خواہی
کہ علم عشق در دفتر نباید

(۲)

جو کوئی عشق مدرسے آیا فقہ اصول دا فکر اوڈھایا

بے شک عارف ہو کر پایا رمز حقیقت پوری نوں

حل لغات:- عارف:- عارف آنست کہ بہر چیزے کہ خود را تصور کند و خیال نماید ہماں شود۔ اشارات فریدی حصہ چہارم

ترجمہ:- جو شخص محبت کے مکتب میں آیا، اُس نے فقہ اور اصول کا دھندا ترک کر دیا، حقیقت کے رموز و کنایات کو فی الواقع اُس نے عارف بن کر حاصل کیا۔

(۳)

جو کوئی چاہے علم حقائق راز لدنی کشف دقائق

ڳھولے اپنے آپ دا شائق سٹ نزدیکی دوری نوں

حل لغات:- حقائق:- جمع حقیقت کی۔

ترجمہ:- جس شخص کو علم حقائق کی تلاش ہو اور راز لدنی کے اور کشف دقائق (روحانی) کی طلب ہو، وہ اپنے آپ میں ان امور کو تلاش کرے، من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کی طرف اشارہ ہے اور نزدیک و دور کے سوال کو دور پھینک دے۔

(۴)

ہمہ اوست ڈے بھید نیارے جانن وحدت ڈے وݨجارے

ہر ہر شے وچ کرن نظارے اصل تجلی طوری نوں

حل لغات:- وݨجارے:- سامان زیب و زینت کو پھر کر گلی کوچوں میں بیچنے والے، عام طور پر بیوپاری، خرید و فروخت کرنے والے۔

ترجمہ:۔ ہمہ اوست کے اسرار عجیب وغریب ہیں، ان کو تو وحدت کے ونجارے (سوداگر) ہی جان سکتے ہیں، جو ہر ایک چیز میں اصل کوہ طور کی تجلی دیکھا کرتے ہیں۔

(۵)

بیدا انوکھے پنتھ اویڑے — ویڑھے وسدے رکھن بکھیڑے
ہور نہ کوئی آپ نبیڑے — اپنی اکی پوری نوں

حل لغات:۔ نبیڑے:۔ طے کرے، فیصلہ کرے۔ اکی پوری:۔ نو آموز قمار بازوں کا ایک کھیل ہے، ایک شخص کچھ کوڑیاں یا دانے یا پیسے اپنی مٹھی میں بند کر کے دوسرے مقابل حریف سے پوچھتا ہے کہ میری مٹھی میں اکی ہے یا پور یعنے طاق دانے ہیں یا جفت، اگر اس نے صحیح بتلایا، تو وہ جیت جاتا ہے اگر صحیح نہ بتلا سکا اور غلط بتلایا تو ہار جاتا ہے، عام طور پر اصطلاح تصوف میں وحدت کثرت کی طرف اشارہ ہے، رمل وعقد۔

ترجمہ:۔ یہ دنیائے محبت کے مذاہب اور مسالک عجیب ہیں ان عشاق کے ساتھ تو ہمسائے بھی چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں جو کسی اور کے محتاج نہیں ہوتے اور خود ہی اپنی اکی پوری (قمار بازی کی اصطلاحات) کو نبیڑتے ہیں، یعنے ایک طرف مختلف قیود مذہب وشریعت ہیں، دوسری طرف ساتھ رہنے والے ہر وقت جھگڑے فساد کرتے رہتے ہیں، دنیا میں شخصی جد وجہد کے سوا کوئی دوسرا کسی کا ہاتھ نہیں بٹاتا، ہر کسی کو اپنی گتھی خود سلجھانی ہوتی ہے اسکے قبض وبسط رنج وراحت میں کسی دوسرے کی ہمدردی نہیں ہوسکتی۔

(۶)

لطف ازل دا ویہلا آیا — فخر جہاں گرگیان سنایا
طبع سلیم فریدی پایا — فہم لغات طیوری نوں

حل لغات:۔ ویہلا:۔ وقت، زمانہ۔ گرگیان:۔ علم لدنی۔ لغات طیوری:۔ پرندوں کی زبان۔

ترجمہ:۔ سرمدی اور ازلی لطف کا وقت آگیا جبکہ حضرت فخر جہاں صاحب نے اصول عرفان واضح فرما دیئے اور فرید

کی طبع سلیم نے لغات طیوری کے فہم کا مرتبہ حاصل کر لیا، یعنے فرید نے طبع سلیم رکھنے کی وجہ سے تمام عرفانی گر اچھی طرح سمجھ لئے ہیں جو کہ حضرت فخر جہاں نے تبلائے تھے، اور اسکا ادراک اتنا تیز ہوگیا ہے کہ علم طیور بھی اسکے فہم سے بالاتر نہیں رہا۔

کافی نمبر ۱۲۰

(۱)

سُتڑیں ہوت سِدھانڑے ناہیں ہک تل ترس حتبن میں

حل لغات:۔ سُتڑیں:۔ سوُنے کی حالت میں، نیند میں چھوڑ کر، غافل چھوڑ کر۔ سِدھانڑے:۔ روانہ ہو گئے۔ حتبن:۔ کوشش

ترجمہ:۔ محبوب مجھے نیند کی حالت میں غافل چھوڑ کر کیچ کی طرف چلا گیا ہے میری محبت اور کوشش پر انکو ذرہ بھر رحم نہ آیا۔

(۲)

گئے کرہوں قطاری بڑدو تھی پاندھی کیچ شہر ڈو

کر زورا زور دھنگانڑے ٹھہ خوش وُٹھڑے دیس وطن میں

حل لغات:۔ کرہوں:۔ اونٹ۔ پاندھی:۔ مسافر، راہ گیر۔ دھنگانڑے:۔ زبردستی، زور سے۔ وُوٹھڑے:۔ ودٹھے، آباد ہوئے

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز زبردستی مجبور کئے جاکر اونٹ قطار نے کے بعد بادیہ پیمائی کرتے ہوئے اپنے وطن کیچ کی طرف چلے گئے اور اپنے وطن میں جاکر مسرت کی دنیا بسائی۔

(۳)

تتی کلہڑی تے نِندرائی بیواہی موجھ موجھائی،

موںہہ بُسّرا نین کماتے ہوش نہ سر مَیں ہرت نہ تن میں

حل لغات:- نندراتی:- نیند کی منتظر، خواب آلودہ - بے واہی:- بے آس - موںجھ موںجھائی:- ملال کی ماری، لاچار - موںہہ بسرا:- خاک آلودہ موںہہ، پژمردہ - نین کماتے:- مرجھائی ہوئی آنکھیں -

ترجمہ:- محبوب کے چلے جانے کے بعد عاشق سوختہ جان اکیلی، اور خواب گرفتہ، بے یار و مددگار، پریشان و حیران رہ گئی، فراق محبوب میں موںہہ پژمردہ اور گریہ کی وجہ سے آنکھیں بے بصر کملائے - بے ہوش و بے تاب تڑپتی رہ گئی،

(۴)

بَٹھ بے دَرداں دی یاری مَیں مُٹھڑی لا کر ہاری
نت جُھردی جھور جھُراتے رہندی درد اندوہ محن میں

حل لغات:- جُھردی:- غم و افکار کی حالت میں زار و نزار ہوں -

ترجمہ:- دوست کی محبت بھاڑ میں جائے، میں بدنصیب ایسی محبت لگا کر ہار چکی ہوں، اس عشق میں ہمیشہ زار و نزار اور مضمحل رہتی ہوں اور درد و رنج میں آٹھوں پہر مبتلا ہوں -

(۵)

آپے یاری لائیس دل وِندیں ناں موکلائیس،
سبھ رہ گئے حال پُوراتے دل دی دل میں من دی من میں

حل لغات:- ناں موکلائیس:- اجازت بھی نہ لی - وداع بھی نہ کی

ترجمہ:- محبوب بے وفا نے خود ہی اپنی محبت میں مبتلا کیا، اور پھر جاتے ہوئے خدا حافظ بھی نہ کیا، اور نہ وداع کی - محبت کی تمام داستانیں دل کے دل ہی میں رہ گئیں -

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ہائے ظالم سے ملاقات نہ ہونے پائی

(۶)

ڈے ویرن ڈوہ ڈوراپے رکھ آس ملن دِی آپے
موئیں جیندیں تھلڑے ماٹنے نیتس پوری گور کفن میں

حل لغات:- ڈوہ:- گلے، الزام۔ ویرن:- یہ لفظ دو طرح پڑھا جا سکتا ہے، وِیرَن یعنے بھائی، وَیرَن یعنے بیر رکھنے والی دشمن۔

ترجمہ:- ویرن کے گلوں اور شکایتوں کے باوجود میں اُس کے وصال کی آرزو میں اور اُمید میں ثابت قدم ہوں، اور اسی امید وصال پر تمام زندگی اور بعد از مرگ بھی ریگستان کے میدانوں میں پڑی سڑ رہی ہوں، مگر اس بے پرواہ محبوب نے ذرا التفات نہ کی اور اپنی عادت کو میری گور و کفن کی منزل یعنے آخری دم تک برابر نبھایا۔

(۷)

گیئے جوبھن جوش بہاری گئی ہار سنگار دی واری
تھیئے کجل موساگ نماٹے وَالی وٹڑی سوہم نہ کن میں

حل لغات:- نماٹے:- مایوس، وَالی:- بالی، کان میں پہننے کا زیور۔ وٹڑی بھی اُسی زیور کو کہتے ہیں۔ وٹرے (دوٹے) یہ سیاہ دہاگے کے بنے ہوئے ہوتے ہیں جو بالے کے بجائے کان کے اسی سوراخ میں ڈال دیئے جاتے ہیں جب بالے کسی وجہ سے (غم یا سوگ) کی وجہ اُتار دیئے جاتے ہیں تو سیاہ دہاگے کے وٹے ڈال دیئے جاتے ہیں تاکہ کان کے سوراخ بند نہ ہو جاویں۔ سُوہم:- اچھی لگتی ہے، سجتی، زیب دیتی ہے۔

ترجمہ:- فراق محبوب میں جوش جوانی کا وقت گذر گیا اور ہار سنگار کے زمانے بیت گئے، کاجل اور مستی کا غرور باقی نہ رہا اب تو معمولی بالی اور وٹڑی بھی کان میں اچھی معلوم نہیں ہوتی۔

(۸)

ٹھگ بازیہوں دل کالے سے پیچ کرن لکھ چالے

کر کوڑ فریب اگھانے ڈسدے پورب وسن دکھن میں

حل لغات:۔ اگھانے:۔ قیمت پاتے ہیں۔ وسّن:۔ بستے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب اور معشوقانِ زمانہ کا حال نہ پوچھو یہ بڑے مکار اور سیہ دل ہیں ایک ایک بات میں سو سو پیچ اور چالیس کھیل جاتے ہیں، ان کی رونق بازار صرف جھوٹ اور فریب پر ہی ہے، یہ ایسے گندم نما جو فروش ہیں کہ مشرق کی رہائش بتلا کر جنوب میں جا رہتے ہیں۔ ان کی حقیقت کا معلوم کرنا بھی مشکل ہے۔

(۹)

سبھ سینگیاں ملک امن وچ اے چھوڑی بیت حزن وچ
کر بیٹھم جاہ ٹکانے سوز بدن میں دود دہن میں

حل لغات:۔ چھوڑی:۔ بے ماور، بے یار و مددگار، بیکس۔

ترجمہ:۔ مجھے کلبۂ احزان میں اکیلا چھوڑ کر تمام سہیلیاں امن و آرام میں زندگی بسر کر رہی ہیں اور میری ہجراں نصیبی کا یہ عالم ہے کہ سوز دل اور دود دہن سے ہر وقت کام ہے۔ انہوں نے بھی میرے ہاں ٹھکانا کر لیا ہے۔

(۱۰)

تھیاں خوشیاں آسے پاسے گئے وسر مزاخاں ہاسے
کیا حسن جمال دے مانے بڈھڑی تھیم نویڑے سن میں

حل لغات:۔ مزاخاں:۔ مذاق، ہنسی مخول، خوش طبعی، جمع مزاخ۔ آسے پاسے:۔ اِدھر اُدھر۔ بڈھڑی:۔ بوڑھی ضعیف، سن رسیدہ، کہن سال۔ نویڑے سن میں:۔ نو عمری میں، نوجوانی کے سن میں۔

ترجمہ:۔ مصائب فراق محبوب نے ہنسی اور خوشیوں کو مجھ سے جدا کر لیا ہے، اور خوش طبعی و مذاق کی باتیں بھول گئی ہیں اب جوانی کے حسن و جمال کا کیا غرور کریں میں تو نو عمری ہی میں بوڑھی اور کہن سال معلوم ہوتی ہوں۔

(۱۱)

اے غمزے ناز نہورے اے خوشیاں زورے تورے
ہن ڈاڈھے سخت سیانڑے ہر علم تے ہر ہر فن میں

حل لغات:۔ نہورے:۔ نخرے، خوش فعلیاں۔ تورے:۔ اصطلاح ملک میں تورا شرع اور حکومت کے احکام کا دوسرا پہلو ظاہر کرتا ہے انسانی زندگی اور کاروبار کا ایک شرعی پہلو ہے اور دوسرا قانونی پہلو ہے یہ دوسرا پہلو ملک کے مروجہ قانون کے تابع سمجھا جاتا ہے، اور اسی کو تورا یعنے حکم حاکم کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ فتنہ گران زمانہ یعنے معشوق باوجود ان غمزوں اور ناز آفرین اداؤں کی خوشی اور خرمی کے زور اور حکموں کیلئے بھی سخت ہوشیار اور سیانے ہیں، اور ہر علم و فن میں طاق ہیں۔ ہر ادا اور خوشی اپنا فرض خوب بجالاتی ہے۔

۱۲

لانیہ فرید نہ پھرساں ایہو گھیر کلکڑا گھرساں
او چانڑے خواہ نہ چانڑے رہسوں ہر دم ہکڑے وَن میں

حل لغات:۔ گھیر گھرساں:۔ گھاٹ عبور کروں گی۔ کلکڑا:۔ مشکل، ناہموار۔ وَن:۔ شکل، صورت، نمونہ، حالت۔ ونگی اسی وَن سے مرکب ہے جو نمونہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ میں تو اپنے عہد پر قائم اور مستقل ہوں، عشق لگایا ہے تو اس سے ہرگز نہ پھروں گی، اسی مشکل اور دشوار گذار گھاٹ ہی سے گذر کر پار جاؤں گی، محبوب خواہ التفات کرے یا بے پرواہ رہ کر نہ جانے، پھر بھی میں ہمیشہ اسی عہد پر قائم رہوں گی اور ایک ہی صورت میں عمر گذاروں گی۔

کافی نمبر ۱۲۱

(۱)

سوہنیاں رمزاں تیریاں بھانودیاں سانوں گجھڑی چوٹ لانودیاں

حل لغات:۔ رمزاں:۔ جمع رمز کی ادائیں، ناز۔ بھانودیاں:۔ بھاتی ہیں، پسند آتی ہیں۔ گجھڑی:۔ مخفی، پوشیدہ، اندر دل میں۔ چوٹک:۔ چوٹ، ضرب۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تیری معشوقانہ ادائیں بھاتی ہیں، اور ہمارے دل پر پوشیدہ چوٹ لگاتی ہیں۔

(۲)

چشماں جادو قہر قیامت ہوش حواس بُھلانودیاں

حل لغات:۔ چشماں:۔ جمع چشم کی آنکھیں۔ بُھلانودیاں:۔ بُھلا دیتی ہیں، فراموش کرا دیتی ہیں۔

ترجمہ:۔ تیری آنکھوں میں وہ غضب کا قیامت برپا کرنے والا جادو ہے جو ہمارے ہوش و حواس کو معطل کر دیتا ہے ہوش حواس جاتے رہتے ہیں۔

(۳)

ابرو قوس تے مژگاں کیبر ظلمیں چوٹ چلانودیاں

حل لغات:۔ ابرو:۔ بھویں۔ قوس:۔ کمان۔ مژگاں:۔ پلکیں۔ کیبر:۔ تیر۔

ترجمہ:۔ تیرے بھویں کمان کی طرح ہیں، اور پلکیں تیروں کی طرح، نہایت ظالمانہ طور پر حملہ کرتی ہیں، چوٹ چلاتی ہیں۔

(۴)

چڑھ من شکار نہ مُڑدیاں ہرگز زلفاں صید پھہانودیاں

حل لغات:۔ مُڑدیاں:۔ واپس آنا، لوٹنا، باز آنا۔ زلفاں:۔ جمع زلف کی، بال، گیسو۔ صید:۔ شکار۔ پھہانودیاں پھنساتی ہیں۔

ترجمہ:۔ تیری زلفیں جب دلوں کے شکار پر چڑھتی ہیں، توضرور شکار پھنساتی ہیں، واپس خالی نہیں لوٹتیں۔

(۵)

چالیں ناز دیاں دلتوں موہندیاں حکمیں برہوں بچھانودیاں

حل لغات:۔ موہندیاں:۔ فریفتہ کرتی ہیں کشش کرتی ہیں، کھینچ لیتی ہیں۔ حکمیں:۔ حکمی، یقینی طور پر۔ بچھانودیاں:۔ بچھاتی ہیں، متعاقب کرتی ہیں، پیچھے سے حملہ کراتی ہیں۔

ترجمہ:۔ تیری خرام ناز دل کو موہ لیتی ہے اور اس کا حملہ یقینی طور پر عشق کو دل پر مسلط کر دیتا ہے۔

(۶)

تیغاں تیز نگاہ دیاں ہردم لال لہو وچ دہانودیاں

حل لغات:۔ دھانودیاں:۔ نہاتی ہیں، غسل کرتی ہیں۔

ترجمہ:۔ تیری نگاہوں کی تیز تلواریں ہر وقت عشاق کے سرخ خون میں نہاتی ہیں۔

(۷)

عشق فرید کئی گھر گالے سہنس پیاں تڑپھانودیاں

حل لغات:۔ گالے:۔ تباہ کئے، برباد کئے۔ تڑپھانودیاں:۔ تڑپ رہی ہیں، مضطرب ہیں۔ سہنس:۔ سینکڑوں۔

ترجمہ:۔ اے فرید عشق نے کئی گھر برباد کر دیئے ہیں، اُس کے زخم خوردہ سینکڑوں تڑپ رہے ہیں۔

کافی نمبر ۱۲۲

(۱)

سینہ محض لویراں دلڑی دھیاں دھیاں

حل لغات:۔ محض:۔ بالکل۔ لویراں:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ دھیاں دھیاں:۔ پارے پارے۔ ٹکڑے ٹکڑے

ترجمہ:۔ غم فراق میں، سینہ ریشے ریشے، ٹکڑے ٹکڑے۔ اور دل پارہ پارہ ہوگیا ہے۔

(۲)

رو رو اُجڑیاں اکھیاں سُجڑیاں چولی چنڑی لیراں
کھلدیاں سینگیاں سیاں

حل لغات:۔ اُجڑیاں:۔ اُجڑی ہوئی، برباد شدہ، بدقسمت۔ سُجڑیاں:۔ سوج گئی ہیں، متورم ہوگئی ہیں۔ لیراں:۔ تار تار ٹکڑے ٹکڑے۔ چنڑی:۔ چُنی، سر کی اوڑھنی، رنگین دوپٹہ۔

ترجمہ:۔ بدقسمت آنکھیں روتے روتے متورم ہوگئیں، دوپٹہ اور پیراہن تار تار ہوگیا، ہم عمر اور سہیلیاں ہنسی اڑاتی ہیں۔

(۳)

عشق بُرائی جوڑ کرائی لوں لوں لکھ پیڑاں
وس سُولیں دے پیاں

حل لغات:۔ جوڑ:۔ جوڑ کر، پوری طاقت سے۔ وَس:۔ بس، اختیار، قبضہ۔

ترجمہ:۔ محبت نے زور بھر کر میرے ساتھ برائی کی، میرے ہر بنِ مُو میں لاکھ لاکھ درد ہے (گویا) میں دردوں کے بس

میں ہوں، یعنے دکھوں کے ہاتھ لگ گئی ہوں۔

(۴)

درد اندر وچ سوز جگر وچ اکھیاں نیر وہیراں
مُنہ سِر بُھبّھڑ چھیاں

حل لغات:۔ نیر وہیراں:۔ آنسو جاری ہیں، اشک بہہ رہے ہیں بُھبّھڑ:۔ خاک، مٹی، غبار چھیاں:۔ چھائی، دہول، راکھ

ترجمہ:۔ دل میں درد اور جگر میں سوز ہے اور آنکھیں آنسوؤں کے دریا بہا رہی ہیں مراد موںہہ میں خاک اور دہول ہے

(۵)

نیڑے وِیڑہم سخت نہیڑم چُھٹڑی ہجر دے تیراں
او خوشیاں کِن گیاں

حل لغات:۔ نیڑا:۔ عشق محبت۔ وِیڑہم:۔ وِیڑھ لیا ہے، لپیٹ لیا ہے۔ نہیڑم:۔ گھیر لیا ہے، پکڑ کر نوچتے ہیں۔ چھٹڑی:۔ چٹی ہوئی، ہدف۔ نشانہ

ترجمہ:۔ محبت نے مجھے لپیٹ لیا ہے اور سخت جکڑا ہے، ہجر و فراق کے تیروں کا ہدف ہو گئی ہوں، پہلی مسرتیں اور خوشیاں کہاں چلی گئیں۔

(۶)

کھوٹ کماون کوڑا لاون کوڑیاں ڈیوم دھیراں
چھوڑ ڈے سانول بیاں

حل لغات:۔ دھیراں:۔ تسلی، ڈھارس۔ بیاں:۔ بازو۔

ترجمہ:۔ فریب کماتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو، غلط ڈھارس بندھا رہے ہو، میں تنگ آ گئی، اے دوست! میرے بازو کو

چھوڑ دو (میں زیادہ فریب برداشت نہیں کر سکتی)،

(۷)

برہوں بھنوالی ڈیکھ فریدا سے سسیاں لکھ ہیراں
رُلدیاں بُوٹے لیّاں،

حل لغات:۔ بھنوالی:۔ چکر، پھیر۔
ترجمہ:۔ اے فریدؒ عشق کے چکر دیکھو اسینکڑوں سسیاں اور لاکھوں ہیریں بوٹے بوٹے اور لئی لئی میں آوارہ ہو رہی ہیں۔

کافی نمبر ۱۲۳

(۱)

عشق اَولڑی چال بھلا یار وے یاریاں لانوݨ سر منگدیاں

حل لغات:۔ یاریاں لانوݨ:۔ محبت کرنا، یاری لگانا۔
ترجمہ:۔ محبت کی چال بھی الٹی ہے۔ اے ہمنوا دوست! یاری لگانے اور محبت کرنے میں سر کی بازی لگانی پڑتی ہیں یعنے عشق سر مانگتا ہے، محبت نہیں سر کا سودا ہے۔

(۲)

زلفاں ولنوں پاوِن جالی اکھیاں کر دیاں مست موالی
ناز نگاہاں دے نال بھلا یار وے برہوں چھیندیاں نہیں سنگدیاں

حل لغات:۔ پاوِن جالی:۔ جال ڈال دیتی ہیں۔ نہیں سنگدیاں:۔ تامل نہیں کرتیں، نہیں رکتیں۔ لحاظ نہیں کرتیں۔

ترجمہ:۔ محبوب کی زلفیں جال پھیلا دیتی ہیں اور آنکھیں مست ولا یعقل کر دیتی ہیں، اس پر اس کی نگاہ ناز عشق کو عاشق پر حملہ کراتے ہوئے ذرا دریغ نہیں کرتی۔

(۳)

چشماں قہری رمزاں وَیری　　اکھیاں ظالم دید لٹیری
ڈیون جندڑی گال بھلا یار وے　　سرہوں بہادر ہن جنگدیاں

حل لغات:۔ لٹیری:۔ لوٹنے والی، ڈاکو۔ گال:۔ گلا دیتی ہیں۔ سرہوں:۔ سروں، سرے سے۔
ترجمہ:۔ محبوب کی آنکھیں سخت بید رد اور اُسکی ادائیں دشمن دل ہیں، ظالم آنکھیں اور ڈاکو نگاہیں زندگی کو تلخ کر دیتی ہیں، یہ زبردست بلائیں ابتدا سے ہی جنگ کے لئے بہادر مانی گئی ہیں۔

(۴)

نازک چالیں یار سجن دیاں　　موہنیاں گالہیں من موہن دیاں
کرن دلیں پامال بھلا یار وے　　ہر ہر آن کھڑیاں تنگدیاں

حل لغات:۔ گالہیں:۔ باتیں۔ تنگدیاں:۔ تاتگ میں ہیں۔ انتظار کر رہی ہیں۔
ترجمہ:۔ محبوب کی نازک ادائیں، ناز بھری رفتار اور من موہنی گفتار دلوں کو پامال کر دیتی ہیں، یہی دشمن جان انداز ہر وقت عشاق کی منتظر رہتی ہیں۔

(۵)

چہری طرز ڈکھاون اکھیاں　　زلفاں تیل پھلیل دیاں نکھیاں
گھتدیاں جی جنجال بھلا یار وے　　زور رے رگ رگ نوں ڈنگدیاں

حل لغات:۔ چہری:۔ جا ہری، پر دالقہ، پرکیف، لذت آفرین۔ پھلیل:۔ پھولوں کی خوشبو، عطر۔ نکھیاں:۔ نکھی ہوئی معطر

خوشبو لگائی ہوئی۔

ترجمہ:۔ آنکھیں ہردم عجیب انداز دکھاتی ہیں اور عطر و تیل سے معطر زلفیں دلوں کو جنجال میں پھنسا دیتی ہیں اور سانپ بن کر رگ رگ کو زبردستی ڈنگ مارتی ہیں۔

(۶) عشق فرید کشالے گھلّے آس اُمید تسلّے بھلّے

کوڑا وہم خیال بھلایا ڈٹھڑیاں پیتاں ول سنگدیاں

حل لغات:۔ گھلّے:۔ بھیجے، ارسال کئے، تحفے بھیجے۔

ترجمہ:۔ اے فرید عشق نے مشکلات کے تحفے بھیجے ہیں، اور وصل کے بڑے بڑے تسلّے اور اُمیدیں دلائی ہیں، یہ سب جھوٹے وہم و خیال ہیں، میں نے سنگدل محبوب کی پیت ـــــ اور وفا کو دیکھ لیا ہے۔

کافی نمبر ۱۲۴

(۱)

عشق بُھلایاں کُل طاعاتاں

حل لغات:۔ طاعاتاں:۔ جمع طاعت، بندگی، عبادت، زہد و تقویٰ۔

ترجمہ:۔ عشق نے تمام زہد و تقویٰ کو بُھلا دیا ہے ؎

ہر کجا سلطان عشق آمد نہ ماند قوتِ بازوو تقویٰ را محل،

(۲) اے گھر میرا سکھ مندر معمور خفی دے اندر،

جتھ بحر محیط دا بندر اوتھ ہر جنسوں ملن سوغاتاں

حل لغات:۔ اے:۔ حرف اشارہ، یہ۔ سُکھ مندر:۔ مقام آسائش، آرام گاہ۔ معمور:۔ تعمیر شدہ، بنایا ہوا۔ خفی:۔ ایک لطیفہ ہے چھ لطائف میں سے۔ بحر محیط:۔ سمندر، دریائے بے پایاں۔ بندر:۔ کنارہ کی فرودگاہ بندرگاہ۔

ترجمہ:۔ میرا گھر (مقام قلب) سکھ کا مندر ہے جو لطیفہ خفی کے اندر معمور ہے، اسی قلب کو بحر محیط کا (دریائے بے پایاں عالم) بندرگاہ کہتے ہیں، اور یہیں ہر جنس کی سوغاتیں اور تحائف ملتے ہیں، حضرت نے اس بند میں دل کی وسعت اور اُس کے سینے کے اندر مقام خفا میں موجودگی، اور تمام عالم کائنات کے مناظر سے متاثر ہونے کے حالات کو واضح فرمایا ہے۔

(۳)

آئی حال مقام دی واری تھئی رفع حجب یکباری
گئی زہد عبادت ساری حج زکواتاں صوم صلواتاں

حل لغات:۔ مقام حال:۔ لذتِ ذکر و فکر میں محویت اور حالت وجد طاری ہوتی ہے۔ رفع:۔ دور۔ حجب:۔ جمع حجاب کی پردہ ہائے پندار۔

ترجمہ:۔ اس بند میں حضرت اپنے حال اور وجد کا ذکر فرماتے ہیں، جب میری منزل مقام حال تک پہونچی، تو تمام حجاب رفع ہو گئے، حتیٰ کہ محویت کا یہ عالم طاری ہوا جسمیں حج زکواۃ صوم صلواۃ جیسی فرض عبادات بھی معاف ہو جاتی ہیں

(۴)

تھئی نصرت فتح فتوحی سب سرّی قلبی روحی
گئی ظلمت نور صبوحی کیتیاں جسم عجب پربھاتاں

حل لغات:۔ نصرت:۔ امداد، مدارج ریاضت کا ایک مقام ہے۔ فتح:۔ فتوح الغیب، غیب کی باتوں پر اطلاع حاصل کرنا

ستری، قلبی، روحی :- یہ تینوں بھی علیحدہ علیحدہ منازل ریاضت ہیں۔ ظلمت :- تاریکی، اندھیری۔ نور صبوحی :- صبح کا نور۔ پربھات :- صبح، چاندنا، نور افشانی

ترجمہ :- ریاضت و مجاہدہ میں جب فتوح الغیب کا مرتبہ حاصل ہوا، تمام مراحل سری، قلبی اور روحی میں کامیابی ہوئی، اور جسم میں جہاں شب تاریک چھائی ہوئی تھی، انوار تجلیات نے روز روشن کر دیا۔

(۵)

سر انہد طبل شہانہ خوش مطرب تان ترانہ
گیا نفل نماز دوگانہ وسریاں ڈوڈے ترے چار رکعتاں

حل لغات :- سر :- راز۔ انہد :- دیکھو حل کافی ۳۔ طبل شہانہ :- بادشاہی نقارہ مطرب :- گویا، گانے والا، قوال، رکعتاں :- جمع رکعت کی، نماز کا ایک حصہ جس میں قیام رکوع اور سجدے شامل ہیں۔

ترجمہ :- اس مرحلہ میں پہونچکر جب آپ انہد کے عمل میں کامیاب ہوئے اور سماع کی محویت اور مستی طاری ہوئی، تو اس کا بیان فرماتے ہیں کہ انہد کا راز شاہی نقارہ کی طرح بج بج کر منکشف ہوا، اور قوال کے کیف اور تان اور ترانے سے محویت اور وجد کی نوبت آئی، اس وقت نفل نماز دوگانہ کا ہوش جاتا رہا، اور نماز کی دو تین چار رکعتیں بھی فراموش ہوگئیں۔

(۶)

گر بات بتائی پوری، طیفوری تے منصوری
تھئی فاش تجلی طوری ہر جا ایمن تے میقاتاں

حل لغات :- طیفوری :- حضرت بایزید بسطامی کے مشرب اور مسلک کو طیفوری کہتے ہیں اور حسین بن منصور حلاج کے مذہب کو منصوری سے موسوم کیا ہے۔ فاش :- ظاہر، منکشف۔ تجلی طوری :- کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو حقیقت واضح ہوئی تھی اور جس کا بیان آیت فلما تجلی ربہ للجبل میں ہے۔ ایمن :- اس وادی کا نام ہے جس میں کوہ طور

واقع ہے۔ میقاتاں :۔ جمع میقات کی وہ مقرر اوقات جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلیمی حاصل ہوتا تھا۔

ترجمہ :۔ مرشد نے پورے پورے اسرار طیفوری اور منصوری سے آگاہ فرمادیا، اور تجلی طور کی حقیقت منکشف ہوگئی، اب یہ عالم ہے کہ ہر جگہ وادی ایمن اور ہر وقت میقات حضوری ہوگیا ہے ؎

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار　　جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

(۷)

اے وجدانی شطحاتاں　　ہن وحدت دیاں آیاتاں
کر طمس دلیں سطواتاں　　کر دا ظاہر اے کلماتاں

حل لغات :۔ وجدانی شطحاتاں :۔ حالت وجد و سکر میں جو بے اختیارانہ کلمات خلاف شرع موہنہ سے نکل جاتے ہیں آیاتاں :۔ جمع آیت کی نشانیاں، علامات۔ طمس[۱] :۔ مراد قطع کرنا، مٹانا ع[۱] اس شعر میں تیسرے مصرعہ میں لفظ طمث ث کے ساتھ غلط ہے کیونکہ طمث کا معنے خون حیض جو اس جگہ بالکل غیر موزوں ہے غالباً لفظ طمس سین کے ساتھ ہوگا طمس کا معنے مٹانا ہے سطوات :۔ اگر سطوت کی جمع سمجھا جاوے تو اسکے معنے ابدیہ اس طرح اس شعر کا مطلب ہوسکتا ہے۔ ع[۲] طمس :۔ ذہاب و گذاشتن، رسوم و عادات است بالکلیہ در صفات حق تعالیٰ و ایں انتہائے مرتبہ است از لطائف و کشف و منتخب"۔ غیاث اللغات ع[۳] جس وقت ایک درویش لی مع اللہ وقت کے عالم کیف و وجد میں ہو تو اسکا فعل و قول اُس کے اختیار سے باہر سمجھا جاتا ہے، اس حالت میں جو کچھ اُسکے منہ سے نکلتا ہے، وہ فنائی اللہ کے درجہ کو ظاہر کرتا ہے، اور ان الفاظ میں نور حقیقی کی جھلک یا آثار معلوم ہوتے ہیں، اس طرح باری تعالےٰ اپنے جلال و جمال و سطوات الم یزل کا عکس ڈال کر وہ کلمات اُس مجذوب کے مُنہ سے ظاہر کراتے ہیں۔ سطواتاں :۔ جمع سطوت کی معنی انانیت کو مٹادیا۔

ترجمہ :۔ وجد و حال کی وہ منزل آگئی، جس میں شطحات بے اختیارانہ باتیں موہنہ سے نکلتی ہیں، یہی وحدت وجود کے تصور میں محویت کی علامت ہے، اور اسی سے اسرار مخفی کے کلمات ظاہر ہوتے ہیں۔

[۱] طمس :۔ از فنا کلی در بقا آمدن سالرب رب وان تنزل والعبد عبد وان ترقیٰ ۔ دریں مقام بقا دست میدہد و در محویت ہم در فنا کلی کہ در احدیت ذاتیہ عارف را حاصل میشود آنجا طمس حقیقی از ہمہ صفات و اضافات و لغوت و قیود واقع میگردد (اشارات فریدی حصہ چہارم)

(۸)

کُل اُوڈھ گئے فتن زلازل بھج پئے اغلال سلاسل
دِل ہِک پاسے تھئی شاغل بھ درکاتاں تے درجاتاں

حل لغات:۔ فتن:۔ جمع فتنہ کی، شکوک کے جھگڑے۔ زلازل:۔ جمع زلزلہ کی، شبہات کے۔ بھج پئے:۔ ٹوٹ گئے شکستہ ہو گئے، اغلال وسلاسل:۔ زنجیریں، گٹ ہتھکڑیاں اور جولان، پابندی مذہب اور رسوم کے حدود۔ درجات:۔ جمع درجہ کی، یعنے ثواب وترقی کی منزل، درجات جنت۔ درکات:۔ جمع درکہ کی، درکات، حضرۃ، اور مخدع قرب الٰہیہ کے مقامات ہیں جو درجہ بدرجہ ولیوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ ....

....

ترجمہ:۔ اس مرحلہ اعلیٰ پر تمام اشتباہات اور شکوک رفع ہو گئے اور مذہبی پابندیوں کی زنجیریں ٹوٹ گئیں، دل مختلف مصروفیتوں سے ہٹ کر صرف ایک ہی طرف مشغول ہو گیا، اور اب منازل فقر سے بھی دل مستغنی ہے۔

(۹)

تھئے بھاگ فریدؔ بھلیرے دل دلبر لائے دیرے
آکان دوارے میرے بنسی جوڑ سنایاں گھاتاں

حل لغات:۔ کان:۔ سنسکرت لفظ ہے بمعنی، کرشن جی، یہاں پر مراد حسن حقیقی ہے۔ دوارے:۔ مسکن، گھر، مراد دل، بنسی:۔ نے، بنسری۔ گھاتاں:۔ اعلیٰ منزل کی گتیں، انتہائی کمال کے راگ۔

ترجمہ:۔ حسن حقیقی نے دل کو منور کر دیا اور اس نے نئے اعلیٰ قسم کے راگ الاپے، محبوب ازل نے دل میں جلوہ فرمایا اور یہ سب کچھ فریدؔ کی خوش قسمتی سے حاصل ہوا۔

کافی نمبر ۱۲۵

(۱)

گذریا وقت گوندھاون دھڑیاں وسریا ہار سنگار اساہاں
روگ کروپ کشالے ہر دم درد وں نالہ زار اساہاں

حل لغات:۔ گندھاون دھڑیاں:۔ سر کے بال گندھوانے۔ روگ کروپ:۔ رنج و محن، درد و الم۔ اساہاں:۔ ہمارے لئے، ہم کو۔

ترجمہ:۔ عیش و آرام کا وقت بس ہو چکا، بال گندھانے اور ہار سنگار کے زمانے بیت گئے، اب تو رنج و مصائب کا وقت آ گیا، اور ہر دم آہ و زاری سے ہماری حالت خراب ہو رہی ہے۔

(۲)

سرمہ پاون سرخی لاون، بینسر بول تے مانگھ بناون
سہجوں پھلوں سہرے پاون سبھ کجھ تھیا بیکار اساہاں

حل لغات:۔ سہجوں:۔ بآسانی، خوشی خوشی سے۔ پھلوں سہرے پاون:۔ پھولوں کی بدھیاں پہننا، سہرے پہننا۔

ترجمہ:۔ سرمہ لگانا، سرخی کرنا، بینسر بولے پہننا، مانگ نکالنا، پھولوں کے سہرے پہننے کے تمام خوشی کے اسباب ہمارے لئے بیکار ہو گئے ہیں۔

(۳)

تن من چھیڑی سانگ غماندی جان جگر وچ چوک ڈوکھاندی

دلڑی سُولیں کیتی ماندی سینے سوسو خار اساہاں

حل لغات، چھیڑی، چُھبی، سانگ، بھالا، نیزہ، تیر کی انی۔ چوک، خلش۔ ماندی، کوفتہ، زار و نزار

ترجمہ، سنانِ غم کی انی تن بدن میں چبھ گئی اور جان و جگر میں دکھوں کی خلش پیدا ہوئی، دل کو ہجوم درد نے زار و نزار کر دیا، اور ہمارے سینے میں سوسو خار (کانٹے) چبھ رہے ہیں۔

(۴)

ہسن کھلن کجھ یاد نہ آوے روندیں کھپدیں عمر نبھاوے

جند جوکھ جوکھ لکھ رنج اوٹھاوے ڈوکھڑے تار و تار اساہاں

حل لغات، ہسن کھلن، ہنسنا کھیلنا، کھیل کود، بازی و ظرافت۔ جوکھ جوکھ، گھل گھل کر، زار زار ہو کر۔

ترجمہ، ہنسنے اور کھیلنے کی باتیں یاد سے جاتی رہیں اب تو رونے اور جزع فزع کرنے میں عمر گذر رہی ہے، اور جانِ حزیں گھل گھل کر لاکھ طرح کے رنج برداشت کر رہی ہے، دوکھوں کا دریا چڑھا ہوا، اور پانی سر سے گذر گیا ہے

(۵)

پیت پنل دی رگ رگ گھیریم یار اغیار کنوں مونہہ پھیریم

جھور جھورائے جُڑ جُڑ ویڑھیم چھٹ گیا کل کم کار اساہاں

حل لغات، گھیریم، مجھے گھیر لیا ہے، احاطہ کر لیا ہے، چاروں طرف سے چھا گئی ہے۔ مونہہ پھیریم، توجہ ہٹا لی، رُخ گردانی کر لی۔ جُڑ جُڑ ویڑھیم، اچھی طرح لپیٹ لیا ہے، قابو کر لیا ہے۔

ترجمہ، محبوب کا عشق تمام رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے، اب تو یار و اغیار سب سے بیزار ہو گئے، رات دن مشکلات اور ہجوم افکار نے لپیٹ کر قابو کر لیا ہے، یہاں تک کہ کل کار و بار ہم سے چھوٹ گئے ہیں۔

(۶)

یار فرید نہ آیم ویڑھے
ٹو کاں کر دے کھیڑے بھیڑے
سوہنے کیتے سخت نکھیڑے
تول تتی تھئی دار اساہاں

حل لغات:۔ ویڑھے:۔ صحن خانہ، گھر۔ کھیڑے:۔ ہیر کے سسرال کی ذات کھیڑے ہے یہاں مراد رقیب، دشمن نکھیڑے جدائی، علیحدگی۔ تول:۔ رضائی، دار:۔ سولی۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب دلنواز ابھی تک نہیں آیا، اب تو دشمن نا ہنجار بھی مخول کرتے ہیں، یہ اُسی خوبرو محبوب کی جدائی اور بے التفاتی کا نتیجہ ہے، کہ میرے لئے بستر آسائش بھی دار و رسن ہو گیا ہے، اور رضائی پھانسی کا تختہ معلوم ہوتی ہے۔

کافی نمبر ۱۲۶

(۱)

کلھڑی رول ولھیر گیوں
یار ولا ہوئے ہوئے واگاں

حل لغات:۔ واگاں ولا:۔ باگ پھیرے، عنان توجہ دوسری طرف پھیرے یعنے ادھر پھیرے ہوئے ہوئے:۔ ابھی جلدی جلدی

ترجمہ:۔ اے دوست دوسری طرف توجہ کر کے مجھے اکیلا رلا گئے ہو اور ولھیر چلے گئے ہو، جلدی واپس آؤ، اور باگیں پھیر کر ادھر کا رُخ کرو۔

(۲)

روہ جبلڑے اوکھڑے
ڈو کھڑے تھلڑے جھاگاں

حل لغات:۔ اوکھڑے:۔ اوکھے مشکل، دشوار گذار۔ جھاگاں:۔ جھاگنا، جھیلنا، پانی میں سے گذرنا عبور کرنا
ترجمہ:۔ دشوار گذار کوہ وصحرا کو اور پانی کے گھاتوں کو بہت مشکل سے طے کر رہی ہوں۔

(۳)

قدم قدم تے ڈھے پوواں دلڑی لگڑیاں لاگاں

حل لغات:۔ ڈھے ڈھے پوواں:۔ گر پڑتی ہوں۔ لاگاں لگڑیاں:۔ محاورہ ہے، تعلق ہونا، محبت کا پیدا ہونا۔
ترجمہ:۔ میرے دل میں تمہاری محبت نے اثر کیا ہوا ہے، اسی مستی کے باعث قدم قدم پر گر پڑتی ہوں محبت نے زار و نزار کر دیا ہے

(۴)

روہی وُٹھڑی گھا تھئے مٹڑیں لگڑیاں جاگاں

حل لغات:۔ وُٹھڑی:۔ بارش سے سرسبز ہوئی۔ گھا۔ گیاہ، گھاس مٹڑیں:۔ مٹکے، دودھ بلونے کے برتن۔ جاگ کی جمع جاگاں:۔ جاگ اُس دہی یا چھاچھ کو کہتے ہیں جو دودھ کو دہی بناتے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، کھٹا ترشی
ترجمہ:۔ ریگستان میں بارش ہوگئی ہے، سماں پر لطف ہے، گھاس بکثرت پیدا ہو گئے ہیں۔ اسلئے مویشی بہت دودھ دیتے ہیں اور گھر گھر میں چھاچھ بلونے کے مٹکے تیار ہیں۔

(۵)

گائیں ہنس سوائیاں سے سے چرن کوراگاں

حل لغات:۔ سُوائیاں:۔ بیائی ہوئی، دودھ دینے والی۔ کوراگاں:۔ دودھ نہ دینے والی۔
ترجمہ:۔ صدہا گائیں دودھ والی اور دودھ نہ دینے والی چر رہی ہیں، اور ریگستان میں ایک پر لطف نظارہ ہے۔

(۶)

سندھڑی ڈوکھڑے گھاٹڑے روہی ملڑے بھاگاں

حل لغات:۔ سندھڑی:۔ سندھ کی تصغیر، سندھ اُس علاقہ کو کہتے ہیں، جو دریائے سندھ کے قریب ہو۔ روہی:۔ اُس علاقہ کو کہتے ہیں جو دریا سے بہت دور ریگستان ہو۔ گھاڑھے:۔ گھنے۔

ترجمہ:۔ درد دکھ اب سب سندھ کی طرف ہیں، روہی تو خوش قسمتی نے گھیر لی ہے۔

(۷)

لانے پھوگ پھولاریے رل مل چاروں ڈاگاں

حل لغات:۔ لانے، پھوگ، پھولاری:۔ یہ سب ریگستان کے پودے ہیں۔ چاروں:۔ چرائیں۔ ڈاگاں:۔ گلے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب اب روہی میں لانے، پھوگ اور پھولاڑی عام ہے آؤ مل کر مویشیوں کے گلے چرائیں، اور اس بہار کا لطف اوٹھائیں۔

(۸)

ڈیہاں ڈوڑے ڈوراپڑے راتیں روندیں جاگاں

حل لغات:۔ ڈوڑے:۔ دوگنے۔ ڈوراپڑے:۔ تکالیف

ترجمہ:۔ فراق دوست میں دن دوگنے عذاب دردمیں اور رات رو رو کر گریہ وزاری میں جاگنے سے بسر ہوتی ہے نہ دن کو چین ہے، نہ رات کو آرام ہے

دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی عمر کٹنے پر کٹی پر کیا خواری سے کٹی

(۹)

سینگیاں سرتیاں مل ملا سرخیاں کجل مساگاں

حل لغات:۔ مل ملا:۔ مل جل کر۔ اکٹھی ہو کر

ترجمہ:۔ اک میں ہی ہجرزدہ ہوں، ورنہ ہم عمر سہیلیاں تو سب ملکر خوشیاں منا رہی ہیں سرخی کاجل مسیاں ملکے ہارسنگار کر رہی ہیں

(۱۰)

میلے ویس سہانودے پھیری کنڈھ سہاگاں

حل لغات:- ویس:- لباس، پھیری کنڈھ:- پشت پھیرلی، واپس گئے۔
ترجمہ:- میں میلے کچیلے کپڑے پہن رہی ہوں، مجھ سے تو سہاگ اور خوشی نے مونہہ پھیر لیا ہے۔

(۱۱)

درد فرید اوجاڑیا ڈوکھڑے ڈتم ڈوہاگاں

حل لغات:- ڈوہاگاں:- ڈوہاگ۔ سہاگ کی ضد ہے، جو بدبختی، رنڈاپا، مصیبت کے معنی میں آتا ہے۔
ترجمہ:- درد فراق نے فرید کو تباہ کر دیا ہے، اور رنج وغم نے مجھے بدقسمت بنا دیا ہے۔

کافی نمبر ۱۲۷

(۱)

گوڑھیاں اکھیاں سدا متوالیاں رت پیون کان اوباہلیاں

حل لغات:- گوڑھیاں:- سُرخ، لال۔ سدا:- ہمیشہ۔ متوالیاں:- متوالی، مست، مخمور۔ اوباہلیاں:- جلد باز، تعجیل کرنے والی۔
ترجمہ:- محبوب کی سدا مخمور اور سرخ آنکھیں عاشق کا لہو پینے کی مشتاق ہیں اور اس کام کیلئے جلدی کرنے والی ہیں

(۲)

تن من نپھ قید کریندیاں رگ رگ وچ پیچ اڑیندیاں

ایہے زلفاں لڑی کالیاں

حل لغات:۔ بنھ بنھ:۔ باندھ باندھ کر۔ وگ وگ:۔ جلدی جلدی، بیدھڑک۔ اڑیندیاں:۔ اڑاتی ہیں، اٹکا دیتی ہیں دِلڑی کالیاں:۔ کالی دل والی، سیہ دل۔

ترجمہ:۔ محبوب کی سیہ دل زلفیں بن سنور کر عاشق کے تن من (جان و دل) کو قید کرتی ہیں، اور دوڑ بھاگ کر عاشق کے رگ رگ میں پیچ اڑا دیتی ہیں، یعنے تن من باندھ کر قہر کرتی ہیں اور رگ رگ میں جلدی جلدی بیدھڑک پیچ اڑا دیتی ہیں۔

(۳)

جان جگر وچ پاون داماں عشوے غمزے ناز خراماں
واہ نازک ریتیاں چالیاں

حل لغات:۔ داماں:۔ جمع دام کی جال۔ ریتیاں:۔ ریت کی جمع، رسم، طریق۔

ترجمہ:۔ محبوب کی نازک چالیں، عشوے، غمزے (ناز و ادائیں)، اور خرام ناز کیا ہی عجیب ہیں کہ عاشق کے جان و دل میں جال پھیلا کر اسکو گرفتار کرنے (پھنسانے) کی کوشش کرتی ہیں۔

(۴)

کرن نہ ٹالے موہن مالے بینسر بول اتے کٹمالے
کیا پھلوالے کیا والیاں

حل لغات:۔ موہن مالے:۔ مشہور زیور موہن مالا، گلے میں پہننے کا زیور۔ بینسر، بول، کٹمالا، پھلوالا اور بالیاں سب زیوروں کے نام ہیں، جو ناک، گلے اور کانوں میں پہنے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب کے زیور، موہن مالا، بینسر، بولے، کٹمالے، پھلوالے اور بالیاں عاشق کو مسحور کرنے سے کبھی

نہیں چوکتی، اور نہیں ٹلتیں۔

(۴)

سارِم دلڑی ڈُکھڑیں کُٹھڑی جِندڑی لُٹڑی سُکھڑیں کُھٹڑی

بیاں اکھیاں درد وِل آلیاں

حل لغات:۔ ڈُکھڑیں کُٹھڑی:۔ دردزدہ دُکھوں کی ماری ہوئی، قتل شدہ۔ سُکھڑیں:۔ سُکھ۔ کُھٹڑی:۔ کُھٹی ہوئی، ختم شدہ، جس میں سُکھ ختم ہو چکے ہیں۔ آلیاں:۔ تازہ، زخمی، پُرآشوب۔

ترجمہ:۔ ایک تو دِل کشتہ درد مجھے جلا رہا ہے، دوسرا تن بدن کے آرام و آسائش پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اور سُکھ ختم ہو گئے ہیں اس پر طرّہ یہ کہ آنکھیں جو دیکھنے کے لئے باقی رہ گئی تھیں وہ بھی پُرآشوب ہو گئی ہیں اور تازہ زخموں کے باعث درد کر رہی ہیں۔

(۵)

گھولے کوچے شہر بزاراں سُوہن فرید نوں اُجڑیاں باراں

ڈِتیاں برہوں مُلک نکالیاں

حل لغات:۔ گھولے:۔ قربان کیئے، فدا کئے۔ سُوہن:۔ سُہاتی، بھاتی ہیں، اچھی لگتی ہیں۔ باراں:۔ جمع بار کی جنگل، ویرانہ۔ مُلک نکالیاں:۔ شہربدر کرنا، وطن سے نکال دینا، خارج البلد کرنا۔

ترجمہ:۔ فرید کو عشق نے وطن سے نکال دیا ہے، اور اب اُسے اُجڑے ہوئے ویرانے اور جنگل ہی پسند ہیں، اور اُس نے شہر و بازار کوچہ و برزن کو قربان کر دیا ہے، تیاگ دیا ہے، ترک کر دیا ہے۔

کافی نمبر ۱۲۸

(۱)

کون کرم نروار تیغ برہوں دی کٹھیاں کٹھیاں

حل لغات:- کون کرم نروار:- میری نروار، انصاف، عدالت، فیصلہ کون کرے کٹھیاں:- مذبوح ہوں، کشتہ ہوں۔
ترجمہ:- میں تو کشتہ تیغ محبت ہوں، میری عدالت کون کریگا، اور کس سے مجھے توقع انصاف ہو سکتی ہے۔

(۲)

انہد بین بجا من موہیس راول جوگی لٹیاں لٹیاں

حل لغات:- من موہیس:- میرا من موہ لیا ہے، دل فریفتہ کر لیا ہے۔ راول:- سپاہی معشوق لٹیاں:- لٹی ہوئی ہوں
ترجمہ:- میں تو راول جوگی محبوب کی لٹی ہوئی ہوں، جس نے انہد کی بین بجا کر میرا دل چھین لیا ہے۔

(۳)

راز حقیقی فاش ڈٹھوسے علم و عمل توں چھٹیاں چھٹیاں

حل لغات:- فاش:- برملا، ظاہر، کھلا ہوا، علانیہ۔ چھٹیاں:- چھوٹ چکی ہوں، آزاد ہو گئی ہوں
ترجمہ:- میں نے حقیقت کے راز کو علانیہ ظاہر دیکھ لیا ہے اور اب ایسی منزل پر پہونچ گئی ہوں، جہاں علم و عمل دونوں کی باز پرس نہیں ہوتی، اور علم و عمل کی تکلیف سے آزاد ہو گئی ہوں۔

(۴)

عشق نہیں ہے آگ غضب دی دہانہہ کریندی ہٹیاں ہٹیاں

حل لغات:۔ دھانہہ:۔ فریاد وشیون، آہ وزاری۔ ہٹیاں:۔ ہٹی ہاں، تھک گئی ہوں، بے تاب ہوگئی ہوں۔
ترجمہ:۔ عشق غضب کی آگ ہے، جس نے جلادیا ہے، میں تو فریاد کرتی کرتی تھک اور ہار گئی ہوں۔

(۵)

کلہڑی چھڈ کے کیچ سدھایوں اکھیں ملیندی اُٹھیاں اُٹھیاں

حل لغات:۔ اکھیں ملیندی:۔ آنکھیں ملتی ہوئی۔ مسلتی ہوئی
ترجمہ:۔ اے محبوب پنل، تو مجھے اکیلی چھوڑ کر کیچ چلا گیا، اور میں نیند سے آنکھیں ملتی ہوئی اُٹھی ہوں یعنے جاگی ہوں اور تجھے تلاش کرتی ہوں۔

(۶)

جام زہر دے ظلم قہر دے درد پلیندا گھٹیاں گھٹیاں

حل لغات:۔ گھٹیاں:۔ گھونٹ گھونٹ کرکے، جرعہ جرعہ کرکے پلاتا ہے۔
ترجمہ:۔ درد عشق مجھے سخت قاتل زہر کے پیالے بھر کر جرعہ جرعہ پلاتا ہے اکدم نہیں پلاتا کہ جلدی جان چھوٹے، لیکن وہ زیادہ دیر تک ابتلا میں رکھنا چاہتا ہے اور جرعہ جرعہ کرکے جام زہر پلاتا ہے۔

(۷)

عشق فرید نہیں اَج کل دا روز ازل دی مُٹھیاں مُٹھیاں

حل لغات:۔ مُٹھیاں:۔ مُٹھی ہاں کا مخفف، میں مُٹھی ہاں، برباد ہوں۔
ترجمہ:۔ اے فرید، یہ عشق ومحبت آج کل کا تازہ روگ نہیں، میں تو اس میں روز ازل سے مبتلا ہوں۔

کافی نمبر ۱۲۹

(۱)

گھاٹے عشق دے گھاٹے چاتے ہیں تا بھی چُم سر اکھیاں چاتے ہیں

حل لغات:- گھاٹے:- جمع گھاٹا کی، نقصان ٹوٹا خسارہ۔ چم:- چوم کر، بوسہ دیکر، احترام کر کے، عزت کے ساتھ۔

ترجمہ:- مَیں نے عشق کے خساروں کو دیدہ و دانستہ چوم کر عزت کے ساتھ سر آنکھوں پر اُٹھا لیا ہے۔

(۲)

کھوٹا نینہ انوکھا ویری ہے مونہہ دھُوڑ مٹی سر کیری ہے

ڈُوکھاں سُول لاں لڑی گھیری ہے پلّو سول کُپتڑے پاتے ہیں

حل لغات:- مونہہ دھوڑ:- مونہہ پر غبار۔ سر کیری:- سر میں راکھ خاکستر۔ گھیری:- گھیر لی ہے، احاطہ کر لیا ہے۔ کُپتڑے:- ناہنجار، ناشائستہ، ناقابل اعتماد۔

ترجمہ:- عشق کھوٹا اور عجیب دشمن ہے، اس کے سبب سے مونہہ غبار آلود اور سر میں خاکستر ڈالے دیوانہ بنی ہُوئی ہوں اور درد و رنج نے دل کو گھیر لیا ہے اور محبت سے میں نے ناشائستہ سول درد ہی دامن میں ڈالے ہیں، یعنے حاصل کئے ہیں۔ اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں ملا

(۳)

سجّی رات سونجی تڑپھاندی ہے تتی تول سوتیں اگ لاندی ہے

ڈوکھی ڈُوسک ڈُوسک کُرلاندی ہے بُرے برہوں دے ساہ سونجاتے ہیں

حل لغات:۔ سچی رات:۔ تمام شب، رات بھر، ہر رات، تازہ شب۔ ڈوسک ڈوسک:۔ جوش گریہ کا گلوگیر ہونا، یہ لفظ اس جگہ بولا جاتا ہے جہاں روتے روتے سانس اُکھڑ جائے اور دم چڑھ جائے۔ سسکیاں بھر بھر کر۔

ترجمہ:۔ عاشق بدنصیب سونی، رات بھر تڑپتی رہتی ہے، تو شک بھی سونے نہیں دیتی اور آگ لگا دیتی ہے یہ دو دکھیا کراہ کراہ کر ہر وقت نزاری کرتی ہے، عشق کے بُرے نتیجے، بُرے سلوک میں نے پہچان لئے ہیں، لوگوں کیلئے رات آرام و راحت کا باعث ہے، میرے لئے شروع ہی سے بیقراری کا موجب ہو جاتی ہے۔

(۴)

بیوا ہی وہ وہ واہ میری،　　ہے ہو ہو عزت جاہ میری
سو نخواہ ہے تکیہ گاہ میری　　پاتی بیت توں ایہا براتے میں

حل لغات:۔ وہ وہ:۔ کلمات حیرت۔ ہو ہو:۔ کلمات تحقیر بدنامی فضیحت، رسوائی۔ برات:۔ خلعت، تحفہ۔

ترجمہ:۔ عاشق بیکس یعنے میری تعریف جائے پناہ لوگوں کی واہ واہ خندہ زنی ہے اور میری عزت و توقیر لوگوں کی ہو ہو کلمات تحقیر و رسوائی ہیں اور ویرانے میرا مسکن ہو گئے ہیں، بارگاہ عشق سے مجھے یہی خلعت ملی ہے۔

(۵)

لگی تانگ پنل دی سانگ جڈاں　　بھناں چوڑا اُجڑی مانگھ تڈاں
اللہ تقسیم وصل دا سانگ گڈاں　　سہرے سارے ہنے لاتھے میں

حل لغات:۔ بھناں:۔ توڑتی ہوں، توڑا۔ سانگ:۔ پہلے مصرع میں تیر اور نیزے کے معنی ہیں اور تیسرے مصرع میں باعث، ذریعہ ہے، اتفاق موقعہ۔ لاتھے:۔ اتار دیئے۔

ترجمہ:۔ جب سے محبوب پنل کی انتظار کا تیر پیوست جگر ہوا ہے چوڑا توڑ ڈالا ہے، اور مانگ اُجڑ گئی ہے، سہرے جلا دیئے ہیں اور زیور سب اتار ڈالے ہیں، کوئی وصل دوست کا ذریعہ پیدا کر دے۔

(۶)

نا باجھ ہے باجھ خواری دے ایہے حال تساڈڑی یاری دے

ڈو کھے گذرن ڈینہہ ازاری دے موٹھے نین کُللڑے لاتے میں

حل لغات:۔ باجھ:۔ پہلے باجھ کے معنی جائے پناہ، دوسرے باجھ کے معنی بغیر، سوائے، بجز کے ہیں، ازاری:۔ دردمند کللڑے:۔ بے ڈھنگے۔

ترجمہ:۔ خرابی اور خواری کے سوا مجھے کوئی جائے پناہ نہیں ملتی، اے محبوب آپ کی دوستی کی وجہ سے میرا یہ حال ہے کہ میرے دن نہایت تکلیف سے گذر رہے ہیں، عاشق بدقسمت یعنے میں بُرے عشق میں پھنسی ہوں

(۷)

گل زلف پنل دا پیچ پیوم ہتھ ہوت دے دلڑی ویچ ڈتم

سٹ سیجھ فرید بعید تھیوم ویساں تے کیچ نہ ہساں جائیں

حل لغات:۔ ویچ ڈتم:۔ میں نے بیچ دی، فروخت کردی۔ بعید تھیوم:۔ دور گئی، جا:۔ مسکن، گھر، ٹھکانہ، وطن۔

ترجمہ:۔ اے فرید، محبوب سے دور ہو کر میں نے سیج چھوڑ دی ہے اور گلے میں گیسوئے محبوب کا پیچ پڑا ہوا ہے، ہوت محبوب کے ہاتھ میں نے دل کو بیچ دیا ہے، اب تو ضرور کیچ (وطن محبوب) کی طرف چلی جاؤں گی، اور اپنے مسکن پر ہرگز نہ رہوں گی۔ اگر اس لفظ کو جاتے میں پڑھا جائے تو معنی یہ ہونگے کہ میں نے جان لیا ہے کہ کیچ چلی جاؤں گی

کافی نمبر ۱۳

(۱)

ماہی باجھ کللیّاں دلدار بغیر اولیّاں

حل لغات :۔ ماہی :۔ محبوب، دوست۔ کلّی :۔ ناکارہ۔ ادلی :۔ بے راہ۔ ادلیؔ اور کلّیؔ :۔ دونوں ہم معنی اور اکثر اکٹھے استعمال ہوتے ہیں، بے ڈھب، غیر موزوں کے معنوں میں بولے جاتے ہیں۔

ترجمہ :۔ دوست کے سوائے میں کسی کام کی نہیں، اُس کے سوا میرا کوئی کام اچھا نہیں رہا،

(۲)

ماہی جھوک لڈائی وینداؔ سانگ ہجر دے رلیاںؔ

حل لغات :۔ رلیاں :۔ میں شامل ہوئی ہوں۔

ترجمہ :۔ محبوب تو کوچ کئے جا رہا ہے، میں ہجر و فراق سہنے کے لئے اُسکے حلقہ محبت میں شامل ہوئی تھی۔

(۳)

ترس نہ آوے ہک تل تینوں سخت غماں وچ گلیاںؔ

حل لغات :۔ ہک تل :۔ تل کے برابر۔ ذرہ بھر

ترجمہ :۔ اے محبوب ! تجھے ذرہ بھر رحم نہیں آتا، میری حالت دیکھ میں غموں اور دردوں میں گھل گھل کر گل گئی، تباہ ہو گئی ہوں

(۴)

ویڑہا کھاوے انگن نہ بھاوے اگ فراق دی جلیاں

حل لغات :۔ ویڑہا، صحن خانہ۔ انگن :۔ گھر کی چار دیواری۔

ترجمہ :۔ میں ہجر کی آگ میں جل چکی ہوں، اب مجھے گھر کھاتا ہے اور انگن نہیں بھاتا۔

(۵)

شرم وِنجایم بھرم گنوایم رُلدی کوچے گلیاں

حل لغات:- بھرم:- عزت، توقیر۔
ترجمہ:- میں نے شرم وحیا کو بھلا دیا۔ اور بھرم گنوا دیا، اور اب گلی گلی کوچہ کوچہ میں آوارہ بھٹکتی پھرتی ہوں۔

(۶)

عشق فریدا ہوں ڈوکھ ڈیسیم　اج کل موئی موئی بھلیاں

حل لغات:- بھلیاں:- بھلی ہوں، اچھی ہوں، موئی:- مری ہوئی۔
ترجمہ:- اے فرید عشق ومحبت تو بہت دکھ دینگے، آجکل اگر میں مرجاتی، تو یہ میرے لئے اچھا ہوتا۔

کافی نمبر ۱۳۱

(۱)

آمل ماہی میں ماندی ہاں،
بے وس برہوں دی باندی ہاں

حل لغات:- ماندی:- بیمار، مضطرب، کوفتہ۔
ترجمہ:- اے دوست میں مضطرب اور بے اختیاری جذبات سے عشق کی بندھی ہوئی کنیز ہوں تو آ اور مجھے دیدار سے مشرف کر۔ تاکہ میری کلفت اور ماندگی کا علاج ہو۔

(۲)

عشق او یڑے دشمن ویڑھے　سس ننانّاں کرم بکھیڑے
امڑی جھڑ جھڑ لا دم جھیڑے　بابل ویر نہ بھاندی ہاں

حل لغات:۔ اویڑا:۔ بے ڈھب، ٹیڑھا نناناں:۔ جمع ننان کی، نند، خاوند کی بہن، ہمشیرۂ شوہر۔ امڑی:۔ ماں، والدہ
ویر:۔ بھائی۔ بابل:۔ باپ

ترجمہ:۔ ایک تو بے ڈھب عشق سے پالا پڑ گیا ہے دوسرا محلہ دشمن ہے، ساس اور نند مذاق کرتی ہیں، ماں زور لگا کر جھگڑے کرتی ہے، باپ اور بھائی تک کو میں نہیں بھاتی۔

(۳)

کھیڑے بھیڑے سخت ستاوِن   نیڑے وسدے مارن آوِن
سینگیاں ہِڑتیاں تہمت لاوِن   کلہڑی پئی کرلاندی ہاں

حل لغات:۔ کھیڑے:۔ رقیب، خاوند کے خاندان کے لوگ۔ نیڑے وسدے:۔ قریب رہنے والے، ہمسائے
کرلاندی ہاں:۔ کرلا رہی ہوں، کراہ رہی، فریاد و شیون کر رہی ہوں۔

ترجمہ:۔ کھیڑے بدخو سخت ستاتے ہیں، ہمسائے مجھے مارنے کو دوڑتے ہیں، مل کر کھیلنے والی سہیلیاں بھی تہمتیں اور الزام تراشتی ہیں، میں بالکل تنہا کراہ رہی ہوں۔

(۴)

سیجھ ہِڑیندی لمبے لیندی   گانے گہنے پھل نہ پہندی
تُول تلیندی چوڑ جلیندی   روندی تے غم کھاندی ہاں

حل لغات:۔ لمبے لیندی:۔ آگ لگاتی ہے۔

ترجمہ:۔ پھولوں کی سیج انگاروں کی طرح جلاتی ہے، پھول زیور اور سنگار پہننا میں نے ترک کر دیا ہے، توشک تل رہی ہے جلاتی ہے اور بازو کی چوڑ جھلس دیتی ہے میرے لئے روتے اور غم کھانے کا مشغلہ باقی رہ گیا ہے

(۵)

ڈو کھڑے پاتواں ننیہ نبھاواں   توں بِن کینوں کوک سناواں

تپدیں کھپدیں وقت ونجاواں ول ول جھوکاں جاندی ہاں

حل لغات:۔ کوک سناواں:۔ چیخ وپکار سناؤں، اپنی درد کی کہانی کہوں۔

ترجمہ:۔ مصائب سہتی ہوں، مگر محبت کو نباہ رہی ہوں، اے دوست! تیرے بغیر کس کو فریاد سناؤں، میرا وقت آگ میں جلتے ہوئے اور اضطراب میں کراہتے ہوئے گذر رہا ہے اور بار بار یار کے مسکن کی طرف دیوانہ وار جاتی ہوں

(۶)

مولیٰ جھوکاں پھیر وسیسی سارا روگ اندر دا ویسی
یار فرید انگن پوں پیسی، ڈیسم پاہنہ سراندیاں

حل لغات:۔ پھیر وسیسی:۔ پھر آباد کریگا۔ پاہنہ سراندی ڈیون:۔ محاورہ ہے، وصال یار نصیب ہونے اور محبوب کے التفات کرنے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ یقین ہے کہ خداوند تعالیٰ پھر یہ ویرانے آباد کریگا، اُس وقت دل کا تمام درد رفع ہوگا جب اے فرید یار پھر صحن خانہ میں قدم رنجہ فرمائے گا، اور میرے بازو پھر اس کا سرہانہ بنیں گے۔

کافی نمبر ۱۳۲

حضرت خواجہ اس کافی میں "کہ بچشمان دل مبیں جز دوست، ہر چہ بینی ہر آنکہ مظہر اوست" کی تفسیر فرماتے ہیں، اور ہمہ اوست کے اصحاب مسلک کے معتقدات کو واضح فرماتے ہیں

(۱)

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں میڈا دین وی توں ایمان وی توں

حل لغات:۔ میڈا:۔ میرا۔ وی:۔ بھی۔ نیز

ترجمہ:۔ اے محبوب دل نواز میرا سب کچھ تیری ذات سے وابستہ ہے، تو ہی میرا عشق ہے، تو ہی معشوق ہے تو ہی میرا مذہب و مسلک ہے، تیری ذات کی وابستگی سے میری کوئی چیز اور ہستی خالی نہیں ہے۔

(۲)

میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں میڈا قلب وی توں جند جان وی توں

حل لغات:۔ قلب:۔ دل۔ روح:۔ وہ لطیفہ جو صوفیائے کرام کے نزدیک عرفانی دنیا میں ترقی کے مراحل طے کرنے کے قابل خیال کیا گیا ہے، روح کے متعلق قرآن پاک کا یہ حکم قل الروح من امر ربی کافی اشارہ ہے۔

ترجمہ:۔ تو ہی میرے روح، جسم، دل و جان ہے۔

(۳)

میڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر مصحف تے قرآن وی توں

حل لغات:۔ مصحف:۔ صحیفہ، آسمانی کتاب، کلام الٰہی۔

ترجمہ:۔ میرا مرکز توجہ کعبہ، قبلہ، مسجد، منبر، مصحف اور قرآن تو ہی ہے، ہر وقت تیری ہی لو لگی ہوئی ہے۔

(۴)

میڈے فرض فریضے حج زکواتاں صوم صلوات اذان وی توں

حل لغات:۔ زکواۃ:۔ مال کا چالیسواں حصہ جو ہر مستطیع مسلمان سال بہ سال خیرات کیا کرتے ہیں اور یہ خیرات بطور فرض ہر مسلمان پر لازم ہے۔

ترجمہ:۔ میرے تمام ارکان مذہب فرائض حج، زکواۃ، صوم صلواۃ، اذان سب کچھ تو ہے۔

(۵)

میڈی زہد عبادت طاعت تقویٰ علم وی توں عرفان وی توں

حل لغات:۔ زہد:۔ پرہیزگاری۔ طاعت:۔ فرمانبرداری۔ تقویٰ:۔ بیم ورجا۔ عرفان:۔ معرفت، خداشناسی

ترجمہ:۔ اے مالک! میری تمام نکوکاری، عبادت، فرمانبرداری، پرہیزگاری، علم عرفان کا مرکز تو ہی ہے۔ اِنَّ صلوٰتی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین کا ترجمہ ہے۔

(۶)

میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں میڈا ذوق وی توں وجدان وی توں

حل لغات:۔ فکر:۔ سوچنا، تدبر۔ ذوق:۔ لذت روحانی۔ وجدان:۔ کیف

ترجمہ:۔ میرے ذکر و فکر کا مرجع تو ہی ہے، اور تیری ہی ذات مقدس میرے ذوق و وجدان کا ذریعہ ہے۔

(۷)

میڈا سانول مٹھڑا شام سلونا من موہن جانان وی توں

حل لغات:۔ شام:۔ تکیہ گاہ، سہارا، جائے پناہ، سلونا:۔ نمکین، خوش ادا محبوب۔ ملیح

ترجمہ:۔ میرا ملیح سلونا، مٹھڑا، شیریں ادا، شام آسرا من موہن اور جانان بھی تو ہی ہے۔

(۸)

میڈا مرشد ہادی پیر طریقت شیخ حقائق دان وی توں

حل لغات:۔ مرشد:۔ صاحب ارشاد، ہدایت کرنے والا۔ طریقت:۔ روحانی منازل طے کرنے کیلئے بزرگوں نے اسلامی مساعی اور معروفیتوں کو شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کے مختلف درجے قائم کر رکھے ہیں یہ ان میں سے ایک ہے۔

ترجمہ:۔ میرا رہنما، ہادی، پیر طریقت، شیخ حقیقت آشنا تو ہی ہے۔

(۹)

میڈا آس اُمید تے کھٹیا وٹیا تکیہ مان تے تران وی توں

حل لغات:۔ کھٹیا وٹیا:۔ تمام عمر کا سرمایہ۔ مان:۔ غرور، مایۂ ناز۔ تراڑ:۔ وہ مطلوب جسکی خواہش و انتظار ہو یا ڈھارس، سہارا
ترجمہ:۔ میری تمام عمر گرانمایہ کا سرمایہ، میری جائے پناہ، میری عزت اور آسرا تیری ہی ذات مقدس سے ہے۔

(۱۰)

میڈا دھرم وی توں میڈا بھرم وی توں ۔۔۔ میڈا شرم وی توں میڈا شان وی توں

حل لغات:۔ دھرم:۔ مذہب، مسلک۔ بھرم:۔ عزت، ناموس۔
ترجمہ:۔ میری عزت، میرا شرم بھرم، ناموس اور شان و شوکت سب کچھ تیری ہی بزرگ ذات اقدس ہے۔

(۱۱)

میڈا ڈکھ سکھ رووݨ کھلݨ وی توں ۔۔۔ میڈا درد وی توں درمان وی توں

حل لغات:۔ درماں:۔ علاج، مداوا، دوائی۔
ترجمہ:۔ میرا آرام اور تکلیف، باعث خوشی، موجب افسوس و گریہ، درد و علاج صرف تیری ہی ذات سے وابستہ ہے

(۱۲)

میڈا خوشیاں دا اسباب وی توں ۔۔۔ میڈے سولاں دا سامان وی توں

حل لغات:۔ اسباب:۔ جمع سبب، باعث، وجہ، علت۔
ترجمہ:۔ میری تمام خوشیوں کا باعث تیری ہی ذات پاک ہے، اور رنج و تعب، درد و الم کا علاج بھی تیرے ہی رحم و کرم پر منحصر ہے۔

(۱۳)

میڈا حسن تے بھاگ سہاگ وی توں ۔۔۔ میڈا بخت تے نام و نشان وی توں

حل لغات: حسُن۔ خوبی۔ بھاگ۔ بخت، قسمت، خوش نصیبی۔ سہاگ۔ خوشی، عروسی کی مسرتیں۔
ترجمہ: میری خوبیاں، بخت، مسرت عروسی، قسمت، نام و نشان سب تیری ذات عالی سے وابستہ ہے۔

(۱۴)

میڈا ڈیکھن بھالن جاچن جوچن سمجھن جان سنجان وی توں

حل لغات: جاچن جوچن۔ پرکھنا، معلوم کرنا، اندازہ کرنا۔ جان سنجان۔ جان پہچان، واقفیت
ترجمہ: میری جان پہچان، دیکھ بھال، جانچ اور علم کی تمام طاقتیں تیرے ہی مصدر گرامی سے وابستہ ہیں۔

(۱۵)

میڈے ٹھڈڑے ساہ تے موجھ موجھاری ہنجھوں دے طوفان وی توں

حل لغات: ٹھڈڑے ساہ۔ ٹھنڈے سانس، آہ سرد۔ موجھ موجھاری۔ اداسی، گھبراہٹ۔ ہنجھوں۔ آنسو، اشک۔
ترجمہ: میری سرد آہیں، اُداسی اور گریہ وزاری اور آنسوؤں کے طوفان سب تیرے واسطے ہیں۔

(۱۶)

میڈے تلک تلولے سیندھاں مانگھاں ناز نہورے تان وی توں

حل لغات: تلک۔ وہ نشان جو ہندو مذہبی رسوم کے سلسلہ میں سیندور وغیرہ سے ماتھے پر لگاتے ہیں۔ سیندھ مانگھ دونو ہم معنی مانگ۔ تان۔ تکیہ، تولا، آسرا، سہارا۔
ترجمہ: میری تمام اسباب آرائش تلک، تل، سیندھ، مانگیں، ناز و انداز اور آسرے صرف تیری ذات پر منحصر ہیں۔

(۱۷)

میڈی مہندی کجل مساگ وی توں میڈی سرخی بیڑا پان وی توں

حل لغات:۔ مساگ:۔ درخت اخروٹ کا چھلکا جس کو عورتیں دانتوں کی صفائی اور رنگینی کیلئے استعمال کرتی ہیں۔

ترجمہ:۔ میری مہندی، کاجل، مسی، مساگ، سرخی، پان سب تیرے ہی فیض و التفات کا نتیجہ ہیں۔

(۱۸)

میڈی وحشت جوش جنون وی توں میڈا گریہ آہ و فغان وی توں

حل لغات:۔ جوش جنوں:۔ دیوانگی کا جذبہ

ترجمہ:۔ اے محبوب حقیقی، میری وحشت، جوش دیوانگی، آہ و فغاں، گریہ وزاری سب تیرے ہی لئے ہے۔

(۱۹)

میڈا شعر عروض قوافی توں میڈا بحر وی توں اوزان وی توں

حل لغات:۔ شعر:۔ بیت، نظم کا ایک ٹکڑا۔ عروض:۔ وہ علم جس سے شعر کہنے کی واقفیت اور طریقہ حاصل ہوتا ہے۔ قوافی:۔ جمع قافیہ کی ہر شعر کا وہ آخری لفظ جو ہم وزن غزل کے دوسرے شعروں میں بدلتا چلا جاتا ہے جیسے اسی کافی میں اوزان، طوفان، درماں وغیرہ ہیں۔ بحر:۔ وہ موزوں بنیاد جس کے مطابق صحیح شعر کہا جاتا ہے۔ اوزان:۔ جمع وزن کی، پیمانہ، اندازہ، شعروں کا صحیح پیمانہ و اندازہ۔

ترجمہ:۔ میرے تمام شعر و اشعار علم شاعری، قافیے بحر اور وزن سب کچھ تیرے ہی لئے ہے۔

(۲۰)

میڈا اول آخر اندر باہر ظاہر تے پنہان وی توں

حل لغات:۔ اول:۔ جو ہر ایک ابتداء سے پہلے ہو، صفت باری تعالیٰ، اس طرح آخر جو تمام انتہاؤں کے بعد ہو، ذات باقی جس کو کبھی فنا نہیں، مراد ذات باری تعالیٰ۔

ترجمہ:۔ توہی اول و آخر ہے، توہی اندر ہے، توہی باہر ہے، توہی ظاہر و باطن میں ہے، ہر جگہ تیرا ہی جلوہ ہے۔

(۲۱)

میڈا فردا تے دیروز وی توں الیوم وی توں الآن وی توں

حل لغات:- فردا:- کل، روز دیگر، آنے والا دن۔ دیروز:- گذرا ہوا دن، گذشتہ کل۔ الیوم:- آج۔ الآن:- ابھی، اس وقت

ترجمہ:- تیری ذات سے میرا امروز و فردا، آج کل اور آن، وقت وابستہ ہے۔

(۲۲)

میڈا بادل برکھا کھمنیاں گاجاں بارش تے باران وی توں

حل لغات:- برکھا:- بارش۔ کھمنیاں:- بجلیاں۔ گاجاں:- رعد، کڑک۔

ترجمہ:- اے ذات مقدس، ابر و باراں، برق و رعد، بارش مینہ، سب تیرے ہی فیض کے نشانات ہیں۔

(۲۳)

میڈا ملک ملہیر تے مارو تھلڑا روہی چولستان وی توں

حل لغات:- ملک ملہیر:- محبوب کا وطن۔ مارو تھلڑا:- وہ کف دست میدان ریگ جہاں سسی آوارہ و پریشان ہو کر جان بحق ہوئی تھی۔ روہی:- ریگستان۔ چولستان: ریگستان۔

ترجمہ:- اے پروردگار تو ہی ہمارا باغ بہشت تو ہی ہمارے معاد کا مالک، تو ہی ریگستان کا خالق ہے۔

(۲۴)

جے یار فریدؔ قبول کرے سرکار وی توں سلطان وی توں

(۲۵)

ناتاں کہتر کمتر احقر ادنیٰ لاشے لاامکان دی توں

حل لغات:۔ کہتر:۔ سب سے چھوٹا۔ احقر:حقیر، ذلیل۔ ادنےٰ:چھوٹے طبقہ کا، حقیر۔ لاشے:۔ جس پر کسی چیز کا اطلاق نہو سکے۔ بے مصرف، کچھ نہ، بے وجود

ترجمہ:۔ اے فریدؔ اگر محبوب قبول کرے، تو تمام جہان اور سب کارخانہ تیرے لئے ہے تو ہی سرکار اور تو ہی بادشاہ ہے، لیکن اگر دوست قبول نہ کرے، تو پھر سب سے کمتر، ذلیل، ادنےٰ، لاشی اور امکان سے گرا ہوا تو ہی ہوگا۔

کافی نمبر ۱۳۳

(۱)

میڈا یار گیا پردیس ڈوں وے میاں گانے گھنڈے کینویں پاواں ڑی ماواں

حل لغات:۔ ڈوں:۔ طرف، جانب، سمت۔ گانے، گھنڈے:۔ کا حل پہلے درج ہو چکا ہے۔ پاواں:۔ پہنوں۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب تو پردیس گیا ہوا ہے، میں سنگار کس طرح اور کس کے لئے کروں، گانے گھنڈے کیونکر پہنوں، میں تو مبتلائے ہجر و فراق ہوں۔ غم زدگی اور خوشی دو متضاد باتیں ہیں۔

(۲)

ساڑاں سیندھ تے مانگھ اوچاڑاں پوڈی نوں اگ لاتواں ڑی لاتواں

حل لغات:۔ پوڈی:۔ چوٹی، ریشم اون اور کلابتوں یا کناری کی بنی ہوئی ایک چیز جس سے سر کے بال گوندھ کر گت کو مضبوط اور خوبصورت بنایا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ ہجر محبوب میں سیندھ کو آگ لگاؤں گی، مانگ۔ کو اُجاڑ دوں گی، اور چوٹی کو آگ لگاتی ہوں۔

(۳)

بٹھ کجلا بٹھ سُرخیاں مہندیاں سُولیں سانگ نبھاواں ڑی نبھاواں

حل لغات:۔ سانگ:۔ سنگت، ساتھ۔

ترجمہ:۔ فراق زدہ کی سرخیاں، مہندیاں، کاجل سب چھوٹ گئے ہیں، مَیں تو درد و رنج کے ساتھ نبھا رہی ہوں۔

ف:۔ اکثر دیوانوں میں لفظ بٹھ سُرخیاں ہے، جس کے معنے یہ ہونگے کہ کاجل بھاڑ میں گیا اور بغیر سُرخی مہندی کے میں تو درد و غم کے ساتھ نبھا رہی ہوں۔

(۴)

سجڑی رات کراں فریاداں ڈیہاں وین ولاواں ڑی ولاواں

حل لغات:۔ سجڑی:۔ تازہ یعنے شروع شب، اس کے معنے تمام اور ساری رات بھی ہو سکتے ہیں۔

ترجمہ:۔ تمام رات یا ہر شب آہ و فریاد کرتی ہوں، اور دن کو بین و نوحہ سے میرا کام ہے۔

(۵)

ککڑے کنڈرے فرش وِچھا کر ڈُوکھ دی سیجھ سُہاواں ڑی سُہاواں

حل لغات:۔ ککڑے:۔ کنکرے۔ کنڈرے:۔ کانٹے، خار۔

ترجمہ:۔ کنکروں اور کانٹوں کا بستر بچھا کر اس پر درد و الم کی سیج کو زیب دے رہی ہوں اور اسی کو سہاتی ہوں۔

(۶)

ملک ملہیر نہ وُوٹھڑم ہے ہے روروسندھ ڈول آواں ڑی آواں

حل لغات:۔ نہ وُٹھڑم :۔ مینہ نہ برسا، یا یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں، کہ میں نہ آباد ہوئی۔ وُٹھڑم کی اس صورت میں آباد ہونا، مگر پہلا معنی زیادہ موزوں ہے۔

ترجمہ:۔ افسوس، صد افسوس کہ ملک ملیر، ریگستان کے بہشت میں بارش نہیں ہوئی، فراق محبوب میں رو رو کر میں ریگستان سے کوچ کر کے سندھ (لب دریائی مقامات) میں آرہی ہوں۔

(۷)

بھینڑیں وِیر تھئے سبھ وَیری، اَمڑی مول نہ بھاواں ڑی بھاواں

حل لغات:۔ وِیر :۔ بھائی۔ وَیری :۔ دشمن، مخالف۔

ترجمہ:۔ بہنیں، بھائی دشمن ہوگئے ہیں، ماں کو میں بالکل نہیں بھاتی۔

(۸)

باجھوں یار فرید ہمیشہ رت رووَاں غم کھاواں ڑی کھاواں

حل لغات:۔ باجھوں :۔ بغیر۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب کے فراق میں ہر وقت غم و الم کھارہی ہوں، اور خون کے آنسو بہا رہی ہوں ؎

خون دل پینے کو، اور لخت جگر کھانے کو یہ غذا ملتی ہے لیلیٰ ترے دیوانے کو

کافی نمبر ۱۳۴

(۱)

ناصح ناہی ناتھی مانع، عشق اساڈا دین ایمان

حل لغات:۔ ناصح: نصیحت کرنے والا، واعظ۔ ناہی:۔ نہی کرنے والا روکنے والا۔ مانع:۔ منع کرنے والا، باز رکھنے والا۔

ترجمہ:۔ اے واعظ مجھے عشق سے نہ روک، عشق تو ہمارا دین و ایمان اور اصل مقصد زندگی ہے۔

حضرتِ ناصح گر آئیں دیدۂ و دل فرشِ راہ کوئی ہم کو یہ تو سمجھائے کہ سمجھائینگے کیا؛

(۲)

کُنت کنزاً عشق گواہی پہلوں حُبِ خود ذات کوں آہی
جیں سانگے تھیا جمل جہاں

حل لغات:۔ کُنتُ کنزاً حدیث قدسی کُنتُ کنزاً مخفیاً کی طرف اشارہ ہے۔ جُمل جہان:۔ جملہ جہان، تمام جہان۔

ترجمہ:۔ کنت کنزاً مخفیاً کی حدیث ذات احد کے عشق کی دلیل ہے، پہلے تو ذات باری تعالیٰ نے اپنے جلال و جمال کے نمود کیلئے تمام جہاں پیدا فرمایا، اور اسی ذات کو خواہش اظہار نے جہانوں کے پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا۔

(۳)

عشق ہے ہادی پرم نگردا عشق ہے رہبر راہ فقردا
عشقوں حاصل ہے عرفان

حل لغات:۔ پرم نگر:۔ دیار محبت، عشق کا شہر۔ رہبر:۔ راستہ دکھانے والا، عرفان:۔ معرفت الٰہی کا علم۔

ترجمہ:۔ عشق ہی تمام سرمایۂ دوست، عاشق ہی پرم نگر دکھاتا ہے، یہی فقر و درویشی کی منزل کا رہبر ہے، اور اسی سے عرفان (معرفت) حاصل ہوتا ہے۔

(۴)

مال عیال دی ٹھگ یاری دنیا عقبیٰ توں تھی عاری
بے سامانی ہے سامان

حل لغات:۔ مال و عیال کو انسان کی غفلت کا ذریعہ تبلایا گیا ہے۔ چنانچہ کلام مجید کی آیت المال والبنون فتنہ

ترجمہ:۔ راہ محبت میں تو بے سامانی ہی کچھ سامان ہو سکتا ہے، اسلئے اے سالک تو مال و عیال کی خواہش کو تیاگ دے، ترک کر دے، بلکہ دنیا و عقبیٰ کے فکر سے آزاد ہو جا تب کہیں منزل مقصود کا سامان دستیاب ہوگا۔

گمرہی خود منزل مقصود کی ہے رہنما   خضر ل جاتے ہیں جس کو راستہ ملتا نہیں

(۵)

مذہب مشرب لامذہب دا   لُب ہے سارے ارث عرب دا
شاہد درس حدیث قرآن،

حل لغات:۔ لامذہب کے ایک معنی تو بے مذہب کے ہیں لیکن لا کا اشارہ کلمہ مبارکہ لاالٰہ الا اللہ کی طرف بھی سمجھا جا سکتا ہے

ترجمہ:۔ آیات قرآنی اور احادیث مبارک شاہد ہیں کہ عربی مطالب مذہبی، منبع مشربی ورثہ اور لب لباب بھی لا مذہبی مذہب اور مشرب ہی رہا ہے، یا کلمہ لاہی تمام میراث عرب کا لب لباب ہے، یعنے لاالٰہ الا اللہ ہی تمام مذہب کی بنیاد ہے۔ اور یہی افضل الاذکار ہے کیونکہ موجودہ مذہب اسلام عرب کی لامذہبیت کے علاج کیلئے آیا۔

(۶)

سکھ خلّت سٹ غیر دی علّت   ابن العربی دی رکھ ملّت
آکھیوم سوہنے فخر جہان،

حل لغات:۔ خلت:۔ خلوت، تنہائی، یکسوئی، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طریقت۔ ملت:۔ مشرب، مسلک۔ ابن العربی صوفیائے کرام کے بڑے امام شیخ محی الدین ابن عربی، جو ہمہ اوست کے عقیدے کے بڑے پیشرو سمجھے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ مجھے اپنے خوبصورت پیر فخر جہاں صاحب کا ارشاد ہے کہ ابن العربی کا مسلک رکھ، اور خلوت ہی میں زندگی بسر کر دے، غیر کی محبت اور علت کو چھوڑ دے، یعنے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے طریق خلت کو اختیار کر۔

(۷)

غافل شاغل ناسی ذاکر صالح طالح مومن کافر
سب ہے نور قدیم دا شان

حل لغات:- ناسی:- فراموش کنندہ، بھول جانے والا۔ طالح:- بدکردار صالح کی ضد۔ نور قدیم:- حضرت باری تعالیٰ کی ذات قدیم ہے، اسلئے ان کا نور بھی قدیم ہے، مراد جناب باری تعالیٰ۔

ترجمہ:- اگر چشم حقیقت آشنا سے دیکھے تو تمام دنیا میں اُسی نور قدیم کی شان نظر آتی ہے، غافل ہو مصروف عبادت ہو عابد زاہد ہو یا فراموش کنندہ ذکر پروردگار رہو صالح ہو طالح ہو مومن ہو یا کافر سب اُسی کے بندے ہیں، اور اُسی کی شان کے مظہر ہیں۔

(۸)

احد اوہی ہے احمد اوہے میم دے اولے دلڑی موہے
دھیان فرید رکھیں ہر آن

حل لغات:- اولے:- اوٹ میں، پردے میں، آڑ میں۔

ترجمہ:- اے فرید ہمیشہ یہ خیال رکھنا، کہ ذات نبوی صلعم یعنے ذات احمد میں بھی اُسی ذات پاک پروردگار ہی کا نور جلوہ نما ہے صرف میم کا پردہ یعنے مخلوق ہونے کا حجاب ہے اور اسی حجاب کی آڑ میں دنیا کو متوالا اور فریفتہ کر رکھا ہے۔

(نوٹ) حضرت بیدل صاحب کا یہ شعر اس کافی کے حسب حال ہے ؎

تجلی ہاست حق را در لباس ذات انسانی
شہود غیب اگر خواہی وجوب اینجا است امکانی

کافی نمبر ۱۳۵

(۱)

نینہ لائیم کارن سکھ دے میاں   پئے پلڑے ڈوڑے ڈکھ میاں

حل لغات:- کارن:- واسطے، لئے، بغرض- پئے پلڑے:- پلڑے میں آئے، پلے پڑے- ڈوڑے:- دوگنے، دوہرے، المضاعف-

ترجمہ:- میں نے تو آرام اور آسائش کی خاطر محبت کی تھی، مگر یہاں محبت میں تو اُلٹا دوگنی تکالیف کا سامنا ہے، سکھ کی بجائے دوگنے دوکھ حاصل ہوئے ہیں، ع کہ عشق آساں نمود اول وے افتاد مشکل ہا

(۲)

نہ خواہش دنیا دولت دی   نا شاہی شوکت صولت دی

ہے ہک دیدار دی بوکھ دے میاں

حل لغات:- بوکھ:- بھوک، گرسنگی- خواہش- تمنا-

ترجمہ:- عاشق کو دنیا، دولت، بادشاہی شان وشوکت کی کوئی خواہش ہی نہیں اُسے تو صرف دیدار محبوب کی بھوک ہے

نہ دولت دے نہ منصب دے نہ زر دے   مجھے دیکھا کروں ایسی نظر دے

(۳)

نا قاصد نا پیغام آیا   نا خشک جواب سلام آیا

گئی گزر عمر جو کھ دے میاں،

حل لغات:۔ جوکھ جوکھ:۔ جُکھ جُکھ، گھل گھل کر۔

ترجمہ:۔ محبوب کی طرف سے نہ کوئی قاصد آیا، نہ پیغام پہونچا، جواب نامہ تو بجائے خود مانند خشک جواب سلام تک بھی نہ ملا، انتظار اور بے تابی کے صدمات میں تمام عمر گھل گھل کر گذر گئی ہے۔

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے — کسے زبیکسی ما نمے برد خبرے

(۴)

وِچ دِلڑی درد اندوہ بھری — پئی رُوڑی وانگے چنڑگ وری

رَت ہڑ دم تتی دُوکھ دوکھ وے میاں

حل لغات:۔ روڑی:۔ وہ ڈھیر جہاں محلہ کے کرکٹ، خس و خاشاک جمع ہوتا ہے۔ چنڑگ:۔ چنگاری، شرر۔

ترجمہ:۔ دل پر درد میں اس طرح محبت کی چنگاڑی آپڑی، جس طرح کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں چنگاری پڑ جاتی ہو اور وہ دُوکھ دُوکھ کر ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔

(۵)

کہیں خبر ڈِساں میں ڈُہالا دی — دل سنجڑی مُنبڑی مونڈھ لادی

تھوڑے گالھوں وِیندی ڈوکھ میاں وے

حل لغات:۔ ڈہالا دی:۔ اُتار چڑھاؤ، نشیب و فراز، حقیقت کی، ڈہانے اور لگانے کی۔ مُنبڑی:۔ سنجری کا تابع مہمل، بے حقیقت، تباہ شدہ۔ مونڈھ لادی:۔ ابتداء سے، روز اول سے۔

ترجمہ:۔ میں دل ویراں شدہ کے اُتار چڑھاؤ کی کیا حقیقت بتلاؤں یہ تو روز ازل سے بدنصیب اور تباہ شدہ ہے، تھوڑی سی بات پر درد آلودہ ہو جاتا ہے۔

(۶)

ہیوں عشق دی ملک دے میراساں — پوشاک ہے سوسٹھ لیراساں

ہے بستر کھُتڑی نُوکھ ڈے میاں،

حل لغات:۔ میر:۔ سندھ کے نوابوں کا خطاب میر ہے، مالک، حاکم، بادشاہ، فرمانروا۔ کُھتڑی:۔ ٹکڑے، ٹکڑے، خستہ۔
نُوکھ:۔ صف نخلی، بوریائے برگ نخل، کھجور کے پتوں کا پارچہ، چٹائی۔
ترجمہ:۔ کشورِ عشق ومحبت کے ہم فرمانروا ہیں، اور ہمارا شاہی لباس ایک سو ساٹھ چیتھڑوں کا بنا ہوا ہے، اور بستر پرانی پھٹی ہوئی کھجور کے پتوں کی چٹائی کا ہے۔

(۷)

ایہو کھٹیا علم ہنر دا ہے	کیوں وسرے نقش پتھر دا ہے
سوہنے خان پنل ڈا موکھ ڈے میاں

حل لغات:۔ کھٹیا:۔ کمایا ہوا، حاصل شدہ۔ نقش پتھر:۔ پتھر کی لکیر، نقش بر سنگ، نہ مٹنے والے حروف جس کو پتھر پر لکھا جائے
یعنے نہ فراموش ہونے والی بات۔ مُوکھ:۔ رُخ، موہنہ، چہرہ۔
ترجمہ:۔ ہمارے علم وفن کا سرمایہ یہی عشق ومحبت ہے، محبوب حسین کا نقش صورت ہمارے آئینہ دل پر نقش ہے
نقش فی الحجر، پتھر کی لکیر ہے، یہ کیونکر ہم کو بھول سکتا ہے۔

(۸)

ہے چھوٹیں لا دی دل کُٹھڑی	ہتھوں ناز برو چل دی مٹھڑی
اجاں ڈِٹے تے نہ ہا مس سُکھ ڈے میاں

حل لغات:۔ چھوٹیں لادی:۔ بچپن کی، چھوٹی عمر کی، طفلی سے۔ کُٹھڑی:۔ مذبوح، عاشق، مقتول۔ ہتھوں:۔ ہاتھ سے
مُٹھڑی:۔ لٹی ہوئی۔ اجاں:۔ ابھی تک، ہنوز۔
ترجمہ:۔ دل زار بچپن ہی سے قتیل خنجر عشق ہے اور محبوب کے ناز وادا کے ہاتھوں گھائل ہے، جبکہ ابھی تک میں نے

اُسے کوئی سکھ بھی نہ دیا تھا۔

(۹)

تھل مارو دے وِچ رول گیا، آیا سخت ڈُکھاں دے وات جیا
تلے ریت تتی اوتوں لُکھ وے میاں

حل لغات:۔ وات:۔ موہنہ میں۔ جیا:۔ جی، دل و جان۔ تلے:۔ نیچے، یعنے بستر۔ اوتوں:۔ اوپر، اوڑھنا۔ لُوکھ:۔ لُو، گرم ہوا، جھلس دینے والی لُو۔

ترجمہ:۔ مجھے محبوب دلنواز تھل مارو کے سنسان بیابان میں آوارہ کر گیا ہے اور میرا دل و جان درد و دکھ میں مبتلا ہیں، حالت یہ ہے کہ نیچے گرم ریت کا بستر ہے اور اوپر سے گرم لُو کے جھکڑ چل رہے ہیں اور جلائے جاتے ہیں۔

(۱۰)

جیں ڈینہہ فرید توں یار رُٹھن پٹ رو رو کٹ پیٹ موٹھن
ماری مُک سینے گُک لکھ وے میاں

حل لغات:۔ رُٹھن:۔ روٹھے ہیں، ناراض ہو گئے ہیں، روٹھ کر چلے گئے ہیں۔ کُٹ کُٹ:۔ کوٹ کوٹ کر سینہ کوبی کر کر کے، سینہ پر ہاتھ مار مار کر نوحہ و بکا کرنا۔ مُک:۔ مُکا، ہاتھ بند کر کے گھونسا مارنا۔ گُک:۔ مُکا۔ لکھ:۔ پسلی کوکھ۔ پہلو۔

ترجمہ:۔ اے فرید جس دن سے محبوب روٹھ کر چلا گیا ہے، اسی دن سے رو رو پیٹ پیٹ کر سینہ کوبی کر رہی ہوں، کبھی سینے پر مُکے مارتی ہوں اور کبھی پسلیوں کے نیچے یعنے پہلو میں گھونسے مار مار کر بے تاب ہو جاتی ہوں رات دن سینہ کوبی اور آہ و زاری میں بسر ہوتے ہیں۔

کافی نمبر ۱۳۶

(۱)

وچ روہی دے رہندیاں نازک نازو جٹیاں

حل لغات:- روہی:- ریگستان، ریتلا ملک۔ جٹیاں:- جٹی کی جمع، جاٹ عورت، ریگستانی خوبصورت نازنین۔

ترجمہ:- نازک و خوش ادا جٹیاں، روہی کے رہنے والی ہیں، یعنے ناز آفرین دلفریب جٹیاں روہی میں ہی رہتی ہیں۔

(۲)

راتیں کرن شکار دلیندے ڈیہاں ولوڑن مٹیاں

حل لغات:- ولوڑن:- بلوتی ہیں چھاچھ بلوتے ہیں یعنی چھاچھ بناتی ہیں۔ مٹیاں:- جمع مٹی کی مٹکے، ظرف۔ گگی

ترجمہ:- یہ ناز آفرین ریگستان کی جٹیاں رات کو دلوں کے شکار کرتی ہیں اور دن کو اپنے معمولی مصروفیتوں میں مشغول رہتی ہیں، ور چھاچھ کے مٹکے بلوتی ہیں۔

(۳)

گجھڑے تیر چلاون کاری سے سے دلڑیاں پھٹیاں

حل لغات گجھڑے:- مخفی، پوشیدہ، نا معلوم پھٹیاں:- زخمی کردیں۔

ترجمہ:- یہ محبوب جاں نواز چھپ چھپ کر نگہ ناز کے تیر چلاتی اور سینکڑوں دلوں کو چھیدتی ہیں یعنی عاشق کے دل کو زخمی کرتی ہیں

(۴)

کر کر درد منداں کوں زخمی ہے ہے بدھن نہ پٹیاں،

حل لغات:۔ پدھن نہ پٹیاں:۔ پٹیاں بھی نہیں باندھتیں یعنے مرہم پٹی تک نہیں کرتیں۔
ترجمہ:۔ یہ بے پرواہ محبوب دردمند عشاق کو زخمی کر کے پھر مرہم بھی نہیں لگاتیں، یعنے کوئی ہمدردی نہیں کرتیں، نہ کوئی چارہ کرتی ہیں۔

(۵)

چھیڑن بھیڈاں بکریاں گائیں لیلے گابے کٹیاں

حل لغات:۔ بھیڈاں:۔ بھیڑیں۔ لیلے:۔ بکری کے بچے۔ گابے:۔ گائے کے بچھڑے۔ کٹیاں:۔ بھینس کے بچے گاؤمیشوں کے بچھڑے۔
ترجمہ:۔ یہ مست ناز محبوب بھیڑیں، بکریاں، گائیں، لیلے، گابے اور کٹیوں کے چرانے میں مصروف رہتی ہیں، اور یہ انداز بھی عشاق کے فریفتہ کرنے کا ایک عجیب سلاح ہے۔

(۶)

کئی مسکین مسافر پھاتھے چوڑ کیتو نے تڑیاں

حل لغات:۔ تڑیاں چوڑ کرنا، محاورہ ہے، تباہ کرنا، برباد کرنا۔
ترجمہ:۔ ان بھولے اور مست انداز معشوقوں نے کئی بیشمار، مسافر عشاق کو جو ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں تباہ و برباد کر ڈالا ہے

(۷)

دھوئیں وار فقیر تھیوسے فخر وڈائیاں سٹیاں

حل لغات:۔ دھوئیں وار:۔ دھونی لگانا محاورہ ہے، کسی جگہ اور کسی خاص غرض کے لئے دھونی رمائے بیٹھے رہنا۔
وڈائیاں:۔ غرور، فخر و تکبر۔
ترجمہ:۔ ہم بھی انہیں مست ناز محبوبوں کی محبت میں پھنس کر دھونی رمانے والے فقیر بن بیٹھے ہیں، اور تمام فخر و بڑائی کو

ترک کر کے عشق و محبت کے بھکاری ہو گئے ہیں حضرت نے خود بھی ایک شادی ریگستان کی ایک عورت سے فرمائی تھی، جو روہی والی مائی صاحبہ کے نام سے مشہور تھی۔

ہیوں دلبر دے کتڑے در دے برہوں پیاں گل گٹیاں

حل لغات:۔ ہیوں:۔ ہم ہیں۔ کتڑے:۔ کتے کی تصغیر، سگ در۔ گل:۔ گلے میں۔ گٹیاں:۔ گنی، قلادہ، وہ زنجیر جو کتے کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔

ترجمہ:۔ ہم بیکس عشاق محبوب کے سگ در ہیں اور ہماری گردنیں محبت کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں، پابند سلاسل محبت ہیں

(۹)

مونجھ فرید مزید ہمیشہ اج کلھ خوشیاں گھٹیاں

حل لغات:۔ اج کلھ:۔ آج کل، ان دنوں۔ گھٹیاں:۔ گھٹ گئی ہیں، کم ہو گئی ہیں، تھوڑی ہو گئی ہیں۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ وحشت اور اُداسی اب روز افزوں ہے اور ان دنوں خوشیاں گھٹ گئی ہیں۔

کافی نمبر ۱۳۷

اس کافی میں زندگی فانی اور سفر آخرت کی طرف اشارات ہیں، اور فرمایا ہے کہ یہ دنیائے فانی عارضی قیام کی ایک سرائے ہے، صبح شام یہاں سے کوچ ہونے والا ہے، یہ مکانات اور مسکن خالی رہ جائینگے، یہ بیگانہ دیس ہے اور سب فنا ہونے والی اور جھوٹی بنائیں ہیں ہم حقیقی محبوب کی طرف روانہ ہو رہے ہیں، خداوند کریم کامیاب فرمادے اور محبوب حقیقی سے ملکر منزل مقصود پر پہنچیں۔

(۱)

ویسوں سنجھ صباحیں خالی رہسن جائیں

حل لغات:۔ سنجھ:۔ سنجھاں، شام، مغرب، سورج چھپنے کا وقت۔ جائیں:۔ جگہیں، مسکن، مکانات۔
ترجمہ:۔ شام یا صبح کو ہم یہاں سے کوچ کر جائینگے، اور یہ مساکن اور بستیاں خالی رہ جائیں گی۔

(۲)

پکھی پردیسی اُبھے سرڑے ڈو دن دے خلقائیں

حل لغات:۔ اُبھے:۔ مشرق کو اس زبان میں اوبھا کہتے ہیں، سورج اوبھارنے والی سمت، جانب مشرق، پورب۔ خلقائیں:۔ خُلق کرنے والے۔ ڈو دن:۔ صحیح زبان کے الفاظ ڈوں ڈینہہ ہیں۔ اردو سے لئے گئے ہیں۔
ترجمہ:۔ مشرقی ملک دور کے رہنے والے ہم پردیسی پرندے دو دن کیلئے احباب کے اخلاق کے بھروسے پڑے ہوئے ہیں

(۳)

مُلک بیگانہ دیس پرایا کوجھیاں کوڑ بنائیں

حل لغات:۔ بیگانہ:۔ پرایا، نا آشنا، اجنبی۔ کوجھیاں:۔ جمع کوجھی کی، بدصورت، خراب۔
ترجمہ:۔ پرایا دیس ہے اور بیگانہ ملک ہے اور اس کی تمام عمارتیں خراب اور جھوٹی ہیں۔

(۴)

نا کوئی ساتھی نا کوئی سنگتی کینوں درد سنائیں

حل لغات:۔ کینوں:۔ کس کو۔
ترجمہ:۔ نہ کوئی ہمراہ آیا ہے اور نہ کوئی ساتھ جائیگا، کس کو محرم راز بنائیں اور درد کی داستان سنائیں۔

(۵)

قسمت سانگے ڈٹھم ای دھرتی آندا کون اتھائیں،

حل لغات، قسمت سانگے، اتفاق قسمت سے۔ دھرتی ،۔ زمین ،علاقہ۔ آندا ،۔ آتا۔

ترجمہ ،۔ میں نے یہ زمین قسمت کے نوشتے کی وجہ سے دیکھی ہے، اتفاق قسمت سے آکر دیکھی ہے، ورنہ یہاں تک کون آتا ہے، اور کس کو سختی نے گھیرا ہے کہ اس فانی، بے بقا اور بے رونق ملک میں آئے۔

(۶)

حسن نگر ڈوں تھیوم روانہ یا رب توڑ پچائیں

حل لغات ،۔ حسن نگر ،۔ خوبصورتی کا شہر، منزل مقصود۔ توڑ ،۔ انتہا تک، منزل مقصود تک۔ پچائیں ،۔ پہنچانا۔

ترجمہ ،۔ حسن نگر کی طرف جانے کیلئے روانہ ہوا ہوں، الٰہی تو ہی منزل مقصود تک ،پہونچادے۔

(۷)

منگاں دعائیں اللہ سائیں وچھڑیا ڈھول ملائیں

حل لغات ،۔ منگاں ،۔ منگن مصدر، میں مانگتا ہوں۔ وچھڑیا ،۔ بچھڑا ہوا، جدا افتادہ مہجور۔

ترجمہ ،۔ یا الٰہی میں یہ دعائیں ہر وقت مانگتا ہوں، کہ جدا افتادہ دبچھڑا ہوا، محبوب ملادے۔

(۸)

عشق فرید بہوں ڈوکھ ڈتڑے بچھیاں برہوں بلائیں

حل لغات ،۔ بچھیاں ،۔ بچھاون مصدر سے ،کسی کے تعاقب میں لگنا، حملہ آور ہونا۔

ترجمہ ،۔ اے فرید! عشق نے بہت تکلیفیں دی ہیں، اور محبت کی بلائیں ہر وقت میرے تعاقب میں ہیں۔

عشق کی فیاضیاں ہیں کسقدر میرے لئے

درد دل میرے لئے درد جگر میرے لئے

کافی نمبر ۱۳۸

(۱)

ویندیں ول تیچ ڈو، پُنل کیندے کانڑ

حل لغات:۔ ویندیں:۔ ونجنڑ مصدر سے جارہا ہے۔ کانڑ:۔ واسطے، لئے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب پُنل کیچ کی طرف پھر واپس کس کے لئے جا رہے ہو۔

(۲)

جیندیں سانول رل مل ماڻوں شہر بھنبھور سیوہان

حل لغات:۔ رل مل ماڻوں:۔ مل جل کر اکٹھے گذاریں بھنبھور اور سیوہاں:۔ دونوں سسّی کے وطن ہیں متعلقات کے نام ہیں

ترجمہ:۔ اے محبوب (خدا ایسا اتفاق کر دے) کہ تم اور میں زندگی بھر بھنبھور اور سیوہان کے شہر میں مل جل کر لطف سے بسر کریں۔

(۳)

توں ہیں جیونڑ جوگا ساڈی ڈوکھڑی دل دا مانڑ

حل لغات:۔ جیونڑ جوگا:۔ زندہ رہنے کے لائق، دعا ہے، خدا تجھے زندہ رکھے۔ مانڑ:۔ ناز، فخر، سہارا۔

ترجمہ:۔ اے محبوب خدا تجھے زندہ رکھے، تو ہماری دردرسیدہ دوکھی، دل کا سہارا اور مایۂ ناز ہے۔

(۴)

ناز و ادا دی جانی لایو جان جگر وچ کانڑ

حل لغات:۔ جانی:۔ محبوب۔ کانڑ:۔ تیر

ترجمہ:۔ اے محبوب جاں نواز تونے اپنے نازو ادا کا تیر میرے جان وجگر میں پیوست کردیا ہے۔

(۵)

ڈتڑی جمدیں اَمڑی کھُتڑی ؎ غم گھٹڑی ڈوکھ ڈانڑ

حل لغات:۔ اَمڑی:۔ ماں، والدہ، دودھ دینے والی۔ کھُتڑی:۔ خستہ حال، بدقسمت۔ گھٹڑی:۔ گڑھتی، وہ سیال دوائی جو بچوں کو بطور دوائے صحت وحفظ ماتقدم پلایا کرتی ہیں۔ ڈانڑ:۔ دودھ پیتے بچوں کی خوراک۔ ن:۔ مُٹھڑی:۔ ایک قلمی نسخہ میں یہ لفظ مٹھڑی لکھا ہوا ہے۔ برباد، تباہ حال۔

ترجمہ:۔ مجھے پیدا ہوتے ہی خستہ جگر ماں نے غم کی گھُٹی اور دوکھ کا ڈانڑ پلایا تھا، کہ اب تک غم ورنج میں مبتلا ہوں۔

(۶)

ایں جگ اوں جگ مویں جیندیں ؎ ہاں تیڈڑی جانڑ نہ جانڑ

حل لغات:۔ ایں جگ:۔ دنیا، عالم موجودہ۔ اوں جگ:۔ عالم عقبیٰ، دوسرا جہان

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز میں تو زندگی بھر اس دنیا اور دوسری دنیا عالم عقبیٰ میں تیری ہوں، جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی تیری ہوچکی ہوں، تو مالک ہے جان یا نہ جان قدر کر یا نہ کر۔

(۷)

توں بن گانونڑ یار مٹھی دے ؎ ویڑ تتی دے وانڑ

حل لغات:۔ ویڑ:۔ نوحہ، آہ وبکا۔

وانڑ:۔ گانے کی دردناک لے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز تیرے بغیر یعنے تیرے فراق میں بدقسمت عاشق کے گانے بین اور نوحے ہیں۔

(۸)

جے ڈینہہ بھلڑے متروی بھلڑے ہے مشہور اکھاݨ

حل لغات:۔ ڈینہہ بھلڑے مِتروی بھلڑے:۔ مشہور ضرب المثل ہے، دن بھلے ہوں تو دوست بھی بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اکھاݨ:۔ ضرب المثل، کہاوت، مشہور مثال۔

ترجمہ:۔ یہ ضرب المثل عام طور پر مشہور ہے کہ وقت کا ساتھی ہر کوئی ہے، وقت اچھا ہو، تو دوست بھی بھلا کرتے ہیں، مگر میں کیا کروں، میرا تو وقت بھی مساعد نہیں ہے، میں تو فراق یار کی مصیبت میں دن گذار رہی ہوں۔

(۹)

درد موٹھا چک چونڈھیاں پاوے مارم سول وڈاݨ ٹھ

حل لغات:۔ چک:۔ دانتوں سے کاٹنا چونڈھیاں:۔ ناخن سے چٹکی مار کر ایذا دینا۔ چونڈھی لگانا، چٹکی لینا۔ وڈاݨ:۔ ہتھوڑا، بھاری وزن کے ہتھوڑے کو جو ٹھٹھیروں کے برتن بنانے میں کام آتا ہے اُسکو وڈان کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ منحوس درد دانتوں اور ناخنوں سے کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور سول ہتھوڑے کی ضرب لگا رہتا ہے۔

لیلیٰ مجنوں ہیر زلیخا (۱۰) سے لڑھ گئے ہیں گھاݨ

حل لغات:۔ زلیخا:۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عاشق۔ لُڑھ گئے:۔ بہہ گئے۔ گھاݨ:۔ بھنور، گرداب۔

ترجمہ:۔ لیلیٰ مجنوں، ہیر ہو یا زلیخا، ایسے سینکڑوں عاشق انہیں درد و غم کے طوفان گرداب میں بہہ گئے۔

باجھوں یار فرید نبھایا (۱۱) جیوے کیندے تراݨ

حل لغات:۔ نبھایا:۔ بیچارہ جو کسی کو نہ بھاتا ہو، غیر مطبوع خاطر۔ تراݨ:۔ اُمید، سہارا۔

ترجمہ:۔ بیچارا اور بے کس فرید دوست کے بغیر اور کس کے سہارے جئے زندہ ہے اُسکے تو جینے کا سہارا بھی اور کوئی نہیں ہے

کافی نمبر ۱۳۹

(۱)

ہر جا ذات پُنل ہے صوفی سمجھ سنجاݨ

حل لغات:- سنجاݨ:- پہچان، اچھی طرح دیکھ لے، صیغہ امر سنجاننٹر سے۔

ترجمہ:- اے صوفی (سالک روحانیات، اچھی طرح سمجھ اور پہچان لے، ہر جگہ محبوب احسن حقیقی، کا جلوہ موجود ہے اور ہر جگہ اُس کا مظہر ہے۔

(۲)

لَیسَ کَمِثلِہٖ شیئٌ سب شئے اُس نوں جاݨ

حل لغات:- لیس کمثلہ شیئ قرآن مجید کی ایک آیت کا حصّہ ہے۔

ترجمہ:- اُس کے مانند اور کوئی شے نہیں ہے، بے نظیر عدیم المثال ہے، تو سب شے میں اسی کا جلوہ یقین کر اور سب شے اُسی قادر کی قدرت کا مظہر سمجھ۔

(۳)

یبقیٰ وَجہُ رَبِّک باقی کل شی فان

حل لغات:- فان:- فنا ہونے والی، کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام قرآن مجید کی آیت کا ایک عنوان ہے۔

ترجمہ:- تیرے رب حیّ و قیوم کی ذات باقی رہے گی، باقی تمام اشیار اور مخلوق فانی ہے، اس اصول کو مدِ نظر رکھ لے۔ اللہ بس۔ باقی ہوس۔

(۴)

لَا یَحتاجُ سِوَیَ اللہ ہے فقر دا شان

حل لغات:۔ شان:۔ کیفیت، حالت حقیقت، اصول۔

ترجمہ:۔ سوائے ذات پروردگار کے اور کسی کے محتاج نہیں ہوتے، یہ فقیروں کی عادت اور شان رہی ہے۔

(۵)

لَا مَوجُودَ سِوَیَ اللہ ساڈا دین ایمان

حل لغات:۔ ساڈا:۔ ہمارا

ترجمہ:۔ ہمارا دین وایمان یہی ہے، کہ سوائے ذات پروردگار کے اور کوئی شے موجود اور باقی نہیں ہے سب فنا ہونے والے ہیں، صرف وہی ذات موجود رہے گی اور موجود ہے۔

(۶)

حق باجھوں بیو باطل دھیان رکھیں ہر آن

حل لغات:۔ بیو:۔ اور، دوسرا۔ باطل:۔ جھوٹا، فانی۔

ترجمہ:۔ ہر وقت اس اصول کا دھیان رکھنا، کہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور سب چیزیں باطل اور فانی ہیں کسی سے دل نہ لگانا۔

(۷)

علم فریدؔ ہے حاجب بے شک اے بے عرفان

حل لغات:۔ حاجب:۔ نگہبان، پردہ دار، حفاظت کرنے والا، دربان۔ یہاں حجاب کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے العلم حجاب الاکبر

ترجمہ:۔ اے فرید جو علم بغیر معرفت اور عرفان کے ہو، وہ بے شک حجاب ہے مشہور مثل العلم حجاب الاکبر کی طرف اشارہ ہے، یعنی اصلی علم معرفت پروردگار ہے، اسکے سوا تمام علوم حجاب ہیں اور منزل مقصود تک نہیں پہونچنے دیتے حافظ علیہ الرحمتہ کا یہ شعر حسب حال ہے۔

تا علم و فضل بینی بے معرفت نشینی، یک نکتہ ات بگویم خود را ببیں کہ رستی

کافی نمبر ۱۴۰

کافی ۱۳۹ کے بعد مطبوعہ اور بعض قلمی دیوانوں میں یہ کافی موجود ہے۔
اس لئے اس کو ۱۴۰ نمبر پر درج کیا گیا ہے۔

(۱)

ہر جا ذات ہنسل جی عاشق جان یقین

حل لغات:۔ جان:۔ جان، معلوم کر امر کا صیغہ ہے۔

ترجمہ:۔ اے عاشق حسن ازل یہ امر یقینی طور پر جان لے کہ ذات باری تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، حق موجودہ کی طرف اشارہ ہے جو صوفیوں کا ایک اصولی جملہ اور ذکر ہے۔

(۲)

ہر صورت وچ یار دا جلوہ کیا اسمان زمین

حل لغات:۔ جلوہ:۔ اظہار، نمود

ترجمہ:۔ محبوب حقیقی کا ہر صورت میں جلوہ موجود ہے، آسمان اور زمین ہر جگہ اُسی کا جلوہ کار فرما ہے۔

(۳)

احد آہا بن احمد آیا موہیس چین مچین،

حل لغات:۔ چین مچین، چین، ماچین، مشہور ممالک کے نام ہے۔

ترجمہ:۔ اگرچہ ذات کے لحاظ سے خدائے مطلق واحد لاشریک، احد اور یکتا ہے حضور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے پیکر میں بھی اُسی نے عرفان و حقیقت اور طاقت رشد و ہدایت بخشی ہے کہ انہوں نے چین ماچین تک کے ولایات کو موہ لیا ہے اور اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اور یہی حضرت کی یکتائی ہے

(۴)

حاکم ہو کر حکم چلاوے آپ بنے مسکین

حل لغات:۔ حاکم:۔ اسم فاعل حکم کرنے والا، حکمران

ترجمہ:۔ کہیں حاکم کے پیکر میں حکمرانی کرتا ہے، اور کہیں مسکین کے پیکر میں محتاج کی صورت میں جلوہ فرما ہے۔

(۵)

آپ کرے بہہ وعظ نصیحت آپ بجائے بین

حل لغات:۔ بہہ:۔ بیٹھ کر۔

ترجمہ:۔ وعظ و نصیحت کرنے والے اور منبر پر واعظ کے اندر بھی اُسی کا جلوہ ہے، اور بین بجانے والے نے نواز کی لے میں بھی اُسی کے حمد کا ترانہ ہے۔

(۶)

جے چاہیں توں یار دا میلا سٹ کاوڑ بھڑ کین

حل لغات:۔ میلا:۔ ملاقات، وصال۔ کاوڑ:۔ غصہ۔ کین:۔ کینہ، حسد

ترجمہ:۔ اے سالک اگر تو محبوب ازل کے وصال کا طالب ہے، تو غصہ و کینہ و حسد کو ترک کر دے، آیۃ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کی طرف اشارہ ہے۔

زاہد کوں جا خبر سناوٗ (۷) عشق اساڈا دین

حل لغات:- زاہد:- عبادت گزار، مُلا۔

ترجمہ:- زاہد (خشک دماغ) کو یہ خبر جا کر سنا دو، اطلاع کر دو، اعلان کر دو، کہ عشق ہمارا مذہب اور مسلک ہے، محبت ہمارا دین و ایمان ہے۔

(۸)

پیر مغاں ہک رمز سوجھائی ساجن سمجھ قرین،

حل لغات:- پیر مغاں:- مراد مرشد، ہادی، رہبر۔ ساجن:- محبوب، دوست، حسن ازل۔ قرین:- قریب۔

ترجمہ:- مجھے مرشد محترم نے یہ راز بتلایا ہے کہ محبوب کو اپنے بالکل قریب ہی سمجھ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی طرف اشارہ ہے

(۹)

غافل نہ تھی یار تھوں ہکدم ھر جا گہہ ہر حین

حل لغات:- حین:- وقت، ساعت۔ تھوں:- توں، سے۔

ترجمہ:- خواہ کوئی جگہ یا کوئی وقت ہو، محبوب ازل کے ذکر و فکر سے ایک دم بھی اے سالک غافل نہ ہو، ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہ

دل فرید دے لوٹن کیتے (۱۰) بنیا فخر الدین،

حل لغات:- لوٹن:- لٹن، لوٹنا مصدر ہے۔

ترجمہ:- حضرت اپنے مرشد کے متعلق ظاہر کرتے ہیں کہ میری دل کو لوٹنے کیلئے فخر الدین کی صورت میں مجھے رشد و ہدایت دی ہے

عجائب نسخۂ ذات الٰہی ؛ عیاں ور دے ہمہ اسرار شاہی

جہاں انسان، انساں شد جہانے ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے،

کافی نمبر ۱۴۱

نوٹ:۔ یہ کافی بعض قلمی دیوانوں میں نہیں۔

(۱)

ہکو راز ڈٹھم ہر گال کنوں ہکا رمز لدھم ہر چال کنوں

حل لغات:۔ گال:۔ بات، گفتگو۔ لدھم:۔ میں نے پائی۔ کنوں:۔ سے۔

ترجمہ:۔ ہر بات میں ذات باری تعالےٰ کی قدرت کا راز موجود ہے، اور دنیا کی ہر ایک چال میں اُسی ایک کے رمز و اشارہ کام کر رہا ہے۔ اور میں نے ہر بات اور ہر چال میں اسی کو دیکھا ہے۔

(۲)

ہر صورت من نوں موہندی ہے ہر مُورت دل نوں کوہندی ہے
سب نسبت یار نوں سوہندی ہے ہر حال کنوں ہر قال کنوں

حل لغات:۔ کوہندی:۔ ذبح کرتی ہے قتل کرتی ہے سُہندی ہے:۔ بھلی معلوم ہوتی، خوبصورت لگتی ہے، اچھی نظر آتی ہے۔

ترجمہ:۔ دنیا کی ہر ایک صورت دل کو قابو کر لیتی ہے، اور ہر تصویر سالک کے دل کو بسمل کرنے کیلئے کافی ہے محبوب حقیقی کو دنیا کی تمام نسبتیں بھلی معلوم ہوتی ہیں، غرض ہر حال اور قال کے اعتبار سے محبوب ازل گرویدہ کرتا ہے

(۳)

کتھے دلبر تھی من موہندا ہے کتھے عاشق ہو کر روندا ہے
کتھے ربطوں فارغ ہوندا ہے غم ناز دی قید وبال کنوں

حل لغات:۔ کتھے ،کہیں ،کسی جگہ، روندا ہے :۔ روتا ہے ،گریاں ہے۔ ربطوں :۔ جمع ربط کی، تعلق، وابستگی۔ وبال :۔ مشکلات۔

ترجمہ:۔ وہ حُسن ازل کہیں معشوق دلربا ہو کر دل کو موہ لیتا ہے، کہیں عاشق کی صورت میں آہ وزاری میں مصروف دکھائی دیتا ہے اور کہیں غم ہجر اور ناز حُسن دونوں کی قید اور تعلق سے فارغ البال نظر آتا ہے۔

(۴)

بدنامی میڈا نام ہویا، غم کھاوݨ شرب مدام ہویا

رَت پیوݨ کام دوام ہویا، چھُٹ پیوسے شرم دی جال کنوں

حل لغات:۔ شرب مدام :۔ ہمیشہ پینے کے لئے استعمال کرنا۔ شراب پینا، مشرب۔ رت پیوݨ :۔ خون پینا۔ دوام :۔ ہمیشہ جال :۔ بسر اوقات، گذارا۔

ترجمہ:۔ عشق میں میری رسوائی ہی شہرت کا باعث ہوئی ہے اور غم ہی کی شراب کھانے، اور خون جگر ہمیشہ پینے کو ملتا ہے ——— ہوش وحواس میں جو شرم وحیا کی بسر اوقات تھی اُس سے آزاد ہو گئے ہیں۔

خون دل پینے کو اور لختِ جگر کھانے کو	یہ غذا ملتی ہے لیلیٰ ترے دیوانے کو

(۵)

ڈیکھو حسن حقیقی ظاہر ہے، کیا اندر ہے کیا باہر ہے

کتھے ناسی ہے کتھے ماہر ہے، سوہنا اپنے وصل وصال کنوں

حل لغات:۔ ناسی :۔ نسیان سے اسم فاعل کا صیغہ بھول جانے والا۔ ماہر :۔ مہارت رکھنے والا مسلم، اُستاد، کامل۔

ترجمہ:۔ محبوب حقیقی اپنے وصل وصال کے لحاظ ہر جگہ برملا اور موجود ہے، اندر ہو یا باہر، یعنے جلوت اور خلوت میں حق موجود ہے، غافل اور ہوشیار سب کے لئے اُس کے دیدار کا بازار گرم ہے۔

(۶)

جڈاں عشق فرید اوستاد تھیا سب علم و عمل برباد تھیا
پر حضرتِ دل آباد تھیا سو وجد کنوں لکھ حال کنوں

حل لغات:۔ جڈاں:۔ جس وقت، جب۔ وجد و حال:۔ وہ کیفیت جو محویت ذکر سرود اور مستی کے وقت سالک پر طاری ہوتی ہے اور وہ بے اختیار ہو جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید جب دبستان محبت میں ہم داخل ہوئے اور عشق کو اُستاد مان لیا، علم و عمل کا تمام شغل برباد ہو گیا، لیکن وجد و حال سے دل کی بستی آباد ہو گئی۔

کافی نمبر ۱۴۲

(۱)

ہن ڈِل بدلایم ٹُھر سائیں گیا دردوں جیڑا جھر سائیں

حل لغات:۔ ٹُھر بدلایم:۔ انداز بدل دیا ہے، اور طریقہ اختیار کر لیا ہے جُھر گیا:۔ زار و نزار ہو گیا، درد سے گھل گیا۔
ترجمہ:۔ سلسلۂ عشق و محبت میں اب دلِ سالک نے اے آقا، اے دوست، اپنا انداز بدل دیا ہے، اب تو درد کی یہ کثرت ہے، کہ جی زار و نزار ہے، اور گھُل گیا ہے۔

(۲)

درد ڈے کنڈڑے سینے لگڑے ہِن ڈیرینے
پئے نکلن بھر بھر سائیں،

حل لغات:۔ کنڈرے، کانٹے، خار۔ دیرینے:۔ پُرانے، عرصہ دراز کے۔ بُھربُھر:۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر، ریزے ریزے ہوکر، عام مشاہدہ ہے کہ جو کانٹا چبھ کر جلدی نہ نکلے، اور دیر تک جسم میں رہ جائے، تو وہ گل کر پھر سالم نہیں نکلتا، اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر وقتاً فوقتاً نکلتا رہتا ہے، حضرت خواجہ اسی عام تجربے کو اپنے محبت کے سلسلہ میں کس خوبی اور فصاحت سے بیان فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ عشق میں روز ازل سے سینے میں دردِ فراق کے کانٹے چُبھے ہوئے تھے، جو اب بُھر بھر کر ریزے ریزے ہوکر نکل رہے ہیں، اور تکلیف مسلسل اور پیہم کا باعث ہورہے ہیں۔

(۳)

ڈوکھڑے روز سوائے جیں ڈینہہ سجن سِدھائے
شہر بھنبھوروں ٹُر سائیں

حل لغات:۔ سوائے:۔ زیادہ، روز افزوں۔ سِدھائے:۔ چلے گئے۔ ٹر:۔ چل کر۔

ترجمہ:۔ جس دن سے محبوب پنل عاشق کے وطن بھنبھور سے واپس چلا گیا ہے، اُسی دن سے دوکھ روز افزوں ہیں۔

(۴)

ڈینہاں راتیں ماتم ڈوکھ آیا سکھ واٹم
خوشیاں دے تھئے پُرسائیں

حل لغات:۔ واٹم:۔ رفو چکر، رخصت، روانہ۔ پُڑ:۔ تہہ بہ تہہ۔ پرسائیں:۔ مقامی اصطلاح ہے جو فارسی پرسیدن مصدر سے م

ترجمہ:۔ دردِ فراق میں شب و روز ماتم کی سی صورت ہے، سکھ فرو ہوگیا، اور اس کی جگہ دوکھ اور رنج آگئے، خوشیاں ختم ہوگئیں۔ یعنے خوشیوں کی اب یہ کیفیت رہ گئی ہے کہ ان کے وجود کی نسبت دریافت کی ضرورت ہے۔

(۵)

یار نہ آوے اکھیاں، رو رو مُٹیاں تھکیاں،

م [illegible] *

ڈینہہ راتیں دی پھڑپھڑ سائیں

حل لغات:۔ ہُٹیاں:۔ بے تاب ہو گئیں، ماندہ ہو گئیں۔ پھڑ پھڑ:۔ انتظار میں آنکھیں پھڑکتی ہیں، اسکے متعلق حضرت خواجہ نے اپنے روزمرہ کا لفظ منتخب کیا ہے، اور پھر وہی قافیہ بن گیا ہے، جس سے فصاحت لفظی کے ساتھ معنوی بلاغت کا رنگ قابل داد ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب نہیں آتا، اُس کے انتظار میں آنکھیں رو رو کر زار و نزار ہو گئی ہیں اور شب و روز پھڑک رہی ہیں، یعنی پھر بھی محبوب کی آمد۔ کا شگون اور فال لے رہی ہیں، جس طرح کہا جاتا ہے کہ آنکھیں پھڑک رہی ہیں، آج دوست آرہا ہے، اسی انتظار اور تفاؤل میں شب و روز گذر رہے ہیں۔

(۶)

چمڑا، ماس، لویراں　　کپڑے لیر کتیراں
برہوں ڈتو سے پُر سائیں

حل لغات:۔ لویراں:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ لیر کتیراں:۔ چیتھڑے، پھٹے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے۔ پُر۔ حوصلہ افزائی، ٹھیٹھ محاورہ ہے، فلاں کو پُر آگئی ہے، اس وقت یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے، جب کسی شخص کے متعلق یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس کو جرأت ہو گئی ہے، یا حوصلہ افزائی ہو گئی ہے، اسے سہارا مل گیا ہے۔

ترجمہ:۔ گوشت اور پوست ریزے ریزے ہو گیا ہے اور کپڑے پھٹ پھٹا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں، دیوانگی اور خستہ حالی کی عشق نے حوصلہ افزائی کر دی ہے۔

(۷)

صبر فرید نہ آوے　　گھر کھاوے تے جھر تاوے
دلڑی کیتم پُر سائیں

حل لغات:- جھر:- جنگل، صحرا، بیابان۔ لُر:- وحشت زدہ، دیوانہ، بدحواس، پاگل۔
ترجمہ:- اے فریدؔ صبر و قرار نہیں آتا، نہ گھر بھاتا ہے، نہ ویرانہ، گھر کھانے کو دوڑتا ہے، اور جنگل آگ لگا دیتا ہے
دل مضطر نے دیوانہ بنا دیا ہے۔

کافی نمبر ۱۴۳

(۱)

ہن عشق ونجایم چس سائیں لکھ وارا ساڈی بس سائیں

حل لغات:- چس:- چسکا، لذت، مزا
ترجمہ:- محبت نے بے مزہ کر دیا ہے، اب تو تنگ آ کر یہی کہتے ہیں کہ اس مشکل سے لاکھ دفعہ ہماری بس ہے
توبہ ہے، ہم عشق سے بیزار ہیں۔

؎ اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائینگے مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائینگے

(۲)

رات ڈینہاں تڑپھاواں اتے رو رو حال ونجاواں
رحم نہ کیتو خس سائیں

حل لغات:- خس:- تنکا، مراد ذرہ بھر
ترجمہ:- میں محبت میں شب و روز تڑپ رہی ہوں اور رو رو کر بدحال ہوں، مگر آپ نے ذرہ برابر بھی میرے حال پر رحم نہ کھایا

(۳)

کلہڑی پئی کرلاواں، کھیڈیں عمر نبھاواں

دھاں کراں بے وس سائیں

حل لغات:۔ کھپدیں:۔ آہ وزاری میں، واویلا کرتے ہوئے۔ دھاں:۔ فریاد، زاری۔ بے وس:۔ بے بس، بے اختیار۔
ترجمہ:۔ تنہا پڑی ہوئی گراہ رہی ہوں، اور آہ وزاری میں عمر بسر کر رہی ہوں، درد و غم میں بے اختیار فریاد کرتی ہوں۔

(۴)

چاک مہیں من بھانڑے ۔ مہنڑیں ڈیوم ننانڑے
طعنے مارم سس سائیں

حل لغات:۔ چاک:۔ بھینسیں چرانے والا، مراد مہینوال دسسی کا محبوب۔ مہنڑیں:۔ جمع مہینہ، اُلاہنا، طعنہ۔
ترجمہ:۔ بھینسوں کا چرواہا، مہینوال میرے دل کا مالک ہے، وہی مجھے بھاتا ہے، اُس کی محبت کے طعنے نند اور ساس دیتی ہیں اور دق کرتی ہیں۔

(۵)

ننندر سبھو ڈوکھ لایم ۔ ستڑیں ساتھ لڈائیم
ناکئی خبر نا ڈس سائیں،

حل لغات:۔ ننندر:۔ نیند، خواب۔ ستڑیں:۔ سوتے ہوئے، خواب میں۔ ساتھ لڈائیم:۔ ساتھ لڈانا، اور ساتھ لٹانا محاورہ ہے، قافلہ کا سفر پر چلے جانا، کارواں کا لٹ جانا۔ ڈس:۔ اطلاع، خبر۔ ف ایک نسخہ میں لٹائیم کا لفظ ہے۔
ترجمہ:۔ نیند ہی میری دشمن ہوئی، اس نے میرے لئے سامان درد پیدا کیا، میری حالت خواب میں میرا سارا قافلہ لٹ گیا، یعنے پنوں کا قافلہ مجھے سوتا چھوڑ کر کیچ کی طرف کوچ کر گیا، جسکی ابتک کوئی خبر ملی نہ کوئی اطلاع حاصل ہوئی۔

عشقوں سود نہ پاتم ۔ سارا بھرم ونجایم

جو لگڑی سوں کس سائیں

حل لغات:۔ سود:۔ فائدہ، نفع۔ بھرم:۔ ناموس، اعتماد۔ کس:۔ نقصان، گھاٹا، خسارا۔ بعض نسخوں میں سو کی جگہ سبھ ہے۔

ترجمہ:۔ محبت میں مجھے فائدہ نہ ہوا بلکہ اپنا ننگ وناموس بھی ضائع کر چکی ہوں، اس سودے میں خسارہ ہی رہا، یا جو بھی ہوا وہ خسارا ہی ہوا۔

(۷)

ڈوکھے پینڈے تھل دے پور پوون پل پل دے
دردیں دی ہتھ رس سائیں

حل لغات:۔ پور پوون:۔ دورے پڑتے، بار بار جنوں کا دورہ ہوتا ہے۔ ہتھ رس:۔ خاص اصطلاح ہے، کام بنا ہوا ہے، دوڑ دورہ ہے۔ رس یعنی رسی، باگ ڈور۔

ترجمہ:۔ محبت کی بادیہ پیمائی اور درد بھرے سفر ہیں، رہ رہ کر جگر میں درد اُٹھتا ہے اور غم کے دوڑے پڑتے ہیں، اس مشغلہ میں دردوں کا کام بنا ہوا ہے، دردوں ہی کی حکومت ہے۔

(۸)

درد اندوہ گھنیرے، گرد ے سُول وہیرے
نس گیوں دل کھس سائیں

حل لغات:۔ گھنیرے:۔ گھنے، زیادہ، بکثرت، وافر۔ وہیرے:۔ حملہ، اکٹھے ہو کر کسی پر پل پڑنا۔ کھس:۔ چھین کر۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تو تو دل چھین کر بھاگ گیا، میری حالت بھی نہ دیکھی، کہ درد و اندوہ کا ہجوم ہے، اور سُول (درد) اکٹھے ہو کر مجھ پر دھاوا بول رہے ہیں۔

(۹)

غم فرید ستایم ڈوکھڑا انیہڑا لایم
موںہہ سر پایم کھس سائیں

حل لغات:۔ بھس:۔ خاکستر، دھول، خاک، غبار۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ مجھے غم نے بہت ستایا ہے، عشق کا دشوار گزار راہ اختیار کیا ہے، ایسے جگر خراش عشق میں مبتلا ہو کر میں نے موںہہ اور سر میں دھول ڈال لی ہے۔

کافی نمبر ۱۴۴

(۱)

ہن کیتم برہوں تنگ سائیں دل نال اساڈی جنگ سائیں

حل لغات:۔ برہوں:۔ محبت۔ فراق

ترجمہ:۔ محبت نے اب سخت تنگ کر دیا ہے، دِل ناداں کے ساتھ اب ہماری جنگ چھڑ گئی ہے۔

(۲)

غمزے سخت اوڑے جھیڑے کرن بکھیڑے
ناں کجھ ترس نا سنگ سائیں

حل لغات:۔ اوڑے:۔ بدخو، عیار۔ سنگ:۔ حجاب، رکاوٹ، لحاظ۔

ترجمہ:۔ محبوب کے ناز و انداز سخت عیار ہیں، ہر وقت مصروف جنگ و جدال رہتے ہیں، اور اپنے اس مقصد میں انکو

ذرہ بھی رحم نہیں آتا اور نہ لحاظ ہوتا ہے۔

(۳)

عشق مریلے لٹیاں، ہٹیاں مٹھیاں کٹھیاں،
تن من چور چور نگ سائیں

حل لغات:۔ مریلے:۔ خونخوار ظالم۔ ہٹی آں:۔ تھکی ماندی ہوں۔ مٹھی ہاں:۔ لٹ گئی ہوں۔ کٹھی ہاں:۔ مذبوح ہوں بسمل ہوں۔ چور:۔ چور ۔ چور ۔ ٹکڑے ٹکڑے، ریزے ریزے۔ چورنگ:۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس پر تلوار و تیر وغیرہ کے مسلسل اور متواتر وار ہوا کریں، تختہ مشق ستم، گتکے کھیلنے والوں کے ہاتھ میں دوسرے حریف کے وار کو روکنے کے لئے جو پھری ہوتی ہے، اُس کو بھی چرنگ کہتے ہیں۔ ہدف، نشانہ۔

ترجمہ:۔ ظالم محبت نے دل لوٹ لی ہے، تھک گئی ہوں، اور دھوکا کھا بیٹھی ہوں، ذبح ہو چکی ہوں، تمام تن بدن چور چور ہے، اور ہدف سہام درد ہے۔

(۴)

گذرے ویہلے سکھ دے جی جوکھدے پیاڈو کھدے
رگ رگ تے انگ انگ سائیں

حل لغات:۔ ویہلے:۔ وقت، زمانے۔ جی جوکھدے:۔ دل جلتا ہے، جگر زار و نزار ہے۔ انگ انگ:۔ عضو عضو۔

ترجمہ:۔ عیش و آرام کے وقت گذر گئے اب تو دل جگر زار و نزار ہے اور رگ رگ، عضو عضو میں درد ہے۔

(۵)

درد اندوہ پرانے جھروی جھور جھرانے
یار ملم دل سنگ سائیں

حل لغات:۔ پُرانڑے:۔ پرانے، دیرینہ۔ جھور جھُرانے جھرنا:۔ ہجومِ غم میں زار و نزار ہونا۔ دل سنگ:۔ سنگدل، سخت مزاج۔
ترجمہ:۔ محبوب سنگدل ہے، میں اس کے فراق میں پُرانے درد و مصائب کو یاد کرتے ہوئے ہجوم و افکار میں مبتلا ہوں اور اسی فکر میں گھل گھل کر جان دے رہی ہوں۔

(۶)
عشق علامت ظاہر سول گھنڑے تے لاغر
ساوا پیلا رنگ سائیں

حل لغات:۔ علامت:۔ نشانی۔ گھنڑے:۔ زیادہ، بکثرت۔ ساوا:۔ سبز، ہرا۔ پیلا:۔ زرد
ترجمہ:۔ دردوں کی کثرت سے لاغر اور کمزور کر دیا ہے۔ میرا سبز و زرد رنگ عشق کی علامت کو ظاہر کر رہا ہے۔

(۷)
نینہہ نرالی ڈاتے، ملی فرید براتے
گیا ناموس تے ننگ سائیں

حل لغات:۔ نرالی:۔ انوکھی، عجیب۔ ڈات:۔ عطیہ، انعام، تحفہ، خلعت۔ برات:۔ وظیفہ، عطیہ۔ ناموس:۔ عزت، شہرت۔
ترجمہ:۔ اے فرید حضرت عشق کی جانب سے عجیب اور انوکھی خلعت عطا ہوئی ہے، جس کی وجہ سے ننگ ناموس جاتا رہا ہے۔

کافی نمبر ۱۴۵

یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں پائی گئی، غالباً یہ کافی حج کی تیاری کے ایام میں لکھی گئی ہوگی۔

(۱)

ہُنڑ وطن بیگانڑے ول نہیں آنوناں یاد کیتم دلدار نیں

حل لغات:- آنوناں، مصدر، آنا، آنوں۔ نیں، حرف خطاب، اے مخاطب مجھے دلدار نے یاد کیا ہے۔

ترجمہ:- مجھے محبوب نے یاد فرمایا ہے، اب میں اس کے حضور میں جا رہا ہوں، یہ وطن اب بیگانہ معلوم ہوتا ہے اسلئے دیار محبوب سے لوٹ کر پھر اس بیگانہ دیس میں نہیں آؤنگا۔

(۲)

کولے رہساں موُل نہ سہساں ہجر دا باری بار نیں

حل لغات:- کولے۔ کول، نزدیک، قریب۔ سہساں، سہوں گی، برداشت کروں گی۔

ترجمہ:- میں اب ہجر و فراق کا ناقابل برداشت بوجھ نہیں سہہ سکتی، اسلئے اب دبقیہ زندگی، محبوب کے پاس رہوں گی۔

(۳)

وِسریا سارا راج پیاناں وِسر گیا گھر بار نیں

حل لغات:- وِسریا، بھول گیا، فراموش ہوگیا۔ پیاناں:- ماں باپ کا، والدین کا۔

ترجمہ:- محبوب کے بلانے کی خوشخبری سن کر، مجھے تمام والدین کا راج اور گھر بار سب بھول گئے ہیں۔

(۴)

بھانڑ منڑ لیساں ماڑ نبھیساں گھولے عارو یار نیں،

حل لغات:- بھانڑ:- اُس مقام کو کہتے ہیں، جہاں مالدار لوگ عارضی مکانات میں سکونت پذیر ہو کر مال مویشی بھی وہیں باندھتے ہیں، اور پھر ان کے چلے جانے کے بعد وہ مکانات خالی ہوجاتے ہیں۔ ماڑ:- تکیہ، آسرا۔

گھولے:۔ قربان ہوئے۔ عار:۔ شرم، حجاب، لحاظ۔ ویار:۔ گلہ، شکوہ، نکتہ چینی۔

ترجمہ:۔ میں دیارِ محبوب کی اُجڑی بستی کو آباد کروں گی، اور اُسی کے سہارے پر عمر گذاروں گی، شرم اور نکتہ چینی کی کچھ پرواہ نہیں۔

(۵)

سرخی کجل مساگ گیو سے ٹھ پیا ہار سنگار نیں

حل لغات:۔ کجل:۔ کاجل

ترجمہ:۔ فراق محبوب میں ہار اور سنگار چھوٹ گیا ہے، سرخی، کاجل اور مساگ کا شغل بھی جاتا رہا۔

(۶)

پاروں ڈِسدی جھوک سجن دی کیوں رہساں اُروار نیں

حل لغات:۔ پاروں:۔ دریا کے پار۔ جھوک:۔ ڈیرہ، خیمہ، مسکن۔ اُروار:۔ دریا کی دوسری طرف جہاں بولنے والا موجود ہو۔ ورلی طرف، اپنی طرف کا کنارۂ دریا۔

ترجمہ:۔ وہ سامنے دریا کے پار محبوب کا مسکن نظر آرہا ہے، اب اس کو دیکھ کر میں کیوں اس پار رک جاؤں، میں نہیں رُک سکتی، اور فوراً دریا کے پار جاکر محبوب کے وصال سے مشرف ہوں گی۔

(۷)

مَیں منتاری تے نیں باری قادر نیسم پار نیں

حل لغات:۔ منتاری:۔ نہ تیرنے والی، جس کو تیرنا نہ آتا ہو، اُس کو من تارا کہتے ہیں۔ نیں:۔ ندی، نہر، رود کوہی، دریا۔ قادر نیسم:۔ خدا تعالےٰ مجھے لے جائیگا۔

ترجمہ:۔ نہر لبریز ہے، دریا چڑھا ہوا ہے، اور میں تیرنا نہیں جانتی، لیکن محبوب کے مسکن کو دیکھ کر ضرور خطرناک دریا

میں کود پڑوں گی، خدائے کارساز مجھے پار پہونچا دیگا۔

(۸)

بٹھ پئی سندھڑی کتیم مولیٰ ملک ملھیر ملہار نیں

حل لغات:۔ سندھڑی:۔ دریا کے کنارے کی آبادی کو سندھ اور سندھڑی کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اب مولا پاک نے ریگستان کے جنت کو فیضِ بارش سے دلکش اور جانفزا کردیا ہے، میں اب سب دریائی مقام سندھڑی کو بھاڑ میں جھونک کر محبوب کے وطن ملھیر چلی جاؤں گی۔

(۹)

دیس عرب دا ملک طرب دا سارا باغ بہار نیں

حل لغات:۔ طرب:۔ خوشی، فرحت، انبساط۔

ترجمہ:۔ محبوب کا وطن عرب دل کی تفریح اور جذبات عشق کی پرورش کرنے والا ہے اور سارا ملک باغ و بہار ہے

(۱۰)

روہی راویں روہیں رولیس لس گیا کرہوں قطار نیں

حل لغات:۔ راویں:۔ راوے کا ملک۔ روہیں:۔ کوہستان، پہاڑ۔ کرہوں:۔ اونٹ، شتر۔

ترجمہ:۔ محبوب خود تو اونٹ قطار کر قافلہ کے ساتھ چلا گیا۔ اور مجھے روہی (ریگستان)، صحرا اور کوہستان میں آوارہ اور پریشان کر گیا۔

(۱۱)

ڈینہہ ڈو کھاندا ڈونگر ڈسدا رات غماں دی غار نیں

حل لغات:۔ ڈونگر:۔ پہاڑ، کوہ۔

ترجمہ:۔ دن دوکھوں کا پہاڑ معلوم ہوتا ہے، اور رات غم کی غار نظر آتی ہے، ہجر و فراق کا زمانہ نہایت مشکل سے بسر ہو رہا ہے

(۱۲)

سانول آیا روہی وٹھڑی		بار تھئی گلزار نیں،،،

حل لغات:۔ وٹھڑی:۔ برس گئی، بارش ہو گئی۔ بار:۔ جنگل، صحرا۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز آگیا، اور روہی آباد ہو گئی، محبوب کی آمد سے اجڑی بستی بھی گلزار جنت بن گئی۔

(۱۳)

دار مدار فریدؔ ہے دلنوں		ڈوکھڑے تار و تار نیں

حل لغات:۔ دار و مدار کے معنی اس موقعہ پر علاوہ معمولی معنی کے یہ بھی ہیں، بوجھ، تکلیف۔ تار و تار:۔ بہت زیادہ، سر سے اونچے، ناقابل برداشت۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ ہجر دوست کے دوکھ بہت بڑھ گئے ہیں اور یہ تمام بوجھ صرف نازک دل عاشق پر ہے۔

کافی نمبر ۱۴۶

(۱)

ہے صدقے گھولے یار توں		ایہو جیہڑا نینہ پنّاں

حل لغات:۔ گھولے:۔ قربان، واری۔ نپّاں:۔ پروردہ، محبت میں گھلا ہوا۔

ترجمہ:۔ محبوب پہ دل محبت پروردہ قربان ہے۔

(۲)

شالا حسن جوانی مانڑے موٹھڑی دل داونّاں

حل لغات: شالا:۔ خدا کرے، کلمۂ دعائیہ۔ جوانی مانڑے:۔ جوانی کی بہار سے فائدہ اُٹھائے۔ وناں:۔ محبوب، دولہا، بنونہ۔

ترجمہ:۔ خدا کرے میری خاطر شکستہ کا سہارا، میرا دولہا، جوانی کی بہاریں خوشی بسر کرے۔

(۳)

تھل تیڈے چتر انگ وی تیڈے ملک ملہیر دا بنّاں

حل لغات: چتر انگ:۔ ریگستان کا وہ سفید قطعہ جو سرسبز گھاس والے ٹکڑوں کے درمیان واقع ہو۔ بناں:۔ بنرا، شوہر، خاوند، مالک۔ دولہا۔

ترجمہ:۔ اے جنت ریگستان کے مالک، تھل، اور چتر انگ سب تیرا مال ملک ہے۔

(۴)

ڈوکھ دا حال نہ تھیوم پورا چتراں تھوتھو پناں

حل لغات: چتراں:۔ لغوی معنی اس کے نقش کرنا، اصطلاحی معنی لکھوں، گنجان طریق پر۔ پناں:۔ کاغذ۔

ترجمہ:۔ میرے درد فراق کی داستان سینکڑوں کاغذوں کے لکھے جانے سے بھی پوری نہیں ہو سکتی، اگر حالِ دل صدہا ضخیم جلدوں میں لکھے جائیں، تب بھی پورے نہ ہوں۔

(۵)

جی توں آویں تن من ڈیساں پیر پرم دا چھناّ

حل لغات: جے:۔ اگر۔ پیر پرم:۔ رہنمائے محبت، عشق کا پیر۔ چھنا:۔ منت، نذر، دستور ہے کہ مراد پوری ہو جانے، اور

دلی مقصد بر آنے پر عورتیں، آٹا، بکرا یا اس قسم کی اور چیزیں، پیر کے مزار پر جاکر نذر چڑھاتے ہیں اسکو چھٹا کہتے ہیں

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز اگر تو آجائے تو میں حضرت عشق کی بارگاہ میں آٹا گھٹا نہیں بلکہ تن من جان و دل نذر چڑھاونگی

(۶)

بیعت کر کے عشق کڈھایم علم و عمل توں بناں

حل لغات:۔ بیعت کرنا:۔ پیر کا مرید ہونا، ہادی مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر نیکوکاری کا اقرار کرنا اور آئندہ زندگی میں اعمال نیک کے پابند ہونے کا وعدہ کرنا۔ بناں:۔ حد یکر خط فاصل اسکے معنی حد بندی کے ہیں بناں کڈھاون:۔ زمینداروں کے حدود ملکیت کے جدا جدا قائم کرنے کو کہتے ہیں، یہاں مراد ہے، حد قائم کرنے کی یعنے توبہ کرنے کی جیسا کہ ترجمہ میں واضح ہے۔

ترجمہ:۔ حضرت عشق نے بیعت کے وقت مجھے علم و عمل سے بناں (حد بندی) نکلوایا ہے، توبہ کرائی ہے، یعنے عشق اور علم و عمل کے درمیان حد فاصل قائم کردی ہے، مطلب یہ ہے کہ عاشق علم و عمل سے آزاد ہیں۔

(۷)

سوہنے دے وچ وصف وفادی میں اے گالھ نہ مناں

حل لغات:۔ وصف:۔ صفت، عادت۔ گالھ:۔ بات، سخن۔ نہ مناں:۔ نہیں مانتی، باور نہیں کرتی۔

ترجمہ:۔ حسین معشوقوں میں وفاداری کی صفت ہو، یہ ناممکن ہے میں تو یہ بات ہرگز نہ مانوں گی حسن اور وفا کا کہیں یکجا میل ہونا محال ہے۔

(۸)

برہوں فرید کھتو سے ساتھی سب مٹے توں جی بھناں

حل لغات:۔ ساتھی:۔ ہمراہ، رفیق، ہمدم۔ جی بھناں:۔ جی، دل اور بھناں، ٹوٹ گیا، بیزار ہوگیا، بھاگ گیا۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبت کی رفاقت میں اور تمام چیزوں سے دل اچاٹ ہوگیا ہے اب تو صرف عشق ہی کے ہو گئے ہیں۔

کافی نمبر ۱۴۷

(۱)

تم بیشک اصل جہان کے ہو

حل لغات:۔ اصل:۔ جڑھ، ابتدار، باعث وجود عالم۔

ترجمہ:۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ اس کافی میں اپنی عظمت وشان بیان کرتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ٹیپ کے مصرع میں لولاك لما خلقت الافلاك کی حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہو، اور اس سے مراد ذات نبوی صلعم ہو، اور یہی زیادہ موزوں ہے بہرحال ترجمہ اس کا یہ ہوگا کہ تم ہی باعث وجود عالم ہو، اور تم ہی جہاں کی اصل جڑھ ہو، تمام جہاں تمہارے لئے ہے۔

نا تم فرشی نا تم عرشی ٭ نا فلکی نا ارضی ہو ٭
ذات مقدس نور معلےٰ آئے وچ انسان کے ہو

حل لغات:۔ فرشی:۔ فرش زمین پر رہنے والا۔ عرشی:۔ عرش الہی پر سرفراز ہونے والہ۔ فلکی:۔ فلک یعنے آسمان مخلوقات آسمانی۔ ارضی:۔ زمین پر رہنے والی کائنات۔ ذات مقدس:۔ پاک اور محترم ذات مبارک۔ نور معلی:۔ عالیشان نور

ترجمہ:۔ اے نور مقدس، نہ تو تم فرش پر رہنے والے ہو، نہ ہی عرش آپ کا مسکن ہے، نہ آپ کو فلکی کہہ سکتے ہیں نہ ارضی آپ تو مقدس ذات اور عالیشان نور ہیں جو صورت انسان کے اندر جلوہ افروز ہوئے، اس بند سے آئندہ کے تمام بند حسن ازل اور ذات بے ہمتا کے مختلف مظاہروں کے بیان پر مبنی ہیں۔

(۳)

روتے ہو کبھی ہنستے ہو کتھے عاشق تے معشوق ہئو
اپناں بھیت بتاؤ رے تم کون ہو بھلا کہاں کے ہو

حلِ لغات:۔ بھیت:۔ بھید، مخفی راز، چھپی ہوئی حقیقت۔

ترجمہ:۔ کبھی تم کو رونے والے کی صورت میں جلوہ گر دیکھا، اور کبھی ہنسنے والے کے لب تبسم میں آشکار دیکھا۔ کہیں عاشق کی تصویر ہو، اور کہیں معشوق کا روپ دھارتے ہو، کچھ پتہ نہیں ملتا، اپنا بھید تو بتلاؤ کہ کون ہو، اور کہاں کے رہنے والے ہو، یعنے اپنی حقیقت سے ہمارے قلب کو روشن کرو، تاکہ ہم کو آگاہی حاصل ہو۔

(۴)

روپ انوکھے طور اوپڑے ناز کچالیں من موہنڑیاں
ناز نزاکت حسن ملاحت صاحب سب سامان کے ہو

حلِ لغات:۔ روپ:۔ صورت، شکل، انداز۔ طور:۔ طرز، طریقہ۔ اوپڑے:۔ نرالے، انوکھے۔ حسن ملاحت:۔ نمکین حسن حضرت یوسف علیٰ نبینا علیہ السلام کو صبیح حسن کا سرمایہ دار کہا جاتا ہے اور حضور نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیح حسن سے موصوف کیا جاتا ہے، آپ کے حسن میں زیادہ گوراپن اور سفیدی کی بجائے ملاحت اور نمکینی کے کمالات کا نور زیادہ تھا۔

ترجمہ:۔ آپ کے روپ (صورت) کے مختلف نقشے، عجیب و غریب ہیں، عادات و خصائل مبارک بھی حیرت انگیز ہیں، مَن موہنی نازک چالیں ہیں، اور نزاکت سے بھرے ہوئے ناز اور ملیح حسن تمام بہترین اور خوبصورت ہونے کی تمام صفات کا سامان آپ کی ذات میں موجود ہے۔

؎ حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(۵)

کتھے جاہل کتھ فاسق فاجر اپنا آپ گماتے ہو
کتھ عارف کتھ اہل حقائق واقف سر نہاں کے ہو

حل لغات:۔ جاہل:۔ عالم کی ضد ہے، اَن پڑھ نادان۔ فاسق:۔ کبیرے گناہوں کا مرتکب، گنہگار۔ فاجر:۔ بدکار۔ گماتے ہو گنواتے ہو، ضائع کرتے ہو۔ عارف:۔ صاحب معرفت، نیک دل اور روشن ضمیر۔ اہل حقائق:۔ حقیقت آگاہ، اہل شناس، عارف باللہ۔ واقفِ سر نہاں:۔ معرفت اور حقیقت کے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے، ماہر معرفت روشن دماغ۔

ترجمہ:۔ جاہل اور فاسق گنہ گاروں کو بھی تم اپنی عمر برائیوں میں ضائع کرتے ہیں، ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان میں آپ کی ذات کا جلوہ نہیں، اسی طرح عارف باللہ اور حقیقت آگاہ بزرگ جو اسرار نہانی کے خبردار ہیں، ان میں بھی آپ کے نور کی چمک موجود ہے، ان تمام کائنات کے مخفی رازوں سے آپ ہی واقف ہیں۔

(۶)

قبلہ، کعبہ، مسجد، مندر دیر گنش سب تجھ میں ہے
صوم و صلوٰۃ کے خود ہو والی کیوں پابند گمان کے ہو

حل لغات:۔ قبلہ، کعبہ، مسجد، مندر، دیر، گنش و کنشت:۔ یہ سب مختلف اقوام عالم کی عبادت گاہوں کے نام ہیں۔ صوم و صلوٰۃ:۔ مسلمانوں کی روزہ و نماز۔

ترجمہ:۔ مسلمانوں کا مرکز توجہ (سمت قبلہ، کعبہ (بیت اللہ شریف)، مسجد جائے نماز، مندر ہنود کا مقام عبادت، دیر گرجا عیسائیوں کی عبادت گاہ، گنش پارسیوں کا مقام عبادت، کنشت، یہ تمام عبادت کے مقامات تیری ہی ذات سے وابستہ ہیں، اور باوجود اس کے پھر بھی پابند گمان ہو، اور ہر شخص باوجود پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے بھی یہ گمان کر رہا ہے، کہ وہ صحیح راستہ پر صحیح طور پر آپ کی ذات پاک کی عبادت کر رہا ہے یا نہیں۔

(۷)

غیر تمہارا محض محالے اس جگ میں اور اس جگ میں
دنیا تم ہو عقبے تم ہو مالک کون و مکان کے ہو

حل لغات:۔ محض محال:۔ بالکل مشکل، ناممکن۔ عقبے:۔ عالم آخرت، جزا و سزا کا دن۔

ترجمہ:۔ دنیا کی کسی چیز کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا، کہ یہ آپ کی قدرت اور مظہر کے بغیر ہے دنیا و عقبیٰ، ان میں ہر شے اور کائنات کی تمام کائنات آپ ہی کے قبضہ میں ہے، اور ہر شے میں آپ کی قدرت کا مظاہرہ ہو رہا ہے، آپ تو مالک کون و مکان ہیں آپ کے سوا تو کوئی شے اپنی ہستی قائم ہی نہیں رکھ سکتی، ہر شے میں آپ کی قدرت آشکارا ہے، اسلئے دنیا و آخرت کے تمام اشیاء کو آپ سے وابستگی ہے، اور آپ کا غیر ناممکن ہے۔

(۸)

وعظ نصیحت رمز فریدی سوچ سنجالو دم دم سے
اپنی عظمت یاد کرو، کیوں تھئے یوسف زندان کے ہو

حل لغات:۔ سوچ:۔ سوچ سمجھ کر، غور و فکر کر کے۔ عظمت:۔ شان کی بلندی، پایہ و جوہ۔ یوسف زنداں کی تلمیح ہے، حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر کو بھائیوں نے رشک و حسد سے کنوئیں میں ڈال دیا تھا، اس عرصہ میں ان کا حسن جہاں تاب اور ہدایت ظاہر نہ تھی، شاعر محترم نے اپنے قدرتی مرحلہ کو زیر نظر رکھتے ہوئے یہ قرار دیا ہے، کہ انسان اگر اپنے مرتبہ عالی، بادشاہی ملک مصر، تخت مصر کو بھولا ہوا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح زلیخا کے زنداں میں پشیمان ہے، اُسے اپنا اصلی مقام روحانی فنا فی اللہ کے ہونے کا احساس کرنا چاہیئے اور اپنی حقیقی عظمت کو یاد کر کے مطمئن ہونا چاہیئے۔

ترجمہ:۔ اے سالکان راہ طریقت و بادیہ پیمایان صحرائے معرفت فریدی رمز اور اُس کے وعظ و نصائح پر ہر وقت غور کرتے رہو، اور اپنی حقیقی مقام عظمت کی یاد کو دل سے نہ بھلاؤ، کیوں غافل ہو گئے ہو، اپنے حقیقی معرفت کے

بلند مقام کے خیال سے غافل ہو کر زندان غفلت کے یوسف بن گئے ہو۔ جس طرح یوسف علیہ السلام کا حقیقی مقام تخت مصر اور شہنشاہی ملک تھا، تمہارا بھی اصلی مقام وصل حسن حقیقی کا جنت ہے، اس سے غافل نہ رہو۔

کافی نمبر ۱۴۸

یہ کافی سسی دپنوں کی عاشق، کی زبانی ارشاد ہوئی ہے

(۱)

ڈٹھڑی یار بھلائی ہک تل ترس نہ آیو

حل لغات:۔ ڈٹھڑی:۔ دیکھی، مشاہدہ کر لیا۔ ہک تل:۔ ایک تل کے برابر، ذرہ بھر

ترجمہ:۔ اے محبوب تیری بھلائی (عہد وفا پر قائم رہنے کی جسارت) دیکھ لی، میری محبت پر مستحکم نہ رہ سکے اور ذرہ برابر بھی مجھ پر رحم نہ کیا۔

(۲)

پا گلواڑی سُتڑوں وینداں نہ موکلایو

حل لغات:۔ گلواڑی:۔ گلے لگ کر، معانقہ کر کے، گلکوی پانا بھی کہتے ہیں، ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالکر ملنا، ستڑوں:۔ تو سویا تھا، وینداں:۔ جاتے وقت، سفر کرتے ہوئے۔ موکلایو:۔ اجازت لی، رخصت حاصل کی، وداع کی،

ترجمہ:۔ تم تو میرے گلے میں باہیں ڈال کر میرے ساتھ سوئے ہوئے تھے، جب جانے لگے تو وداع تک بھی کی جانے کی اطلاع تک بھی نہ دی اور مجھے سوتا ہوا غافل چھوڑ کر چلے گئے (تلمیح قصہ سسی پنوں)

(۳)

ہجوں کول بلہا کے کیوں جانی! دل چایو

حل لغات:۔ سہجوں:۔ خوشی، شوق، دلجمعی سے۔ کول:۔ نزدیک، قریب۔ بلھا کے:۔ بٹھا کر۔ دل چایو:۔ دل برداشتہ ہوئے، محبت کا سلسلہ ترک کر دیا۔

ترجمہ:۔ پہلے خوشی اور شوق سے محبت کی اور قریب بٹھلایا، مگر پھر کیوں اے محبوب، دل برداشتہ ہو گئے اور مجھے مبتلائے ہجر و فراق کر دیا۔

(۴)

ہے ہے "یار بروچل" کیں میں توں بھرمایو

حل لغات:۔ ہے ہے:۔ کلمہ تاسف، افسوس۔ بھرمایو:۔ ورغلایا، بیدل کیا، پھسلایا، بدگمان کیا۔ توں:۔ سے۔

ترجمہ:۔ اے بروچل محبوب، مجھے تو اس بات کا افسوس ہے، کہ تم کو مجھ سے کس (دشمن) نے بدگمان کر دیا، کہ تم اس قدر بے رحم ہو گئے ہو۔

(۵)

جے ہاوی اے نیت کیوں وت یاری لایو

حل لغات:۔ جے:۔ اگر۔ ہاوی:۔ تھی۔ نیت:۔ ارادہ، پیش رفت۔

ترجمہ:۔ اگر تمہاری یہی نیت تھی، اور نبھانہ کرنے کا ارادہ تھا، تو پھر تم نے یاری ہی کیوں لگائی اور محبت ہی کیوں کی۔

(۶)

جان فرید نکمڑی مفت ڈُوکھا نوچ پایو،

حل لغات:۔ نکمڑی:۔ نکمی کی تصغیر، بیکارہ۔

ترجمہ:۔ اے فرید تم نے اپنی نکمی جان کو مفت مشکلات اور دکھوں میں مبتلا کیا، نہ محبت کا شکار ہوتے نہ یہ دکھ نصیب ہوتے یا یہ کہ ان بے وفائیوں کی وجہ سے تم نے فرید کی نکمی (ناکارہ) جان کو مفت دکھوں میں پھنسایا۔

؂ اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را
نمے کردم بدل روشن چراغ آشنائی را

کافی نمبر ۱۴۹

(۱)

کر یار اساں ول آونڈی   اج سہج کنوں اکھ پھڑکے وو

حل لغات:۔ سہج:۔ خوشی، مسرت، شادمانی۔ اکھ پھڑکے:۔ محاورہ ہے، ایسے موقعہ پر جبکہ کسی شخص کے آنے کا انتظار ہو، آنکھ پھڑکے تو کہتے ہیں کہ وہ آرہے ہیں، اکھ پھڑکدی ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب ہماری طرف آنے کی کوشش کرو، کیونکہ آج تو اسی خوشی کی وجہ سے آنکھ پھڑک رہی ہے، شاید تم نے آمد کا ارادہ کرلیا ہے۔

(۲)

گذری ڈوکھ ڈوہاگ دی واری   روہی گل پھل نال سنگاری

مُد مستانی ڈینہہ ملہاری   باد شمالی لُرکے وو

حل لغات:۔ ڈوہاگ:۔ تکلیف، رنڈاپا، سہاگ کی ضد۔ سنگاری:۔ آراستہ ہوئی۔ مُد:۔ مدت، عرصہ، موسم۔ ملہاری:۔ ابرآلود، مسرت افزا۔ باد شمالی:۔ اُتر کی ہوا، شمال سے جو خوشگوار ہوا چلتی ہے۔ لُرکے:۔ آہستہ آہستہ چل رہی ہے خرام ناز میں ہے۔

ترجمہ:۔ تکلیف اور مصیبت کی باری گذر گئی ہے آج تو ریگستان گل پھول سے آراستہ ہو رہا ہے، مستی اور کیف افزا موسم اور دن ابر آلود ہے، باد شمالی بھی خرام ناز سے آہستہ آہستہ چل کر دلوں میں فرحت پیدا کر رہی ہے۔

(۳)

کیتی بھاگ سہاگ اتاول   رُت آئی کر ترُت اُوباہل

کن منڑ کنیاں رم جھم بادل، بارش بر کے بر کے وو

حل لغات:- آتاول، جلدی تعجیل، واپسی۔ رُت:- موسم بہار۔ ترت:- جلدی۔ اوپاہل:- تیزی سے، جلدی سے کنیاں:- بارش کی بوندیں۔ بادل:- ابر۔ بُر کے بُر کے:- آہستہ آہستہ، رم رم دھنگار، فوار پڑنا۔

ترجمہ:- خوش قسمتی اور بخت نے جلدی کی اور آگئے، اب کے موسم بہار بھی تیزی سے جلدی پہونچ گئی ہے، بوندیں کن من کن من کر رہی ہے اور بادل رم جھم برس رہے ہیں، بارش مینہ آہستہ آہستہ لطف دے رہا ہے۔

(۴)

سدھڑی تھئی ول قسمت پُٹھڑی آپے منڑی راحت روٹھڑی

سوہنڑں موسم روہی وُٹھڑی وحشت ڈول ول ہُر کے وو

حل لغات:- سدھڑی تھئی:- سیدھی ہوئی، بر بر کار آئی۔ قسمت پُٹھری:- الٹی قسمت، بخت واژگوں، برگشتہ بخت۔ آپے:- خود بخود، بے منت کئے۔ منڑی:- من گئی، صلح کر لی۔ روٹھڑی:- روٹھی ہوئی، ناراض شدہ۔ روہی وٹھڑی:- ریگستان میں بارش ہو گئی۔ وحشت:- پریشانی، جنوں، دیوانگی۔ ول ہُر کے وو:- دل مائل ہوتا ہے۔ تمنا کرتا ہے۔

ترجمہ:- الٹی قسمت اب سیدھی ہو گئی ہے، بدنصیبی کا اب گلا نہ رہا، خوشی جو روٹھ گئی تھی، خود بخود من گئی، راضی ہو گئی، دل خرا موسم ہے، روہی برس رہی ہے، خوشی سے جنوں عشق کی طرف پھر دل راغب ہے اور وحشت زدہ ہونے کا متمنی ہے۔

؎ بہار آمد زخویش و آشنا بیگانہ خواہم شد کہ گل بوئے تو خواہد داد من دیوانہ خواہم شد

(۵)

ٹھڈریاں ہیلاں پورب والیاں کھلے بادل لسڑیاں کالیاں

سینگیاں سرتیاں نوں خوشحالیاں ہک ویرن ہِئی کر کے وو

حل لغات:۔ ٹھڈڑیاں ہیلاں:۔ ہوا کے جھونکے۔ پورب:۔ مشرق۔ کجلے:۔ سیاہ رنگ کے کاجل کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مینہ سے بھرا ہوا بادل بھی سیاہ رنگ کا نظر آتا ہے۔ لٹریاں کالیاں:۔ لٹریاں، لسّی کی جمع ہے، وہ جھر بادل جو دور دور تک فضائے آسمانی پر چھا جائے اُس کو لسّی کہتے ہیں گھنگھور گھٹا۔ ویرن:۔ ویری کی تانیث، دشمن عورت، بدبیں، مخالف۔ کرکے:۔ بڑبڑاتی ہے، ناپسند کرتی ہے۔

ترجمہ:۔ پورب کی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں، سیاہ بادل اور تمام فضا میں پھیلی ہوئی جھریاں بہار باراں دکھا رہی ہیں تمام سہیلیاں خوش ہیں، مگر ایک دشمن ہماری خوشی سے ناراض ہے۔

(۶)

آپے یار فرید سنبھالیُم سوہنے سانول پیتاں پالیُم
بختیں سُنجڑی سختی ٹالیُم جی مُسکے دِل مُرکے وو

حل لغات:۔ سنبھالیم:۔ سنبھالا، یاد کیا، تشریف لائے۔ پیتاں پالیُم:۔ پیت پالنا، وفاداری کرنا، محبت کا عہد پورا کیا، سُنجڑی سختی:۔ سونی سختی، ٹالیُم:۔ ٹال دی ہے۔ جی مُسکے:۔ دل متبسم ہے، دل خوشی سے شگفتہ ہے، مسکن، تبسم کرنے کو کہتے ہیں، دل مُرکے:۔ مرکن اس ہنسی کو کہتے ہیں جسمیں بہت ہی تھوڑے تھوڑے دانت نمایاں ہوں۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب دلنواز نے مہربانی فرمائی، اور خود بخود مجھے شرف بخشا، اور محبوب ملیح نے پیت پالنے کا حق ادا کیا، اور وفاداری کی، بخت بیدار نے منحوس سختی کو ٹال دیا، اب وصل محبوب کی خوشی میں دل خوش ہے، جی مرک مرک کر متبسم ہے۔

کافی نمبر ۱۵۰

(۱)

کیں پایا باجھ فقیراں جذبہ عشق کی لذت کو

حل لغات:۔ کیں پایا:۔ کس نے معلوم کیا، کون شخص باخبر ہوا، کس کو حاصل ہوا، باجھ:۔ بغیر، سوائے۔
ترجمہ:۔ فقیر (سالک) کے سوا جذبۂ عشق کی لذت کو کون حاصل کر سکتا ہے، یہ نعمت ہی ایسی ہے، کہ صرف فقیروں اور مجاہدہ کرنے والے سالکوں کو ہی مل سکتی ہے۔

(۲)

کل شئی وچ کل شئی ڈٹھو سے ہمہ اوست دا درس کیتو سے
برکت صحبت پیراں پی کر بادۂ وحدت کو۔

حل لغات:۔ کُل شئی:۔ ہر ایک چیز۔ کل شئی:۔ خالق کل، مالک کائنات۔ ہمہ اوست:۔ وہ مسلک محض صوفیائے کرام کا ہے، جس پر محی الدین ابن عربی شیخ اکبر اور حضرت بایزید بسطامی کو گامزن اعتقاد کیا جاتا ہے، اور حضرت خواجہ نے بھی اسی مسلک کا متعدد مقامات پر اظہار کیا ہے، اس ہمہ اوست اور ہمہ از دست کی بحث کو فرہنگ میں تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔
ترجمہ:۔ ہم نے بزرگان ملت کی صحبت اور درس کی برکت سے جام شراب وحدت پی کر ہمہ اوست کا منظر مطالعہ کیا اور ہر ایک شے میں خالق کا جلوہ دیکھا۔

(۳)

جب مدہوشی ناز ڈکھایا، عریانی نے رنگ جمایا[ن]
خرقہ پاڑ لویراں ہا، پہنیم رندی خلعت کو،

حل لغات:۔ عریانی:۔ برہنہ ہونا، یہاں حسن ازل کا برملا نظر آنا۔ رنگ جمایا، یار رنگ لایا:۔ اپنا رنگ جمایا، یقین دلایا اور مظاہرے دکھائے۔ خرقہ:۔ لباس درویشی۔ پاڑ لویراں:۔ پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پہنیم:۔ میں نے پہنا، بدن پر اوڑھا۔ رندی:۔ شرابخواری، یہاں عشق حقیقی کی لذت آشنائی، شراب معرفت کا شغل مراد ہے۔

ن:۔ کئی نسخوں میں رنگ جمایا کی جگہ کیا رنگ لایا لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ حُسن حقیقی کی تلاش میں جب ہم کامیاب ہو گئے، اور مدہوشی نے اپنا پورا تسلط کر لیا، اور جلوۂ محبوب برملا نظر آنے لگا، تب ہم نے خرقۂ تصوف اور لبادۂ درویشی چاک چاک کر ڈالا اور رندی لباس کو خلعت سلطانی سمجھ کر پہن لیا۔

(۴)

درد منداں کوں درد سلامت بار محبت پنڈ ملامت

ڈوکھ ڈوکھ اُٹھدیاں پیڑاں گھول گھتاں سب راحت کو

حل لغات:۔ سلامت:۔ دعائیہ لفظ ہے، یعنے دردمندوں کا درد خدا کرے سلامت رہے۔ پنڈ:۔ گٹھڑی، گٹھ، بوجھ۔ گھول گھتاں:۔ قربان کردوں۔

ترجمہ:۔ الٰہی دردمند عشاق کو درد، بار محبت اور رسوائی کی ناقابل برداشت گٹھڑی، سلامت رہے، یہی ان کی مونس اور غمگسار ہیں، اس کی وجہ سے دل میں آتش عشق دُکھ دکھ کر دردوں کو برانگیختہ کرتی رہتی ہے، مجھے تو یہ درد اور رسوائی اس قدر پیاری معلوم ہوتی ہے، کہ میں اس پر زمانہ کی تمام راحت و مسرت کو قربان کر دوں، خدا کرے یہ درد عشق سلامت رہے۔

(۵)

حُسن فریدؔ کئی گھر لوٹے، رولدیاں پھردیاں جنگل بوٹے

سے سئیاں لکھ ہیراں ڈیکھو عشق دی شدت کو

حل لغات:۔ لُوٹے:۔ اردو لفظ، لوٹ لئے، غضب کر لئے۔ شدت:۔ سختی، تعدی۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ حسن ازل نے تو بے شمار گھر لوٹ کر تباہ کر دیئے ہیں، عشق کی اس تعدی کا ملاحظہ ہو کہ سینکڑوں سسّیاں اور لاکھوں ہیریں بادیہ پیمائی میں آوارہ پھرتی رہیں، اور صحرا کی خاک چھانتی ہوئی گذر گئیں۔

کافی نمبر ۱۵۱

(۱)

نینہہ نبھایا سخت بُرا ہے ۔ بار اَجَل سر باری بھلو

حل لغات:۔ نبھایا (نہ بھایا ہوا)، نامرغوب خاطر، ناپسندیدہ، نبھانا۔ عشق کا نباہ۔ اجل:۔ موت، مرگ۔ سر باری:۔ ایک معنی تو اس کے یہی ہیں کہ سر پر بھاری ہے، دوسرے معنی میں سر باری چند لکڑیوں کے اُس چھوٹے سے حصہ بار کو کہتے ہیں جو اونٹ کے بارشدہ لکڑیوں کے انڈوں کے اوپر بطور زائد کے رکھ لیتے ہیں، یعنے سر سے پر جو چھوٹا سا بار لکڑیوں کا ہوتا ہے، بے حقیقت، بے مقدار۔ بھلو:۔ سندھی لفظ ہے، تعریفی معنوں میں بھلے کے معنی میں یعنے بہتر یہ سندھی زبان میں تعجب اور خوشی کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ (ناپسندیدہ عشق سخت بُرا ہے، یہ موت کا بوجھ ہے، جو سر پر گراں معلوم ہوتا ہے، یا ایسا بار ہے، کہ اجل (موت) بھی اس کی سرباری یعنے بےحقیقت سا نیتجہ ہے۔

(۲)

مارو محبّ ملہیر سدھایا ۔ ولدا کوئی پیغام نہ آیا
پھردی شہر آواری بھلو

حل لغات:۔ مارو:۔ ظالم، خونخوار، محبوب ستمگر۔ محبّ:۔ دوست، محبوب۔ ولدا:۔ دل، واپس آنے کو کہتے ہیں۔ آواری آوارہ، بیکار۔

ترجمہ:۔ محبوب ستمگر، ملہیر چلا گیا ہے، جس کا کوئی پیغام بھی واپس نہیں آیا، اور میں فراق زدہ عاشق شہر میں آواروں کی طرح پھر رہی ہوں۔

(۳)

کیچ گیاں دی خبر نہ آئی، روندیں گل گئی عمر اجائی
یار نہ کیتم کاری بھلو

حل لغات:- اجائی:- اکارت، بیکار، بے نتیجہ۔ کاری:- علاج، تلافی، مداوا، چارۂ کار، درمان۔

ترجمہ:- محبوب کیچ چلا گیا ہے اور اُس کی خبر تک نہیں آئی، مَیں نے روتے روتے عمر ضائع کر دی، پھر بھی محبوب نے مجھ پر رحم نہ کیا، اور میرے درد کا کوئی علاج نہ کیا۔

(۴)

ڈو کھڑے ڈوکھڑے آئیم پوکھڑے تاڈے ڈھٹڑے ٹوبھے سکڑے
دلڑی دردیں ماری بھلو،

حل لغات:- پوکھڑے:- پوکھا کی تصغیر، قسمت، حصہ، بہرہ۔ تاڈے:- ریگستان کے عارضی مقامات، سکونت، جھونپڑیاں ڈھٹڑے:- ڈھٹے، گر گئے، ویراں ہو گئے۔ ٹوبھے:- ریگستان کے نشیبوں کے تالاب جن میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے

ترجمہ:- میری قسمت میں دکھ ہی لکھے ہوئے تھے دیکھنے میرے حصے میں آئے، دل دردوں سے آشفتہ ہو گیا ہے حتیٰ کہ تاڈے (جھونپڑیوں) تک گر گئے ہیں اور ٹوبھے سوکھ گئے ہیں، نہ رہنے کی جگہ ہے، نہ پینے کا پانی ہے۔

۵

گگرے کنڈڑے راہ جبل دے اوکھے پینڈے مارو تھل دے
سولیں ساڑی ہاری بھلو

حل لغات:- گگرے:- کنکرے۔ کنڈڑے:- کانٹے، خار۔ جبل:- پہاڑ، کوہ۔ اوکھے:- مشکل، دشوار گذار۔ پینڈے:- فاصلے سفر۔ مارو تھل:- وہ صحرائے ریگستان جس میں سسی آوارہ ہو کر جاں بحق ہوئی تھی۔ سولیں ساڑی:- دکھوں کی جلی ہوئی

اور ہاری ہوئی ہوں۔

ترجمہ:۔ پہاڑی راستہ کے کنکر اور کانٹے، راستہ دشوار اور سفر مشکل، میں تو کس قدر مصائب میں گرفتار ہوں، دل زار و نزار کو وردوں نے جلا دیا، اور میں اب ہار گئی ہوں۔

(۶) ریت تھلاندی پیر پچالے جھلکِن چھلکِن لکھ چھالے
پلڑے پیوم خواری بھلو،

حل لغات:۔ تھل:۔ ریگستان کا لق و دق میدان۔ پیر پچالے:۔ پاؤں جلس دیتی ہے۔ جَھلکن:۔ جھلک دیتے ہیں، نمایاں ہوتے ہیں۔ چَھلکن:۔ چھلکتے ہیں۔ چھالے:۔ آبلے۔ پلڑے پیوم:۔ میرے پلے میں پڑی، مجھے حاصل ہوئی۔ خواری:۔ ذلت، رسوائی۔

ترجمہ:۔ ریگستان کی گرم ریت پاؤں کو جلا رہی ہے، جس سے لاکھوں چھالے جھلک اور چھلک رہے ہیں۔ میری تقدیر میں اس قسم کی زبوں حالی ہی شاید لکھی ہوئی ہے۔

(۷) روہ ڈونگریاں اَوکھیاں گھٹیاں مارو تھل دیاں ڈوکھڑیاں پٹیاں
وَہ وَہ یار دی یاری بھلو،

حل لغات:۔ گھٹیاں:۔ جمع گھٹی کی گلی، راستہ۔ پٹیاں:۔ جمع پٹی کی، وہ پامال چھوٹا سا راستہ جو شاہراہ عام سے علیحدہ ہو، اور جنگل میں شارٹ کٹ کے سلسلہ میں منزل مقصود کی طرف جاتا ہو۔

وَہ وَہ:۔ عجیب و غریب، انوکھا۔

ترجمہ:۔ کوہستانی اور ریگستانی دشوار گذار راستے ہیں، اور مارو تھل تک پہونچنے کے لئے دکھوں بھری تنگ پگڈنڈیوں میں مصیبت اٹھانی پڑتی ہے، افسوس یاری اور محبت کا اچھا پھل ملا۔

(۸)

عشق فریدہ نہ کیتم بھلاّ ہے ہے بخت نہ تھیوم سَولاّ

وینـدم ہوت وساری بھلو

حل لغات:- بھلاّ:- بھلائی، خوبی، خوش اسلوبی، نیکی۔ سَولا:- قریب، نزدیک۔ وینـدم:- میم متکلم کا ہے یعنی میرا محبوب جا رہا ہے

ترجمہ:- اے فرید حضرت عشق نے میرے ساتھ کوئی بھلائی نہ کی، افسوس کہ بخت نے یاوری نہ کی، اور محبوب پنل مجھے فراموش کر کے جا رہا ہے۔

کافی نمبر ۱۵۲

(۱)

ہردِل جو دلدار! یار ہِمنجو سوہنیاں جو سردار! یار ہِمنجو

حل لغات:- ہِمنجو:- س۔ میرا۔ جو حرفِ اضافت۔ کا۔

ترجمہ:- میرا محبوب ہر دل کا دلدار اور مطلوب ہے، ہر دل میں اُس کا جلوہ ہے اور تمام خوبصورت حسینوں کا سردار ہے۔

(۲)

کتھ مُلا کتھ آمِر ناہی کتھ منصورؔ تے دار! یار ہِمنجو

حل لغات:- آمر:- امر کرنے والا، نیکی کا حکم کرنے والا۔ ناہی:- نہی کرنے والا، روکنے والا، باز رکھنے والا، بُرے کاموں سے منع کرنے والا۔ یہ دو لفظ والآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر سے لئے گئے ہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہیں۔ منصور:- منصور حلاج جس کو شرعی فتوے کے متابعت میں حاکم وقت نے سولی پر چڑھایا تھا، مفصل حالات فرہنگ میں

ترجمہ:۔ کہیں مُلا کے رنگ میں اُس کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے اور امر معروف اور نہی منکر کرتا ہوا پایا جاتا ہے، اور کہیں منصور کو دار (سولی) پر کھینچے جانے کے حالات میں جلوہ افروز نظر آتا ہے۔

(۳)

آپ چھپائے راز حقیقی آپ کرے اظہار، یار مہنجو

حل لغات:۔ راز حقیقی، حقیقت حسن ازل کے سربستہ راز۔

ترجمہ:۔ دنیا کے ہر ایک کام میں اسکی قدرت موجود ہے خود ہی راز حقیقت کو پردہ اخفا میں چھپاتا ہے اور کہیں خود ہی ان کا اظہار کر دیتا ہے۔

(۴)

کتھ بلبل کتھ گل جی صورت برگ کتھاں کتھ خار، یار مہنجو

حل لغات:۔ بلبل اور گل میں شاعرانہ نکتہ خیال سے عاشق و معشوق کا تعلق ہے، اُسی تعلق کی جانب اشارہ ہے۔ جی، ص۔ حرف اضافت کی۔ برگ:۔ پتہ، درخت کے پتے۔ خار:۔ کانٹا۔

ترجمہ:۔ بلبل اور گل دونو عاشق و معشوق ہیں انہیں اسی کی قدرت کا جلوہ کہیں وہ صورت برگ میں ہے، اور کہیں خار میں۔

(۵)

کتھ سُرخی کتھ ناز نزاکت کتھ کجلہ کتھ دھار، یار مہنجو

حل لغات:۔ سرخی:۔ محبوب کے لب نازک کی سرخی۔ کجلہ:۔ کاجل۔ دھار:۔ کاجل کی دھار، کاجل کا وہ سیاہ خط جو آنکھوں سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب کے لب نازک کی سرخی اُس کے ناز و نزاکت اور کاجل کی دھار میں جو دلکشی اور دلفریبی ہے، وہ اسی محبوب ازل کے عطا کردہ جلوہ کی ہے، گویا وہی سرخی ناز اور کاجل کی دھار میں جلوہ پیرا ہے۔

(۶)

کتھ ڈھولک تے کتھ تان ترانہ   کتھ صوفی کتھ سرشار، یار مہنجو

حل لغات:- ڈھولک:- چھوٹا ڈھول۔ تان ترانہ:- سُرتال، لَے۔ صوفی:- صاف باطن، پاک دل، ایک فرقہ صوف پوش کا نام ہے۔ سرشار:- مست، رند۔

ترجمہ:- ڈھولک اور اس کے تان ترانوں میں اُسی کا نغمہ ہے صوفی اور مست الست کے جذبات میں بھی اُسی کا جلوہ ہے

(۷)

کتھ عابد تے کتھ نفل دوگانہ   کتھ کیفی میخوار، یار مہنجو

حل لغات:- عابد:- عبادت کرنے والا۔ کیفی:- وہ شخص جس پر مستی کا سارنگ نمایاں ہو، مست

ترجمہ:- کبھی عابد نفل گزار اور کہیں میخوار مست پرکیف و مستی کی صورت میں اسی کا جلوہ ہے۔

(۸)

کتھ عاشق کتھ درد کشالے   کتھ دلبر غمخوار یار مہنجو

حل لغات:- کشالے:- تکلیف، محنت

ترجمہ:- کہیں وہ عاشق کی صورت میں مصیبتیں جھیل رہا ہے اور کہیں دلبر غمخوار کی شکل میں غم خواری کرتا ہے۔

(۹)

یار فریدؔ نہیں وچ پردے   خود پردہ ہے یار، یار مہنجو

ترجمہ:- اے فریدؔ یار پردہ میں نہیں ہے، بلکہ خود یار پردہ ہے۔

نوٹ:- اس جگہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے وحدت وجود کے اس عقیدہ کو ظاہر فرمایا ہے کہ ذات باری من حیث الاسماء والصفات عین عالم ہے، یار پردہ میں مخفی نہیں ہے، بلکہ جس کو پردہ سمجھا جاتا ہے وہ عین حقیقت ہے۔

کافی نمبر ۱۵۳

(۱)

پریں اج نہ گیو سے کل ہی سہی ایہو وطن بیگانہ کوڑا کوڑ ٹکانہ

حل لغات:- پریں:- دوست، محبوب، مخلص۔ کوڑا:- جھوٹا، کاذب۔ ٹکانہ:- ٹھکانہ، جائے قیام۔

ترجمہ:- اے دوست (اس فانی جہاں سے) آج نہ گئے کل ہی جانا ضرور ہے، یہ پرایا وطن ہے اور اس کو اپنا ٹھکانا سمجھنا ہی سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔

(۲)

رنگ گل پھل ڈیکھ کے بھل نہ بہیں سدھے راہوں سالک رل نہ بہیں
ایہیں جگ دی جگمگ سمجھ بہانہ

حل لغات:- بھل نہ بہیں:- بھول نہ بیٹھنا، غلط فہمی میں نہ رہنا۔ رل نہ بہیں:- رل نہ جانا، آوارہ ہو کر نہ بیٹھ جانا۔ جگمگ چمک دمک، شان و شوکت۔

ترجمہ:- اے سالک رہ نورد، دنیائے فانی کے گل و غنچہ کے رنگ پر مائل نہ ہو جانا، ایسا نہ ہو کہ اس غفلت سے سیدھے راستے سے بھٹک جائے، یہ تو ناپائیدار دنیا کے سراب (چلچل) کا سا بے حقیقت منظر ہے، اس پر مچل نہ جانا اور اپنے حقیقی مقصد کو فراموش نہ کر بیٹھنا۔

(۳)

اے نگری ملک پرایا ہے اتھ آہر ارکھن اجایا ہے

مُنڈھوں رہن نہ ڈیندے کرن روانہ

حل لغات:۔ اجایا۔ بے مصرف، فضول، ضائع۔ منڈھوں:۔ منڈھ، جڑ، بالکل محض۔

ترجمہ:۔ یہ ملک اپنا نہیں ہے، پرایا ہے، یہاں کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا بے فائدہ اور فضول ہے۔ یہاں تو رہنے ہی نہیں دیتے اور دوسرے عالم کو روانہ کر دیتے ہیں، یعنے زندگی مستعار ہے، اور موت سامنے موجود ہے۔ جب وقت آجاتا ہے تو پھر یار لوگ فوراً ہی دوسرے جہاں کا ٹکٹ دے دیتے ہیں اور عالم برزخ میں پہونچا دیتے ہیں۔

تھی غافل اصلوں ہک نہ گھڑی (۴) ہتھ مَل مَل پرتاب ذری
اجھو موت نے بھیجیا لکھ پروانہ

حل لغات:۔ اصلوں:۔ بالکل محض۔ پرتاب:۔ پشیمان ہو، پچھتا۔ اجھو:۔ ابھی، تھوڑے وقت کے اندر۔

ترجمہ:۔ اے دوست! ایک گھڑی بھی عمر ضائع نہ کر اور بالکل غافل نہ ہو، اور اپنے گذشتہ عمر کی خطا کاریوں سے پشیمان ہو کر کف افسوس مل اور توبہ کر تاکہ انجام بخیر ہو، خبردار رہ کیونکہ موت نے بہت جلدی پروانہ لکھ کر تجھے بھیجنا ہے اور تیری یہ حیات مستعار جلدی ختم ہو جائیگی۔

بُتھ دنیا فانی دیس اِیہو (۵) سب مکر و فریب دا ویس اِیہو
کیا ناز نہورے تان ترانہ

حل لغات:۔ ویس:۔ لباس۔ نہورے:۔ نخرے، انداز معشوقانہ۔

ترجمہ:۔ یہ دنیا فانی ہے، اس پر کوئی اعتبار نہ کرے، اور اس کو بھاڑ میں ڈال دے اس کے دھندے چھوڑ دے، یہ تمام کاروبار دنیا، مکر و فریب کے لباس ہی میں ہیں، ناز نخرے گانے بجانے اور دنیا کے دوسرے رنگین مشاغل سب

یہیں رہ جائینگے، آنکھ کھول اور ان فانی مشغلوں سے باز آ کر اپنی عاقبت کا فکر کر۔

کر توبہ استغفار سدا (۶) رکھ بدعت شرکوں عار سدا
تھی محض موّحد صاف یگانہ

حل لغات:۔ سدا۔ ہمیشہ، ہر وقت۔ بدعت:۔ وہ اعمال جو شرع نبوی صلعم کے مقررہ اعمال سے زیادہ اور علاوہ ہوں ان کو بدعت کہتے ہیں، یعنے خود ساختہ اعمال، خلاف سنت نبوی۔ شرک:۔ پروردگار کی صفات الہیہ میں کسی دوسرے کو شامل کرنا شرک کہلاتا ہے۔ عار:۔ نفرت، پرہیز۔ موّحد:۔ توحید مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، خدا کے ایک جاننے والے کو اور اسی اعتقاد پر شرعی اعمال کے پابند کو موحد کہتے ہیں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ موحد کی تعریف حسب ذیل کرتے ہیں۔

موحد کہ بر پائے ریزی زرش — کہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نہ باشد ز کس — ہمین است بنیاد توحید و بس

یگانہ:۔ خالص، تنہا، یکتا، ایک کا دوست،

ترجمہ:۔ ہمیشہ شرک و بدعت سے بچ کر توبہ استغفار کیا کر اور خالص موحد اور یگانہ ہو کر اپنی زندگی بسر کرو۔

رب باجھ فریدنوں آس نہیں ایہا عمر سبھو ہک پاس نہیں
کہیں نال نہ چاڑھے توڑ زمانہ

حل لغات:۔ پاس:۔ پہر، گھڑی بھر۔ توڑ نہ چاڑھے:۔ آخر تک ساتھ نہیں دیتا، وفا نہیں کرتا۔ توڑ کے معنی انجام کار کے ہیں توڑ چڑھانا: نباہ کرنا۔ انجام تک برابر برتاو کرنا۔

ترجمہ:۔ فرید کو ذات الہی کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے، تمام عمر ایک بھی حقیقی دوست نہیں ملتا، خاص کر ضرورت کے

وقت تو کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا، یہ زمانہ بالکل بے وفا ہے، آخر تک یہ کسی سے نہیں نبھاتا۔ یہ عمر بے وفا اگرچہ ستر برس کی بھی ہو، پھر بھی ایک پہر جتنی معلوم نہیں ہوتی، عرصہ عمر کوتاہ ہے، زندگی کسی کے ساتھ نہیں رہی بے وفا ہے، جلدی چھوڑ کر تجھے موت کے راستہ پر ڈال دے گی۔

کافی نمبر ۱۵۴

یہ کافی حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے مناسک حج ادا کرنے کے سلسلہ میں اس وقت لکھی جب کاروان حجاج مدینہ طیبہ دیار رسول اللہ صلعم کے منازل سفر طے کر کے منزل مقصود کے قریب پہونچتا ہے۔

(۱)

تھیواں صدقے صدقے آیا شہر مدینہ

حل لغات:۔ صدقے صدقے:۔ قربان، واری جانا، فدا ہونا۔

ترجمہ:۔ شہر مدینہ طیبہ آگیا، میں اس پر جان و دل سے قربان جاؤں۔

(۲)

سکھ دی سیجھ سُہایم گیا ڈوکھڑا دیرینہ

حل لغات:۔ سیجھ:۔ سیج، بستر نرم۔ دیرینہ:۔ پرانا۔

ترجمہ:۔ تمام عمر کا پرانا دکھ اب رفع ہو گیا ہے، اور مجھے مدینہ طیبہ میں آرام و آسائش، اطمینان اور تسلی کی سیج سہانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

(۳)

نا رو دلڑی لُٹڑی نا ڈوکھ سنجڑا سینہ

حل لغات:۔ لُٹڑی، لُٹی ہوئی۔ سُنجڑا۔ سنجاں، بدبخت، دل سے خالی۔ ایک صاحب کی رائے میں یہ لفظ سُنجڑا نہیں ہے بلکہ سَنجڑا ہے، سنجرا کا معنے دل میں جگہ دینے کا ہے، ترجمہ یہ ہوگا کہ اے دل نہ رو اور اے سینہ اب دوکھ کو اپنے اندر جگہ نہ دے۔

ترجمہ:۔ اے دلِ باختہ عاشق اب نہ رو، اور اے بخت خفتہ سینہ اب زیادہ نہ دوکھ اوٹھا، اب دلی مدعا پورا ہوگیا ہے۔

(۴)

سجھ سوہنے دا اُبھریا ڈٹھڑا نیک مہینہ

حل لغات:۔ سجھ:۔ آفتاب، سورج، خورشید۔ اُبھریا۔ طلوع ہوا، نمودار ہوا، نکل آیا۔ سوہنے دا سجھ اُبھریا۔ محاورہ ہے مبارک دن نکلا، اس دن خوب روحانی مال و دولت لٹے گی، مراد حاصل ہوئی، آفتاب مقصود نے طلوع کیا، سوہنے کا سورج چڑھا۔

ترجمہ:۔ سوہنے کا سورج نکل آیا، اور مبارک مہینہ کا چاند دیکھا گیا۔

(۵)

حَرَم معلّٰے روشن ہے نوری آئینہ

حل لغات:۔ حَرَم:۔ دربار نبوی صلعم کو حرم پاک حرم اقدس اور حرم معلّٰے کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ مدینہ طیبہ کا حرم نور حقیقی کا آئینہ اور عکس ہے، یہاں انوار و تجلیات موجزن ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

(۶)

عرب دی ساری دھرتی سوہنی صاف نگینہ

حل لغات:۔ دھرتی:۔ زمین۔ نگینہ، نگین، انگوٹھی میں جو قیمتی پتھر ہوتا ہے، اور جس میں بسا اوقات مالک کا نام نقش کیا جاتا ہے، ہماری زبان میں اس کو تھیوا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ تمام سرزمین عرب اس طرح محبوب اور دلربا ہے جس طرح انگشتری میں ہیرے اور زمرد کا نگینہ ہوتا ہے۔

(۷)

ملسی جیندڑ ہار کھسی صدق ثبوت یقینہ

حل لغات:- یقینہ:- یقین، اعتماد، ایمان۔

ترجمہ:- جو شخص صدق دل سے ذات نبوی صلعم کے اوپر ایمان اور اعتقاد رکھتا ہے، اور اُسی محبوب کی محبت کا دم بھرتا ہے اُسی کو مقصود دلی حاصل ہوگا، اور وہی وصال محبوب سے مشرف ہوگا۔

(۸)

تھیا شیطان پسیلہ مرگیا نفس کمینہ

حل لغات:- پسیلہ:- یک طرف، علیحدہ، دور۔ نفس:- انسانی طبائع کو اعمال اعتقادات کے لحاظ سے قرآن پاک نے نفس کے لفظ سے یاد فرمایا ہے اور اس کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے، نفس امارہ، نفس لوامہ، نفس مطمئنہ اس کی زیادہ تفصیل فرہنگ میں ہوگی۔ کمینہ:- شریف کی ضد کے لئے بولا جاتا ہے۔

ترجمہ:- مدینہ طیبہ پہونچ کر شیطان دور ہوگیا ہے، اور نفس کمینہ (امارہ) مرگیا ہے، اور اب طبیعت میں محبت نبوی صلعم کے سوا اور کوئی خیال غلط نہیں رہا۔

(۹)

خبر فرید شیوسے ملسوں شب آدینہ

حل لغات:- شب آدینہ:- شب جمعہ

ترجمہ:- اے فرید فرشتۂ رحمت نے یہ مژدہ سنایا ہے کہ زیارت مبارک شب آدینہ (جمعہ) کو ہوگی۔

یا

معلموں سے معلوم ہوا ہے کہ شب جمعہ کو زیارت روضۂ اطہر نصیب ہوگی۔

کافی نمبر ۱۵۵

یہ کافی مسلک وحدت وجود میں تحریر کی گئی ہے

(۱)

ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا سبحان اللہ! سبحان اللہ!
خود عاشق خود معشوق بنیا سبحان اللہ! سبحان اللہ!

حل لغات:۔ سبحان اللہ:۔ کلمہ تعجب و کلمہ عظمت۔

ترجمہ:۔ ہر جگہ حضرت عشق جلوہ گر ہیں، عاشق کے وجود میں اور معشوق کے روپ میں عشق ہی اپنا اثر ڈالتا ہے، سبحان اللہ العظمۃ للہ کیا شان عشق حقیقی ہے۔

(۲)

خود بلبل تے پروانہ ہے گل شمع اوتے دیوانہ ہے
تھی چاند چکور نوں موہ لیا سبحان اللہ! سبحان اللہ!

حل لغات:۔ بلبل پروانہ اور چکور:۔ عاشقوں کی صف میں شمار کئے جاتے ہیں۔ گل، شمع اور چاند:۔ معشوق قرار دئے گئے ہیں۔ یعنے بلبل گل پہ اور پروانہ شمع اور چکور چاند کا عاشق ہے۔ چکور ایک پرندہ کا نام ہے جو چاند کا عاشق ہے

ترجمہ:۔ حسن ازل دعشق، خود ہی بلبل پروانے اور چکور میں جلوہ فگن اور خود ہی معشوقوں گل شمع اور چاند میں موجود ہے سبحان اللہ

(۳)

کڈیں موسیٰ تھی میقات چڑھے ول وعظ کرے توریت پڑھے

کڈیں عیسیٰ یحییٰ ذکریاؑ سبحان اللہ سبحان اللہ!

حل لغات:۔ حضرت موسیٰ عیسیٰ یحییٰ ذکریا علیہم السلام کے حالات فرہنگ میں دیکھو، یہ پیغمبروں کے نام ہیں میقات مقام کلام موسیٰ علیہ السلام۔ توریت:۔ صحیفہ موسیٰ علیہ السلام

ترجمہ:۔ کبھی موسیٰ علیہ السلام کی صورت میں حضرت عشق میقات پر کلام الٰہی سے شرف یاب ہوتے ہیں، اور کبھی توریت شریف کا وعظ و نصیحت فرماتے ہیں، حضرت عیسیٰ یحییٰ اور ذکریا علیہم السلام میں بھی اسی عشق کا جلوہ ہے۔

کتھے شاد کتھے دل تنگ ڈِسے (۴) کتھے صلح ڈِسے کتھے جنگ ڈِسے

تھیا شان جلال جمال ادا سبحان اللہ سبحان اللہ!

حل لغات:۔ جلال و جمال:۔ صفات ایزدی میں جلال اور جمال کی دو کیفیتیں ہیں، اسماء الٰہی، حروف تہجی، بلکہ تمام مناظر اور حالات عالم میں جلال اور جمال کی صفات کا مظاہرہ سمجھا گیا ہے، تفصیل فرہنگ میں۔

ترجمہ:۔ کسی جگہ عشق کا جذبہ مسرت اور شادمانی پر مشتمل ہے اور کہیں غصہ ملال اور تنگ دلی کا مظہر ہوتا ہے، صلح اور جنگ کے حالات میں بھی شان جلالی اور جمالی کا اظہار ہوتا ہے، سبحان اللہ

کتھے راز انا الحق فاش تھیا (۵) کتھے سبحانی دا ورد پڑھیا

کتھے انی عبدہٗ رسول کہیا سبحان اللہ سبحان اللہ!

حل لغات:۔ انا الحق:۔ وہ کلمہ ہے جو منصور حلاج مشہور صوفی نے کہہ کر جان دی سبحانی ما اعظم شانی:۔ وہ کلمہ ہے جو بایزید بسطامی مشہور امام صوفیا نے اپنے پایۂ بلند کے متعلق کہا، اور اشهد ان محمداً عبدہ و رسولہ وہ کلمہ مبارک ہے جو حضور پر نور حضرت نبی الکریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقرار عبودیت و شان رسالت

کے متعلق اُمت کو سکھلایا۔

ترجمہ:۔ عشق و محبت کے رنگ میں کہیں منصور کی زبان سے انا الحق نکلواتے ہیں کہیں بایزید بسطامیؒ کے موہنہ سے سبحانی کا ورد کراتے ہیں کہیں حضرت نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حقیقت ترجمان ہے۔ انی عبداللہ و رسولہ کا اقرار کراتے ہیں، سبحان الحمد العظم للہ۔

(۶)

ہن ہستی دے نیرنگ عجب ہن حسن ازل دے ڈھنگ عجب
بیرنگ بہر ہر رنگ عجب، سبحان اللہ سبحان اللہ!!

حل لغات:۔ نیرنگ:۔ نئے نئے رنگ تماشے۔ ڈھنگ:۔ طریقے، طرز

ترجمہ:۔ ہستی کے شعبدہ جات اور حُسن ازل کے طریقہ ہائے اظہار عجیب ہیں، ذات احدیت رنگ و بو سے پاک بے چون و بے چگون اور اعلیٰ ہے مگر اسکی قدرت کا جلوہ ہر ایک ہستی کے رنگ میں جلوہ نما ہے۔ سبحان اللہ۔

(۷)

ہے محض مقام تحیر دا بٹھ حیلہ درک و تفکر دا
ہین ڈونگھڑے ڈیہہ ڈوں ہتھ نہ پا سبحان اللہ سبحان اللہ!!

حل لغات:۔ تحیر:۔ حیرانی، حیرت۔ درک:۔ ادراک معلوم کرنا۔ تفکر:۔ فکر، سوچ۔ ڈونگھڑے:۔ ڈونگھے۔ گہرے، عمیق۔ ڈیہہ راستہ۔ ہتھ نہ پا:۔ نہ چھیڑ، دخل نہ دے۔ سعی لاحاصل نہ کر۔

ترجمہ:۔ یہ راز (وحدت وجود) مقام تحیر ہے۔ غور اور فکر کا حیلہ نہ کر اور اس عمیق راستہ کی طرف ہاتھ نہ ڈال کیونکہ سوائے عارف کامل کے یہ راز ہر شخص نہیں پا سکتا۔ یہ دنیا مقام حیرت ہے۔ جس میں قدرت کی نیرنگیوں کیلئے تاویلات یا عقلی دلائل دینا یا انکے متعلق عقلی گھوڑے دوڑانا لاحاصل ہے اسلئے رازہائے حقیقت میں دخل دینے کی کوشش نہ کر کیونکہ یہاں سے بڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

۸
تقدیس کتھاں تنزیہہ کتھاں ۔ تقییدؔ اتے تشبیہ کتھاں
ہے حیرت سکھ تسلیم و رضا ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

حل لغات:۔ **تقدیس**:۔ پاکیزگی۔ **تنزیہہ**:۔ آلائشوں سے دور رہنا، پاکیزگی۔ **تقیید**:۔ مقید بالذات، تعین وجود۔ **تشبیہ**:۔ دیگر اشیا میں مظہر جمال۔ **تسلیم و رضا**:۔ بغیر تقیید توجیہہ کے ماننا۔ ف ایک نسخہ میں یہ تنقید بھی پڑھا گیا ہے مگر صحیح لفظ تقیید ہے تنقید نہیں ہے۔

ترجمہ:۔ کسی جگہ ذات باری تعالےٰ پاک اور اعلیٰ وارفع ہے، بعض دفعہ خود مقید بالذات کے رنگ میں جلوہ گر ہے۔ کسی جگہ دوسری تمام تصورات انسانی سے اسکی قدرت جلوہ فرما ہے گروہ کیا ہے اور کیسا ہے۔ اس قسم کی توجیہہ اور تنقید کی بجائے امنت باللہ کہنا یعنی ایمان بالیقین لانا کافی اور ضروری ہے۔

نوٹ:۔ مقصد صاف ظاہر ہے کہ تقدیس اور تنزیہہ کہاں اور تقیید اور تشبیہ کہاں، حیرت ہے کہ تم اس فرق کو نہیں سمجھ سکتے، بہتر ہے کہ تسلیم اور رضا کا طریق اختیار کرلو، اس شعر میں دراصل حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ نے مسلک شہودی کے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے اور حضرت شیخ اکبر محی الدین عربی، کے مسلک کی تشریح بیان فرمائی ہے، کہ ذات من حیث الاسمار والصفات وجودیہ کے نزدیک عین عالم ہے، یعنے در مرتبہ اطلاق و تنزیہہ واجب اور معبود ہے۔ مگر بدرجہ تعین و تقیید ممکن و عابد اور ان دونوں مرتبوں اور درجوں میں فرق ہے، چونکہ یہ مسئلہ عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے، اسلئے اس جگہ صرف اشارہ کر دیا ہے۔ تفصیل سے گریز کیا گیا ہے۔ اور یہی طریقہ ترجمہ میں اختیار کیا گیا ہے

۹
تھئی عمر تلف برباد سبھو ۔ ہیہات سبھو فریاد سبھو
مرمر ڈیتئیں نہ پیوم سما ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

حل لغات:۔ **تلف**:۔ ضائع، بیکار۔ **نہ پیوم سما**:۔ خبر نہ ہوئی۔ **سما**:۔ خبر شدہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ تمام عمرِ گرانمایہ یوں ہی برباد ہو گئی جس کا سخت افسوس ہے، مرتے دم تک اُس کی شان الوہیت کی حقیقت کا علم نہ ہو سکا، سبحان اللہ والعظمۃ للہ۔

(۱۰)

ہے پیت فرید دی ریت عجب ہے درد تے سوز دی گیت عجب

سن سمجھو سارے اہل صفا(ن) سبحان اللہ سبحان اللہ!!

حل لغات:۔ پیت، محبت، عشق۔ ن۔ ایک نسخہ میں اہل وفا بھی لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ اے اہل صفا اور ارباب وفا یہ سمجھ لو کہ فرید کا شغل زندگی اور عجیب مشغلہ محبت، سوز اور درد ہے، سبحان اللہ یہ بڑی عجیب نعمت ہے۔

کافی نمبر ۱۵۶

(۱)

آ پہونتم جیندیں مکّے اِیہیں شہر مبارک بکّے

حل لغات:۔ شہر مبارک، برکت والا عظیم الشان شہر۔ بکہ،۔ قرآن مجید میں مکۃ اللہ کا نام بکہ بھی آیا ہے۔

ترجمہ:۔ الحمد للہ! جیتے جی مکۃ اللہ میں میں آپہونچا ہوں، اس شہر میں آگیا ہوں جس کو قرآن میں بکہ کہا گیا ہے۔

(۲)

واہ دیس عرب دیاں چالیں خوش طرحیں خوب خصالیں

گیاں وسر وطن دیاں گالہیں کیا خویش قبیلے سکّے

حل لغات۔ خویش، قبیلے اور سکّے۔ یہ تینوں الفاظ رشتہ داروں کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، کنبہ اور خاندان کے لوگ اور رشتہ دار مراد ہیں۔

ترجمہ۔ سبحان اللہ! ملک عرب کی عجیب چال ڈھال طرح وضع اور خوب سیرت وصورت نے اپنے وطن کی تمام باتیں حتیٰ کہ خویش قبیلے اور عزیز و اقارب بھی سب بھلا دیئے۔

(۳)

ہے لذّت وادھو وادھی ہے ہر دم ڈوڑی شادی

ہر ویلے تانگھ زیادی کئی ہارے تے کئی تھکّے

حل لغات۔ ڈوڑی۔ دوگنی، روز افزوں، المضاعف۔ ہر ویلے۔ ہر وقت، ہردم، ہمیشہ۔ وادھو وادھی: بیش از بیش

ترجمہ۔ ہر وقت بیش از بیش لطف آرہا ہے، اور مسرت روز افزوں ترقی پر ہے اور ہر گھڑی انتظار تجلیات نور زیادہ ہورہی ہے اس دلکش اور صبر آزما لطف و انتظار میں، بہت لوگ تھک گئے اور بہت ہار چکے ہیں۔

(۴)

ہن تھپر سیجھ پھلاندی ہے ڈھوڑی تول گلاندی

شب باد صبا من بھاندی تا صبح جھلیندی پکھے

حل لغات۔ ڈھوڑی۔ گرد و غبار۔ تول و دلائی۔ رضائی، اور پر اوڑھنے کا ہلکا لحاف۔ جھلیندی:۔ ہلاتی ہے۔ پکھے پنکھے، باد کش۔

ترجمہ۔ اس سرزمین پاک کے تھر پھولوں کی سیج سے زیادہ خوشگوار ہیں اور گرد و غبار عرب پھولوں کی رضائی کا لطف رکھتے ہیں اور رات کو جو زندگی بخش اور دلکش ہوا چلتی ہے وہ نہایت دلفزا ہے جو صبح تک مسافروں کیلئے پنکھے ہلا کرتی ہے

(۵)

انگور ھزار متیرن ہا خربوزے پنڈ گیشرن

رمّاں صغیر کبیرن چن دا نتے ماروں پھکّے

حل لغات :۔ متیر۔ متیرے، تربوز۔ رمّاں :۔ انار۔ پنڈ۔ کھجور۔ ماروں پھکّے۔ مٹھی بھر بھر کر منہ میں ڈالنے کو پھکّے مارنا کہتے ہیں۔

ترجمہ :۔ بازار انگوروں متیروں خربوزوں اور کھجوروں سے بھرے ہوئے ہیں، چھوٹے بڑے انار بھی بکثرت ہیں جھکّے دا نتے چن چن کر کھائیں اور حظ اُٹھائیں۔

(۶)

ہے مُلک مقدس نوری ہے جنت حور قصوری

بن عاشق پاک حضوری ہیا کون قدم اِتھ رکھے

حل لغات :۔ مقدس :۔ پاک، اُجلا، واجب الاحترام جنت :۔ بہشت۔ اِتھ :۔ یہاں، اس جگہ۔

ترجمہ :۔ عرب مقدس، مقامات تجلیات نور ہے، بہشت ہے جس میں حور و قصور ہیں، یہاں عاشق حضوری ہی شرف داخلہ پا سکتے ہیں ان کے سوا اور کوئی بوالہوس یہاں قدم نہیں رکھ سکتا۔

(۷)

ونج ڈٹھم مدینہ عالی جتھ کون و مکان دا والی

ہے دھرتی عیبوں خالی پیا نور رسالت چھکّے

حل لغات :۔ کون و مکاں :۔ دنیا و مافیہا۔ چھکّے :۔ چمکتا ہے بجتا ہے۔

ترجمہ :۔ میں نے مدینہ عالیہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ جہاں دو جہان کے سردار ہیں۔ یہ ارض مقدس عیبوں سے پاک ہے، اور نور رسالت کی ہر وقت ضیا پاشی ہو رہی ہے۔

(۸)

کیوں وسرن یار دے دیرے تھیاں اکھیاں رو رو بیرے

دم جیندیں کرسوں پھیرے یا اللہ بہسوں آپکے ؁

حل لغات:۔ بیرے:۔ خون آغشتہ، پارہ گوشت، رونے سے آنکھیں سرخ خون کی طرح ہوجاتے ہیں، ان کو بیرے کہتے ہیں۔ پھیرے:۔ آمد رفت، پھیرا لگانا۔ پکے:۔ پختہ طور پر، مستقل طور پر۔

ترجمہ:۔ محبوب کی فرودگاہیں کس طرح بھول سکتی ہیں، بلکہ (ان کے لئے تو) روتے روتے آنکھیں بھی خون آغشتہ ہوگئیں تادمِ حیات بار بار یہاں آتے رہیں گے یا وطن سے کوچ کرکے یہاں مستقل سکونت اختیار کرینگے۔

(۹)

توڑے لگدے دھکے دَھکے اکھ ول ول یار ڈوں تکے
تن آگ محبت بکھے دل دردوں لذت چکھے

حل لغات:۔ دھکے:۔ ہچکولے، ضربات۔ تکے:۔ تکتی ہے، دیکھتی ہے۔ بکھے:۔ جل رہی ہے، آگ سلگ رہی ہے۔

ترجمہ:۔ اگرچہ راستہ کی کشمکش سے دھکے لگتے ہیں، مگر آنکھیں بار بار یار کے نظارہ کی منتظر ہیں۔ بدن میں عشق و محبت کی آگ سلگ رہی ہے اور دل اس لذت افزا درد کے مزے لے رہا ہے۔

(۱۰)

ہے سخت شدید آزاری کرے کون فریدؔ دی کاری
تھئے تنلے نالے جاری دل سوزوں بھج بھج پکے

حل لغات:۔ تنلے:۔ جمع تنلا، گوشۂ چشم۔ نالے:۔ ندیاں، نہریں۔ بھج بھج:۔ برشتہ ہوکر، جل بھن کر۔

ترجمہ:۔ فریدؔ محبت کا سخت ستم کشیدہ ہے، اس کا کون (بجز محبوب) علاج کرے، آنکھوں سے خون کے نالے بہہ رہے ہیں اور دل تپشِ محبت کی آگ میں جل بھن کر پک رہا ہے ؁

کافی نمبر ۱۵۷

(۱)

آپے بار محبت چائیم ڑی ونج آپ کوں آپ اڑائیم ڑی

حل لغات:- آپے:- خود بخود۔ چائیم:- اٹھایا میں نے، برداشت کیا میں نے۔ ونج:- جاکر۔ اڑائیم:- پھنسایا، مشکل میں ڈالا۔ ڑی:- اڑی کا مخفف ہے، حرف ندا او، ابے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ:- اپنی مرضی سے خود بخود میں نے محبت کا بوجھ اٹھایا ہے اور خود ہی اپنے آپ کو پھنسایا ہے۔

شرح:- حضرت خواجہ نے عشق الٰہی کے بوجھ کو خود اپنی رضامندی سے اٹھانے کا ذکر فرمایا ہے اور اس آیت مبارک کا مضمون ادا کیا ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا۔ ہم نے اپنی امانت کا بوجھ آسمانوں اور زمینوں کو پیش کیا مگر انہوں نے اس بوجھ کے اٹھانے سے ڈر کے مارے انکار کر دیا۔ مگر ظالم اور جاہل انسان نے خود بخود، اس بوجھ کو اٹھا لیا ہے اور دوسرے مصرع میں حضرت حافظ علیہ الرحمتہ کے اس مضمون کو ادا کیا ہے، کہ "عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکل ہا" یار اول عشق آسان نظر آتا تھا۔ اور آسان سمجھ کر اپنی خوشی سے خود بخود اٹھا لیا تھا، مجھ پر کوئی جبر نہ تھا، مفت میں مبتلائے عشق ہو کر اپنی ہستی پر جہالت سے ظلم کیا۔

(۲)

سب ڈوکھاں سولاں دی تاتِ ملیم غم درد، اندوہ برات ملیم
بھیڑے ڈوکھڑیں مار مونجھا یم ڑی

حل لغات:- تات:- بہاؤ، خلعت، عطیہ۔ برات:- تحفہ، عطیہ، انعام، برائے عاشقان بر شاخ آہو۔

ترجمہ:- (بار محبت اٹھانے کے سلسلہ میں، مجھے جو کچھ ملا، یہ سب درد، دکھوں، تکلیفوں اور مصائب کی خلعتیں اور عطیئے ہی ہیں۔ بے مجھے ناگوار اور غیر مطبوع دکھوں نے اضطراب اور گھبراہٹ میں مبتلا کر کے مار دیا ہے۔ اسی امانت الٰہی کے سلسلہ میں جو حضرت انسان کو دربار عشق کی طرف سے بطور تحائف اور انعام مرحمت ہوئے اس بند میں ان کا ذکر ہے

شرح:- بار محبت جس کو کلام پاک میں امانت کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے کیا تھا؛ اس کے متعلق بزرگان روحانیات اور فلسفیان معرفت نے مختلف بحثیں اور تاویلیں کی ہیں مگر اکثر صوفیائے کرام اور بالخصوص ہمہ اوستی اصفیا کا یہ مسلک ہے کہ امانت الٰہی یہی تھی کہ انسان عالم ارواح سے عالم اجسام میں آکر روحانی باقیماندہ منازل کو طے کرے، اور ذرہ کی طرح نور آفتاب میں گھل جائے، اور قطرہ کی طرح دریا میں فنا ہو جائے، فرض ہے قطرہ کا دریا میں فنا ہو جانا یہ مقصود اس قدر اہم اس قدر مشکل اور اس قدر خطرناک ہے، کہ انسان ضروریات جسمانی میں رہ کر اپنے اصلی مقصد یعنے امانت الٰہی کے بوجھ کو جس کے لئے خود بخود اس نے برداشت کرنے کی آمادگی ظاہر کی تھی، اور اب جسم کے حجاب میں آکر اپنے اصلی مقصد اور امانت الٰہی سے غافل ہو گیا ہے، اس محبوب حقیقی کی تلاش میں بادیہ پیمائی، شب بیداری، مصائب ہجر، سوز فراق، تمنائے وصال اور حصول مقصد کے مراحل تمام بزرگوں، شاعروں اور پیمان الست بر بکم کے یاد کرنے والوں کو آخری دم تک بے تاب، مضطرب اور پریشان رکھتے ہیں چنانچہ انہیں مشکلات دوکھ درد کو خلعت بارگاہ محبت اور غم واندوہ کو انعام دربار عشق سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سوہناں ہوت پنل چھڈ کیچ گیا (۳) گل سوز فراق دا پیچ پیا
جو لکھیا پلڑے پا یم ڑی،

حل لغات:- سوہناں:- خوبصورت۔ پنل:- پنوں۔ چھڈ:- چھوڑ کر۔ گل:- گلے میں۔ سوز:- سوزش و جلن۔ پیچ:- حلقہ و طوق۔

ترجمہ:- (میرا خوبصورت محبوب، ہوت پنل مجھے چھوڑ کر اپنے وطن، کیچ کی طرف چلا گیا ہے اور اس وجہ سے میرے گلے میں سوز فراق کی زنجیر آپڑی۔ (قسام ازل نے میری قسمت میں، جو لکھا تھا وہی میں نے اپنے پلے میں ڈالا ہے۔

شرح:- پنوں یا پنل دسسی کا مشہور محبوب ذات کا ہوت بلوچ تھا، ان کے عشق و محبت کی داستان زباں زد خلائق ہے،

سسی کو محوِ خواب چھوڑ کر پنوں کے ورثا پنوں کو جبراً اُٹھا کر وطن کی طرف لے گئے تھے، محبوب کے چلے جانے سے جو طوق ہجر و فراق عاشق کے نصیب ہوا، اس بند میں اُس کا بیان کیا گیا ہے، وصال کے بعد فراق کا مرحلہ حضرات بزرگان کرام کو ہمیشہ پیش آیا کرتا ہے اور اس کو انقباض یا قبض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اسکی حقیقت یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ سالک کو اپنے جدوجہد اور مجاہدات میں نورِ حقیقت کا جلوہ نظر آنے لگتا ہے، بعض دفعہ یہ صورت کچھ عرصہ کے لئے بند ہو جاتی ہے، اس کو قبض سے تعبیر کیا گیا ہے، اس بند کے مضمون کی تعبیر ایک اور صورت میں بھی کی گئی ہے، پنل سے مراد ذات بابرکات سرورِ کائنات مفخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، اور عاشق کو اُن کے دیدار کی محرومی سے اُن کے مدینہ (کیچ) واپس تشریف لے جانے کا غم ناقابل برداشت ہے اور وہ اس کو نوشتہ تقدیر (لکھیا) سے تعبیر کرتا ہے۔

(۴)

ڈوکھا تھل مارو آ پیش گیا، دل جان جگر تن ریش تھیا
تتی عشق اولڑا لایم ڑی،

حل لغات: تھل:۔ صحرائے بے آب و گیاہ۔ مارو:۔ مار ڈالنے والا، خونخوار، ظالم۔ ریش:۔ زخمی، زار، نزار، تتی:۔ سوختہ جگر (عاشق)، اولڑا:۔ غیر معمولی، ٹیڑھا۔

ترجمہ: (تلاش محبوب میں) مجھے صحرائے خطرناک کی بادیہ پیمائی کرنی پڑی جس سے تمام وجود دل و جان و جگر سب زخمی اور زار و نزار ہو گئے۔ (اپنے آپ کو خطاب کرتے ہیں) سوختہ جان نے انوکھا عشق لگایا ہے۔

شرح:۔ اوپر والے بند کی تشریح میں یہ لکھا گیا ہے کہ پنل کو اس کے ورثا جبراً سسی سے جدا کر کے لے گئے تھے۔ اب سسی (عاشق) کے لئے بادیہ پیمائی کا مرحلہ تلاش ناگزیر تھا، تلاش محبوب میں جو حوادث، مصائب پیش آنے ممکن ہو سکتے ہیں، ان سب کا تصور کیا جا سکتا ہے مگر خواجہ صاحب نے صحرائے مہلک میں اپنے اعضا اور جان و جگر تک زخمی ہونا بیان کیا ہے اور اس طرح اس بند میں فصاحت و بلاغت کو بھر دیا ہے۔ تگ و دو کی محنت بادیہ پیمائی اور پیہم سفر کی وجہ پاؤں کا زخمی ہو جانا چھوڑ جان و جگر تک کا زار و نزار ہو جانا، اور آخر جذبات عشق کے مہلک اثر

سے تنگ آکر اپنے آپ کو ملامت کرنے کا بھی مرحلہ نہیں بھلایا، اور کلام الٰہی "ظلوماً جہولاً" کی تفسیر کردی تھی۔ دسوختہ قسمت، نے بار امانت کے برداشت کی بیکی جرات آوٗلی را اولڑا، غیر موزوں کی ہے، یہ انسان کے بس کا روگ نہ تھا

(۵)

مُہنجا یار پنل گیا کیچ روٹھا، سر ظلمی نینہ جو مینھ وٹھا

رب ایڑھے بار سہایم ڑی

حل لغات:۔ مہنجا۔ میڈا۔ میرا۔ سندھی لغت ہے۔ روٹھا۔ روٹھ کر، ناراض ہو کر۔ نینہ۔ عشق و محبت۔ جو۔ دسندھی) کا وٹھا:۔ برسا۔ ایڑھے:۔ ایسے، اس طرح۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب روٹھ کر کیچ چلا گیا ہے، میرے سر پر ظالم عشق کا مینہ برسا ہے، خدا تعالےٰ نے ایسے سنگین بوجھ مجھ پر ڈالے جو سہنے پڑے ہیں۔

شرح:۔ سالکان محبت کے سلسلہ مجاہدات میں کبھی کبھی قبض کا مرحلہ حائل ہو جاتا ہے، اس کی کیفیت یہی ہوتی ہے کہ جس مقام کی تجلیات ایک مرتاض سالک کو رونما ہونے لگتی ہیں وہ بند ہو جاتی ہیں، اور بعض اوقات اس محرومی نظارہ سے ہفتوں اور مہینوں مضطرب رہنا پڑتا ہے خواجہ صاحب اسی منزل انقباض سے تنگ آکر فرماتے ہیں، کہ میرا محبوب تو مجھ سے روٹھ گیا ہے، اس مصیبت کے باعث مجھ پر اس قدر مظالم برسے ہیں جو میری طاقت سے بھی زیادہ تھے، مگر .... یہ بوجھ سہارنے کیلئے اسلئے مجھ پر عائد کیے ہیں کہ حضرت انسان نے خود ہی بار امانت الٰہی کو جسے زمین آسماں اور دوسری تمام مخلوقات نے اٹھانے سے انکار کر دیا تھا، خود بطیب خاطر اٹھایا تھا۔

(۶)

ہک وار فرید نوں یار ملے، سر وں پنڈ ہجر دا بار ٹلے

جیندے کارن عمر گنوایم ڑی

حل لغات:۔ نوں:۔ کو، پنجابی لفظ ہے۔ پند:۔ بوجھ، گٹھڑی۔ ٹلے:۔ ٹل جائے، کھسک جائے۔ کارن:۔ واسطے گنوایم:۔ ضایع کی میں نے۔

ترجمہ:۔ ذمتنا اور دعا ہے کہ ایک بار فریدؒ کو محبوب کا وصال حاصل ہو اور سر سے ہجر و فراق کا بوجھ ٹل جائے (ہلکا ہو جائے) اُس کے انتظار وصال میں مَیں نے تمام عمر ضائع کر دی ہے۔

شرح:۔ حضرت نے ہجر و فراق کے ناقابل برداشت بوجھ سے نجات حاصل کرنے کا صحیح علاج وصال محبوب کو ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت ہجر و فراق سے وصال محبوب ہی نجات دلا سکتا ہے اور محبوب کی تعریف میں عاشق کی شان بیان فرمائی ہے کہ عاشق تلاش محبوب میں تمام عمر گنوا دیتا ہے اور اُس کا فرض بھی یہی ہے۔ یار ملے اور دکھ ٹلے۔ حضرت خواجہ انتظار وصال محبوب کے لئے عمر گنوا کر موت کے خواہش مند ہیں اس تاویل کے لئے ایک عام اصول تصوف کو مدنظر رکھنا ہو گا، سالکین رحمہم اللہ تعالیٰ نے منازل عشق و محبت میں زندگی کو حجاب سمجھتے ہیں اور وصل کو وصال موت کی منزل طے کرنے پر منحصر جانتے ہیں اور اسی واسطے اس بند میں وصال یار کی خواہش فرمائی ہے۔

کافی نمبر ۱۵۸

(۱)

آپے کیتوئی یار وے، کیوں تھی کھڑیوں اَوازار وے

حل لغات:۔ کیتوئی:۔ تو نے کیا۔ اوزار:۔ بیزار، آزاد، باز آنا۔ وے:۔ حرف خطاب، اے۔

ترجمہ:۔ اے دوست، تو نے خود ہی اپنے عاشق کو دوست بنایا، اور (نبھانہ کیا)، کیوں پھر دوستی سے باز آ گیا۔

(۲)

اٹھویں نہ ہا لائق ٹپل کلھڑی دی ول لدھڑو نہ کل

ونج کیچ لایو علیش گل ۲ میں گل موئی وچ بار وے

حل لغات:۔ لائق:۔ مناسب، شایانِ شان، زیبا۔ کلھڑی:۔ اکیلی، تنہا۔ لدھڑو نہ کل:۔ خبر نہ لی، حال نہ پوچھا۔ گل لایو:۔ ہمکنار ہوا، گلے سے لگایا، بغلگیر ہوا۔ گل موئی:۔ گل کر مر گئی، تباہ ہو گئی۔ بار:۔ جنگل، بیابان۔

ترجمہ:۔ اے پنل محبوب، مناسب نہ تھا کہ تو نے اکیلی عاشق (فراق زدہ) کی پھر خبر ہی نہ لی، اور اپنے وطن کیچ جا کر عیش و عشرت میں مصروف ہو گیا، علیش کے ہمکنار ہو گیا، اور میں دشت و بیابان میں مجبور گل سڑ کر مر گئی اور تباہ ہو گئی۔

(۳) دِلڑوں نہ سُنجڑی کوں چہیں شرموں کشرموں آ بہیں
شالا سدا توں خوش رہیں اصلوں نہیں اے کار وے

حل لغات:۔ دِلڑوں:۔ دل سے۔ سُنجڑی:۔ سُنجی کی تصغیر، سونی، بے نوا، بدبخت۔ چہیں:۔ چاہتا ہے، پسند کرتا ہے، محبت کرتا ہے۔ شرموں کشرموں:۔ شرموں کا تابع مہمل ہے، شرم و لحاظ سے دنیاوی ظاہری شرم و عار کے باعث۔ شالا:۔ خدا کرے۔ اصلوں:۔ دراصل، فی الواقع، بالکل محض۔ کار:۔ مناسب کام، شائستہ حرکت۔

ترجمہ:۔ اے محبوب میں جانتی ہوں کہ تو مجھ ناہنجار کو دل سے نہیں چاہتا، زمانہ کے شرم و لحاظ سے با دل ناخواستہ میرے پاس آ کر بیٹھتا ہے اور ظاہر داری سے دلجوئی کرتا ہے، یہ بات بالکل مناسب نہیں ہے، اچھا! خدا تجھے ہمیشہ شاد و خرم رکھے۔

(۴) جُھڑ جُھڑ لگی آسا نوٹی مُد مست مینہ وساونی
موسم سُہاگ سُہاونی میں ہسرڈوہاگ دا بار وے

حل لغات:۔ جُھڑ جُھڑ لگی:۔ خوب لگی، اچھی طرح لگی، جی بھر کر مینہ برسا۔ مُد:۔ مدت، موسم۔ وساونی:۔ وساون والی، برسانے والی

ڈوہاگ:۔ بدبختی، کم نصیبی۔ صحبت دوست سے محرومی

ترجمہ:۔ ساونڑ خوب زوروں پر ہے اور موسم مست، پرکیف بارش کے لطف سے بھرا ہوا ہے اور سہاگ کا زمانہ سہانے اور خوش خوش بسر کرنے کا ہے (زمانہ تو اس خوش فضا سے لطف اندوز ہے مگر) صرف میرے سر پہ بدبختی اور حرماں نصیبی کا ناقابل برداشت بوجھ ہے۔

(۵)

گئی مفت چیتر بہار وی ٭ سُرخی تے کجلہ دھار وی
مہندی تے ہار سنگار وی ٭ کر یاد قول قرار وے

حل لغات:۔ وی:۔ بھی، نیز۔ قول قرار:۔ وعدہ، قرار داد، اقرار

ترجمہ:۔ چیت بہار کا موسم بھی مفت رائگاں گذر گیا اور سرخی کاجل کی دھار مہندی کا رنگ ہار سنگار بھی اکارت گیا، اے محبوب وہ اپنے وعدے تو ذرا یاد کر (یہی ہونا چاہیئے تھا، جو تو نے کیا) جکی وجہ سے میں منتظر رہا۔

(۶)

ماپیو تتی توں دُور ہے ٭ ڈُوکھ درد قہر کلور ہے
سانول سبھو منظور ہے ٭ ہک توں نہ تھی بیزار وے

حل لغات:۔ تتی:۔ سوختہ دل، بدقسمت۔ قہر کلور:۔ غضب کا ظلم، ستم ناروا۔

ترجمہ:۔ عاشق بدنصیب کے ماں باپ تو بہت دور ہیں، اور میں ہجر و فراق کے سخت قہر جھیل رہی ہوں، اے محبوب یہ سارے مصائب مجھے منظور ہیں، صرف یہ التجا ہے کہ تو مجھ سے بیزار نہ ہو۔

(۷)

آیاں رُتاں من بھاونڑیاں ٭ لالیاں لوڑن تے کاونیاں

وَل تانگھ چاوے چاوٹیاں وَل رَس وسوں ہک وار وے

حل لغات :۔ رُتاں :۔ جمع رُت کی، مدت، موسم۔ لالیاں لوِن :۔ لالی، زغن، ایک چھوٹا سا پرندہ ہے اُس کے بولنے کو لون کہتے ہیں اور بہار کے دنوں میں یہ پرندے اکٹھے ہو کر خوش آواز سے اظہار مسرت کرتے ہیں۔ کاونیاں :۔ کاں کی تصغیر اور مونث ہے، کوّے کی مادہ کا نوٹی، بہار کے موسم میں کوّے بھی ایک دوسرے سے مل کر خوشیاں مناتے ہیں، چاوے چاوٹیاں :۔ برانگیختہ کرنا، اُبھارنا، اندرونی جذبات انتظار کو حرکت دینا۔ رس وسوں :۔ خوش ہو کر بسر کریں۔

ترجمہ :۔ دلکش موسم بہار آگیا، لالیاں اور کاونیاں خوشی سے پھڑپھڑا کر نغمہ ہائے مسرت گا رہی ہیں، اور میرے دل کے جذبات برانگیختہ کر رہی ہیں، اے دوست آجا، تا کہ پھر ایک بار باہم مل کر خوشی سے وقت بہار بسر کریں۔

(۸)

گیوں رول مٹھڑا ڈھول وے سارے بھلّے تک توڑل وے
وسرے الول مخول وے ڈوکھ سول نا سیں تار وے

حل لغات :۔ مٹھڑا ڈھول :۔ محبوب شیریں شمائل، خوش ادا۔ تک توڑل :۔ خوشی کی صحبتیں، عیش کے یار، نیگے۔ الول مخول :۔ ہنسی مذاق، دل لگی، خوش مذاقی۔ ناسیں تار :۔ ناس، ناک کے نتھنے۔ تار محاورہ ہے، چڑھا ہوا، چڑھے ہوئے دریا کی نسبت کہتے ہیں دریا چڑھا ہوا ہے، ناک تک چڑھا ہوا ہے، فارسی میں بھی اسی طرح استعمال ہوتا ہے : کہ

پُری از طعام تا بینی (سعدی)

ترجمہ :۔ اے محبوب شیریں ادا، تو مجھے ایسا رول دبھٹکتا ہوا چھوڑ گیا ہے، کہ وہ گذشتہ عیش و عشرت کے زمانہ کی تمام محبتیں ختم ہو گئیں اور ہنسی مذاق کی رنگیلی مجلسیں بھول بھلا گئیں، اب تو درد اور دکھ ناک تک بھر گیا ہے۔

(۹)

دِل شیشہ نینہہ دے وات ہے ہیہات ڈیہاں رات ہے

اے موُنہہ نہ ماندی بات ہے
دل ہک لکھ آزار وے

حل لغات :۔ شینہ :۔ شیر، اسد۔ نینہہ :۔ محبت، عشق۔ وات :۔ مونہہ ہیں۔ مونہہ نہ ماندی بات :۔ محاورہ ہے، ایسی بات ہے جو مونہہ میں بھی نہیں آسکتی، یعنے چھوٹا منہ بڑی بات۔

ترجمہ :۔ دِل شیر محبت کے مونہہ میں آگیا ہے (شیر کے مونہہ میں) مشکل میں، مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہے، رات دن آہ وفغاں فریاد وزاری میں بسر ہوتے ہیں، صورت حالات، ناقابل بیان ہے کہ مونہہ سے نہیں کہی جا سکتی، دل زار اکیلا ہے، اوراس کے لیئے لاکھوں آزار ہیں۔

؎ یک دل و خیلے آرزو دل بہ کجا کجا وہم
دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

(۱۰)

قِسمت پُٹھی دیاں گالیاں
مارُو نہ پیتاں پالیاں
ڈے گیوم ملک نکالیاں
گھر بار بر، گھر بار وے ؏

حل لغات :۔ پُٹھی :۔ اُلٹی، برگشتہ، کھوٹی۔ مارو :۔ محبوب ظالم۔ ملک نکالی :۔ شہربدر کرنا۔

ترجمہ :۔ میری بدقسمتی کی کیا بات ہے، محبوب ستم آفرین نے پیت نہ پالی (وفا نہ کی)، اور مجھے وطن سے بے وطن کر گیا، اب تو میرا گھر ویرانہ جنگل ہے، اور ویرانہ غیر آباد صحرا میرا گھر بنا ہوا ہے۔

(۱۱)

ڈوکھ پیا پٹی دے پیش ہے
غم صبح شام ہمیش ہے
دِل زخم زخمی ریش ہے
توں بِن تھیوم لاچار وے

حل لغات :۔ پٹی :۔ صدمہ زدہ، بدقسمت، شکستہ حال۔ پیش پیا :۔ سامنے آگیا ہے، پیچھے پڑ گیا ہے۔ ریش :۔ زخم، ناسور لاچار :۔ صحیح لفظ ناچار ہے، مگر عام طور پر اس زبان میں لاچار ہی استعمال کیا جاتا ہے، بیچارہ، لاعلاج۔

ترجمہ:۔ درد دوکھ اس بدنصیب کے حصہ میں آ گیا ہے، رات دن اسی غم سے واسطہ ہے دل زخمی ناسور کی طرح ہر وقت موجب آزار ہے، اے محبوب تیرے بغیر میں سخت ناچار ہوں۔

(۱۲)

بابل دی شفقت گھٹ گئی   ما مار مار تے ہٹ گئی
بھینیں دی سنگت ترٹ گئی   ویرن وانت تکرار وے

حل لغات:۔ بابل:۔ باپ، والد، پدر۔ گھٹ گئی:۔ کم ہو گئی، ختم ہو گئی۔ ہٹ گئی:۔ تھک گئی، ہار گئی۔ ترٹ گئی:۔ ٹوٹ گئی۔ ویرن:۔ بھائی، برادر۔ تکرار:۔ جھگڑا، مناقشہ، لڑائی۔

ترجمہ:۔ باپ کی قدرتی شفقت اب باقی نہیں رہی، ماں مار مار کر تھک گئی ہے (عاجز آ گئی ہے) ہار گئی ہے، بہنوں نے ساتھ توڑ دیا ہے، بھائی ہمیشہ آمادہ فساد رہتا ہے، گھر بھر میں کوئی بھی میرا ہمدرد نہیں ہے۔

(۱۳)

جے تیں نہ ڈیکھاں ول تیکوں   اصلوں نہ ٹک رہساں منڈھوں
رہسیں جے اتنی تانگھ توں   ہن پار نیلا پار وے

حل لغات:۔ ٹک رہساں:۔ ٹھہروں گی، مطمئن ہو کر رہ سکوں گی۔ منڈھوں:۔ بالکل، ہرگز۔ پار نیلا پار وے:۔ محاورہ عام ہے، نیلا پار ہے، یعنے نیلا گھوڑا دریا کے پار پہونچ جائے، دلی مقصود حاصل ہو جائے، مراد بر آئے۔

ترجمہ:۔ مجھے تو اس وقت تک ہرگز قرار نہ آئیگا، جب تک پھر تیرا دیدار نصیب نہ ہوگا (مجھے جس قدر تیرا انتظار ہے، اگر تجھے بھی اتنی ہی انتظار اور توجہ ہو جائے، تو پھر میرا مقصود حاصل ہوگا۔

(۱۴)

ہن ہٹ دی کوڑی چج گئی   نیڑے کنوں دل رج گئی

ڈو کھڑیں توں دلڑی بھج گئی بس یار گیوسے ہاروے

حل لغات:- ہٹ:- ضد، پیچ:- عادت، فریب آمیختہ اصرار، مچلنا۔ دِل رِج گئی:- جی بھر گیا، طبیعت اچاٹ ہوگئی۔

ترجمہ:- اے دوست غم و الم سہتے سہتے اب طبیعت ہار گئی ہے، اب وہ پہلی سی ضد پر مچلا نہیں جا سکتا۔ محبت سے دِل برداشتہ ہوگیا ہے اور درد دل کی تاب باقی نہیں، طبیعت بھر گئی ہے۔

کوڑے پیچ کماون محاورہ ہے جو اس موقع پر استعمال ہوتا ہے جہاں دراصل انسان کسی معاملہ میں کمزور اور ہارا ہوا ہو یا اپنے دعوٹی میں جھوٹا ہو مگر بظاہر اپنی آن نہ جانے دے اور ہاری نہ مانے۔

(۱۵)

آپ کیتو پیار وے چا سر تے ڈوہ ہزار وے
گلڑے، پچار، ویار وے ٹھہندی نہیں ہن عار وے

حل لغات:- ڈوہ:- الزام۔ گلڑے:- گلے۔ پچار:- نکتہ چینی۔ ویار:- رسوائی، بدنامی۔ غیبت

ترجمہ:- اے محبوب وہ وقت یاد کرو جب تم نے خود ہی آکر طرح محبت ڈالی تھی، اور اپنے سر پر دنیا کے طرح طرح کے الزام، گلے، شکایتیں، نکتہ چینیاں، بدنامیاں اور رسوائیاں اُٹھا کر پیار کیا تھا۔ ان حالات میں اب بے وفائی اور عار زیب نہیں دیتی، اور اجتناب اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

(۱۶)

سُتڑی کوں کلھڑا چھوڑ گیوں واگاں وطن تے موڑ گیوں
سُنج بردی چھل وِچ بوڑ گیوں لُٹ دھاڑ ظلم اندھار وے

حل لغات:- لُٹ:- لوٹ کھسوٹ، دھاڑ:- ڈاکہ۔ سُتڑی:- سوئی ہوئی، محو خواب۔ واگاں:- باگ، لگام۔ چھل:- سیلاب، طوفان طغیانی۔ بوڑ:- غرق کرنا، ڈبو دینا۔ ظلم:- بے انصافی۔ اندھار:- اندھیر، زبردستی۔

ترجمہ:- یہ عجیب دستبرد، لوٹ، ڈاکہ، بے انصافی اور اندھیر ہے کہ مجھے سوتا ہوا اور اکیلا دشت و بیابان میں چھوڑ کر تم نے اپنے وطن کی طرف باگ پھیر دی، اور مجھے غم و الم کے طوفان بلا میں ڈبو کر چلے گئے۔

(۱۷)

ہیں ظلم توں کر بس کڈیں — رلڑے فرید دے وس کڈیں

وس رس اتے کھل ہس کڈیں — جیوݨ دے ڈینہہ ہن چار دے

حل لغات:- کڈیں:- کبھی، گا ہے۔ رلڑے:- رتے:- ساتھ۔ وس:- آباد ہو، قیام کر۔ کھل ہس:- ہنس کھیل، خوش و خرم ہو۔

ترجمہ:- اے محبوب دل نواز، حیات مستعار ہے اور چار دن کی زندگی ہے، جینے کا کیا بھروسہ ہے، اب ظلم و ستم سے بس کر اور اپنے عاشق شیدا فرید کے ساتھ آکر آباد ہو، اور بے تکلف ہنسی خوشی سے بقیہ عمر، بسر کر۔

کافی نمبر ۱۵۹

یہ کافی حضرت خواجہ نے برج بھاشا میں لکھ کر کمال کیا ہے

(۱)

آج بن موں برج راج بنسری بجائی — بنسری بجائی اگم گیت گائی

حل لغات:- بن موں:- صحرا میں، بن موں، بندرابن کے شہر کو کہتے ہیں، جو ہنود کے کرشن مہاراج کی جائے ولادت ہے۔ برج راج:- مہاراجہ کرشن بنسری بجائی:- بین بجائی، اکثر تصویروں میں مہاراج کرشن کو بانسری بجاتا ہوا دکھلایا جاتا ہے۔ اگم گیت:- بلند پایہ نظم، نرالا گیت۔

ترجمہ:- آج بندرابن میں مہاراج کرشن نے بنسری میں مقدس اشعار گائے اور دنیا کو محو حیرت، اور مست شراب الست سے بے خود کر دیا۔

(۲)

رُت سہاگ بھاگ پھاگ راگ رنگ پیا سنگ بھیو آنند انگ انگ ہر موں ہریائی

حل لغات :۔ رُت :۔ موسم۔ سہاگ :۔ عیش وخوشی۔ بھاگ :۔ بخت، خوش قسمتی۔ پھاگ :۔ پھاگن، بہار، پھل لانا، بارآور ہونا
پیا سنگ :۔ محبوب کے ساتھ۔ بھیو :۔ ہوا۔ انگ انگ :۔ عضو عضو، ہر ایک بازو۔ ہر موں :۔ ہر ایک بال میں،
ہر بُن مو، بال بال، ہر عضو میں۔ ہریائی :۔ خوش ہے، شاد و خرم ہے۔

ترجمہ :۔ عیش وعشرت کا دکھیلنے کا، خوشگوار موسم ہے، بخت یاور ہے اور نصیب جاگا ہے، محبوب جاں نواز کے ساتھ
راگ رنگ کی محفل ہے، رنگ رلیاں منا رہے ہیں، خوشیاں ہیں ہر بن مو سے مسرت کے فوارے داُبل رہے ہیں

(۳)

کونج موں بھلی کرشن سے کھیلوں ہوری پریم نیم کی گلال کو اُڑائی ہے

حل لغات :۔ کونج گلی :۔ وہ گلی کوچہ جس میں بچپن کے وقت مہاراج کرشن کھیلا کرتے تھے۔ بھلی :۔ خوشی سے، اطمینان سے
ہوری :۔ ہولی، ہندوؤں کا مشہور تہوار ہے، جس میں رنگ گلال وغیرہ سے کھیلا کرتے ہیں۔ پریم نیم :۔ عہد محبت
وعدہ پریم، عشق کے قول وقرار۔ گلال :۔ سرخ رنگ جس سے بالعموم ہولی کھیلی جاتی ہے۔

ترجمہ :۔ محبوب کی گلی میں کرشن کے ساتھ ہولی کھیلی، اور عہد محبت کی توثیق ہوئی، وعدہ وفا ہوا اور معرفت کی گلال اُڑا کر
سرخرو ہوئے۔

(۴)

عین بین چین میں بین بھیو نہیں بین انہد گھن گھو شور جور سے مچائی،

حل لغات :۔ عین بین :۔ دل کی مسرت آمیز آواز۔ چین :۔ آرام، سکھ، اطمینان۔ بھیو :۔ دبھو، خوف وخطر۔ انہد :۔ وہ دل کی آواز
جو خاص ریاضت اور مجاہدہ کی حالت میں سنائی دیتی ہے، دیکھو شرح کافی نمبر ۲۔ گھن :۔ بادل۔ ابر۔ گھور :۔ بڑا زبردست

جورسے :۔زور سے چلا چلا کر۔

ترجمہ :۔ دل کی آواز بڑی آرام دہ اور اطمینان بخش آواز ہے، اس میں کوئی خوف نہیں، انہد کی صدائے دل گویا بادلوں کے زور شور کی گرج کی طرح ہے۔

(۵)

سن ملیہ سمادھ سدھ دا الکھ لاگ رہو مہاں گھٹ وہٹ پٹ جوت ہیں جگائی

حل لغات :۔ سن :۔ سچی، صادق، راست گو۔ سمادھ :۔ تصور، خیال۔ سدھ :۔ شدھ، پاک، صاف۔ الکھ :۔ ذات فوق الادراک مہاں :۔ بڑا۔ گھٹ :۔ گھڑا، وجود انسانی۔ وہٹ پٹ :۔ ٹوٹنا، شکست پانا۔ جوت جگائی :۔ چراغ روشن کیا۔

ترجمہ :۔ سچے محبوب کے تصور نے آخر ذات محبوب کا پتہ دے دیا، انسانی خودی کی شکست سے روح واصل نورِ حقیقی ہوگئی اور چراغ دل روشن ہوگیا۔

(۶)

کہاں گنگ گومتی جمنا ار رام گنگ دِل جل موں ڈوب ڈوب تیرتھ پرسائی

حل لغات :۔ گنگ، گومتی، جمنا :۔ دریاؤں کے نام ہیں، جن کی عزت اور پوجا ہنود کرتے ہیں۔ جل :۔ پانی، دریائے معرفت تیرتھ :۔ زیارت گاہ، مندر

ترجمہ :۔ اب دریائے گنگا، گومتی اور جمنا کی عظمت اور رام کی پوجا کا مقام طے ہوگیا، دل خود ہی دریائے معرفت میں ڈوب گیا ہے اور اُس کے استغراق نے تمام دنیا میں مندر پھیلا دیئے ہیں، اس کی تلاش دریاؤں اور مورتیوں میں نہیں، بلکہ دل کے اندر کی جائے، وہ اپنے اندر موجود ہے، دیکھے نہ چشم کور تو کس کا قصور ہے۔

(۷)

کاشی متھرا، پراگ، برما، بشن، مہیش سب ہی اپنے بھیس کیوں پدیس جائی

حل لغات:۔ کاشی متھرا، پراگ، ہنود کے مقدس مقامات کے نام ہیں۔ برما، بشنو (وشنو)، مہیش، ہنود کے قابل پرستش دیوتا ہیں۔

ترجمہ:۔ برما، بشنو اور مہیش کی تلاش میں کیا کاشی، متھرا، اور پراگ میں جائیں، سب کچھ تو اپنے لباس کے اندر دل میں موجود ہے، پردیس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار — جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

(۸)

برم کی فریدؔ کھیل بسری جگت موں بیل — درمٹ کے پھول کو پھلا کے پھل کھائی

حل لغات:۔ برم، محبت حقیقی۔ بسری، بھول گئی۔ درمٹ، بدی

ترجمہ:۔ اے فریدؔ جس کو حسن حقیقی کی محبت بھول گئی، اس نے دنیا میں گمراہ ہو کر بدی کے بیل کا پھل کھایا اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اصلی نعمت سے محروم رہا۔

کافی نمبر ۱۶۰

(۱)

آج پہلوں سیج سڑ نیدی ہے — تتی تول ہڑی چک پیندی ہے

حل لغات:۔ پہلوں، پھولوں کی، پہلو بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی بدن کے ایک طرف، پہلو۔ سڑ نیدی ہے، جلاتی ہے۔ تول، دولائی، توشک۔ چک پیندی ہے، دانتوں سے کاٹتی ہے۔

ترجمہ:۔ پھولوں کی سیج آج پہلو میں آگ لگاتی ہے اور بدبخت (سوختہ قسمت) توشک بھی کاٹتی ہے، حضرت نے اس کافی میں ہجر و فراق کے مختلف پہلو نمایاں فرما کر اس دلی کیفیت کو ظاہر کیا ہے جس سے ایک عاشق غم نصیب کو دوچار ہونا

پڑتا ہے ع کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر

(۲)

ڈینہہ فراق اساں سر کڑکے   دلڑی پھڑکے چھاتی تھڑکے
سول نویں نت ڈیون دھڑکے   سختی سخت تپیندی ہے

حل لغات:۔ کڑکے:۔ کڑکتا ہے۔ پھڑکے:۔ پھڑکتی ہے۔ تھڑکے:۔ لرزتی ہے، تھڑکتی اور دھڑکتی ہے۔ دھڑکے:۔ دھمکیاں، ڈراوے، خوف دلانا۔ تپیندی:۔ ستاتی ہے، تکلیف دیتی ہے۔

ترجمہ:۔ ہجر و فراق کے دنوں کی بجلی ہمارے سر پر کڑک رہی ہے، دل پھڑکتا ہے، اور سینہ لرز رہا ہے، نئے نئے درد والم ہمیشہ خوف زدہ کرتے ہیں (دھمکیاں دیتے ہیں)، اور سختی بہت ستاتی ہے۔

(۳)

آئے وقت وداع سجن دے   سوہنے سانول من موہن دے
سنجڑے سینے بیت حزن دے   دلڑی جھوک ڈکھیندی ہے

حل لغات:۔ وداع:۔ رخصت، جدائی۔ سنجڑے:۔ سونے، برباد، ویران۔ بیت:۔ گھر، قیامگاہ۔ حزن:۔ غم واندوہ۔

ترجمہ:۔ محبوب کے فراق کا وقت آگیا، اور خوش لقا من موہن سانولا محبوب چلا گیا، اُس کے جانے سے ویران سینے غم واندوہ کا گھر بن گئے ہیں، اور دل دوکھ درد کی جھوک ہو گئی ہے۔

وقت وداع یار قیامت کا وقت تھا   ارماں بھی حسرتوں سے ہم آغوش ہو گئے

(۴)

اُجڑی رنگت پھٹڑے پھُٹڑے   ہار حمیلاں سہرے ترٹڑے
اے ڈوکھڑے سکھڑیں گھٹڑے   پل پل پیڑ مونجھیندی ہے

حل لغات:۔ اُجڑی:۔ تباہ ہوگئی، خراب ہوگئی۔ **پھٹڑے:۔** زخم، گھاؤں۔ **پھرٹے:۔** تازہ ہوئے، آلے ہوئے، سرسبز ہوئے یا پُھٹڑے:۔ چنی، دوپٹے، سُوہے۔ **پھٹڑے:۔** پھٹ گئے۔ **کٹھڑے:۔** جمع ہوکر، **گھڑے:۔** ختم ہوئے

ترجمہ:۔ فراق دوست میں رنگ فق ہوگیا اور زخم جگر پھر آلے تازے ہوگئے ہیں، ہار حمائلیں سب ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں درد و دوکھ جمع ہوکر آگئے اور آرام و سکھ کم ہوگئے ہیں اب تو ہر وقت درد پیہم مضطرب اور مضمحل کر رہا ہے۔

نوٹ:۔ بجائے سوکھڑیں کٹھڑے کے سوکھڑیں گھڑے زیادہ موزوں ہے اور بجائے لے کے آئے درست ہے یعنی ایسے دوکھ اکٹھے آئے جس میں سکھ کم (ناپید) ہیں۔

(۵)

وطن پیاساں چایاں خنکیاں، خوشیاں ڈسکیاں موںجھاں مُسکیاں
سانوں ڈوڑیاں ڈوڑیاں خشکیاں قسمت رُخ بدلیندی ہے

حل لغات:۔ وطن پیاساں:۔ وطن کی پیاس، حُبِ وطن، اشتیاق وطن۔ **چایاں خنکیاں:۔** تازہ ہوئیں۔ **ڈسکیاں:۔** ہچکیاں، رونے کے وقت جب سانس گلوگیر ہوتا ہے، اور نفس کی صورت تکلیف دہ ہوجاتی ہے اُس کو ڈسکیاں بھرنا کہتے ہیں، یعنے خوشیاں رو رہی ہیں، یا خوشی غم آلود ہوکر چلی گئی۔ **مسکیاں:۔** مسکنا تبسم کرنا ہنسنا، خندہ زن ہونا۔

ترجمہ:۔ ہجوم غم فراق میں وطن کی یاد تازہ ہوگئی ہے، خوشیاں رو کر رخصت ہوگئیں، اور اضطراب ہنس کر تشریف لایا خشکیاں اور تکلیف ہر وقت دوگنی اور روز افزوں ہے قسمت کا اس طرح رُخ بدلنا قابل دید ہے۔

(۶)

پاسن نہ کیتی آس دلیں دے یاری تروڑی یار چھہیندے
ماݨ وںجایم ماݨ ہیں دے جندڑی کھتر کریندی ہے

حل لغات:۔ آس دلیں دے:۔ دل کے آسرے، امید گاہ مراد محبوب۔ **چھہیندے:۔** محبوب مرغوب۔ **ماݨ:۔** آسرا، غرور، فخر۔ **جہیں دے:۔** جنیوں کے (مایۂ ناز) مراد رانجھا محبوب۔ **کھتر کرنا:۔** تاسف، غم، رونی صورت، ظلم ڈھانا۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز نے میری کوئی پاس خاطر نہ کی (میری محبت کی قدر نہ کی، اور میرے دل کے سہارے محبوب نے یاری توڑ دی، اور میرے مایۂ عزت وغرور دوست نے میرا فخر مٹا دیا اب تو سوائے غم وگریہ کے دل کو اور کوئی شغل نہیں ہے، دل بھی مجھ پہ عجیب ظلم ڈھاتا ہے۔

(۷)

مستک لکھڑی پیش پیو سے یار فرید نہ کھڑ مو کلیو سے
بیدرداں دے ساتھ رلیو سے سب کئی جھنبیں ڈیندی ہے

حل لغات:۔ مستک:۔ پیشانی، ماتھا جبین لکھڑی:۔ لکھی ہوئی، تحریر پیشانی۔ بیدرداں دے ساتھ۔ بیدرد معشوقوں کی خاطر کیلئے۔ جھنبیں:۔ طعنے، الزام۔ کھڑ نہ مو کلیو سے:۔ محاورہ ہے، یعنے کھڑے کھڑے بھی نہ ملتا گیا۔ وداع نہ کی

ترجمہ:۔ پیشانی کی لکھی ہوئی تقدیر پیش آئی اے فرید یار نے جاتے ہوئے کھڑے کھڑے وداع بھی نہ کی نہ اجازت لی، ہم کو بیدرد محبوبوں کی دوستی نے برباد اور آوارہ کر دیا، ہم بھٹک رہے ہیں اور تمام زمانہ ہم کو طعنے دیتا ہے اور ہم پر ہنستا ہے۔

کافی نمبر ۱۶۱

سفر حجاز کے دوران میں حضرت نے یہ کافی تحریر فرمائی ہے

(۱)

اج ڈوڑی سک ڈیدار دی ہے متاں آئی نگری دلدار دی ہے

حل لغات:۔ ڈوڑی:۔ دگنی، المضاعف۔ سک:۔ تمنا، خواہش، شوق۔ متاں:۔ شاید، غالباً، یہاں مبادا کے معنی نہیں ہیں۔

ترجمہ:۔ آج دیدار دوست کی تمنا دگنی (زیادہ) ہو رہی ہے، غالباً دیار محبوب قریب ہے۔

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد

(۲)

ارض مقدس ملک عرب دی ہر ہر وادی فرح طرب دی
منزل منزل طرح عجب دی ساری وضع سنگار دی ہے

حل لغات:۔ ارض مقدس:۔ پاک اور متبرک زمین۔ وادی:۔ میدان، پہاڑوں کے درمیان پانی کے بہنے کا نشیب، بیابان
فرح:۔ خوشی۔ طرب:۔ مسرت۔ منزل:۔ مسافروں کی جائے قیام۔ سنگار:۔ آرائش۔

ترجمہ:۔ ملک عرب کی مقدس سرزمین کی ہر ایک وادی اور منزل خوشی اور روحانی مسرت کے عجیب اور دلکش ساماں کی سرمایہ دار ہے، گویا اُس کی وضع ایسی معلوم ہوتی ہے، جیسے کسی محبوب نے سنگار کیا ہوا ہو۔

(۳)

ہر ہر قطرہ آب ہے کوثر گرد و غبار ہے مشک تے عنبر
کرڑ کنڈا شمشاد صنوبر خار وی شکل بہار دی ہے

حل لغات:۔ کوثر:۔ جنت کے ایک نہر کا نام ہے۔ مشک:۔ مشہور خوشبو، کستوری۔ عنبر:۔ یہ بھی مشہور خوشبو ہے۔ کرڑ کنڈا:۔ کرڑ درخت کرینہہ اور کنڈا درخت جنڈ، یہ دونو خاردار درخت ریگستان عرب میں زیادہ ہوتے ہیں۔

ترجمہ:۔ سرزمین عرب کے پانی کا ہر ایک قطرہ جنت کے چشمہ کوثر کی طرح زندگی بخش ہے اور یہاں کے گرد و غبار مشک و عنبر سے زیادہ خوشبوناک اور دلفزا ہیں، یہاں کے خاردار درخت کرینہہ اور جنڈ شمشاد و صنوبر معلوم ہوتے ہیں اور کانٹے بھی بہار کے پھول نظر آتے ہیں۔

(۴)

عرب شریف ہے سوہنی ساری نازک نازو تے متواری
تھیواں واری لکھ لکھ واری دار نبی مختار دی ہے

حل لغات:- نازو:- بواؤ مجہول، ناز آفرین متواری:- متوالی، مست، پرکیف۔ وار:- حویلی، وطن۔

ترجمہ:- سرزمین عرب ساری خوبصورت، نازک دلربا اور پرکیف ہے، یہ حضور نبی الکریم احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن ہے، جی چاہتا ہے کہ اس پر جان مشتاق کو لاکھ دفعہ قربان کر ڈالوں۔

(۵)

آئے حج عمرے دے وارے — سبھ رل مل لبیک پکارے
جیندیں ڈیکھاں رب نہ مارے — وسری حُب گھر بار دی ہے

حل لغات:- حج:- ایک اسلامی فرض ہے، جو صاحب استطاعت اور مالدار مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے، اس کا طریق عام یہ ہے کہ مقررہ وقت وارکان کی پابندی سے نویں تاریخ قمری مہینے ذالحج شریف کو مقام عرفات میں پہونچکر خطبہ سُنے۔
عمرہ:- ارکان حج میں ایک عمل ہے، مقررہ مقام سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے۔ لبیک:- وہ کلمات ہیں جو مناسک حج ادا کرنے کے سلسلہ میں احرام باندھنے کے بعد ہر وقت کہتے رہتے ہیں۔ لَبَّیْكَ اللّٰھم لَبَّیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمۃ والملك لك لاشریك لك لبیك:- میں حاضر ہوں اے پروردگار میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں تمام تعریف وتحمید نعمت اور مُلک تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

ترجمہ:- حج اور عمرہ کے موقعے قریب آ گئے ہیں، تمام حجاج شامل ہو کر اکٹھے لبیک کی صدا بلند کرینگے، خداوند کریم یہ مبارک نظارے دیکھنے تک زندہ رکھے، اب تو یہی دھن لگی ہوئی ہے گھر بار وطن اور دیس کی محبت بھول گئی ہے۔

(۶)

آنگن نہ بھاوے تے گھر کھاوے — سارے تول نہالی تاوے
کئی شے اصلوں محض نہ بھاوے — ہک ہک سانول یار دی ہے

حل لغات:- انگن:- صحن خانہ

ترجمہ:- اب تو محبوب عربی صلعم کی محبت اور انتظار طبیعت پر طاری ہے، نہ گھر بھاتا ہے نہ صحن خانہ، بلکہ گھر کھانے کو آتا ہے

اور وہ لائی آگ لگاتی ہے، نہالی تو شک انگاروں کا فرش معلوم ہوتا ہے، غرض آسائش کی کوئی چیز نہیں بھاتی صرف ایک ہی شوقِ وصال یا زیارت محبوب، کشاں کشاں لئے جا رہا ہے۔

عشق فرید خرید کتیوسے (۷) کل کاروں آزاد تھیوسے
سرخی سیندھ مساگ گیوسے نا کل کجلے دھار دی ہے

حل لغات:- سیندھ:- مانگ، سر کے بالوں کے درمیان جو خط نظر آتا ہے اسکو مانگ سیندھ کہتے ہیں۔ کل:- خبر، ہوش۔
ترجمہ:- اے فرید ہم نے عشق ہی خرید کر لیا ہے اور اس کے عوض تمام دنیا کے کاروبار سے بری الذمہ ہو گئے ہیں، نہ کسی کام کی خبر ہے نہ آسائش کی حتی کہ سرخی، مسی، مساگ، سیندھ اور کاجل تک کے تمام مشاغل مستر فراموش ہو گئے ہیں

کافی نمبر ۱۶۲

(۱)

اج رنگ رخ تے ولیا ہے متاں ماہی ماہنوں گھلیا ہے

حل لغات:- رنگ ولیا ہے:- محاورہ ہے، چہرے کا رنگ پھر آیا ہے، ایسے موقعہ پر بولتے ہیں جب بیمار اپنے مرض کے افاقہ کی حالت میں روز بروز توی معلوم ہونے لگتا ہے۔ ماہی:- محبوب۔ ماہنوں:- سندھی آدمی، قاصد، پیغام رساں۔ گھلیا ہے:- بھیجا ہے۔
ترجمہ:- چہرے کا رنگ آج ترو تازہ معلوم ہوتا ہے شاید محبوب نے کوئی قاصد بھیجا ہے۔

(۲)

جنگل بیلے سبزی چھائی رونق روز بروز سوائی ہے

رل مل سیّاں ڈیون ودہائی رانجھن لوں لوں رلیا ہے

حل لغات:۔ سوائی:۔ ترقی پر بڑھی ہوئی ہے۔ ودہائی:۔ مبارک باد، خوشخبری۔ لوں لوں:۔ رواں رواں، بال بال۔ رلیا ہے:۔ شامل ہو گیا ہے۔

ترجمہ:۔ جنگل اور بیابان سرسبز ہو گئے ہیں، ان کی شادابی روز افزوں ہے، سہیلیاں مل جل کر مبارک دے رہی ہیں، محبوب کا عشق ہر بن مو میں سرایت کر گیا ہے (ہر رگ و پے میں پیوست ہو گیا ہے)۔

(۳)

کانہہ کھیلے خنکی چھائی چائی لیاندے پور للائی،
گل پھل کر دے حسن نمائی سکھ ملیا ڈکھ ٹلیا ہے

حل لغات:۔ کانہہ، کھیلے:۔ سرکنڈے کانے کے بوٹے جو بہار کے دنوں میں سرسبز ہو جاتے ہیں۔ لیاندے پور:۔ لئی جھاؤ کے بوٹے جن کے خوشے بہار کے دنوں سرخ ہو جاتے ہیں۔ پور:۔ خوشے۔ للائی:۔ سرخی۔

ترجمہ:۔ صحرائی سرکنڈوں پر خنکی کے آثار ہویدا ہیں اور جھاؤوں کے بور سرخ ہو گئے ہیں۔ باغ کے پھول اپنی خوبصورتی کی نمائش کر رہے ہیں آرام اور خوشی آ گئی اور غم ٹل گیا ہے۔

(۴)

رانجھن جوگی میڈا ماہی میں بے واہی دا ہے واہی
روز ازل توں اُسدی آہی جیں دلڑی نوں ملیا ہے

حل لغات:۔ واہی:۔ تکیہ، سہارا و تولا۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب رانجھن جوگی ہے، جو مجھ بے کس کا سہارا ہے، میں تو روز ازل سے اُس کی ہو چکی ہوں، جو میرے دل میں سما گیا ہے۔

(۵)

ڈھولن ڈتی بانہہ سراندی ‎ ‎ سس نناں تھئی در ماندی

کھیڑیں بھیڑیں حسرت آندی ‎ ‎ کوئی گلیا تے کوئی جلیا ہے

حل لغات:۔ بانہہ سراندی:۔ محاورہ ہے، وصال محبوب کے سلسلہ میں محبوب کے بازو پر سر رکھ کر سو جانا، وصال سے لذت کش ہونا۔ کھیڑے:۔ رقیب۔ بھیڑے:۔ خراب، بد طینت۔

ترجمہ:۔ میرے محبوب نے اپنا بازو میرے سر کے نیچے رکھا، اس سے میری ساس اور نند ناراض ہو گئی ہیں اور بد نصیب کھیڑے بھی حسرت کھانے لگے کوئی جل گیا اور کوئی گل گیا۔

(۶)

ماہی یتے جھوکیں دیرے ‎ ‎ تھئے ہن میرے بھاگ بھلیرے

ہتھ گانے سر سوہندے سہرے ‎ ‎ باغ خوشی دا پھلیا ہے

حل لغات:۔ بھاگ بھلیرے:۔ بخت اچھے، قسمت یاور۔ سر سوہندے:۔ سر پر خوشنما معلوم ہوتے ہیں

ترجمہ:۔ میرا ماہی یعنی محبوب میری جھوک میں آ ٹھیرا ہے، میرے نصیب کھلے ہیں، ہاتھ میں گانے اور سر پر سہرے با خوش منظر ہیں، خوشی کا باغ بار آور ہوا ہے۔

(۷)

تھیوسے سول کنوں جی واندا ‎ ‎ گذریا ویلا وقت ڈکھاندا

یار فرید ملیوم دل بھاندا ‎ ‎ بخت اساڈوں ڈھلیا ہے

حل لغات:۔ واندا:۔ فارغ، خالی۔ دل بھاندا:۔ دل کو بھانے والا، دل پسند۔ ڈھلیا:۔ مائل ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ غم و درد سے دل فارغ ہو گیا ہے اور رنج و کلفت کا وقت گذر گیا، اے فرید مجھے دل نواز محبوب مل گیا ہے اور خوش قسمتی ہماری طرف ڈھل آئی ہے۔

کافی نمبر ۱۶۳

(۱)

اج فال فراق ڈیسندی ہے   متاں یار کنوں نکھڑیندی ہے

حل لغات:۔ فال:۔ تفاول۔ متاں:۔ شاید، مبادا۔ ڈیسندی ہے:۔ بتلاتی ہے، ظاہر کرتی ہے۔ نکھڑیندی ہے:۔ جدا کرتی ہے، نکھیڑتی ہے۔

ترجمہ:۔ آج فال میں ہم کو فراق کے آثار معلوم ہوتے ہیں، شاید محبوب سے ہم کو جدائی نصیب ہونے والی ہے۔

(۲)

سختیاں ودھیاں سُکھ تھئے تھوڑے   رنج والم غم سوز سموڑے
چرکھا ڈکھڑی رُوں رُوں بولے   تند ڈنگی وَل پیندی ہے

حل لغات:۔ ودھیاں:۔ بڑھیں، زیادہ ہوئیں۔ تھوڑے:۔ تھوڑے، قلیل، کم۔ سموڑے:۔ یکجا، جمع۔ چرکھا:۔ چرخا۔ رُوں رُوں:۔ چرخے کی آواز۔ تند:۔ تانت، تار۔ ڈنگی:۔ ٹیڑھی، کج۔ وَل:۔ پیچ۔

ترجمہ:۔ تکلیفیں بڑھ گئیں اور اسباب آسائش کم ہو گئے، سوز و غم، رنج والم سب یکجا جمع ہو گئے ہیں، حتیٰ کہ چرخے کی آوازیں بھی دُکھ بھری ہوتی ہیں اور اس کی ٹیڑھی تانت بھی طبیعت میں پیچ ڈال رہی ہے اور زیادہ مضطرب کر رہی ہے۔

(۳)

سیندھاں کچڑیاں مینڈیاں پکڑیاں   کجلے اُجڑے سُرخیاں بکھڑیاں
یاساں ملیاں آساں نکھڑیاں   تُوں تُوں وین ولیندی ہے

حل لغات۔ سیندھ ۔ مانگ۔ کچڑیاں، بکسر کاف بھی ہو سکتا ہے، یعنے میلی کچیلی۔ پھکڑیاں۔ پھیکے ہو گئے۔ بکھڑیاں ۔ رنگ بکھر گیا ہے، رنگ بکھرنا محاورہ ہے پھیکی پڑ گئی، بدرنگ ہو گئیں۔ یاساں ۔ جمع یاس کی ناامیدی آساں جمع آس کی امید، توقع وصال۔ نکھڑیاں ۔ جدا ہو گئیں۔ لوں لوں ۔ بدن کا رواں رواں، بال بال۔ ویݨ ۔ نوحہ بین، ماتمی سر۔ ولیندی ۔ بولتی ہے، الاپتی ہے۔ ویݨ ولاوݨ محاورہ ہے، ماتم کی لے میں رونا۔

ترجمہ ۔ ہجر میں تمام اسباب آرائش بیکار ہو گئے ہیں، مانگ بگڑ گئی ہیں، مہندی کے رنگ پھیکے پڑ گئے ہیں، کاجل اجڑ گئے، برباد ہو گئے، اور سرخیاں بکھر گئی ہیں، ناامیدیوں کا زور ہے، امیدیں قطع ہو گئی ہیں اور بدن کا رواں رواں مصروف نوحہ و ماتم ہے۔

(۴)

تول نہالیاں دار ڈسیجن ہار پھلاندے خار ڈسیجن،
صحن، حویلیاں بار ڈسیجن سب شئے موںجھ ودھیندی ہے

حل لغات۔ تول ۔ رضائی، دولائی۔ نہالی ۔ توشک۔ دار ۔ سولی پھانسی کا تختہ۔ ڈسیجن ۔ نظر آتا ہے، معلوم ہوتا ہے۔ بار ۔ صحرا، دشت، بیابان جنگل۔ موںجھ ۔ ملال، گھبراہٹ۔ ودھیندی ۔ بڑھاتی، زیادہ کرتی ہے۔

ترجمہ ۔ نرم بستر سولی معلوم ہوتے ہیں اور پھولوں کے ہار خار نظر آتے ہیں، گھر کے صحن اور حویلیاں جنگل اور سنسان ویرانے نظر آتے ہیں، اور ہر ایک چیز ملال آفریں اور درد افزا ہے۔

(۵)

بھاگ گیا، بدبختی جاگی، باہنہ چوڑیلی تھیوم ڈوہاگی
جیندیں ڈیکھاں سانول ساگی، جندڑی مرمر ویندی ہے

حل لغات۔ بھاگ ۔ بخت، قسمت۔ باہنہ ۔ چوڑیلی، چوڑے سے آراستہ بازو۔ ڈوہاگی ۔ ماتمی، درد انگیز۔ ساگی ۔ اصلی، ہوبہو، بالکل وہی۔

ترجمہ:۔ بخت چلا گیا، اور بدبختی کا دور شروع ہوا، چوڑے سے آراستہ باز و بھی اب حسرت و افسوس کا باعث ہو گئی ہے میری زندگی مسلسل موت کے موہنہ میں ہے خدا کرے میں اپنی عین حیات میں دیدارِ محبوب سے شرف یاب ہوں۔

(۶)

ٹوٹے کنگنڑ، کڑیاں، نیور ٹکڑے بینے، بولے ہنیسر
کٹمالے تھئے ناگ برابر چوہنب کلی چک پیندی ہے،

حل لغات:۔ کنگنڑ، کڑیاں، نیور، بینے، بولے، ہنیسر، کٹمالے، چوہنب کلی (چمپا کلی)، یہ سب زیوروں کے نام ہیں۔ چک پیندی ہے:۔ دانتوں سے کاٹتی ہے، تکلیف دیتی ہے۔

ترجمہ:۔ ہجر و فراق نے یہ حالت بنا دی ہے کہ کنگن، کڑیاں، نیور سب ٹوٹ گئے ہیں اور بینے، بولے اور ہنیسر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں گلے کی مالا (کٹمالا) سانپ جیسی معلوم ہوتی ہے اور چمپا کلی کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔

(۷)

نظر نہ آوے رانجھن ماہی کیتس بیکس تے بے واہی
موجھ موجھاری گل دی پھائی صبر آرام و نجیندی ہے،

حل لغات:۔ بے واہی:۔ دواہ، جائے پناہ، بے پناہ۔ گل دی پھائی:۔ گلے کی پھانسی۔

ترجمہ:۔ محبوب دلربا نظر نہیں آتا، اُس نے مجھے بیکس اور بے یار و مددگار کر دیا ہے، ملال اور رنج میرے گلے میں پھانسی کا رسہ ہو گئے ہیں اور میرے صبر و قرار کو برباد کر دیا ہے۔

(۸)

درد کنوں موہنہ ساوا پیلا چولا کالا بوچھنڑ نیلا
توں بن ساڈا کوجھا حیلہ ہر گئی سخت الیندی ہے

حل لغات :۔ ساوا :۔ سبز رنگ ۔ پیلا :۔ زرد رنگ ۔ چولا :۔ کرتہ ۔ بوچھن :۔ دوپٹہ ۔ کوجھا :۔ بدشکل، بُرا حیلہ :۔ فریب، بہانہ،
الیندی :۔ بولتی ہے، گفتگو کرتی ہے۔

ترجمہ :۔ درد کی وجہ سے چہرے کا رنگ ساوا پیلا ہوگیا ہے، کرتا اور دوپٹہ بھی ماتمی رنگ سیاہ اور نیلے ہو گئے ہیں،
اے محبوب دلنواز تیرے ہجر میں ہماری حالت بُری ہے، یہاں تک کہ لوگ بھی سخت آوازے کستے ہیں۔

(۹)

سَوݨ شگون سبھے تھئے پُٹھڑے　وصل وصال دے سانگے ترُٹڑے
نیَن نہ بھائے رو رو ہُٹڑے　دلڑی کیس کریندی ہے

حل لغات :۔ سوݨ شگون :۔ رسوم شادی اور نیک فالیں ۔ پُٹھڑے :۔ الٹے معکوس، برعکس ۔ سانگے :۔ تعلقات، وسیلے
ترُٹڑے :۔ ٹوٹ گئے ۔ ہُٹڑے :۔ تھک گئے ہیں ۔ کیس کریندی ہے :۔ انتہائی غم و رنج میں مبتلا ہے محاورہ ہے
ترجمہ :۔ خوشی کے تمام شگون اور رسمیں الٹی ہو گئی ہیں میل جول اور وصال کے تعلقات ٹوٹ چکے ہیں، ناپسندیدہ
(بد نصیب) آنکھیں رو رو کر تھک گئی ہیں اور دل نے تو انتہائی مظاہرہ کیا ہے۔

(۱۰)

چیتر بہار خزاں ڈِسیجے　جھوک سبھو ویران ڈِسیجے
ناکوئی علم نہ پان ڈِسیجے　روہی ڈیݨ ڈریندی ہے

حل لغات :۔ چیتر :۔ چیت کا مہینہ، موسم بہار کے آغاز کے دن ۔ پان :۔ ذریعہ کامیابی، سعی، کوشش، طریق کار ۔ ڈیݨ :۔ ڈائن، چڑیل،
ترجمہ :۔ بہار کے دن خزاں معلوم ہوتے ہیں، گھر بار ٹھکانے سب ویران اور برباد نظر آتے ہیں، کوئی طریق بہبودی
نہیں سوجھتا، روہی (ریگستان) تک ڈائن کی طرح ڈراتی ہیں۔

(۱۱)

یار فرید نہ کھڑ موکلایا،　باری یار ہجر ہر آیا،

رُسک ساڑیا تے تانگھاں تایا　　قسمت رودھے ڈینیدی ہے

حل لغات:۔ باری بار ،۔ بھاری بوجھ۔ رودھے ڈینیدی ہے ،مصروف مشکلات کرتی ہے۔ محاورہ ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب نے جاتے وقت وداع بھی نہ کی، فراق و ہجر کا بھاری بوجھ سر پرآ پڑا ہے۔ خواہش دیدار یار نے جلاڈالا، اور انتظار محبوب نے تپا کر سوختہ جاں کر دیا کسی کا کیا گلہ، اپنی قسمت ہی نے مشکلات میں پھنسا دیا ہے۔

کافی نمبر ۱۶۴

(۱)

اج کل اکھ پھر کاندی ہے　　کئی خبر وصال دی آندی ہے

حل لغات:۔ اکھ پھر کاندی ہے:۔ آنکھ پھڑک رہی ہے، آنکھ کے پھڑکنے سے اس نواح کے لوگ دوست کے یاد کرنے یا تشریف لانے کا شگون (فال) سمجھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ آج کل آنکھ پھڑک رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی وصال محبوب کی خبر ضرور آرہی ہے۔

(۲)

وقت ملن دی موسم آئی　　لذت روز بروز سوائی،
خوشیاں کردی ماپیو جائی　　کیا بردی کیا باندی ہے

حل لغات:۔ سوائی:۔ زیادہ، بیش۔ ماپیو جائی:۔ بہن، ہمشیرہ۔ بردی:۔ کنیز۔ باندی:۔ خادمہ۔

ترجمہ:۔ ملنے اور وصل حاصل کرنے کا موسم آگیا ہے اور روز بروز لذت اور کیف و سرور بڑھتا جارہا ہے، سب خوش اور بشاش نظر آتے ہیں، بہن، خادمہ اور لونڈیاں سب خوشیوں میں مست ہیں۔

(۳)

دردو الم برباد تھیوسے ، جنگل بیلہ شاد تھیوسے
ویرانہ آباد تھیوسے ، فرحت مول نہ جاندی ہے

حل لغات :۔ تھیوسے :۔ ہوگیا ہے۔ مول :۔ بالکل محض۔

ترجمہ :۔ خوشی کا وقت آگیا ہے، درد وغم سب برباد ہوگئے، بھیانک اور سنسان جنگلوں میں آثار مسرت پائے جاتے ہیں، اور ویرانے بھی آباد معلوم ہوتے ہیں، خوشی کا یہ عالم ہے کہ ہروقت دل ودماغ پر مسلط ہے، اور ہرگز نہیں کم ہوتی۔

(۴)

ہر ویہلے، ہر آن ہے شادی ڈیون لوگ مبارک بادی
ہر آزاروں تھئی آزادی سول کنوں دل واندی ہے

حل لغات :۔ ویہلے :۔ وقت، ساعت۔ آن :۔ لمحہ۔ واندی :۔ فارغ۔

ترجمہ :۔ ہر دم وہر لحظہ شادی اور مسرت کا ہے، لوگ مبارکبادیاں دے رہے ہیں، تمام آزاروں اور رنج سے جان رہائی ہوگئی ہے اور اب دل ہر درد سے فارغ ہے۔

(۵)

رانجھن جوگی آئیم ویڑھے مٹڑے مرڈے کھیڑے بھیڑے
ہُن ڈِوت ساتوں کون نکھیڑے پلپل بانھ سرانڈی ہے

حل لغات :۔ ویڑھے :۔ صحن خانہ۔ کھیڑے :۔ رقیب، دشمن۔ ہن ڈوت :۔ اب پھر۔ نکھیڑے :۔ جدا کرے۔ بانہہ سرانڈی ہے :۔ بازو زیر سر تکیہ بنا ہوا ہے۔

ترجمہ :۔ میرے محبوب دلنواز نے میرے گھر میں قدم رنجہ فرمایا ہے، اس پر کھیڑے بدبخت جل بھن رہے ہیں، وصل محبوب

حاصل ہوگیا ہے اب ہم کو کون جُدا کرسکتا ہے، اب یہ حالت ہے کہ محبوب کی مہربانی سے اس کے بازو میرے سرہانے بنے ہوئے ہیں، زیرِ سر ہیں۔

(۶)

تھیا فریدؔ سُہاگ سوایا
مولیٰ جھوک نوں آن وسایا
رانجھن میڈا امیں گھر آیا
جیں کارن دل ماندی ہے

حل لغات:۔ سُہاگ:۔ خوشی، عروسی کی مُسرت۔ جھوک:۔ بستی، آبادی۔ کارن:۔ واسطے، خاطر۔ ماندی:۔ بیمار، بے تاب۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ مسرت بیش از بیش ہے، شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اجڑی ہوئی بستی کو آباد کردیا۔ میرا محبوب میرے گھر آخرکار آگیا ہے، جس کے لئے دل مضطرب اور بیتاب تھا

کافی نمبر ۱۶۵

(۱)

اج مانگھ مہینے دی ناؤیں وے
وَل آؤیں آ گل لاؤیں وے

حل لغات:۔ مانگھ:۔ ماگھ، سردیوں کے موسم کا ایک ہندی مہینے کا نام ہے جو پوس (پوہ) کے گذر جانے کے بعد آتا ہے، اور موسم بہار کے آمد کی خوشخبری لاتا ہے۔ ناؤیں:۔ نویں تاریخ۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تیری انتظار میں آج مانگھ کے مہینے کی نو تاریخ بھی آگئی ہے، اب تو واپس آکر مجھے گلے لگا اور وصل سے مشرف کرو۔

(۲)

رُت رنگیلی تے ساعت سوہنی
موسم گل پھل دی من موہنی،

مدمستانی ڈو کھڑیں کوہنی، سانول صحن سہانویں وے

حل لغات :۔ رُت :۔ موسم ۔ رنگیلی :۔ رنگین، خوش رنگ ۔ من موہنی :۔ دلکش، دل کو لبھانے والی ۔ مُدہ :۔ سماں، وقت، مدت موسم ۔ کوہنی :۔ ذبح کرنے والی، قتل کرنے والی

ترجمہ :۔ اے ساونے محبوب اب تو رنگین موسم اور خوبصورت گھڑیاں ہیں، پھولوں اور پھلوں سے سماں دل کے لبھانے والا ہو گیا ہے، ایسا وقت کیف آور ہے کہ درد و رنج کافور ہو چلے ہیں، صرف تیرا انتظار ہے آ اور عاشق کے صحن کو مزین کر دے۔

(۳)

سیّاں ناز نواز کرنیدیاں کجلہ سُرخی مانگ بنیدیاں
چیتر سُہنیدیاں، ور گل لینیدیاں میں گھر وی پوں پاویں وے

حل لغات :۔ ور :۔ پتی، محبوب ۔ پوں پوویں :۔ پاؤں ڈال، قدم رنجہ فرما۔

ترجمہ :۔ اے محبوب دیکھ تمام سہیلیاں ناز و چہل کر رہی ہیں، آنکھوں میں کاجل ہونٹوں پہ سرخی لگا رہی ہیں اور مانگ نکال کر بہار کی آمد کی خوشیوں میں مست ہیں اور اپنے اپنے خاوندوں محبوبوں کو گلے لگا لگا کر لذت آشنائے وصال ہو رہی ہیں، تو بھی تو میرے اُجڑے ہوئے خانۂ تاریک میں قدم رنجہ فرما کر اس کو روشن کر۔

(۴)

مُٹھڑی روپ انوپ وسارے ڈو کھڑی روندیں عمر گذارے
سوہنا ڈیوے کر کوڑے لارے آندیں نام مُڑ جاویں وے

حل لغات :۔ مٹھڑی :۔ دل باختہ، عاشق زار ۔ روپ انوپ :۔ بناؤ سنگار، آرائش و زینت ۔ کوڑے :۔ جھوٹے ۔ لارے :۔ جھوٹے وعدے، طفل تسلیاں، دلاسے ۔ مُڑ جاویں :۔ واپس لوٹ جانا۔

ترجمہ:۔ اے محبوب میں تو تیری محبت میں زیب و زینت کے تمام سامان سنگار بھول گئی ہوں، اور دُکھیا رو رو کر عمر گذار رہی ہوں، پیارے محبوب جھوٹے وعدے کر کے غلط تسلیاں دے کر آتے ہوئے پھر نہ واپس لوٹ جانا، اور میری تمناؤں کو پامال نہ کرنا۔

(۵)

کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے ۔۔۔ سس نناناں لانوم جھیڑے
چاک مہینہ دا آ ور ویڑھے ۔۔۔ تتڑی نوں نا تاویں وے

حل لغات:۔ کھیڑے:۔ ہیر سیال کے سسرال ذات کے کھیڑے تھے۔ بھیڑے:۔ بدقماش، بُرے۔ بکھیڑے:۔ پرخاش، ضد، جھگڑے۔ جھیڑے:۔ تنازعے، جھگڑے۔ چاک مہیندا:۔ بھینسوں کے چرانے والا، رانجھا، محبوب۔ ویڑھے:۔ گھر، صحن خانہ۔ وڑ:۔ داخل ہو۔

ترجمہ:۔ اے میرے محبوب رانجھا، مجھے تیری محبت میں یہ سزائیں مل رہی ہیں، کھیڑے بر سرِ پرخاش ہیں، ساس اور نندیں جھگڑتی رہتی ہیں صرف تیرا سہارا ہے، تو تو میرے کلبۂ احزان میں آجا اور سوختہ جگر کو زیادہ نہ جلا۔

(۶)

سیاں جگتاں نوکاں کردیاں ۔۔۔ مہنے ہاپ کریندیاں بردیاں
مل ماہی ہن بھٹ گھت سردیاں ۔۔۔ ناڈہو تیں لاج لجاویں وے

حل لغات:۔ جگتاں:۔ مذاق، استہزا، مخول۔ نوکاں:۔ نوک ٹوک، طعنے، مہنے۔ مہنے ہاپ:۔ ہاپ کے معنی مستوجب لائق، طعنوں کا مستوجب۔ بردیاں:۔ جمع بردے کی، لونڈیاں، کنیزیں۔ سردیاں:۔ سردمہری، بے توجہی، کم التفاتی۔ ڈہوتیں:۔ فتنہ پرداز، چغلخور، بدبین ہمسایوں میں۔ لاج لجاویں:۔ لاج نہ رکھنا، عزت برقرار نہ رکھنا، عزت و ناموس برقرار نہ رکھنا

ترجمہ:۔ سہیلیاں اور ہمجولیاں مخول کرتی ہیں، حتیٰ کہ لونڈیاں بھی گستاخ ہو گئی ہیں اور طعنے دیتی ہیں، اے محبوب، مجھ پردیسی حالت میں رحم کر اور سرد مہری چھوڑ کر وصل سے مشرف فرما، فتنہ پرداز چغلخور ہمسایوں میں میری لاج رکھ لے اور انہیں کو جھوٹا کر

(۷)

تُوں بِن میرا ہور نہ کوئی طعنے مارِم خلق سبھوئی

روزِ ازل دی تیڈی ہوئی لَگڑی توڑ نبھاویں وے

حل لغات:۔ توڑ نبھاویں وے:۔ انجام تک پہونچانا، وفاداری پر ثابت قدم رہنا، محبت کو آخری دم تک برقرار رکھنا۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تیرے سوا میرا اور کوئی نہیں ہے، تمام دنیا مجھے طعنے دیتی ہے، میں روزِ ازل سے تیری ہو چکی ہوں، اپنے دامن گرفتہ کی لاج رکھنا اور محبت لگی ہوئی کو انجام تک نبھانا۔

(۸)

سالہوں بھنڑا اکھیاں نیر ے چولی چنڑی لیر کتیرے

لوں لوں سیڑہاں لکھ چپیرے الڑے زخم مٹاویں وے

حل لغات:۔ سالہوں:۔ وہ رنگین کپڑا جو شادی کے موقعہ پر دولہا اور اس کے عزیزوں کو پہنایا جاتا ہے، ایک اوڑھنے کیلئے جس کو رٹیہ کہتے ہیں اور دوسرا سالہوں کہلاتا ہے۔ بھنڑا:۔ تر ہو گیا، بھیگ گیا۔ الڑے:۔ زخم، تازہ زخم، آلے گھاؤ

ترجمہ:۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور کپڑے بھیگ گئے ہیں، چولی اور چُنی اوڑھنی کی دھجیاں اڑ گئی ہیں، بدن کے روئیں روئیں میں درد ہے، اور لاکھوں زخم ہیں، اے محبوب تو ہی ان تازہ زخموں کا اپنے وصال سے مداوا کر۔

(۹)

نینہہ فریدؔ فقیر دی مُوڑی باجھ برہوں دے گُل گَل کوڑی

مردیں جیندیں نیویں پُوری دِل نوں داغ نہ لاویں وے

حل لغات:۔ مُوڑی:۔ سرمایہ، راس المال۔ برہوں:۔ عشق، محبت۔ گُل گل:۔ تمام باتیں۔ نیویں:۔ لے جانا، نبھانا۔

ترجمہ:۔ عشق و محبت فقر و درویشی کا راس المال یا یہ کہ فقیر کا سرمایہ محبت ہے۔ بغیر عشق و محبت کے دنیا کی اور تمام باتیں

جھوٹی ہیں، اسی محبت کو جیتے جی بلکہ مر کر بھی نبھانا عاشق کا فرض عین ہے، تو بھی اے فرید دل کو داغ نہ لگانا، اور محبت سے ایک دم کیلئے بھی بے نیاز اور خالی نہ رہنا۔

کافی نمبر ۱۶۶

(۱)

اج مانگھ مہینے دی یارہی وے — کیوں بیٹھیں یار وساری وے

حل لغات:۔ یارہی، گیارہویں تاریخ۔ بیٹھیں، بیٹھا ہے۔

ترجمہ:۔ اے دوست تو نے مجھے کیوں بھلا دیا ہے، بہار کے دن قریب آ گئے اور مانگھ کی گیارہویں تاریخ ہو گئی ہے۔

(۲)

آئی موسم چیتر بہاراں — سینگیاں سرتیاں ملیاں یاراں

جوبن لہریں تار متاراں — ہک میں مفت ازاری وے

حل لغات:۔ سرتیاں، سہیلیاں۔ جوبن، جوبن، جوش شباب۔

ترجمہ:۔ چیت بہار کا موسم آ گیا، موسم کے اثر سے جوش شباب کا دریا لبریز اور ہر طرف موجزن ہے، تمام ہجولیاں اور سہیلیاں تو اپنے اپنے دوستوں سے ہمکنار ہو گئیں میں ہی ایک فراق زدہ مفت میں وقف آزار ہوں اور وصال دوست سے محروم ہوں

(۳)

سیّاں ڈُہانون، گانون گانون — سبھوں ہار سنگار سہاون

مانگ بناون دھڑیاں گندھانون — میں سر ڈوکھڑے باری وے

حل لغات:۔ دھاوِن، غسل کرتی ہیں، نہاتی ہیں۔ گانوݨ گاوِن:۔ گانے گاتی ہیں، راگ الاپتی ہیں۔ سبھوں:۔ خوشی خرمی سے۔ دھڑیاں گندھاوِن:۔ دھریاں گوندھاتی ہیں۔ سر کے بال گندھانا۔

ترجمہ:۔ بہار کا موسم ہے، تمام سہیلیاں نہا رہی ہیں اور خوشی کے گانے الاپ رہی ہیں، مانگ نکال رہی ہیں، دھڑیاں گوندھوا رہی ہیں، خوشی خوشی ہار سنگار کر کے اُسے سُہا رہی ہیں، صرف میں ہی ایسی بدقسمت ہوں کہ سر پر ہجر و فراق کے ناقابل برداشت بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوں۔

(۴)

سرخی کجلہ مہندی سُہندی ہر ہک اپنے ڈھول نوں مُہندی

مَیں مٹھڑی غم لُٹڑی لُہندی کردی لکھ لکھ زاری وے

حل لغات:۔ غم لُٹڑی:۔ غم کی ماری ہوئی، غمزدہ۔ لُہندی:۔ ترس رہی ہوں، آرزو مند ہوں۔

ترجمہ:۔ ہر ایک سہیلی سرخی کاجل مہندی سے آراستہ ہو کر اپنے اپنے محبوب کو موہ رہی ہے۔ صرف میں ہی مصیبت زدہ غم نصیب اپنے محبوب کیلئے ترس رہی ہوں اور بیتابانہ لاکھ لاکھ آہ و زاری کر رہی ہوں۔

(۵)

زیور پاوِن ہیڑے لانون کنتھ رِجھاوِن سیجھ سہاون

بانہہ سراندی وَر گل لاوِن میں ہک سوال ماری وے

حل لغات:۔ ہیڑے لاوِن:۔ چوڑے ہیڑے سجاتی ہیں۔ کنتھ رجھاوِن:۔ اپنے شوہر محبوب کو رجھا رہی ہیں، خوشنود کر رہی ہیں وَر:۔ شوہر محبوب۔ گل لاوِن:۔ گلے لگاتی ہیں۔ ہیڑے:۔ چوڑے کی صفت ہے، وہ چوڑا جو مکمل ہو جس سے سارا بازو بھرا ہوا ہو۔

ترجمہ:۔ سہیلیوں کی یہ کیفیت ہے کہ چوڑے ہیڑے زیور پہن کر اپنے اپنے محبوب کو رجھا رہی ہیں، اور سیج سُہا رہی ہیں اور اپنے اپنے محبوب سے گلے مِل کر بانہہ سرہانے دیکر عیش منا رہی ہیں اور وصال دوست سے ممتاز ہیں، مگر میں ہی ایک دردرسیدہ غمزدہ ہجر و فراق میں بیتاب ہوں۔

(۶)

رُت سوہنْی تے وقت سُکھیلے انگن سہیلے، گھر البیلے
میکوں وی رب رانجھن میلے قسمت ڈِیوم واری وے

حل لغات:۔ سُکھیلے :۔ سکھ آرام و آسائش کے، اچھے، دلخواہ۔ سہیلے :۔ خوش منظر۔ البیلے :۔ دلفریب، مانوس۔

ترجمہ :۔ موسم خوشگوار اور وقت مساعد، صحن خانہ، دلکش اور گھر پسند خاطر ہے، خدا مجھے محبوب کا وصال نصیب کرے اور میرے بخت کی بھی یاوری ہو۔

(۷)

گُل پُھل دھجراں جوڑ ڈکھاوِم بلبل بھونْرے خوشیاں پاوْم
ول ول حسرت ساڑے آوْم پل پل چُبھم کٹاری وے

حل لغات:۔ دھجراں :۔ جمع دھج کی، سج دھج، آن بان۔ بلبل :۔ مشہور چھوٹا سا پرندہ جس کو پھول کا عاشق کہا جاتا ہے۔ بھونرا مشہور سیاہ بڑی مکھی جو پھولوں کے رس چوستی ہے۔ ساڑے آوِم :۔ جلن آتی ہے۔

ترجمہ :۔ باغ کی یہ کیفیت ہے، کہ گل و غنچہ عجب انداز سے کھلے ہوئے ہیں اور صحن گلزار خوشبو سے معطر ہے، پھولوں کی عاشق بلبلیں اور بھونرے خوشیاں منا رہے ہیں، مگر میرا دل حسرتوں کے سوز سے جل رہا ہے، اور ہر دم ہجر یار کی کٹاری دل میں چبھ رہی ہے۔

(۸)

اُجڑے سہرے ہار کُمانْے ناز نواز دے ٹول وہانْے
گذرے سارے ماٹے ترانْے لگڑی شہر خواری ڈے

حل لغات:۔ اُجڑے :۔ اُجڑ گئے، برباد ہو گئے، ویران ہو گئے۔ کُمانْے :۔ پژمردہ ہو گئے، کُملا گئے۔ ٹول وہانْے :۔ ٹول

واؤمجہول سے مجمع صحبتیں، یارانگے، اگراس لفظ کو تُول بہ واؤ معروف پڑھا جائے تو بمعنی رضائی، اور اس صورت میں وہانْڑے کے معنی تکیہ ہوں گے، ورنہ پہلی صورت میں وہانْڑے، گذر گئے، ختم ہو گئے۔ مانْڑے:۔ غرور، فخر، ناز۔ ترانْڑے:۔ مانْڑے کا تابع مہمل ہے۔

ترجمہ:۔ سہرے برباد ہو گئے اور ہار کملا گئے۔ ناز و نیاز کی صحبتیں گذر گئیں اور تمام ناز و غرور گذر چکے، اب رسوائی اور بدنامی کے سوا اور کچھ نہیں۔

(۹)

راتیں نِندر نہ ڈینہہ قرارے ہر ھر ویہلے دار مدارے

تول نہالی ڈسدی دارے تتڑی اوڑک ہاری وے

حل لغات:۔ اوڑک:۔ آخر کار۔

ترجمہ:۔ نہ رات کی نیند ہے نہ دن کا آرام ہے، ہر وقت تکلیف اور پریشانی سے گذرتا ہے، رضائی اور توشک سولی نظر آتی ہیں، ان مصائب اور تکلیفوں کے ہجوم کے باعث عاشق سوختہ جاں ہار گئی، پست ہمت ہو کر ہاری مان گئی ہوں۔

(۱۰)

باہنہ چوڑیلی سِک سِک ہُٹڑی گل نہ لاوے ڈے نید اُپٹھڑی

پیت کللڑی ریت اپٹھری ڈِٹھڑی یار دی یاری وے

حل لغات:۔ ڈے نید اُپٹھڑی:۔ پشت دکھا جاتا ہے، واپس چلا جاتا ہے۔ کللڑی:۔ بے طوری۔ اُپٹھڑی:۔ اُلٹی، واژگوں۔

ترجمہ:۔ چوڑے والی باہنہ دبازو منتظر ہے۔ خواہش میں تھک گئی ہے، محبوب گلے لگانے کی بجائے پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے عجب بے طور اعشق ہے، اور الٹی رسم ہے، دوست کی محبت دیکھ لی اس میں مشکل کا سامنا ہے۔

(۱۱)

ماہی مِٹھڑا گل ناں لاوِم، گانے گہنے کھاوَن آوم

باس گلاندی ساہ مونجھاوم ساڑے باد بہاری وے

حل لغات:۔ باس:۔ خوشبو۔ ساہ مونجھاوِم:۔ سانس روکتی ہے، دل کو پریشان کرتی ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب شیریں ادا گلے سے نہیں لگاتا، اور پیار نہیں کرتا، اس فراق میں گانے اور زیورات کھانے کو آتے ہیں، اور پھولوں کی خوشبو سے دل گھبراتا ہے اور باد بہار جلاتی ہے۔

(۱۲)

درد، اندوہ تے روگ کشالے سوز پچالے اکھیاں نالے

شالا یار فرید سنبھالے ٹالم مونجھ مونجھاری وے

حل لغات:۔ درد کشالے:۔ مشکلات۔ ٹالم:۔ ٹال دے، رفع کر دے۔

ترجمہ:۔ درد و اندوہ، مرض اور تکلیفات نے بیتاب کر دیا ہے، سوز عشق جلا رہا ہے، آنکھوں سے سیلاب اشک جاری ہے، اے فرید اب تو یہی تمنا ہے کہ محبوب توجہ کر کے میری خبر لے، تاکہ میری مشکلات کا خاتمہ ہو اور اُداسی ٹل جائے۔

کافی نمبر ۱۶۷

(۱)

آ چنوں رل یار، پیلوں پکیاں نی وے

حل لغات:۔ چنوں:۔ چُنیں۔ چن کر جمع کریں۔ پیلوں:۔ جال کے درخت کو جو پھل لگتا ہے اس کو پیلوں کہتے ہیں فارسی میں یہ لفظ پیلو ہے۔

ترجمہ:۔ پیلو پک گئے ہیں آ دوست مل جل کر اس ریگستانی میوہ کو چُنیں اور لطف حاصل کریں۔

نوٹ:۔ اس کافی کا ترجمہ بہاول پور کے ادبی رسالہ العزیز کے مئی ۴۲ء کے نمبر میں بھی شائع ہو چکا ہے، اور اس کے دلچسپ اور عجیب نکات شرعی پر حاوی اور تاریخ اسلام پر مشتمل شرح العزیز کے مارچ ۴۲ء نمبر میں چھپ چکی ہے۔ یہ شرح ملکی زبان کے ماہر اور اسلامی تاریخ کے بہترین واقف منشی محمد اکبر خاں صاحب بہادر جج ہائیکورٹ بہاولپور کے رشحات قلم سے ہے، اس شرح میں آپ نے اسلامی تاریخ کے ابتدائی مبارک عہد کا منظر مفصل دکھایا ہے، ہم اس ترجمہ میں بعض اُس کے ضروری اقتباس نوٹ کرینگے۔

العزیز کے مئی ۱۹۴۲ء نمبر میں جو ترجمہ اس کافی کا ادارہ کی طرف سے شائع ہوا ہے اُس کے عنوان میں ایک نوٹ درج ہے جس میں تبلایا گیا ہے کہ بظاہر ایک صحرائی کیفیت کو الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، لیکن ان لفظوں میں معارف وحقائق کے سمندر موجزن ہیں، چشم بصیرت مطلوب ہے، فی الواقع اس کافی کے مضمون پر جس نگاہ سے غور کی جائے بہترین غذائے روحانی کا خزانہ ثابت ہوتی ہے۔

آپ نے ریگستان سے صحرائے عرب مراد لی ہے اور پیلو کے پھل سے ثمر اسلام کی تلمیحات کو آخر تک خوب نبھایا ہے

(۲)

کئی بگڑیاں کئی ساویاں پیلیاں کئی بھوریاں کئی پھکڑیاں نیلیاں
کئی اودیاں، گلنار کٹویاں رتیاں نی وے

حل لغات:۔ بگڑیاں:۔ سفید۔ ساویاں:۔ سبز۔ پیلیاں:۔ زرد۔ بھوریاں: بھوسلے رنگ کی۔ پھکڑیاں:۔ پھیکے رنگ۔ کٹویاں:۔ کٹی کے رنگ کے یعنے وودی۔

ترجمہ:۔ مختلف رنگ کے پیلو ہیں، سفید، سبز، زرد، بھورے، پھیکے، نیلے، اودے، گلنار، وودی اور سرخ رنگ کے ہیں، اس اختلاف رنگ نے صحرا کے اس دلفریب پھل کو زیادہ دلکش بنا دیا ہے، اور منظر کو زیادہ نظر فریب بنا دیا ہے

نوٹ

پیلو کے پھل صبغت اللہ کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں (یعنے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ) کی طرف اشارہ ہے،

(۳۳)

تھل بار تھئی ہے رشک ارم دی
سُک سڑ گئی جڑھ ڈوکھ تے غم دی
ہر جا باغ بہار،
ساکھاں چکھیاں نی وے

حل لغات:- بار:- جنگل، صحرا، ریگستان۔ رشک ارم:- جنت کو رشک دلانے کا ذریعہ، جواب بہشت۔ سُک:- سُوکھ گئی، خشک ہو گئی۔ ساکھاں:- جمع ساکھ کی پھل، نیا اُترا ہوا میوہ۔

ترجمہ:- ریگستان نمونہ بہشت بنا ہوا ہے، دوکھ اور غم کی جڑیں سوکھ کر جل گئی ہیں (یعنے غم و رنج کا نشاں بھی باقی نہیں رہا) اب ہر جگہ باغ و بہار کا سا لطف ہے، اے دوست تو نے بھی یہ ساکھ (میوہ) چکھا ہے۔

نوٹ:- بہار کے منظر اور غم و الم کے فقدان اور لوگوں کا رنگ رنگ پھلوں کو بے فکری کے ساتھ کھانے کے مناظر کے لحاظ سے حضرت خواجہ کا یہ بند خواجہ حافظ شیرازی کے اِن شعروں سے ملتا جلتا ہے۔

بہار گل طرب انگیز گشت توبہ شکن، بہ شادی رخ گل بیخ غم ز دل برکن
رسید باد صبا غنچہ را ہوا دارے، ز خود بروں شد و بر تن درید پیراہن

(۳۴)

پیلوں ڈیلھیاں گلزاراں
کہیں گل ٹوریاں کہیں سر کھاریاں
کئی لا بیٹھیاں بار
بھر بھر پچھیاں نی وے

حل لغات:- ڈیلھے:- کریر کرینہہ کے درخت کے پھل کو ڈیلھا کہتے ہیں۔ ٹوریاں:- جمع ٹوری کی باریک تیلیوں کی بنی ہوئی چھوٹی سی کاودم شکل کی ٹوکری جس کو تاگا باندھ کر گلے میں لٹکا لیتے ہیں، تاکہ دونو ہاتھ پیلو چننے میں مصروف رہیں۔ کھاری:- ٹوکری۔ بار:- خرمن، ڈھیری، انبار۔ پچھیاں:- جمع پچھی کی، چھابڑی بسا اوقات کھجور کے پتوں سے جو ٹوکری بنائی جاتی ہے اُس کو پچھی کہتے ہیں۔

ترجمہ:- پیلوں اور ڈیلھے کے رنگا رنگ پھلوں سے ریگستان باغ و گلزار بن گیا ہے، پیلوں چننے والے بھی حسب پسند

مختلف صورتوں میں یہ پھل جمع کر رہے ہیں، بعض کے گلے میں ٹوریاں ہیں بعض کے سروں پر کھاریاں ہیں، بعض پچھیاں ٹوکریاں بھر بھر کر ڈھیر جمع کر بیٹھی ہیں، خرمن بنالیا ہے۔

نوٹ:۔ توسیع اسلام کی نورپاشیوں اور قوت ایمان کے سبب سے ہر بے حقیقت چیز سے جمال حقیقی کی جلوہ گری کے نتائج پر نہایت پرکیف استدلال فرمایا ہے۔

(۵)

جال جلوٹیں تھئی آبادی پل پل خوشیاں دم دم شادی
لوکی سہنس ہزار کل تے پکھیاں نی وے

حل لغات:۔ جلوٹیں:۔ جال کے چھوٹے درختوں کو جلوٹے کہتے ہیں۔ لوکی:۔ لوگ، انسانی مخلوقات، آدمی۔ سہنس سینکڑوں، بکثرت۔ کل تے:۔ سب پر، ہر جال جلوٹے پر۔ پکھیاں:۔ سرکنڈوں کی مختصر جھونپڑیاں۔

ترجمہ:۔ پیلوں کے بہار کی وجہ سے صحرا میں ہر چھوٹے بڑے جال کے درخت پر انسانی ہجوم اور آبادی کا منظر ہے سینکڑوں ہزاروں لوگ جمع ہیں اور خوش وخرم ہیں، اور جگہ جگہ انہوں نے جھونپڑیاں ڈال کر بستیاں آباد کر رکھی ہیں، یہ سب لوگ پیلو چننے کی خاطر جنگل میں منگل بنارہے ہیں۔

نوٹ:۔ اسلام کی ہر دلعزیزی کا منظر پیش کیا گیا ہے، کہ صدائے حق پر لوگوں کا خوشی خوشی جمع ہونا، اور مدینہ طیبہ میں شجر اسلام کے روحانی ثمرات سے مستفیض ہو کر خوشیاں منانا، شام، فارس اور حبش سے آ آ کر مدینہ طیبہ کے بوٹے بوٹے پر ڈیرے ڈالنا اسلام کی عظمت شوکت اور حقیقت نمائی کی دلیل ہے قرآن پاک کی آیۃ اذا جاءَ نصرُ اللہِ والفتحُ ورایتَ الناسَ یدخلونَ فی دینِ اللہِ افواجا الخ کی تفسیر ہے۔

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالےٰ کی جانب سے فتح ونصرت کی امداد پہونچی، اور آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ تعالےٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

(۶)

حوراں پریاں ٹولے ٹولے حسن دیاں ہیلاں ہوں وے جھولے

راتیں ٹھڈیاں ٹھار گوئلیں تتیاں نی وے

حل لغات:۔ حور:۔ جنت کی دوشیزہ، مہ جبین عورتیں جن کے رنگ سفید، بال اور آنکھیں سیاہ ہونگی اور مومنوں کو دوسرے جہان میں ملینگی پریاں:۔ کوہ قاف کی نہایت خوبصورت حسین مخلوقات۔ ہیلاں:۔ بادنسیم کی آہستہ خرامی کے روح پرور جھونکے جھولا:۔ ہوا کے کسی قدر تیز جھونکے کو کہتے ہیں ہیل سے روانی میں تیز۔ گوئلیں:۔ اگرچہ دیوان قلمی اور مطبوعہ میں یہ لفظ گوئلیں ہے مگر اس کا کوئی معنی نہیں ملا ہے، اگر مل بھی جائے تو شاید چسپاں نہو، اسلئے یہ لوئیں پڑھا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا، لوئیں لو کی جمع گرم ہوا۔

ترجمہ:۔ حسینان عالم حوروں اور پریوں کی طرح ٹولیاں بنا کر خرام ناز میں محو ہیں، بادنسیم جن کے حُسن سے متاثر ہو کر چل رہی ہے اور محبت کی پرجوش باد صبا میدان میں پھیلی ہوئی ہے، موسم پر اس کا جاں پرور اثر ہو گیا ہے اور راتیں ٹھنڈی ہیں

نوٹ:۔ یہی منظر حضرت خواجہ حافظ کے اس شعر میں دکھلایا گیا ہے۔

شہریست پُر ظریفان، وز ہر طرف نگارے یاراں صلائے عشق است ار میکنید کارے

(۷)

رکھدے ناز حسن پرور دے ابروئیں تیغ تے تیر نظر دے
تیز ترکھے ہتھیار دلیاں پھٹیاں نی وے

حل لغات:۔ حُسن پرور دے:۔ حسن و نزاکت کی فضا میں پلے ہوئے حسین، ناز آفریں۔ ترکھے:۔ تیز۔ پھٹیاں:۔ زخمی شدہ، مجروح۔

ترجمہ:۔ یہ نازنین حُسن و نزاکت کے پُتلے، ابرو کی تلواریں اور نگاہوں کے تیر ایسے تیز ہتھیار رکھے ہیں کہ دلوں کو ایک ہی حملہ نگاہ میں زخمی کر دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ حُسن نبوی اور تعلیم اسلام کے دلدوز اور موثر ہتھیاروں کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تعلیم پاک دلوں میں تیر نگاہ محبوب کی طرح اُتر جاتی ہے، اور جس دل میں اس کی چوٹ لگتی ہے، وہ گھائل ہو جاتا ہے، اور تا حیات اسی حسن حقیقی کا زخمی رہتا ہے، اور اسی زخم کی لذت میں اپنا مقصد تخلیق حاصل کرتا ہے۔

(۸)

کئی ڈیون اَن نال برابر کئی گھن آون ڈیڈھے کر کر
کئی وِچن بازار تے تلیاں تکیاں نی وے

حل لغات :- اَن :- غلہ، دانہ، جنس۔ نال برابر :- ہم وزن، ساوِیں۔ گھن آوِن :- لے آتی ہیں، حاصل کرتی ہیں۔ ڈیڈھے کر کر :- ڈیوڑھے کر کے یک نیم شرح سے، ایک پاؤ پیلو کے عوض ڈیڑھ پاؤ غلہ لینا۔ وِچن :- فروخت کرتی ہیں۔ تُلیاں :- تُلی ہوئی، وزن شدہ۔ تکیاں :- تلی ہوئی کے ہم معنی اور مرادف ہے۔

ترجمہ :- نازنین جب پیلو چُن کر بازارِ حسن میں فروخت کے لئے لاتی ہیں، تو اُن کی قدر و قیمت بھی عشاق کی حوصلہ آزمائی کے لئے مختلف ہوتی ہے، کئی تو غلہ کے ہم وزن پیلو دیتی ہیں، کئی ڈیوڑھی شرح سے عشاق کے دل حاصل کرتی ہیں اور جن کے گاہک صحرا میں نہ پہونچ سکے وہ پیلو بازار میں لاکر نرخ بازار کے مطابق تول تک کر فروخت کرتی ہیں۔

نوٹ :- اس بند میں زلہ ربایان دین بنوی کے طبائع اور استعداد کے اختلاف کو مدنظر رکھ کر نعمت محبت کے مدارج قائم کئے گئے ہیں اور یہ بتلایا گیا ہے کہ خریداروں کی حیثیت کے مطابق حُسن ازل کی برات تقسیم ہوتی ہے، اعلےٰ ترین استعداد والے فنا کے گھاٹ اُتر کر بقائے دوام کا تمغہ حاصل کر گئے، اور کم استعداد والے خریدار مختلف قدر و قیمت پاتے ہیں۔

(۹)

کئی دُھپ وِچ وِی چُندیاں رہندیاں کئی گھن چھاں چھنویرے بہندیاں
کئی چُن چُن پیاں ہار ہُٹیاں تھکیاں نی وے

حل لغات :- دُھپ :- دھوپ، تمازت آفتاب۔ چُندیاں رہندیاں :- چنتی رہتی ہیں۔ چھاں چھنویرے :- سایہ۔ ہٹیاں :- بے دم ہو گئیں، تھک گئیں۔

ترجمہ :- کئی جفاکش محبوب تو دھوپ میں بھی پیلو چننے کا شغل جاری رکھتی ہیں اور کئی نازنین سایہ کے آڑ میں بیٹھ کر دھوپ سے

بچی رہتی ہیں، زیادہ تاب مشقت نہ لانے والی چن چن کر بے دم ہوگئیں اور تھک کر ہار گئیں۔

نوٹ:۔ اس بند میں محویت کے مدارج کا تذکرہ کیا گیا ہے ثمر دین الٰہی حاصل کرنے کیلئے بعض سرگرم اور عشق میں گھلے ہوئے طبائع کو دھوپ کی حدت اپنے کام سے باز نہیں رکھ سکتی، اور کمزور طبائع محنت سے کترا کر آرام کے درپے ہوتے ہیں اور بعض جفاکش طالب حق ریاضت اور مجاہدات کی مصروفیت میں تھک کر ماندگی کی حد تک پہونچ جاتے ہیں ؎

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتہ نہ پائیں تو ناچار کیا کریں

(۱۰)

ایڈوں عشوے غمزے نخرے اوڈوں یار خراتی بکرے
کُسَن کانْ تیار، رانداں رسیّاں نی وے

حل لغات:۔ ایڈوں:۔ اس طرف سے یعنے ایک طرف سے۔ اوڈوں:۔ اُس طرف سے، دوسری جانب، مقابل۔ کُسَن کانْ:۔ ذبح ہونے کے لئے، جان دینے کے لئے۔ رانداں:۔ جمع راند، کھیل، مشغلہ۔ رسیّاں:۔ رچی ہوئی ہیں، لطف دے رہی ہیں۔

ترجمہ:۔ پیلو چننے والے نازنینوں کی طرف سے عشوے، غمزے اور نخروں کی فوج تیار ہے اور ہلا بولنے پر آمادہ ہے، دوسری طرف عشاق دل فروش خیراتی بکروں کی طرح ذبح ہونے کے لئے ہیں، یہی دلکش کھیل رچا ہوا ہے۔

نوٹ:۔ اس بند میں فدایان اسلام کی عظمت اور سرفروشی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ کس طرح تعلیم نبوی سے مسلمان متاثر ہو کر سلسلہ تبلیغ میں جاں فدا کر دیتے تھے اور اسوۂ نبوی صلعم پر کس طرح غازی مسلمان ہر وقت سر بکف اور کفن سر سے باندھے رہتے تھے۔

(۱۱)

پیلوں چُندیں بوچھنْ لیراں چولاوی تھیا لیر کتیراں
گِلڑے کرن بچار، سینگیاں سکیاں نی وے

حل لغات:۔ بوچھنْ:۔ دوپٹہ، اوڑھنی۔ چولا:۔ کرتی۔ لیر کتیراں:۔ ٹکڑے ٹکڑے، تار تار۔ گِلڑے:۔ گلے، شکوے۔ بچار:۔

نکتہ چینی سینگیاں :- ہم عمر ہم جولی سہیلی سکیاں :- رشتہ دار عورتیں، قریبی۔

ترجمہ :- نازنین محبوب پیلو چننے میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ دوپٹے اور چولے تک کی خبر نہیں رکھتے، دوپٹوں کی اُلجھ اُلجھ کر دھجیاں اُڑ گئی ہیں اور چولے پھٹ پھٹا کر تار تار ہو گئے ہیں، انکی ہمجولی سہیلیاں اور رشتہ دار بھی اُن کی محویت کو دیکھ کر گلے کرتی ہیں اور ان کی مستی پر نکتہ چینی کرتی ہیں۔

نوٹ :- اس بند میں مسلمانوں کے دین اسلام حاصل کرنے اور اتباع سنت نبوی پر قائم رہنے کے جذبات کو بیان کیا گیا ہے کہ اس مرحلہ میں مسلمانوں کو اپنے ہادی محترم کی پیروی کے سلسلہ میں اپنے تن بدن کی سُدھ نہ رہتی تھی، اور ملامت کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔

(۱۲)

آیاں پیلوں چُنڑں دے سانگے اوڑک تھیاں فریدڑ وانگے
چھوڑ آرام قرار، ہکیاں بکیاں نی وے

حل لغات :- سانگے :- خاطر، واسطے۔ اوڑک :- آخر کار۔ وانگے :- طرح، مثل، مانند۔ ہکیاں بکیاں :- حیران، ششدر۔

ترجمہ :- پیلوں چُننے کے لئے آئی تھیں، یعنے دنیا میں عیش و راحت سے زندگی بسر کرنے کے خیال سے یہاں آئی تھیں، مگر فرید کی طرح بالکل مفتون و مجذوب ہو گئیں اور حسن و جمال حقیقی میں متحیر ہو کر ایسی کھوئی گئیں کہ ان کو اپنے آرام و قرار کی بھی کچھ خبر نہ رہی۔

نوٹ :- اس بند میں اسلام کی روحانی لذتوں اور عرفانی محویت کی طرف اشارہ ہے، جہاں فائز ہو کر ایک مرتاض اور مجاہد مسلمان حیرت زدہ ہو جاتا ہے، اور مقامات بلند پر پہونچ کر اس طرح چپ گپ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دنیا اور زندگی کے ظاہری مقاصد اور ضروریات سے بے خبر ہو جاتا ہے یہ وہ مقام عشق ہے، جو فی الحقیقت ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اہم ہے، اور جس کو روحانیات اور معارف کے معراج سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، اسلام کی پُر سکون زندگی اور بتدریج اتباع سنت سے قرب الٰہی حاصل کرنے کا پروگرام عشق حقیقی سے مشرف کرنے کا ذریعہ ہے، اور یہی انسانی تخلیق کا صحیح مقصد ہے۔

کافی نمبر ۱۶۸

(۱)

اج ویڑھا پیا بھاندا ہے		کوئی وصل سنیہڑا آندا ہے

حل لغات:۔ ویڑھا۔ صحن خانہ۔ بھاوندا۔ اصل لفظ بھاندا ہے، بھاتا کے معنی میں، استعمال مقامی میں اس کو بھمدا میم کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ سنیہڑا۔ پیغام۔

ترجمہ:۔ آج تو گھر کا صحن دلکش معلوم ہوتا ہے اور بھا رہا ہے، عجب نہیں کہ محبوب کے وصال کا کوئی پیغام آجائے۔

(۲)

رل مل آئے بادر کارے		بجلی چمکے مینہ پھنگارے
گج گج گاج کرے دھدکارے		جھوک سُہاگ سُہاندا ہے

حل لغات:۔ بادر۔ بادل، ابر۔ کارے:۔ کالے، سیاہ۔ پھنگارے۔ پھنوار کی طرح برس رہا ہے۔ گاج۔ گرج، بادل کی آواز۔ دھدکارے:۔ زور شور کی مہیب آواز نکالتا ہے۔

ترجمہ:۔ سیاہ بادل رل مل کر وقت کو پرکیف بنارہے ہیں، بجلی چمک رہی ہے اور فوار پڑ رہی ہے، بادل گرج گرج کر زور شور کررہے ہیں اور گھر میں عروسی کا سا عالم ہے، یعنے وقت سہانا ہے۔

(۳)

ڈوبھے اُچھلن، مال نہ ماوے		راتیں یار اساں گل لاوے
ہر کوئی فرحت نال نبھاوے		ہک ڈوکھ ڈوکھ پیا کھاندا ہے

حل لغات:۔ ٹوبھے:۔ ریگستان کے نشیب، جوہڑ، تالاب۔ اُچھلن:۔ لبالب بھرے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:۔ ریگستان میں بہار و لطف آئی ہوئی ہے، تالاب بارش کے پانی سے اچھل رہے ہیں (دامان ریگستان باوجود اس قدر پہنائی کے مویشیوں کے لئے تنگ ہو گیا ہے، اس قدر مال مویشی آ گئے ہیں کہ سما نہیں سکتے اور اس پر کیف فضا میں نہ ہی صرف مجھے وصال یار نصیب ہے بلکہ کوئی اپنے محبوبوں کے ساتھ مسرتوں میں ڈوبا ہوا ہے، اور دکھ اپنے اس دکھ میں مبتلا ہے کہ ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۴)

کوئل کوکے مور چنگھاڑے اغن پپیہے کرن بُلارے
ھر ھر وحشی کر للکارے گیت خوشی دے گاندا ہے

حل لغات:۔ کوئل، مور، اغن، پپیہے مشہور پرندے ہیں، بہار کے دنوں میں زیادہ مستی اور بلارے بولیاں کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ کوئل کوک رہی ہے اور مور چنگھاڑ رہا ہے، اگن اور پپیہے بھی بول رہے ہیں، بلکہ بہار کے اثر سے جنگل کا ہر وحشی جانور بھی للکار للکار کر خوشی کے ترانے گا رہا ہے۔

(۵)

دشت بیاباں ڈسن بہاراں بوٹے بوٹے سہنس تواراں
راحت ہوئی ہے تار متاراں چولے انگ نہ ماندا ہے

حل لغات:۔ تواراں:۔ دور کی سہانی آواز۔ تار متاراں:۔ لبالب، لبریز۔ انگ:۔ بدن۔ نہ ماندا ہے:۔ نہیں سماتا۔

ترجمہ:۔ دشت و بیاباں میں بہار ہی بہار نظر آتی ہے اور پودے پودے سے ہزاروں جانوروں کی خوش صدائیں بلند ہو رہی ہیں، ایسا سماں ہے کہ راحت اور خوشی سے زمانہ لبریز ہے اور ہر شے جامہ میں پھولی ہوئی نہیں سماتی، خوشی میں مگن ہے

(۶)

چھٹکے کردے چنگ سہیلی ویہلے آن سنبھالیم بیلی

سیندھ فرید رکھاں کیوں میلی نازنواز سبھانداہے

حل لغات:۔ **چنکے**:۔ وہ گھنڈی گھنٹی، جو مویشیوں کے گلے میں ہوتی ہے اور ان کے چلنے پھرنے سے بجتی رہتی ہے **چنک**:۔ اُس گھنٹی کی آواز کو کہتے ہیں۔ **سُہلی**:۔ سہاونی۔ **سیندھ**:۔ مانگ۔ **ہیلی**:۔ دوست۔ **سبھانداہے**:۔ زیب دیتاہے، برموقعہ معلوم ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ جانوروں کے گلے کی ٹلیاں بج بج کر عجیب دلکش آواز کر رہی ہیں، اور موسم خوشگوار ہے تو بھی سج سنور کر یار سے مل۔ اس مصرعہ میں استدعا نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ ہے کہ وقت پر یار نے مجھے سنبھالا ہے، میری خبر لی ہے اور مجھے لذت وصال سے آشنا کیا ہے، اسلئے اب میں کیوں مانگ میلی رکھوں اب تو سب نازنواز مجھے زیب دیتا ہے

کافی نمبر ۱۶۹

(۱)

اَجھو مارو ملیو، ،، دل ناں مانڈی تھی،

حل لغات:۔ **اَجھّو**:۔ ابھی، جلدی۔ **مارو**:۔ ظالم معشوق۔ **ملیو**:۔ ملیگا۔ **مانڈی تھی**:۔ ملول ہو۔

ترجمہ:۔ اے دِل ناداں زیادہ ملول نہ ہو، ابھی جلدی دوست کا وصال نصیب ہوگا۔

(۲)

سوہے سج کوں ساڑتے ونج متراں دی تھی

حل لغات:۔ **سوہا**:۔ وہ سرخ اوڑھنی جو شب عروسی کو دلہن پہنتی ہے۔ **متر**:۔ دوست، محبوب۔

ترجمہ:۔ لباس عروسی اور بستر عشرت کو جلادے، اور محبوب کی ہوجا۔

(۳)

باندی بردی یار دی بردی باندی تھی ؎

حل لغات:۔ بردی، باندی:۔ ہم معنی الفاظ ہیں لونڈی، کنیز۔

ترجمہ:۔ تو تو یار کی لونڈی اور کنیز ہے جا اُسی کی کنیز بن، غیر کو چھوڑ کر اُسی کی ہو رہ، ماسوی اللہ سے رشتہ توڑ دے۔

(۴)

غیروں اُلفت یار دے دلڑی واندی تھی ؎

حل لغات:۔ واندی:۔ فارغ، آزاد۔

ترجمہ:۔ اے دل ماسوی اللہ کی الفت سے فارغ ہو کر یار کی ہو جا، اور کسی چیز کی محبت نہ رکھ۔

(۵)

نینہہ نبھیندیں مرگیوم پنل کاندھی تھی ؎

حل لغات:۔ کاندھی:۔ کندھا دینے والا، جنازہ کے اُٹھانے والا۔

ترجمہ:۔ تیری محبت نبھاتے ہوئے، محبت کا دم بھرتے ہوئے میں مرگئی ہوں، اے دوست اب تو جنازہ میں تو کم از کم آکر شریک ہو اور کندھا دے۔

(۶)

تانگھ فریدؔ نوں آکھدی بر ڈوں پاندھی تھی

حل لغات:۔ تانگھ:۔ تانگ، انتظار، پاندھی:۔ سفر کرنے والا۔

ترجمہ:۔ انتظار فریدؔ کو یہ کہہ رہی ہے کہ جنگل کی طرف سفر کرنے والا ہو، سفر اختیار کر، یعنے جلدی علائق دنیاوی کو چھوڑ کر عالم برزخ کے سفر کا راستہ لے، واصل الی اللہ ہو جا۔

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے

کافی نمبر ۱۷

(۱)

الف ہکو ہم بس وے میاں جی

حل لغات :- الف :- قاعدہ کا پہلا حرف، حروف مقطعات کا ابتدائی حرف جہاں سے علم کا آغاز ہوتا ہے۔ ہکو :- ایک ہی تنہا اکیلا۔ بس :- کافی، حسب ضرورت۔

ترجمہ :- حضرت قبلہ میاں جی صاحب! مجھے ایک الف ہی کافی ہے۔ حرف الف اللہ کا علم ہی میری بسلاط کیلئے کافی ہے اسلئے زیادہ ضبط نہیں ہوسکتا۔

(۲)

ہور کہانی مول نہ بھانی، الف گیوم دل کھس وے میاں جی،

حل لغات :- ہور :- واؤ مجہول، اور، دوسری۔ کہانی :- قصہ، داستان۔ دِل کھس :- یعنے الف اللہ نے دل چھین لیا۔

ترجمہ :- میرے لئے کسی اور کہانی میں دلچسپی اور رغبت نہیں ہے میرا دل تو الف ہی نے موہ لیا ہے۔ میاں جی!

(۳)

بے، تے دی ہئی کل نہ کائی، الف کیتم بے وس وے میاں جی

حل لغات :- بے، تے :- حروف قاعدہ کا دوسرا اور تیسرا حرف۔ کل :- خبر، سدھ بدھ۔ بے وس :- بے بس، بے قابو، از خود رفتہ۔

ترجمہ :- الف (وحدت الوجود) نے مجھے اس قدر از خود رفتہ کردیا ہے کہ بے تے کی کچھ سدھ بدھ نہیں رہی۔ میاں جی!

(۴)

ٹھپ رکھ فقہ اصول دے مسئلے، باب برہوں دا دس وے میاں جی

حل لغات :۔ ٹھپ رکھ :۔ بند کر دے، تہہ کر رکھ، کتاب کے بند کرنے کو ٹھپ رکھ کہتے ہیں۔ فقہ اصول :۔ شریعت اسلامی کے علوم ہیں جن سے شریعت نبوی کے قواعد اور تشریحات معلوم ہوتے ہیں۔ ڈس :۔ تبلا، سکھا، تعلیم دے، امر کا صیغہ ہے

ترجمہ :۔ فقہ اور اصول کے مسائل کو جزدان ہی میں رکھ دو، مجھے تو محبت کا باب پڑھاؤ وہی میرے کام کی چیز ہے، میاں جی!

(۵)

جے کر لگڑو چاٹ برہوں دی چایاں کوں ڈسیں ڈس وے میاں جی

حل لغات :۔ جے کر :۔ اگر۔ چاٹ لگڑو :۔ خبط ہوا، چوٹ لگی، حقیقت کھلی، علم اور انکشاف ہوا۔ چایاں :۔ جنے ہوئے پیدا ہونے والے بچے، اولاد، نسل، آئندہ نسلوں کو۔

ترجمہ :۔ (یاد رکھنا)، اگر محبت کی کوئی چوٹ تم کو بھی لگی تو تم آئندہ نسلوں کیلئے بھی سبق چھوڑ جاؤ گے، میاں جی۔

(۶)

جے ناں سبق برہوں دا ڈتڑو اج کل ویساں نس وے میاں جی

حل لغات :۔ ڈتڑو :۔ تو نے دیا، پڑھایا۔ نس :۔ بھاگ جاؤں گی، مفرور ہو جاؤں گی۔

ترجمہ :۔ اگر آپ نے عشق و محبت کا سبق نہ دیا تو میں آج کل ہی مفرور ہو د نس، جاؤں گی۔ میاں جی!

(۷)

برہوں سکھیں تے برہوں سکھائیں ہئی شابس شابس وے میاں جی

حل لغات :۔ شابس :۔ شاباش، شاد باش، دعائے بہتری۔

ترجمہ :۔ محبت ہی سیکھو اور محبت ہی کا درس دینا یہی کام بہترین شغل ہے شاباش، شاباش!! میاں جی!

(۸)

جیندیں موئیں ہک یار دے رہسوں وسری ہور ہوس وے میاں جی

حل لغات:۔ جیندیں :۔ تاحیات، جیتے جی۔ موئیں :۔ مرگ کے بعد۔ ہَوس :۔ خواہش، آرزو، تمنا۔

ترجمہ:۔ زندگی بھر بلکہ موت کے بعد ہم صرف دوست ہی کے ہو کر رہیں گے اور تمام خواہشات کو اس آرزو و مقصد پر قربان کر دیا ہے۔ میاں جی!

(۹)

مَنْتَر پریت دا پُھوک تُھکاریں لِنگڑیں ہم آلس وے میاں جی

حل لغات:۔ منتر :۔ کلام، جادو۔ پُھوک :۔ دم کرنا، پھونکنا۔ تُھکاریں :۔ دم کریں، پھونک مارے۔ لِنگڑیں :۔ اعضا میں، ہاتھ پاؤں میں۔ آلس :۔ بدن میں کسلان۔

ترجمہ:۔ میاں جی! آج میرے بازوؤں میں کچھ کسل اور اعضا شکنی سی ہے کوئی محبت کا منتر پڑھ کر پھونک دو تاکہ مقصود پورا ہو

(۱۰)

اُلفت زر دی گھر دی ور دی، نارہ گئی ہک خَس وے میاں جی

حل لغات:۔ خس :۔ تنکا، ذرہ بھر۔ ور :۔ خاوند۔

ترجمہ:۔ محبت کے سلسلہ میں زر گھر اور بر کی خواہش ذرہ بھر بھی باقی نہیں رہی میاں جی!

(۱۱)

رانجھن میڈا ایں رانجھن دی کھیڑیاں دے مونہہ بَھس وے میاں جی

حل لغات:۔ بھَس :۔ خاک، دھول، نفرت کے سلسلہ میں کسی پر خاک ڈالنے کو بھَس پانا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ روزِ ازل سے میں محبوب (رانجھا) کی ہوں اور رانجھا محبوب میرا ہے، کھیڑوں کے مونہہ میں خاک ڈالو میاں جی!

(۱۲)

سُٹ گھر بار تے بار وسیساں بَدلیں کیتی لَس وے میاں جی

حل لغات:۔ سٹ:۔ پھینک کر۔ پار:۔ صحرا، بیابان۔ لس:۔ بادل جب باہم مل کر تمام فضا کو تیرہ و تاریک کر دیتے ہیں، اس کو لس کرنا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ گھر بار چھوڑ کر بیابان کو آباد کروں گی، اب تو بادلوں کی گھٹا چھائی ہوئی ہے میاں جی!

(۱۳)

علم عمل کھُل ویسی بے کر ٭ عشق پیوی کن رَس وے میاں جی

حل لغات:۔ کن رَس:۔ کان میں احساس ہونا، گوش آشنا ہونا، سمجھ میں آنا، واقفیت حاصل کرنا۔

ترجمہ:۔ اے میاں جی! اگر محبت سے ایک دفعہ تیرے گوش آشنا ہوئے تو یہ تمام علم و عمل کے دفتر گاؤ خورد ہو جاوینگے (بھول جاؤ گے)

(۱۴)

اوڑک عشق اندر جند ڈیسوں ٭ نا سمجھیں کھِل ہَس وے میاں جی

حل لغات:۔ جند ڈیسوں:۔ حیات کو ختم کرینگے، مرجائیں گے۔ کھل ہس:۔ ہنسی، مخول، ٹھٹھا۔

ترجمہ:۔ آخر کار قربانگاہ عشق ہی پر زندگی نثار کرینگے، تم اس کو ہنسی اور کھیل نہ سمجھنا میاں جی!

(۱۵)

نینہہ کڈھ وکڑاں پیوسے پکھڑے ٭ ناہی قلم تے مَس وے میاں جی

حل لغات:۔ کڈھ وکڑاں:۔ عرصہ دراز کا، مدت سے، روز ازل سے۔ پکھڑے:۔ پوکھا حصہ، قسمت۔ مَس:۔ سیاہی۔

ترجمہ:۔ محبت اور عشق اُس وقت سے ہمیں نصیب ہوا ہے، جب نہ قلم تھی اور نہ سیاہی تھی میاں جی! یعنے ابھی تک قلم دوات بھی پیدا نہ ہوئی تھی، یعنے روز ازل سے ہمارے قسمت میں عشق و محبت کا حصہ آیا۔

(۱۶)

تا اجکل دی یار دے ول دی، روز ازل دی ہس وے میاں جی

حل لغات:۔ وَل:۔ طرف، سلسلہ کی۔ ہس:۔ ماضی بعید کی علامت، تھی، بودم، میں ازل سے اُسی دوست کی تھی۔
ترجمہ:۔ اپنے محبوب کی والہ و شیدا میں آجکل سے نہیں، بلکہ روز ازل سے اُسی کی ہوں میاں جی؛

(۱۷)

عشقوں مول فرید نہ پھرسوں روز نویں ہِم چس وے میاں جی

حل لغات:۔ پھرسوں:۔ لوٹیں گے، مونہہ نہ موڑیں گے۔ نویں:۔ نئی نئی، عجیب عجیب۔ چس:۔ لذت، فائقہ۔ مزا
ترجمہ:۔ اے فریدؔ! عشق سے کبھی موںہہ نہ موڑینگے، (اس میں، ہر روز نیا نیا لطف ہے میاں جی؛

کافی نمبر ۱۷۱

(۱)

اللہ میلے وَل سنگ یارا بردی توں دلبر دی،

حل لغات:۔ اللہ میلے:۔ خدا ملا دے۔ سنگ:۔ سنگت، صحبت، اتفاق ملاقات، اکٹھے۔
ترجمہ:۔ اے دوست میں تو تیری لونڈی ہوں، خدا پھر ہمارا سنگ ساتھ ملا دے اور یک جا ہیں، بعض اس کو دِل سنگ بھی پڑھتے ہیں جس کے معنے سنگدل محبوب کے ہو سکتے ہیں مگر یہ درست نہیں معلوم ہوتا۔

(۲)

ناز نزاکت، حُسن ملاحت کیا چالیں کیا ڈھنگ یارا

سوہنی طرح نظر دی،

حل لغات:۔ ملاحت:۔ نمکین حسن، سانولاپن۔ ڈھنگ:۔ طرز بود و باش

ترجمہ:۔ اے دوست تیرے ناز، نزاکت، حسن اور نمکینی، سب بے نظیر ہیں، چال ڈھال، طرز بود و باش اور نگاہ خوش اور سب دلکش ہیں۔

(۳) عشوے غمزے کرن لڑائی چشماں کردیاں جنگ یارا
ڈاڈھے ظلم قہر دی،

حل لغات:۔ ڈاڈھے:۔ بہت سخت

ترجمہ:۔ اے دوست عشوے اور غمزے یعنے ناز و انداز مصروف فساد ہیں، اور آنکھیں بھی مصروف پیکار ہیں، جو سخت ظلم و قہر کی لڑائی کرتے ہیں۔

(۴) ہر ہر کاکل نانگ ورادھا زلف مریندی ڈنگ یارا
لڑدی مول نہ لڑدی

حل لغات:۔ کاکل:۔ سر کے وہ بال جو کانوں کے سامنے بل دے کر خوبصورت بنائے جاتے ہیں۔ زلف:۔ سر کے بال۔ ورلودھا:۔ جنوں و مستی میں آیا ہوا۔ لڑدی:۔ لڑائی کرتی ہے۔ اگر اڑدی پڑھا جائے تو معنی ہچکچاتی، تامل کرتی ہوں گے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تیرے کاکل سانپ کی صورت ہیں اور زلف ڈنگ مارتی ہیں، یہ ایسے ظالم ہیں کہ لڑتے ہیں اور ہرگز نہیں ٹلتے
لڑدی کی جگہ بعض نسخوں میں اڑدی، ہچکچاتی، تامل کرتی۔ ایک نسخہ میں ڈردی بھی ہے جسکے معنے ڈرنے کے ہیں

(۵)

قامت یار قیامت ساری سہنس فریب فرنگ یارا
کردی چوجو سر دی

حل لغات:۔ قامت:۔ قد۔ فریب فرنگ:۔ فرنگی فریب، بنگالے کے جادو کی طرح مشہور ہے۔ سوی:۔ حتی الامکان۔

ترجمہ:۔ محبوب کی قامت ایک قیامت ہے، جس میں صدہا فریب اور داؤ پیچ ہیں، غرض جو بھی ممکن ہوتا ہے، وہ دریغ نہیں کرتی اور قیامت برپا کر رہی ہے ؎ ترے سرو قامت سے اک قدِ آدم، قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں

(۶)

تیر نگہ دا رگ رگ رچیا سارا بدن چورنگ یارا
لگڑی نوک ہنر دی

حل لغات:۔ چورنگ:۔ زخمی، چورنگ اصل میں اُس پھڑی کو کہتے ہیں جس پر مسلسل ہمیشہ گتکے کے ضربات لگتے رہیں یا نیلگوں خون آلود۔

ترجمہ:۔ نگاہ ناز کا تیر رگ رگ میں پیوست ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سارا بدن زخمی ہے، ایسی قابلیت سے نوک مژہ نے اپنا وار کیا ہے کہ دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم ؎ دل میں میرے نہیں وہ قطرۂ خون، جس سے مژگاں ہوئی نہ ہو گلباز

(۷)

عشق فرید رلایم بر وچ ہڈ ہڈ تے انگ انگ یارا
نکھڑیم کونج وطن دی

حل لغات:۔ رلایم:۔ مجھے آوارہ رلایا۔ ہڈ ہڈ:۔ ہڈیاں، استخواں۔ انگ انگ:۔ جوڑ جوڑ، اعضائے بدن۔ کونج:۔ ایک مشہور پرندہ جس کی نسبت مشہور ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ رہتی ہے، اگر کبھی اپنے ٹولے سے جدا ہوتی ہے۔ تو

کراہ کراہ کر مرجاتی ہے۔ ولھر، ساتھ، ٹولا۔

ترجمہ:۔ اے فرید عشق نے میرے ہر ہر استخوان اور عضو عضو کو اس طرح جنگل و بیابان میں آوارہ رلا دیا ہے جس طرح اپنی ٹولی اور ساتھ سے کونج جدا ہو کر پریشان ہوتی ہے۔

کافی نمبر ۱۷۲

(۱)

الیوم بصر حدید وے ہر وقت یار تے دید وے

حل لغات:۔ الیوم بصر حدید کلام اللہ شریف کی آیت سالم یہ ہے۔ لقد کنت فی غفلۃ من ھذا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید (سورہ قاف پارہ بست و ششم)

ترجمہ:۔ آج نگاہیں تیز ہو رہی ہیں اسلیے کہ ہر وقت محبوب کے روئے زیبا پر آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔

(۲)

کھولی عشق قلب کلید وے تھئے گجھڑے راز پدید وے
ڈینہہ رات ساڈڑی عید وے تھیا بعد سخت بعید وے

حل لغات:۔ قلب کلید:۔ دل کی چابی، قفل قلب کو عشق نے کھول دیا ہے۔ گجھڑے:۔ پوشیدہ، مخفی۔ پدید:۔ ظاہر، برملا۔ ساڈڑی:۔ ساڈی، ہماری۔ بعد:۔ قرب کی ضد، پرے، دوری۔ بعید:۔ دور۔

ترجمہ:۔ عشق نے ہمارے دل کے قفل چابی لگا کر کھول دئے ہیں، اب اسرار مخفی اور پوشیدہ سب ظاہر ہو گئے ہیں اور شب و روز ہمارے عید کی طرح خوشی سے گذر رہے ہیں، کیونکہ وصال نصیب ہو گیا ہے اور بعد یعنی ہجر و فراق سے نجات مل گئی ہے۔

(۳)

غیروں ہے قطع بُریدڑے ہُٹ کھُٹ گئی تقلیدڑے
دل مَل گھدّی توحیدڑے ہے حال روز مزیدڑے

حل لغات:۔ غیروں:۔ غیر سے، ماسوی اللہ قطع برید:۔ قطع تعلق، علیحدگی، بیزاری، انقطاع۔ ہُٹ کھُٹ گئی:۔ کم ہوگئی، تھک کر ہار گئی، رفع دفع ہوگئی۔ تقلید:۔ پیروی کرنا، کسی پیر ومرشد یا امام پیشوا کی پیروکاری کرنا۔ مَل گھدی:۔ مَل لی، احاطہ کر لیا، چھا گئی ——— توحید:۔ خدا تعالےٰ کے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے اعتقاد پر ایمان رکھنا۔

ترجمہ:۔ ماسوی اللہ سے قطع تعلق ہوگیا، اب تقلید کی زنجیریں بھی کٹ گئیں، کیونکہ دل میں توحید سما گئی ہے، اب عاشق سالک کا حال روز افزوں بہتری کی طرف مائل ہے، اور اچھا ہے۔

(۴)

ہر لحظہ شوق شدیدڑے ہر آن ذوق جدیدڑے
امّارہ نفس عنیدڑے کر صلح تھیوم مُریدڑے

حل لغات:۔ شدید:۔ سخت، زیادہ۔ ہر آن:۔ ہر وقت، لحظہ بہ لحظہ۔ جدید:۔ نیا نیا۔ امّارہ نفس:۔ انسان کے اندرونی جذبات کو قرآن پاک میں تین حالتوں پر منقسم کیا ہے، نفس مُطمئنہ، نفس لوّامہ اور نفس امارہ، سب سے ادنےٰ درجہ نفس امّارہ کا ہے جو ہر وقت انسان کو بُرائی، گناہ اور بدکاری کی رغبت دلایا کرتا ہے۔ نفس لوّامہ:۔ اس سے بہتر ہے، جو انسان کو افعال مرتکبہ کی ملامت کیا کرتا ہے، اور غلطی پر تاسف دلاتا ہے اور شرمندہ کرتا ہے اس سے اعلیٰ منزل نفس مطمئنہ کی ہے جو نیک اور تابع احکام شریعت اعمال کی وجہ سے اطمینان کے مقام پر پہونچ کر ہر وقت شکر الٰہی میں مصروف ہوتا ہے عنید:۔ دشمن، عناد کرنے والا، نقصان رساں، خطرناک۔ مُرید:۔ تابع حکم بردار، فرماں پذیر۔

ترجمہ:۔ دیدار الٰہی کا شوق ہر وقت زیادہ اور روز افزوں ہے، نئے نئے ذوق و شوق دل میں اُٹھتے ہیں، نفس امارہ جو سخت خطرناک دشمن اور بخواہ ازل ہے اس نے مجھ سے صلح کر لی ہے اور اب وہ میرا مرید فرمانبردار ہوگیا ہے۔

(۵)

وہ جذب دی تائید وے وہ فقر دی تمہید وے

تھی محو گفت و شنید وے گئے وسر وعد وعید وے

حل لغات:۔ جذب:۔ دل کی وہ کیفیت جو سالک کو ریاضت کے سلسلہ میں ایک خاص مقام اور موقعہ پر حاصل ہوتی ہے تائید:۔ امداد، موافقت۔ فقر:۔ دنیاوی یا مادی اسباب سے آزادی۔ حدیث پاک ہے الفقر فخری۔ تمہید:۔ ابتدا، آغاز، شروع شروع کی حالت۔ محو:۔ مصروف، مستغرق۔ وعید:۔ عذاب کی دھمکی۔

ترجمہ:۔ سلسلۂ فقر و سلوک کی تمہید بھی عجیب مرحلہ ریاضت ہے، جذب نے وہ تائید اور امداد کی، اور گفت و شنید کی محویت اور لذت کلام کی وجہ سے وعدہ وعید سب بھول گئے اور سالک مست محو بالذات اور واصل باللہ کے معراج کو پہونچ گیا۔ الفقر خلو القلب عن اشکال:۔ خالی کردن دل است از جملہ شکلہا۔ حضرت جنیدؒ

(٦)

ٹھہندی نہیں تشدید وے کاوڑ اتے تہدید وے

ایہو ادنےٰ عبد فرید وے ازلوں ہے دید خرید وے

حل لغات: ٹھہندی:۔ زیب دیتی، اچھی لگتی، پسندیدہ۔ تشدید:۔ سختی، بے رخی، تشدد، ستم۔ کاوڑ:۔ غصہ، غیض و غضب تہدید:۔ دھمکی، زجر و توبیخ۔ ادنےٰ عبد:۔ کمترین بندگان۔

ترجمہ:۔ اے محبوب ازل اس قدر عنایت اور قرب کے بعد اب تشدد اور سختی زیب نہیں دیتی، یہ غصہ اور زجر و توبیخ اچھی نہیں معلوم ہوتی، یہ تو کمترین بندگان ناچیز فرید آپ کے دیدار کا ازل سے خرید شدہ اور بے دام غلام ہے

کافی نمبر ۱۷۳

(۱)

اوتھ دردمنداں دے ڈیرے		جتھ کرڑ کنڈا بوئی ڈھیرے

حل لغات:۔ اوتھ:۔ وہاں، اُس جگہ۔ ڈیرے:۔ مقام قیام، منزل، جتھ:۔ جہاں، جس جگہ۔ کرڑ:۔ کرینہ کا خاردار درخت جو ریگستان میں اُگتا ہے، اس کے لال لال پھل کو ڈھیلے کہتے ہیں۔ کنڈا:۔ یہ بھی ایک خاردار درخت ہے، جو ریگستان میں اُگتا ہے اس کو جنڈ بھی کہتے ہیں، اس کی پھلیاں پکا کر لوگ کھاتے ہیں جن کو سنگریاں کہتے ہیں۔ بوئی یا بوئیں:۔ یہ بھی ریگستان کی ایک بوٹی ہے جس کو کپاس کی مانند پھول لگتے ہیں، ان پھولوں کو ریگستان کے شتربان لوگ اونٹوں کے پالانوں میں بھر کر اس کو نرم کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اس ریگستان میں جہاں کریر کے درخت اور خاردار جھاڑیاں اور بوئیں پیدا ہوتے ہیں دردمندوں کی قیام گاہیں ہیں۔

(۲)

اے اُچے ٹبڑے عالی		اے سوہنی گگڑی والی
ہن مشتاقاں دے والی		بیا کون قدم اِتھ پھیرے

حل لغات:۔ اُچے:۔ اونچے، بلند۔ گگڑی:۔ بھوسلے رنگ کی۔ والی:۔ ریت، ریگ۔ بیا:۔ دوسرا۔ قدم پھیرے:۔ سفر کرے، قدم رنجہ کرے۔

ترجمہ:۔ یہ اونچے اونچے بلند ٹیلے، یہ خوبصورت خوش رنگ بھوری ریت یہی عشاق کی دلبستگی کا باعث ہیں، عاشقوں کے سوا یہاں کون قدم رکھ سکتا ہے۔

(۳)

کِھپ کھاراں اتے لئی لانڑیں سنڑھ بھوگ بہوں من بھانڑیں
تھل ٹبے ڈہر ٹکانڑیں ہر بھٹ بِھٹ نال بسیرے

حل لغات:- کِھپ:- ریگستان کا ایک گھاس۔ کھار:- سجی، اشخار ـــــــ لئی:- جھاؤ کا چھوٹا پیڑ ـــــــ لانڑیں:- سجی یعنے کھار کے تو دے۔ سنڑھ:- ایک قسم کی گھاس ہے۔ بھوگ:- یہ سب ریگستان کے چھوٹے بڑے درخت اور پودے ہیں۔ بہوں:- بہت، زیادہ۔ تھل اور ڈہر:- ریگستان کے کف دست میدان۔ بِھٹ ریت کے فرازی موقعے، ٹیلے۔ رَین بسیرے:- رات گذارنے کے مقام، شب باشی کا ڈیرہ۔

ترجمہ:- کھپ، سجی، جھاؤ، اشخار (کھار، سنڑھ اور بھوگ بہت دل کو بھاتے ہیں، عاشقوں کے لئے تھل میں ٹبوں میں ڈہروں میں اور ہر ایک ریگستان کے فرازی موقعہ کے دامن میں رین بسیرے ہوتے ہیں۔

(۴)

مُدھ جھوکاں تے ترّ تاڈے رس چُھٹڑے کھیلاں کھاڈے
واہ تکیہ گاہ اساڈے ہنڑ ہووے کون نکھیڑے

حل لغات:- مُدھ:- جھوک، مقام رہائش۔ ترّ:- جائے عبور، گھاٹ۔ تاڈے:- مقام قیام۔ کھیلاں:- جمع کھیل کی، پانی کے ٹھرنے اور بہاؤ کی نشیبی نالی کو کہتے ہیں، جو باغوں کے چمنوں میں پانی پہونچانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ کھاڈا نشیب، گھڈا۔ نکھیڑے:- جدا کرے، علیحدہ کرے۔

ترجمہ:- مسکن اور آبادیاں گھاٹ اور جائے بود و باش زرعی مقاصد کے نشیب اور پانی کے جوہڑ چھوٹے تالاب، یہ ہیں ہماری بہترین ٹھیرنے کی قیامگاہیں، یہاں سے اب کون ہم کو جدا کر سکتا ہے۔

(۵)

رَبّ ٹوبھے باہیں سوہندے وِچ چنگے دِل نوں موہندے

جی ہر ویہلے پیا لوہندے ہے ہر دم ہووَن نیڑے

حل لغات ،۔ باہیں ،۔ آس پاس کے ، بازو والے ۔ سوہندے ،۔ خوبصورت معلوم دیتے ہیں ۔ وِچ چِلکے ،۔ وِچ بمعنے مقابلہ میں آکر چِلکے ۔ دھوپ یا روشنی میں ظاہر ہوکر ۔ لوہندے ،۔ منتظر ہے ، مشتاق ہے ، فریفتہ ہے ۔ نیڑے ،۔ نزدیک ، قریب ۔

ترجمہ ،۔ ٹیلے ، تالاب اور آس پاس کے خوش منظر دھوپ میں دل موہ لیتے ہیں ، ان کے لئے دل ہر وقت ترستا ہے ، خدا کرے یہ ہمیشہ نزدیک ہوں ۔

(۶)

جھڑ گاجاں بجلیاں بادل کیا چٹڑے گورے سانول
سِک سانول کرے اوپاہل لڈ ہوت وسم آویڑھے

حل لغات ،۔ جھڑ ،۔ ابر ، بادل ۔ گاجاں ،۔ جمع گاج کی ، کڑک ، رعد ۔ چٹڑے ،۔ سفید ۔ گورے ،۔ گندم گوں ۔ سِک ،۔ انتظار شوق ۔ اوپاہل ،۔ جلدی ، تعجیل ۔ لڈ ،۔ کوچ کرکے ، نقل مکانی کرکے ۔ ہوت ،۔ محبوب ۔ وَسم ،۔ آباد ہو ۔ ویڑہا ،۔ محلہ ، صحن خانہ ، خانہ ۔

ترجمہ ،۔ گھنگھور گھٹائیں بجلی اور ان کی کڑک اور سفید گوری اور سانولی بدلیاں ، ان قدرتی مناظر میں محبوب کے ملنے کی انتظار تیز تر ہوتی جارہی ہے ، خدا کرے میرا معشوق میرے گھر کے صحن میں آکر مقیم ہوجائے ۔

(۷)

وَلھ گگڑیاں ریھبڑ کچریاں کئی بسنر مِتیرے کھکڑیاں
کئی گدریاں پلیاں گگڑیاں سر روہی سوہندے سہرے

حل لغات ،۔ وَلھ ،۔ خربوزے اور ککڑی وغیرہ کی بیل کو وَلھ کہتے ہیں ۔ ریھبڑ ،۔ ریگستانی خربوزے کی ایک چھوٹی قسم ہے کچریاں چھوٹے کچے خربوزے ، ریگستانی کھیتوں میں چھوٹے چھوٹے پھل والی بیل ہوتی ہے جس کو چبھڑ کہتے ہیں ، اس کو سکھا کر

ترشی کی غرض سے گوشت میں ڈالتے ہیں۔ گدریاں :- مل گجا رنگ جس میں سفید، سیاہی وغیرہ ملے جلے رنگ ہوتے ہیں

ترجمہ :- ریگستان کی بیلوں میں رنگ برنگ کی کچریاں ریھڑ لگے ہیں کہیں کہیں سبز تربوز ــــ اور گگڑیاں بھی ہیں، ان میں کئی مل گجیاں، زرد اور سرخی آمیز ہیں، یہ تمام خوبصورت مناظر کا ریگستان کے سر سہرا ہے۔

(۸)

خوش قطرن عطروں بھنڑی گز لائی ساوی سنڑی

کھا ساگ پوسی دی پھُنڑی نبھ وینْدے وقت سُکھیرے

حل لغات :- قطرن یا کترن :- ریگستان کا خوشبودار گھاس جس کو خس کہتے ہیں، عطر خس اسی کترن سے تیار کیا جاتا ہے عطروں بھنڑی :- عطر میں بسی ہوئی۔ گز اور لائی :- ریگستان میں بارش کے بعد لائی کا رنگ دار منظر۔ ساگ :- سبزی پوسی :- ایک ریگستانی درخت کے پھول جن کو خشک کر کے ساگ کی طرح پکاتے ہیں پھُنڑی :- شلغم، تارامیرا وغیرہ کے زرد زرد پھولوں کو پھُنڈری اپھنڑی کہتے ہیں نبھ وینْدے :- گذر جاتے ہیں بسر ہو جاتے ہیں سُکھیرے آسانی سے، با فراغت، با ارام۔

ترجمہ :- ریگستان کے تحائف عطر بیز، خوشبودار حسین، خس عطر میں بسے ہوئے۔ جھاؤ اور لائی کے علاوہ سبز سنہری گھاس ہے، پوسی (روہی کی ایک بوٹی کے پھول، اور پھُنڑی کا ساگ کھا کر اچھے وقت گذر جاتے ہیں۔

(۹)

دل ہر ویلے پئی تانگھے ونج ڈیکھاں مال دے لانگھے

گئیں بکریاں بھیڈاں چانگھے لنگھ پوندم قدم اگیرے

حل لغات :- لانگھے :- مویشیوں کی آمد و رفت کے راستے۔ چانگھے :- بکریوں بھیڑوں کے گلے۔ لنگھ پوندم :- آگے بڑھتے ہیں۔ گذر جاتے ہیں۔ اگیرے :- آگے

ترجمہ :- دل ہر وقت مویشیوں کی آمد کی راہ دیکھنے کو بے تاب رہتا ہے، گائیں بکریاں بھیڑوں کے گلے دیکھنے کیلئے

شوق سے قدم آگے بڑھتے ہیں۔

(۱۰)

سُنج واہ اساڈیاں جھوکاں سن کملے کردے ٹوکاں
کجھ خبر نہیں انہاں لوکاں دِل پُٹھڑے سخت اوڑے

حل لغات:۔ سنج واہ۔ غیر آباد ویرانے۔ ٹوکاں:۔ مذاق، مسخری، ہنسی، استہزا۔ دل پٹھڑے۔ پٹھے الٹے دل والے، بے طور۔
ترجمہ:۔ ہمارے مسکن ویرانوں میں جہاں پاگل بھی ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ لوگ اُلٹی سمجھ کے اور سخت بے راہ رو ہیں۔

(۱۱)

بَٹھ شہر بزار عمارت بیواہی برہوں بشارت
پر بے شک عشق اشارت چھڈ جھگڑے کُوڑے جھیڑے

حل لغات:۔ بے واہی:۔ واہ بمعنے ذریعہ، بے ذریعہ، بے سروسامان۔ بشارت:۔ خوشخبری، مژدہ۔
ترجمہ:۔ تمام شہر کی عمارتیں اور بازار کو آگ لگادو، ہماری بے سروسامانی عشق کا پیغام ہے، بے شک یہ عشق ہی کے اشارات ہیں، جھگڑے اور جھوٹے فساد چھوڑ دے، اور صرف حضرتِ عشق کا ہو رہ۔

(۱۲)

تھیاں روہی مینگھ ملہاراں کل گل گلزار بہاراں
وِچ سوہنڑیاں گھنڈ تواراں ہر ٹوبھے چھانگاں چھیڑے

حل لغات:۔ مینگھ:۔ مینہ برسنے کو تھا۔ ملہار:۔ ابر آلود۔ گھنڈ:۔ وہ گھنٹیاں جو مویشیوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہیں۔ تواراں آواز اور بھنک۔ چھیڑے:۔ گڈریے، گووالے۔ یا۔ گلے چرا رہے ہیں۔ چھیڑ یا گلہ ہے۔

ترجمہ:۔ ریگستان میں بارشوں کا تانتا بندھ گیا ہے، ہر جگہ پھول اور گلزار کی بہار کا لطف ہے جس میں ان مویشیوں کے گلے کی گھنٹیوں کی آواز پیاری لگتی ہے جو ہر ایک ٹوبے پر اکٹھے ہو کر چرتے ہوئے گذرتے ہیں۔

(۱۳)

سو گگرے کنڈڑے کاٹھیاں لکھ ڈونگر اوکھیاں گھاٹیاں
سب ڈنگڑے وٹڑے چاٹیاں جتھ قیوم فرید وہیرے

حل لغات:۔ ڈنگڑے:۔ ٹیڑھے۔ وٹڑے:۔ ڈھیلے، کلوخ۔ چاٹیاں:۔ جمع چاٹی، لمبا چوڑا پتھر کا ٹکڑا۔ وہیرے:۔ پاؤں میں چبھتا ہے، پاؤں زخمی کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ سینکڑوں کنکر کانٹے اور لکڑیاں لاکھوں نشیب و فراز کے دشوار گذار راستے فریدؔ کو ان گزرگاہوں سے ٹیڑھے نوکیلے پتھر پاؤں میں چبھتے ہیں۔

کافی نمبر ۱۷۴

(۱)

اے عشق نہیں سر روہ ہے ڈکھیں سولیں دا انبوہ ہے

حل لغات:۔ روہ:۔ پہاڑ، کوہ۔ انبوہ:۔ ہجوم، ڈھیر۔

ترجمہ:۔ محبت نہیں ہے یہ تو دکھ درد کے ہجوم کا ایک پہاڑ ہے جو سر پر آگرا ہے۔

(۲)

ناتو لہہ ٹانگ سنداری، میں من تاری تے نیں باری

مینہ پوری رات اندھاری پیا خاص مہینہ پوہ ہے

حل لغات:۔ تولہہ تانگ اور سنداری: تینوں مختلف صورت کے دریا میں تیرنے میں مدد دینے والی اشیا ہیں، تولہہ سرکنڈے کا ایک پلندا باندھ کر پانی میں ڈال لیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ تیر کر نہر کو عبور کیا جاتا ہے۔ تانگ، دریا کے دوسرے کنارے پر نشان جس کو سامنے رکھ کر تیراک یا کشتی بان اُس پار جاتے ہیں، اور سنداری مشک چرمی کی صورت میں ہوتی ہے، جس میں پھونک کے ذریعہ ہوا بند کر کے پانی میں ڈال دیتے ہیں اور اُس کے ذریعہ تیرتے ہیں۔ مینہ پوری:۔ بارش کا نزول ہو رہا ہے۔ پوہ:۔ سردیوں کے جوبن کا مہینہ۔ پوس۔

ترجمہ:۔ بے سر و سامانی کی یہ حالت ہے کہ نہ میرے پاس بحرِ عشق کو عبور کرنے کو تولہہ سنداری ہے نہ دوسری طرف کوئی نشانِ منزل دکھائی دیتا ہے پھر اس گہری ندی میں مجھے تیرنا بھی نہیں آتا، بارش کا زور رات کی تاریکی، پوس کے مہینے کی سخت سردی۔

شب تاریک و بیم موج گرد ابے چنیں حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا (حافظ)

(۳)

تھی یار رکھے ھم رازی ہے کوڑی حیلہ سازی
ہے پیچ اتے ٹھگ بازی اے لطف نہیں کوئی دروہ ہے

حل لغات:۔ کوڑی:۔ جھوٹی، غلط، غیر صحیح۔ ٹھگ بازی:۔ مکاری، غداری۔ دروہ:۔ فریب، دھوکا۔

ترجمہ:۔ دوست محرم راز اور ہمدرد ہو، یہ حیلہ سازی جھوٹی ہے (وہ عاشق کا ہمدرد نہیں ہو گا)، یہ لطف محبت نہیں بلکہ فریب ٹھگی اور دھوکا ہے۔

نوٹ:۔ ایک نسخہ میں "نہیں یار رکھی ہم رازی ہے" یعنے یار نے ہمرازی نہیں رکھی بلکہ یہ جھوٹی حیلہ سازی ہے۔

(۴)

پیاں کھوج نپل دیاں خبراں گیاں روگ اندر دیاں ڈمراں

جڈاں عاشقاں بدھیاں کمراں تھئی دِلی ڈھائی کوہے

حل لغات:۔ کھوج:۔ سراغ، نشان، پتہ۔ روگ:۔ درد، مرض، بیماری۔ ڈُمراں:۔ بے حس یا سن، مرض ڈمراں جمع ڈمر مرض۔ ڈمرا ہونا ہماری زبان میں کسی عضو کے بے حس یا سن ہوجانے کو کہتے ہیں۔ بدھیاں کمراں:۔ کمریں باندھیں آمادہ سفر ہوئے، تیار ہوئے۔ دلی ڈھائی کوہ ہے:۔ یہ اس زبان کا ایک محاورہ ہے: ایسے موقعہ پر بولا جاتا ہے، جہاں ہمت کو وسیلۂ کامیابی سمجھنا مقصود ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب عاشق تلاش میں کمر باندھ کر روانہ ہوئے، تو دلی جیسا دور دراز مقام صرف اڈھائی کوس نظر آنے لگتا ہے یعنی مشکل سے مشکل کام بھی آسان معلوم ہوتا ہے

ترجمہ:۔ عاشق نے جب تلاش یار کیلئے کمر باندھی تو دلی اڈھائی کوس معلوم ہونے لگی، اندر دنی مرض محبت کا جوش کم ہونے لگ گیا ہے کیونکہ محبوب کے سراغ کی خبریں ملنے میں کامیابی ہو رہی ہے، اور پتہ چل گیا ہے۔

(۵)

روزِ رنگ رنگ کہم کرِہیل بَٹھ ڈوکھ سکھ رَنج بکھ دی گل
دم جیندیں توڑی گھیل، جتھ جوہ جتن دی تہوہے

حل لغات:۔ رِنگ رِنگ:۔ رنگنا، بار بار آواز کرنا۔ کہم:۔ مجھے کہتا ہے۔ کرہیل:۔ محبوب (پنہوں کے اونٹ کا نام کا اونٹ جو وہ چھوڑ گیا تھا)، گھیل:۔ گھسیٹ (گم گشتہ کشاں کشاں)۔ جوہ دجتن:۔ چارہ کار۔ تہوہے:۔ منزل مقصود۔

ترجمہ:۔ میرے محبوب کا کرہیل اونٹ رنگ رنگ کر مجھے کہتا ہے کہ رنج و راحت (یا زادراہ) خوراک یا فاقہ کشی کا تو فکر نہ کر، جب تک میرا سانس چلتا ہے تجھے اختیار ہے کہ مجھے اپنی منزل مقصود تک جہاں تیرا چارۂ کار ہے گھسیٹ لے جا میں تیرے ساتھ ہوں۔

(۶)

نا یار فرید ملیوسے نال دردیں وانڈ ڈتیوسے

پندھ کر کر ہُٹ پیوسے ۞ سَندھ سَندھ دی نکھتی موہے

حل لغات:۔ واند:۔ فراغت، موقعہ۔ پندھ:۔ سفر۔ ہٹ پیوسے:۔ تھک گئے، ہار گئے، بے دم ہو گئے۔ سَندھ سَندھ جوڑ جوڑ، عضو عضو، ہر ایک بازو۔ نکھتی موہ:۔ مو نکلنا، محاورہ ہے، موچ نکلنا۔

ترجمہ:۔ اے فرید! باوجودیکہ سفر کر کے تھک گیا ہوں، بدن کے جوڑ جوڑ میں موچ آ گئی ہیں اور درد سے بھی ایک لمحہ فرصت نصیب نہیں ہوئی، پھر بھی یار ابھی تک نہیں ملا۔

کافی نمبر ۱۷۵

(۱)

آئے مست ڈہاڑے ساوݨ دے ۞ وہ ساوݨ دے من بھاوݨ دے

حل لغات:۔ مست ڈہاڑے:۔ مستی پیدا کرنے والا موسم، کیف آفرین ایام۔ من بھاوݨ:۔ دل کے بھانے والے، دلکش۔

ترجمہ:۔ ساون کے مست اور کیف افزا دن آ گئے ہیں، سبحان اللہ ساون کیسا ہی دلکش مہینہ ہے۔

(۲)

بدلے پورب مارڑ دکھن دے ۞ کجلے بھورے سو سوݨ دے

چارے طرفوں زور پوݨ دے ۞ سارے جوڑ وساوݨ دے

حل لغات:۔ بدلے:۔ بادل، ابر۔ کجلے:۔ سیاہ، سرمئی۔ وݨ:۔ شکل، طرح، صورت۔ زور پوݨ:۔ زور ڈالے آتے ہیں۔ جوڑ:۔ اسباب، علامات۔ وساوندے:۔ برسات کے۔

ترجمہ:۔ پورب مارواڑ اور دکھن کی طرف سے زور بھر کر سیاہ بھورے اور سینکڑوں رنگ کے بادل اُمڈے چلے آتے ہیں،

یہ سب برسات کی نشانیاں ہیں (ضرور برسے گا)

(۳)

چکویاں چکوے اغن پپیہے کوئل مور چچوٹنے چیہے،
ہنس چکور چنڈور پپیہے شاغل گیت سناوݨ دے

حل لغات:- چکوا چکوی۔ اغن۔ پپیہا۔ کوئل۔ مور۔ چچوٹنے۔ چیہے۔ چکور۔ چنڈور۔ پپیہے:- سب پرندوں کے نام ہیں جو برسات میں مست ہو کر دلگداز نغمے الاپتے ہیں۔ ہنس:- سینکڑے۔

ترجمہ:- چکوے، چکیاں، اغن، پپیہے، کوئل، مور، چچوٹنے، چیہے، چکور، چنڈول اور پپیہے سینکڑوں تعداد میں گیت سنا رہے ہیں۔

(۴)

ڈیہاں پینگھاں ساویاں پیلیاں راتیں کھنڈیاں کھمݨ رنگیلیاں
گج گج گاجاں گجن رسیلیاں وقت سنگار سہاوݨ دے

حل لغات: پینگھاں:- قوس قزح کھنڈیاں:- بجلیاں۔ کھمݨ:- کوندتی ہیں۔ گاجاں گجن:- رعد کڑکے۔ گج گج:- آواز رعد

ترجمہ:- دن کے وقت سبز و زرد رنگ کی قوس قزح کا منظر پرلطف ہوتا ہے اور رات کو بجلی کے کوندنے اور رعد کے کڑکنے کی رسیلی آوازیں سنائی دیتی ہیں، سبحان اللہ کیا سج دھج کا وقت ہے، سنگار سہانے کا وقت آگیا ہے۔

(۵)

روہی راوے تھیاں گلزاراں تھل چترانگ دی باغ بہاراں
گھنڈ تواراں بارش باراں چرچے دھانوݨ گانوݨ دے

حل لغات:- راوے:- وہ ریگستانی علاقہ جو دریائے راوی کے قریب ہے، راوا عام طور پر سنگلاخ اور سخت زمین کو اور دریا

کے پار والے علاقہ کو بھی کہتے ہیں تھل :۔ کف دست میدان ریگستان۔ چتر انگ :۔ ریگستان کے ٹیلوں کے درمیان جو سفید چھوٹے چھوٹے میدان نکل آتے ہیں ان کو چتر انگ کہتے ہیں۔ گھنڈ :۔ مویشیوں کے گلے میں جو ٹلی باندھ دی جاتی ہے اُس کو گھنڈ کہتے ہیں اور مویشیوں کی آہستہ رفتار سے اُس میں جو مست آواز مترنم نکلتی ہے اُسکو ٹوہ کہتے ہیں

ترجمہ :۔ بارش کے فیضان سے ریگستان گلزار بنا ہوا ہے اور روہی کے میدان باغ کی بہار دکھا رہے ہیں، مویشیوں کے گھنڈوں کی آواز اور پھر بارش یہ سب مناظر نہانے اور گانے کی دعوت دے رہے ہیں۔

(٦)

چاندنی رات ملہاری ڈینہہ ہے — ٹھڈڑیاں ہیلاں رِم جھم مینہ ہے
سوہنی موسم لگڑا نینہہ ہے — گئے ویہلے غم کھاونڑ دے

حل لغات :۔ ملہاری :۔ ملہار والا، بادلوں والا، ابر آلود۔ ٹھڈڑیاں :۔ ٹھنڈی، سرد۔ ہیلاں :۔ ہوا کے ہلکے جھونکے۔ رِم جھم آواز باراں۔ بوندا باندی۔

ترجمہ :۔ راتیں چاندنی اور دن ابر آلود ہیں، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں اور بارش کی رم جھم لگی ہوئی ہے۔ سبحان اللہ کیسا خوشگوار موسم ہے اور کیا اچھے وقت محبت کا آغاز ہوا، اب خوشی ہی خوشی ہے، غم کھانے کے وقت گذر گئے

(٧)

مُد مستانی تے خوش ڈینہڑے — ساہوں سوہے کیسر بھنڑے
سہجوں مینہ برساتوں سنڑے — جھڑ گئے لانگھے لاونڑ دے

حل لغات :۔ مُد :۔ مدت، وقت، موسم۔ ڈینہڑے :۔ دن کی تصغیر۔ ساہوں اور سوہے :۔ عروسی کے رنگین پارچات دوپٹے۔ کیسر :۔ زعفران۔ بھنڑے :۔ بسے ہوئے۔ سنڑے :۔ گیلے، نمناک۔ لانگھے :۔ لنگا۔ لاونڑ :۔ شلوار اور لہنگے کا وہ حصہ جو نیچے لٹکا رہتا ہے اور بالعموم ہوا سے لہرانے لگتا ہے، لہنگوں کے نچلے کنارے۔

ترجمہ :۔ کیف آور موسم ہے اور دن خوشی کے آ گئے ہیں، عروسی پارچات بھی زعفران میں بسے ہوئے ہیں، بارش بھی ہو رہی ہے

اور معشوقوں کے لہنگوں کا کنارہ بھی چمک کر جھلمل جھلمل (جھڑ گے) کر رہی ہے۔

(۸)

وِنیہ فرید آباد تھیوسے　　مال مویشی شاد تھیوسے
دل دردوں آزاد تھیوسے　　چولے انگ نہ مانون دے

حل لغات:۔ وِنیھ:۔ جھوک ، مقام رہائش، وہ جگہ جہاں مال مویشی رکھا جاتا ہے۔ چولے انگ نہ مانون:۔ محاورہ ہے خوشی سے پھولنا، اور چولے میں نہ سما سکنا۔

ترجمہ:۔ اے فرید پھر جھوک آباد ہوگئی، اور مال مویشی بھی موسمی گھاس کی فراوانی سے خوش ہیں، دل اب درد سے آزاد ہوگیا، اب تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

کافی نمبر ۱۷۶

(۱)

اِیہے ناز ادا سانولڑیدے　　ہن باعث عشق اولڑیدے

حل لغات:۔ اِیہے:۔ یہ، یہی۔ سانولڑا:۔ محبوب ملیح۔ اولڑا:۔ بے طور، بے ڈھنگ۔ انوکھا۔

ترجمہ:۔ محبوب ملیح کے یہی ناز و انداز ہی محبت آفرین بے ڈھنگے عشق کا باعث ہیں داوران ناز و ادا پر مائل ہونا ہی محبت ہے۔

(۲)

گئے وِیہلے بھاگ سولڑیدے　　آئے دور ہے درد کلڑیدے
ڈِتے پیش فراق پنلڑیدے　　ڈوکھے پینڈے مارو تھلڑیدے

حل لغات :- ریہلے :- وقت۔ بھاگ :- بخت، قسمت۔ سولڑا :- قریبی، حسب مراد۔ کُللڑا :- غیر موزوں، بے ڈھب۔ ڈِتے پیش :- میرے پیش کئے، میرے حصہ میں دئے۔ مارو تھلڑا :- صحرائے خوفناک، خونخوار ریگستان۔

ترجمہ :- خوش نصیبی کے اوقات بسر ہو گئے اور اب تکلیف دہ درد کے دورے شروع ہوئے ہیں اور محبوب پنل کے ہجر و فراق نے مجھے سخت مشکلات کے سفر میں ڈال دیا ہے، سفر صحرائے جاں گداز کا ہے۔

(۳)

گئے گذر ڈیہاڑے رلڑیدے ترسلڑے عیش سوکھلڑیدے
ہن پر بھت روہ جبلڑیدے سُکھپال تھئے دل جلڑیدے

حل لغات :- رلڑے دے :- ملاپ محبت کے۔ ترسلڑے :- تسلیاں، تسکین، تشفی۔ سوکھلڑے :- آسان۔ پر بھت :- پربت، پہاڑ۔ روہ :- بیابان سنگلاخ۔ سُکھپال :- سُکھ پا لینے والے، آرام دہ۔ سُکھپال۔ قدیم زمانہ کی پالکی کو بھی کہتے ہیں، جس میں اُمرا سوار ہوا کرتے تھے۔

ترجمہ :- محبت ملاپ کے دن گذر گئے جو ہر طرح آسانی اور تسلی کا باعث تھے، اب تو دشت و بیابان کوہ و صحرا دلِ سوختہ کے لئے آرام دہ اور سُکھپال بن گئے ہیں۔

(۴)

جڑ کیتی برہوں چھول موٹھی گیا ہار سنگار دا تول اوٹھی
بگی پھکڑی ہو ہو دول پوٹھی واہ بھلڑے بھاگاں بھلڑیدے

حل لغات :- جُڑ کیتی :- خوب کیا، اچھا کیا۔ چھول :- ہجوم، طوفان۔ تول :- وزن، طریق، عادت۔ تُول اوٹھی :- بھجولی رخصت ہو گئے۔ پھکڑی :- بدنامی، فضیحت، رسوائی۔ دول :- دُہل، ڈھول۔ پوٹھی :- پشت، پیچھے، بد قسمت۔ بھاگاں بھلڑا :- محبوب، خوش نصیب، بختاور۔ ف :- تُول بھی ایک نسخہ میں لکھا ہوا ہے۔

ترجمہ :- محبت نے اس بدنصیب پر پورا احاطہ کیا، طوفان مصائب برپا ہوئے ہار سنگار اور عیش و عشرت کے سامان کا طریق جاتا

رہا، ساتھی جاتے رہے، اب تو رسوائی، فضیحت، اور بدنامی کے ڈھول میرے پیچھے بج رہے ہیں، سبحان اللہ کیا محبوب خوش نصیب نے میرے ساتھ وفا کی اور بھلا کیا۔

(۵)

سب مصری کھنڈ نبات بھلیم — اعجاز مسیح دی بات بھلیم
مے کوثر آب حیات بھلیم — سُن شوخ سخن راولڑیدے

حل لغات:۔ کھنڈ:۔ کھانڈ، چینی۔ بھلیم:۔ مجھے بھول گئی۔ اعجاز مسیح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مردوں کے زندہ کرنیوالا۔ مے کوثر:۔ شراب طہور جو بہشت میں مومنوں کو ملے گی۔ آب حیات:۔ ظلمات میں ایک پانی کا چشمہ ہے جس کے پینے سے آدمی ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور موت نہیں آتی۔ راول:۔ جوگی، محبوب، معشوق۔

ترجمہ:۔ اپنے محبوب شوخ ادا شیریں سخن کی باتیں سُن کر مجھے چینی اور مصری کی شیرینی اور اعجاز مسیح کا جاں بخش اثر آب کوثر اور آب حیات سب بھول گئے ہیں۔

(۶)

لگا نینہہ نیارڑی پیڑ اساں — دل چھیڑے برچھے تیر اساں
سو نشتر لکھ لکھ سیڑھ اساں — رنبھ وقت چکے درملڑیدے

حل لغات:۔ نیارڑی:۔ عجیب، نئی، انوکھی۔ چھیڑے:۔ چبھے۔ سیڑ:۔ سیڑھ، دھار۔ رنبھ چکے:۔ گذر چکے۔ درملڑیدے:۔ دروازہ ملنے والے، آستاں بوس، عاشق۔

ترجمہ:۔ محبت نے انوکھا درد پیدا کر دیا ہے، دل میں برچھے، تیر اور سینکڑوں نشتر چبھنے سے لاکھ لاکھ دھار فوارہ کی طرح نکل رہی ہے اس دروازہ گیر دیوانے عاشق کی زندگی اسی طرح بسر ہوئی ہے اور اسکے اچھے وقت کبھی کے گذر چکے۔

(۷)

لگی نوک نظر گیا ہوش ہنر — رہے درد اندر سدا سول جگر

ڈُوڑے ظلم قہر ڈہاں موُنہہ دے بھر ڈوکھے روہ ڈونگر راہ وَلڑیدے

حل لغات:۔ ڈہاں موُنہہ دے بھر:۔ موُنہہ کے بل گرتی ہوں۔ رہ وَلڑے دے:۔ پیچ دار راستہ کے۔

ترجمہ:۔ تیر نگاہ ایسا پیوست ہوا ہے کہ ہوش و خرد علم و ہنر سب جاتا رہا ہے اور جگر میں درد رہنے لگا ہے۔ محبت کے پیچدار اور دشوار گذار تکلیف دہ راستہ میں موُنہہ کے بل گرتی ہوں اور دو گنا ظلم و قہر برداشت کرتی ہوں۔

(۸)

ست مخمل مَلمل رنگ محل گئے سانگ بدل کوئی لہم نہ کل
رِچھ پر اخس گھَل ممیں ڈینیں دَل آئے پیش سنبھل ہر کلھڑیدے

حل لغات:۔ گھَل:۔ جماعت، گلہ۔ دَل:۔ کثیر التعداد جماعت، جس طرح ٹڈی کی جماعت کو ٹڈی دل کہتے ہیں۔ کلھڑی:۔ اکیلی تنہا

ترجمہ:۔ محبت نے میرا رنگ بھی بدل دیا ہے مخمل اور ململ رخصت ہو گئے اور رنگ محل بھی نہیں رہا، اب تو کوئی خبر نہیں لیتا، نہ ہمدردی کرتا ہے دنیا کی بلائیں ریچھ، راخس، ممیاں، ڈائنیں گھل کے گھل اور دل کے دل جمع اور کمر بستہ ہو کر مجھ اکیلی کے سر پر ٹوٹ پڑے ہیں۔

(۹)

وِل وَل پیا زلف نپل دا گل پئے سوز اوچھل پئے روگ اُٹل
گئے سکھڑے ڈھل گیاں خوشیاں جل دل چلڑے نیش اجلڑیدے

حل لغات:۔ وَل وَل:۔ پہلے وَل کے معنی پھیر اور دوسرے کے شکن۔ پیچ۔ اُوچھل:۔ خوشی میں کناروں یا حدوں سے باہر نکل پڑے۔ روگ:۔ بیماری، درد۔ اُٹل:۔ حملہ آور ہونا، بھیڑ بھاڑ کرنا، ہجوم کرنا۔ ڈھل:۔ کمزور ہونا، نابود ہونا۔ چلڑے:۔ چلے، پیوست ہوئے دل میں چل گئے۔ اجلڑے:۔ اجل کی تصغیر، موت، مرگ۔

ترجمہ:۔ زلف محبوب کا پھر پیچ گلے میں آپڑا ہے، سوز و گداز کی وفرت ہے، درد و غم حملہ آور ہو گئے ہیں، سکھوں کی گھڑیاں

ڈھل گئیں اور خوشیاں جل کر راکھ ہو گئیں، اجل کے نیش دل و جگر تک پیوست ہو گئے ہیں۔

(۱۰)

کل کاروں عشق فرید کیتا گھر باروں برہوں بعید کیتا
ہر پل پل شوق جدید کیتا موہنہ نور بھرے نرملڑیدے

حل لغات:۔ نرملڑے:۔ نرمل کی تصغیر، خوبصورت، خوش وضع محبوب۔ بعید:۔ دور، پرے، بیزار

ترجمہ:۔ تمام کاروبار چھوڑ کر فرید نے عشق قبول کیا ہے، اسی عشق نے گھر بار سے دور پھینک دیا ہے، محبوب مہ لقا کے نور بھرے جلوہ نے طبیعت میں ہر لحظہ نیا نیا شوق پیدا کر دیا ہے، ہر وقت اسی منور چہرے کا خیال دل میں سمایا ہوا ہے۔

کافی نمبر ۱۷۷

(۱)

بٹھ مگھیانہ راج پیانہ واہ بھانے من بھانے اساڈے
ستر دہوئیں کانہہ کہیلے بیشک مانڑے تراٹنے اساڈے

حل لغات:۔ بٹھ:۔ ترک کرے، بھاڑ میں ڈال دے۔ مگھیانہ:۔ جھنگ مگھیانہ ہیر کا مقام پیدائش۔ راج پیانہ:۔ والدین کا راج، ماں، باپ کی حکومت۔ بھانے:۔ جمع بھانا کی، موشیوں کے باندھنے کا مقام۔ من بھانے:۔ دل کو بھا گئے، پسند آئے ہیں۔ ستر دہوئیں:۔ جنگل کی جھونپڑیوں سے مراد ہے۔ کانہہ کہیلے:۔ سرکنڈے اور گھاس جو موشیوں کے کھلانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ ہم کو تو موشیوں کے بھانے پسند ہیں، مگھیانہ اور اسلاف کے راج سے گھبرائے ہوئے ہیں ان کو بھاڑ میں ڈال دو

اب تو ہمارا سرمایہ اور باعث ناز دولت مویشیوں کی بیٹھکیں اور ان کے کھانے کے گھاس پھوس ہیں، یعنی جنگل کی جھونپڑیاں (جہاں سے صبح شام کئی بار دھوئیں نکلتے ہیں)، اور گھاس پھوس ہمارے لئے باعث فخر ہیں جہاں محبوب بھینسیں چراتا ہے۔

(۲)

سنڑو سہیلیاں سینگیاں سیّاں — برہوں ڈتیاں ڈو کھڑیں ہت بیاں

چولہ بوچھنڑ دھیّاں دھیّاں — خون جگر تھئے کھاونڑ اساڈے

حل لغات:۔ بیاں:۔ بازو۔ دھیّاں دھیّاں:۔ ٹکڑے، ٹکڑے۔

ترجمہ:۔ اے ہم عمر سہیلیو، ہجولیو، یہ سن لو محبت نے ہمارے بازو درد و رنج کے حوالے کر دیئے ہیں، اور اس کی برکت سے چولا اور بوچھن تار تار ہو گیا ہے اور خون جگر کھانے کی خوراک ملتی ہے۔

(۳)

ہار ہنجوں دا گل وچ پاواں — سولاندی نت سیجھ سوہاواں

ماپیو بھاواں مول نہ بھاواں — ویری دوست پورانڑے اساڈے

حل لغات:۔ ہنجوں:۔ آنسو، اشک۔ بھاواں:۔ بھاؤں، پسند آؤں (بھائیاں بھائی)۔ مول:۔ بالکل۔ ویری:۔ مخالف، دشمن۔

ترجمہ:۔ میں فراق دوست میں اس قدر روتی ہوں کہ آنسوؤں کے ہار بنا کر گلے میں ڈال لیتی ہوں اور میرا بستر عروسی درد و غم کا ہے، ماں باپ کو بھاتی ہوں یا بالکل نہیں بھاتی (اور بھائی کو)، اور پرانے (دیرینہ) دوست تک دشمن ہو گئے ہیں۔

(۴)

ضعف بدن وچ ترت نہ تن وچ — بھا جگر وچ دود دہن وچ

دلڑی غرق اندوہ محن وچ — رو رو نینڑ کمانڑے اساڈے

حل لغات:۔ ضعف:۔ کمزوری، ناطاقتی۔ ترت:۔ طاقت۔ دود:۔ دھواں، دخان۔ محن:۔ رنج، تاسف۔ کمانڑے:۔ کملائے

پژمردہ ہوئے، مرجھا گئے۔

ترجمہ:۔ بدن میں بے طاقتی ہے اور جسم میں کوئی حس باقی نہیں رہی، جگر میں آگ جل رہی ہے جس کا دھواں مونہہ سے نکل رہا ہے، دل، درد و رنج میں ڈوبا ہوا ہے، فراق محبوب نے یہ حالت بنا دی ہے کہ روتے روتے آنکھیں بھی پژمردہ ہو گئی ہیں۔

(۵)

چھڈ گیا کیچ شہر دا والی تھل مارو دی گکڑی والی
گکڑے کنڈڑے تول نہالی ڈلہہ سلھہ پتھر وہانے اساڈے

حل لغات، چھڈ گیا:۔ چھوڑ کر چلا گیا ہے، گکڑی والی:۔ بھوسلے رنگ کی ریت۔ تول:۔ رضائی۔ نہالی:۔ بستر کا گدیلہ۔ ڈلھ:۔ ڈھیلے، کلوخ۔ سلھ:۔ سل، اینٹ، خشت۔ وہانے:۔ سرہانے، تکیے۔

ترجمہ:۔ کیچ شہر کا مالک (محبوب)، مجھے ایسی جگہ چھوڑ کر چلا گیا ہے، جو تھل مارو کے نام سے موسوم ہے اور جس کی ریت بھی بھوسلے رنگ کی خطرناک ہے، کنکرے اور کانٹے میرے بستر اور رضائی کا کام دیتے ہیں اور اس تھل کے ڈھیلے اینٹیں پتھروں سے میں سرہانے کا کام لیتی ہوں، اور اُسکے فراق میں بے تاب اور مضطرب ہوں۔

(۶)

پینگھ پپل ملکانے بھل گئے گانے گہنے سہرے پھل گئے
گھر در جاہ ٹکانے رل گئے پڑ پئے یار ایانے اساڈے

حل لغات، پینگھ:۔ جھولا۔ پپل ملکانے:۔ ملکانوں کے شہر کا وہ بڑا پیپل کا درخت جس میں سسئی جھولے لگا کر جھولا کرتی تھی۔ پڑ پئے:۔ حصہ میں آئے، کسی سے پالا پڑنے کو کہتے ہیں پڑ پئے۔ ایانے:۔ نادان، الھڑ، بھولے۔

ترجمہ:۔ ملکانے والے پپل میں جو جھولے جھولتے تھے، اب ہجر یار نے وہ بھلا دیے ہیں، وہ گانے کی مجلسیں وہ زیورات وہ سہرے اور پھول سب دل سے اُتر گئے، گھر، مکان اور مسکن سب تباہ ہو گئے، ایسے نادان اور بھولے محبوب سے دل اٹکا

ہے، کہ سب خوشی کی باتیں بھول گئیں۔

(۷)

مفت فریدؔ ندامت چائم، سمجھ سنبھل کر نینہہ نہ لائم
ساری پت پرتیت ونجائم تھڑ گئے عقل سیانے اساڈے

حل لغات:۔ مُفت:۔ بے قیمت۔ ندامت:۔ شرمندگی۔ پت:۔ عزت، شرم، لاج۔ پرتیت:۔ اعتبار، اعتماد۔ تھڑ گئے:۔ خبط ہو گئے، دیوانے ہو گئے، پھسل گئے۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ پہلے ہی سمجھ اور سنبھل کر عشق نہ لگایا، اور بے سوچے سمجھے دریائے محبت میں کود پڑے، نتیجہ یہ ہوا کہ مفت ندامت اُٹھائی، اور تمام عزت، ساکھ بھی کھو بیٹھے، ہم تو عقلمند اور سیانے تھے، ہماری عقل بھی برگشتہ ہو گئی اور دیوانہ وار عشق لگا بیٹھے۔

کافی نمبر ۱۷۸

(۱)

برہوں پیوے سے بکھڑے بے کل دھندڑے چکڑے

حل لغات:۔ بکھڑے:۔ حصہ میں، قسمت میں۔ دھندڑے:۔ کاروبار، مشاغل۔ چوکڑے:۔ چوک گئے، بھول گئے، ختم ہو گئے۔
ترجمہ:۔ ہماری قسمت میں تو عشق آیا ہے، اس کی وجہ سے دوسرے تمام کاروبار چھوٹ گئے ہیں۔

(۲)

پیت پرم دی چاشنی چکھڑم وسرے ڈوکھڑے بکھڑے

حل لغات:- چاشنی:- لذت، مزہ- پکھڑے:- تابع مہمل، دکھڑے، دُکھ درد-
ترجمہ:- جب سے عشق کی لذت چکھی ہے، اُسی دن سے تمام غم دنیا و مافیہا بھول گئے ہیں-

(۳)

عشق دی بات نہ سمجھن اصلوں اے مُلوانڑے رُکھڑے،

حل لغات:- مُلوانڑے:- مُلّا، قل اعوذیئے، ظاہر بین مولوی- رُکھڑے:- روکھے، بے لذت، خشک مغز-
ترجمہ:- یہ خشک دماغ مُلّا عشق کی حقیقت کو بالکل نہیں سمجھتے-

(۴)

اَدَّبَنِی رَبِّی جب ہویا، شرع مسائل مکُڑے،

حل لغات:- اَدَّبَنِی رَبِّی ــــــ مشہور حدیث نبوی صلعم کا ایک حصہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میرے رب نے مجھے سکھایا ہے اور راز کا محرم فرمایا ہے- مکُڑے:- مک گئے، ختم ہو گئے-
ترجمہ:- جب اَدَّبَنِی رَبِّی کی سند موجود ہے تو پھر اسکے بعد تمام شرعی سوالات اور اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں-

(۵)

ہمہ اوست دا سبق گھدوسے فاش تھئے گجھ لکڑے

حل لغات:- ہمہ اوست:- صوفیا کا وہ فرقہ جو ہمہ اوست پر یقین رکھتا ہے- فاش تھئے:- ظاہر ہوئے، برملا ہو گئے- گجھ:- پوشیدہ راز- لکڑے:- لکے ہوئے، چھپے ہوئے، مخفی-
ترجمہ:- جب ہمہ اوست کا سبق لے لیا ہے، تو پھر کوئی معما باقی نہیں رہ گیا، سب مخفی اسرار اور پوشیدہ راز فاش ہو گئے

(۶)

ہیں راہوں تا پھر ساں توڑیں سر تھیسم سو ٹکڑے

حل لغات:۔ ہیں:۔ اسی۔ توڑیں:۔ اگرچہ۔

ترجمہ:۔ اگر میرا سر بھی کٹ کر سو ٹکڑے ہو جائے، پھر بھی میں اس راہ سے ہرگز نہ انحراف کروں گا۔

(۷)

محض فرید نہیں کئی حاجت ہیوں ہک نینہہ دے بکھڑے

حل لغات:۔ ہیوں:۔ ہم ہیں۔ بکھڑے:۔ بھوکے، گرسنہ۔

ترجمہ:۔ اے فرید ہم تو صرف ایک محبت کے بھوکے ہیں، اس کے سوا ہم کو دوسری کوئی خواہش نہیں ہے۔

کافی نمبر ۱۷۹

(۱)

بن یار مٹھل میں ویساں مر جیں باجھوں ہک پل کو نہ سرے

حل لغات:۔ باجھوں:۔ سوا، بغیر۔ کو نہ سرے:۔ نہیں گذر سکتی۔

ترجمہ:۔ میں دوست محبوب کے فراق میں مر جاؤں گی، جسکے بغیر ایک پل بھی نہیں بسر کیا جا سکتا۔

(۲)

چھڈ ہوتؔ اکلہڑی کیچ گیا سو پیڑا اوکھی لکھ پورپیا

پٹی پٹ پٹ ہٹڑی شام سحر پٹی پیت دے ڈسدے پندھ پرے

۱؎ سسی کا مشہور عاشق پنوں اسی ہوت قوم سے تھا، اسی نسبت سے ہوت معشوق کے معنوں میں استعمال کیا جانے لگا۔

۲؎ کیچ پنوں کے اصل وطن کا نام ہے۔ ۳؎ قریباً یہ مصرع کافی ۱۷۶ میں بھی درج ہے۔

حل لغات:۔ پور:۔ وہم، خیالات۔ پٹی: جس کو بد دعا کی جائے، بد دعا زدہ۔ پٹی: بڑے راستہ کو اور لمبے سفر والے مقام کو پٹی کہتے ہیں

ترجمہ:۔ محبوب اکیلا چھوڑ کر کیچ چلا گیا، سو درد اٹھتے ہیں اور لاکھوں خیال اور توہمات گذرتے ہیں، فراق زدہ رات دن جزع فزع کر کے تھک گئی، محبت کی راہ میں فاصلے بہت دور معلوم ہوتے ہیں۔

(۳)

مِٹھا مارو مُحِب مَلھیر وَسے   رَت رووَاں سارا لوک ہسے

ٹھیساں برڈو راہی سٹ گھر در   توڑے یار قبول کرے نہ کرے

حل لغات:۔ وَسے:۔ آباد ہے۔ رَت رووَاں:۔ خون کے آنسو بہانا، خوں گریستن۔ ہسے:۔ ہنستا ہے، خندہ زنی کرتا ہے

برڈو:۔ جنگل کی طرف، جانب صحرا۔

ترجمہ:۔ ہمارا شیریں ادا محبوب ملھیر میں رہتا ہے، اور درد و فراق میں میرے خون کے آنسو رونے پر تمام لوگ ہنستے ہیں، گھربار کو چھوڑ کر میں جنگل کی راہ لوں گی، دوست قبول کرے یا نہ کرے۔

(۴)

کُٹھی ناز نگاہ اوپڑے دی   مُٹھی لذت عشق بکھیڑے دی

موئیں جنیدیں تا دمِ روزِ حشر   اللہ دل توں مول نہیں وسرے

حل لغات:۔ کُٹھی:۔ قتیل، مذبوح۔ اوپڑے:۔ بے طور۔ موئیں جنیدیں:۔ بعد مردن اور زندگی میں۔ مول:۔ بالکل، ہرگز۔

ترجمہ:۔ ظالم معشوق کی نگاہ ناز کی کشتہ ہوں اور لذت عشق کے بکھیڑوں کی تختہ مشق ہوں، قیامت تک زندگی میں اور موت کے بعد، الٰہی معشوقوں کا نام دل سے ہرگز فراموش نہ ہو۔

(۵)

واہ دِلبر تیڈری یاری ہے   بگی پھکڑی شہر خواری ہے

دِل سڑدی جلدے جان جگر　　سر ٹوٹے پرزے ہنس ذرّے

حل لغات:۔ پھکڑی:۔ فضیحت، بدنامی، شہر خواری:۔ شہر میں بُری شہرت۔ ٹوٹے پرزے:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ ہنس:۔ پینگڑے

ترجمہ:۔ اے دلبر تیری محبت بھی کیا عجیب محبت ہے، جس میں بدنامی رسوائی اور فضیحت کے سوا اور کچھ نہیں، دل جل گئی، اور جان وجگر بھی جل رہے ہیں، سر پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے اور ذرہ ذرہ ہو گیا ہے۔

(۶)

شالا تھیوم وصل دا سانگ کڈیں　　مٹے لٹری دل دی تانگ کڈیں
ٹلے سخت پہر کرے بخت وہر　　سوہنا صحن سونجیندے پیر دھرے

حل لغات:۔ سانگ:۔ اتفاق، موقعہ۔ کڈیں:۔ کبھی، گاہے۔ مٹے:۔ مٹ جائے، ختم ہو۔ ٹلے:۔ ٹل جائے، ایک طرف ہو۔ وَہر:۔ ہجوم، یاوری، امداد۔ صحن سونجیں دے:۔ سُونی، بدبخت، صحن میں۔ پیر:۔ پاؤں۔ دھرے:۔ رکھے۔

ترجمہ:۔ خدا کرے کبھی محبوب کے ملنے کا اتفاق ہو، کبھی تو لٹی ہوئی دل کی انتظار ختم ہو، سختی کا وقت گذر جائے اور بخت یاور ہو، کہ محبوب پیارا دل باختہ کے صحن میں پاؤں دھرے (خرام ناز کرے)،

(۷)

آ انگن فرید دے یار مٹھل　　ساری عمر گئی جوکھ جوکھدیں ڈھل (ن)
کر لطف مہر بٹھ ظلم قہر　　دِل ڈوکھڑی ٹھڈڑے ساہ بھرے

حل لغات:۔ جوکھ جوکھدیں:۔ غم میں گھُلتے گھلتے، زار نزار ہوتے۔ ڈھل:۔ عمر ڈھل گئی، گذر گئی۔ ٹھڈڑے ساہ بھرے ٹھنڈے سانس بھرتی ہے۔ ن:۔ ایک نسخہ میں بجائے ڈھل کے گل ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز اب تو فرید کے گھر میں بھی آ، ساری عمر درد وغم میں مضمحل ہو کر گذر گئی، ظلم اور نامہربانی کو چھوڑ لطف ومہربانی کر، دکھیا کے دل سے ٹھنڈے سانس نکل رہے ہیں۔

کافی نمبر ۱۸۰

(۱)

بھانڑ وسایا یار چھینڈے   بیٹ سُہایا مانڑ مھینڈے

حل لغات:- بھانڑ:- ویرانہ۔ چھینڈے:- مرغوب خاطر۔ بیٹ:- لب دریا کی غیر آباد زمین، مُراد غیر آباد مسکن۔ مانڑ:- سہارا تکیہ گاہ، باعث عزت۔ مانڑ مھینڈے:- یہ بھینسوں کے مایہ ناز، انکے چرانے والا، رانجھا مراد محبوب

ترجمہ:- میرے دلی محبوب نے (تشریف لاکر میرے) ویرانے کو آباد کیا ہے اور اس بیابان کو میرے تکیہ تو لا دوست نے سہایا ہے

(۲)

اصلوں مول نہ ویساں روہی   کانہہ کھیلے دلڑی موہی،

رانجھن دی سر چیساں ڈوہی   تن من ملک تھینڈے،

حل لغات:- کانہہ کھیلے:- گھاس، مویشیوں کے دل پسند علوفہ۔ ڈوھی:- دوہی ہوئی، رانجھن (دوست) کی دوہی ہوئی (یعنی محبوب کے ہاتھوں کا دوہا ہوا دودھ) منت:- احسان کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ:- میں تو اب کبھی ہرگز روہی کی طرف نہ جاؤں گی، کیونکہ یہ علاقہ اب آباد ہوگیا ہے اور کانہہ کھیلے گھاس نے میرا دل موہ لیا ہے، یہیں رانجھن کی نوکر بن کر اس کا دودھ دوہاؤنگی کیونکہ میرا تمام تن بدن اُسی کی ملکیت ہے۔

(۳)

گائیں وِچ تے منجھیاں لیساں   نیں چندن تے جھوک ٹھیساں

بیلا بیلی نال سوہیساں،   جیڑھا چاک سڈیندے،

حل لغات۔ ویچ تے۔ فروخت کر کے۔ بیچ کر۔ منجھیاں لیساں۔ بھینسیں خریدوں گی، گاؤ میشیں لوں گی۔ نیں چندن۔ ایک نہر کا نام ہے۔ بیلا۔ جنگل، صحرا۔ بیلی۔ ساتھی، ہمدرد، محبوب۔ چاک۔ بھینسوں کے چرواہے کو چاک کہتے ہیں، رانجھ سڈینیدے۔ کہلاتا ہے، مشہور ہے۔

ترجمہ۔ اپنی گائیں بیچ کر میں بھینسیں لوں گی اور چندن ندی پر آباد ہو کر اپنی جھوک بناؤں گی، ویران جنگل اپنے محبوب کے ساتھ مل کر نبھاؤں گی، جس کا نام چاک مشہور ہے۔

(۴)

ماراں ڈھالے پاواں فالاں ساری عمر تیڈے سنگ جالاں
رنگپور ساڑاں ساڑ بجالاں بُٹھ کھیڑے موئے جیندے

حل لغات۔ ڈھالے ماراں۔ فال ڈالوں، تفاول حاصل کرتی ہوں۔ فالاں پاواں۔ فال ڈالتی ہوں۔ جالاں۔ بسر کروں، گذاروں۔ بجالاں۔ جلا کر راکھ کر دوں۔ کھیڑے۔ ایک قوم ہے جس میں رانجھے کی عاشق ہیر کی شادی ہوئی تھی

ترجمہ۔ میں ہر دم ڈھالے مارتی ہوں اور فال دیکھتی ہوں، تمنا یہی ہے کہ اے محبوب تیرے ساتھ ساری عمر گزاروں رنگپور (سسرال کے شہر) کو آگ لگا دوں اور جلا کر راکھ کر دوں۔

(۵)

جاں جاں کنڑیں رنگ سُنیندی جندڑی صدقے گھولے تھیندی
پاہہ ہنباہہ تے دُھوڑ ٹھیندی ڈسدا نور اکھیں دے

حل لغات۔ جاں جاں۔ جوں جوں، جب کبھی، جس وقت۔ کنڑیں۔ کانوں میں۔ رنگ۔ بھینسوں کی آواز جب وہ محبت بھری آواز سے اپنے پیارے بچوں کو پکارتی ہیں۔ صدقے گھولے۔ قربان، فدا، واری۔ پاہہ۔ مویشیوں کا سوکھا ہوا باریک گوبر۔ ہنباہ۔ مویشی خانہ سے جو تازہ موٹا غیر خشک شدہ گوبر جمع کیا جاتا ہے اُس کو ہنباہ کہتے ہیں۔ دھوڑ۔ غبار راہ بھینسوں کے چلنے سے جو غبار اُڑتا ہے اُسکو دھوڑ کہتے ہیں۔ مہیں۔ جمع مینہ کی بھینسیں، گاؤ میش۔

ترجمہ:۔ بھینسوں کی آواز جوں جوں کانوں میں پہونچتی ہے اس پر دل قربان اور صدقے جاتی ہے، مجھے تو بھینسوں کا گوبر اور ان کا غبار راہ آنکھوں کا نور معلوم ہوتا ہے۔

(۶)

ہر دم یار دے نام سڈیواں
شالا نہ بیواہی تھیواں
باجھ تیڈی دے باجھ نہ جیواں
بیا کوئی کون کہیندے

حل لغات:۔ سڈیواں:۔ بلائی جاؤں، پکاری جاؤں۔ بیواہ:۔ واہ، آسرا۔ باجھ:۔ بھروسہ، امداد، تکیہ۔ باجھ:۔ سوا، بغیر۔
ترجمہ:۔ میری دلی مراد ہے، خدا کرے کبھی بے مددگار نہ ہوں اور ہمیشہ دوست کے نام پر لوگ مجھے بلائیں، تیری مدد کے سوا زندہ نہیں رہ سکتی، دوسرا کون کسی کا ہے۔

(۷)

ہیر سلیٹی چوچک بیٹی
ناز پلیٹی مشک لپیٹی
آ تقدیروں چاک چکیٹی
ہن ڈیکھو کیا تھیندے

حل لغات:۔ سلیٹی:۔ بیچاری۔ چوچک بیٹی:۔ چوچک کی بیٹی۔ چوچک ہیر کے باپ کا نام تھا۔ ناز پلیٹی:۔ ناز پروردہ۔ مشک لپیٹی:۔ مشک میں لپٹی ہوئی، مشک آلود۔ چاک:۔ رانجھا۔ چکیٹی:۔ وابستہ ہوئی ہے۔
ترجمہ:۔ چوچک کی ناز پروردہ اور مشک بیز بیٹی، رانجھے کی محبت میں پھنس گئی ہے دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔

(۸)

چاکی الڑے چاک چکائے
وسریا ماپیو ماپیو جائے
مامے چاچے تے ہمسائے
ان سوہیں نظر نہ ایندے

حل لغات:۔ چاک:۔ ایک چاک کے معنی رانجھا ہے اور دوسرے چاک کے معنی زخم ہے چکائے:۔ زخموں سے مواد بہا ہے

ترجمہ:۔ محبوب نے تازہ زخم ہائے جگر کو زیادہ رسنے کا موقعہ دیا اور یہاں تک نوبت پہونچی، کہ ماں باپ اور ماں باپ کی اولاد یعنے بھائی بہن ماموں، چچے اور ہمسائے سب بھول گئے ہیں اور اب وہ سب ناواقف اور اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔

(۹)

پار چناہوں رانجھن آیا جھنگ سیالیں پھیراپایا
ہیرے نوں جُھٹ جادو لایا کینویں چھپ چھپیندے

حل لغات:۔ پار چناہوں:۔ دریائے چناب کے پار سے۔ پھیرا پایا:۔ قدم رنجہ فرمایا، اور چکر لگایا۔ جادو لایا:۔ جادو کیا، سحر کیا۔ چھپ چھپیندے:۔ محاورہ ہے، راز کی بات کے پوشیدہ کرنے، یا عیب کو زیادہ اخفا میں محفوظ کرنے کے موقعہ پر بولتے ہیں۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب رانجھا، دریائے چناب کے پار سے آیا، اور سیالوں کے جھنگ میں پھیرا ڈال کر ہیر پر جادو کردیا، عشق و مشک چھپے نہیں رہتے، یہ واقعہ کس طرح چھپائے چھپ سکتا ہے۔

(۱۰)

گھٹڑے وکڑے ٹوبھے تاڈے سب وسرائے نیڑے تاڈے
آوس سانول کوڑے ساڈے بُٹھ گھت دروہ دلیندے

حل لغات:۔ گھٹڑے:۔ جمع گھٹ، نرم زمین جہاں ٹوبہ کھودا جاتا ہے۔ وکڑے:۔ زمین کے ایک قطعہ کو بھی وکڑا کہتے ہیں، جس کو کیارہ خیاباں بھی کہتے ہیں۔ ٹوبھے:۔ تالاب۔ تاڈے:۔ رہائش اور مقام کی جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ نیڑے:۔ عشق، محبت، اُلفت۔ تاڈے:۔ تمہارے، تمہاری محبت نے۔ کولے:۔ کول، نزدیک، قریب۔ دروہ:۔ فریب، دھوکا۔

ترجمہ:۔ ریگستان کے تمام گھٹڑے، کھیت، جوہڑ اور مقام سب تمہاری محبت نے بھلا ڈالے ہیں، اے سانولے محبوب اب فریب کاریوں کو چھوڑ کر میرے پاس آجاؤ۔

(۱۱)

موسم مست ڈہاڑے بھلڑے ڈاگاں مَلڑے ساوے تلڑے
بھاگ سہاگ فریدؔ سولڑے اکھیاں نال ڈِسیندے

حل لغات:۔ بھلڑے:۔ بھلے، مفید، حسب مدعا۔ ڈاگاں مَلڑے:۔ ڈاچیوں کو ملے (جانور)۔ ساوے تلڑے:۔ سبز تلے کی گھاس، تلہ ایک قسم کا گھاس ہوتا ہے۔ سولڑے:۔ قریب، نزدیک۔ ڈِسیندے:۔ نظر آتے ہیں۔

ترجمہ:۔ کیف آفرین موسم ہے اور زمانہ مساعد ہے، ڈاچیوں کو (اونٹنیوں) جابجا سبز تلہ کی گھاس میسر ہیں، اے فریدؔ بخت اور وقت کی یاوری کی وجہ سے خوش قسمتی اور آسائش اتنی قریب ہے، کہ آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے یعنے بھاگ اور سہاگ کا زمانہ آگیا ہے۔

کافی نمبر ۱۸۱

(۱)

بے صورت صورت اوے کر ناز ادا گھنڈ کھولے

حل لغات:۔ بے صورت:۔ ذات باری تعالیٰ، بے چون و بے چگون، جو شکل اور صورت سے منزہ اور پاک ہے۔ اولے:۔ آڑ میں، پس پردہ۔ گھنڈ:۔ پردہ، نقاب، آنچل۔

ترجمہ:۔ ذات پاک باری تعالیٰ جو صورت سے پاک ہے وہ اپنے محبوب سرور عالم کے قلب مبارک پر پس پردہ بصد ناز و ادا نقاب کو کھول رہی ہے اور اس کے ذریعہ تمام عالم کائنات کو فیض عام کا موقعہ مل رہا ہے۔

(۲)

ہر ہر جا وچ رانجھن ماہی آیا نال صفت کماہی،

سب سُر انہد مرلی واہی رمز حقائق چولے ۱۱

حل لغات:۔ رانجھن ماہی:۔ محبوب ازل۔ نال صفات کماہی:۔ صفت، یعنے جیساکہ وہ ذات پاک ہے اُنہیں صفات کی معیت میں، موصوف با ہمہ اوصاف خداوندی۔ انہد:۔ آواز حقیقت۔ مرلی واہی:۔ بین بجائی، بنسری پھونکی۔ چولے چولنا، ہلانا، چھیڑنا۔

ترجمہ:۔ محبوب ازل کا جلوہ ہر ہر جا موجود ہے وہ اپنی صفات قدرت کاملہ اور کیفیت کماہی کے ساتھ انہد کی لے میں بانسری بجا بجا کر حقائق کائنات کے مخفی رموز کو افشا کرتا ہے، اور یہی مرلی بجاتا ہے۔

(۳)

وَفِی اَنفُسِکُم بھیت بتاوے نَحنُ اَقرب بین بجاوے
لَودُلّیتُم گیت سناوے لفظ انا الحق بولے ۱۲

حل لغات:۔ وفی انفسکم:۔ یہ آیت شریف قرآن کا ایک حصہ ہے۔ وَفِی اَنفُسِکُم اَفَلَا تُبصِرُونَ اس کا ترجمہ یہ ہے "وہ تو تمہارے اپنے نفس میں موجود ہے کیا تم اُسے نہیں دیکھتے۔ نحن اقرب:۔ تمامی حصہ اس آیت شریف کا یہ ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم اپنے بندے کی رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ لَودُلّیتُم کی ساری عبارت حسب ذیل ہے لَودُلّیتُم فی الارض حَبلاً لعلی اللہ ھَبَطَ جس کے معنی یہ ہے اگر زمین کے نیچے رسی لٹکائی جائے تو وہ خدا تعالیٰ پر جا کر منتہی ہوگی، یعنے اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ انا الحق یہ منصور حلاج کا قول ہے جس نے مستی کی حالت میں ایسا کلمہ کہہ کر اپنے آپ کو مستوجب دار (سولی) بنایا۔

ترجمہ:۔ وہ ذات محبوب ازل کبھی کلمہ وفی انفسکم فرما کر اپنا راز ظاہر کرتا ہے اور کبھی نحن اقرب کی بین بجا کر کائنات کو اپنی ذات کا آشنا کرتا ہے اور کبھی لودلیتم کا گیت سناتا ہے اور کبھی انا الحق کی آواز بلند فرماتا ہے۔

(۴)

جو کوئی ڈاں ڈوں دھیان رکھیسی سارے گجھڑے رازنوں لیسی

اٹینیت کل اُٹھ ویسی، نِجّ پوسن سبھ بھولے

حل لغات:۔ ڈوں:۔ طرف، جانب۔ دھیان:۔ توجہ، التفات، محویت۔ گجھڑے:۔ گجھے، مخفی، پوشیدہ۔ اٹینیت:۔ دوئی وحدت کی ضد۔ نِجّ پوسن:۔ ٹوٹ جائیں گے، حل ہو جائیں گے، حقیقت کھل جائیگی۔ بھولے:۔ شکوک، شبہات بھولے بھجن محاورہ ہے اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ جو سالک اپنے دل کی طرف توجہ کریگا، وہی اسرار مخفی سے آگاہ ہوگا، اُسی کی توجہ کی وجہ سے وحدت کا علم حاصل ہو کر دوئی سب جاتی رہے گی اور تمام شکوک رفع ہو جائنگے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ'۔

(۵)

ہک جا ہن احکام شریعت، ہک جا ہن اسرار طریقت
تھیوے کیا دریافت حقیقت، کون اے پھوڑے پھوڑے

حل لغات:۔ شریعت، طریقت اور حقیقت کا تفصیلی بیان فرہنگ میں مطالعہ ہو۔ پھوڑے پھوڑے:۔ پہلے پھوڑے کے معنی قابل انکشاف راز دوسرے پھوڑے کے معنی کھولے، ظاہر کرے، ہویدا کرے۔

ترجمہ:۔ اُسکی قدرت کی جلوہ گری کے مختلف رنگ ہیں، کہیں احکام شریعت کے ذریعہ اس کا ذریعہ وصال ہے اور کہیں اسرار طریقت میں اس کی راہ ملتی ہے ایسے حالات میں اُس کی حقیقت کیونکر دریافت ہو سکتی ہے، یہ ایک ایسا مشکل مرحلہ ہے کہ حیرت سے سب کی زباں بند کر دی ہے کون ان اسرار کی ماہیت کا انکشاف کر سکتا ہے ہ

(۶)

نا رل ڈو کھڑی روہ جبل وچ، ناتھی اوکھی مارو تھل وچ
پہلو دوش کنار بغل وچ، یار پنل ہے کولے،

حل لغات:۔ اوکھی:۔ مبتلائے مشکل۔ پہلو:۔ دوش، کندھا، بغل سب ہم معنی ہیں جھولی ہیں۔ ن۔ ایک نسخہ میں بجائے پہلو کے لفظ پھولیں یعنے جستجو کر، تلاش کر۔

ترجمہ:۔ اے سالک تو مشکل اور دشوار گذار پہاڑوں میں نہ بھٹک اور نہ ہی مارو تھل میں خراب پریشان ہو، محبوب پنل تو تیرے قریب اپنے پہلو میں ہمدوش ہے، بغل میں در کنار اور نزدیک ہے۔

(۷)

فخر جہاں ہک ریت سکھائی — اصلوں حاجت رہی نہ کائی
دِل جُڑ جُڑ دُھم دھام مچائی — تھئے گُن گیان سموے

حل لغات:۔ فخر جہاں:۔ حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمۃ سے مراد ہے۔ جو حضرت خواجہ کے پیرو مرشد اور بزرگ بھائی تھے۔ ریت:۔ طریقہ، رسم۔ گُن گیان:۔ علم و عمل۔ سموے:۔ جمع، اکٹھے۔

ترجمہ:۔ حضرت فخر جہاں علیہ الرحمۃ نے ایک ایسا گر سکھایا ہے جس کے بعد پھر کسی دوسری چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی، اُسی عمل کی وجہ سے دل نے بڑی تیاری کے ساتھ ایسی دھوم دھام مچائی ہے کہ تمام روحانی علوم اور عمل جمع ہو گئے ہیں۔

(۸)

رنگپور دے ہِن پنتھ نیارے — ہک نوں لوڑے ہک نوں تارے
ہک پیا جیتے ہک پیا ہارے — تُلدے ماسے تولے ہُو

حل لغات:۔ رنگپور:۔ رنگ سے بھرا ہوا رنگین، رنگپور ایک قصبہ کا نام بھی ہے۔ لوڑے:۔ ڈبوئے، غرق کرے۔ تُلدے:۔ تُلتے ہیں، وزن کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب ازل کے جس کی قدرت ہر رنگ میں جلوہ گر ہے، عجیب عجیب طریقے ہیں، ادھر ایک سالک کو غرق کر دیا، اُدھر دوسرے کا بیڑا پار کر دیا، کوئی اس رنگین قمار خانہ میں جیت لیتا ہے اور کوئی ہار جاتا ہے، یہاں تو یہ نزاکت ہے کہ ماشے اور تولے وزن تک کا حساب ہوتا ہے۔

(۹)

فاش فریدؔ اے وعظ سناتوں عالم جاہل شاہ گدا کوں

جے کوئی چاہے فقر فنا کوں اپنے آپ کوں گولے ؎

حل لغات :- فاش :- علانیہ، ظاہر، برملا۔ گولے :- تلاش کرے، ڈھونڈھے۔

ترجمہ :- اے فریدؔ ہر عالم جاہل، بادشاہ اور فقیر کو برملا یہ وعظ سنا دے اور حقیقت کے اس راز کو علانیہ بتلا دے، کہ جو شخص فقر اور فنا فی اللہ کا طالب ہو وہ اپنے اندر اس کی تلاش کرے ۵

کافی نمبر ۱۸۲

(۱)

پٹی پیت دے پندھ پریرے برہے برہوندے بار بریرے

حل لغات :- پٹی :- وہ راستہ جو آمد و رفت کے لئے ریگستان میں بنایا جاتا ہے۔ پندھ :- فاصلہ۔ پریرے :- پرے کی تصغیر دور

بریرے :- بہت بھاری، وزنی، ناقابل برداشت۔

ترجمہ :- محبت کے سفر کا فاصلہ بہت دراز ہے اور بُرے فراق کا بوجھ بھاری یعنی ناقابل برداشت ہے۔

(۲)

جانڑے مول نہ جانڑے بھانڑے یار دے من نوں بھانڑے

گانے گہنے میوے کھانڑے وِسرے تول وہانڑے

راج پیائے حسن دے مانڑے   گذرے بھاگ بھلیڑے

حل لغات:۔ **بھائے** کا لفظ اس مصرع میں دو دفعہ لایا گیا ہے پہلے بھاتے کے معنی پسند، دلخواہ، باعث رضامندی، یا مویشیوں کے ٹھہرنے کی جگہ، دوسرے بھاتے کے معنے پسند ہیں، قبول ہیں۔ **گانے**:۔ شب عروسی کے رسمی رنگین تاگے جو دولہا دولہن کی کلائیوں میں باندھے جاتے ہیں، اُن کو گانا کہتے ہیں۔ **تول**:۔ رضائی، دولائی۔ **وہانڑے**:۔ سرہانے بالش، تکیے۔ **راج پیائے**:۔ ماں باپ کے سایہ عاطفت کا لطف و آرام **حسن دے مانڑے**:۔ غرور حسن، خوبصورتی کا فخر، بڑائی، تکبر۔ **بھاگ بھلیڑے**:۔ بھلے بخت، بختاور، خوش قسمتی کے اوقات۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز التفات کرے یا نہ کرے وہ ہماری محبت اور وفاداری کا احساس کرے یا نہ کرے، ہم کو تو اسی کے پسندیدہ کاروبار پسند ہیں یا اُسی کے مویشیوں کے مقامات دلکش نظر آتے ہیں، حضرت عشق نے گانے، گہنے، میوے کھانے، بستر، رضائیاں اور سرہانے، راج پیائے اور حسن کے غرور سب بھلا دیئے ہیں اور خوش قسمتی کے وقت گذر گئے ہیں۔

(۳)

ٹول خوشی دے رول ڈتے   وہ سُولاں لائی کانی
ڈھول نہ نیتم کول مُٹھی   گیا جوبن جوش جوانی
ہار سنگار نہ کھڑ مو کلایا   ترُٹڑے پھلوں سہرے

حل لغات:۔ **ٹول**:۔ جماعت، پارٹی، مجمع۔ **کانی**:۔ تیر، بددعا کا نشانہ۔ **ڈھول**:۔ محبوب، معشوق۔ **نہ کھڑ مو کلایا**:۔ جاتی دفعہ وداع بھی نہ کی۔ **ترٹڑے پھلوں سہرے**:۔ پھولوں کے سہرے ٹوٹ گئے۔

ترجمہ:۔ سُول (درد) نے ایسا وار چلایا، کہ عیش و مسرت خوشی و خرمی کی ساری ٹولیاں بکھر کر آوارہ ہو گئیں محبوب دلنواز برگشتہ قسمت عاشق کو ہمراہ نہ لے گیا، میرے جوش جوانی کے جذبات اور اُمنگیں سب بیکار اور ضائع ہو گئیں، ہار سنگار کرنے کا وقت بھی ایسا ہاتھ سے نکل گیا، کہ جاتے وقت وداع بھی نہ کی، پھولوں کے ہار اور سہرے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

(۵)

بادل کالے پورب والے نالے باد شمالے
بارش تالے وقت سکھالے موسم روپ ڈکھالے
سوز اُگالے پون اُبالے یار نہیں ہے ویڑھے

حل لغات :- اُگالے :- جوش دے ، جلا دے ۔ ابہالے :- جلدی تعجیل لفظ ادبانے ہے یعنے اوبال دے ، جوش دے ۔

ترجمہ :- کیونکہ محبوب میرے صحن میں موجود نہیں ہے ، اُسکے فراق میں تمام خوشیاں غم میں تبدیل ہو گئی ہیں ، چنانچہ پورب کے کالے کالے بادل ، اور شمال کی ٹھنڈی ہوائیں اور خوشی اور آرام کے وقت سب جگر میں سوز پیدا کرتے ہیں موسم بہار کے قابل دید نظارے سب درد کا باعث بن گئے ہیں ، سوز جلاتا ہے اور اس میں اُبال آتے ہیں ۔

(۶)

چیتر بہاراں کھیتر ہزاراں ٹوبھے تار متاراں
گل گلزاراں لکھ للھکاراں کنڑیں پون تواراں
جوہٹر ساڑاں جھوک اجاڑاں دوست نہ وسدا نیڑے

حل لغات :- کھیتر :- ریگستان میں موسم بہار میں میتروں ، لگڑیوں کے کھیت ۔ للھکار :- صدا ، بلانے والی آواز ۔ تواراں :- خوش آواز ۔

ترجمہ :- محبوب چونکہ قریب نہیں بستا ، اسلئے یہ تمام دلچسپ مناظر درد بڑھانے والے ہیں ، چیت کی بہاریں اور کھیتوں کی رونق ریگستان کے لبالب تالاب چمن کے غنچہ کی مہکیں ، جن کی بھینی بھینی صدائیں فردوس گوش ہوتی ہیں ، جی چاہتا ہے کہ جھونپڑا جلا دوں اور جھوک اجاڑ دوں ۔

(۷)

تانگھاں یار دیاں سانگاں کتڑیں ہوں سنایاں بانگاں

بکھڑے وال تے اُجڑیاں مانگھاں لکھدی ہجر دے کانگاں

کردی چانگاں سو جھن نہ تانگاں سکھ دے بُڈ گئے بیڑے

حل لغات:۔ سانگ:۔ برچھی۔ بکھڑے:۔ پریشان، میلے کچیلے۔ کانگ:۔ ملباخط۔ چانگ:۔ کوشش۔ تانگ:۔ ذریعہ کامیابی بُڈ گئے:۔ ڈوب گئے۔ بیڑے:۔ کشتی۔

ترجمہ:۔ انتظار یار کی برچھیاں لگی ہیں، کانوں میں جدائی کی آوازیں آتی ہیں، بال پریشاں اور مانگ اُجڑ گئی، ہجر کے حال لکھ رہی ہوں جتنی کوشش کرتی ہوں کوئی اُمید کامیابی کی نظر نہیں آتی، سکھ د آرام، کی کشتی ڈوب چکی ہے۔

(۸)

راہ جبل دے مارو تھل دے سانگ کسانگ اجل دے

آون یاد پنل دے رلڑے پور پون پل پل دے

ڈو کھڑے و لوں پوکھڑے ڈھلدے درد اندوہ گھنیرے

حل لغات:۔ کسانگ:۔ غیر موزوں۔ پور پون:۔ غم کے دورے ہوتے ہیں۔ رلڑے:۔ ساتھ صحبت۔ پوکھڑے:۔ قسمت حصہ۔ گھنیرے:۔ بکثرت۔

ترجمہ:۔ پہاڑوں اور ریگستان کے راستے اجل کے تیر کی مانند معلوم ہوتے ہیں اور جب دوست کے ساتھ رہنے کے وقت یاد آتے ہیں تو بے انتہا دکھ اور درد کے دورے پڑتے ہیں، دکھ بار بار میرے حصے میں درد والم کثرت سے بھیجتے رہتے ہیں۔

(۹)

ویس وٹیساں دیس چھوڑیساں جوگن تھی گذریساں،
خاک رمیساں دھونڑی لیساں نازک نینہہ نبھیساں،
شرم لوڑہیساں بھرم پوڑیساں کیجو کھلسن کھیڑے،

حل لغات:- ویس:- بھیس، پوشاک۔ وٹیساں:- بدلوں گی۔ دیس:- وطن۔ چھوڑیساں:- چھوڑوں گی۔ رمیساں:- بدن پر ملوں گی۔ کیجو کھلسن:- کیا ہوا جو ہنسیں گے۔

ترجمہ:- بھیس بدل کر وطن چھوڑوں گی اور جوگن ہو کر گذاروں گی، خاک بدن پر ملوں گی اور دھواں رما کر عشق کا نازک زمانہ گزاروں گی، شرم اُتاروں گی اور عزت غرق کر دوں گی کیا ہوا جو کھیڑے ہنسیں گے (مجھے اسکی کچھ پرواہ نہیں ہے

(۱۰)

نوک غماں دی چوک ڈکھاں دی دم دم دل درماندی،
رات ڈینہاں تڑپھاندی کٹھڑی مہنیں سٹھڑیں کھاندی
سیجھ نہ بھاندی پئی کرلاندی موٹھڑی عشق اوپڑے

حل لغات:- چوک:- چبھن، خلش۔ درماندی:- تھکی ہوئی۔ تڑپھاندی:- مضطرب۔ کٹھڑی:- مظلوم، کشتہ۔ مہنیں سٹھڑیں:- طعنے۔ کرلاندی:- آہ وزاری کرتی، بے چین۔ اوپڑا:- زبردست۔ ضدی، جو معمولی باتوں پر ضد کرے جس سے جان چھڑانا مشکل ہو۔

ترجمہ:- غموں کی نوک اور دکھوں کی خلش ہے، دل ہر وقت بے چین ہے، طعنے سہتی ہوں اور دن رات تڑپتی ہوں، اس بے ڈھنگے عشق نے ایسا خراب کیا ہے کہ سیج نہیں بھاتی اور ہر وقت کراہ رہی ہوں۔

(۱۱)

دلڑی حرمل اکھیاں پلپل پیریں پل پل چھل چھالے

نرمل درد اندر ڈے درمل ڈترڑے روگ کشالے

جلبل تے ہتھ ململ کوکاں زخم پئے وچ زیرے

حل لغات:- حرمل:- سپند- نظر بد کے واسطے بیماروں اور بچوں کے سر پر سے وار کر دھواں دیتے ہیں۔ پلپل:- لبریز، اشک آلودہ۔ چھل چھل بکثرت۔ نرمل:- ریشم، نرم۔ درمل:- علاج۔ کشالے:- مصائب۔ جلبل:- سوختہ۔ کوکاں:- شور کروں۔ زیرے:- کلیجے

ترجمہ:- دل مانند سپند دھواں دے رہا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہیں پاؤں میں چھل چھل چھالے ہو گئے ہیں۔ جل جل کر اور ہاتھ مل مل کر شور کرتی ہوں کیونکہ کلیجے کے اندر ناسور پڑ گئے ہیں۔

(۱۲)

لالی لوے تے کانگا بولے تھیواں اولے گھولے

مرغ ممولے کرن چہولے ناڈے رادل رولے

سارے سوڻ شگون سمولے در ویڑھے بھ جھیڑے

حل لغات:- لالی لوے:- زغن کی آواز، لالی بولتی ہے، اُس کو لونا کہتے ہیں ——— چہولے:- کلیلیں۔ سمولے:- تمام، اکٹھے، یکجا۔ اولے گھولے:- قربان، فدا۔

ترجمہ:- کوے اور لالی کی آوازوں پر اسلئے قربان ہوتی ہوں کہ وہ شاید تیرے آنے کی خبر دے رہے ہوں، مرغ اور ممولے کلیلیں کرتے ہیں اور میں بے قرار ہوتی ہوں، اے دوست اب تو زیادہ چکر نہ دے، اور جھگڑے چھوڑ کر میرے گھر آجا، کیونکہ تمام تفاول اور شگون تیرے آنے کی خبر دیتے ہیں۔

(۱۳)

کیا دوری مجبوری اوڑک | ونجناں جھوک ضروری
پوری نیساں سک سانول دی | ہم ایمان دی موڑی
پورے جھورے خاک پٹی دی | کرسم تیج وہیڑے

حل لغات:- اوڑک:- آخر کار۔ ونجناں:- جانا۔ موڑی:- سرمایہ۔ پُوری جھُوری:- ملوث، لپٹی ہوئی، خاک میں لتھڑی ہوئی
وہیڑے:- طعن۔ پٹی:- راستہ۔

ترجمہ:- دوری اور مجبوری کے بعد آخر منزل پر پہونچنا ضروری ہے، دوست کی محبت جو میرے ایمان کا سرمایہ ہے اسکو پوری طرح نبھاؤں گی، جب میں راستہ کے گرد و غبار سے ملوث ہو کر کیچ پہنچوں گی تو وہاں کے لوگ مجھ پر طعن کرینگے

(۱۴)

اگ لائی بھڑکائی رنگت | چشماں چوٹ چلائی
دیداں کرن لڑائی ؎ | رمزاں جڑ کر چاٹ چکھائی
بے واہی دے نال اجائی | غمزے رکھن بکھیڑے

حل لغات:- چوٹ چکھائی:- درد آشنا کیا۔ بکھیڑے:- چھیڑ چھاڑ۔

ترجمہ:- محبوب کی حسین اور ملیح صورت اور رنگ نے عاشق کے تن بدن میں آگ بھڑکا دی ہے اور آنکھیں پیہم چوٹ کر رہی ہیں، نگاہیں لڑتی ہیں اُس کے دلربا عشوے اپنی پوری طاقت کے ساتھ ٹھیڑ مارتے ہیں۔

(۱۵)

اللہ راسی مانا ماسی ؎ | شہر بھنبھور دی واسی

طرح اوداسی سخت پیاسی بدن بھبوت سناسی
کھوساں پھاسی تھی بے آسی پلپل موت کھیڑے

حل لغات:۔ کھیڑے:۔ دعوت دیتی ہے۔ اللہ راسی:۔ وہ شخص جس کا کوئی مددگار نہ ہو، اور خدا پر بھروسہ ہو۔ ماسی:۔ خالہ۔ واسی:۔ رہنے والی۔ کھوساں:۔ کھاؤں گی۔

ترجمہ:۔ میں بے یار و مددگار (اللہ پر بھروسہ رکھنے والی) جس کی ماں اور ماسی (خالہ) تک بھی نہیں ہیں، شہر بھنبھور کے رہنے والی بدن پر راکھ ملے اور سنیاسی بنی ہوئی ہوں، مجھے تو ہر وقت موت پکار رہی ہے آخر ناامید ہو کر پھانسی کھا جاؤں گی۔

(۱۶)

جنگل بیلے شینہ مریلے ڈوڑے ڈوکھ ڈوہیلے
کپڑے میل کچیلے نبھ گئے ہسن کھلن دے ویہلے
ویہلے میلے کر البیلے آ وس ہوت اوریرے

حل لغات:۔ ڈوکھ ڈوہیلے:۔ تکالیف۔ اوریرے:۔ ورے، نزدیک، قریب۔ ویہلے:۔ جلدی، شتاب۔

ترجمہ:۔ جنگل بیابان میں جہاں مارنے والے شیر ہیں اور میں مصیبت میں مبتلا ہوں، کپڑے میلے ہیں ہنسی خوشی کے وقت گذر گئے، اے دوست اب تو نزدیک آ کر رہائش اختیار کر اور جلدی ملاقات کی کوئی سبیل کر۔

۱۷

پندھ اڑانگے دلڑی تانگھے اوکھے وصل دے سانگھے
ملن ہانگے کوجھے لانگھے چولا بوچھن گھانگھے

جوہ جتین ڈے ڈسم نہ چانگے ناکھارے نہ چھیڑے

حل لغات:۔ اڑانگے:۔ مشکل، دشوار گذار۔ گھانگے:۔ پھٹے ہوئے۔ ڈسم:۔ نظر آتے ہیں۔ کھارے:۔ راستہ۔ چھیڑے:۔ رستہ، راہ۔

ترجمہ:۔ سفر مشکل اور دل بیتاب ہے، وصل کے اتفاق مشکل ہیں ملنا محال ہے، کپڑے پھٹے ہوئے ہیں، راستے بے ڈھب ہیں، کوشش کیلئے کوئی طریق کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

(۱۸)

تیر جگر وچ پیڑ اندر وچ نیراں نیر وہیراں

پیر مناواں وہیر نیاواں دل دلگیر لویراں

مارو چھوڑ ملہیر سدھایا پئے تقدیر نکھیڑے

حل لغات:۔ نیراں:۔ آنسو۔ نیر وہیراں:۔ زیادہ بہہ رہے ہیں۔ وہیر:۔ تکیہ، سہارا۔ نکھیڑے:۔ جدا کرے۔
ترجمہ:۔ جگر میں تیر اور دل میں درد ہے، آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے، پیر (مرشد) مناتی ہوں مگر کوئی آسرا نہیں باقی دل سخت ملول و پاش پاش ہے کیونکہ دوست چھوڑ کر ملہیر (اپنے وطن) چلا گیا ہے اور تقدیر نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔

۱۹
(۲۰)

سٹیاں مٹیاں بھٹیاں کٹیاں وٹیاں پٹیاں پتیاں

گھٹیاں خوشیاں پاڑوں پٹیاں ہٹیاں سکھدیاں ریتیاں

موٹھیاں تیغ برہوں دیاں کُٹھیاں لوٹیاں ناز نویرے

حل لغات:۔ سٹیاں، چھوڑیں۔ مٹی:۔ دودھ بلونے کے برتن۔ بھٹیاں، بھاڑ میں گئیں۔ کٹیاں:۔ گاومیش کے بچے۔ وٹیاں:۔ رستہ۔ پٹیاں:۔ رستہ۔ پٹیاں، حصہ زمین۔ پاڑوں پٹیاں:۔ جڑ سے نکلے ہوئے بے بنیاد ہٹیاں:۔ ہٹ گئیں، دور ہوگئیں۔ موٹھیاں:۔ زیر نقصان۔ نویرے:۔ نوعمر معشوق۔

ترجمہ:۔ مٹیاں (دودھ دوہنے کے برتن) چھوڑ دئے کٹیاں (بھینسوں کے بچے) بھاڑ میں ڈالیں، سیدھے راستے بھول گئے، محبت گھٹ گئی اور خوشیاں جڑ سے نکلی ہوئی ایک طرف ہوگئیں، خوشی کی راتیں گذر گئیں اور میں کشتہ تیغ محبت محبوب کے نازوں کی یاد میں لٹ گئی، (غارت ہوگئی)

(۲۰)

درد جدید مزید ہمیشہ ریت پریت سوائی،
پیت پرم دے گیت سکھایم نیت اساں سر چائی
عید فرید بعید ڈسیوے غم کیتے دل دیرے

حل لغات:۔ پریت:۔ محبت۔ سوائی:۔ زیادہ۔

ترجمہ:۔ اے فرید ہمیں ہمیشہ نیا درد ہے اور محبت روز بروز زیادہ ہے اور اس محبت نے ہی جس کو ہم نے نیت کرکے اپنے ارادہ سے اپنے سر پر اُٹھایا ہے، عشق کے گیت ہم کو سکھائے ہیں عید دور معلوم ہوتی ہے اور غم نے دل میں ڈیرے ڈال دئے ہیں۔

کافی نمبر ۱۸۳

(۱)

پردیسی یار او پورب دی گھُلّے

حل لغات:۔ پردیسی:۔ غریب الوطن، مُسافر۔ وا:۔ ہوا، باد۔ گھُلّے:۔ چلے، ہوا کے چلنے کو ہوا گھلنا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ پردیس میں رہنے والے دوست پورب کی ہوا چل رہی ہے۔

(۲)

ساونڑ مینہ برسات دی واری پھوگ پھُلی کھپ پھُلّے

حل لغات:۔ پھلی:۔ پھولی۔ پھوگ، کھپ:۔ ریگستان کے پودے ہیں۔

ترجمہ:۔ ساون کی برسات کی باری آگئی پھوگ اور کھپ کے پودے بڑھ گئے۔ اور پھول دے رہے ہیں۔

(۳)

گاجاں گجکن بجلیاں لسکن ذوقوں دِلڑی چُلّے

ترجمہ:۔ بادل گرج رہے ہیں بجلیاں کوندرہی ہیں اور دل میں ذوق ووجدان کی وجہ سے ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔

(۴)

دھامنڑ کترنڑ سنھ تے سبھوں چتر سہاگ دا جھُلّے

حل لغات:۔ دھامنڑ کترنڑ سنھ:۔ ریگستان کے پودے ہیں۔

ترجمہ:۔ دھامن کترن سٹھ کے سر پر سہاگ کا چتر جھول رہا ہے، سب مسرت سے مست ہیں۔

(۶)

جے تئیں پانی پلہڑ نہ کھٹسی   کون بھلا سندھ چُلّے

حل لغات:۔ پلہڑ۔ بارش کا پانی جو ریگستان کے نشیبوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ نہ کھٹسی۔ کم نہ ہوگا ختم ہوگا۔ چُلّے۔ جائے، جا سکتا ہے۔
ترجمہ:۔ جب تک بارش کا پانی خشک نہیں ہوتا بھلا سندھ کی طرف کون جا سکتا ہے، جب تک ریگستان میں پانی باقی ہے، ہمارا قیام یہیں رہے گا۔

(۷)

روز بروز فریدؔ ہے لذّت   طبع ڈینہو ڈینہہ کھُلّے

حل لغات:۔ ڈینہو ڈینہہ:۔ روز بروز، دن بدن، روز افزوں۔ کھُلّے۔ کھلتی ہے، شگفتہ ہوتی ہے۔
ترجمہ:۔ ایسے کیف افزا اور خوشگوار موسم کے اثر سے، اے فریدؔ روز بروز لذت زیادہ ہو رہی ہے اور طبیعت دن بدن زیادہ شگفتہ ہوتی جا رہی ہے۔

کافی نمبر ۱۸۴

(۱)

پُر وحشت سنجڑی روہی   اے دل دیوانی موہی

حل لغات:۔ پُر وحشت:۔ بھیانک، وحشت انگیز۔ سنجڑی:۔ سونی، غیر آباد، ویران۔ موہی:۔ موہ لیا، مبتلا کر لیا۔
ترجمہ:۔ وحشت انگیز اور ویران روہی (ریگستان) نے اس دیوانہ دِل کو مبتلا کر لیا، موہ لیا ہے۔

(۲)

واہ یار پنل من بھاندا واہ داروں دردولاں دا

ہاں بردا تیڈبڑے ناں دا چُم چاتم تیڈڑی ڈوہی

حل لغات:۔ من بھاندا:۔ دِل کو بھانے والا۔ داروں:۔ دارو، علاج، دوا۔ چُم چاتم:۔ چوم کر مَیں نے اُٹھالیا، بسروچشم قبول کرلیا۔ ڈوہی:۔ ملامت (محبت کا بوجھ)

ترجمہ:۔ اے محبوب تو تو دلبر محبوب ہے، تو دردمند دلوں کا علاج ہے، مَیں تو تیرے نام پر بک چکا ہوں، اور تیری محبت کی ملامت کو بسروچشم اُٹھالیا ہے۔

(۳)

ونج آکھیں قاصد بھلڑا ہے ساونڑ سخت اولڑا

مل یار تھلاں وچ کلہڑا ہئی قسم خدا دی دروہی

حل لغات:۔ بھلڑا:۔ بھلا، نیک۔ قاصد:۔ پیغام پہنچانے والا۔ اولڑا:۔ نزدیک، قریب۔ کلہڑا:۔ اکیلا، تنہا۔ دروہی:۔ قسم ہوں

ترجمہ:۔ اے قاصد نیک خو، تو جب میرے محبوب کے دربار میں فائز ہو تو میری طرف سے یہ عرض کردینا کہ اب تو ساون کا مہینہ بہت قریب ہے تمہیں خدا کی قسم ایسے وقت تو تھل کے موقعہ پر مجھے تنہا مل کر وصل سے شرف اندوز کرو۔

(۴)

تھی راہی بر ڈوں چلساں دل راہوں مول نہ ولساں

ونج ساتھ پرینڑے رلساں وچ روہی کرسوں پوہی

حل لغات:۔ پریں:۔ دوست، مہربان، قافلہ۔ پوہی:۔ گذر اوقات، کھیتی باڑی۔

ترجمہ:۔ مَیں نے عزم راسخ (پکا ارادہ) کرلیا ہے کہ صحرا نوردی کے سلسلہ میں روہی جاؤں گی اور راستہ سے ہرگز واپس لوٹونگی

دو واپس نہ آؤں گی، اور اپنے محبوب سے مل کر روہی میں بسر اوقات کروں گی۔

(۵)

بٹھ توں بن چیتر بہاراں　　سر سول آون کر واراں
دل ڈو کھڑے درد ہزاراں　　اندوہ کرن انبوہی،

حل لغات:۔ واراں:۔ جمع وار کی حملہ۔ انبوہی:۔ ہجوم، کثرت۔
ترجمہ:۔ اے دوست تیرے بغیر میں موسم بہار کو کیا کروں گی، تیرے ہجر میں تو میرے سر پر لگاتار درد و غم کے سول ہیں اور دل میں ہزار ہا درد و رنج ہیں افکار اور اندوہ ہجوم کر کے میری مصیبت بڑھا رہے ہیں۔

(۶)

کیا زیور ہار چنبیلی،　　کیا پھلوں سیج، سہیلی
تھیا عشق فریدؔ ایلی　　سبھ بھل گئے ایہی اوہی

حل لغات:۔ ہار چنبیلی:۔ زیوروں کے نام۔ سہیلی:۔ خوش نما۔ بیلی:۔ ہمدم، ساتھی، محرم راز۔ ایہی اوہی:۔ یہ، وہ۔
ترجمہ:۔ اے فریدؔ جب سے عشق میرا ہمدم ہوا ہے اس وقت سے زیور پھولوں کی سہاونی سیج سب بھول گئے ہیں، یہ بھی اور وہ بھی سب بھول گئے ہیں۔

کافی نمبر ۱۸۵

(۱)

پل پل سول سوایا ہے　　جی مفت ڈکھاں وچ آیا ہے

حل لغات:۔ سوایا:۔ سوا کہتے ہیں ۱¼ کو یعنے ایک سے بقدر ایک چوتھائی کے بڑھتا جا رہا ہے، زیادہ روز افزوں ہے۔
ترجمہ:۔ درد دل ہر گھڑی زیادہ بڑھتا جا رہا ہے، مفت میں زندگی تکلیفوں کا ہدف بن گئی ہے۔

(۲)

ڈُور گیا منظور دِلیں دا، تن من دھن ہے مال جہیندا
شالا ڈھولن ملم چہیندا دردان سخت ستایا ہے

حل لغات:۔ جہیں دا:۔ جس کا۔ چہیندا:۔ دلبر، پسند خاطر، دلربا۔
ترجمہ:۔ میرا تن من دھن جس کے لئے وقف ہے، وہ دلی محبوب دور چلا گیا ہے، خدا کرے وہ معشوق جس کے لئے دل چاہتا ہے، مجھے مل جائے، کیونکہ درد فراق نے بہت ستایا ہے۔

(۳)

دشت بیاباں جال اساڈی سوز اندوہ دی چال اساڈی
ماتم حال تے قال اساڈی عشق بہوں ڈوکھ لایا ہے

حل لغات:۔ دشت:۔ جنگل۔ بیاباں:۔ صحرا۔ جال:۔ گذارا۔
ترجمہ:۔ ہمارے ٹھکانے اب جنگل اور بیاباں میں ہیں اور ہماری ہر ایک چال میں سوز و تفکر ہے، ہمارا حال و قال سب ماتم کا نمونہ ہے، محبت ہی نے بہت دکھ دئیے ہیں۔

(۴)

چاک کیتے دل چاک مہیندے کون کلکڑے زخم کوں سیندے
مرہم وصل وصال تہیندے کھیڑا کوڑا جایا ہے

حل لغات:۔ چاک کیتے:۔ ٹکڑے ٹکڑے کئے پاش پاش کئے۔ چاک مہیندے:۔ بھینسوں کا چرواہا، رانجھن مہیں

کو اگر میم کی زبر سے پڑھیں تو اس کا معنی ہوگا کہ میرے چاک یا میرے محبوب نے دل کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ کھیڑا۔ ہیر کی شادی جس قوم میں تھی وہ کھیڑے کے نام سے موسوم ہے۔

ترجمہ:۔ میرا دل تو محبوب نے چاک (دو ٹکڑے) کر دیا ہے، یہ خطرناک زخم کون سی سکتا ہے، اس کے لئے تو چاک (محبوب) ہی کا وصال مرہم ہوگا، کھیڑا تو جھوٹ موٹ اور فضول ہے۔

(۵)

رانجھن جوگی میں جگیانی، بے زر او س ڈے راہ وکانی
مٹھڑی ماری پھراں نمانی نام نشان گنوایا ہے

حل لغات:۔ نمانی:۔ جس کا کوئی سہارا نہ ہو، بے وسیلہ، مایوس وغیرہ۔ گنوایا:۔ کھویا، ضائع کیا۔

ترجمہ:۔ میں تو اپنے جوگی محبوب کے لئے جوگن بنی ہوئی ہوں، اور اُسکے راہ میں بے دام بک چکی ہوں، میں ستم زدہ ماری ماری پھر رہی ہوں، اور محبوب کے عشق میں اپنا نام و نشاں تک گنوا بیٹھی ہوں۔

(۶)

برہوں النبی جڑ کر لائی، سڑدیں بلدیں پھراں لوکائی
لوک کیا جانڑے پیڑ پرائی جو لکھیا سو پایا ہے

حل لغات:۔ النبی:۔ شعلہ، آگ۔ جڑ کر لائی:۔ پوری طاقت سے آگ لگائی۔ لوکائی:۔ لوگوں سے چھپائے پھرنا۔ پیڑ پرائی:۔ دوسرے کا درد، پرایا دکھ۔ لکھیا:۔ قسمت کا لکھا ہوا، نوشتہ تقدیر۔ سو پایا ہے:۔ سو، وہی۔ وہی پایا، وہی ملا جو قسمت میں لکھا ہوا تھا۔

ترجمہ:۔ محبت نے زبردست آگ لگادی ہے، جل بھن کر خاک ہوگئی، پھر بھی اسے چھپاتے پھرتی ہوں، دوسرے کا درد کون جان سکتا ہے، جس تن لاگے سو تن جانے، جو میری قسمت میں لکھا تھا وہی مجھے مل گیا ہے۔

(٧)

چھڈ گیا رانجھن سردا والی کیتس حال کنوں بے حالی
ساڑاں سیجھ تے تول نہالی سب کچھ ہجر بھلایا ہے

حل لغات:۔ چھڈ گیا:۔ پنجابی۔ چھوڑ گیا۔ سر دا والی:۔ ولی نعمت، سرکار سردار محبوب۔ بے حالی:۔ خستہ حال، بدمنظر۔ ساڑاں:۔ جلا دوں۔

ترجمہ:۔ میرا سردار محبوب مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے، اور مجھے بدحال کر گیا ہے، میں سیج تکیئے رضائی اور نہالی کو آگ لگاتی ہوں، اس کے درد فراق نے سب کچھ بھلا دیا ہے۔

(٨)

دل نوں لُٹیا عشق مریلے پھر دی شہر تے جنگل بیلے
متاں فرید کرے رب میلے تانگھ آرام ونجایا ہے

حل لغات:۔ نوں:۔ پنجابی۔ کو۔ مریلے:۔ مارنے والا، ڈاکو، رہزن۔ بیلے:۔ جنگل، بیابان۔ رب میلے کرے:۔ خدا ملائے۔

ترجمہ:۔ محبت کے رہزن چور نے دل کو لوٹ لیا ہے، میں شہر اور ویران جنگلوں میں پھر رہی ہوں، شاید کہیں خدا تعالےٰ فرید کو محبوب ملا دے، اسکے انتظار نے صبر و قرار مٹا دیا ہے۔

کافی نمبر ١٨٦

(١)

پورا ئی پیڑ پئی گل دی نہ گل دی وال درل دی

حل لغات:- پورانی :- پُرانی، دیرینہ۔ نہ گل دی وال :- نہیں گلتی، دال نہیں گلتی۔ درمل :- دارو، علاج، دوائی، معالجہ، درمل کا ایک معنے یہ بھی ہے کہ دروازہ مل کر بیٹھنے والا دروازہ پر دھواں ڈال کر بیٹھنے والا، اس طرح شعر کا ترجمہ یہ ہوگا کہ محبت کا پرانا زخم گل سڑ رہا ہے اسلئے کہ دروازہ پر دھواں ڈال کر بیٹھنے والے عاشق کی کوئی دال نہیں گلتی، دکوئی بات نہیں سُنی جاتی، دال نہ گلنا محاورہ ہے۔

ترجمہ:- دیرینہ محبت گلے آپڑی ہے، اب علاج اور دواؤں کی دال نہیں گلتی، یعنے دوائی کسی کام نہیں آتی ؎

از سرِ بالینِ من برخیز اے ناداں طبیب   دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

(۲)

سدا اجلدی تے ہت ملدی   اجل دی تانگ پلپل دی
وتاں رولدی پٹی تھلدی   نہ ٹل دی سِک بروچل دی

حل لغات:- سدا :- ہمیشہ، مسلسل ہت ملدی :- ہاتھ ملتی، کف افسوس ملتی ہوں۔ اجل :- موت، مرگ۔ وتاں رولدی :- آوارہ پھرتی ہوں۔ پٹی تھل دی :- میدان صاف کو پٹی کہتے ہیں تھل :- کف دست میدان وسیع۔ نہ ٹلدی :- نہیں ٹلتی، رفع نہیں ہوتی۔ سِک :- انتظار، تانگ۔ بروچل :- بلوچ، محبوب۔

ترجمہ:- محبت میں ہمیشہ جل رہی ہوں اور ہاتھ مل رہی ہوں، اور ہر وقت موت کا انتظار کر رہی ہوں، ریگستان کے میدانوں کی پٹیوں میں بے خانماں پھرتی آوارہ ہو رہی ہوں، محبوب کی محبت اور خواہش کم نہیں ہوتی۔

(۳)

سڑ نیدی سیجھ بخمل دی   تلیندی تول نرمل دی
سونجھی نوں سانگ سانول دی   ازل دی ہے نہ اجکل دی

حل لغات:- بخمل :- مخمل۔ تول :- رضائی۔ تلیندی :- تل رہی ہے۔ نرمل :- کے صحیح معنے خالص، صاف پاکیزہ کے ہیں یہاں نرم اور نرمہ کے معنی ہیں، نرمہ خاص قسم کی ایک کپاس ہوتی ہے، جو عام کپاس سے زیادہ نرم ہوتی ہے۔ سونجھی :-

سونی، بے نوا۔ سک ساؤل وی :۔ محبوب کے عشق کی چوٹ۔ دوست کا انتظار

ترجمہ :۔ مخمل کی سیج فراق محبوب میں انگاروں کی طرح جلاتی ہے اور رضائی کی نرم اور خاص کپاس تل رہی ہے یعنی تکلیف دیتی ہے، عاشق بے نوا کو محبوب کی محبت کا بھالا ازل سے لگا ہوا ہے، آجکل کا نہیں ہے۔

(۴)

ڈکھاں ڈوکھڑے ڈتے ڈاڈھے ہڈاں دا ماس غم کھادھے

ہمیشہ درد ہن وادھے پنل ولدیں کریں جلدی

حل لغات :۔ ڈاڈھے :۔ زبردست، زیادہ، سخت، زوردار۔ ہڈاں۔ جمع ہڈ، استخواں، ہڈیاں۔ ماس۔ چمڑا، گوشت۔ وادھے :۔ زیادہ، بڑھے ہوئے، ترقی پر۔ ولدیں :۔ واپسی۔

ترجمہ :۔ فراق کے دکھوں نے بہت ستایا ہے، اور غم نے گوشت واستخواں تک کھالیا ہے، اے پنل محبوب جلدی واپس آنے کی تدبیر کرو، یہاں تو ہر وقت درد روز افزوں بڑھ رہے ہیں۔

(۵)

اویڑا عشق پیا جھولی لویراں ہے چونی چولی،

نہ جمدیں وقت ماگھولی ڈتی گولی ھلاہل دی

حل لغات :۔ اویڑا :۔ بے ڈھب۔ جھولی :۔ گود، دامن۔ لویراں :۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ چُنی اوڑھنی :۔ دوپٹہ۔ چولی :۔ کرتا زنانہ جمدیں وقت :۔ وقت ولادت، پیدا ہوتے ہی۔ گھولی :۔ واری گئی، صدقے ہوئی۔ ہلاہل :۔ زہر قاتل، سم۔

ترجمہ :۔ بے ڈھب عشق پلے پڑا ہے، جس کے جوش میں کپڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں، صدقے گئی ماں نے بھی پیدائش کے وقت زہر کی گولی نہ دی۔

(۶)

سجن رو ٹھڑا تے موکھ موٹھڑا خوشی دا سانگ سبھ ترٹڑا

نہ ڈوکھ کھٹڑا نہ جی چھٹڑا اپٹھڑی موجھ ول ولدی

حل لغات:۔ روٹھڑا:۔ روٹھا، ناراض ہوا موکھ:۔ مونہہ۔ ساٹگ:۔ تعلق، علاقہ۔ ترٹڑا:۔ ٹوٹ گیا، شکستہ ہوگیا۔ کھٹڑا:۔ گھٹ گیا، کم ہوا۔ اپٹھڑی:۔ الٹی۔ ول:۔ پھر۔ ولدی:۔ لوٹتی ہے، واپس آتی ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب ناراض ہوا، تو رخ بدل گیا، خوشی کا تمام تعلق ٹوٹ گیا، نہ دوکھ کم ہوا نہ جان چھوٹی، الٹا گھبراہٹ پھر زیادہ ہوگئی ہے۔

نوٹ:۔ سُکھ ہٹرا:۔ ایک نسخہ میں لفظ اس طرح سے ہے غالباً زیادہ درست یہی ہو یعنے محبوب کے روٹھ جانے سے سکھ باقی نہ رہا۔

(۷)

سڑ ریندا سوز چھاتی ہے مرینداروگ کاتی ہے

نہ پیندا یار جھاتی ہے کراں کیا کجھ نہیں چلدی

حل لغات:۔ چھاتی:۔ سینہ۔ کاتی:۔ چھری، کارد، خنجر۔ جھاتی:۔ جھانک۔

ترجمہ:۔ سوز دل کو جلا رہا ہے، اور درد چھریاں چلا رہا ہے، محبوب کا یہ حال ہے کہ وہ تھوڑی سی دیر کے لئے بھی دیدار سے مشرف نہیں کرتا۔ کیا کروں یہ معاملہ میرے بس میں نہیں ہے ؂

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

(۸)

ڈوکھی دا درد دیری ہے مٹھی دی ما او ویڑی ہے

تتی دا ویر ویری ہے سروں سختی نہیں ڈھلدی

حل لغات:۔ دیری:۔ دیرکا، دیرینہ۔ اوویڑی:۔ بے قاعدہ، بے ڈھنگی۔ ویر:۔ بھائی، برادر۔ ویری:۔ بیری، دشمن، مخالف ڈھلدی:۔ ڈھلتی، علیحدہ ہوتی، آفتاب جب دوپہر کے وقت نصف النہار سے غرب کی جانب رخ کرتا ہے اس کو کہتے ہیں کہ دن ڈھل گیا یا سورج ڈھل گیا۔

ترجمہ:- دوکھیاری عاشقہ کا درد محبت، تو دیرگا ازل سے سکونرف عشق ملا ہے، ماحول یہ ہے کہ برگشتہ قسمت کی ماں بے ڈھب ہے، اور بھائی بھی مخالف ہے، ایسے حالات میں سختی اور تکلیف جو مجھ پر گذر رہی ہے، وہ سر سے نہیں ٹلتی، اور دور نہیں ہوتی۔

(۹)

فرید آیا نہ ماہی ہے ڈتی سولاں نہ ساہی ہے
جگر وچ جرح جاہی ہے لگی جٹر نوک راول دی

حل لغات:- ساہی:- دم لینا، سانس لینا، آرام کرنا۔ جاہی:- بر ہدف، پورا، نشانے پر۔ راول:- جوگی، خوش باش محبوب

ترجمہ:- اے فرید دوست ابھی تک نہیں آیا، درد وغم نے بھی دم نہیں لینے دیا، اور زخم جگر اپنے ٹھکانے پوری طرح گھر کر گیا ہے، اور محبوب کی محبت دکی خلش مضبوط اور جگر گداز ہے، تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔

کافی نمبر ۱۸۷

(۱)

پورب للہاوے تے پتالوں پانی آوے

حل لغات:- پورب:- مشرق یہاں باد بہار مشرقی ہوا مراد ہے۔ للہاوے:- لہلہاوے، ہوا خراماں خراماں آہستہ آہستہ چلے
پتال:- پاتال، تحت الثرٰے، طبقہ زیریں زمین۔

ترجمہ:- جب باد بہاری مشرق سے چلتی ہے تو قدرتی طور پر پانی تحت الثرٰے سے سطح زمین کی طرف اچھلتا ہے۔

(۲)

پینگھاں ونڑو ونڑدیاں مچھلے پیلے گوڑھے ساوے

بدلے درد وں رووِن، بجلی اکھ مارے مُسکاوے

حل لغات، پینگھاں، جمع پینگھ۔ قوس قزح، بارش کے بعد آسمان پر آفتاب کی کرنیں پانی بھرے بادلوں سے گزرتی ہیں تو متعدد رنگوں کی ایک کمان کی شکل نظر آتی ہے، عربی میں قوس قزح اور انگریزی میں رین بو یعنے بارش کی کمان کہتے ہیں۔ مھلے، پیلے، گوڑھے، ساوے۔ رنگوں کے نام ہیں۔ رووِن، روتے ہیں گریہ کرتے ہیں۔ بجلی،۔ برق، کھوِٹ۔ اکھ مارے، آنکھ مارتی ہے، اشارے کرتی ہے چمکتی ہے مُسکاوے، ہنستی ہے تبسم کرتی ہے۔

ترجمہ،۔ قسم قسم اور رنگ برنگ قوس قزح مھلے، زرد، سرخ اور سبز رنگ میں نمایاں ہوتی، اور بادل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مارے درد کے رو رہے ہیں اور بجلی بھی آنکھیں مچکا مچکا کر ہنستی ہے، کیا خوش منظر معلوم ہوتا ہے

(۳)

روہی رنگ رنگیلی تھئی، چک کھپ ہار حمیلاں پاوے
بوٹے بوٹے گھنڈ سہاگوں گیت پرم دے گجاوے

حل لغات، چک، کھِپ،۔ دونو ریگستانی بوٹیوں کے نام ہیں، بارش کے وقت ان بوٹیوں میں چھوٹے چھوٹے سرخ پھول نکل آتے ہیں حمیلاں،۔ جمع ہے، حمائل جو زیور ہمیشہ گلے میں پہنا جائے یہاں گلے کا زیور مراد ہے گھنڈ، گھونگٹ۔

ترجمہ،۔ بہار کی وجہ سے ریگستان رنگین ہو رہا ہے، چک اور کھپ نے گلے میں ہار پہن لئے ہیں، اور بوٹے بوٹے سہاگ کا گھونگٹ نکال کر محبت کے گیت گا رہے ہیں۔

(۴)

کیسر بھنڑی چولی چنڑی، ول ول مینہ پوساوے
پورب ماڑ ڈکھن دے بادل کوئی آوے کوئی جاوے

کیسر بھنڑی :- زعفران میں بسی ہوئی - پوساوے :- بھگو دیتا ہے ، بارش تر کر دیتی ہے -

ترجمہ :- یہ ریگستان کی ناچیز بوٹیاں زعفران میں چولی اور اوڑھنی بسائے ہوئے ہیں جن کو بارش بار بار تر کر دیتی ہے ، مشرق ماڑوار اور جنوب کی جانب سے بادل کی آمد و رفت رہتی ہے ، کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے ، اس طرح منظر خوش آیند اور موسم جاں فزا ہو گیا ہے -

(۵)

ساونڑ مینگھ ملہاراں سبھوں تھلڑیں مال نہ ماوے

پیسوں پانی دہارو دہاری ڈیسوں جھوک تراوے

حل لغات :- دھارو دھاری :- علیحدہ علیحدہ - تراوے :- تر کرنا - تراوے ونیا :- بازداروں کا ایک محاورہ بھی ہے -

ترجمہ :- ساون کے ابر آلود موسیقی انگیز موسم کے فیض سے تھلوں میں مال مویشی بے شمار جمع ہو گئے ، ہم بھی باران رحمت کا آب حیات علیحدہ علیحدہ پئیں گے ، اور جھوک کو اس پانی سے تر کرینگے -

(۶)

وو ٹھڑے پالے تھئے خوشحالے مال مویشی گاوے ،،

سبھ کئی پا کر چوڑے بیڑے ہتھ مٹیاں گھپکاوے

حل لغات :- پالے میدان ریگ زار گاوے :- گائے کی قسم صنف کا مال - چوڑے بیڑے :- چوڑے کے ساتھ بطور تابع مہمل کے استعمال ہوتا ہے - مٹی :- ظروف شیر ، دودھ کا برتن -

ترجمہ :- بارش ہو گئی اور علاقہ ریگستان میں خوشحالی کے آثار نظر آتے ہیں ، گائیں مال مویشی خوش ہیں اور روہی کی عورتیں چوڑے بیڑے پہن کر چھاچھ مشکوں میں بلو رہی ہیں -

(۷)

سوہنی کوجھی گہنے گٹھڑے پاوے پا ٹھمکاوے ،

سینڈھاں مانگھاں تلک تلولے کجل موساگ سہاوے

حل لغات :- گوجھی :- بدصورت ۔ گھنڑے گھٹڑے :- زیور وغیرہ گھٹڑے کا لفظ بطور تابع مہمل استعمال ہوا ہے۔ ٹھمکاوے :- آراستہ کرے۔ سینڈھ :- مانگ

ترجمہ :- فیض بہار کی وجہ سے خوبصورت اور بدصورت نیک و بد گھنے وغیرہ پہن کر سجی ہوئی ہے، اور مانگھ تلک تلولے مساگ، کاجل وغیرہ سے سنوری ہوئی ہے۔

(۸)

رشک خوئید ڈیسے سنڈھ دھامنڑ تھئے چوگوٹھ پلاوے

نند نہ ماون کھیر گئیندے پُر تھئے جھاب ڈوہاوے

حل لغات :- رشک خوئید :- سبز خوردہ گندم کا جواب۔ سنڈھ دھامن :- دونو چولستان کی گھاس کے قسم ہیں۔ پلاوے :- ٹوبھے، جوہڑ، تالاب۔ نند :- ظرف شیر۔ کھیر :- دودھ، شیر۔ جھاب :- ظرف شیر۔ ڈوہاوے :- وہ مٹکا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے۔

ترجمہ :- ریگستان کی گھاس سنڈھ اور دھامن بھی گندم کے سبز خوردہ خوئید کو شرماتے ہیں اور چاروں طرف ٹوبھے بھرے ہوئے ہیں، گائیں اس قدر دودھ دیتی ہیں کہ برتنوں میں نہیں سما سکتا جھاب اور ڈوہاوے بھر جاتے ہیں۔

(۹)

کونجاں کرکن مور چنگھارے کوئل کوک سناوے

آون رلڑے یاد سجن دے ظلمیں برہوں ستاوے

حل لغات :- کونج :- ایک مشہور دریائی پرندہ ہے جس کا اپنے جوڑے سے محبت کرنا ضرب المثل ہے۔ کرکن :- کونج کی دردبھری آواز کو کہتے ہیں۔ مور کی آواز کو چنگھاڑ کہتے ہیں۔ رلڑے :- ساتھ، صحبت، ملاپ

ترجمہ:۔ کونجیں کُرکتی ہیں، مور چنگھاڑتے ہیں، اور کوئل کوکتی ہے، ان دردبھری آوازوں کو سن کر عاشق ہجراں زدہ کو ظالم فراق زیادہ ستاتا ہے اور محبوب کی صحبت اور وصل کا وقت یاد آتا ہے۔

(۱۰)

سوہنی موسم سوہنیاں مدتاں سوہنا آن ملہاوے

باقی عمر فرید دی شالا سانول سانگ وہاوے

حل لغات:۔ مدتاں:۔ جمع مدت کی عرصہ، وقت۔ ملہاوے:۔ مل کر گذارے۔ وہاوے:۔ گذرے، بسر ہو۔

ترجمہ:۔ خوش ادا محبوب بہار کے عمدہ موسم اور خوش وقت کو آکر اکٹھے گذارے، خدا کرے فرید کی باقیماندہ عمر محبوب سانول کے ساتھ بسر ہو۔

کافی نمبر ۱۸۸

یہ کافی بعض قلمی دیوانوں میں نہیں ہے،

(۱)

تانگھ پنل دل تپیندی ہے سانوں ہک پل رہن نہ ڈیندی ہے

حل لغات:۔ تانگھ:۔ انتظار، امید وصال۔ تپیندی:۔ تپاتی ہے، بے قرار کرتی ہے۔ سانوں:۔ پنجابی۔ اساکوں، ہم کو۔

ترجمہ:۔ پنل محبوب کی انتظار پھر بے قرار کرتی ہے اور ہم کو ایک پل بھی نہیں رہنے دیتی آرام نہیں کرنے دیتی۔

(۲)

عشق اُجاڑی جھوک امن دی پاڑوں نینہہ پٹیس ہڈ تن دی

ہک سِک رہ گئی یار سجن دی جو سب بار سہیندی ہے

حل لغات:۔ پاڑوں:۔ جڑھ سے، بیخ، بنیاد سے، ہٹیس:۔ اوکھاڑی۔ ہڈ:۔ استخواں، ہڈی۔

ترجمہ:۔ حضرت عشق نے امن داماں کی بستی کو برباد کر دیا، اور استخوان تن تک کی بیخ اور جڑھ اوکھاڑ ڈالی، اب تو صرف ایک ہی انتظار محبوب دل میں باقی ہے، جو تمام بوجھ سہتی ہے جسکی وجہ سے تمام بوجھ برداشت کر رہے ہیں۔

(۳)

موںجھ موںجھاری درد وچھوڑا لکھیا باب تتی دے ڈوڑا

اے غم مول نہ تھیوم تھوڑا جند جوکھ جوکھ موکلیندی ہے

حل لغات:۔ وچھوڑا:۔ جدائی، فراق، ہجر۔ باب:۔ دربارہ، واسطے، لئے۔ ڈوڑا:۔ دوہرا، دوگنا، المضاعف۔ جوکھ جوکھ یا جکھ جکھ:۔ زار زار ہو کر۔ موکلیندی:۔ موکل سے رخصت ہوتی ہے، وداع کرتی ہے۔

ترجمہ:۔ فراق محبوب کا درد، اور گھبراہٹ، پریشانی، تفقیدہ قسمت عاشق کے حق میں دوگنی ہے، خدا کرے یہ غم فراق تو کبھی بھی کم نہ ہو، اسی لذت میں زندگی اور روح زار زار ہو کر وداع کرتی ہے۔

(۴)

تیغ طمانچہ بانک کٹاری خنجر پلکاں تیر شکاری

پھٹ کیتے تن من وچ کاری پیڑ قرار وںجھیندی ہے

حل لغات:۔ تیغ:۔ تلوار، شمشیر۔ طمانچہ:۔ تپنچہ۔ چھوٹی بندوق۔ بانک:۔ چھوٹا خنجر۔ کٹاری:۔ کٹار، دودھاری چھری جس کو مضبوط پکڑنے کا دستہ لگا ہوتا ہے۔ پلکاں:۔ جمع پلک، ابرو۔

ترجمہ:۔ محبوب کی پلکیں، تلوار، طمنچہ، بانک، کٹاری، خنجر اور شکار کرنے والے تیر ہیں، جنہوں نے بدن میں کاری زخم لگائے ہیں، اور جن کی خلش اور درد قرار و آرام کو گم کر دیتی ہے۔ تباہ کر دیتی ہے۔

(۵)

درد اندوہ ہزاراں دل نوں ڈوکھ ڈیون لکھ ماراں دل نوں
سولاں یاں تلواراں دل نوں حسرت برچھی لیندی ہے

حل لغات:۔ نوں:۔ پنجابی بمعنی کو، دل کو۔ برچھی:۔ چھوٹا نیزہ۔

ترجمہ:۔ دل کو ہزاروں درد اور اندوہ ہیں، اور دکھ لاکھوں ضربات دل پر لگاتا ہے، غم والم کی تلواریں دل پر چلتی ہیں اور حسرت برچھی مارتی ہے اور بیتاب کرتی ہے۔

(۶)

موںہہ نہ لیندے سکّے بھائی ہٹیں ڈیوے ماپیو جائی
خویش قبیلے کرن لڑائی سس نناݨ مریندی ہے

حل لغات:۔ موںہہ نہ لیندے:۔ اردو میں بھی انہیں الفاظ میں یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے منہ لگانا، اختلاط بڑھانا، واقفیت زیادہ کرنا، التفات کرنا۔ ماپیو جائی:۔ ماں باپ کی جنی ہوئی، ہمشیرہ۔ نناݨ:۔ نند، خاوند کی بہن۔

ترجمہ:۔ حقیقی اور سگے بھائی بھی مجھے موںہہ نہیں لگاتے، بہن تو طعنے دیتی ہے اور خویش واقربا لڑائی کرتے رہتے ہیں ساس اور نند بھی مجھے مارتی ہیں، میں محبت کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہوں۔

(۷)

شوق فرید شعور لوڑھایم حال ونجایم قال گنوایم
دھوڑی پایم خاک رمایم دل سبھ کیس کرنیدی ہے

حل لغات:۔ لوڑھایم:۔ بہادیا، برباد کردیا۔ دھوڑی:۔ خاک، دھول، غبار۔ رمایم:۔ بدن پر ملنا۔ کیس:۔ کارنامے، غیر مطبوع کام

ترجمہ:۔ اے فرید عشق نے میرا شعور دفہم وفراست کی حس، ضائع کردیا ہے اور میں نے حال وقال دونو گنوا کر سر پر خاک ڈال

لی اور بدن پر خاکستر آئی ہے، یہ سارے خلاف شعور امور دل نے ہی کرائے ہیں اگر دل عشق زدہ اور بے حس ہوتا، تو یہ تمام خلاف عادت افعال ظہور میں نہ آتے۔

کافی نمبر ۱۸۹

(۱)

تتا عشق بہوں گذریوسے ایہو قہر نہ پیش ایوسے

حل لغات:- بہوں:- بکثرت، زیادہ۔

ترجمہ:- عشق پر سوز کے ساتھ ہم نے بہت مدت تک گذارا کیا، لیکن اب جو فراق یار نے حالت بنادی ہے، ایسا قہر پہلے کبھی پیش نہ آیا تھا۔

(۲)

بھاہ برہوں دی ساڑ پچالیا ھڈ تن کیتیس کیری

یار لدھو سے جانی ویری لکھیا واہ ملیوسے

حل لغات:- کیری:- راکھ، خاکستر۔ واہ:- ٹھیک، درست، پورا۔ بعض نسخوں میں وہہ بھی پڑھا جاتا ہے، اس صورت میں وہہ کے معنی بہہ کر جس طرح پانی بہہ کر مقررہ کھیت میں پہونچتا ہے اسی طرح نوشتہ تقدیر بھی بہہ کر عاشق کے اوپر پہونچا۔

ترجمہ:- ہجر محبوب کی آگ نے جلا کر بھسم کر دیا ہے ــــ جان و استخواں تک راکھ ہو گئے ہیں۔ معشوق جو مجھ کو ملا ہے وہ جانی دشمن ہے جو کچھ ہماری تقدیر میں لکھا ہوا تھا، وہی ہم کو ملا ہے۔

(۳)

جان جگر تن پارے پارے سینہ محض لویراں

نوں نوں رگ رگ وچ سوپیڑاں ہجر برات ڈھیوسے

حل لغات:- پارے پارے:- ٹکڑے ٹکڑے، ریزے ریزے۔ لیراں:- دھجیاں دھجیاں۔ برات:- انعام، سوغات، خلعت

ترجمہ:- جسم جان وجگر سب عشق میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور سینے کی بھی دھجیاں اُڑ گئی ہیں، بدن کے ہر ایک بال اور رگ میں تنو تنو درد ہیں، یہ وہ خلعت ہے جو ہم کو دوست سے ملی ہے۔

(۴)

ہنجڑوں ہاراں واٹ نہاراں بیٹھی کانگ اوڈاراں،
جان جگر ہے جلیندا ڈیرا، تنہا چھوڑ گیوسے،

حل لغات:- ہنجڑوں:- ہنجوں، آنسو، اشک۔ ہاراں:- بہا رہی ہوں، ہار پرو رہی ہوں۔

کانگ اوڈاراں:- کوے اڑاتی ہوں، فال لینا۔ واٹ نہاراں:- راہ تک رہی ہوں، منتظر ہوں۔

ترجمہ:- محبوب کے فراق میں آنسو بہا رہی ہوں اور راہ تک رہی ہوں اور اُس کی انتظار میں کوّے اُڑاتی ہوں یعنی محبوب کی تشریف آوری کے تفاول لے رہی ہوں، جسکا مسکن (ڈیرہ) میرے جان وجگر میں ہے، وہی محبوب اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے

(۵)

پیت پرانی من نوں بھانی لذت بہت ڈکھالی
مثل سمندر آتش اندر سوسو عیش لدھیوسے

حل لغات:- سمندر:- آگ کا کیڑا، آگ جو مقدار اور مدت میں زیادہ جلتی رہے یہیں ایک صدی کے بعد کیڑا پیدا ہوجاتا ہے اور اُسی آگ میں ہی رہتا ہے اور اُسی میں خوش رہتا ہے، کیونکہ اُسکی زندگی ہی اُسی آگ میں ہوتی ہے۔

ترجمہ:- محبت ازلی ہی میرے دل کو بھا گئی ہے اور اس نے مجھے بہت لذت دکھلائی ہے، سمندر کی طرح آتش محبت میں سینکڑوں عیش وآرام میں نے پائے ہیں۔

(۶)

ہٹر گیم جل گیم مر گیم گل گیم ہا یار فرید نہ آیا ہا

سکدیں تپدیں مردیں کھپدیں نازک نینہہ نبھیو سے

حل لغات:۔ ہٹر گیم:۔ میں جل گیا۔ گل گیم:۔ میں گل گیا۔ مضمحل ہو گیا

ترجمہ:۔ اے فرید میں جل بھن گئی مر گل گئی، پھر بھی محبوب نہ آیا، میں نے انتظار میں تپ کر کھپ کر جس طرح بھی ہو سکا، نازک تعلق محبت کو آخری دم تک نبھایا۔

کافی نمبر ۱۹۰

(۱)

تتے نینہہ تتڑی دے اڈتے حیران سارا لوک ہے

اے دل نہیں کچڑی گھدی ماہی وچائی ٹھوک ہے

حل لغات:۔ تتے نینہہ:۔ عشق برافروختہ، سوختہ۔ تتڑی:۔ سوختہ جگر عاشق۔ لوک:۔ لوگ، خلق۔ کچڑی:۔ کچی، خام، ناپختہ۔

وچائی ٹھوک ہے:۔ ٹھوک بجا کر لینا، آزمائش کر کے، اطمینان کر کے کسی چیز کا لینا، پرکھ لینا جس طرح روپیہ کو ٹھوک بجا کر تسلی کے بعد لیا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ اس سوختہ جان عاشق کے عشق بد قسمت پر تمام خلق خدا (لوک) حیران ہے (کیوں نہ ہو) یہ دلِ زار خام نہیں ہے محبوب نے اس کو ٹھوک بجا کر اچھی طرح پرکھ لیا ہے۔

(۲)

چٹ تھئی جوبن دی تار وے گئے کم ہبھلے کل کاروے

توں بِن تتی دا یا روے جیون نہ جیون بھوگ ہے

حل لغات، چِٹ تھئی :- برباد ہوئی، ضائع ہوگئی۔ جوبن :- جوش جوانی۔ تار :- نشہ، لذت۔ بھوگ :- مصیبت، لغوی معنی کھانا استفادہ کرنا۔ یہاں مشکل، مصیبت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ :- جوانی ضائع ہوگئی اور جوش جوانی کے جوبن بیکار ہو گئے، کار و بار بھول گئے، اے سوختہ جاں عاشق کے محبوب تیرے بغیر جینا نہ جینا یکساں مشکل ہے۔

(۳)

او اپنی جا تے خوش وسن اِتھ نین تھی بے وس وسن
کیوں لوک نہ میں تے ہسن مُٹھڑی کوں چاتا پوک ہے

حل لغات :- وسن :- پہلے مصرع میں وسن کے معنی آباد ہوں اور دوسرے مصرع کے وسن کے معنی برسیں، بارش کی طرح برسنا۔ ہسن :- ہنسیں، خندہ زنی کریں۔ پوک :- سختی، بدبختی، اس زبان کا خاص محاورہ ہے، فلاں کو پوک چائے اُس نے جو کام کیا ہے اس کو سختی اور بدقسمتی نے ایسی غلطی پر آمادہ کیا ہے۔

ترجمہ :- محبوب خوش ادا تو اپنے مسکن پر خوش اور آباد ہے، اور یہاں یہ حالت ہے کہ آنسو آنکھوں سے بے تحاشا برس رہے ہیں، اور خلق مجھ پر کیوں نہ پھبتیاں کسے اور ہنسے، مجھے یعنی قسمت زدہ کو سختی نے عشق لگانے پر آمادہ کیا۔

(۴)

روپٹ اساڈی کار ہے ڈُوکھ سُول گاہنڑاں ہار ہے
برپار چِٹ گھر بار ہے مارو تھلاں وِچ جھوک ہے

حل لغات :- روپٹ :- رونا پیٹنا، آہ و نالہ کرنا۔ بر :- جنگل۔ پار :- سنسان، بیابان۔ چِٹ :- میدان کف دست، غیر آباد، برباد شدہ۔ مارو تھل :- وہ ریت کے کف دست میدان جہاں انسان زندہ نہیں رہ سکتا، خونخوار وادیاں۔ جھوک :-

جائے قیام، مسکن، مقام۔

ترجمہ:۔ رونا دھونا تو ہمارا کام اور رات دن کا مشغلہ ہے، دکھ اور درد ہمارے لئے زیادہ درہا ہیں، ہمارے گھر بار تو جنگل بیاباں اور کف دست میدانوں میں ہیں اور ہماری جھوکیں مارو تھل ہیں۔

نوٹ:۔ ایک نسخہ میں دوسرا مصرع اس طرح ہے "ڈو کھ سول ناسیں تار ہے"، یعنی دکھ درد نتھنوں تک پہنچ گیا ہے (ناک میں دم ہے)

(۵)

تھیا بخت مَیں تے تنگ ہے ‏ سُکھ دی ہمیشہ جنگ ہے

بکھڑا موساگ دا رنگ ہے ‏ اُجڑی سہاگ دی نوک ہے

حل لغات:۔ مَیں تے تنگ ہے:۔ مجھ سے تنگ آگیا ہے، میرا ساتھ نہیں دینا چاہتا۔ بکھڑا:۔ خراب ہوگیا ہے۔

ترجمہ:۔ بخت رسا مجھ سے تنگ ہوگیا ہے، سکھ اور آرام کی مجھ سے ہمیشہ جنگ ہے، خوشی کے سامان مفقود ہیں یعنی مساگ کا رنگ بکھڑا ہوا ہے اور سہاگ کے کاجل کی نوک اُجڑ گئی ہے۔

(۶)

بچُھڑا فرید دا حال ہے ‏ سانول نہ نیتم نال ہے

نظرم وصال محال ہے ‏ ڈوکھ دی نویں نت چوک ہے

حل لغات:۔ بچھڑا:۔ خستہ، پریشان، بگڑا ہوا، تباہ، بوسیدہ، زبوں۔ چوک:۔ خلش، ضرب۔

ترجمہ:۔ فرید کا حال نہایت پریشان و خستہ ہے کیونکہ سانولا محبوب مجھے ہمراہ نہیں لے گیا، اب تو اُس کا وصال بھی مشکل معلوم ہوتا ہے اور ہجر میں دکھ کی ہمیشہ نئی نئی خلش ہے۔

کافی نمبر ۱۹۱

(۱)

توں بن حضرت یار ہر دم پھراں حیرانی

حل لغات :- حیرانی :- حیران، متحیر

ترجمہ :- اے حضرت محبوب تیرے فراق میں ہر وقت حیران و پریشان پھرتی ہوں۔

(۲)

ماہی باجھوں سول گھنیڑے جیوݨ ہے بے کار

جانڑم دل دا جانی

حل لغات :- گھنیڑے :- بہت، بکثرت، زیادہ۔ جانڑم :- جانتا ہے، میم متکلم کا ہے، میرے دل کا جانی جانتا ہے۔

ترجمہ :- محبوب کے بغیر درد و الم بہت ہیں، اور زندگی تنگ بیکار اور عبث ہوگئی ہے یہ میری کیفیت میرے محبوب کو معلوم ہے۔

(۳)

دلبر جیہاں ہور نہ کوئی، خوبی دا سردار

صورت وچ لاثانی

حل لغات :- ہور :- اور، دوسرا، پنجابی لفظ ہے۔ لاثانی :- جس کی کوئی مثال نہ ہو، بے نظیر۔

ترجمہ :- میرے محبوب جیسا خوبیوں کا مالک اور صورت میں بے نظیر اور کوئی بھی نہیں ہے، یعنے میرا دلبر بے نظیر خوبیوں کا مالک اور بے مثال حسین ہے۔

ے آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

پنل چھڈ کے کیچ سدھایا (۴) کیتس زار نزار

رو رو تھیوم دیوانی،

حل لغات:۔ کیچ:۔ وطن پنوں۔

ترجمہ:۔ محبوب پنل مجھے چھوڑ کر کیچ کی طرف چلا گیا ہے اور مجھے زار و نزار کر گیا ہے، میں رو رو کر دیوانی ہو رہی ہوں۔

(۵)

عشق اوڑا پیش پیوسے دل نوں دار مدار،

تن من سو سو کانی،

حل لغات:۔ اوڑا:۔ بے ڈھب۔ کانی:۔ تیر، زخم۔

ترجمہ:۔ بے ڈھب عشق پیش آیا ہے، تمام تکالیف کا بوجھ اور دار و مدار دل پر ہے اور تن بدن میں سینکڑوں تیر اور زخم ہیں۔

درد فریدؔ ہے چیز مہانگی تھیندے ونج وپار،

جندڑی کر قربانی

حل لغات:۔ مہانگی:۔ مہنگی، گراں۔ تھیندے:۔ ہوتے ہیں، ہوا کرتے ہیں۔ ونج:۔ تجارت، سوداگری، خرید و فروخت

وپار:۔ کاروبار، تجارت۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ درد محبت، گراں بہا چیز ہے، اس میں تو جبھی کاروبار ہوتا ہے، جب جان قربان کرنے کا تہیہ کر لیتی

درد کی قیمت بازار عشق میں سر کی قربانی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۲

(۱)

توں بن موت بھلی وینیدم شالا مری ٹکساں ہک نہ ذری جیساں پل نہ گھڑی

حل لغات:- بھلی:- اچھی ہے۔ وینیدم:- میں جاتی۔ مری وینیدم:- میں مرجاتی۔ ٹکساں:- ٹکن مصدر سے ٹھہرنا۔

ترجمہ:- اے محبوب دل نواز تیرے بغیر مجھے موت ہی اچھی معلوم ہوتی ہے، خدا کرے میں ہجر کے صدمے سہنے سے پہلے مرجاؤں کیونکہ ہجر میں ذرہ دیر بھی نہیں ٹھہر سکتی، اور نہ اک پل زندہ رہ سکتی ہوں۔

(۲)

پورب طرف ڈھوں مینگھ ملہار ڈِٹھم بجلی لسک ڈِتی گج گج گاج سٹیم

رہساں اتھ نہ اڑی ویساں وطن وری

حل لغات:- پورب:- مشرق، ابھروا، وہ سمت جس سے سورج نکلتا ہے مینگھ اور ملہار:- دو موسیقی کی راگنیوں کے نام ہیں اور بادلوں کو بھی کہتے ہیں جو موسم باراں میں فضائے آسماں پر چکر لگاتے ہوں۔ لسک:- چمک، روشنی۔ وری:- واپس۔

ترجمہ:- پورب کی طرف بادلوں کے جھرمٹ دکھائی دیتے ہیں، بجلیاں کوندہی ہیں اور رعد گرج رہی ہے، اب تو میں یہاں اڑی نہ رہوگی اور اپنے محبوب وطن کو واپس چلی جاؤں گی۔

(۳)

کنڑیں ووڑ پیوم روہی وو ٹھڑی دی ڈھولا کل نہ لدھو ڈکھڑیں کٹھڑی دی

پھاڑیم چولی چنی رو رو تھیوم چری،

حل لغات:۔ کنڑیں:۔ کانوں میں۔ وَوڑ:۔ آواز، بھنک، خفیف سی آواز۔ ڈُکھڑیں کُٹھڑی:۔ دکھوں کی ذبح شدہ۔ پھاڑیم:۔ میں نے پھاڑ ڈالی ہے۔ چری:۔ سندھی لغت، دیوانی، پاگل، بدحواس۔

ترجمہ:۔ میرے کانوں میں روہی کی بارش کی خبر پہنچ گئی ہے، اے محبوب ایسے رحمت کے پرجوش وقت میں بھی تو نے اس دُکھیاری کی خبر نہ لی، میں نے تو تیرے ہجر میں، اپنے کپڑے چولی اور اوڑھنی تک چاک کر دیئے ہیں اور رو رو کر دیوانی ہوگئی ہوں۔

(۴)

اپنے دیس ونجاں دل نوں تانگھ تھئی ڈیکھاں تاڈے ٹوبھے لانڑے کھار بوئی

برڈوں راہی تھیواں ساڑیں سول لٹری

حل لغات:۔ ویس:۔ وطن، اپنا ملک۔ تانگھ:۔ انتظار، شوق۔ تاڈے:۔ روہی کے مختصر ٹھکانے مقام قیام۔ ٹوبھے:۔ جوہڑ، تالاب۔ لانڑے:۔ وہ روہی کے پودے جن سے کھار بنتی ہے۔ بوئی:۔ وہ پودے جو صرف روہی میں پیدا ہوتے ہیں اور اونٹ اس کو کھاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ دل میں یہ اُمنگ اور انتظار پیدا ہوئی ہے، کہ اپنے وطن پہنچوں، یعنے روہی کی طرف جاؤں، وہاں تاڈے، ٹوبھے لانے، اشجار اور بوئی کے پودے جا کر دیکھوں، اور سنسان جنگل کی طرف نکل جاؤں، کیونکہ دردوں کی سوزش سے جل بھن گئی ہوں۔

(۵)

اونگاں پونگ اوٹھن بدلیں کیتی لس گھن گھن نام تیڈا روندی تھئی ہوس

سانول تینوں ملاں یا سر پووم مری،

حل لغات:۔ اونگاں پونگ اوٹھن:۔ دجا بجا جھڑی کا عالم ہے اور، گرج کی آواز آرہی ہے۔ بدلیں لس کیتی:۔ بادل جھوم کر اکٹھے ہوگئے اور گھنگھور گھٹا چھا گئی۔ سر پووم مری:۔ میرے سر پہ موت نازل ہو۔

ترجمہ:۔ گرج کا شور برپا ہے، اور بادل جھوم جھوم کر چھائے ہیں، اے محبوب دلنواز میں تو تیرا ہی نام لیکر روتے روتے

بے بس ہو رہی ہوں، میری یہی تمنا ہے کہ یا تو تجھے مل جاؤں، یا میرے سر موت آجائے۔

(٦)

سُرخی مہندی مُٹھی کجلہ دھار گیوم ناز نواز بُھلیا ہار سنگار گیوم،
بنیسر بول بھناں اُجڑی مانگھ دھڑی

حل لغات:۔ مُٹھی:۔ خراب ہوگئی، بے کار ہوگئی۔ بھنّاں:۔ بھنّن مصدر سے توڑوں، شکستہ کروں۔ دھڑی:۔ چوٹی کے بال جن کو عروسی کے وقت گندھاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ فراق محبوب میں میری یہ حالت ہے کہ سرخی مہندی چھوٹ گئی ہے، کاجل کی دھار کا خیال تک نہیں ناز و انداز ہار سنگار سب بھول گئے ہیں، بولے بنیسر توڑ ڈالتی ہوں، مانگ اور دھڑی بھی اُجڑ گئی ہے۔

(٧)

کھیڈن کوڈن گیا سکھ ٹول گیوم ڈوکھڑے پوکھڑے پئی خوشیاں رول گیم،
جُڑ کر راول جوگی لائی پریم جھڑی

حل لغات:۔ کھیڈن کوڈن:۔ کھیلنا کودنا۔ ٹول:۔ ساتھ مجمع، پارٹی۔ پوکھڑے پئے:۔ حصہ میں آئے۔ پریم جھڑی:۔ محبت کی چنگاری

ترجمہ:۔ راول جوگی (محبوب) نے ایسی محبت کی آگ کا فتیلہ جلایا ہے، کہ کھیل کود کے سب مشاغل جاتے رہے، اور آسائش و آرام کی صحبتیں بھول بھال گئیں، خوشیاں مجھے چھوڑ کر آوارہ کر گئی ہیں، اور دکھ میرے حصے میں آگئے ہیں۔

(٨)

کھمدی کھمن فرید جھوکاں یاد پوون اکھیاں نیر منہجوں کر برسات وسن
لکھ لکھ دھانہہ اوٹھم جاں جاں ڈسم جھڑی

حل لغات:۔ کھمدی کھمن:۔ بجلی کوندتی ہوئی، چمکتی ہوئی بجلی۔ دھانہہ:۔ فریاد، آہ و زاری۔

ترجمہ:۔ اے فرید جب بجلی کوندتی ہے، تو مجھے (روہی کی) جھوکیں یاد آتی ہیں (روہی کی برسات مشہور ہے) عجیب پر لطف سماں ہوتا ہے، آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بارش کی طرح برسنے لگ جاتا ہے، اور جوں جوں جھڑی نظر آتی ہے اُسی طرح لاکھ لاکھ فریاد اور آہ جگر سے نکل جاتی ہے

کافی نمبر ۱۹۳

(۱)

توں بن مہیندا چاک وے دلڑی غماں دی جھوک ہے
جو جو خوشی سرسبز تھئی، صرصر ڈوکھاں توں سوک ہے

حل لغات:۔ مہیندا:۔ بھینسوں کا چرواہا، مراد رانجھا معشوق۔ صرصر:۔ بادِ خزاں، ہوائے سرد کے جھونکے۔ سوک:۔ خشک سوکھے ہوئے۔ ن:۔ یہ لفظ ٹرٹر بھی ہو سکتا ہے، ایک نسخہ میں ٹرٹر ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب رانجھا تیرے ہجر و فراق میں دل نالاں غم کی بستی بن گئی ہے، خوشی جس قدر بڑھتی ہے، غم کی بادِ خزاں فوراً اُس کو سکھا دیتی ہے، ہر وقت غم و الم کا دورہ ہے۔

(۲)

گئی ریت بھت ڈُرت گھت مُنڈھوں اصلی نہ ٹکساں اتھ منڈھوں
ساڑے نہ سہساں نت منڈھوں اے گال روک دی روک ہے

حل لغات:۔ ریت بھت:۔ رسم و رواج۔ ڈرت گھت:۔ لین دین، تعلقات باہمی۔ منڈھوں:۔ سرے سے، بالکل قطعی۔ اتھ:۔ یہاں، اس جگہ۔ ساڑے:۔ جلاپا۔ نت:۔ ہمیشہ، روزمرہ۔ روک:۔ نقد، علانیہ۔

ترجمہ:۔ فراقِ محبوب میں تمام رسم و رواج اور لین دین کے تعلقات ترک ہو چکے ہیں، اب مَیں یہاں ہرگز نہ ٹھہروں گی، اور

یہ روزمرہ کے جلاپے اور تیرطعن ہرگز نہ برداشت کروں گی، یہی فیصلہ ہے اور یہ بات روک کی روک اور نقد ہے اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔

(۳)

رل مل تتی نوں تیندیاں رکھ وَیر ویڑ الیندیاں

ہکڑیاں اولانبھے ڈیندیاں ہکڑیاں دی نوک تے ٹوک ہے

حل لغات:۔ وَیڑ الیندیاں :۔ ویڑ الاون محاورہ ہے، گالیاں دینا، بددعا کرنا، نوحہ کرنا۔ اولانبھے:۔ طعنے۔ نوک تے ٹوک :۔ مسخری، استہزا، مذاق ہنسی۔

ترجمہ:۔ ہم عمر عورتیں مل جل کر اسی سوختہ عاشق کو زیادہ جلاتی ہیں، دل میں بیر رکھ کر بددعائیں اور نوحہ گری کرتی ہیں، کئی ایک طعنے دیتی ہیں اور دوسری مذاق اور مسخری میں مجھے اُڑاتی ہیں۔

(۴)

رو رو اکھیں وچ پیاں چراں کل مردی شالا اج مراں

یا وچ بوڈاں یا بھوئیں وڑاں گیا یار تروڑ سنجوک ہے

حل لغات:۔ چراں :۔ گھاؤ، زخم، نالیاں جھریاں۔ بوڑاں :۔ ڈوب جاؤں، غرق ہو جاؤں۔ بھوئیں وڑاں :۔ زمین میں داخل ہو جاؤں، دھرتی میں دھس جاؤں۔ تروڑ :۔ توڑ گیا۔ سنجوک :۔ سنگت، ساتھ، دوستی۔

ترجمہ:۔ روتے روتے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہیں، خدا کرے کل کی بجائے آج مر جاؤں، یا کہیں پانی میں ڈوب مروں، یا زمین میں دھس جاؤں، میرا زندہ رہنا مشکل ہے، کیونکہ یار تو ساتھ توڑ ہو گیا ہے اور مبتلائے فراق کر گیا ہے۔

(۵)

ڈوکھ سول ہار ہنڈیپڑے، آئے سر تے سخت زندیپڑے

بدبخت ضعف بُوڈھیپڑے کیا ملیا تھوک کوں تھوک ہے

حل لغات:۔ ہار:۔ عام مشہور ہے، پھولوں کی بدھیاں، ہار۔ ہنڈ ہیڑے:۔ ہنڈانا سے لباس، بدن پر پہننے کے کپڑے۔ رنڈیپڑے:۔ رنڈواپن ــــ بوڈھیپڑے:۔ بڑھاپا، کبرسنی، پیری۔ تھوک کوں تھوک:۔ جہاں مقابلہ کا ذکر ہو، اور دونو فریق برابر ہوں تو اُس وقت کہتے ہیں کہ تھوک کوں تھوک ملیا ہے، دونو فریق برابر ہیں۔

ترجمہ:۔ دکھ اور درد میرے لیئے ہار اور روزمرہ کا لباس ہو گئے ہیں، کیونکہ سر بدبخت رنڈاپا آگیا ہے اور ساتھ ہی ضعف کمزوری اور بڑھاپا بھی لاحق ہو گیا ہے، رنڈاپا اور بڑھاپا دونو بالمقابل برابر ہیں اور تھوک کو تھوک مل گیا ہے۔

(۶)

قسمت فرید دی تھئی پوٹھی گیا رول سانول ڈے پوٹھی
چٹڑے پدھر تے میں لٹی خوش وسدا سارا لوک ہے

حل لغات:۔ پوٹھی:۔ اُلٹی، واژگوں۔ ڈے پوٹھی:۔ پوٹھی، پشت، پوٹھی ڈے، پیٹھ دے کر۔ چٹڑے پدھر:۔ چٹڑا، سفید پدھر، میدان، کف دست میدان، مراد علانیہ، سر بازار۔

ترجمہ:۔ فرید کی قسمت کی شومی دیکھو، کہ محبوب سانول پیٹھ پھیر کر چلا گیا ہے، صرف میں اس طرح صاف میدان میں (سر بازار) لٹ گئی ہوں، باقی تمام زمانہ خوش و خرم آباد و شاد ہے۔

کافی نمبر ۱۹۴

اس کافی کے ہر ایک بند میں چھ چھ مصرعے ہیں، وزن اور بحر کے لحاظ سے بھی یہ کافی توجہ طلب ہے

(۱)

تیرا نینہہ نبھیساں زور ے، سانوں ہٹکے کون تے ہوڑے

حل لغات:۔ زورے:۔ زور سے، مجبوراً۔ سانوں:۔ پنجابی، اساکوں، ہم کو، ہمیں۔ ہٹکے:۔ منع کرے، باز رکھے، روکے۔ ہوڑے:۔ یہ بھی منع کرنے کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب میں تیری محبت کو جس طرح بن پڑیگا نبھاؤں گی، ہمیں عشق کے نبھانے سے کوئی منع نہیں کرسکتا وہ کون ہے جو ہم کو منع کرے اور باز رکھے۔

(۲)

جان جلیساں سیس بڑیساں ہجوں سوز سہیساں
سارا شرم لوڑہیساں ساری عار و یار اوڈھیساں
تن من دھن سبھ مِلک سجن دے تو ٹے کیجو کرم وچھوڑے

حل لغات:۔ جان:۔ جان یعنی بدن۔ سیس:۔ سر۔ لوڑہیساں:۔ بہادوں گی، دریا کے بہاؤ میں بہادوں گی۔ عار:۔ شرم، حیا، لاج، ننگ ناموس۔ ویار:۔ طعنے۔ توٹے:۔ باوجودیکہ، خواہ، اگرچہ۔ کیجو:۔ خواہ۔ کرم وچھوڑے:۔ وچھوڑا جدائی، علیحدگی۔ کرم وچھوڑے۔ جدائی کر جائے، فراق میں مبتلا کرے۔

ترجمہ:۔ محبوب کی محبت میں جان تک کو جلادوں گی، اور سر بھی اسی آگ میں جلا ڈالوں گی، اس سوز عشق کو بآسانی سہونگی شرم و حیا کو دریا برد کرونگی اور تمام ننگ وناموس ضائع کرونگی، طعنے تبرے برداشت کرونگی، جب تن من دھن سب اُسی محبوب کا مال ملک ہے، خواہ وہ مجھ سے جدائی بھی اختیار کرے پھر بھی میں تو اُسکے راہ میں فنا ہوجاؤنگی۔

(۳)

عشق اوچا ڈیم سولاں ساڑیم درداں لائے ڈیرے
روگ کروپ کشالے ہردم گانے گھنڑے سہرے

راج ہیاٹے تول وہاٹے   وسرے زورے تورے

حل لغات:۔ اُجاڑیم:۔ مجھے برباد کر دیا ہے۔ کروپ:۔ بگاڑ، بے اسلوبی۔ تورے:۔ حکومت، طاقت۔

ترجمہ:۔ عشق نے مجھے برباد کر دیا ہے، اور درد و غم نے جلا دیا ہے، اور میرے دل میں درد و غم نے ڈیرے لگا دئے ہیں (مستقل طور پر رہتے ہیں، مرض۔ بے اسلوبی۔ تکلیف یہی میرے لئے زیور اور سہرے ہیں، والدین کے راج، رضائیاں تکیے اور زور حکومت سب بھول گئے ہیں۔

(۴)

پیکے ٹوکاں کرم سوریجے   مارم جگتاں نوکاں
مُٹھڑی دلڑی لُٹڑیدا   ہے قبلہ یار دیاں جھوکاں
ماپیو خویش قبیلہ مِلمِل   ڈیندے دِھکڑے دھوڑے

حل لغات:۔ پیکے:۔ میکے، ماں باپ اور ان کے رشتہ دار۔ سوریجے:۔ سسرال۔ جگتاں:۔ اشارے، کنائے میں ہجو کرنی زباں درازی۔ دھکڑے:۔ دھکے۔ دھوڑے:۔ صدمات، دھکے۔

ترجمہ:۔ میکے کے سب آدمی طعنے دیتے ہیں اور سسرال والے طعنے کے علاوہ زباں درازی بھی کرتے ہیں، اس عاشق دل باختہ اور ستم رسیدہ کا مرکز توجہ تو صرف محبوب کا مسکن ہے، جہاں سے مجھے ماں باپ اور خویش قبیلہ کے تمام افراد مل کر دھکے دیتے ہیں اور رہنے نہیں دیتے۔

(۵)

چشماں جادو جوڑ جگائے   ہوش قرار بھلایا
ڈکھڑے پکھڑے آئے غم ہم   دم دم نال سوایا،،

غمزے خوب ڈھموڑے ڈیون، رمزاں گھتدیاں گھوڑے

حل لغات:- پوکھڑے آئے:- قسمت میں آتے، حصہ میں آئے۔ سوایا:- زیادہ ایک کا سوا ایک یعنے ۱¼۔ ڈھموڑے ڈھوڑے۔ گھوڑے گھتن:- غضب کرنا، ظلم و ستم کرنا، عام محاورہ ہے۔

ترجمہ:- محبوب کی چشم فسوں ساز نے ایسا جادو جگایا، مجھے ہوش و قرار تک بھول گیا، دوکھ درد میرے حصے میں آگیا ہے۔ اور غم میرے دم کے ساتھ روز افزوں ہے، دوست کے غمزے خوب جھنجھوڑے دیتے ہیں جس سے ہڈی پسلی تک ہل جاتی ہے، رمز و کنایت تو اس پر مزید ظلم ڈھاتی ہیں،

«۶»

یار فرید نہ وسرم ہرگز روروڈھاہئیں کرساں

جیندیں مردیں اوکھیں سوکھیں ساہ محبت بھرساں

دوہری سکدی سانگ جگر وچ جے ڈوکھ ڈیوم ڈوڑے

حل لغات:- اوکھیں:- مشکل سے۔ سوکھیں:- آسانی سے۔ ساہ بھرساں:- محبت کا دم بھرونگی، دعویٰ دار ہونگی۔ جے:- اگر

ترجمہ:- اے فرید محبوب ہرگز دل سے محو نہیں ہوتا اسی کے فراق میں رو رو کر آہیں بھروں گی، جیتے جی اور بعد مرگ بھی آسانی سے یا مشکل سے اُس کی محبت کا دم بھرتی رہونگی، میری تو یہ حالت ہے کہ اگر محبوب اپنے ہجر و فراق کے دوکھ دو گنے کر دے یعنے تکلیف زیادہ ہو، تو انتظار کی سانگ جگر میں بھی دوگنی ہو کر چبھتی ہے، جتنی زیادہ تکلیف ہوتی ہے اُسی قدر زیادہ لذت پیدا ہوتی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۵

(۱)

تیرے بناں سانول بہوں　　دلڑی الگ بے آس ہے
جندڑی جلے سینہ سڑے　　سر چور ہے تن ناس ہے

حل لغات:۔ بناں:بغیر، سوا۔ بہوں:۔ بہت، زیادہ۔ چور:۔ درد سے چور چور، بے تاب۔ ناس:۔ برباد، ضائع، بے وجود۔

ترجمہ:۔ اے سانولے محبوب تیرے بغیر دل علیحدہ مایوس ہے، جان علیحدہ جل رہی ہے، سینہ تپ رہا ہے، سر چور چور ہے اور بدن مضمحل ہوا جا رہا ہے۔

(۲)

جیڑا غماں دے وات ہے　　ہیہات ہے ہیہات ہے
ہک ڈکھ تتی دے ساتھ ہے　　سکھ دی نہ بو نہ باس ہے

حل لغات:۔ وات:۔ موہنہ، دہن

ترجمہ:۔ میری زندگی بلائے غم کے موہنہ میں ہے، جس کا سخت افسوس ہے، میرا ساتھی تو صرف ایک دکھ ہی ہے اسکے سوا، سکھ چین کی تو بو باس تک نہیں آتی۔

(۳)

جیں ڈینہہ پنل گیا کیچ ول،　　سٹ سیجھ کھٹ رنگین محل
جھاگاں جبل گھاٹیاں تے تھل　　ہک مونجھ ہے ہئی پیاس ہے

حل لغات:۔ کھٹ:۔ کھاٹ، چارپائی۔ جھاگاں:۔ عبور کروں، جھیلوں۔ مونجھ:۔ ملال

ترجمہ:۔ جس دن سے محبوب اپنے وطن کیچ کی طرف چلا گیا ہے اُس دن سے میں نے سیج چارپائی اور رنگین محل میں رہنا چھوڑ کر پہاڑوں، گھاٹیوں اور سنسان میدانوں میں آوارہ پھرنا شروع کر دیا ہے، اس مصیبت کے وقت رنج و ملال کے علاوہ تشنگی اور وصل کی پیاس بھی ہر وقت موجود ہے۔

(۴)

وِسرے نہالی تول سب ۔۔۔ پوپا تے بنیسر بول سب ،

ہُن سوز ہے یا سول سب ۔۔۔ یا درد ہے یا یاس ہے

حل لغات:۔ نہالی:۔ توشک، بچھونا۔ تول:۔ رضائی۔ پوپا:۔ ناک میں پہننے کا زیور۔ بنیسر اور بول بھی اسی قسم کے زیور ہیں۔

ترجمہ:۔ عیش کے بستر کی توشک اور رضائی سب بھول گئے ہیں، پوپے بنیسر اور بولے زیور بھی سب ترک ہو چکے ہیں، اب تو سوز و غم ہے یا درد و رنج ہے، یا ناامیدی ہے، اور کچھ بھی نہیں ہے۔

(۵)

کیڈے فرید اج بھج نسوں ۔۔۔ جتھ رچھ تے باندر دی وسوں

ڈینیں ممیں راخس بھوں ۔۔۔ سو غول لکھ نسناس ہے

حل لغات:۔ کیڈے:۔ کدھر، کس طرف۔ بھج:۔ بھاگ کر، مفرور ہو کر، دوڑ کر۔ نسوں:۔ بھاگ جائیں۔ وسوں:۔ قیام گاہ، آبادی۔ ڈینیں:۔ جمع ڈین کی۔ ممیں:۔ جمع مم کی۔ راخس:۔ آدم خور۔ غول:۔ جن و شیطان، غول وہ شے ہے جس سے کسی کو ڈرایا جائے، مگر فی الحقیقت اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ غول بیابان:۔ اس خوفناک منظر کو کہتے ہیں جو سنسان بیابان میں انسان کے خوف زدہ ہونے کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ نسناس:۔ بندر کی قسم کا ایک ذرا اونی صورت کا حیوان ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید آج میں کہاں بھاگ کر جاؤں، یہاں تو ریچھ اور بندروں کی آبادی ہے، ڈائنیں ہیں، مم ہیں، راخس، غول بیابانی اور نسناس بلائیں بہت ہیں ان میں گھرا ہوا ہوں۔ ف۔ ایک نسخہ میں بجائے نسناس کے خناس ہے۔

کافی نمبر ۱۹۶

(۱)

ٹوبھا بنوا ڈے پکا تڑ تاڑ تے سندھڑوں دُور اُتار تے

حل لغات:- ٹوبھا:- تالاب، ریگستان میں اور پانی تو ملتا نہیں، بارش کا پانی نشیبی مقامات میں ٹھہر جاتا ہے، لوگ اس نشیب میں نیچی جگہ معلوم کر کے واں چاہک پکے بنا لیتے ہیں تاکہ یہ پانی اس میں جمع رہے اور کام آتا رہے اُس کو ٹوبھا کہتے ہیں۔ تڑ:- گھاٹ، جگہ، زمین۔ سندھڑوں:- سندھ سے یعنے دریائی پانی کی دسترس سے۔ اُتار:- سندھ کی ضد وہ موقعہ جہاں ریگستان ہو، اور دریا کا پانی نہ پہونچ سکتا ہو۔

ترجمہ:- اے دوست مجھے تو ریگستان میں پختہ موقعہ تاڑ کر ٹوبھا بنوا دو، جو سندھ سے بہت دُور اور اُتار کے موقعہ پر ہو۔

(۲)

صبح سحوریں گھوگھن مٹیاں، جوہڑ دے اگواڑ تے ہو

حل لغات:- سحورین:- سحری کا وقت، رمضان شریف کے روزہ کی سحری کھانے کا وقت جبکہ نصف پہر رات باقی ہوتی ہے، اور ریگستان کے نازآفرین عورتیں اسی وقت اُٹھ کر چھاچھ بلوتی ہیں اور مٹیوں کے گھوگھن کی آواز صاحب دل صوفیوں کے جگر میں ذکر آرہ کی طرح پیوست ہو جاتی ہے۔ گھوگھن:- چھاچھ بلونے کی آواز کو گھوگھن کہتے ہیں۔ جوہڑ:- بمعنی جھونپڑا ــــــ مسکن۔ اگواڑ:- سامنا، صحن۔

ترجمہ:- ایسا موقعہ ہو جہاں صبح سویرے چھاچھ بلونے کی آوازیں، جھونپڑوں کے صحن سے بلند ہوتی ہوں، اور لطف آتا رہے۔

(۳)

روہی راوے روہیں ٹھماں ہوک پووے ونج مارٹے

حل لغات:۔ ہوک:۔ آواز بلند، شہرت۔ ماڑ:۔ ملک مارواڑ، راجپوتانہ۔

ترجمہ:۔ ایسا ٹوبھا ہو کہ روہی، راوے اور پہاڑوں تک اس کی دھوم ہو جائے، اور ریگستان کیا راجپوتانے مارواڑ تک اس کی شہرت پھیل جائے۔

(۴)

اوچڑے ٹبڑے سکھ ساگھرڑے چڑھنا پووم پہاڑ تے

حل لغات:۔ اُوچڑے:۔ اونچے، بلند۔ ٹبڑے:۔ ٹبے، بلند ٹیلے۔ سکھ ساگھر:۔ اصل میں سکھ ساگر ہے، ایک ریگستان کے تالاب کا نام ہے، جہاں حضرت بسلسلہ سیاحت تشریف لے گئے تھے۔

ترجمہ:۔ سکھ ساگر کے اونچے ٹبوں کی طرح بلند اور عمدہ مقام پر ہو، خواہ پہاڑ کی چڑھائی چڑھ کر بھی وہاں جانا پڑے۔

(۵)

چوطرفوں وہہ پانی آوے سوہنڑے صاف جھکاڑ تے

حل لغات:۔ جھکاڑ:۔ نشیب، نیچی جگہ۔

ترجمہ:۔ چاروں طرف سے بارش کا پانی بہہ بہہ کر جمع ہوتا رہے، ایسے خوبصورت اور صاف نشیب میں ٹوبھا تیار کرادو۔

(۶)

پاک ڈھر وِچ ٹوبھا ماروں، ناں جھت جھاڑ کُچاڑ تے

حل لغات:۔ پاک:۔ ستھرا، صاف۔ جھت:۔ گنجان بوٹوں کا موقعہ۔ جھاڑ:۔ خاردار بوٹیوں کے اجتماع کا موقعہ۔ کچاڑ:۔ خراب، میلی، اور بدنما جگہ۔

ترجمہ:۔ ٹوبھا پاک صاف ڈھر میں احداث کریں نہ تو جمگھٹ درختوں کا ہو نہ خاردار بوٹے ہوں، نہ خراب بدنما جگہ ہو۔

(۷)

روہی واسی سبھے لڈ آون اپڑیاں جھوکاں ساڑ تے

حل لغات:۔ روہی واس:۔ روہی واسی، ریگستان کے باشندے۔ لڈ آون:۔ کوچ کر کے آجاوینگے۔
ترجمہ:۔ ایسا عمدہ ٹو بھ ہو، کہ تمام ریگستان کے باشندے اپنی اپنی آبادیاں جلا پھونک کر وہیں کوچ کر کے آجاویں۔

(۸)

پھلوڈھے تے منت لیسوں تھوراچڑھیسوں دینے لاڑ تے

حل لغات:۔ اس شعر کے متعلق ایک واقعہ کے ذکر کرنے کی ضرورت ہے حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے روہی کے باشندوں میں ایک شادی کی تھی وہ اب تک روہی والی مائی صاحبہ کے نام سے مشہور ہے، اُس کا مسکن ریلوے اسٹیشن فیروزہ کے قریب بستی لالولاڑ میں تھا، یہ ریگستان کی ایک بستی ہے، اس سلسلہ میں حضرت خواجہ صاحب اکثر روہی میں آیا جایا کرتے تھے، اور بعض اوقات ہفتوں اور چلّوں تک مقیم رہ کر مصروف یاد حق رہا کرتے تھے، یہاں کے لوگ بھی حضرت سے مانوس اور آپ کے احسانات کے گرویدہ ہو رہے تھے، وہ مائی صاحبہ قوم لاڑ کی ایک دوشیزہ حور تھی جو لعلو لاڑ کی لڑکی تھی اور دینا لاڑ کے عزیزوں میں سے تھی، ایک جھوک، قوم ڈہا کی بھی ہے پھلوڈہا وہاں کا معتبر تھا، وہ ہمیشہ حضرت کو دعوت دیا کرتا تھا، اور دینا لاڑ جو مقامی طور پر روہی میں حضرت کے لنگر خانہ کا مہتمم تھا، وہ بھی ہمیشہ آپ کا منتظر رہتا تھا، اس شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔ تھورا:۔ احسان۔
ترجمہ:۔ ہم ریگستان میں چل کر پھلوڈہا پر منت چڑھا ئینگے احسان کرینگے اور دینے لاڑ پر بھی احسان کرینگے

(۹)

آن فرید سوہیساں چنورے شہر بزار اُجاڑ تے

حل لغات:۔ چنورے:۔ ریگستان میں چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں سایہ کے واسطے بنا لیتے ہیں انکو چھانورے یا چنورے کہتے ہیں۔
ترجمہ:۔ اے فرید میں تو روہی کے ٹوبھے پر آکر چنورے کو سہاؤنگی اور آباد کرونگی، شہر اور بازار کو غیر آباد اور اُجاڑ دوں گی۔

کافی نمبر ۱۹۷

(۱)

ڈُوبھا کھٹاڈے سوہنی جا تاڑ تے　　　اوجھا نہ ہووے ساری ماڑ تے

حل لغات :۔ کھٹاڈے :۔ کھد وادے، احداث کرادے۔ تاڑ تے :۔ انتخاب کر کے۔ اوجھا :۔ ایسا، اسی طرح کا۔

ترجمہ :۔ اے دوست! مجھے خوبصورت موقعہ انتخاب کر کے ایسا ٹوبھا احداث کرادے کہ اسکا نظیر تمام ملک ماڑ میں نہ ملے۔

(۲)

ٹوبھے باجھوں مول نہ ٹھہساں　　　نا گبھڑ تے نا پاڑ تے،

حل لغات :۔ ٹھہساں :۔ رضامند ہوں گی، خوش ہوں گی۔ گبھڑ اور پاڑ :۔ نرم اور بھربھری زمین کی قسمیں۔

ن :۔ یہ لفظ ہساں ہے یعنے نہ رہوں گی۔

ترجمہ :۔ ٹوبھے کے سوا میں کبھی رضامند نہوں گی، گبھڑ اور پاڑ میرے رضامندی کا باعث نہیں ہو سکتے۔

(۳)

ڈیہاں پیسوں لسیاں گائیاں　　　راتیں کھیر کوں کاڑھ تے

حل لغات :۔ لسّیاں :۔ لسّی کی جمع ہے اچھاچھ۔ کھیر :۔ دودھ۔ کاڑھ تے :۔ اُبال کر۔

ترجمہ :۔ ٹوبھے پر رہیں گے لطف ہوگا، دن کو گائے کے دودھ کی چھاچھ اور رات کو دودھ گرم کر کے پئیں گے۔

(۴)

توں بن سانول اگ اڑیساں　　　چولہ بوچھن پاڑ تے ؎

حل لغات:۔ اگ اڑیسوں۔ آگ میں ڈالوں گی، نذر آتش کروں گی۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تیرے بغیر دیوانہ وار چولا اور بوچھن دکرتا اور اوڑھنی، پھاڑ کر آگ میں جلا ڈالوں گی۔

(۵)

جے نہ اویسیں توں ول جھوکاں لڈسوں جھوپڑ سارڑتے

حل لغات:۔ توں ول، تمہاری طرف۔ لڈسوں:۔ کوچ کر کے آوینگے۔

ترجمہ:۔ اگر تم نہ آؤ گے، تو ہم خود اپنے جھونپڑیاں جلا کر تمہارے پاس آ کر جھوک آباد کریں گے۔

(۶)

جوھپڑ جوڑ بنیسوں کھپ دے تھل دے صاف پسارڑ تے

حل لغات: کھپ:۔ ریگستان کا ایک گھاس ہے جس کی لمبی لمبی شاخوں کو جمع کر کے جھونپڑیاں بناتے ہیں۔ پساڑ:۔ پھیلاؤ، وسعت۔

ترجمہ:۔ ریگستان کی وسعت میں صاف موقعہ پر کھپ کے جھونپڑے اپنے واسطے بنائیں گے، اور ان میں رہائش کرینگے۔

(۷)

گائیں سہنس سوائیاں سوہنیاں ڈوبھن آن اوکارڑ تے

حل لغات:۔ سوائیاں:۔ گائے کی صفت ہے، تازہ بیائی ہوئی۔ ڈوبھن:۔ دودھ دینگی، دوھی جائیں گی۔ اوکاڑ:۔ وہ مقام جہاں گلہ گاؤاں کا شب باش ہوتا ہے۔ ن:۔ یہ لفظ دراصل ڈوبہن ہے یعنے دوہی جاوینگی۔

ترجمہ:۔ وہاں سینکڑوں نئی بیائی ہوئی خوبصورت گائیں ہونگی جو اپنے تھان پر آ کر دوھی جائیں گی۔

(۸)

ڈوہہ ڈوہیسوں ولڑے سانگے منت چڑھیسوں لعلو لارڑ تے

حل لغات:۔ مِنت:۔ میم کی زیر سے ہے اس کے معنے احسان ہے یعنے لعلولاڑ پر بھی احسان چڑھائینگے۔ لعلولاڑ ایک بستی کا نام بھی ہے جو اپنے بانی کے نام سے موسوم ہے اور لعلولاڑ حضرت خواجہ کے خسر کا نام بھی تھا۔

ترجمہ:۔ اپنی دل اور محبت کے باعث بیٹھ کر جھونپڑ بنوائینگے مگر منت لعلولاڑ پر چڑھائینگے، اور اُسی پر احسان جتلائینگے۔

(۹)

آوم راحت ڈُوڑی چوڑی لانے پھوگ ڈے وار تے

حل لغات:۔ آوم:۔ مجھے آتی ہے۔ ڈُوڑی چوڑی:۔ دوگنی چوگنی۔ وار:۔ کھیت۔

ترجمہ:۔ لانے اور پھوگ کی رونق بخش تروتازگی دیکھ کر مجھے دوگنی چوگنی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۱۰)

فرح فرید نوں روز سوائی سوہنج برسخت اُجاڑ تے،

ترجمہ:۔ فرید کی فرحت، ویرانوں اجاڑوں اور جنگلوں میں ہمیشہ روزافزوں ترقی کرتی ہے، اور زیادہ ہوتی ہے۔

کافی نمبر ۱۹۸

ٹوبھا کھٹا ڈے ملک ملہیر تے (۱) پتھر پہاڑ کوں چیر تے

حل لغات:۔ ملہیر:۔ ایک خوش منظر اور شاداب مقام سندھ۔ مقام اقامت محبوب۔

ترجمہ:۔ اے دوست پہاڑوں اور پتھروں کو چیر کر ملک ملہیر پر مجھے ٹوبھا احداث کرادے۔

(۲)

ملک ملہیر دی نازو چالی، ہوئی لائی دار تبہ عالی

ٹوکاں کردی دھوڑی والی   کیسر مشک عنبیر تے

حل لغات:۔ چالی:۔ چال ڈھال، طرز ماندو بود، طریقہ۔ بوئی لانی:۔ ریگستان کی بوٹیاں ہیں۔ دھوڑی:۔ غبار، گرد، خاک۔ والی:۔ ریگ، ریت۔ کیسر:۔ زعفران۔ عنبیر:۔ عنبر۔

ترجمہ:۔ ملک ہیر کی عجب ناز آفریں چال ڈھال ہے، یہاں کی بوٹیوں بوئی اور لانی کا رتبہ بھی نہایت بلند ہے اس ملک کا گرد وغبار اور ریت عنبر و مشک و زعفران پر پھبتیاں اُڑاتے ہیں اور مذاق کرتے ہیں۔

(۳)

منجھیاں رِنگسن گائیں ڈِہکسن   بھیڈاں بکریاں چا نگے ٹکسن
اکھیاں اڑسن دِلڑیاں ہِکسن   دھرتی دی تاثیر تے

حل لغات:۔ رِنگسن:۔ بھینسوں کی آواز کو رِنگن کہتے ہیں۔ ڈھکسن:۔ گائے کی آواز کو جب وہ اپنے بنار پر بچے کے انتظار میں آواز کرتی ہے اُس کو ڈھکن کہتے ہیں۔ چانگے:۔ گلہ، مقام۔ ٹکسن:۔ ٹکیں گی، ٹھہریں گی۔ اڑسن:۔ اڑیں گی، مبتلا ہونگی فریفتہ ہونگی۔ ہکسن:۔ جمع ہوں گی، ایک دوسرے سے ملیں گی، باہم پیوستہ ہوں گی۔ دھرتی:۔ زمین۔

ترجمہ:۔ تو بھے پر بھینسیں رنگیں گی آواز کرینگی، اور گائیں اپنے بچھڑوں کو شوق سے بلائیں گی، بھیڑیں اور بکریاں اپنے بھانوں میں ـــ رہیں گی، ایسے پر لطف مناظر اور محبت آفریں زمین کی تاثیر کے باعث عشق و محبت کا سلسلہ جنم لے گا، آنکھیں آنکھوں سے چار ہوں گی اور دل محبوب کے دل سے مل جائینگے۔

(۴)

برہوں دے ٹھوہ تے جوہ تھیسوں   جھوکاں جوڑ سنجوک جھپیسوں
سسی تے سے تھورے لیسوں   منت چڑھیسوں مائی ہیر تے

حل لغات:۔ ٹھوہ:۔ مناسب مقام۔ جوہ:۔ ٹھکانا، آبادی۔ سنجوگ:۔ کاف فارسی سے ہے، اتفاق، رفاقت، رشتہ محبت

چھکیسوں :- سہائینگے، رچائینگے۔ سسّی :- پنوں بلوچ کی عاشق۔ ہیر :- رانجھا کی عاشق۔

ترجمہ :- محبت کے مناسب مقام پر قیام گاہ بنادینگے اور جھوک تیار کر کے رشتہ محبت کو مستحکم کرینگے، عشق میں ناموری حاصل کر کے سسّی پر احسان جڑھائینگے، اور ہیر پر بھی منت اور احسان ہوگا۔

(۵)

بیعت کریسوں کل تھل بر کوں ساگھر پریم تے سکھ ساگر کوں
گجھڑے رچھنے جودھا سر کوں رکھ تکیہ گر پیر تے ،

حل لغات :- بیعت :- تابع، مرید، بیعت کسی خاص مقصد یا اصول کی خاطر اپنے آپ کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنا۔ پریم ساگر اور سکھ ساگر :- دو نو ریگستانی مختصر آبادیوں کے نام جہاں پانی کے ٹوبھے بھی موجود ہیں۔ گجھڑے رچھنے جودھا سر :- یہ تینوں بھی روہی کے مقامات کے نام ہیں۔

ترجمہ :- اس ٹوبھے پر مقیم ہو کر تمام تھل اور ریگستان پریم ساگر، سکھ ساگر، گجھڑا، رچھنہ اور جودھا سر کے لوگوں کو اپنے گرد اور مرشد کا بھروسہ دے کر مرید کریں گے اور اپنا حلقہ بگوش بنائیں گے۔

(۶)

جاں جاں ووٹھ دی وہو سنیوے سندھڑوں روح اوچاک ڈسیوے
ڈیہاں لسڑی تے دل تھیوے راتیں گاوے کھیر تے

حل لغات :- ووٹھ :- برسے ہوئے، بارش۔ وہو :- خبر، اڑتی ہوئی اطلاع۔ اُچاک :- اُچاٹ، برداشتہ

ترجمہ :- ریگستان کی بارش کی خبریں جوں جوں سننے میں آتی ہیں، توں توں سندھ کے علاقے سے طبیعت اُچاٹ اور دل برداشتہ ہوجاتی ہے۔ دن کو لسّی چھاچھ کیلئے طبیعت مائل ہوتی ہے اور رات کو گائے کے دودھ کیلئے دل چاہتا ہے۔

(۷)

ٹوبھے باجھوں مول نہ ٹھہساں نا وکڑے نا بند تے بہساں

نا گبھ تے ناپاڑ تے رہساں ناوت کھوہ وہیر تے

حل لغات:- وکڑے:- وکڑا:- پانی کے درمیان جو سفید ٹکڑہ زرعی رہ جاتا ہے۔ بند:- بندھ، پانی کے روکنے کے لئے جو پشتہ بنایا جاتا ہے گبھ اور پاڑ بھی ریگستانی زمین کے اقسام ہیں۔ کھوہ:- چاہ، کنواں۔ وہیر:- بہتا ہوا، چلتا ہوا، جاری کنواں

ترجمہ:- میں ٹوبھے کے سوا ہرگز رضامند نہ ہونگی، نہ کسی کھیت کے ٹکڑے پر اور نہ بندھ پر بیٹھونگی نہ گبھ پر اور نہ پاڑ پر رہونگی نہ کسی جاری چاہ پر رہونگی، میں صرف ٹوبے پر قیام کرونگی۔

(۸)

آپے آکر دلڑی لاتو حال میڈا سب سمجھیو جاتو
ہن کیوں مٹھڑی توں دل چاتو ڈھوتیں دی تقریر تے

حل لغات:- آپے:- خود بخود، اپنی مرضی سے۔ ڈھوتیں چغل خور، دشمن، بدخواہ۔

ترجمہ:- اے دوست تو نے اپنی خوشی سے دل لگایا، اور میرا حال سب سمجھ کر جان بوجھ لیا، پھر اب کیوں اس دل باختہ بدقسمت سے چغل خوروں کی لگائی بجھائی پر۔ دل برداشتہ ہو گئے ہو؟

(۹)

عشق فرید لکھیا پروانہ گھر باروں تھی بار روانہ
کر سر صدقے پڑھ شکرانہ رہیں مٹھڑی تحریر تے

حل لغات:- پروانہ:- حکمنامہ۔ بار:- جنگل۔ مٹھڑی:- میٹھی۔

ترجمہ:- اے فرید عشق نے یہ پروانہ لکھ بھیجا ہے، کہ گھر بار سے نکل کر جنگل میں جاؤ، اور اس پروانہ کی شیریں تحریر کے مطابق سر قربان کرو، اور شکر کا سجدہ بجا لاؤ کہ حضرت عشق کی بارگاہ سے یہ خدمت تمہارے ذمہ لگائی گئی ہے اور بارگاہ عشق سے تم اس خدمت کے لائق سمجھے گئے ہو۔

کافی نمبر ۱۹۹

(۱)

جڈاں جایم پا کر جھولی
کر ویݨ ڈتی مالولی،

حل لغات:- جڈاں:- جب، جس وقت۔ جایم:- ماں نے مجھے جنا، میں پیدا ہوئی۔ جھولی:- آغوش، گود۔ ویݨ کرن:- ماتمی نوحہ کرنا۔ لولی:- لوری۔

ترجمہ:- جب مجھے ماں نے جنا، آغوش میں لے کر ویݨ الاپ کر ماتمی نوحہ کر کے ہی اُس نے مجھے لوری دی۔

(۲)

پہلوں پیت نہ پئی پیو مادی　　وت ہوت بلوچ نہ رادھی
میں مُٹھڑی جاوݨ لادی　　ہم بخت سڑی ڈوکھ رولی

حل لغات:- پہلوں:- پہلے، ابتداءً، پہلے پہل، آغاز۔ وت:- پھر، بعد ازاں۔ ہوت:- یہاں پر خواجہ ہوت پاک حسب منشا سجادہ نشین شدائی مراد ہیں۔ رادھی:- راہدن مصدر سے لغوی معنی کاشت کرنا، بونا، یہاں اچھا سلوک کرنا، نبھا کرنا، وفاداری کرنا۔ مُٹھڑی:- برباد شدہ۔ جاوݨ لادی:- روز پیدائش سے۔ ڈوکھ رولی:- گردش درد۔ دکھوں کے چکر میں آئی ہوئی

ترجمہ:- پہلے پہل تو ماں باپ کی محبت سے محروم رہی، پھر ہوت بلوچ (محبوب) نے اچھا سلوک نہ کیا، وفا نہ کی، نبھا نہ کیا۔ میں تو پیدا ہوتے ہی تباہ ہو گئی ـــــ نصیب سوختہ اور دکھوں کی گردش میں پھنس گئی۔

(۳)

گھر فخر پیا پوں پاوے، آ اُجڑی جھوک وساوے
رل چیتر بہار سہاوے وس ہس رس کھیڈوں ہولی

حل لغات:- پوں پاوے:- قدم دے، قدم رنجہ فرمائے، آئے۔ وساوے:- آباد کرے۔ ہولی:- ہندؤں کا ایک تہوار ہے، جس پر رنگ پاشی کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔

ترجمہ:- (خدا کرے) میرے گھر میں میرا محبوب (حضرت فخر جہاں صاحب) قدم رنجہ فرماوے اور تشریف لا کر اُجڑی ہوئی بستی کو آباد کرے، تاکہ اُسکے ساتھ مل کر چیت بہار سے لطف اندوز ہوں اور اکٹھے آباد ہو کر خوشی خوشی رنگ ریلیاں منائیں

(۴)

توڑے درشن مول نہ پیساں، تاں وی نازک نینہ نبھیساں
وچ کوٹ شہر مر ویساں تھی در دلبر دی گولی

حل لغات:- توڑے:- اگرچہ، باوجودیکہ۔ درشن:- دیدار، جلوہ۔ گولی:- کنیز، خادمہ۔

ترجمہ:- باوجودیکہ محبوب کا دیدار مجھے کبھی حاصل نہ ہوگا، پھر بھی میں عشق کے نازک مرحلوں کو نبھاؤں گی، کوٹ مٹھن کے شہر ہی میں رہ کر اپنے محبوب کے دروازے کی کنیز رہ کر مر جاؤنگی۔

(۵)

سارا چولا بوچھن گھانگھے، گئے زیور تریور لانگھے
سر مانگ مرینڈی سانگے ہے تھی سرخی زہر دی گولی

حل لغات:- گھانگھے:- پارہ پارہ، ٹکڑے ٹکڑے۔ لانگھے:- لہنگے عورتوں کے پہننے کا لباس۔

ترجمہ:- فراق دوست میں (تمام لباس) کرتہ اور دوپٹہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور گہنے، پوشاک اور لہنگے ختم ہو گئے

مانگ بھی اب میرے سر پر برچھی مارتی ہے، اور ہونٹوں کی سرخی تو زہر کی گولی ہوگئی ہے۔

(۶)

بِن یار نہ سیج سُہیساں پُھل سہرے تروڑ سٹیساں
بھَن بینسر بول سٹر یساں بَٹھ چندن ہار ہنولی

حل لغات:۔ پُھل، پھول، گل۔ پُھل سہرے، پھولوں کے سہرے۔ بھن:۔ توڑ کر۔ چندن ہار ہنولی:۔ زیوروں کے نام ہیں۔
ترجمہ:۔ میرے محبوب کے بغیر سیج کا لطف حرام ہے، پھولوں کے سہرے بھی توڑ پھینکوں گی۔ بینسر اور بولے کو توڑ کر جلا دوں گی چندن ہار اور ہنولی کو بھی بھاڑ میں جھونک دوں گی۔

(۷)

سیّاں رل مل جھنے ڈیندیاں کِھل ہاسے کیس کریندیاں
ما بھینیں ویڑ الیندیاں سس مارِم سو سو بولی،

حل لغات:۔ جھنے:۔ طعنے۔ کِھل ہاسے:۔ ہنسی مخول۔ بولی مارن:۔ طعنہ دینا۔
ترجمہ:۔ سہیلیاں مل جل کر طعنے دیتی ہیں، ہنسی ٹھٹھے اور مخول کرتی ہیں، ماں اور بہنیں بھی دردانگیز باتیں کرتی ہیں، اور ساس تو سو سو نوک جھونک کی بات کرتی ہے۔

(۸)

جند جلڑی جندڑی جھولی جِتھ کرڑ کنڈا اسب سولی
ڈِسے لگر ے ریتڑ کُولی دل ورد چلائی گولی

حل لغات:۔ جندڑی جھولی:۔ روح بے قرار ہوگی۔ سولی:۔ دار، پھانسی۔ ریتڑ کُولی:۔ ریتڑ:۔ ریت، ریگ۔ کُولی:۔ نرم۔
ترجمہ:۔ سوز محبت میں بدن جل گیا، اور زندگی بے تاب ہے۔ روح بے قرار ہے یہاں تو کرڑ اور کنڈا اسب سولی (دار)

نظر آتی ہیں، نرم ریت کے ذرے ہنگریزے معلوم ہوتے ہیں دل میں درد محبت، نے ایسی گولی چلادی ہے۔

(۹)

ہر پل پیت پنل دی رسک ساں نول بارو چل دی
ہے تیڈی روز ازل دی ایہا کوجھی کملی بھولی،

حل لغات:۔ بارو چل:۔ بلوچ، باروچ پنل کی طرف اشارہ ہے، یعنے محبوب۔ کوجھی:۔ بدشکل، بدصورت۔ کملی:۔ پاگل دیوانی بھولی:۔ سادہ لوح، کم عقل۔

ترجمہ:۔ ہر دم محبوب کی محبت میں سرشار ہوں اور سانولے بلوچ محبوب کی کشش ہے، اے محبوب روز میثاق سے یہی بدصورتی پگلی اور سادہ لوح تیری ہو چکی ہے۔

(۱۰)

ول یار فرید نہ آیا، سر سولیں سانگ رسایا
سب ہار سنگار وِہایا، گئی ناز نواز دی ٹولی،

حل لغات:۔ سانگ رسایا:۔ سوانگ بھرنا، بہروپ رچایا۔ وِہایا:۔ گذر گیا۔ ٹولی:۔ صحبت، سنگت، ساتھ، ٹول۔

ترجمہ:۔ اے فرید پھر محبوب واپس نہ آیا اس غم فراق کے باعث میرے سر پر درد و کرب نے سانگ رچا رکھا ہے اور میرا زمانہ ہار سنگار گذر گیا، ناز و دلبری کی تمام صحبتیں گذر گئیں۔

کافی نمبر ۲۰۰

(۱)

جگ وہم خیال تے خوابے سب صورت نقش بر آبے

حل لغات ۔جگ ۔عالم، دنیا۔جہاں نقش برآب ۔فارسی محاورہ ہے، ناپائیدار، بے بنیاد، فانی اشیاء پر بولا جاتا ہے۔
ترجمہ ۔دنیا خواب کی مانند ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اسکی وہم و خیال کہہ سکتے ہیں یہ تمام نظر آنے والی صورتیں ناپائیدار اور فانی ہیں جیسے پانی پر نقش ناپائیدار ہوتا ہے۔

(۱)

جے پچھدیں حال حقیقت		سُن سمجھ اتے رکھ عبرت
جیویں بحر محیط ہے وحدت		کل کثرت شکل حبابے،

حل لغات ۔بحر محیط ۔بڑا سمندر، دریائے ناپیدا کنار۔حباب ۔بلبلہ جو پانی کی سطح پر نمودار ہوتا ہے۔
ترجمہ ۔اگر تم حقیقت حال دریافت کرتے ہو، تو سنو! سمجھو!! اور عبرت حاصل کرو، جس طرح وحدت ایک دریائے ناپیدا کنار (بحر محیط) ہے، اسی طرح دنیا کی لاتعداد اشیاء کی مثال اس بحر بیکراں کی سطح پر بلبلوں کی مانند ہے جو بن بنکر پھٹتے رہتے ہیں، اور سمندر جوں کا توں رہتا ہے۔

(۲)

نہیں اصلوں اصل دُوئیدا		خود جاݨ ہے نسل دوئیدا
گیا پھوکا نکل دُوئیدا		ول اوہی آب دا آب ہے

حل لغات ۔خود جاݨ ۔خودی، پندار، اپنے آپ کو قدرت الٰہی سے علیحدہ سمجھنا۔پھوکا ۔ہوا، پھونک
ترجمہ ۔جس طرح حباب کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہے، وہ سمندر کا جزو ہے، اسی طرح کائنات میں دوئی کوئی چیز نہیں ہے، پندار اور خود بینی ہی دوئی کا وجود بنا دیتی ہے، ورنہ جب دوئی کی ہوا حباب سے نکل گئی تو پھر تمام پانی ہی پانی رہ جاتا ہے، حباب فنا ہو کر پانی میں مل جاتا ہے۔

(۳)

نہ کافی جاݨ کفایہ		نہ ہادی سمجھ ھدایہ،

کر پرزے جلد وقایہ، ایہا دِل قرآن کتابے

حل لغات:۔ کفایہ، ہدایہ، وقایہ:۔ یہ تینوں درس نظامی کی فقہی کتابیں ہیں۔ پرزے:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔

ترجمہ:۔ فقہ کی کتابوں کے انبار سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، نہ کفایہ کافی ہے اور نہ ہدایہ ہادی ہو سکتا ہے، بلکہ وقایہ کی جلد بھی پھاڑ ڈالنے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے قابل ہے کیونکہ اصل الہامی کتاب دل تو تمہارے سینے کے اندر موجود ہے۔

(۵)

ہے پرم گیان وی دلڑی ہے بید پُران وی دلڑی
ہے جان جہان وی دلڑی دل بطن بطون دا بابے

حل لغات:۔ پرم:۔ عمدہ اعلیٰ محبت۔ پرم گیان:۔ علم، عرفان، سمجھ، عشق کا علم۔ پُران:۔ ہندوؤں کی معتبر کتاب نظم جس میں مذہب ہنود کے اٹھارہ بنیادی اصول کو ویاس شاعر نے نظم کیا تھا۔ بید:۔ ہندو مذہب کی وہ چار کتابیں جن کو ہنود الہامی سمجھتے ہیں، رگ وید، سام وید، یجر وید، اتھر وید۔ بطن بطون:۔ صوفیائے کرام کے نزدیک لفظ کا ظاہر اور باطن علیحدہ علیحدہ قرار دیا جا کر اُس باطن کی تہ میں اور باطن بھی مانا گیا ہے، اس کو بطن بطون کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ دل ہی پرم گیان ہے، یہی وید اور یہی پُران ہے، بلکہ تمام جہان کی جان ہی دل ہے اور یہی رازہائے پنہانی کا باب ہے۔

(۶)

دل لُب ہے کون مکاں دا دل غایت اصل جہاں دا
دل مرکز زمین زماں دا، ہیا کوڑ پلال حجابے

حل لغات:۔ لُب:۔ خلاصہ۔ غایت:۔ انتہا، اصل۔ مرکز:۔ ہر ایک دائرے کے درمیانی نقطہ کو مرکز کہتے ہیں۔ کوڑ:۔ جھوٹ،

دروغ، غلط۔ پلال۔ فریب، چالاکی۔ دھوکے کی ٹٹی، فضول چیز۔

ترجمہ:۔ یہی دل ہی کون و مکان کا خلاصہ لب لباب ہے اور یہی کائنات کی غایت مقصود ہے، یہی زمین و زمان کا مرکز ہے، باقی سب جھوٹ اور فریب ہے۔

(۷)

وچ صورت دے ناسوتی وچ معنے دے ملکوتی
جبروت اتے لاہوتی دل اندر سب اسبابے

حل لغات:۔ ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت۔ صوفیائے کرام کے نزدیک یہ چاروں عالم مختلف مقامات کیلئے استعمال ہوتے ہیں، مثلاً (۱) ناسوت۔ عالم دنیائے فانی (۲) ملکوت۔ محویت اسمار الہٰی کا عالم (۳) جبروت متصف بصفات الٰہی ہونے کا عالم (۴) لاہوت۔ مقام فنا فی اللہ کا عالم۔ ابن خلدون نے لکھا ہے ھو علمٌ ینظرُ فی الوجود المطلق الخ

ترجمہ:۔ اسی دل کے اندر تمام عالم موجود ہیں بظاہر صورت اس کی ناسوتی اور معناً ملکوتی ہے، جبروت اور لاہوتی مقام بھی اسی میں ہیں، عالم کیا بلکہ تمام اسباب دل کے اندر موجود ہیں۔

(۸)

رکھ انتر دھیان فریدی سٹ سکھڑیں پیر مریدی
ہے دوری سخت بعیدی جی سکھڑیں کان عذابے

حل لغات:۔ انتر دھیان، تخیل، اندرونی توجہ، عمل محویت۔ انتر۔ اندر۔ سکھڑیں۔ خالی۔ سکھڑیں۔ سکھ۔

ترجمہ:۔ اے فرید تم اپنے دل کے اندر دھیان کا عمل جاری رکھو اور خالی پیری مریدی کو دور پھینک دو، دل سے دوری و غفلت انسان کو اپنی منازل سے بعید تر کر دیتی ہے، اور مزید براں آرام و آسائش کی طلب لاحاصل کی سعی کر کے عذاب میں مبتلا ہوتا ہے، کیونکہ دل کے بھٹک جانے سے حقیقی اطمینان و راحت میسر آ ہی نہیں سکتے۔

کافی نمبر ۲۰۱

(۱)

جندڑی اُچاک کے جیڑا اُداسے   جاپے تتی کوں کیندی پیاسے

حل لغات:۔ جندڑی:۔ جان۔ اُچاک:۔ اُچاٹ پریشان۔ جیڑا:۔ دل۔ جاپے:۔ خدا جانے، نامعلوم، خبر نہیں، پتہ نہیں۔ کیندی:۔ کس کی۔ پیاس:۔ محبت، تشنگی، انتظار۔

ترجمہ:۔ طبیعت اُچاٹ اور دِل اُداس ہے، خدا جانے کہ مجھے کس کی انتظارِ دیدار ہے، بقول حافظ شیرازؒ

دیدہ لبریزم سراپا انتظارِ کیستم   ذوق دیدارِ کہ دارم بیقرارِ کیستم

(۲)

پیکیں سوہ تجھیں گلڑے ویکھو ہے   ڈیندی مُٹھی نوں ماہیݨ ڈوہے
قسمت دیاں گالہیں دلبری دروہے   ایڈوں گیو سے اوڈوں گیاسے

حل لغات:۔ پیکیں:۔ میکا، ماں باپ کا کنبہ۔ سوہ تجھیں:۔ سسرال۔ گلڑے:۔ گلے، شکوے۔ ویکھو ہے:۔ تہمتیں، الزام۔ مُٹھی:۔ بدنصیب، دل باختہ۔ ماہیݨ:۔ ماں، بہن۔ ڈوہ:۔ الزام، قصور۔ دروہ:۔ بیوفائی، دغا، فریب۔ گیاسے:۔ گئے، محروم رہے

ترجمہ:۔ میکے اور سُسرال میں میرے گلے اور شکایتیں ہو رہی ہیں، مجھ بدنصیب کو ماں اور بہن بھی الزام دیتی ہیں، قسمت کی بات کہ گھر کی یہ حالت ہے اِدھر معشوق کی بھی بے وفائی یعنے ہم اِدھر سے بھی گئے اور اُدھر سے بھی گئے، بقول کسے ع نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

(۳)

تھئی آس پاسے آتی پاس پاسے   زربفت ڈورئے ململ تے خاصے

کھنڈڑیاں نباتاں مصریاں تپا سے کپڑے اُوڈا ہے کوڑے ولا سے

حل لغات:۔ پا سے:۔ ایک طرف۔ زربفت، ڈوریہ، ململ، خاصہ:۔ یہ سب کپڑے کے قسم ہیں۔ کھنڈڑیاں:۔ کھانڈ چینی۔ کپڑے اُوڈا ہے:۔ اُمید خام طفل تسلی، ادھوری اور نامکمل تسلیاں۔ کوڑے ولا سے:۔ جھوٹی تسلیاں تشفیاں

ترجمہ:۔ آس یعنی اُمید علیحدہ ہو گئی اور یاس نزدیک آ گئی، زربفت ڈوریہ ململ اور خاصہ کے کپڑے کھانڈ شکر مصری اور پتاشے یہ سب چیزیں اُمیدِ خام اور جھوٹی تسلیاں ہیں، ہجر محبوب میں کوئی چیز پسند نہیں آتی۔

(۴)

لکھڑی متھے دی پلڑے پیا سے وہ واہ خدا دے کم بے قیا سے

جیڑھیں کوں مُنہ وی لیندے نہ ہا سے رل رل کریندیاں کھل ٹوک ہا سے

حل لغات:۔ لکھڑی متھے دی:۔ پیشانی کی تحریر، قسمت کا لکھا۔ پلڑے:۔ دامن، پلو، پلہ۔ جیڑھیں:۔ جن کو۔ کھل ٹوک ہا سے:۔ مخول اور پھبتیاں، ہنسی۔

ترجمہ:۔ پیشانی کی تحریر یعنی نوشتۂ ازل، پلے پڑا، سبحان اللہ خدا کے کام کیسے بے قیاس ہیں اور عقل و فہم سے بالاتر ہیں کہ جن کو ہم منہ بھی نہ لگاتے تھے، آج وہی مل مل کر مخول کرتی ہیں اور پھبتیاں اُڑاتی ہیں۔ بقول حافظؒ

منکہ ملول گشتے از نفسِ فرشتگاں قیل و قال عالمے میکشم از برائے تو

(۵)

مُنہ ویڑھ ٹھڈ ہڑے پئی ساہ بھردی وینیدی نبھائی ڈینہ ڈینہ ہجر دی

چس رس نہ ماڑیم گھر دی نہ ور دی ہک پل نہ ڈٹرم سکھ سیج پا سے

حل لغات:۔ منہ ویڑھ:۔ منہ چھپا کر، لپیٹ کر۔ ساہ:۔ سانس۔ وینیدی نبھائی:۔ گذارتی جاتی ہوں۔ اگر نبھاتی بفتح نون پڑھا جائے تو اس کے معنے نہ بھلانے کے قابل، یعنے عاشق روز بروز گھلتی جا رہی ہے، مگر گذارہ کر رہی ہے۔

ڈینہ وڈینہ :۔ دن بدن، روز بروز۔ بجھردی :۔ گھلتی جاتی ہوں جس رس :۔ لطف ذوق۔ نہ مانڑیم :۔ نہ نبھایا۔ ور :۔ خاوند

ترجمہ :۔ منہ چھپا کر ٹھنڈے سانس بھرتی ہوں، مگر باوجود روز بروز گھلے جانے کے گذارا کر رہی ہوں۔ افسوس ہے کہ نہ میں نے کوئی گھر کا آرام دیکھا نہ خاوند کا عیش پایا، بلکہ ایک پل بھی بستر پر آرام کا پہلو نہ لیا، آرام نے ہمیں ایک دم بھی سیج پر بیٹھنے کی مہلت نہ دی۔

(۶)

برہوں نچھیندا الکھ لکھ بلائیں تھی تھی ڈکھاری منگدی دعائیں

شالا کہیندیاں یارب کڈاہیں دیداں نہ اٹکن دلڑی نہ پھاسے

حل لغات :۔ برہوں :۔ عشق۔ نچھیندا :۔ ابھارتا ہے، بھیجتا ہے، مسلط کرتا ہے۔ تھی تھی ڈکھاری :۔ دکھی ہو کر۔ کہیندیاں کسی کی۔ کڈاہیں :۔ کبھی۔

ترجمہ :۔ حضرت عشق لاکھ لاکھ مصائب مجھ پر مسلط کرتا رہتا ہے، میرے تعاقب میں لگا رہتا ہے اور میں دکھی ہو ہو کر دعائیں مانگتی ہوں کہ اے خدا کبھی کسی کی کہیں آنکھیں نہ لگیں —— اور دل کہیں نہ پھنس جائے، کیونکہ یہ سب دل لگانے کے نتیجے ہیں ۔

پیتم گر میں جانتی پیت کئے دکھ ہوئے نگر ڈھنڈھورا پیٹتی پیت کرے نہ کوئے

(۷)

سانول سلونڑا مارو مریلا نکھڑیا نہ ڈھڑس کوئی وقت ویہلا

سرخی ڈوہاگن کجلا ڈوہیلا گل گیا فریدا جوبن نراسے

حل لغات :۔ سانول :۔ ملیح رنگ کا معشوق۔ سلونڑا :۔ نمکین، ملیح۔ مارو :۔ معشوق، ظالم۔ مریلا :۔ ظالم، قاتل۔ نکھڑیا :۔ جدا ہوا۔ ویہلا :۔ وقت۔ ڈوہاگن :۔ بدبخت۔ ڈوہیلا :۔ دکھ دینے والا۔ جوبن :۔ جوانی کا جوش۔ نراسے :۔ بے لطف اجایا، راس نہ بیٹھا۔

ترجمہ:۔ معشوق ملیح ظالم معشوق ہے، جس نے جدا ہونے کا کوئی وقت بھی نہیں دیکھا، میری سرخی بدبخت ہو گئی اور کجلہ دکھ دینے والا ہو گیا، اے فریدا ان سب سامان مسرت کے تلخ ہو جانے کے باعث جوانی کا لطف ہی جاتا رہا جوانی کے جوبن کا جو صحیح مقصد تھا، اس کے راس نہ بیٹھنے کی وجہ سے وہ بھی ناکام رہا۔

کافی نمبر ۲۰۲

(۱)

جھوپڑ جوڑوں چک کھپ تھڈے ایہاں نہ ہووے سارے مڈ تے

حل لغات:۔ جھوپڑ:۔ جھونپڑا۔ چک کھپ:۔ ریگستانی بوٹیاں۔ تھڈتے:۔ اکھیڑ کر۔ مڈ:۔ گاؤں، بستی، آبادی۔

ترجمہ:۔ چک کھپ پودوں کو اکھیڑ کر ایسا جھونپڑا بنائیں کہ ایسا روہی کے کسی آبادی میں بھی نہ ہو۔

(۲)

نہ وکڑے نہ بند تے بہساں نہ گٹھ پاڑ دی کھڈ تے

حل لغات:۔ وکڑے:۔ کیارہ۔ بند:۔ روہی میں بارش کا پانی روکنے کیلئے دو تین ایکڑوں کے گرد بند باندھتے ہیں، اسکو بند کہتے ہیں۔ بہساں:۔ بیٹھوں گی۔ گٹھ:۔ نفح نرم زمین۔ پاڑ:۔ بیخ دراز جڑ۔ کھڈ:۔ ایسی جگہ جہاں سے پودے جڑ سمیت اکھاڑ دیئے جائیں، سوراخ، گڑھا۔

ترجمہ:۔ میں نہ تو کیارہ میں بیٹھوں گی جھونپڑا بناؤں گی اور نہ کھیت میں جس کا بند باندھا ہوا ہو، نہ پودے کی نرم زمین میں اور نہ کسی درخت کی جڑوں کے گڑھے میں کیونکہ ان میں بہت نقص ہیں، اور میں ایسے مقام پر جھونپڑا ڈالنا چاہتی ہوں جہاں یہ نقص نہ ہوں

(۳)

سانوں آن سوہیاں روہی سندھڑوں سگھری لڈ تے

حل لغات:۔ سوہیساں:۔ گذاروں گی، زیب و زینت دوں گی۔ سندھڑوں:۔ سندھ سے۔ سگھری:۔ بال بچوں سمیت لڈتے:۔ اسباب اٹھا کر، نقل مکانی کر کے۔

ترجمہ:۔ ساون کا مہینہ روہی میں گذاروں گی، اور سندھ سے اہل و عیال سمیت اسباب اٹھا کر آؤنگی، کیونکہ روہی میں ساون کا مہینہ نہایت پرلطف اور کیف آفریں ہوتا ہے۔

(۴)

جے پانی گھٹ ویسی بہسوں ڈھائے تے کل اڈتے

حل لغات:۔ گھٹ ویسی:۔ کم ہوجائیگا۔ بہسوں:۔ بیٹھیں گے۔ ڈھائے:۔ کنارہ ریگستان۔ کل:۔ تیلیوں کے بنے ہوئے چھپر، پکھی۔ اڈتے:۔ ڈال کر، بنا کر۔

ترجمہ:۔ اگر روہی میں پانی کم ہو جائیگا، تو ہم ڈھائے یعنے کنارہ ریگستان پر کل کی پکھیاں ڈال کر بیٹھ رہیں گے۔

(۵)

شہر بھنبھور دی کھاون او سم ہوت نجاویں چھڈ کے

حل لغات:۔ بھنبھور:۔ سسی کا مولد، وطن۔ ہوت:۔ پنوں خاں کی ذات ہوت بلوچ تھی۔ چھڈ:۔ پنجابی چھوڑ کے، تنہا چھوڑ کر۔

ترجمہ:۔ اے پنوں خاں محبوب! تم مجھے چھوڑ کر نہ جانا کیونکہ تیرے بغیر مجھے شہر بھنبھور بھی کھانے کو آئیگا (برا لگے گا)۔

(۶)

تیغ فرید برہوں دی وہہ گئی چم چم تے ھڈ ھڈ تے

حل لغات:۔ برہوں:۔ عشق، محبت۔ وہہ گئی:۔ چل گئی۔ چم:۔ چمڑا، چرم۔ ھڈ:۔ ہڈی، استخواں۔

ترجمہ:۔ اے فریدؒ عشق کی تلوار ہر جگہ ہڈی اور گوشت پوست میں چل گئی۔

کافی نمبر ۲۰۳

(۱)

جوسی توں پوتھی پھول وے وسسی کڈاں سوہناکول وے

حل لغات:۔ جوسی:۔ جوتشی، برہمن۔ پوتھی:۔ پتری، کتاب جسمیں رمل و نجوم کے طریقے درج ہوتے ہیں۔ پھول:۔ کھول۔ وسسی:۔ بسیگا، آباد ہوگا۔ کڈاں:۔ کس وقت، کس دن، کب۔ سوہناں:۔ معشوق۔ کول:۔ نزدیک، قریب۔

ترجمہ:۔ اے جوتشی ذرا پتری کھول کر دیکھ تو سہی کہ دوست ہمارے پاس کب آکر آباد ہوگا۔

(۲)

روروتھکی پٹ پٹ ہٹی، کیڈے ویساں ڈکھڑیں کُٹھی
سولاں لٹی درداں مُٹھی، ماہی پنل گیوم رول وے

حل لغات:۔ پٹ پٹ:۔ پیٹ پیٹ۔ ہٹی:۔ آہ و فریاد کر کے تھک گئی۔ مٹھی:۔ برباد شدہ۔ ماہی:۔ دوست۔ کیڈے:۔ کہاں، کدھر۔ ویساں:۔ جاؤنگی۔ ڈکھڑیں:۔ دکھوں کی۔ کٹھی:۔ ماری ہوئی، ذبح شدہ، مقتول۔ سولاں:۔ سُول کی جمع درد۔ لٹی:۔ لُوٹی ہوئی۔ رول:۔ جنگل میں چھوڑ جانا، آوارہ کرنا۔

ترجمہ:۔ میں رورو کر تھک گئی، پیٹ پیٹ کر کمزور ہوگئی، ہائے میں دردزدہ غمزدہ کہاں جاؤں گی، دردوں نے مجھے لوٹ لیا اور مصیبتوں نے مجھے برباد کر دیا، اور افسوس کہ دوست پنل بھی مجھے چھوڑ گیا، اور یہ سب مصائب اُسکے فراق کی وجہ سے ہیں۔

(۳)

پاندھی کُچھاں واٹیں تکاں ہٹر ہٹر بھجاں بُھج بُھج پکاں

ٹُر ٹُر بھجّاں بھجّ بھجّ تھکاں ۔ سونجھ بر رُلایم ڈھول وے

حل لغات :- پاندھی :- راہ رو، مسافر۔ پچھاں :- پوچھوں۔ واٹیں :- جمع واٹ کی، طرف، راستے، سمت۔ تکاں :- تکتی ہوں دیکھتی ہوں۔ تتر تتر :- جل جل کر۔ بھجّاں :- بھونتا، بھونی جا رہی ہوں۔ بجّ بجّ :- بھُن جانا، بھن بھن کر۔ ٹُر ٹُر :- چل چلکر بھجّاں :- دوڑوں۔ بھجّ بھجّ :- دوڑ دوڑ کر۔ تھکاں :- تھک جاتی ہوں۔ سونجھبر :- بیابان، سنسان جنگل۔ رُلایم :- آوارہ کیا، رُلایا۔ ڈھول :- دوست، محبوب، معشوق۔

ترجمہ :- مسافروں سے پوچھتی ہوں، مختلف سمتیں تاکتی رہتی ہوں، گرم ریت اور دھوپ میں جلتی ہوں اور جل جل کر پکتی ہوں چل چل کر دوڑ پڑتی ہوں اور دوڑتے دوڑتے تھک جاتی ہوں، دوست مجھے ایسے بیابان میں چھوڑ گیا، اور آوارگی کے سپرد کر گیا، کہ اب یہ حالت ہو گئی ہے۔

(۴)

جیڑا غماں وچ وڑ گیا ۔ ڈکھ اُڑ گیا سُکھ لڑ گیا

دریا غضب دا چڑھ گیا ۔ سو جھول لکھ لکھ چھول ہے

حل لغات :- جیڑا :- دل۔ غماں وچ :- غموں میں۔ وڑ گیا :- داخل ہو گیا۔ اڑ گیا :- اُلجھ گیا، اٹک گیا۔ جھول :- پیچ، خم موج دریا۔ چھول :- تلاطم، گھمر گھیر، لہریں۔

ترجمہ :- دل ہے کہ غم کے انبوہ میں داخل ہو گیا ہے، دُکھ اُلجھ گیا اور سُکھ کی دشمنی ہو گئی، یا سکھ علیحدہ ہو گیا، گویا غضب کا دریا تار ہو گیا، جہاں سو سو موجیں اور لاکھ لاکھ گھمر گھیر (طوفانی چکر) ہیں۔

(۵)

سک ساتھ سانول دی سدا ۔ درد ول نہ تھیوم دِل جدا

شالا نپل مِلیم خدا ۔ جندڑی گھتاں میں گھول وے

حل لغات:۔ سِک:۔ محبت، انتظار شوق۔ سانول:۔ دوست، محبوب۔ درد دل:۔ درد سے۔ بِھیوم:۔ ہوتا۔ شالہ:۔ خدا کرے۔ میلِم:۔ مجھے ملا ہے۔ جندڑی:۔ جان۔ گھتاں:۔ کروں، ڈالوں۔ گھول:۔ قربان، صدقے، وارے

ترجمہ:۔ ہمیشہ دوست کی محبت و انتظار ساتھ ہے، دل کبھی درد سے جُدا نہیں ہوتا، خدا کرے مجھے (پنوں، دوست) ل جائے تو میں اس پر جان قربان کر دوں۔

(۶)

زاہد وٹا ہِن چول وے — برہوں چپولا بول وے

پتری پرم دی کھول وے — دلڑی اساڈڑی چول وے

حل لغات:۔ وٹا:۔ تبدیل کر۔ ہِن:۔ اب۔ چول:۔ طریقہ، راستہ، طرز، عادت، صحبت برہوں:۔ محبت۔ چپولا:۔ لطف، خوش آواز، شیریں گفتار۔ پتری:۔ کتاب۔ پرم:۔ محبت۔ چول:۔ ہلا دے، جنبش دے۔

ترجمہ:۔ اے زاہد ذرا اب اپنا طریقہ تبدیل کر اور کوئی محبت کا لطیفہ سُنا، اُلفت کی کتاب کھول اور ہماری دل کو وجد اور جنبش میں مصروف کر دے۔

(۷)

ڈکھا نینہہ انوکھا راز وے — تتا سوز دے ہتھ ساز وے

موٹھی دہانہہ فریدؔ آواز وے — ہو ہو ملامت دول وے

حل لغات:۔ موٹھی:۔ کمبخت۔ دہانہہ:۔ فریاد۔ ہو ہو:۔ رسوائی، تہمت کے آوازے، بدنامی۔ دول:۔ ڈھول۔

ترجمہ:۔ محبت ایک انوکھا راز ہے، کیونکہ سوز کے ہاتھ میں ساز ہے، فریدؔ کی آواز بھی کمبخت فریاد ہی ہے، کہ ساری دنیا میں میری عیب جوئی کے ڈھول بج رہے ہیں۔

کافی نمبر ۲۰۴

(۱)

چوڑے ہیڑے کینویں پانواں ڑی ہاپنواں میڈا یار گیا ملہیر تے

حل لغات :- چوڑہ :- زیور کلائی ـــ ہیڑے :- چوڑے کا تابع مہمل ـ کینویں :- کس طرح، کس لئے ـ ملہیر :- اپنا ملک وطن (معشوق کے ملک کو ملہیر سے نسبت دی ہے)

ترجمہ :- اے سکھی میں زیور کس لئے پہنوں میرا یار تو مجھے چھوڑ کر اپنے ملک ملہیر کو چلا گیا ہے

(۲)

ڈے کر کوڑیاں آس اُمیداں تھورے چاڑھ ڈکھانواں ڑی ڈکھانواں

ہیں ڈکھڑے دل دلگیر تے

حل لغات :- کوڑیاں :- جھوٹی، غلط ـ تھورے :- احسان، تھورے چڑھانا محاورہ ہے، احسان جتلانا ـ ڈکھڑے :- دکھی دلگیر :- آشفتہ حال، پریشان

ترجمہ :- اپنے دکھی پریشان دل پر جھوٹی امیدیں دے دے کر احسان چڑھاتی ہوں، محاورہ ہے (کہ اب آجائیں گے یا ان کا خط آئے گا وغیرہ ـ)

(۳)

گئے برباد لکھو لکھ وعدے ہن کیوں کھٹکی کھانواں ڑی کھانواں

کھوٹے توں ویری بے پیر تے

حل لغات:۔ لکھو لکھ:۔ لاکھوں۔ ہن:۔ اب۔ ٹھگی:۔ دھوکا، فریب۔ توں:۔ تجھ۔ وَیری:۔ دشمن، بیری۔ بے پیر:۔ جس کا پیر نہ ہو، گمراہ، بے لگام، بے مروت۔

ترجمہ:۔ جبکہ لاکھوں وعدے برباد گئے، اور پورے نہ ہوئے، اب میں تجھ جیسے دشمن اور بے پیر اور بے مروت سے کس طرح دھوکا کھاؤں اور تیرے وعدہ پر بھروسہ کیونکر کروں۔

(۴)

رات ہجر دی رتڑوں رووں رتڑیاں مرچاں لانواں ڑی لانواں
تتی سومن ہک ہک چیر تے

حل لغات:۔ رتڑوں:۔ خون، لہو۔ رتڑیاں:۔ سرخ۔ تتی:۔ بدبخت۔ چیر:۔ زخم

ترجمہ:۔ جدائی کی رات میں خون روتی ہوں بلکہ سرخ مرچیں ایک ایک زخم پر سو سو من چھڑکتی ہوں، تاکہ زخم میں درد زیادہ شدت سے ہو اور محبت کی لذت آئے۔

(۵)

صدقے صدقے اوے گھولے واری واری جانواں ڑی جانواں
مٹھی قاصد دی تقریر تے

حل لغات:۔ اوے گھولے:۔ قربان قربان۔ واری:۔ قربان، صدقے۔ مٹھی:۔ میٹھی، شیریں، لذیذ۔ تقریر:۔ زبانی پیغام۔

ترجمہ:۔ قاصد کی شیریں زبان تقریر پر قربان قربان اور صدقے صدقے جاؤں جس نے آکر مژدۂ وصل سنایا،

(۶)

یار نہ آوے کجھ نہ بھاوے بھینیں نوں نت تانواں ڑی تانواں
تھیواں کاوڑ ماہیوں ویر تے،

حل لغات:۔ بھاوے:۔ پسند آئے، بھائے، اچھا لگے۔ بھیٹیں:۔ بہنیں، ہمشیرگان، بہن کی جمع۔ نت:۔ ہمیشہ، مدام۔ تانواں تنگ کروں، تپاؤں۔ کاوڑ:۔ غصہ، جوش غضب۔ ماپیو:۔ ماں، باپ۔ ویر:۔ بھائی۔

ترجمہ:۔ دوست کے نہ آنے کی وجہ سے کچھ نہیں بھاتا، بہنوں کو تنگ کرتی ہوں اور ماں باپ بھائی پر غصہ ہوتی ہوں۔

(۷)

کھیڑیں بھیڑیں دے ہتھ آئی جیں ڈینہہ لدھیاں لانواں ڑی لانواں
ڈوڑی ترپوڑی سختی ہیر تے

حل لغات:۔ کھیڑیں:۔ ایک قوم ہے، جہاں ہیر بیاہی گئی تھی۔ بھیڑیں:۔ بُرے، بدخو۔ جیں:۔ جس۔ ڈینہہ:۔ دن۔ لدھیاں:۔ لیں، لانواں لدھیاں، رسم ادا ہوئی۔ لانواں:۔ بیاہ کی رسوم میں ایک رسم ہے جب دولہا کا دلہن کے ساتھ بیاہ ہوتا ہے تو یہ رسم سرملاپ ادا کی جاتی ہے۔ ڈوڑی ترپوڑی:۔ دوگنی تگنی۔

ترجمہ:۔ جس دن سے میں بیاہی آئی ہوں اور کھیڑا قوم کے ہاتھ آ گئی (کھیڑے قوم کا نام ہے)، تب سے دوگنی تگنی سختی ہیر پر کی جا رہی ہے، یعنے ہر وقت دشمن طعنے طنزیں دے کر تکلیف دیتے ہیں۔

(۸)

اوکھیں سوکھیں مُول نہ پھرساں کیوں نینہہ فرید لجانواں ڑی لجانواں
موٹھی کل کم رکھ تقدیر تے

حل لغات:۔ اوکھیں سوکھیں:۔ دکھ، سکھ، آسانی مشکل۔ مُول:۔ بالکل محض۔ نینہہ:۔ محبت۔ لجانواں:۔ بدنام کروں، داغ لگاؤں۔ مُوٹھی:۔ بدقسمت۔

ترجمہ:۔ ایسے دُکھ سکھ میں ہیں حضرت عشق سے بالکل باز نہیں رہ سکتی، اے فرید میں منہ موڑ کر کیوں محبت کو داغ لگاؤں، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا، اے کمبخت کل کام تقدیر پر چھوڑ دے، عشق میں اگر یہی مصائب ہیں تو بسم اللہ۔

کافی نمبر ۲۰۵

(۱)

دردپئے ول پیٹے، ڈتڑے یار رنجھیٹے

حل لغات:- پیٹے :- حصہ میں آ گئے۔ ڈتڑے :- دیئے، عطا کیے۔ رنجھیٹے :- رانجھا کی تصغیر رنجھیٹا، مراد محبوب۔

ترجمہ:- پھر درد ہمارے حصہ میں آ گیا (یعنے تکلیفیں شروع ہو گئیں) اور یہ سب کچھ دوست رانجھا کا دیا ہوا ہے۔

(۲)

میں بیٹھیں گئی عمر نہ آئے لانویں لہن دے نیٹے

حل لغات:- میں :- یہاں متکلم کے معنی نہیں بلکہ مائیاں کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ دولھن کو زلف کشائی کے بعد شادی کے سرلاپ کے وقت تک دولہن کو مائیوں میں بٹھلایا جاتا ہے اور اس عرصہ میں وہ نہایت محتاط زندگی بسر کرتی ہے۔ لانوہ لہن :- ایک رسم ہے جو شادی بیاہ کے وقت ادا کرتے ہیں۔ نیٹے :- تاریخ، موقعہ۔

ترجمہ:- مائیوں میں بیٹھے ہوئے میری عمر گذر گئی اور وہ لانویں یعنی شادی کی آخری رسوم کی ادائگی کے وقت تک بھی نہ آئے

(۳)

ہتھڑیں پیریں غم دے گانے سر سولاندے ریٹے

حل لغات:- ہتھڑیں :- ہاتھوں میں۔ گانے :- شادی کے وقت دولھا کے ہاتھ اور پاؤں میں رنگین تاگے باندھتے ہیں اسکو گانا کہتے ہیں۔ سولاندے :- جمع سول، درد کے۔ ریٹے :- کپڑا رنگدار جو شادی کے موقعہ پر دولہا دلہن کندھے پر ڈالتے ہیں

ترجمہ:- ہاتھ اور پیروں میں غم کے گانے ہیں اور سر پر غم واندوہ کے ماتمی رسمی کپڑے ہیں۔

(۴)

سینگیں ہرتیں بگڑے جھیڑے ــــ سکڑیں سوہرئیں پھیٹے

حل لغات :- سنگیں ہرتیں :- سہیلیاں۔ جھیڑے :- جھگڑے۔ سکڑیں :- رشتہ دار۔ سوہرئیں :- سسرال۔ پھیٹے :- دشمنی اختلاف

ترجمہ :- سہیلیوں میں جھگڑے ہو گئے، رشتہ داروں اور سسرال میں بھی دشمنی ہو گئی۔

(۵)

سانول آوے آ گل لاوے ــــ سبھوں سیجھیں لیٹے،

حل لغات :- سانول :- ملیح دوست۔ گل :- گلے۔ سبھوں :- بابرکت، بآسانی، خوشی سے۔ سیجھیں :- بستر شب عروس کا پھولوں سے سجایا ہوا بستر

ترجمہ :- میرا دوست آکر گلے لگاوے، اور خوشی سے بستر عروسی پر لیٹ جائے۔

(۶)

دلڑے سو سو زخم کللڑے ــــ سینے سخت چپیٹے،

حل لغات :- کللڑے :- بے ڈھب، خراب۔ چپیٹے :- ضرب، چپیٹ۔

ترجمہ :- دل میں سو سو بے ڈھب اور خراب زخم ہیں، اور سینہ پر کئی طرح کی سخت ضربات ہیں۔

(۷)

یار فرید سنبھالم جیندیں ــــ رب ڈکھ ڈکھڑے میٹے

حل لغات :- سنبھالم :- مجھے سنبھالے، میری خبر لے۔ جیندیں :- جیتے جی، زندگی میں۔ ڈکھڑے :- دکھ۔ میٹے :- مٹاوے

ترجمہ :- اے فرید دوست مجھے جیتے جی سنبھالے اور میری خبر گیری کرے، خدا تعالےٰ میرے دکھ مٹائے۔

کافی نمبر ۲۰۶

(۱)

دلڑی درد وں ٹوٹے ٹوٹے　　پرزے پرزے ذرّے ووذرّے

حل لغات:- دلڑی:- دل۔ ٹوٹے:- ٹکڑے ٹکڑے۔ پرزے:- چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ ذرے:- ذرہ بھر۔
ترجمہ:- دل درد سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، بلکہ پرزے پرزے اور ذرے ذرے ہو گیا ہے۔

(۲)

عشوے غمزے ناز نہورے　　نخرے ٹخرے زورے تورے
خون کریندے ذرّے ووذرّے

حل لغات:- ناز نہورے:- ناز نزاکت۔ نخرے ٹخرے:- ادائیں۔ زورے:- زبردستی، بہ زور، طاقت کے ساتھ۔
تورے:- جمع تورا، واحد، حکم، فرمان۔ ذرے ووذرے:- یعنے ذرا ذرا دیر کے بعد، مسلسل، متواتر۔
ترجمہ:- دوست کے عشوے اور غمزے ناز نزاکتیں نخرے اور ادائیں زور اور حاکمانہ گھمنڈ ہر ایک ذرا ذرا دیر کے بعد عاشق کو قتل کرتے ہیں۔

(۳)

آپے اپناں سوہاں کیتوہ　　آپے اپنی جاتے نیتوہ
ہن کیوں تھیندیں پرے ووپرے

حل لغات:- سوہاں:- جان پہچان، واقف۔ کیتوہ:- کیا تو نے۔ جا:- جگہ۔ نیتوہ:- لے گئے۔ تھیندیں:- ہوتے ہو۔

ترجمہ:۔ خود آپ ہی نے اپنا آشنا بنایا، اور اپنی جگہ پرے گئے اب ہم سے کیوں دور دور ہوتے

(۴)

گوڑھے نین تے زلفاں کالیاں سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیاں

جیں بن مول نہ سرے دوسرے

حل لغات:۔ گوڑھے نین:۔ موٹی اور مست سرخ آنکھیں۔ سوہنیاں:۔ خوبصورت۔ موہنیاں:۔ دلکش۔ جیں بن:۔ جسکے بغیر مول:۔ بالکل محض۔ نہ سرے:۔ نہ گذرے۔

ترجمہ:۔ مست اور سرخ آنکھیں اور زلفیں سیاہ خوبصورت رمزیں اور مارنے والی چالیں سب ایسی بلائیں ہیں جن کے بغیر بالکل گذر ہی نہیں سکتی۔

(۵)

پلپل تیر نگہ دے پھلڑے دل دل پیچ زلف دے ولڑے

بیوس کینویں کرے دو کرے

حل لغات:۔ پلپل:۔ ہر آن، ہر دم۔ دل دل:۔ بار بار۔ ولڑے:۔ خم۔ بیوس:۔ بے بس۔ کینویں:۔ کس طرح۔

ترجمہ:۔ ہر وقت نگاہ کے تیر کے پھل چبھتے ہیں، اور ادھر زلف کے خم بار بار پھنساتے ہیں۔ داب جو اس طرح پھنسا ہو وہ بے بس کیا کرے اور کیونکر کرے۔

(۶)

مونجھ مونجھاری درد اندیشے ڈیہاں رات فرید دے پیشے

ہجروں جندڑی ڈرے وو ڈرے

حل لغات:۔ مونجھ مونجھاری:۔ اُداسی، ملال۔ ڈیہاں:۔ دن۔ جندڑی:۔ جان۔

ترجمہ:۔ اُداسی، ملال، درد اور تفکرات یہ دن رات فریدؒ کے پیش نظر ہیں اور رہتا ہے ہیں، ان حالات میں جان ہجرِ دوست سے ہر دم ڈرتی رہتی ہے۔

کافی نمبر ۲۰۷

(۱)

دلڑی نمانی کوں روز موںجھاری چھڈ گیا ڈھولا یار آزاری

حل لغات:۔ نمانی:۔ مایوس، پژمردہ۔ موںجھاری:۔ اداسی، ملال۔ چھڈ گیا:۔ چھوڑ گیا۔ ڈھولا:۔ دوست۔

ترجمہ:۔ پژمردہ دل کو روز افزوں اداسی اور ملال ہے، دوست مجھے دُکھی کر کے چھوڑ گیا۔

(۲)

عشق نہیں کئی بھاہ غضبدی سڑدی جلدی جان وچاری

ترجمہ:۔ عشق نہیں یہ تو کوئی غضب کی آگ ہے، جس سے بیچاری جان جل سڑ رہی ہے۔ العشق نار یحرق ماسوی اللہ

(۳)

عاشق پھردے مست موالی سر قربان کرن لکھ واری

حل لغات:۔ موالی:۔ جمع مولیٰ کی غلام، مددگار، یہاں بمعنی بے پرواہ۔ کرن:۔ کرتے ہیں۔ لکھ واری:۔ لاکھ دفعہ، لاکھ بار۔

ترجمہ:۔ عاشق مست اور بے پرواہ پھرتے ہیں، مگر جان کو لاکھ دفعہ قربان کر دیتے ہیں۔

(۴)

درد اندوہ تے سول ہزاراں لا گیا یاری یارِ وساری

حل لغات:۔ سُول:۔ درد، دکھ۔ وِساری:۔ بُھلا دیا
ترجمہ:۔ درد اندوہ اور دکھ ویسے تو ہزاروں ہیں مگر اس پر طرہ یہ کہ تو نے دوستی لگا کر بھلا بھی دیا۔

(۵)

صید کریندے مرغ دلیندے ناز و ادا ہِن باز شکاری

حل لغات:۔ صید:۔ شکار۔ کریندے:۔ کرتے ہیں۔ ہِن:۔ ہیں۔
ترجمہ:۔ محبوب کے ناز و ادا شکاری باز کی طرح ہمیشہ طائرِ دل کا شکار کرتے ہیں۔

(۶)

چشماں شوخ بہادر جنگی پلکاں دھریاں دست کٹاری

ترجمہ:۔ شوخ آنکھیں جنگجو بہادر ہیں اور پلکیں ہاتھ میں کٹاری اور نشتر رکھتی ہیں۔

(۷)

جند فریدؔ بچے ہُن کینویں نیناں خدنگ چلائی کاری

حل لغات:۔ جند:۔ جان۔ ہُن:۔ اب۔ کینویں:۔ کس طرح، کیونکر۔ نیناں:۔ آنکھیں۔ خدنگ:۔ تیر۔ کاری:۔ سخت، جو اپنا کام کر جائے۔
ترجمہ:۔ اے فریدؔ اب جان کس طرح بچے، کیونکہ آنکھوں نے سخت تیر چلائے ہیں۔

کافی نمبر ۲۰۸

(۱)

دِلیاں تے دیداں سوہنڑاں تیڈڑے ڈیرے ہر دم وسیں پیا توں ساڈڑے نیڑے

حل لغات:۔ وِلیاں:۔ جمع دل کی، دلیں۔ تیڈڑے:۔ تیرے۔ دیرے۔ ڈیرے:۔ ڈیرے، مقام۔ وسیں پیا:۔ آباد رہے۔
ساڈڑے:۔ ہمارے۔ نیڑے:۔ نزدیک، قریب۔

ترجمہ:۔ اے دوست ہمارا دل اور آنکھیں تمہارے ڈیرے ہیں، تو ہر وقت ان میں موجود ہے، خدا کرے تو ہمیشہ ہمارے
نزدیک ہی بستا رہے۔

(۲)

سینگیاں سرتیاں حق ہمسائے ‏ گلڑے کرن وکھوئے
ماپیو وِیرن بھین بھنیجیاں ‏ جُڑ جُڑ لالوِن جھیڑے

حل لغات:۔ سینگیاں سرتیاں:۔ سہیلیاں، ہمراز۔ گلڑے:۔ گلے، شکوے۔ وکھوئے:۔ ملامت۔ ماپیو:۔ ماں
باپ۔ وِیرن:۔ بھائی۔ بھین:۔ بہن۔ بھنیجیاں:۔ بھانجیاں۔ لالوِن:۔ لگاتی ہیں۔ جھیڑے:۔ جھگڑے، تکرار۔

ترجمہ:۔ سہیلیاں اور ہمسائے تمام گلے اور شکایتیں کرتے ہیں، ماں باپ بھائی بہن بھانجیاں زور سے جھگڑے کرتی ہیں

(۳)

جگتاں مارن پیکے پتنے ‏ ہاسے کرن سوریجے
اُٹھدیں بہندیں ٹُردیں پھردیں ‏ سس نناݨ کھیڑے

حل لغات:۔ جگتاں:۔ طعنے۔ پیکے پتنے:۔ میکے والے۔ ہاسے:۔ مخول، ہنسی، ٹھٹھا۔ سوریجے:۔ سسرال۔ سس:۔
ساس۔ نناݨ:۔ نند۔ کھیڑے:۔ چھیڑ چھاڑ کرتی ہیں۔

ترجمہ:۔ میکے والے طعنے مارتے ہیں اور سسرال والے مخول کرتے ہیں اور ساس اور نند اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے
نفاق کی باتیں کرتی ہیں اور چھیڑتی ہیں۔

(۴)

چو چک چاک تیڈا توں مالک ‏ سر سر واہ دا وارث ما

منجھیاں تیڈیاں جھوکاں تیڈیاں کوڑے چھوڑ بکھیڑے

حل لغات :- چوچک :- ہیر کے باپ کا نام ۔ چاک :- چرواہا ۔ سر پروا :- سر اور جان ۔ سرواہ :- جو چیز سر کے متعلق ہو ۔ منجھیاں بھینسیں ۔ جھوکاں :- مقام ۔ بکھیڑے :- جھگڑے ۔

ترجمہ :- چوچک تیرا چاک ، غلام ہے ، اور تو مالک ہے بلکہ ہمارے سر اور جان کا تو وارث ہے بھینسیں بھی تمہاری ہیں اور آبادی بھی تیری ہے ، یہ جھوٹے جھگڑوں کی باتیں چھوڑ دے ۔

(۵)

کون ہے قاضی رشوت راضی کون سیال تے کھیڑے
باجھ خدا دے جھگڑے جھیڑے ساڈے کون نبیڑے

حل لغات :- باجھ :- بغیر ۔ کھیڑے :- اس قوم کا نام جہاں ہیر کی شادی ہوئی تھی ۔ نبیڑے :- فیصلہ کرے ، طے کرے ۔

ترجمہ :- قاضی جو رشوت سے راضی ہو جاتا ہے وہ کون ہے ، اور سیال اور کھیڑوں کا کیا واسطہ خدا کے بغیر ہمارے محبت کے جھگڑے کون فیصلہ کر سکتا ہے ۔

(۶)

ڈوں ڈینہہ دے ناحق دعوے اوڑک ناحق تھیندے
رانجھن تے میں ہس رس وسوں سڑ سڑ مرسن کھیڑے

حل لغات :- ڈوں ڈینہہ :- دو دن ۔ اوڑک :- آخر ، انجام کار ۔ ہس رس :- خوشی سے مل جل کر ۔ وسوں :- ہم آباد ہوں گے مرسن :- مر جائینگے ۔

ترجمہ :- یہ دو دن کے ناحق دعوے ہیں ، ناحق آخر کار ناحق ہو کر رہیگا ، اگر کوئی میرے محبوب اور میرے ساتھ اپنے رشتہ کا بلا حقوق دعویٰ کرتا ہے تو یہ سراسر غلط ہے اگر دنیا میں نہیں تو آخرت میں میں اور رانجھا آپس میں مل جل کر آباد ہونگے ، کھیڑے

کمبخت حسد کے مارے مرجائیں گے۔

(۷)

جو جو لیکھ متھے دے آہے آخر وہہ ملیوسے
جندڑی چھوٹن فریدؔ ہے مشکل ویڑھیا عشق اوپڑے

حل لغات:۔ لیکھ:۔ نوشتہ تقدیر، تحریر قسمت۔ متھے:۔ جبین، پیشانی۔ آہی:۔ تھی۔ وہہ:۔ چل کر، بہہ کر۔ ملیوسے:۔ گلے۔ جندڑی:۔ جان۔ چھوٹن:۔ چھوٹنا۔ ویڑھیا:۔ پیٹا، گھیرا، چاروں طرف سے احاطہ کیا۔ اوپڑے:۔ انوکھا۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ جو کچھ پیشانی کا لکھا ہوا تھا وہی آخر ملا، اے فریدؔ محبت کی بلا سے جان کا چھوٹنا مشکل ہے، کیونکہ عشق نے بری طرح گھیر لیا ہے۔

کافی نمبر ۲۰۹

(۱)

دلے دارم بسے آوارہ طبعے وحشت آرائے
برہوں بارے بروچل دے بیاباں دشت رلوائے

حل لغات:۔ برہوں:۔ عشق۔ بارے:۔ مشکل، بھاری ناقابل برداشت بوجھ۔ بروچل دے:۔ بلوچ خاں کے، محبوب کے۔ رُلایا:۔ آوارہ پھرایا۔

ترجمہ:۔ میں ایک آوارہ دل اور وحشت انگیز طبیعت رکھتا ہوں، دوست کے مشکل عشق نے مجھے جنگل اور بیابانوں میں رُلایا۔

(۲)

کیہاں غمزیاں کیہاں باتیں ڈوکھی ہے دل ڈیہاں راتیں

خدارا حالِ زارم بیں کہ بے دستیم و بے پائے

حل لغات:۔ کیہاں:۔ کیسی۔ ڈیہاں راتیں:۔ رات دن۔ خدارا:۔ خدا کے لئے، للہ

ترجمہ:۔ غم کی کون کون سی باتیں کہوں، دل رات دن دکھی ہے، خدا کیلئے میرے حال زار پر توجہ فرمایئے کہ میں بے دست و پا ہوں

(۳)

بما طالع شدہ پرکیں نزارم بے دل و غمگیں

نہ پیندا یار ہے جھاتی اجن ڈکھڑے نہ پاندائے

حل لغات:۔ طالع:۔ ستارہ۔ پرکیں:۔ کینہ سے پُر۔ نہ پیندا:۔ پاتا۔ جھاتی:۔ جھانک۔ اجن:۔ ابھی تک۔ ڈکھڑے:۔ دکھ۔ پاندائے:۔ ختم ہوئے، انتہا تک پہونچے۔

ترجمہ:۔ ہمارا طالع ہی دشمن اور خلاف ہوگیا ہے، میں بے دل اور غمگین زار و نزار ہوں، یار جھانک کر بھی نہیں دیکھتا افسوس ابھی تک ہمارے دکھ ختم نہیں ہوئے۔

(۴)

سجن وس رس ڈکھایم حس سو ریہئیں پیکڑیں بس بس

دل دیوانہ با ھر کس ندارد ہیچ پروائے

حل لغات:۔ سجن:۔ دوست۔ وس:۔ آباد ہوکر۔ ڈکھایم:۔ دکھائی۔ حس:۔ لذت۔ سوریہئیں:۔ سسرال۔ پیکڑیں:۔ میکے۔

ترجمہ:۔ دوست نے میرے ساتھ بس کر لذت دکھائی، اس لئے اب سسرال اور میکے سے بس ہے، میرا دیوانہ دل کسی کی پرواہ نہیں کرتا، وصال محبوب نے وہ کیفیت طاری کردی ہے کہ میکے اور سسرال سے دل بیزار ہوگیا ہے اور اب

کسی کی پرواہنیں رہی۔

(۵)

ہمیشہ مونجھ وادھی ہے سونجی سختی زیادی ہے

سدا سولاندی شادی ہے میں اپنے بخت ازمائے

حل لغات۔ مونجھ۔ اداسی۔ وادھی۔ بڑھ کر، زیادہ، افزوں۔ سونجی۔ کمبخت۔ سونی۔ سولاندی۔ دکھوں کی، دردوں کی۔
ترجمہ۔ ہمیشہ اداسی زیادہ ہے اور کمبخت سختی بڑھ رہی ہے، دکھ ہمیشہ خوش ہیں، کیونکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں، میں نے اپنی قسمت و بخت آزمائے ہیں۔

(۶)

ڈیہاں ڈوڑی خرابی ہے قلق ہے اضطرابی ہے

نماشاں جی عذابی ہے نہ آپ آئے نہ بلوائے

حل لغات۔ ڈیہاں۔ دن کو۔ ڈوڑی۔ دگنی۔ قلق۔ رنج۔ نماشاں۔ شام۔
ترجمہ۔ ہر دن کو دوگنی خرابی ہے، رنج اور اضطراب ہے، شام کو دل عذاب میں ہے، میری شام و سحر اس طرح فراق میں بسر ہو رہی ہے، نہ آپ آتے ہیں اور نہ مجھے بلواتے ہیں۔

(۷)

زعشق عارض رنگیں چو لالہ داغ ہا دیریں

کیتیاں ہن دل اندر جا ہیں کڈیں رب یار ملوائے

حل لغات:۔ عارض:۔ چہرہ، رخسار۔ ویریں:۔ پرانا۔ کیتیاں:۔ کی ہیں۔ ہن:۔ ہیں۔ جاہیں:۔ جگہ۔ کڈیں:۔ کبھی۔
ترجمہ:۔ اس رنگین چہرہ کے عشق سے لالہ کی طرح پرانے داغوں نے دل میں جگہ پیدا کر لی ہے، خدا کرے کبھی دوست تو مل جائے۔

(۷)

بغیر از من کرا شاید فریدا ایں مرمرا باید
ڈکھے پینڈے تے ڈکھ بیدے ممیں راخس تے رچھ سائے

حل لغات:۔ کرا:۔ کس کو۔ مرمرا:۔ خاص طور پر مجھے۔ پینڈے:۔ سفر۔ ممیں:۔ پرانے خیال کے مطابق بوڑھی ڈائن جو انسانوں کو اُٹھا لے جاتی ہیں۔ راخس:۔ راکشس۔ رچھ:۔ ریچھ۔ سائے:۔ جن کے اثر کو سایہ کہتے ہیں، مراد جن بھوت۔
ترجمہ:۔ میرے بغیر کس کو لائق ہے، اے فرید ذیل کی چیزیں صرف میرے ہی شایانِ شان ہیں اور میرے لئے ہی مخصوص ہیں، دکھ بھرے سفر اور بیحد دشوار گذار راستہ جس میں ممیں اور راکشس اور ریچھ بہت پائے جاتے ہیں اور جن بھوتوں کے مقام ہیں۔

کافی نمبر ۲۱

(۱)

دل دم دم دردوں ماندی ہے   سک ڈٖھڑیں باجھ نہ لہندی ہے

حل لغات:۔ دم دم:۔ ہر وقت۔ درماندی:۔ عاجز، کوفتہ۔ سک:۔ انتظار۔ ڈٖھڑیں:۔ دیکھے۔ باجھ:۔ بغیر۔ لہندی:۔ اُترتی۔
ترجمہ:۔ ہر لحظہ دل وقفِ اضطراب ہے اور دیکھے بغیر انتظار رفع ہی نہیں ہوتی۔

(۲)

ہجر دیاں گذریاں ڈو کھیاں راتیں ماپیو خویش نہ پچھدے باتیں
سینگیاں سرتیاں لہن نہ تاتیں مُٹھڑی پئی تڑ پھاندی ہے

حل لغات:- ڈو کھیاں:- مشکل، درد بھری۔ ماپیو:- ماں باپ۔ خویش:- رشتہ دار۔ پچھدے:- پوچھتے۔ سینگیاں:- سکھیاں، ہمجولی۔ لہن:- پاتی، پالیتی ہیں۔ تاتیں:- خبر۔ مُٹھڑی:- بد قسمت۔ پئی:- پڑی۔ تڑ پھاندی:- تڑپتی۔

ترجمہ:- ہجر کی درد بھری راتیں بڑی کٹھن گذرتی ہیں، ماں باپ اور رشتہ دار بات تک نہیں پوچھتے۔ سہیلیاں اور سکھیاں بھی خبر نہیں لیتیں، یہ بد قسمت پڑی تڑپ رہی ہے۔

(۳)

چاک مہیندا من نوں بھانڑاں بھُل گیا سارا راج پیانڑاں
گھولاں سیج تے تول وہانڑاں بیٹ دی ریت سوہاندی ہے

حل لغات:- چاک:- چارو، چرانے والا۔ مہیندا:- بھینس کا۔ من نوں:- دل کو۔ بھانڑاں:- بھایا۔ راج پیانڑاں:- والدین کی بادشاہی، ماں باپ کی حکومت۔ گھولاں:- صدقے کروں۔ سیج:- بستر۔ وہانڑاں:- تکیہ، سرہانہ۔ سوہاندی:- بھلی لگتی ہے۔ بیٹ:- لب دریائی زمین

ترجمہ:- بھینسوں کا چرواہا (رانجھا)، دل کو ایسا بھایا کہ ساری والدین کی بادشاہی بھول گئی، عروسی بستر اور سرہانہ کو میں قربان کردوں مجھے تو بیٹ کی ریت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔

(۴)

رانجھن جوگی میرا ایتیا، دل نوں جس نے جادو کیتیا
عشق تہیندا لوں لوں سیتا رگ رگ مول نہ واندی ہے

حل لغات۔ یتیا۔ دوست، ہمراز۔ کیتا۔ کیا۔ تھیندا۔ اُسی کا۔ **لُوں لُوں**۔ بال بال، رواں رواں۔ سیتیا۔ سل گیا۔ واندی۔ خالی فارغ۔ **مُول**۔ بالکل۔

ترجمہ:۔ رانجھا جوگی میرا محبوب ہے، جس نے دل پر جادو کر دیا ہے، اُسی کا عشق بال بال میں اس طرح سل گیا ہے، کہ کوئی رگ بھی خالی نہیں۔

(۵)

بھانہ یار دا من نوں بھانڑاں ۔۔۔ ساڑاں جھنگ تے شہر مگھیانڑاں

پا مسکینی سٹساں مانڑاں ۔۔۔ جندڑی جھوک غماندی ہے

حل لغات۔ بھانہ۔ مویشی خانہ۔ **بھانڑاں**۔ پسند آیا۔ **من**۔ دل۔ **ساڑاں**۔ جلادوں۔ **سٹساں**۔ پھینک دوں گی۔ **مانڑاں**۔ فخر، غرور۔ **جھوک**۔ مقام۔

ترجمہ:۔ رانجھا یار کے مویشی خانے دل کو بھا گئے ہیں، جھنگ اور شہر مگھیانہ میرے کام کے نہیں ہیں، ان کو جلا ڈالونگی۔ مسکینی اختیار کر کے فخر کو چھوڑ دوں گی، کیونکہ عاشق کی جان آخر غم ہی کا مقام ہے۔

(٦)

گذریا ویہلہ ہسن کھلن دا، ۔۔۔ آیا وقت فریدا چلن دا

اوکھا پینڈا دوست ملن دا ۔۔۔ جاں لباں تے آندی ہے

حل لغات۔ **گذریا**۔ گذر گیا۔ **ویہلہ**۔ وقت۔ **ہسن کھلن دا**۔ ہنسنے کھیلنے کا۔ **چلن دا**۔ چلنے کا۔ **اوکھا**۔ مشکل۔ **پینڈا**۔ سفر، فاصلہ۔ **ملن دا**۔ ملنے کا۔ **آندی ہے**۔ آتی ہے۔

ترجمہ:۔ کھیلنے ہنسنے کا وقت گذر گیا، اے فرید اب تو چلنے کا وقت آگیا ہے، دوست کے ملنے کا راستہ بڑا مشکل ہے اس کے خیال سے بھی جان لبوں پر آجاتی ہے۔

کافی نمبر ۲۱۱

(۱)

دم مست قلندر مست قلندر   مست و مست الستی ہے

حل لغات:۔ دم:۔ نعرہ، آواز بلند۔ مست:۔ مخمور۔ قلندر:۔ آزاد، مجرد، بے نام و ننگ، دین و دنیا سے آزاد، اُس سالک کو بھی قلندر کہتے ہیں جو زمانہ سے دست ضرورت کو کوتاہ کر لے اور خلق خدا سے قطع تعلق کر کے آزاد ہو جائے، اس قسم کے مخمور اور مست لوگ جو روحانی ریاضتوں اور سخت مشقت کے مجاہدوں کے ذریعہ اس قدر بے خود اور از جہاں رفتہ ہو جاتے ہیں کہ عوام ان کو رسمی تکالیف اور شرعی پابندی سے آزاد سمجھنے لگ جاتے ہیں، ان کو بھی قلندر کہا جاتا ہے۔ کسی قلندر کا قول ہے ؎

عالم ہمہ بطائفہ صوفیان پر است،   بسیار باشد از بجہان یک قلندرے

قلندر شہباز:۔ جن کا نعرہ دم مست قلندر لگایا جاتا ہے، سیہوان (سندھ) میں ایک بزرگ گزرے ہیں جن کا مزار مرجع عوام و خواص ہے، اصل نام ان کا شیخ عثمان مرندی تھا اور اب اکثر بھیک منگے، بندروں والے اور دوسرے گداگر عام طور پر جتی لعل شہباز کہلاتے ہیں اور دم مست قلندر کا اس طرح نعرہ لگاتے ہیں، جس طرح دم بہاؤالحق زکریا ملتانی کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ الستی:۔ منسوب ہے اَلَسۡتُ کی طرف جو بروز ازل پروردگار عالم نے ارواح سے دریافت فرمایا تھا کہ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ سعادت مند روحوں نے بلیٰ کا جواب دیا تھا۔

ترجمہ:۔ مست قلندر دم مست قلندر کا نعرہ لگانے والے ز الست (ازل)، سے رب العلمین کا ارشاد الست بربکم سنکر اس وقت تک مست اور بے خود ہیں۔

(۲)

نفس مقدس اہل سعادت   علم عمل وچ رکھن سیادت

چھڈ کر ورد تے زہد عبادت نت کردے ورد پرستی

حل لغات:۔ مقدس:۔ پاک، واجب الاحترام۔ سعادت:۔ خوشی، اقبال مندی، نیکی۔ سیادت:۔ سرداری، حکومت پیشوائی، امامت۔ وِرد:۔ وہ وظیفہ اسمارِ الٰہی یا درود نبوی صلعم جس کو مسلمان ہمیشہ پڑھنے اور پورا کرنے کا عزم کرے اس کو ورد کہتے ہیں۔ زہد:۔ پرہیزگاری، تقویٰ، پارسائی۔ عبادت:۔ خدا کی یاد میں مصروف رہنا۔ نت:۔ ہمیشہ ہردم۔ وردپرستی:۔ عشق الٰہی، ورد کی پرستش کرنا یعنے درد محبت کو دِل سے چاہنا۔

ترجمہ:۔ پاک اور واجب الاحترام سعادت مند ہستیاں جو علم و عمل میں ممتاز ہیں ——— ورد و ظائف اور زہد و عبادت کو چھوڑ کر عشق حقیقی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دردِ عشق کے ہمیشہ آرزومند رہتے ہیں۔

(۳)

صاف مبرّا غیر خیالوں ؎ پاک عیالوں آلوں مالوں
راسخ وجدوں ذوقوں حالوں وہ وہ مستیں سندی مستی،

حل لغات:۔ مبرا:۔ بری، بیزار، آزاد۔ آلوں:۔ آل و اولاد سے۔ راسخ:۔ مضبوط، پائدار، مستحکم، پختہ مزاج۔ ذوق، وجد، حال:۔ وہ کیفیتیں جو ایک سالک کو ذکر محبوب ازل اور وصل میں حاصل ہوتی ہیں۔ ذوق:۔ خوشی، مسرت ——— وجد:۔ بے خودی۔ حال:۔ مستی، محویت، بے خودی۔

ترجمہ:۔ صاف باطن اور ماسویٰ اللہ کے خیال سے بیزار اور آزاد سالک جو اپنے اہل و عیال آل و مال سے بھی بے پرواہ ہوں، اور اپنے وجدان ذوق اور حال میں اس قدر مستحکم اور مضبوط ہوں کہ سوائے محبوب حقیقی کے اور کوئی چیز ان کے لئے مرکز توجہ نہ ہو سکتی ہو۔ وہ دراصل مست الست ہیں، سبحان اللہ ان کی مستی بھی بڑے بلند پایہ کی ہے

(۴)

ازل ابد تک جانڑن واقف لعنت رحمت سمجھن عارف

پُوجھن مکاشف محض مرادف کیا بالائی کیا پستی،

حل لغات:- **ازل** :- وہ زمانہ جس کی ابتدا نہو۔ **ابد** :- وہ وقت جس کی انتہا نہ ہو۔ **واقف** :- صاحب وقوف، جاننے والا مراد عارف باللہ۔ **عارف** :- دانا، پاک باطن، بزرگ، حق رسیدہ صوفی۔ **مکاشف** :- وہ مخفی حالات جو صاحب عرفان کو سلسلہ ریاضت میں معلوم ہوتے ہیں۔ **مرادف** :- ہم معنی، یکساں، ایک ہی مطلب والے۔ **بالائی** :- بلندی، عروج، آسمانی۔ **پستی** :- دنیاوی۔

ترجمہ:- جو عارف باللہ اور واقف اسرار الٰہی بزرگ ہیں وہ روز ازل اور ابد کو ایک ہی سمجھتے ہیں، یعنے ان کے لئے زمانہ اور وقت کوئی قابل توجہ نہیں — اور یہی عارف لوگ لعنت کو بھی اس خیال رحمت سمجھتے ہیں کہ لعنت کرنے والوں کو ملعون کا خیال تو ہے، یہی بزرگ مکاشفات کو عام مرادفات کی طرح معمولی سمجھتے ہیں خواہ وہ مکاشفات علوی د بالائی، ہوں یا سفلی د پستی ہوں۔

ع بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است   ع ہرچہ از دوست مے رسد نیکو است

ساقی بیا کہ نیست ز دوزخ شکایتے   در دوزخ او خیال رخش دست مے دہد (حافظ)

(۵)

جے توں چاہیں قرب حقیقی، ورثہ علوی تے صدیقی
ریت جُنیدی رسم شقیقی، بھٹ ہستی وٹ ہستی

حل لغات:- **قرب حقیقی** :- ذات باری کا تقرب۔ **علوی** :- حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا داماد و خلیفہ چہارم نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم **صدیق** :- حضرت ابا بکر صدیق خلیفہ اول رسول اللہ علیہ وسلم کا ورثہ یعنے زہد و صدق۔ **جنید** :- حضرت جنید بغدادیؒ (مفصل حالات فرہنگ، **شقیقی** :- حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ صوفی گذرے ہیں۔ **وٹ** :- حاصل کر نفع اُٹھا۔

ترجمہ:- اے سالک اگر تو باری تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ اور ابا بکر صدیقؓ کے ورثہ کا خواہاں ہے

حضرت جنید بغدادیؒ اور شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہما کی رسم و عادات کا خواہاں ہے تو اپنی ہستی دانانیت، غرور، پندار کو بھاڑ میں ڈال کر حقیقی ہستی حاصل کر، اس وقت یہ تمام مطلوبہ مدارج ملیں گے۔

(۶)

ست صحبت رکھ خلوت عزلت موت ارادی توں پا نزہت
جے سر ڈیسیں ہئی بے شبہت اتھ سودا دست بدستی،

حل لغات:۔ **صحبت**:۔ ملنا جلنا، رفاقت، دوستی، عام لوگوں کا اختلاط۔ **موت ارادی**:۔ مرگ خود خواستہ۔ **نزہت**:۔ پاکیزگی صفائی۔ **شبہت**:۔ شبہ، شک۔

ترجمہ:۔ اے سالک روحانیات اور عازم قرب حقیقی، اگر تجھے قرب باری تعالیٰ کا عشق ہے تو عام صحبتوں اور خوش اخلاقی کی دوکانداریوں کو چھوڑ دے اور گوشہ نشینی اور خلوت اختیار کر لے، اور خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی، کا اصول اختیار کر، اپنے دل کو مار کر مرنے سے پہلے مر جا، موتوا قبل ان تموتوا کا مقام منزہ و پاک حاصل کر، اصول یہ ہے کہ یہاں سر کی بازی ہے اگر تو سر دیگا تو بے شک و شبہ اپنی دلی مراد حاصل کریگا، کیونکہ یہاں سودا دست بدستی ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔

(۷)

سوز پریتا حال فریدی مذہب ملت ہس توحیدی
میل کچیلا شکل جریدی خوش وسدا پرم دی وستی

حل لغات:۔ **پریتا**:۔ اے پریت، اے دوست۔ **توحیدی**:۔ موحد جو وحدت الوجود کا زیادہ پرچار کرے۔ **میل کچیلا**:۔ میلا کچیلا۔ **جریدی**:۔ تنہا رہنے والا، مجرد، بے تعلق، عاجز۔ **پرم دی وستی**:۔ محبت کی بستی، پرم نگر۔

ترجمہ:۔ اے دوست فرید کا حال کیا پوچھتا ہے اُس کا مذہب و مسلک تو توحیدی ہے، مگر اس میلے کچیلے حال میں، وہ محبت کی آبادبستی میں خوش و خرم ہے اور اسی دُھن میں اس کا دلی مقصد موجود ہے۔

کافی نمبر ۲۱۲

(۱)

دِن رین دل حیران ہے آسائش نہ پایم ہک گھڑی
سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تَن مَن جلیا لُوں لُوں سڑی

حل لغات :- رین :- رات، شب ہیل۔ آسائش :- آرام، قرار دتقطیع میں یہ لفظ بگڑ جاتا ہے۔ لُوں لوں :- بدن کا رواں رواں بال بال۔ سڑی :- جل گئی، سڑ گئی۔

ترجمہ :- محبت میں میرا دل شب و روز پریشان ہے ایک لمحہ بھی مجھے آسائش اور آرام نصیب نہیں ہوئے، فکر و تشویش کے باعث سر درد و افکار کی وجہ سے پھٹا جاتا ہے تن من جل گیا ہے اور رواں رواں نذر آتش ہو گیا ہے عشق میں نامراد عاشق کی یہ حالت ہے۔

(۲)

دریا برہوں داتار ہے ھر موج آدم خوار ہے
نہ پار نہ اُروار ہے اوکھی اڑاہیں آ اڑی

حل لغات :- برہوں :- ہجر، محبت، عشق۔ تار :- چڑھا ہوا، لبریز۔ پار :- دریا کا دوسرا کنارہ۔ اُروار :- دریا کا وہ کنارہ جس پر متکلم بول رہا ہے۔ اَڑاہیں :- مصائب، مشکلات، اڑنے اور اٹکنے کے مقامات۔ آگ کے چھچے

ترجمہ :- دریائے محبت چڑھاؤ پر ہے، اُس کی ——— ہر موج، آدم خوار یعنے انسان کے لئے پیغام موت ہے اس دریا کا کوئی آر پار یعنے کنارہ ہی نہیں، اس قدر دشوار اور ہولناک گرداب و مصائب میں آپھنسی ہوں۔

(۳)

ایہا ہے حقیقت حال دی — ساری عمر رہی بھالدی
کئی کل نہ پئی مہینوال دی — بے وس تتی لہریں لڑھی

حل لغات:- ایہا:- یہ۔ رہی بھالدی:- تکتی رہی، وقف انتظار رہی۔ کل:- خبر، سدھ، اطلاع۔ مہینوال:- سوہنی کا محبوب (قصہ ملاحظہ طلب)۔ لہریں:- جمع لہر، موج، جھولی۔ لڑھی:- بہہ گئی۔

ترجمہ:- سوہنی (عاشق) کی حقیقت حال تو یہ ہے، کہ ساری عمر تکتے اور راہ دیکھتے گذر گئی، اور پھر بھی مہینوال (محبوب) کی کوئی خبر نہ ملی، بیچاری سوہنی (عاشق) بے بس ہو کر نذر طوفان بلا ہو گئی۔

(۴)

ساتھی ہنل چھڈ گیو پرے — جیں باجھ ہک پل نا سرے
پھر پھر ڈونگر گھاٹیاں درے — سک ساتھ ونج بھوئیں وچ وڑی

حل لغات:- ساتھی:- ہمراہ، ہمدم، غمخوار، محبوب۔ نا سرے:- بسر نہ ہو سکے، نہ گذر سکے۔ ڈونگر:- پہاڑ۔ درے:- دو پہاڑیوں کے درمیان جو راستہ ہوتا ہے اُسکو درہ کہتے ہیں۔ بھوئیں:- زمین۔ بھوئیں وچ وڑی:- زمین میں دفن ہوئی۔

ترجمہ:- پنوں محبوب چھوڑ کر دور چلا گیا ہے جسکی بیچاری کا اُس کے بغیر ایکدم بھی جینا ناممکن ہے، پہاڑوں، گھاٹیوں اور دروں میں آوارہ پھر پھر کر اپنی محبت اور انتظار کو ساتھ لے کر آخر زمین میں دفن ہو گئی۔

(۵)

ہُن عشق آ دل موں پیا — ہوش و ہنر ضائع تھیا
سب محو و منسی ہو گیا — جو کجھ سکھی جو کجھ پڑھی

حل لغات:- موں:- درمیان، اندر۔ ضائع:- رائگاں، اکارت، بیکار۔ محو ہونا:- مٹ جانا، نابود ہونا۔ منسی:- نسیاں سے بھول گیا

ترجمہ:۔ اب حضرت عشق نے دل میں ڈیرے لگائے ہیں، اس کے آتے ہی ہوش و خرد، علم و ہنر سب رائگاں اور بیکار ہو گئے ہیں اور جو پڑھا سیکھا تھا، سب بھول بھلا گیا، اور مٹ مٹا گیا ہے۔

(۶)

تھئی دل فرید آگاہ ہے ہر جا جلوس شاہ ہے
بادل موں ظاہر ماہ ہے جب جھڑ گئی من کی جھڑی

حل لغات:۔ آگاہ:۔ باخبر، واقف۔ جلوس:۔ تخت پر جلوہ گری، بادشاہ کا تخت پر بیٹھنا، دربار۔ جھڑ گئی:۔ بکھر گئی، درخت سے پتوں کے گر پڑنے کو جھڑنا کہتے ہیں۔ من کی جھڑی:۔ کثافت قلب، دل کی میل، دل پر کے بادل۔

ترجمہ:۔ اے فرید اب دمنزل مقصود پر ہم فائز ہو گئے ہیں، ہمارا دل راز ازل سے خبردار ہو گیا ہے، اب تو ہر جگہ بادشاہ کون و مکان کا جلوس ہی جلوس نظر آتا ہے، جس طرح بادل میں چھپا ہوا چاند بادل کے ہٹ جانے اور کثافت دور ہو جانے کے بعد نظر آنے لگتا ہے، اسی طرح اب ہمارے صاف اور منزہ دل میں تجلیات انوار الٰہی ضو فگن ہیں۔

کافی نمبر ۲۱۳

(۱)

دل نوں مار موںجھایم، نت دے درد اندیشے

حل لغات:۔ موںجھایم:۔ مجھے گھبرا دیا، اداس کر دیا۔ نت:۔ ہمیشہ، مسلسل، مدام۔
ترجمہ:۔ لگاتار درد عشق اور سوز ہجر نے دل کو نہایت اداس اور پژمردہ کر رکھا ہے۔

(۲)

ڈس تیڑے چاک جھیندا توں باجھ اے حال سونجیندا

زخمیں سینے چکدے ریشے

حل لغات:۔ وَس ،صیغہ امر بس آباد ہو، رہ۔ نیڑے:۔ نزدیک، قریب۔ **چاک مہینوال**:۔ بھینسوں کا چرواہا مراد محبوب، رانجھا سونہی دا:۔ سونی کا، برباد شدہ کا، بدنصیب کا۔ **زخمیں سینے**:۔ سینے کے زخموں سے۔ **چکدے**:۔ ٹپکتے ہیں، بہتے ہیں۔ **ریشے**:۔ تاریں، دھاریں۔ غلیظ مادۂ زخم۔

ترجمہ:۔ اے محبوب رانجھا تیرے فراق میں اس بدنصیب عاشق کا یہ حال ہے کہ سینہ زخمی ہے اور زخموں سے مواد بہہ رہا ہے ٹپک رہا ہے۔

(۳)

ڈوکھ ڈوہیلیاں ڈور ڈوڑا پے — سے ساڑے لکھ سول سڑا پے
ویݨ سیاپے ساڈے پیشے

حل لغات:۔ **ڈوہیلیاں**:۔ دکھ اُٹھانے والی۔ **ڈوڑاپے**:۔ ملامت، طعنے، طنز۔ **ویݨ**:۔ نوحہ ماتم، سوگ۔ **سیاپے** اہل ماتم کے ساتھ مل کر سینہ کوبی، جزع فزع۔

ترجمہ:۔ غم زدہ عاشق کو ہر وقت دکھ اور ہمسایوں کے طعنے تبرے سہنے سینکڑوں طرح کے جلاپے اندوہ اور سوز سے پالا پڑتا ہے، اس طرح ہمارا پیشہ اور مشغلہ ہی نوحہ اور جزع فزع کے سوا اور کوئی نہیں رہا۔

(۴)

اے غمزے ناز نہورے — اے عشوے زورے تورے
سر سانگاں تن من تیشے

حل لغات:۔ **نہورے**:۔ انداز معشوقانہ۔ دلکش حرکات۔ **زورے**:۔ زبردستی۔ **تورے**:۔ حکم، قانون، حکومت۔ **سانگ** نیزہ، بھالا۔

ترجمہ:- محبوب کے یہ ناز و انداز عشوے اور غمزے اور یہ زبردستی حکم منوانے کے طریقے ایسے ہیں جیسے سر میں کوئی بھالا لگ جائے، یا بدن میں تیشہ کی کاری ضرب پہنچے۔

(۵)

بٹھ برہوں برابر ویری، چا کیتس کولے کیری،
ظلمیں مذہب کافر کیشے

حل لغات:- بٹھ:- بھاڑ میں ڈال۔ برہوں:- عشق و محبت، ہجر و فراق۔ برابر:- ہر وقت، مسلسل، لگاتار۔ ویری:- دشمن، بیری۔ کولے:- جمع کولا، کوئلہ، زغال۔ کیری:- خاکستر، راکھ۔ کیتس:- عادت، مسلک، طریق۔

ترجمہ:- عشق و محبت کو ترک کر دے، اس سے پیچھا چھڑا، کیونکہ یہ جان کا دشمن اور بیری ہے۔ جس نے جلا کر کوئلہ اور راکھ کر دیا ہے، یہ تو عادتاً ظالم ہے اور اس کا وطیرہ اور طریقہ ہی کافروں جیسا ہے۔

(۶)

کیا دھانہہ فرید سناواں کیا رو رو جگت رواواں
مستک لکھڑی آئی پیشے

حل لغات:- دھانہہ:- فریاد، زاری۔ جگت:- جہان، دنیا۔ رواواں:- رلاؤں۔ مستک:- پیشانی، ماتھا، جبین۔

ترجمہ:- اے فرید میں اس عشق کے مظالم کی کیا فریاد اور داستان ستم سناؤں اور کیوں رو رو کر جہاں کو وقف گریہ و بکا کروں، یہ تو میری پیشانی کی لکھی ہوئی تقدیر تھی، اور مجھے عشق کے ہاتھوں وقف غم ہونا تھا، رہی میں، نوشتہ تقدیر نہ ٹل سکا۔

کافی نمبر ۲۱۴

(۱)

ڈٹھا عشق عیاں تا بازار گلی، سبھ رمز خفی ہُن تھیوم جلی،

حل لغات:۔ ڈٹھا:۔ دیکھا، مشاہدہ کیا۔ بزار:۔ بازار۔ خفی:۔ پوشیدہ، چھپی ہوئی۔ جلی:۔ ظاہر۔ برملا۔

ترجمہ:۔ حضرت عشق کو ہم نے علانیہ اور ظاہر دیکھ لیا ہے اور اب ایسے مقام پر پہونچ گئے ہیں کہ رموز اور رازہائے مخفی ہمارے لئے کھل گئے ہیں اور ظاہر ہو گئے ہیں۔

(۲)

سبھ جلوہ نور ظہور ڈسے یا ایمن تے یا طور ڈسے
گئی غیبت عین حضور ڈسے دل وِچ دلبر دے ساتھ رلی

حل لغات:۔ ڈسے:۔ معلوم ہوتا ہے، نظر آتا ہے۔ ایمن:۔ ایک وادی ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ وعلی نبینا سلام نے جلوہ انوار الٰہی درخت پر دیکھا تھا، یہ درخت کوہ طور کی جانب راست واقع ہے اسلئے اس صحرا کو ایمن کہتے ہیں۔ طور:۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جو ملک عرب کے شمال مغرب میں واقع ہے، اس پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ وعلی نبینا السلام کو شرف کلیمی اور دس احکام تورات بارگاہ صمدیت سے ملے تھے، سریانی زبان میں طور پہاڑ کو کہتے ہیں، اسلئے اس پہاڑ کا نام طور مشہور ہے اس پہاڑ کو کوہ ارادت اور کوہ سینا بھی کہتے ہیں۔ رلی:۔ ملی، مل گئی، وصال نصیب ہوا۔

ترجمہ:۔ ہر چیز میں جلوہ نور الٰہی نظر آتا ہے، ہر جگہ وادی ایمن یا کوہ طور ہے ——— غیبت بعد اور دُوری ہٹ گئی، اور اب عین حضور دکھائی دیتا ہے، دل میں اس قدر تصور نور الٰہی ہے، کہ وہ اس تصویر میں دلبر کے ساتھ ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(۳)

ہے کشف کمال دی بات عجب — ہے وجد تے حال دی گھات عجب
ہے وصل وصال دی رات عجب — موٹھی غیر دی ذات صفات جلی

حل لغات :- **کشف** :- سالک کو ریاضت روحانی کے سلسلہ میں جو مقامات عجیبہ نظر آتے ہیں ان کو کشف کہتے ہیں۔ **گھات** :- طرز، طریقہ، انداز۔ **وجد** :- بے خودی، جوش۔ **حال** وہ کیفیت جو سالک پر کسی بیرونی اثر سے مستی جیسی حالت پیدا کر دیتی ہے۔

ترجمہ :- کشف کمال کا مرحلہ بھی روحانیات میں عجیب ہے، اسی طرح وجد اور حال کی کیفیت بھی عجب حیرت افزا ہے، شب وصال (جبکہ سالک تصور ذات میں محو ہو جاتا ہے) بھی عجیب ہے، اس مقام میں ماسوی اللہ ہر شے کی ذات اور صفات سب جل کر فنا ہو جاتے ہیں اور صرف تصور ذات باقی رہ جاتا ہے، یہ ایک عجیب مرحلہ ہے۔

(۴)

کڈیں طیر عروج دا حال بݨے — کڈیں سیر نزول دی چال بݨے
جو ہجر ہے عین وصال بݨے — سارے سول ہٹرے ساری مونجھ ٹلی

حل لغات :- **طیر** :- اُڑنا، طاقت پرواز، سالک کو ایک ایسی منزل سے بھی گزرنا پڑتا ہے، جس کو طیر کہتے ہیں۔ **عروج** :- ارتقاء بلندی، ایک مرحلہ روحانیات۔ **طیر عروج** :- عالم بالا کی سیاحت۔ **سیر** :- یہ بھی ایک مرحلہ روحانی ہے جو سالک کو عرصہ ریاضت میں ـــــ پیش آتا ہے۔ **نزول** :- اُترنا، نیچے آنا، ایک مرحلہ ہے جس میں کسی نقص یا قصور کے باعث سالک کو کئی درجے پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ **سیر نزول** :- سیر دنیا۔

ترجمہ :- سالک کیلئے کبھی مقام طیر عروج کا باعث ہوتا ہے، اور کبھی اُس کی سیر نزول کی چال بن کر اُس کو تباہ کرتی ہے، اپنے متعلق فرماتے ہیں، ہجر کے جو اسباب و مراحل تھے، یکسوئی اور تصور کی وجہ سے وہ عین وصال ہو گئے ہیں ایسے مقام محویت پر پہونچنے سے تمام دکھ اور درد جل گئے اور تمام اُداسی ٹل گئی ہے۔ اور گھبراہٹ رفع ہو گئی

(۵)

جل خاک تے کھوٹ کھپوٹ گماں
گم ہو گیا غیر دا نام نشاں
تھیا نور وجود شہود عیاں
گھر بار گلی بازار ملی،

حل لغات:۔ کھوٹ، کھپوٹ، گماں:۔ یہ تمام وہ خوار کن صفات ہیں جو سالک کو تباہ کر دیتے ہیں۔ کھوٹ:۔ دغا، فریب کھپوٹ۔ تابع مہمل ہے۔ گمان:۔ ظن، سالک کو اپنی محبت اور ذات باری کی عبادت کے سلسلہ میں گمان کا دراندازہ ہونا اُس کی تباہی اور بدنصیبی کا موجب ہوتا ہے، یہاں تو یقین کی ضرورت ہے۔ وجود:۔ ذات واجب الوجود ہستی مطلق۔ شہود:۔ ظاہر، تصوف کی اصطلاح میں ایک مرحلہ ہے جس میں سالک مراتب کثرت اور موہومات صوری سے گذر کر توحید کے مقام پر پہونچ جاتا ہے اور اسکو تمام موجودات میں جلوہ حقیقت نظر آنے لگتا ہے۔

ترجمہ:۔ کھوٹ فریب اور گمان کی تمام صورتیں جل کر خاک ہو چکی ہیں، اور غیر (یعنے ماسوی اللہ) کا نام و نشاں بھی مٹ گیا ہے اب ہر مخلوق سے خالق کی ذات کا پتہ چلتا ہے، نور وجود (ہستی مطلق اس قدر ظاہر اور درجہ شہود میں پہونچ گیا ہے کہ گھر بار، گلی اور بازار اُسی نے مل لی ہے، یعنے وہی سمایا ہوا ہے۔

(۶)

جتھاں بھال ڈیکھاں تھے راز ڈِسے
سبھ حسن تے ناز نواز ڈِسے
سبھ سوز فریدؔ نوں ساز ڈِسے
ہمہ اوست سو جھائی ریت بھلی

حل لغات:۔ جتھ:۔ جہاں، جس جگہ۔ بھال ڈیکھاں:۔ آنکھیں کھول کر دیکھوں (دل کی آنکھیں)، تتھے:۔ وہاں، اُسی جگہ۔ سوز:۔ تپش عشق، عشق۔ ساز:۔ دلربا چیز، دل جس کے ہر تار رگ کو مضراب عشق چھیڑتی ہے۔ ہمہ اوست:۔ ایک نظریۂ تصوف ہے، صوفیائے کرام کے ایک فرقہ کا اعتقاد اس عقیدے پر ہے، یہ بزرگ ہر ایک چیز میں جلوہ قدرت نور الہی دیکھ کر اُس کو نور الہی یقین کرتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ تمام اشیاء اور محسوسات (دوئی) جو ہمارے خیال اور نظر میں آتے ہیں، ان کا وجود اعتباری ہے اور ہر اعتباری غیر قائم ہے، بے استقلال اشیاء پر کسی

صفت کا عائد کرنا درست نہیں کیونکہ تمام صفات ذات واجب الوجود کے لئے مختص ہیں بغیر اُس کے نہ کوئی چیز حقیقتاً موجود ہے اور نہ کوئی صفت بغیر ذات حق کے حقیقتاً منسوب کی جاسکتی ہے اسلئے اعتباری اور عارضی صفات کو نظر انداز کرنے کے بعد ذات مطلق ہی کی جانب ہر صفت اور کمال کی نسبت کی جاسکتی ہے اور یہی اصول ہے ہمہ اوست کے فلسفہ کا۔ ریت ،۔ رسم ، طریق ، عمل۔ بھلی ،۔ عمدہ ، بہتر ، اچھی۔

ترجمہ ،۔ محویت کے عالم میں اے فرید میرا یہ حال ہے کہ جہاں نظر اُٹھا کر دیکھتا ہوں ، راز فطرت ہی فطرت نظر آتے ہیں ، دنیا کی تمام اچھی اور بُری چیزیں حُسن کے زیور سے آراستہ اور ناز و انداز کے صفات سے پیراستہ معلوم ہوتی ہیں ، اور سوز و گداز کے جذبات ساز دل کو ہر وقت مضراب لگاتے ہیں ، یہ تمام اصول ہمہ اوست کے عقیدے میں ہیں ، جسکی وجہ سے یہ حقیقت شناسی مجھے نصیب ہوئی ہے۔

کافی نمبر ۲۱۵

(۱)

ڈوکھ سینے تے مونگ ڈا لے ۔۔۔ سِک تڈی تڈی تیل ڈکھا لے

حل لغات ،۔ مونگ ڈالے ،۔ محاورہ ہے کسی کے سینے پر مونگ دلنا یعنے کسی شخص کو دلیری سے رشک دیکر تکلیف دینا ۔ سِک ،۔ انتظار ، ہجر و فراق میں دوست کے ملنے کی خواہش ۔ تڈی تڈی تیل ڈکھا لنا ،۔ محاورہ ہے مراد اس سے تکلیف دینا ہے ، چھوٹے لڑکے تڈی کو پکڑ کر ہاتھوں میں مسلتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تڈی تڈی تیل ڈکھا ، یا تڈی تڈی تیل ڈے ، اُس میں نہ تیل ہوتا ہے اور نہ نکلتا ہے ، مگر تڈی بیچاری کی جان اس سے ضائع ہو جاتی ہے یہ محاورہ ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں کچھ نتیجے کی توقع نہ ہو اور جان کا نقصان ہو۔

ترجمہ ،۔ درد فراق زبردستی تکلیف دے رہا ہے ، اور سینے پر مونگ دلتا ہے اور انتظار یار کسی مفاد کی امید کی بجائے جان لئے جارہی ہے اور تڈی تڈی تیل دکھارہی ہے یعنے موت کے مونہہ میں دے رہی ہے۔

(۲)

غم درد الم بد نیتے پئے ساڑن سوز پلیتے
تھئے میں مٹھڑی دے کیتے سب راتی خاں دے سالے

حل لغات:۔ بد نیتے:۔ بد نیت والے، بدخواہ۔ ساڑن:۔ جلاتے ہیں۔ راتی خاں دے سالے:۔ اُس شخص کے لئے استعمال کرتے ہیں جو اپنی ہستی کو پورا نہ سمجھ کر غریبوں پر ظلم و ستم کرے، ظالم۔

ترجمہ:۔ غم درد والم سب بد نیت ہیں اور ہر وقت مجھے جلائے رکھتے ہیں، بد قسمت عاشق کیلئے تو یہ بے حقیقت چیزیں بھی راتی خاں دے سالے حکام ظالم بن گئے ہیں اور تکلیف پہونچا رہے ہیں۔

(۳)

کئی ڈینہہ ناں رل گذریونے ساری آس اُمید ونجیونے
ہے خبر نہیں کیا تھیونے تھئے پیچی پیچ اُپا ہلے

حل لغات:۔ ونجیونے:۔ ونجائی، ضائع کردی، کھودی۔ پیچی:۔ پیچ باز، فریبی، مکار۔ اُپا ہلے:۔ جلد باز، تعجل کار۔

ترجمہ:۔ محبوب رانجھے نے کئی دن بھی مل جل کر میرے ساتھ نہ گذارے، اور تمام اُمیدیں خاک میں ملادیں اس کے بعد کی کوئی خبر نہیں کہ ان کے ساتھ کیا گزری، وہ مکار اور پیچ باز تو کچ جانے کیلئے سخت بیتاب اور جلد باز تھے۔

(۴)

ہم سنگتی سارے کھوٹے کچ باز اُپھڑے ڈوٹے
رل مل بے درد کلھوٹے پئے کرن کھلاں ہاں کالے

حل لغات:۔ ہم سنگتی:۔ یہ لفظ بعض دیوانوں میں ہم سنگت ——— بھی موجود ہے، مل بیٹھنے والے اس کا ترجمہ ہوگا، اور جو صورت ہم نے اختیار کی ہے وہ بلحاظ معانی اور مطلب کے زیادہ واضح معلوم ہوتی ہے یعنے میرے سنگتی

ساتھی سارے کھوٹے (سیاہ دل عیار) ہیں۔ **ٹھچ باز**:۔ ظریف، مخول کرنے والے :۔ **اپٹھڑے**:۔ کج فہم الٹی سمجھ والے ڈوٹے:۔ بدقماش، آوارہ۔ **بے درد کلہوٹے**:۔ بے دردی کے مجسمے۔ **ہاں کالے**:۔ سیاہ دل، بدباطن۔

ترجمہ:۔ میرے تمام ساتھی اور ہمراہی منافق اور بدطینت ہیں، کج فہم، الٹے اور بدقماش ہیں، جو میری حالت زار و نزار کو دیکھ کر رحم نہیں کرتے بلکہ ایسے مجسم بے درد ہیں کہ آپس میں جمع ہو کر یہ سیاہ دل لوگ میری ہنسی مخول اڑاتے ہیں۔

(۵)

تتی سوز اندوہ وچالے ‏ سے واقعے فاقے گھالے

نت روہ پتھر پڑتالے ‏ ہتھیں لپھاں پیریں چھالے

حل لغات:۔ **تتی**:۔ تفتیدہ خاطر، سوختہ دل۔ **سوز**:۔ تپش۔ **اندوہ**:۔ فکر و غم۔ **واقعے**:۔ حادثات، مصائب۔ **فاقے**:۔ بھوک **گھالے**:۔ بسر کئے۔ **پڑتالے**:۔ پڑتال کرتی ہے، پتھروں پر سے گذرتی ہے۔ **لپھاں**:۔ سخت چیز اینٹ پتھر وغیرہ کے کام میں ہاتھوں میں جو چھالے ہو کر پک جاتے ہیں اور چمڑہ سخت ہو جاتا ہے اسکو لپھاں کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ درد فراق یار میں عاشق سوختہ جگر ہر وقت وقف غم و اندوہ ہے اور اسی حالت میں سینکڑوں حادثے اور فاقے اُس پر گذر چکے ہیں، وہ ہمیشہ کوہستان میں ماری ماری پھرتی ہے حتیٰ کہ اُسکے ہاتھوں اور پیروں میں چھالے پڑ گئے ہیں

(۶)

کر صبر فرید نبھیساں ‏ ہئی سولیں سانگ جلیساں

دم جیندیں تئیں پکریساں ‏ متاں قادر سختی ٹالے

حل لغات:۔ **سانگ**:۔ ہمراہ، ساتھ۔ **پکریساں**:۔ پکاروں گی، فریاد کروں گی، دعا مانگوں گی۔ **سختی ٹالنا**:۔ بدقسمتی دور کرنا، اچھا وقت نصیب کرنا

ترجمہ:۔ اے فرید صابر ہو کر میں عمر گذاروں گی، اور اس طرح درد و غم کے ساتھ مل کر عمر بسر کروں گی، اور تادم زندگی فریاد کرتی رہوں گی اور پکارتی رہوں گی، شاید خدا تعالیٰ میری یہ سختی دُور کر کے مجھے وصال دوست نصیب فرمادے

کافی نمبر ۲۱۶

(۱)

ڈوکھی دلڑی دردیں ماری ہے ھر ویہلے آزاری

حل لغات:- ہر ویہلے:- ہر وقت، ہمیشہ

ترجمہ:- یہ دکھیاری دل دردوں کی ماری ہوئی ہر وقت رنجور اور بیمار ہے۔

(۲)

سوز اندر وچ سول جگر وچ آیم بر وچ روہ ڈونگر وچ
سخت سفر وچ ظلم قہر وچ ہوت نہ لیتم کاری

حل لغات:- بر وچ:- جنگل بیابان میں۔ روہ ڈونگر وچ:- پہاڑ اور ٹیلوں کے درمیان

ترجمہ:- عشق کے طفیل دل میں آگ جل رہی ہے اور جگر میں درد ہے، جنگل و بیابان میں پھنسی ہوں، کبھی کوہ و دشت پیمائی کرتی ہوں اس سخت سفر میں میرے لئے ظلم و قہر ہے، کیونکہ محبوب پنل نے میری ان مصائب پر ترس نہ کیا اور کوئی چارہ کار نہ کیا۔

(۳)

وار مداراں سونجڑیاں باراں پربت دھاراں غمدیاں ماراں
پرم پوکاراں جندڑی واراں یار وسار ی یاری،

حل لغات:- وار مداراں:- انحصار۔ سونجڑیاں باراں:- ویران دشت و بیابان۔ پربت دھاراں:- پہاڑوں کے راستے

جو دشوار گذار ہوتے ہیں۔ پرم پوکاراں :۔ اگرچہ پرم کے تنہا معنی ٹرے، اور محبت وغیرہ کے ہیں مگر یہاں محبوب کے معنی دوست معلوم ہوتے ہیں یعنے محبوب کو پکارتی ہوں۔ یا اسکے معنی محبت کی صدائیں بھی ہوسکتی ہیں۔

ترجمہ :۔ میری زندگی کا انحصار ویرانوں اور جنگلوں میں جہاں کو ہستانی دشوار گذار راستے غم واندوہ زیادہ کر دیتے ہیں، ان سنسان بیابانوں میں محبوب کو یاد کرتی ہوں اور اسی کو پکار پکار کر اسی پر جان فدا کرتی ہوں، مگر یار نے حق دوستی ادا نہ کیا بلکہ یاری ہی بھلادی ہے۔

(۴)

شان شرم گیا بھیم بھرم گیا دین جرم گیا دیر دھرم گیا،
لطف کرم گیا نیک رحم گیا بگڑی شہر خواری

حل لغات :۔ بھیم بھرم :۔ عزت، ناموس، اعتماد، لحاظ۔ جرم :۔ یہ لفظ جنم کا بگڑا ہوا ہے یعنے پیدائشی استحقاق محبت۔ دھرم مذہب، مسلک۔ کرم :۔ عمل، کام۔ شہر خواری :۔ فضیحت، رسوائی، بدنامی۔ ایک قلمی نسخہ میں اس بند کا دوسرا مصرع یوں لکھا ہے "دین دھرم گیا دیر جرم گیا۔

ترجمہ :۔ عشق میں سب شان و شرم جاتی رہی، عزت و ناموس چلا گیا، دین مذہب کی خبر نہیں نہ دین و دھرم کا کچھ خیال ہے لطف و کرم کے موقعے جاتے رہے، نیک اعمال کی ہوس ہی نہیں رہی، اب تو رسوائی اور فضیحت ہے اور شہر میں بدنامی ہے۔

(۵)

اوکھیاں گھاٹیاں لکھ لکھ گھاٹے کھڑبڑ بھاٹے ہنس گپاٹے
تڑی والی ڈو کھڑے گھاٹے کر کر پیت پیاری،

حل لغات :۔ اوکھے :۔ مشکل، دشوار گذار۔ گھاٹے :۔ گھاٹ، راستے۔ گھاٹے :۔ نقصان، خسارہ۔ کھڑبڑ :۔ ناہموار زمین جو جانوروں کی پامالی کی وجہ سے یا ہل چلانے کے باعث بہت اونچی نیچی ہوجاتی ہے۔ بھاٹے :۔ ریگستان کے فرازی

جھے، ٹیلے۔ سہنس گپانے :۔ صدہا چکر، دلدل۔ تتڑی :۔ تفتیدہ، تپی ہوئی۔ والی :۔ ریت، ریگ۔ گھاٹے :۔ بہت زیادہ، گنجان۔

ترجمہ :۔ محبت اور عشق کو پیار ابنا کر جن مصائب کا سامنا ہوا وہ شمار نہیں کئے جا سکتے، دشوار گذار گھاٹیوں سے گذرنا کچھ کم خسارے کا سودا نہ تھا، اس پر راستہ کی ناہمواری اور پیچ و تاب مزید باعث تکلیف ہوئے اور بد قسمت راہِ منزل بہت تکلیف دہ اور گنجان ہے۔

(۶)

نینہ نبھایا روز سوایا ٭ پور پرایا مفت اجایا
دید مُسایا زلف اڑایا ٭ گھت گھت پیچ دی گاری

حل لغات :۔ نہ بھایا :۔ نہ بھانے والا، غیر مطبوع۔ پور :۔ تفکرات، اندیشہ۔ پرایا :۔ دوسرے لوگوں کا۔ اجایا :۔ ایں ہم اندر عاشقی بالائے غم ہائے دگر، رائیگاں۔ مُسایا :۔ موہ لیا، برباد کر دیا، پھسلا لیا۔ گاری :۔ پرندوں کے پھنسانے کا ایک چھوٹا سا آلہ ہوتا ہے جس میں گھوڑے کے بالوں کا پھندا بنا کر دانہ ڈالتے ہیں اور پرندوں کو پھنساتے ہیں۔ اڑایا :۔ اڑا دیا، اٹکا دیا باعث رکاوٹ ہوا، پھنسا دیا۔

ترجمہ :۔ ناپسندیدہ عشق روز افزوں ہے لوگوں کے فکر اور ہمدردی بے فائدہ اور بے نتیجہ ہے آنکھوں نے دل چھین لیا اور زلف نے اپنے پیچوں کا پھندا ڈال ڈال کر گرفتار کر لیا ہے۔

(۷)

ساڑن چھاتی مارن کاتی ٭ سونہہ ہے ساتھی روگ ہے بھاتی
ہجر دی جھاتی کھسم حیاتی ٭ پل پل موت تیاری

حل لغات :۔ ساڑن :۔ جلاتے ہیں۔ کاتی :۔ چھری، کارد۔ بھاتی :۔ اکٹھا بھات کھانے والا، ہم نوالہ ہم پیالہ۔ کھسم حیاتی میری حیاتی چھین لیتی ہے، اُچک لیتی ہے۔ ف ایک نسخہ میں یہ لفظ کُڈھ بھی لکھا ہوا ہے۔ نکالتی ہے،

ترجمہ:۔ درد والم (اس محبت کے سلسلہ میں) میرے ساتھی اور ہم نوالہ ہیں جو سینے کو جلا رہے ہیں اور جگر میں چھری گھونپ رہے ہیں، ہجر محبوب ہے کہ اس کا صرف ذرا سا جھانک لینا بھی باعث ہلاکت جان ہے، یہی حالات ہیں جس کی وجہ سے ہر وقت موت کی تیاری ہو رہی ہے اور ہم سر سے کفن باندھے ہوئے ہیں۔

(۸)

درد فرید جدید جدید ے عید بعید ے بخت عنید ے
شوق شدید ے موں مزید ے بار برہوں سر باری

حل لغات:۔ جدید جدید:۔ نیا نیا، انوکھا انوکھا۔ عنید:۔ صاحب عناد، دشمن، بیری۔
ترجمہ:۔ اے فرید محبت میں ہمیشہ نیا نیا دکھ اور درد رونما ہوتا ہے، چونکہ بخت دشمن ہے اسلئے باوجود شوق شدید کے بھی عید بہت دور ہو گئی ہے گھبراہٹ اور اداسی روز افزوں ہے، یہ سب کچھ اسلئے سہنا پڑتا ہے، کہ محبت کا باری بوجھ سر پر ہے ؎

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند قوت بازو و تقویٰ را محل،
پاک دامن چوں زید بیچارۂ اوفتادہ تا گریباں در وحل،

کافی نمبر ۲۱۷

(۱)

ڈینہہ راتیں عشق ستاوے زر گھور روگ ودھاوے

حل لغات:۔ ستاوے:۔ ستاتا ہے، دکھ اور تکلیف دیتا ہے۔ ور:۔ شوہر، خاوند۔ روگ:۔ مرض، بیماری، درد۔
ترجمہ:۔ عشق و محبت شب و روز ہمیشہ ستاتے ہیں، اور محبت میں آرام دہ سامان بھی موجب ایزادی تکلیف ہوتا ہے

چنانچہ مال و دولت مقام رہائش و آسائش، گھر، شوہر مالک خانہ بجائے آرام کے تکلیف میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں

(۲)

تھل ریخاں جھر بر دیرے ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے
سر سولاں چھکدے سہرے گل ہجر دا ہار سہاوے

حل لغات: تھل:- ریگستان کا کف دست میدان۔ ریخاں:- جمع ریخ کی وہ زمین جو پانی کے سیلاب کے بعد خشک ہو کر جنگل کی صورت بن گئی ہو۔ جھر:- گنجان جنگل۔ بر:- دشت و بیابان۔ بھٹ:- ٹیلہ ریت کا اونچا ٹبہ۔ چھکدے:- چھکتے ہیں، زیب دیتے ہیں، خوبصورت نظر آتے ہیں۔

ترجمہ:- عشاق کے ڈیرے (قیامگاہیں) تھل میں ریخوں میں جھر اور بر میں ہوتے ہیں، اور ٹیلہ ٹیلہ کے ساتھ ان کے بسیرے ہوتے ہیں ان کے سر پر درد و غم کے سہرے زیب دیتے ہیں اور گلے میں ہجر کے ہار خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

(۳)

دل لُٹ گیا جوگی راول سے پور ڈوکھاندے پل پل
ہر وقت کہاں ہتھ ململ مُٹھا نیڑا کوئی نہ لاوے

حل لغات:- راول جوگی:- محبوب۔ پُور:- دورے۔ ہتھ ململ:- ہاتھ مل مل کر۔ مُٹھا:- کم نصیب۔ نیڑا:- عشق، محبت۔ نیڑا:- نینہہ کی تصغیر ہے۔

ترجمہ:- محبوب دل نواز جب سے دل لوٹ کر چلا گیا ہے، اُس کے فراق میں درد و غم کے ہر آن سو سو دورے ہوتے ہیں اب تو میں افسوس کے ہاتھ مل مل کر یہ کہتی ہوں کہ خدا کرے بدنصیب عشق کوئی بھی نہ لگاوے، ورنہ بُری طرح مبتلائے غم ہوگا۔

؎ پیتم کر میں جانتی پیت کئے دکھ ہووے نگر ڈھنڈورا پیٹتی پیت کرے نہ کوئے

(۴)

روہ کوہ جھے کالیاں دھاراں پوں چوٹھن ہوں ہزاراں

سر قہر کلور دیاں ماراں ڈوکھ ہر ویلے تن تاوے

حل لغات:- کوجھے:- بدصورت۔ کالیاں دھاراں:- سیاہ دھاریاں، پہاڑی راستے جو دور سے سیاہ دھاریوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ پوں چبھن:- پاؤں میں چبھتے ہیں۔ ببول:- کیکر کے کانٹے۔

ترجمہ:- عاشق بدنصیب کی رہائش بدصورت پہاڑوں اور بھیانک سیاہ دھاریوں میں ہے، جہاں ببول کے سخت نوکدار کانٹے چبھتے ہیں اور سر پر سخت مصائب و مشکلات کی مار کے علاوہ دکھ ہر وقت بدن کو جلائے رکھتا ہے

(۵)

دل دُود غماندے دُکھدے جی ہر ویلے پیا جُھکھدے
گئے گذر ڈہاڑے سوکھدے موئی جندڑی سوز نبھاوے

حل لغات:- دود:- دہواں، دخان۔ دُکھدے:- دُکھتا ہے۔ جُکھدے:- زار و نزار ہے، گھُل رہا ہے۔

ترجمہ:- دل میں غم کے دہوئیں دکھ رہے ہیں، اور بدن ہر وقت گھلتا جا رہا ہے، سکھ اور آرام کے دن گذر گئے اب تو موئی جندڑی (نیم مردہ بدن) سوزِ عشق کو نبھائے جا رہی ہے۔

۶

ہے درد اولڑا پُٹھڑا کیوں پیش پیوم اے کُٹھڑا
گھٹے نہ گاٹے ترٹڑا ہتھوں مرہم زخم پھٹاوے

حل لغات:- اولڑا:- بے طرح۔ پُٹھڑا:- اُلٹا، واژگوں۔ کُٹھڑا:- ذبح شدہ (گالی ہے)۔ گھٹے نہ:- نہیں گھٹتا، کم نہیں ہوتا۔ گاٹے ترٹڑا:- گردن ٹوٹا ہوا، یہ بھی ایک گالی ہے۔ ہتھوں:- اُلٹا۔ پھٹاوے:- پھٹا دیتی ہے، زیادہ کرتی ہے، بڑھاتی ہے

ترجمہ:- دردِ عشق تمام دردوں سے بے ڈھنگا اور اُلٹا ہے، یہ مُردہ میرے پیش کیوں پڑ گیا، یہ گردن ٹوٹا ہوا ذرا بھی نہیں گھٹتا بلکہ چارہ کاری اور مرہم زخم کو اور زیادہ کر دیتی ہے اور پہلے سے زیادہ بگاڑ دیتی ہے، "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"۔

(۶)

جن راکھس سو بحڑیاں جاہیں — رچھ باندر بوز بلائیں
تھئے ساتھی سنج صباحیں — موٹھی اوکھی عمر وہاوے

حل لغات:- جن:- بھوت۔ وہاوے:- گذرتی ہے۔

ترجمہ:- جن بھوت ریچھ بندر بوزنے اور بلائیں رات دن میرے ساتھی اور ہم راز بنے ہوئے ہیں اور رہنے کو سنسان غیر آباد مقامات ہیں، ان حالات میں عاشق بدنصیب مشکل سے اپنی عمر گذار رہی ہے۔

(۷)

آئے پیش فرید گپاٹے — انگ ترٹن تے سر پھاٹے
لکھ روڑاں سہنس چکاٹے — تتی بے وس تھی کرلاوے

حل لغات:- گپاٹے:- چکر۔ انگ ترٹن:- اعضا شکنی، انگ کی جگہ لنگ بھی ایک نسخہ میں ہے، یعنی بازو، اعضا۔ سر پھاٹے سر پھٹتا ہے۔ روڑاں:- چیخیں۔ چکاٹے:- چیخیں، چیخنے اور چلانے کی آواز۔

ترجمہ:- فرید کو سلسلہ محبت میں چکر ہی نصیب ہیں، اعضا شکنی ہے یا سر پھٹتا ہے، بادیہ پیمائی میں لاکھ چیخیں سنائی دیتی ہیں اور سینکڑوں موذی جانوروں کے چلانے کی آوازیں دل دہلائے جاتی ہیں، عاشق سوختہ بے بس ہو کر کرلا رہی ہے

کافی نمبر ۲۱۸

(۱)

رانجھن انگ لگایا ہے — سب غیر دا وہم بھلایا ہے

حل لغات:۔ انگ:۔ نشان، ہندسے، حروف۔ انگ لگانا۔ نشان لگانا، داغ غلامی سے ممیز کرنا، خاص طور پر نشانیاں لگانا۔ بعض اصحاب نے انگ کے دوسرے معنی یعنے عضو کے لے کر انگ لگانا کے معنے اپنے بدن سے لگایا ہے، یعنے بغل گیر کیا ہے، مگر یہ معنی صحیح نہیں معلوم ہوتے۔

ترجمہ:۔ محبوب رانجھن نے اپنی غلامی کا نشان لگا کر ماسوئی کا وہم و گمان بھی سب بھلا دیا ہے۔

(۲)

رانجھن میرا نور الٰہی ☆ مظہر ذات صفات کماہی
سر لولاک کلنگی پائی ☆ طٰہٰ چتر جھلایا ہے

حل لغات:۔ صفات کماہی:۔ وہ صفات جو ذات پاک کی عظمت کو جیسا کہ وہ ہے اظہار کرے، اسی قسم کی ایک دعا بھی صوفیائے کرام میں وظیفہ کی جاتی ہے۔ لولاک کلنگی:۔ لولاک لما خلقت الافلاک مشہور حدیث قدسی ہے۔ کلنگی:۔ کلغی، شاہی نشان جو سر پر پہنا جاتا ہے۔ چتر:۔ چھتری، یہ بھی شاہانہ عظمت کا نشان ہے جو بادشاہوں کے سر پر جھولایا جاتا ہے۔ طٰہٰ کلام مجید کی ایک صورت کا نام ہے جس میں حضور نبی کریم صلعم کی تعریف ہے۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب رانجھن خدا تعالےٰ کا نور ہے اور وہ ذات پاک کی صفات کماہی کا مظہر ہے جس نے لولاک لما کی کلغی پہنی ہوئی ہے، سر پر تاج پہنا ہوا ہے، اور طٰہٰ کا چتر اس کے سر پر جھول رہا ہے۔

(۳)

رانجھن میڈے ویڑھے آیا ☆ کھیڑیں بھیڑیں شور مچایا
آیا ولدا نہیں ولایا ☆ بے شک بخت بھڑایا ہے

حل لغات:۔ ویڑھے:۔ صحن خانہ، گھر۔ کھیڑے بھیڑے:۔ کھیڑا قوم ہے، جس قوم میں ہیر کی شادی ہوئی تھی، یہاں رقیب دشمن کے معنی ہیں۔ ولدا:۔ واپس۔ ولایا:۔ لوٹایا جا سکتا۔ بخت بھڑایا ہے:۔ قسمت نے یاوری کی ہے، مقسوم اچھا ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب نے میرے صحن خانہ میں قدم رنجہ فرمایا ہے، حسد کے مارے کمبخت کھیڑوں دوشمنوں، نے شور مچایا ہے۔ اب کیا ہو سکتا ہے، آیا ہوا تو پھر نہیں لوٹایا جاسکتا، خواہ وہ چیخ پکار کرتے ہیں، میں تو یقین سمجھتی ہوں کہ میرا بخت بیدار ہوگیا، اور قسمت نے یاوری کی ہے۔

(۴)

ماہی میں ول پاتی جھاتی　　پا کر جھاتی لائیس چھاتی

ہر ویہلے ہر جاہے ساتھی　　لُوں لُوں وچ سمایا ہے

حل لغات:۔ جھاتی:۔ جھانک کر دیکھنا۔ چھاتی:۔ سینہ، دل۔ چھاتی لاوں:۔ سینے سے لگانا، بغلگیر کرنا۔ لُوں لُوں:۔ رواں رواں، رگ رگ میں۔

ترجمہ:۔ محبوب نے میری طرف جھانکا، اور پھر مجھے سینے سے لگا کر اپنا لیا، اب میری یہ حالت ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر وقت میرا ہمدم اور ہمراز ہے اور میرے روئیں روئیں میں اُسی کا جلوہ ہے، وہ میرے دل میں سما گیا ہے۔

(۵)

حسن رانجھن دیاں دھماں پیاں　　ڈیکھن آیاں سینگیاں سیاں

ہیر دا بوچھن ڈھیاں ڈھیاں　　ڈیکھو کیا رنگ لایا ہے

حل لغات:۔ دھماں:۔ دھوم، شور و غوغا، چرچا۔ بوچھن:۔ دوپٹہ، ساڑھی، اوڑھنی۔

ترجمہ:۔ ابتدائے محبت ہیر کا حال یوں ہے کہ جب رانجھن محبوب آیا، اسکے حسن کی دھوم مچ گئی، اور ہیر سنگیوں سہیلیوں کے ساتھ اس کا جلوہ دیکھنے کے لئے آئی، اس ہجوم اور اژدحام میں ہیر تو محبت سے وارفتہ ہو کر اپنا دوپٹہ پھاڑ واپس ہوئی، کیا تھا اور کیا ہو گیا، حضرت عشق کی جلوہ گری بھی خوب ہے۔

(۶)

فخر پیا توں بلبل جاواں　　جیندے نال میں لدھیاں لاواں

اس دی ہو کر کیوں غم کھاواں سب کجھ یار سمجھایا ہے

حل لغات:۔ فخر پیا:۔ محبوب حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمتہ جو حضرت خواجہ کے بزرگ بھائی اور شیخ طریقت تھے بل بل:۔ قربان، صدقے، وارے۔ لاواں لدھیاں:۔ رسم عروسی ادا ہوئے، یعنے میں نے بیعت کی، اُس کے ہاتھ میں اپنی قسمت دے دی۔

ترجمہ:۔ میں اپنے پیرو مرشد حضرت فخر جہاں پر صدقے، قربان جاؤں، میں نے اسکے ساتھ عقد ارادت کیا ہے اور اس کی بیعت میں داخل ہوں، جب میں اُس کی ہوں تو پھر کیا غم ہے، مجھے عشق و محبت کے تمام راز و اسرار اُس نے سمجھا دئے ہیں۔

(۷)

یار فرید نہیں مستور ے ہر جا اُس دا عین ظہور ے
ظلمت بھی سب نور حضور ے اسم فقط بیا آیا ہے

حل لغات:۔ مستور:۔ در پردہ، مخفی۔ عین ظہور ے:۔ بالکل ظاہر، بے حجاب۔ ظلمت:۔ تاریکی۔ اسم:۔ نام۔ بیا:۔ دوسرا۔

ترجمہ:۔ اے فرید دوست (محبوب حقیقی) چھپا ہوا تو نہیں، بلکہ ہر جگہ اُس کا جلوہ ظاہر ہے، حتیٰ کہ ظلمت کفر میں بھی اُس کے انکار کی وجہ سے اُس کا نور موجود ہے، فقط رسمی طور پر ظلمت کو دوسرا نام دے رکھا ہے، ورنہ انکار کرنے والا یعنے کافر بھی تو اُس کے نہ ماننے والا ہے، اُس کی نسبت کا وجود وہاں بھی موجود ہے۔

کافی نمبر ۲۱۹

(۱)

رانجھن ماہی تخت ہزاروں میں کارن اتھ آئے

حل لغات:۔ ماہی:۔ محبوب، معشوق۔ تخت ہزارہ:۔ ایک قصبہ کا نام ہے، جو رانجھا کا مسکن ہے۔ کارن:۔ واسطے، لئے۔ اِتھ:۔ یہاں، اس جگہ، اصطلاحات تصوف میں رانجھن، تخت ہزارا، اور اِتھ کے دوسرے مرادی معنی لئے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب رانجھا میری خاطر میرے لئے مجھے مبتلائے محبت کرنے کیلئے تخت ہزارہ سے یہاں تشریف لائے۔

(۲)

سوہی سیجھ تے سانول ہسجوں سِکدی کوں گل لائے

حل لغات:۔ سوہی سیجھ:۔ سرخ رنگ کی سیج، رنگین بستر، عروسی کا سامان عیش۔ ہسجوں:۔ بخوشی، مہربانی سے۔ گل لائے:۔ گلے لگائے، بغل گیر ہو۔

ترجمہ:۔ عروسی کی رنگین سیج (پھولوں کے بستر) پر محبوب ملیح خوشی خوشی اپنی منتظر وصال عاشق کو گلے سے لگائے۔

(۳)

ڈوکھڑے کھا کھا یار لدھوسے ڈوکھڑے تھیوم سجائے

حل لغات:۔ لدھوسے:۔ ہم نے پایا، حاصل کیا۔ سجائے:۔ اجائے کی ضد، کارآمد، بارور۔

ترجمہ:۔ دکھ اور تکلیفیں اُٹھا اُٹھا کر بمشکل محبوب کو ملے ہیں، شکر ہے کہ ہمارے دکھ اور تکلیفیں بارآور ہو گئیں اور محنت کو پھل لگ گیا۔

(۴)

این جہیں ہک ہک ڈوکھڑوں توں سے سُکھڑے گھول گھمائے

حل لغات:۔ سُکھڑے:۔ سُکھ کی تصغیر، سہولتیں، آسانیاں۔ گھول گھمائے:۔ صدقے ہوں، قربان جاویں۔

ترجمہ:۔ ایسے دکھوں اور تکلیفوں پر جن کا نتیجہ وصالِ محبوب ہو سو سو سُکھ چین اور آرام قربان کر دیئے جائیں۔

(۵)

بختیں بھاگ سہاگیں سِگھڑیں میں وَل مونہہ ولائے

حل لغات:۔ بھاگ:۔ بخت، نصیب، قسمت۔ **سہاگ:۔** مسرت، خوشی، عروسی کے عیش وعشرت کا زمانہ۔ **سگھریں:۔** متعلقین کے ساتھ، اہل وعیال کے ہمراہ۔ **میں ول:۔** میری طرف۔ **موںہہ ولائے:۔** مُنہ پھیرائے۔

ترجمہ:۔ اب تو خدا کے فضل سے بخت، بھاگ قسمت اور سگھڑے سہاگ، تمام مسرتوں بھرے عیش عروسی نے میری طرف عنان توجہ پھیری ہے اور میرے طرفدار ہو گئے ہیں۔

(۶)

راتوں رات نسوکڑ دُکھڑے　　کالے رُوہ سِدھائے

حل لغات:۔ راتوں رات:۔ شبا شب، ایک ہی رات میں۔ **نسوکڑ:۔** مفرور ہو جانے والے، بھاگنے کے عادی۔ **کالے رُوہ:۔** کالے پہاڑوں کی طرف، مراد بہت دور۔ **سدھائے:۔** چلے گئے۔

ترجمہ:۔ خوشیوں اور وصال کی مسرتوں کو دیکھ کر رات ہی رات کے پردے میں بھاگ جانے والے دکھ کالے پہاڑوں کی طرف چلے گئے۔

(۷)

سیندھاں مانگھاں سر چڑھ بولن　　وَالیں سَو وَل پائے

حل لغات:۔ سیندھ:۔ مانگ۔ **سر چڑھ بولن:۔** سر پر چڑھ کر بولتی ہیں۔ **وَالیں:۔** جمع وال، بال۔ **وَل پائے:۔** پیچ کھائے۔

ترجمہ:۔ سیندھ اور مانگ سر پر چڑھ کر بولتی ہیں اور بالوں نے بھی سو پیچ وتاب کھائے ہیں، یعنے محبوب کی خوشی میں ہر قسم کا سنگار کیا گیا ہے۔

(۸)

گانُنے ناز نواز دے گاہنے　　پائے پا ٹھمکائے،

حل لغات:۔ گانے:۔ رسم عروسی کے وہ رنگدار رشتے جو ہاتھوں میں پہنائے جاتے ہیں۔ **گاہنے:۔** گہنے، زیور۔ **پائے:۔** پہنے

پا ٹھمکائے:۔ پہن کراُن کو خوشنا بنایا، پوری خوشی اور دلی مسرت حاصل کی۔ ن۔ ایک نسخہ میں یہ لفظ کھڑکن ہے یعنی زیور کھڑ کتے ہیں۔

ترجمہ:۔ نازو انداز کے گاتے اور گہنے زیب تن کر کے رونق و خوبصورتی کو دوبالا کیا ہے۔

۹

ہجر فراق نساہا تھی ہک   چائے سہنس لوڑھائے

حل لغات:۔ نساہا:۔ ساہ بمعنے دم، سانس، نساہا، بے دم، درماندہ، تھکا ہوا۔ ہک چائے سہنس لوڑھائے، محاورہ ہے، ایک اُٹھاتا ہے اور سو گراتا ہے، صدمہ رسیدہ اور دردزدہ کے متعلق کہتے ہیں کہ ایک اُٹھاتا ہے اور سو آنسو گراتا ہے، یعنے ایک ایک بات میں زار قطار روتا ہے۔

ترجمہ:۔ فراق اور ہجر کا یہ حال ہے کہ۔۔ بے دم ہو گیا ہے، ایک بات کرو، تو رو کر سینکڑے آنسو بہادیتا ہے یعنے عاشق نے دولت وصال حاصل کی ہے، تو ہجر و فراق کے گھر ماتم ہے اور وہ رو رو کر اتنا بیدم ہو گیا ہے کہ ایک ایک بات پر گھنٹوں زار و قطار روتا ہے۔

(۱۰)

پا کجلا سرخی دلڑی   ڈیکھے تے موسکائے

حل لغات:۔ کجلا:۔ کاجل۔ موسکائے:۔ موسکائے، ہنسے، تبسم کرے، مُسکراتی ہے۔

ترجمہ:۔ دل شادماں وصال کی مسرت میں کاجل لگا کر اور سرخی ہونٹوں پر مل کر خوش خوش ہو جاتا ہے۔ اپنے پرانے ساتھی ہجر و فراق کو اس حالت میں دیکھ کر مسکراتی ہے۔

(۱۱)

مدتاں پچھے شام سلونے   جھوک نوں آن وسائے

حل لغات:۔ شام سلوٹے:۔ ملیح محبوب، نمکین اداؤں والا معشوق۔
ترجمہ:۔ بہت مدت کے بعد محبوب ملیح نے میرے غمکدہ (جھوک) کو آکر آباد کیا ہے۔

(۱۲)

سَو سَو حمد تے لکھ شکرانے   مولےٰ ماڑ وسائے

حل لغات:۔ حمد:۔ شکر نعمت ہائے الٰہی۔ ماڑ:۔ مارواڑ کا ملک، ریگستان، پیاسی ریت والی زمین۔ مراد غمکدہ عاشق
ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ماڑ کے ملک کو آباد کیا، ملک میں باران رحمت بھیجی اور کاشانہ غم عاشق میں محبوب دلنواز تشریف لایا۔

(۱۳)

سانول سہنٹا ساونڑ بدرہ   ساڈے آن ملہائے

حل لغات:۔ ساونڑ، بدرہ:۔ برسات کے مہینوں کے ہندی نام ہیں ملہائے:۔ بس۔ اپنی موجودگی سے مشرف اور مسرور کرے
ترجمہ:۔ محبوب ملیح نے ساونڑ اور بدرہ کے دونو مہینوں میں قیام فرما کر ہمیں سرفراز کیا اور برسات کو دوبالا پرکیف کر دیا ہے۔

(۱۴)

ڈیون ودھایاں سینگیاں سَیّاں   رَل وَسدے ہمسائے

حل لغات:۔ ودھایاں:۔ جمع ودھائی کی مبارک باد، اظہار تہنیت۔ رل وَسدے:۔ ملکر آباد ہونے والے، ساتھ رہنے والے۔
ترجمہ:۔ عاشق کی اس عید وصال پر سینگیاں سیّاں اور رل کر رہنے والے ہمسائے سب مبارک باد دیتے ہیں اور اظہار خوشی کرتے ہیں۔

(۱۵)

بجھڑے راز فقر دے سارے   فخر الدین سوجھائے

حل لغات:۔ گجھڑے:۔ گجھے کی تصغیر، مخفی، چھپے ہوئے، پوشیدہ۔ سوجھائے:۔ بجھائے، سمجھائے، بتلائے۔

ترجمہ:۔ فقر و درویشی کے تمام مخفی اسرار دپیر و مرشد حضرت، فخر الدین علیہ الرحمۃ نے سمجھا دیئے ہیں۔

(۱۶)

حال مقام دی رتق فتق سب شرحیں کر فرمائے

حل لغات:۔ حال:۔ کیفیت فقر، مقام:۔ مدارج فقر، رتق:۔ باندھنا۔ فتق:۔ کھولنا، آیت شریف اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا ؕ وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ كُلَّ شَىۡءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ پارہ مقدہم رکوع ۲۔ رتق فتق:۔ باندھنا، کھولنا، بست کشاد۔

ترجمہ:۔ حضرت موصوف نے کیفیات اور مدارج فقر کے تمام نکات حل و عقد مشرح اور مفصل کر کے فرما دیئے ہیں اور سمجھا دیئے ہیں

(۱۷)

یاریاں باشیاں رلڑے واریاں وس وسیب وہائے

حل لغات:۔ یاریاں:۔ جمع یاری کی، دوستی، اتحاد، یگانگت۔ باشیاں:۔ جمع باشی کی یاری کا تابع مہمل۔ رلڑے واریاں ہم نشینی، سنگت، باہمی میل ملاپ۔ وس وسیب:۔ حق ہمسائیگی، اکٹھے رہنے کی صورتیں۔ وہائے:۔ گذر گئے۔

ترجمہ:۔ حضرت کی صحبت سے مقام فقر حاصل ہوا اور اس مقام کے حاصل ہونے پر تمام یاریاں باشیاں اور محبتیں اور ہم نشینی، ہمسائیگی کے لطف سب جاتے رہے۔

(۱۸)

پیوم فرید برہوندے پندھڑے بئے دھندڑے موکلائے

حل لغات:۔ پندھڑے پوون:۔ محاورہ ہے، سنگت کرنا، ہمسفر ہونا، کسی کے بس میں آجانا۔ دھندڑے:۔ کاروبار دھندے۔ موکلائے:۔ رخصت ہو گئے۔

ترجمہ:۔ اے فرید جب سے محبت کے بس میں آگئے ہیں اس وقت سے باقی تمام کاروبار بھول گئے، رخصت ہو گئے۔

کافی نمبر ۲۲

(۱)

روندیں عمر گذار ڈتوسے یار پنل دی کل ناپیوسے

حل لغات:- روندیں:- روتے روتے۔ کل:- خبر، اطلاع

ترجمہ:- ہم نے رو رو کر عمر بسر کردی، مگر محبوب پنل کی اب تک کوئی خبر نہ ملی۔

؎ کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجاست ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید (حافظ)

(۲)

لائی دلڑی چوٹ اندر دی وسری سیجھ رنگیلی گھردی
رلدی ریت تتی تھل بردی اوڑک موت نصیب تھیوسے

حل لغات:- چوٹ:- ضرب، صدمہ۔ وسری:- بسر گئی، بھول گئی۔ رولدی:- بے خانماں۔ اوڑک:- انجام، آخر۔

ترجمہ:- دل نے مبتلا ہو کر اندر ہی اندر ایسی چوٹ لگائی، کہ گھر کی دعروسی کی، رنگیلی سیج تک سب کچھ بھلادی اور گرم ریت میں تھل، بر میں صحرا نوردی کرتے ہوئے آخر موت نصیب ہوئی۔

(۳)

پیچ پیاول تیج شہر دا مشکل پینڈا اروہ ڈونگر دا
آیا پہرہ سخت پہر دا رلدے پھردے مرمُجھ گیوسے

حل لغات:- پینڈا:- سفر، فاصلہ۔ پہرہ:- وقت، پہر، زمانہ۔ سخت پہر:- مصیبت، بڑھاپے کی مشکلات۔ مرمجھ:- مر کے ساتھ بھر،

بطور تابع مہمل کے بھی کیا جا سکتا ہے مگر بھر کے لغوی معنے ریزہ ریزہ ہونے کے بھی ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب رانجھا کے وطن کا پیچ پڑا ہے، اُسی کی طرف دل کھینچے لئے جاتا ہے اُس مقام پر پہونچنے کی ہوس ہے یہ راستہ پہاڑوں کا دشوار گذار سنگلاخ ہے، آخری عمر میں یہ بپتا آن پڑی نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا کہ بادیہ پیمائی کرتے کرتے ہی جان نکل گئی۔

رل مل ڈوکھڑے آئے بکھڑے
اُجڑیاں خوشیاں نبھ گئے سکھڑے
گانے گہنے سہرے سکڑے
سونجڑے غم دے سانگ رلیو سے

حل لغات:۔ بکھڑے:۔ پوکھا، حصہ، قسمت ـــ سکھڑے:۔ سکھ، آرام، قرار۔ سکڑے:۔ خشک ہو گئے۔ سُنجڑے:۔ سونے اُجڑے ہوئے، بخس، قلاش۔ سانگ:۔ ساتھ۔

ترجمہ:۔ درد اور دُکھ جمع ہو کر میری قسمت میں آ گئے ہیں، خوشیاں برباد ہو گئیں، اور سکھ کے زمانے گذر گئے، گانے زیور اور سہرے سوکھ گئے اور خراب ہو گئے، برباد شدہ اور سونے غم کے ساتھ مل کر ہم کو خانماں برباد رہنا پڑا۔

(۵)

اوکھیاں گھاٹیاں ڈونگر کالے
تتڑے ٹبڑیں پیر پچالے
ڈوکھ کھا کھا سونجواہ وچالے
تھی بیواہ ڈوہاگ جھکیو سے

حل لغات:۔ اوکھیاں:۔ مشکل، دشوار گذار۔ تتڑے ٹبڑیں:۔ گرم اور جھلسے ہوئے ٹیلوں نے۔ پچالے:۔ جلا ڈالے۔ سونجواہ:۔ ویران برباد شدہ مقام۔ بیواہ:۔ بے نوا۔ ڈوہاگ:۔ رنڈیپا، ماتم، صدمہ۔ جھکیو سے:۔ ہم نے آراستہ کیا، خوشی سے گذارا۔

ترجمہ:۔ اس محبت کی وجہ سے دوست کیلئے ہم نے دشوار گذار راستوں اور سیاہ ڈراؤنے پہاڑوں سے گذر کیا، جہاں گرم گرم ریت کے ٹیلوں نے ہمارے پاؤں جلائے، ایسے ویران و سنسان مقامات میں دوکھ اُٹھا اُٹھا کر اور بیکس و بے نوا بن کر غم بیوگی کو ہم نے خوب جھکایا۔

(۶)

رکھساں دم دم نال سنبھالے سہساں روگ کروپ کشالے

بھالے یار فرید نہ بھالے جیں زورے جند جان لٹیو سے

حل لغات:۔ کروپ:۔ خراب، بد اسلوب، ناموزوں۔ کشالے:۔ تکلیف، مصائب۔ بھالے:۔ آنکھ کھول کر دیکھنے کو بھالنا کہتے ہیں، مراد توجہ کرے، التفات کرے۔ زورے:۔ زبردستی۔ لٹیوسے:۔ لوٹی، غصب کی چھین لی۔

ترجمہ:۔ محبت کو دم کے ساتھ محفوظ اور سنبھالے رکھوں گی، جس قدر دردناک وہ اور مصائب اس راہ میں آئینگی ان کو برداشت کروں گی، اے فرید محبوب جس نے زبردستی جان و جگر لوٹ لیا ہے، خواہ التفات کرے یا نہ کرے اس کی مرضی۔

کافی نمبر ۲۲۱

(۱)

روندیں عمر نبھائی یار دی خبر نہ کائی

حل لغات:۔ کائی:۔ کوئی۔

ترجمہ:۔ میں نے محبوب کے فراق میں روتے روتے عمر بسر کردی، مگر اب تک یار کی کوئی خبر نہیں ملی۔

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار   کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

(۲)

بھاگ سہاگ سنگار ونجایم دلوں وسار یا ماہی

حل لغات:۔ ونجایم:۔ میں نے برباد کردیا، گنوا دیا، کھو بیٹھی۔

ترجمہ:۔ میں نے تو اس کے فراق میں بخت، تخت، ہار سنگار سب کھو دیا، مگر اس محبوب دلنواز نے تو دل سے بھلا دیا ہے (اس قدر بے نیاز ہے)

(۳)

دُور گیا ول آیا ناہیں مر ساں کھا کر پھائی

حل لغات:۔ وَل:۔ پھر، واپس، لوٹ کر۔ پھائی:۔ پھانسی، وہ رسہ جو گلے میں ڈال کر خودکشی کی جاتی ہے یا پھانسی پر لگایا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب دور چلا گیا ہے، پھر واپس نہیں آیا، میں اُس کے فراق میں مصائب برداشت کر کر کے آخر رسی گلے میں ڈال کر مرجاؤں گی اور کیا کروں گی۔

(۴)

عشق نہیں ہے نار غضب دی چِنگ چوانتی لائی،

حل لغات:۔ نار:۔ آگ، آتش۔ چِنگ:۔ چنگاری، شرر۔ چوانتی:۔ وہ لکڑی جو جل رہی ہو، جلتی ہوئی لکڑی۔

ترجمہ:۔ محبت تو غضب کی آگ ہے دیکھو کس طرح عاشق کو چنگاری لگادی، اور جلا دیا ہے۔

(۵)

جوبن سارا روپ گنوایم دردیں مار موسائی،

حل لغات:۔ جوبن:۔ جوش جوانی۔ روپ:۔ صورت، شکل، چہرہ خوبصورتی۔
موسائی:۔ فریب خوردہ، فلک زدہ، خوار

ترجمہ:۔ اس عاشق ناکام نے جو دردوں کی مار اور ہجروں کے فریب میں کھوئی جا چکی ہے، محبوب کے فراق میں اپنا جوش جوانی اور خوبصورتی سب گنوا بیٹھی۔

(۶)

فخرالدین مٹھل دے عشقوں دم دم پیڑ سوائی

حل لغات:- مٹھل:- شیریں ادا، میٹھا۔ پیڑ:- درد، تکلیف۔ سوائی:- زیادہ، افزوں۔

ترجمہ:- حضرت پیرومرشد محبوب خواجہ فخرالدین علیہ الرحمتہ کی محبت اور فراق میں لحہ لحہ درد اور خلش افزوں ہو رہی ہے

(۷)

یار فرید نہ پایم پھیرا گل گیوم مفت اجائی

حل لغات:- نہ پایم پھیرا:- پھیرا نہ پایا، پھر نہ آیا، اس نے ادھر کا پھیرا نہ کیا۔ گل گیوم:- میں گل گئی، کھو گئی۔

ترجمہ:- اے فرید محبوب دلنواز نے پھر پھیرا نہ کیا اور میری طرف نہ آیا، میں اس کے ہجر و انتظار میں مفت اور رائگاں فنا ہو گئی۔

کافی نمبر ۲۲۲

(۱)

روہی وُٹھڑی ٹوبھا تار وے آمل تو سینگا یار وے

حل لغات:- وُٹھڑی:- برس گئی، بارش سے مستفید ہوئی۔ تار:- لبریز، بھرا ہوا۔

سینگا یار:- ہم عمر دوست۔

ترجمہ:- اے ہم عمر محبوب اب تو باران رحمت الٰہی سے روہی سرسبز ہو گئی ہے اور ٹوبھا میں پانی بھرا ہوا ہے۔ اب تو آ اور مل، اس سے زیادہ خوش اور سہانا کون سا وقت آئیگا۔

(۲)

تھئے تھلڑے باغ بہار وے چودھار گُل گلزار وے

حل لغات:۔ تھلڑے:۔ تھل کی تصغیر، ریگستان کے کف دست میدان۔ چودھار:۔ چاروں طرف

ترجمہ:۔ بارش کے فیض سے تھل بھی باغ وبہار کی صورت دکھائی دے رہے ہیں اور ریگستان میں چاروں طرف گل وگلزار کا سامان ہے۔

(۳)

کتھے چیڑکیں دے چھنکار وے کتھے مٹیاں دے گھوبکار وے

حل لغات:۔ چیڑکیں:۔ وہ چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں جو مویشیوں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں (چھوٹے جرس) چھنکار:۔ وہ آواز جو ان گھنگرو یا گھنٹیوں سے نکلتی ہے۔ مٹیاں:۔ جمع مٹی کی، وہ گلی ظرف جس میں چھاچھ بلوئی جاتی ہے۔ گھوبکار:۔ وہ آواز جو چھاچھ بلونے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ کہیں جانوروں کے گلوں سے گھنٹیوں کی آوازیں ہیں اور کہیں چھاچھ بلونے کی کیف آفرین آواز ہے، ہر طرف خوشحال کے سامان فرحت خیز ہیں۔

(۴)

ڈینہہ رات مینگھ ملہار وے وچ پکھیاں دے چوہنکار وے

حل لغات:۔ پکھیاں دے:۔ پرندوں کے۔ چوہنکار:۔ چہچہے، نغمے، آواز۔ ایک نسخہ میں یہ مصرع یوں لکھا ہے "وچ پنگھیاں دے چمکار وے"۔

ترجمہ:۔ دن رات بادل اور برکھا کی بہار ہے، اور اسی ابر وباراں کے پر لطف نظارہ میں خوش آواز پرندوں کے چہچہے ہیں۔

(۵)

کتھے گاج ڈے دُھدکار وے کتھے کھیمنڈے لسکار وے

حل لغات:۔ گاج:۔ گرج، رعد۔ دُھدکار:۔ کڑک، وہ آواز جو بادلوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے، گاج۔ کھیمنڈے بجلی کے۔ لسکار:۔ لسک، چمک۔

ترجمہ:۔ کہیں رعد کی کڑک اور کہیں بجلی کی چمک ہے، ہر طرف بارش کا منظر دلکش ہے۔

(۶)

پئے ٹھہندے ہار سنگار وے سُرخی تے کجلہ دھار وے

حل لغات ٹھہندے:۔ اچھے نظر آتے ہیں، عمدہ سجتے ہیں۔ کجلہ دھار:۔ کاجل کی دھار۔

ترجمہ:۔ ہار سنگار نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اس طرح سُرخی کاجل کی دھاریں بھی دلربا ہیں۔

(۷)

آئے سُکھ سہاگ دے وار وے گئے ڈوکھ وی آر دےن پار وے

حل لغات:۔ وار:۔ دن، وقت، زمانہ۔ آر پار:۔ دریا کے دونو کنارے، نزدیک کا آر کہلاتا ہے اور دُور کا پار کہلاتا ہے۔

ن۔ ایک نسخہ میں "دُوکھ آئے آر تے پار وے"۔ یعنے دوکھ کے آر پار دونوں چلے گئے۔

ترجمہ:۔ آرام اور عروسی مسرت کی باری آگئی ہے اور دوکھ آر سے پار چلے گئے، یعنے نکل گئے، دوکھ نکل گئے اور سکھ کے وقت آگئے۔

(۸)

سینگیاں وَسّن گھر بار وے لاگل سوہن دلدار وے

حل لغات:- وسن - بستی ہیں، آباد ہیں۔ سوہن :- سوتی ہیں، آرام کرتی ہیں، نیند کرتی ہیں۔
ترجمہ:- میری ہم عمر سنگیاں اپنے گھر بار میں خوش گزارا کر رہی ہیں اور اپنے اپنے دلدار محبوبوں کو گلے لگا لگا کر سوتی ہیں۔

(۹)

ہک میں رُلی اواسارڑے ڈوکھ سول نال وپارڑے

حل لغات:- اواسار:- بے ٹھکانے، بے راہ رو، بے خانماں۔ وپار:- بیوپار، معاملہ، خرید و فروخت۔
ترجمہ:- سب سہیلیاں خوش ہیں، صرف میں ایک اکیلی، بے ٹھکانے ہوں جس کا درد و غم کے ساتھ ہمیشہ معاملہ ہے، رات دن انہیں کے ساتھ ہوں۔

(۱۰)

توں بن فرید خوارڑے رت ہنجڑوں روون کارڑے
ول جلد موڑ مہارڑے ناتاں مرسیاں واروارڑے

حل لغات:- ہنجڑوں :- ہنجوں، آنسو۔ مہار موڑ:- عنان اس طرف پھیر، باگ پھیر۔ وار و وار:- ہفتہ کے کسی دن، ہفتہ کے اندر اندر
ترجمہ:- اے محبوب تیرے فراق میں فرید بہت خراب ہے اور اُس کو خون کے آنسو بہانے کا کام ہے، تو جلدی اسکی طرف عنان توجہ پھیر، ورنہ دیکھ ہفتہ کے اندر اندر اُسے مردہ پاؤ گے۔

کافی نمبر ۲۲۳

(۱)

ساڈی دل پھیر ڈے جیویں کھس نیتی کیوں چاتی قابو کیتی

حل لغات: پھیر ڈے:۔ واپس کر دے، لوٹا دے۔ کھس نیتئی:۔ چھین کرلے گیا ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب خوش ادا جس طرح ہماری دل تو نے چھین لی ہے، اُسی طرح واپس کر دے، دل کے قابو کرنے کا کیا سبب ہے، آپ نے دل کیوں قابو کر رکھی ہے۔

(۲)

ڈوہ ورائیں ویڑ الیندیں ڈیکھ سیتی تر تیر ھی پیندیں
ڈے وڑ کے رت پیتی

حل لغات:۔ ڈوہ:۔ الزام، تہمت، قصور۔ ورائیں:۔ ورار، بغیر۔ ویڑ الیندیں:۔ غم انگیز گالیاں دیتے ہو۔ سیتی:۔ ساتھ ہی، معاً۔ تر تیر ھی پیندیں:۔ تیوری چڑھاتا ہے، ماتھے پر شکن ڈال لیتا ہے۔ وڑ کے:۔ دھمکی، ڈرادا۔ رت پیتی:۔ لہو پی لیا ہے، خون خشک کر دیا ہے۔

ترجمہ:۔ بغیر کسی قصور کے سخت زبانی کرتے ہو، اور مجھے دیکھتے ہی تیوڑی چڑھا لیتے ہو، اور دھمکیاں دے دے کر میرا لہو خشک کر دیا ہے۔

(۳)

ویر نہ لہناں ہاوی ماہی کھس کر زورے دل بیواہی
سانگ ڈوکھاندے سیتی

حل لغات:۔ ویر:۔ دشمنی، انتقام۔ ویر لہنا:۔ انتقام لینا، بدلہ لینا، غصہ نکالنا۔ لہناں ہاوی:۔ تو نے لینا تھا، قرضہ لینا تھا۔ زورے:۔ زبردستی، جبراً۔ بے واہی:۔ بے کس، بے بس، بے نوا۔ سانگ:۔ ہمراہ، ساتھ۔ سیتی:۔ تو نے سی دی ہے، سلائی کر دی ہے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب تو نے جو زبردستی بے بس دل کو چھین کر دُکھ درد کے ساتھ اُس کو ٹانک دیا ہے، سی دیا ہے، یہ کونسا ویر تم نے مجھ سے لینا تھا، جو لیا ہے۔

(۴)

تو نٹے لگڑی ہو ہو پھکڑی ‏ دِلڑی تکڑی درد دیں پکڑی

توڑ پچا جو نیتی ،

حل لغات:۔ تو نٹے :۔ باوجودیکہ ، اگرچہ ۔ لگڑی :۔ لگی ہے ۔ ہو ہو پھکڑی :۔ فضیحت ، رسوائی ، بدنامی ۔ تکڑی :۔ مضبوط ، قوی پکڑی :۔ پختہ ، مستحکم ۔ توڑ پچا :۔ انجام تک پہونچا ، انتہا تک نبھا ۔ نیتی :۔ تو نے نیت کی ہے ، عزم کیا ہے ۔

ترجمہ:۔ مصائب و مشکلات عشق میں اب دل اس قدر مضبوط اور مستحکم ہو گیا ہے ، اور درد سہنے کیلئے اتنا پلہ ہو گیا ہے ، کہ باوجود فضیحت اور رسوائی کے بھی اس میں کوئی فرق نہیں آیا ، اے دوست بے شک ہمت کر جو نیت تو نے کی اسکو انجام تک پہونچا دے ۔

(۵)

ناہیں مُڑن منّاسب تھک ‏ جے سر ڈیسیں ہے پک بیشک

برہوں دی بازی جیتی ،

حل لغات:۔ مُڑن :۔ مُڑنا ، واپس لوٹنا ، پیچھے ہٹنا ، باز آنا ۔ سر ڈیسیں :۔ سر دو گے ، سر قربان کرو گے ۔ پک :۔ پختہ بات ، سچی بات جیتی :۔ تو نے جیت لی ۔

ترجمہ:۔ اب تو محبت کا ترک کرنا اور اس سے تھک کر باز آجانا درست نہیں یہ یقین ہے کہ اگر اس راہ میں سر دو گے تو محبت کی بازی جیت لو گے ۔

(۶)

آیا وقت فرید ملن دا ‏ بھورل جانی یار سجن دا

رین غماندی بیتی ،

حل لغات:۔ مِلّن دا۔ ملنے کا، وصال کا، ملاقات۔ بھُورل۔ بھورے رنگ کا۔ جانی، یار اور سجن:۔ سب کے معنی محبوب کے ہیں۔ رین:۔ رات۔ بیتی:۔ بیت گئی ہے، گذر گئی ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید اب غم کی تاریک اور بھیانک رات گذر گئی ہے، اور اب بھورے جانی محبوب کے وصال کا وقت آگیا ہے، تم کو مبارک ہو۔ اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًا۔

کافی نمبر ۲۲۴

(یہ کافی برج بھاشا زبان میں ارشاد ہوئی ہے)

ساون بوندڑیاں جھر لاوے

حل لغات:۔ بوندڑیاں:۔ بوندیں، قطرات باراں۔ جھر لاوے:۔ جاری کرے بارش زیادہ کرے۔

ترجمہ:۔ ساون کے مہینہ میں بوندا باندی نے ایک منظر پیدا کر رکھا ہے، یا عاشق کی آنسو نے جھڑی لگادی ہے۔

(۲)

کوک کوک پاپی ڑے پپیہا پھوک پھوک تن آگ جگاوے

حل لغات:۔ کوک کوک۔ پپیہا کی آواز کی نقل ہے۔ پاپی:۔ گنہ گار عشق، ظالم عاشق۔ اگ جگاوے:۔ آگ پھونک رہا ہے، آتش کو ہوا دے رہا ہے۔

ترجمہ:۔ ظالم پپیہا کوک کوک کر بدن میں آگ لگا رہا ہے اور پھونک پھونک کر اُسے بھڑکا رہا ہے۔

(۳)

کوئل کوک مُہرا بولے دل دکھیاری نوں ڈوکھ تاوے

حل لغات:۔ مہروا:۔ مور، پورب کی دیہاتی عورتیں مور کو مہروا کہتی ہیں۔ تاوے:۔ بلا رہا ہے، پھونک رہا ہے۔
ترجمہ:۔ کوئل، کونج اور مور بول بول کر درد مند دل کو زیادہ دکھ دے رہے ہیں، اور آگ لگا رہے ہیں یعنی ان پرندوں کی غمناک بولیاں مجھے اپنا غم یاد دلا رہی ہیں۔

(۴)

نین چین سے جھگرت جھگرت تڑپھت تڑپھت رین بہاوے

حل لغات:۔ نین:۔ آنکھ، چشم۔ چین:۔ آرام، آہستہ آہستہ، قرار۔ تڑپھت تڑپھت:۔ تڑپ تڑپ کر۔ بہاوے:۔ وہاں بسر ہوتی ہے، گذرتی ہے۔
ترجمہ:۔ آنکھیں آرام سے جھگڑ رہی ہیں، یعنے آرام اور آنکھوں کی باہم جنگ ہے، اس طرح عاشق کی رات تڑپتے تڑپتے گذرتی ہے۔

(۵)

چھتیاں دھڑکت جیاڑا لرجت تج بن کاری گھٹن ڈراوے

حل لغات:۔ چھتیاں دھڑکت:۔ چھاتی دھڑک رہی ہے، سینہ دھڑک رہا ہے۔ جیاڑا:۔ جیڑا، ننھا سا دل، چھوٹا سا دل ــــــ کاری گھٹن:۔ کالی گھٹا، سیاہ بادل۔
ترجمہ:۔ سینہ دھڑکتا ہے، اور دل لرز رہا ہے، اے محبوب تیرے بغیر مجھے یہ کالی گھٹا بھی ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے

(۶)

روم جھوم رت برکھا سوہے انگ ڈھنگ رس رانڈ چاوے

حل لغات:۔ روم جھوم:۔ جھومتے جھومتے، بادلوں میں۔ رُت:۔ موسم، سماں۔ سوہے:۔ سہاتا ہے، دل پسند اور سہانا ہے۔

ترجمہ:۔ جھومتے جھومتے بادلوں نے موسم برسات کو کس قدر سہانا بنا دیا ہے، خوشی نے انگ انگ میں ہر طرف رس کر کھیل کود کو دلربا کر دیا ہے، کھیل رچا دی ہے۔

(۷)

بیت گئے دن رین ڈکھاندے — کہوری پیا کو سیجھ سُہاوے

حل لغات:۔ بیت گئے:۔ گذر گئے۔ ——— کہوری پیا کو:۔ پیا کو جا کر کہو۔

ترجمہ:۔ غم والم کے دن رات زمانہ گذر گئے۔ پیا کو جا کر کہو، کہ اب تو سیج کو سہاوے اور لطف اُٹھاوے۔

(۸)

پنتیم پیت فرید نہ پالی — انگ انگ برہن مرجھاوے

حل لغات:۔ برہن:۔ مہجور، ہجراں زدہ۔ جناب ——— واحد بخش خاں صاحب بلوچ بی۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ برمن نہیں برہتن ہے یہ لفظ کالیداس نے بھی کئی جگہ استعمال کیا ہے اسکے معنی فراق کا مارا ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ افسوس ہے کہ محبوب دلنواز نے محبت کو نہ نبھایا، اور پیت نہ پالی، میرا ہر ایک عضو مارے درد فراق کے مرجھا گیا ہے۔

کافی نمبر ۲۲۵

اس کافی میں روحانیات اور معارف کی اصطلاحات اور مدارج عالیہ کے اسرار بھرے ہوئے ہیں ہم حضرت علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے مطابق ہر بند کے ظاہری معنی عرض کر دیں گے اہل باطن خود اپنی استعداد کے مطابق بطنی معنی سمجھ لیں۔

(مترجم)

(۱)

سب سِرّ اسرار قدم دا ہے اِتھ دخل نہ محض عدم دا ہے

حل لغات:۔ سِر:۔ بھید، راز۔ قدم:۔ ذات قدیم باری تعالیٰ۔ عدم:۔ ناموجود، مراد فانی اشیاء معقولات کی دو اصطلاحیں اس شعر میں ارشاد کی گئی ہیں، قدم اور عدم القدم لا یحدث۔ قدیم پر حادث کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ العدم لا وجود له عدم وہ ہے، جس پر موجود ہونے کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ:۔ کائنات عالم کا یہ تمام راز صرف ذات باری تعالیٰ کی صفات قدیمہ کا ہے یہاں عدم کا کوئی دخل نہیں ہے، انسان فانی یا دیگر ارضی اشیا کا وجود محض ظاہری ہے دہم کسی چیز کو معدوم نہیں کہہ سکتے، موجودات کا معدوم ہی صرف قیاسی ہے، یہ فلسفہ کی عمیق بحث ہے، زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲)

دِلڑی سُگھڑ سُنجاݨ سیانی آکھے ہر دم سمجھ بلیانی

مظہر ذات حمد دا جانی تو تے روپ صنم دا ہے

حل لغات:۔ سُگھڑ:۔ صفائی پسند ستھرا رہنے والی۔ سُنجان:۔ پہچان، غور کر۔ بلیانی:۔ بلی کی مونث، ساتھی، آشنا، سہیلی، رفیقہ۔ مظہر:۔ جلوہ نما۔ صنم:۔ بت۔

ترجمہ:۔ مجھے راہ سلوک کی ہم سفر رفیقہ سیانی دلڑی ہمیشہ یہی سمجھایا اور کہا کرتی ہے کہ سمجھ اور پہچان لے کہ اگر کوئی بت کے روپ میں بھی تم کو نظر آوے، تو تم اس کے صانع کا خیال ہرگز ترک نہ کرو، اور یہی سمجھو کہ اس میں جو بنانے والے کا شاہکار ہے، ذات بے نیاز ربانی کی قدرت کا جلوہ ہے ؎

گرچہ تیر از کمان ہے جنبد از کماندار داند اہل خرد

(۳)

جو ہے نفس مقدس طاہر علوی سفلی دا ہے ماہر

کل دا مظہر کل دا ظاہر		والی عرب عجم دا ہے

حل لغات:۔ نفس مقدس:۔ پاک اور قابل تقدیس ذات۔ علوی:۔ مقامات اعلیٰ۔ سفلی:۔ مقامات زیرین، اور نیچے۔ والی عرب عجم:۔ ذات بابرکات نبوی صلعم۔

ترجمہ:۔ ذات قابل تقدیس اور مظہر ہستی جو علوم اور مدارج علوی و سفلی کی ماہر ہے اور جس کی برکات تمام کائنات ظاہر میں جلوہ آرا ہیں، وہ صرف ذات بابرکات والیٔ عرب و عجم کی ہے، یعنے محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۴)

جس نوں ذوق خیال مہیّا		اُس نوں قال تے حال مہیّا
گلشن جشن جمال مہیّا		وارث باغ ارم دا ہے

حل لغات:۔ نوں:۔ پنجابی، کون، کو، حرف اضافت۔ ذوق خیال تخیل کا ذوق، دلی جذبات کی لذت، روحانیات کے سلسلہ میں تصور اور یکسوئی سے جو قلبی حظ پیدا ہوتا ہے، اُس کو ذوق خیال کہتے ہیں۔ مُہیّا:۔ بہم پہونچے ہوئے حاصل ہے۔ قال اور حال:۔ دو صورتیں ہیں، جو سالک کو قول اور ارشاد مرشد سے اور حال یعنے توجہ باطنی مرشد سے حاصل ہوتے ہیں۔ جشن:۔ عید، جلسہ، تہوار، تقریب۔ باغ ارم:۔ ایک بہشت کا نام ہے۔

ترجمہ:۔ باغ جنت ارم کا وہی شخص مستحق اور وارث ہے جس کو ذوق خیال کا مرتبہ حاصل ہے، اور اُسی کو لذت اور درد حال سے واقفیت ہے، اس کے لئے گلشن جمال بھی ہے اور باغ ارم بھی اسی کا حصہ ہے، دوسرے کسی جھوٹے دعویدار کا حق نہیں۔

(۵)

بیوڑا لایعنی تے نادانی		دل دلدار تے دل دلجانی
دل اخلاص تے سبع مثانی		مبدا دم قدم دا ہے

حل لغات:۔ بیہو:۔ اور، لایعنی، جو چیز بے مقصد ہو، بیہودہ، ناقابل التفات۔ **اخلاص**:۔ خلوص، سچی محبت، اور قرآن مجید کی ایک صورت قل ھواللہ احد کا نام بھی ہے، اختتام، منتہا۔ **سبع مثانی**:۔ سبع۔ سات۔ مثانی۔ دوبارہ۔ سورہ فاتحہ بعض دفعہ تمام قرآن شریف کو بھی مثانی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی وہ سات آیات جو فاتحہ کے نام سے مشہور ہیں اور جو ابتدا کلام اللہ میں الحمدللہ رب العلمین سے شروع ہوتی ہیں تفصیل فرہنگ میں۔ **مبدا**:۔ آغاز، ابتدا، بنیاد۔ **قدم**:۔ قدیم، ہمیشگی، پرانا پن، خدا تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔

ترجمہ:۔ دل ہی دلدار اور محبوب جانی ہے، دل ہی کلام مجید کی سورۂ اخلاص ہے، سورہ اخلاص کے متعلق روایت ہے کہ وہ قرآن مجید کا دل ہے، اور دل ہی سورۂ فاتحہ ہے، یعنی دل ہی مبدا خلق اور منتہائے عالم ہے، یہی باعثِ اظہار شانِ خداوندی ہے، سوائے دل کے اور سب لایعنی اور نادانی ہے، سالک کا فرض ہے کہ دل کی عظمت کو پہچانے تمام روحانیات کا راز دل انسان کے اندر موجود ہے۔

(۶)

ڈیکھو شوکت شان پسارہ محور گردش سبع سیارہ
مرکز دور محیط داسارہ نقطہ دل آدم دا ہے

حل لغات:۔ **پسارہ**:۔ ٹھیٹھ اس زبان کا لفظ ہے، اس کے معنے پھیلاؤ، ٹھاٹھ کے ہیں، کسی کام کا عام طور پر شیوع پسارا کہلاتا ہے۔ **محور**:۔ وہ نقطہ مرکزی ہے جس کے گرد ساتوں ستارے گردش کرتے ہیں، یہ علم نجوم کا ایک اصولی نکتہ ہے دنیا کو ایک دائرہ تصور کرکے اس کا مرکز درمیانی نقطہ دل کو قرار دیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ خالق باری تعالیٰ نے ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعاً ثم استوی الی السماء فسوٰھن سبع سمٰوات وھو بکل شئی علیم کے مطابق ہر چیز انسان کیلئے بنائی، اور پھر انسان کا بنائے زندگی اسکا دل ہے گویا کہ تمام عالم کا مرکز اور بنا انسان کا عظیم الشان دل ہے جو کہ پیدائش انسانی میں سب سے پہلے معرض وجود میں آتا ہے، اور جس کی شکل ابتدائی ایک قطرہ یا نقطہ کی سی ہوتی ہے۔

آدمی کے دل میں ایک چھوٹا سا سیاہ نقطہ ہے، جس کو سویدا بھی کہتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ ہے تو یہ ایک چھوٹا

سا نقطہ مگر اس کا پسارا دائرہ اثر اور شان وشوکت تو دیکھو، کہ سموات کے سبع سیارہ کی گردش کا محور یہی ہے، اور زمین کے دَور محیط کا مرکز بھی یہی ہے، العظمۃ للّٰہ، فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین، دل گذرگاہ جلیل اکبر است۔

(۷)

سینہ صاف صفا بے کینہ نور حقیقی دا آئینہ
دلڑی خالص پاک نگینہ نقشہ بیت حرم دا ہے

حل لغات:۔ بے کینہ:۔ جس میں بغض عناد اور کینہ نہو۔ آئینہ:۔ شیشہ۔ نگینہ:۔ انگوٹھی میں جو قیمتی پتھر یا ہیرے وغیرہ کا نگین ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ جو دل تمام دنیاوی آلائشوں سے پاک ہوئے سے نور حقیقی کا آئینہ کہتے ہیں، یہی دل بیت حرم (کعبۃ اللّٰہ) کا نقشہ ہے، سب کچھ اسی دل میں موجود ہے ؎

دل نہیں سینہ میں یہ تخت خدا رکھا ہے خالی حجرہ ہے بھلا کعبہ میں کیا رکھا ہے

(۸)

خاص فرید غلام فخر دا باندا بردا اُس دے در دا
بٹھ پیا آسرا علم و ہنر دا تکیہ دوست دے دم دا ہے

حل لغات:۔ باندا:۔ غلام۔ بردا:۔ خریدشدہ غلام۔ تکیہ:۔ بھروسہ۔

ترجمہ:۔ فرید تو فخر جہاں صاحب علیہ الرحمۃ کا خاص غلام ہے، اور اُس کے دروازہ کا خادم ہے اُسکو اپنے علم وفضل کا کوئی تکیہ نہیں ہے، وہ اپنے علم و ہنر کو آگ میں ڈال چکا ہے اور صرف اپنے دوست کے دم کا بھروسہ رکھتا ہے۔

کافی نمبر ۲۲۶

(۱)

سب صورت وچ ذات سُنجاتیں حق باجھوں بیو غیر نہ جاتیں

حل لغات:- سُنجاتیں:- تو پہچان لے۔ باجھوں:- سوائے، غیر

ترجمہ:- اے سالک! روحانیات کا اصول اہم یہ ہے، کہ تو حق کے سوا کسی دوسرے کو نہ جانے اور ہر ایک صورت میں جو تیری نظر میں آئے، —— قادرِ لایزال صانع بے مثال کی قدرت کو جلوہ گر سمجھے، دنیا کی تمام کائنات میں اُسی کا دست قدرت موجود ہے۔

(۲)

ناکوئی آدم نہ کوئی شیطاں بن گئی اے کل کوڑ کہاتیں

حل لغات:- آدم:- انسانی کائنات کا پہلا شاہکار۔ شیطان:- عزازیل، خدا تعالیٰ کا نافرمان آتشی مخلوق جو کبھی فرشتوں کا بھی اُستاد تھا۔

ترجمہ:- آدم اور شیطان کا قصہ سجدہ ایک غلط کہانی کی طرح مشہور ہو گیا ہے، ورنہ آدم علیہ السلام میں علم کا معدن ذات الٰہی تھی اور شیطان کے انکار سجدہ پر بھی عظمت الٰہی کی حفاظت کا ایک پہلو مضمر تھا، اس واقعہ کو کہانی کی صورت دے دی گئی ہے۔

(۳)

باجھ خدا دے محض خیالے دل ناکر غیریت ہاتیں

حل لغات:- غیریت:- ماسوا اللہ، خدا کے سوا کسی غیر کو۔ ہاٹی:- آلودہ، ملوث

ترجمہ:- اے طالب خدا تعالیٰ کے سوا تمام چیزیں موہوم ہیں۔ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام اسلیئے تو کسی غیریت کو خدائی ذات وصفات میں شریک نہ کر یعنے دل کو شرکت آلودہ نہ کر اور بالکل موحد ہو کر رہ۔

(۳)

مطلب وحدت ہے ہر چالوں، سک نہ رکھ بئے پاسے تاڈنی،

حل لغات:- ہر چالوں:- ہر چال سے ہر واقعہ سے دنیا کے حالات اور اسکے نتائج سے۔ بئے:- دوسری طرف۔ تاڈنی:- تک

ترجمہ:- دنیا کے ہر ایک منظر سے اور ہر ایک چال سے مراد اور مقصد صرف اظہار قدرت ذات باری ہے، تو اے سالک دوسری طرف کوئی شوق اور انتظار نہ رکھ۔

(۴)

جانوڑ لادی دل دانا نوں اثنینیت مول نہ بھاڈی

حل لغات:- جانوڑ لادی:- روز پیدائش سے، ابتدا سے۔ اثنینیت:- دوئی، خلاف توحید۔ مول:- محض، بالکل۔

ترجمہ:- روز ازل سے میرے دل دانا کو اثنینیت (دوئی)، ہر گز پسند نہ آئی اور توحید کا ہمیشہ مقر رہا۔

(۵)

سوہنا کوجھا صرف بہانہ ہکڑو ہئی ول سمجھ سنجاڈی

حل لغات:- کوجھا:- بدصورت۔ ہکڑو:- ایک، یکتا، اکیلا۔

ترجمہ:- خوبصورت اور بدصورت کا فرق اعتباری ہے اور بہانہ ہے، ورنہ سب میں ایک ہی نور جھلکتا ہے۔

(۵)

روز ازل دی یار پنل دی، پئی گل ساڈے پیت پرانی

حل لغات:۔ روز ازل:۔ وہ دن جبکہ خالق اکبر نے تمام روحوں کو پیدا کر کے ان سے ربوبیت کا اقرار لیا تھا، مراد ابتداء، جہاں۔
ترجمہ:۔ محبوب پنل کی پرانی محبت روز ازل سے ہمارے گلے کا ہار بنی ہوئی ہے اور ہم ابتداء ہی سے اُس کے ہیں۔

(۶)

یار فرید ملیوسے جیندیں سوہنی ساری عمر وہانی

حل لغات:۔ جیندیں:۔ جیتے جی، زندگی میں، عین حیات میں۔ وِہانی:۔ گذری، بسر ہوئی۔
ترجمہ:۔ اے فرید اچھا ہوا لاکھ شکر ہے، کہ جیتے جی ہم کو یار کا وصال نصیب ہو گیا، چونکہ انجام وصالِ دوست پر ہوا اسلئے تمام عمر نہایت عمدہ اور خوبصورتی سے بسر ہوئی ہے۔

کافی نمبر ۲۲۷

(۱)

سب صورت وچ وسدا ڈھولہ ماہی دِل اساڈی کھسدا ڈھولہ ماہی

حل لغات:۔ وسدا:۔ بستا ہے، آباد ہے، موجود ہے۔ ڈھولہ ماہی:۔ محبوب جان نواز۔ کھسدا:۔ چھینتا ہے کھسن مصدر سے ماضی۔
ترجمہ:۔ کائنات کی ہر ایک صورت میں پروردگار عالم کی قدرت کا نشان موجود ہے، اُس کی قدرت کاملہ کا ہر ذرہ کائنات میں مقام ہے، وہ حسن حقیقی ہمارے دلوں کو ورغلاتا ہے اور چھینتا ہے۔

(۲)

رنگ برنگی اس ڈے ویرے آپے رانجھا ہیر تے کھیڑے

لک چھپ بھید ڈسدا ڈھولا ماہی

حل لغات:- رنگ برنگی :- مختلف رنگوں اور صورتوں میں۔ ویرے :- مقام جلوہ گری۔ آپے :- آپ ہے، خود ہے، اصل لفظ "آپ ہے" ہے۔ لک چھپ :- لکنڑ مصدر سے چھپنا، پوشیدہ ہونا۔

ترجمہ :- ذات پروردگار کی قدرت کے مقامات رنگ رنگ کے ہیں خود ہی رانجھا ہیں اور خود ہی ہیر ہیں اور خود ہی کھیڑوں میں جلوہ دیتا ہے اور پوشیدہ طور پر اپنا مخفی بھید کسی کو نہیں بتلاتا ہے۔

وہ عدو کہیں وہ حبیب ہے وہ صنم کہیں وہ رقیب ہے
یہی راز اسکا عجیب ہے جسے مل گیا وہ خدا ہوا

(۳)

آپے ہجر تے آپ ہے میلا آپ ہے قیس تے آپ ہے لیلا

آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی

حل لغات:- میلا :- یائے مجہول سے، ملاپ، ذریعہ وصل۔ قیس :- مجنوں، قبیلہ عامر کا ایک عرب عاشق جو لیلے پر عاشق تھا جرس :- اونٹوں کے گلے میں جو گھنٹی ڈال دی جاتی ہے، انکے چلنے کے وقت وہ ٹلی بجتی رہتی ہے۔

ترجمہ :- فراق کے درد اور وصال کی لذت بخشنے والا وہی ڈھولا ماہی تو ہے، خود ہی عاشق مجنوں ہے اور خود ہی لیلیٰ کے اندر جلوہ نما ہے، اور پھر خود بانگ جرس اُس ٹلی کی آواز میں بولتا ہے، جو لیلے کے اونٹ کے گلے میں ہے، تاکہ جنگل میں پریشان قیس یہ آواز سن کر لیلے کے آنے کی اُمید بندھ جائے۔

(۴)

آپ ہے مطرب مجلس کافی، آپ موحد صوفی صافی

مُنکر ہو کر ہسدا ڈھولہ ماہی

حل لغات:۔ مطرب:۔ گانے بجانے والا، قوال۔ کافی:۔ وہ نظم جو مطرب ساز پر گا کر صوفیوں کے درجہ وجد و حال کا باعث ہوتا ہے۔ موحد:۔ خدا تعالیٰ کی توحید کا قائل۔ صوفی:۔ روحانیات کے سلسلہ میں مجاہدہ اور ریاضت کرنے والا مُنکر:۔ جو خدا کے وجود سے انکار کرے۔

ترجمہ:۔ مطرب مجلس میں بھی اسی ذات یگانہ کی قدرت کا رنگ ہے، اور غزل قوالی میں بھی اُسی کی لے ہے، خود ہی موحد کو سبق توحید دیتا ہے، اور خود ہی صوفی کے رنگ میں اپنی قدرت کا جلوہ دیتا ہے، اور دوسری طرف منکر کو بھی حوصلہ انکار دلا کر ان مختلف صورتوں کے تنوع پر اپنے پیدا کئے ہوئے مختلف وجوہ پر خود ہی ہنستا ہے۔

(۵)

راول یار بروچل سانول آ کر ہر ہر آن اساں ول
دِل کھس کھس وَل نسدا ڈھولہ ماہی

حل لغات:۔ راول:۔ محبوب دلربا، بلوچ ملیح رنگ۔ ہر ہر آن:۔ ہر وقت، دم بدم۔ اساں ول:۔ ہماری طرف، ہمارے پاس۔ دِل کھس کھس:۔ دل چھین کر۔ ول نسدا:۔ پھر بھاگ جاتا ہے، مفرور ہو جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز رانجھا، سانول ہر ہر لحظہ میں ہمارے حال پر توجہ فرماتا ہے، اور دل چھین کر بھاگ جاتا ہے، اسکے یہ انداز نوازش و پہلوتہی بھی عجیب شان رکھتے ہیں۔

(۶)

بطن بطون توں ظاہر ہویا عربی تھی کر ملک نوں مُوہیا
رسم رسالت رسدا ڈھولہ ماہی

حل لغات:۔ بطن بطون:۔ پردہ ہائے راز، راز دروں۔ پردگی ہائے خفی سے نکل کر ذات احد نے اپنا نور صدف موجودات صلعم

میں ڈالا جس کی وجہ سے اُس مظہرِ کمالات نے دنیا کا دل موہ لیا اور اس کو رسول اور عبد کی صورت میں متعارف کیا، لفظ کی ظاہری صورت کو لفظ کہتے ہیں، اُس کے معنی کو یعنے معنوی حیثیت کو بطن کہہ سکتے ہیں، مگر اس معنی کے تحت میں بھی رموز واشارات اور حقیقت کی طرف دلالت کرنے والے مقصد پنہاں ہوتے ہیں اس حقیقت کو بطن بطون کہتے ہیں، عام فہم بھائیوں کے لئے بطن بطون کو اسی قدر سمجھ لینا کافی ہے۔ موہیا:۔ موہ لیا، گرویدہ کر لیا، والہ و شیدا بنا لیا۔ رسم رسالت:۔ رسالت کے طریقے، طور۔ رسدا:۔ عمدہ بنانا، زیب دینا، خوبصورت بنانا۔

ترجمہ:۔ حجابات بطون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقامات پر فائز کرنے کے لئے اس کو ملک عرب میں جلوہ گر کیا اور اس کے تعلیمی محاسن اور اعلیٰ اخلاق سے تمام ملک کو گرویدہ کر لیا، کہا یہی جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب رسالت کو عمدہ نبھایا ہے، حالانکہ درحقیقت اس تمام ماجرا میں بھی ڈھولا ماہی کا جلوہ قدرت ہی موجود ہے۔

دل نوں تانگھاں لکھ لکھ چاہیں ﴿۶﴾ نکلن آہیں سوجھن نہ واہیں
ہنجڑوں مینہ برسدا ڈھولہ ماہی

حل لغات:۔ چاہیں:۔ چاہ، خواہش، تمنا۔ سوجھن نہ واہیں:۔ کوئی جائے پناہ نہیں سوجھتی کوئی ٹھکانا نہیں نظر آتا۔ ہنجڑوں:۔ آنسو، اشک۔ برسدا:۔ برستا ہے۔

ترجمہ:۔ دل میں سخت انتظار ہے، اور بے انتہا شوق ہے جس کے باعث آہیں نکلتی ہیں، اور سوائے آہ و نالہ کے اور کوئی راہ کامیابی نہیں سوجھتا، ہر وقت آنسوؤں کا مینہ برس رہا ہے۔

یار فرید نہ وسرم شالا ﴿۷﴾ اوڑک لہسی آپ سنبھالا
میں بیوس بیکس دا ڈھولہ ماہی

حل لغات:۔ وسرم:۔ مجھے وسرے، نہ فراموش ہو، نہ بھولے۔ اوڑک:۔ آخرکار، انجام کار۔ سنبھالا:۔ سنبھالا، خبر شدہ

ہمدردی، رحم۔ بیوس:۔ بے بس، لاچار۔

ترجمہ:۔ اے فرید خدا کرے محبوب دلنواز کبھی دل سے نہ اُترے، ہر وقت یاد رہے، وہی مجھ بے بس اور بے کس کا مالک ہے، آخر وہی ایک دن میری خبر رکھے گا، اور میرے سب درد اور دکھ مٹ جائیں گے، وہی مجھ بیکس لاچار کا ملجا اور ماویٰ ہے۔

کافی نمبر ۲۲۸

(۱)

سجن سدھائے ڈے میاں ساتھ وسن ۔۔۔ شالا جیون مُحب مٹھل متوارے

حل لغات:۔ سدھائے:۔ روانہ شدہ، چلے جانے والے۔ ساتھ وسن:۔ مل کر گذاریں، اکٹھے زندگی بسر کریں۔ جیون:۔ خدا کرے، زندہ رہیں (دعا) متوارے:۔ اصل متوالا دیوانہ، سودائی، مست ناز۔ ن۔ ایک دیوان میں پہلا شعر یوں ہے سجن سدا ایساں ساتھ وسن، شالا جیون مُحب مٹھل متوارے۔ مطلب ہوگا کہ اے سہیلیاں سجن (دوست) ساتھ آباد رہیں اور ہمیشہ محبوب مست ناز جیتے رہیں۔

ترجمہ:۔ آنکھوں سے اوجھل ہونیوالے محبوب دلنواز خدا کرے اکٹھے زندگی بسر کریں اور کبھی جدا نہ ہوں، وہ محبوب پیارے شیریں ادا، مست ناز ہمیشہ زندہ رہیں۔

(۲)

سونج بڑ رُلدی وَل وَل بھُل دی ۔۔۔ ڈِسم نہ چانگے چارے

حل لغات:۔ رُلدی:۔ آوارہ پھرتی ہوں۔ وَل وَل بھُل دی:۔ بار بار بھول جاتی ہوں۔ ڈِسم:۔ مجھے نظر آتے۔ چانگے:۔ چرانے چارے:۔ مویشیوں کی گذرگاہ، راستہ۔

ترجمہ:۔ اب فراق یار میں یہ حالت ہے کہ سنسان جنگلوں میں حیران پھرتی ہوں، اور بار بار راستہ بھول جاتی ہوں، مجھے تو نہ اس دشوار گذار راستہ میں کوئی مال مویشی کی چراگاہ نظر آتی ہے اور نہ کوئی راستہ۔

(۳)

جلدی گلدی ہتھڑے ملدی چھڈ گئے ہوت پیارے

حل لغات:۔ گلدی:۔ گلی جارہی ہوں، مضمحل ہوئی جارہی ہوں۔ ہتھڑے ملدی:۔ ہاتھ ملتی ہوں، پشیمان ہوتی ہوں۔
ترجمہ:۔ فراق محبوب میں جل گل رہی ہوں، اور اپنے کئے پر ہاتھ ملتی ہوں، ہوت پنل محبوب چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

(۴)

ڈوکھدی جوکھدی ماری لُوکھدی تھی کنکڑ اند انگارے

حل لغات:۔ جوکھدی:۔ زار و نزار ہوں۔ لُوکھ:۔ لو، گرم ہوا۔ کنگڑ اند:۔ کنکرے جلے ہوئے۔ ن۔ ایک نسخہ میں دوسرا مصرع یوں ہے "دل یتیم کا ڈانگارے"۔
ترجمہ:۔ لوکھ یعنے لو کے مارے دوکھ رہی ہوں اور جوکھ رہی ہوں، جس طرح کنکر روڑے جل کر انگارا ہو جاتے ہیں، میری حالت وہی ہے، آتش عشق (کی) لو، کی وجہ سے میرا بدن دہک رہا ہے۔

(۵)

منگاں دُعائیں سنج صباحیں آوِ وصل دے وارے

حل لغات:۔ سنج صباحیں:۔ شام و پگاہ، صبح شام۔
ترجمہ:۔ صبح شام دعائیں مانگتی ہوں، خدا کرے میرے لئے بھی وصل دوست کی باری آئے۔

(۶)

سٹ ہیوا ہی تھی گیا راہی دلڑی پارے پارے،

حل لغات :- بیواہی :- بے وسیلہ، لاچار، بعض نسخوں میں پڑاہی بھی نظر آیا ہے جس کے معنی دوست منظور نظر کے ہیں۔
ترجمہ :- محبوب دلنواز مجھے بے ٹھکانا چھوڑ کر سفر پر چلا گیا ہے اور اُس کے فراق میں دل زار پارے پارے ہو گیا ہے

(۷)

چھپندی جھوکاں سہندی ٹوکاں کنڑیں پووِم توارے ھہ

حل لغات :- چھپندی جھوکاں :- جھوکوں میں چھپتی پھرتی ہوں۔ ٹوکاں :- طعنے، الزام، تبرے۔ کنڑیں پووم :- میرے کانوں میں آئے۔ توار :- صدائے بازگشت، آواز، اُڑتی ہوئی خبر۔ ایک نسخہ میں یہ لفظ "جاندی جھوکاں" ہے معنے جھوکوں میں جاتی ہوں۔
ترجمہ :- جھوکوں میں چھپ کر اور طعنے سہہ کر اس امر کی منتظر ہوں کہ محبوب کی واپسی کی کوئی اُڑتی ہوئی خبر مل جائے

(۸)

یار پنل دی سِک پلپل دی روز ازل دی کارے ھہ

حل لغات :- روز ازل :- پیدائش عالم کا پہلا دن، تخلیق کائنات کا روز اولیں۔ کارے :- کار ہے، یہی کام ہے۔
ترجمہ :- محبوب دلنواز کی انتظار وصل ہر ہر وقت اور ہر لمحہ میں موجود ہے، یہ کوئی آج کا روگ نہیں ہے، یہ تو روز ازل کا ہے اور ہمیشہ کا کام ہے۔

(۹)

برہوں بھنوالی اولٹی چالی سُکھ بوڑے ڈوکھ تارے

حل لغات :- بھنوالی :- چکر، پھیر چالی :- چال، طریقہ۔ بوڑے :- غرق کرتا ہے، ڈبوتا ہے۔ تارے :- تیرتا ہے، کامیاب کرتا ہے
ترجمہ :- محبت کے چکر بھی عجیب اولٹی چال کے ہیں، یہاں تو سکھ اور آرام غرق کرنے والے ہیں تکلیف اور دکھ کامیاب کرتے ہیں

اقلیم محبت کی دنیا بھی نرالی ہے نادانی ہے دانائی دانائی ہے نادانی

(۱۰)

سوز فرید نوں روز سوایا لوں لوں لکھ چنگارے

حل لغات:۔ سوز:۔ تپش۔ لوں لوں:۔ رواں رواں، بال بال۔

ترجمہ:۔ فرید کا سوز عشق ہمیشہ روزافزوں ہے، یہ حالت ہے کہ ایک ایک مسام جان میں لاکھ لاکھ چنگاری ہے۔

کافی نمبر ۲۲۹

(۱)

سسی کرہوں قطار کیچ ڈہوں ہِن ہِن وے

حل لغات:۔ کرہوں:۔ اونٹ، شتر۔ ڈہوں:۔ جانب، طرف۔ ہِن ہِن:۔ ہانک، جلدی چل۔

ترجمہ:۔ اے پنوں کی عاشق سسی تو جلدی اونٹ قطار کے کیچ کی طرف ہانک جلدی پہونچنے کی کوشش کر۔

(۲)

جھاگ جبل تھل بار نال پنل بن تن وے

حل لغات:۔ جھاگ:۔ عبور کرکے۔ پانی جھاگنا محاورہ ہے، سیلاب۔ بن تن:۔ آراستہ ہوکر مستعد ہوکر، ایک ہوجانا، واصل بنا۔

ترجمہ:۔ اگرچہ راستہ میں سیلاب، پہاڑ، دشت و بیاباں ہیں، لیکن محبوب کے وصال سے سب کلفتیں دور ہوجائینگی۔

اس میں کیچ کی طرف جلدی اونٹ ہانک کرجانے کا فکر ہے، اس حصہ بند میں کوہ و دشت و بیاباں کی بادیہ پیمائی کے بعد محبوب پنل کی خدمت میں پہونچکر وصال محبوب سے مسرور ہوکر بن تن جا یعنے آراستہ وصال ہوجا۔

(۳)

پلڑے ڈوہ گناہ نہ میڈے وے ہی وے بروچل یار مفت کیتو اَن بن وے

حل لغات:۔ پلڑے:۔ پلّے میں، دامن آلود نہیں ہے۔ ڈوہ:۔ الزام، تہمت۔ ہے:۔ تاسف، ارمان، حسرت۔ اَن بن:۔ اختلاف، دشمنی، عناد، جھگڑا۔

ترجمہ:۔ اے بلوچ محبوب میرے پلّے تو کوئی قصور اور گناہ نہیں ہے، تاسف اس بات کا ہے کہ تم نے مفت جھگڑا اور دشمنی پیدا کر لی۔

(۴)

ہک کلھڑی ٻئی پیت کللڑی وے رووال زار و زار لا گلڑے وَݨ وَݨ وے

حل لغات:۔ کلھڑی:۔ اکیلی، تنہا۔ کللڑی:۔ بے ڈھنگی، بے سلیقہ۔ رووال:۔ میں روتی ہوں۔ لا گلڑے وݨ وݨ:۔ ایک ایک درخت کو گلے سے لگا کر۔

ترجمہ:۔ فراق محبوب میں ایک تو مَیں تنہا ہوں اور محبت بھی عجیب بے ڈھنگی ہے، ایک ایک درخت کو گلے لگا کر زار زار روتی ہوں۔

(۵)

نیں باری تے ٹانگ اُبھاری وے رات اندھار غبار جھڑ مینہ دی کݨ کݨ وے

حل لغات:۔ نیں:۔ ندی، نالہ، دریا۔ باری:۔ بھاری، لبریز۔ ٹانگ:۔ مقام مقصود، کنارہ، گھاٹ۔ اندھار غبار:۔ تاریک و تار غبار آلود۔ کݨ کݨ:۔ بوندا باندی۔

ترجمہ:۔ دریائے محبت بہت چڑھا ہوا ہے اور کنارہ اُبھارا اوپر کی طرف ہے اور رات تیرہ و تار اور غبار آلود ہے، بادل اور مینہ کی بوندا باندی جاری ہے۔

ے شب تاریک وبیم موج وگرداب چنیں حائل، کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا (حافظ)

(۶)

کیڈے کجل مساگ گیوسے وے کیڈے ہار سنگار گہنے دی گھن گھن وے

حل لغات:۔ کیڈے:۔ کہاں گیا۔ گہنے:۔ گہنے، زیورات۔ گھن گھن:۔ چھنکار۔

ترجمہ:۔ عشق میں کاجل مساگ سب بھول گئے، اور ہار سنگار کچھ یاد نہ رہا، نہ آرائش اور زیورات کے چھنکار اب سنائی دیتے ہیں۔

(۷)

دلڑی چست نہ تھیویں پھلڑی وے مطلب ہی دیدار مویئں جیندیں تن تن وے

حل لغات:۔ چست:۔ چالاک مستعد۔ پھلڑی:۔ کمزور سست، بودی۔ مویئں جیندیں:۔ حیات اور بعد از حیات تن تن:۔ کوشش کر۔

ترجمہ:۔ اے دل چالاک کمزور نہ ہونا، مقصد تو محبوب کے دیدار سے ہے، جیتے جی اور بعد از مرگ جہاں تک ممکن ہو، کوشش کرتی رہ۔

(۸)

رہبر شوق شفیق سونجیدا وے جلدی موڑ مہار پریں ول کھن کھن وے

حل لغات:۔ سونجیدا:۔ سونی کا، برباد شدہ کا، تہی دامن کا۔ موڑ مہار:۔ مہار کو موڑ یعنے مہار کو اس قدر کھینچ کہ دوہری ہو جائے۔ پریں:۔ محبوب۔ کھن کھن:۔ تیز گام ہو اور کھن کھن کرتا ہوا چلا جا۔

ترجمہ:۔ اس تہی دامن عاشق کا رہبر عشق شفیق اور مہربان ہے، اس لئے جلدی مہار کھینچ کر محبوب تک پہنچ جا اور دیر نہ کر۔

(۹)

برہوں فریدؔ ہے پوجھا کوجھا ویٖ   بیشک بھاری بار رتی رتی من مَن ڈویٖ

حل لغات:۔ پوجھا کوجھا:۔ بدصورت، بھدا، پیچیدہ۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ عشق بے شک بھاری بوجھ ہے اور بے ڈھنگا سا ہے، جس کی ایک ایک رتی بھی من من کے برابر ہے، لیکن عاشقوں کیلئے اس بوجھ میں ایک لطف ہے۔

کافی نمبر ۲۳

(۱)

سِک ساڑے دل تانگ پچالے   وطن نہ وِسرم رانجھن والے

حل لغات:۔ سِک:۔ تمنائے وصال۔ تانگ:۔ انتظار۔ پچالے:۔ جلائے، بھون ڈالے۔

ترجمہ:۔ تمنائے وصال دل کو جلا رہی ہے اور انتظار دوست بھونے ڈالتی ہے، اور محبوب کا وطن دل سے نہیں اُتر سکتا۔

(۲)

ہجر فراق دا کوجھا قصہ   ساہ مونجھائے تے ہاں ڈالے

حل لغات:۔ ساہ مونجھاتے:۔ دم گھٹتا ہے۔ ہاں ڈالے:۔ دل و سینہ میں شگاف ڈال دیتا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب کی جدائی اور فراق کا قصہ ایسا ڈراؤنا ہے اس سے ادھر دم گھٹتا ہے ادھر سینہ چاک چاک ہوتا ہے۔

(۳)

راہ اولڑے لکھ لکھ ولڑے   ڈونگر کالے پیریں چھالے

حل لغات:۔ اولڑے:۔ ادے کی تصغیر، ٹیڑھے۔ ولڑے:۔ پیچ در پیچ۔

ترجمہ:۔ محبت کی راہ ٹیڑھی کھیر ہے، جس میں لاکھوں پیچ وخم ہیں، سیاہ ڈراؤنے پہاڑ ہیں، چلتے چلتے پاؤں میں آبلے پڑجاتے ہیں۔

(۴)

دلڑی جڈڑی ڈکھڑیں لڈڑی کینویں ہوش حواس سنبھالے

حل لغات:۔ جڈڑی:۔ اپاہج، بے دست وپا، معذور۔ لڈڑی:۔ لدی ہوئی۔

ترجمہ:۔ عاشق کا دل معذور ہونے کے علاوہ درد و دکھ سے لدا ہوا ہے (بھرپور ہے)، ایسے حالات میں کیونکر وہ ہوش و حواس کو قائم رکھ سکتا ہے۔

(۵)

جیندیں ڈیکھاں جھوک سجن دی قادر بار غماں دے ٹالے

حل لغات:۔ ٹالے:۔ ٹال دے، جدا کردے، علیحدہ کردے۔

ترجمہ:۔ خداوند قادر کریم غم کا بوجھ مجھ سے ٹال دے، تاکہ جیتے جی محبوب کا وطن دیکھوں۔

(۶)

عشق سوغاتاں میں ول بھیجیاں درد اندیشے روگ کشالے

حل لغات:۔ میں ول:۔ میری طرف، میرے پاس۔

ترجمہ:۔ عشق نے درد افکار غم والم اور مصائب کی سوغاتیں اور تحفے میرے پاس بھیجے ہیں۔

(۷)

ہے سوہنیاں دی عادت اصلوں کوڑے پیچ فریبی چالے

حل لغات:۔ سوہنیاں دی: حسینوں کی، خوبصورت محبوبوں کی۔ اصلوں:۔ بالکل محض۔
ترجمہ:۔ پیچ بازیاں، مکاری اور فریبی چالیں ہی حسینوں کی عادات ہیں۔

(۱۹)

یار فرید نہ اُترم دل توں ٭ لطفوں بھالے خواہ نہ بھالے

حل لغات:۔ اُترم:۔ اردو لغت کو اپنایا گیا ہے میم متکلم کا اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔
ترجمہ:۔ محبوب کی یاد دل سے ہرگز نہیں جاتی، خواہ وہ مہربانی سے نگاہ لطف کرے یا نہ کرے۔

کافی نمبر ۲۳۱

(۱)

رک سولیں ساڑیں ساری، وہ عشق دی اوّا واڑی،

حل لغات:۔ اوّا واڑی:۔ کنبہ، خاندان، پیداوار، کائنات، کیفیت۔
ترجمہ:۔ محبت کی عجیب کائنات ہے جو صرف درد واندوہ جلن اور سوز فراق پر ہی مشتمل ہے۔

(۲)

دل جل بل کیری کولے ٭ ڈوکھ رگ رگ سوز سمولے
ہک سینہ سٹو سٹو شعلے ٭ ہن برہوں تے دوزخ ہاڑی

حل لغات:۔ بل:۔ جل کر۔ کیری:۔ راکھ، خاکستر۔ کولے:۔ کوئلہ۔ سمولے:۔ تمام، یکجا، اکٹھے، جمع۔ شعلے:۔ جمع شعلہ۔
ہاڑی:۔ ہاڑی اور ہاڑیں دونوں ہم معنی الفاظ مشترک کے معنوں میں آتے ہیں، آپس میں دوست۔

ترجمہ:۔ دل جل بھن کر راکھ اور کوئلہ ہوگیا ہے، رگ رگ میں دکھ ہے اور سوز و تپش جمع ہوگئی ہے، ایک سینہ میں سو سو شعلے بھڑک رہے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ اور عشق دونو ہم جولی اور ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

(۳)

جیں ڈینہ اکھیں میں لاتیاں ‏ گل آس اُمیداں لاتھیاں

کیا پھٹکن جیڑھیاں پھاتیاں ‏ بیا ہر کوئی مارے تاڑی

حل لغات:۔ اکھیں لاتیاں:۔ آنکھیں لگائیں، محبت پیدا کی عشق شروع کیا۔ لاتھیاں:۔ اُتار دیں، دور کر دیں۔ پھٹکن:۔ پھڑکیں، تڑپیں۔ جیڑھیاں:۔ جو۔ پھاتیاں پھاتھیاں:۔ پھنسی ہوئی، گرفتار شدہ۔ تاڑی مارے:۔ تالی بجائے، مخول کرے، مذاق اڑائے۔

ترجمہ:۔ میں نے جس دن سے محبت شروع کی اُسی دن سے دنیا کی طرف سے نا اُمید ہوگئی ہوں، اور درحقیقت گرفتار شدہ کیا پھڑک سکتا ہے، اُس کی تو رہائی کی کوئی تدبیر نہیں، البتہ دیکھنے والے لوگ تالیاں بجاتے ہیں اور ہنسی مخول اڑاتے ہیں۔

(۴)

میں کراں تتی کیا کاری ‏ ہن زخم پٹھے پھٹ کاری

گل کاتی پیٹ کٹاری ‏ سر برچھی تبر کٹاری

حل لغات:۔ کاری:۔ علاج، دوائی، تدارک۔ پٹھے:۔ اُلٹے، ٹیڑھے، مشکل سے اچھے ہونے والے، پھٹے بالفتح پھٹے ہوئے۔ پھٹ:۔ زخم، گھاؤ۔ کاری:۔ گہرا زخم، جاں گداز زخم۔ گل:۔ گردن، گلے میں۔ کاتی:۔ چھری۔ کٹاری:۔ ایک چھوٹا سا خنجر، دو دھاری تلوار۔

ترجمہ:۔ میں سوختہ جاں عاشق کیا علاج کر سکتی ہوں، محبت کے زخم جاں گداز پھٹے ہوئے ہیں، گلے میں چھری، پیٹ میں کٹاری اور سر میں برچھی، تبر اور کلہاڑی ہے، ان حالات میں عاشق بیچاری کیا کر سکتی ہے۔

(۵)

تھیا وس ہس کولے اولے ہن پھول نہ دل دے پھولے

اتھ پئیے جو لہندے بھولے گٹھ سیواں ڈوں ہت پاڑی

حل لغات:۔ کولے:۔ نزدیک۔ گٹھ:۔ بالشت۔ ڈوں ہت:۔ دو ہاتھ، ایک گز۔ پاڑی:۔ پھاڑی۔ پئے جلن:۔ شروع ہونا۔ بھولے پئے جلن:۔ مغالطے پڑ جانا۔ بھولا بھنن:۔ محاورہ ہے، امتحان میں ڈالنا، آزمائش کرنا۔ کسی پوشیدہ قابل اعتراض چیز کو کر دینا، چھان بین کرنا۔

ترجمہ:۔ محبوب میرے ساتھ ہنسی، خوشی رہ کر اب اوجھل ہو گیا ہے، میرے دل کا حال نہ پوچھو، ہم سے کچھ ایسی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے اپنی آزمائشوں میں مبتلا ہوں کہ پرانے زخم ابھی مندمل ہونے ہی شروع ہوتے ہیں، کہ اُن سے چوگنے دوسرے جاگ اُٹھتے ہیں تو وہی مثل ہے کہ بالشت سیتی ہوں تو دو ہاتھ اور پھٹ جاتے ہیں ؎

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا زخم کے بھرتے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا

(۶)

رل موجھیں ڈولیاں وٹیاں گئی فرحت شادیاں ہٹیاں

غم خوشیاں پاڑوں پٹیاں ڈوکھ سُکھ دی بیخ اکھاڑی

حل لغات:۔ موجھیں:۔ گھبراہٹ، پریشانی، درد و اندوہ۔ ڈولیاں وٹیاں:۔ ڈولے وٹن محاورہ ہے، آستینیں چڑھائیں آمادہ جنگ ہوئے۔ ہٹیاں:۔ ہٹ گئیں۔ پاڑوں پٹیاں:۔ جڑ سے اوکھاڑا۔ پاڑاں ڈیٹی:۔ محاورہ ہے۔

ترجمہ:۔ پریشانیوں نے مل کر میری خوشیوں کے خلاف آستینیں چڑھائی ہیں، اسلئے خوشی گذر گئی اور شادیاں مٹ گئیں غم نے خوشیوں کی جڑ اوکھاڑ پھینکی، اور دکھ نے سکھ اور چین کی بیخ کنی کر دی۔

(۷)

آئے لوکاں ہت بہانے گئی ڈیوم مہنڑیں طعنے

کئی مارن کاٹھیاں کانے ہے ہیا ہیا ظلم ڈہاڑی

حل لغات:۔ ہت، ہتھ، ہاتھ میں۔ مارن کاٹھیاں:۔ کاٹھیاں مارنا محاورہ ہے، نوک جھوک کرنا، طعنے دینا، چوک دینا کانے مارنا بھی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ڈہاڑی:۔ روز بروز، آئے دن، روزمرہ۔

ترجمہ:۔ لوگوں کے ہاتھ بہانا آگیا ہے، بعض تو مجھے طعنے اور گلے شکوے دیتے ہیں، کئی تہمتیں برپا کرتے ہیں اور طعنہ زنی کرتے ہیں، غرض ہر روز مجھ پر نئے نئے ظلم ڈھائے جاتے ہیں۔

(۸)

سُݨ یار فریدؔ دیاں دھائیں کر نازو شوخ نگاہیں
ول آکھے ساؤل سائیں ہے راڑا کون پھپھاڑی

حل لغات:۔ دھائیں:۔ دھائی، فریاد، آہ وزاری۔ راڑا:۔ زور سے بولنے والا، شور کرنے والا۔ پھپھاڑی:۔ چیخنے والا، طویل باتیں کرنے والا، فضول گو۔

ترجمہ:۔ میرا محبوب دوست فریدؔ کی آہ و فریاد سن کر ناز بھری شوخ نگاہیں اس طرف منعطف کرتا ہے اور پھر وہ سانولا محبوب کہتا ہے کہ یہ یاوہ گو خواہ مخواہ شور و غل کرنے والا کون آگیا ہے، ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا؟

کافی نمبر ۲۳۲

(۱)

سکھی کر لیو ہار سنگار سبھی سیّاں رل مل دھوم مچائی

حل لغات:۔ کر لیو:۔ کرو۔

ترجمہ:۔ اے ہم جولیو ہار سنگار کر کے بن سنور جاؤ، سب سہیلیوں نے مل جل کر خوشی کی دھوم مچا رکھی ہے اس میں تم بھی حصہ لو، اور شامل ہو جاؤ۔

(۲)

گرجت بدرہ لسکت بجلی رُت ساونڑ ٹھیک سہائی

حل لغات:۔ گرجت:۔ گرجتا ہے۔ بدرہ:۔ بادل۔ لسکت:۔ چمکتی ہے۔ رُت:۔ موسم۔ سہائی:۔ سجائی، خوشی کا باعث ہوئی۔

ترجمہ:۔ بادل گرج رہے ہیں، بجلی کوند رہی ہے، ساون نے موسم کو خوب آراستہ کر دیا ہے۔

(۳)

اغن پپیہے کرن ہلارے رَس کوئل کوک سنائی

حل لغات:۔ ہلارے:۔ بولیاں، قسم قسم کی نغمہ طرازیاں۔

ترجمہ:۔ اغن اور پپیہے کیف آور بولیاں بول رہے ہیں، اور کوئل نے رسیلی کوک سنا کر طبیعت کو بے بس کر دیا ہے۔

(۴)

ملک ملہیر وسایم مولیٰ سب گُل پھُل خنکی چائی

حل لغات:۔ وسایم مولیٰ:۔ میرے مولا نے آباد کیا۔

ترجمہ:۔ میرے مولا نے برسات کے ذریعہ ملک ملہیر کو آباد کر دیا، گلوں اور پھولوں نے خنکی اور تازگی حاصل کی ہے۔

(۵)

رَلمل سیّاں ڈیون مبارک مُد بھاگ سہاگ دی آئی

حل لغات:۔ ڈیون:۔ دیتی ہیں۔ مُد:۔ مدت، موسم

ترجمہ:۔ سہیلیاں آپس میں مل مل کر مبارک باد دے رہی ہیں، کیونکہ بھاگ اور عروسی کا زمانہ آگیا۔

(۶)

مُدتاں پچھے رانجھن ملیا رب اُجڑی جھوک وسائی

حل لغات:۔ وسائی:۔ آباد کی۔
ترجمہ:۔ مُدتوں کے بعد محبوب رانجھن کا وصال نصیب ہوا ہے، ہزار شکر ہے کہ خدائے پاک نے اُجڑی ہوئی جھوک کو آباد کیا ہے۔

(۷)

آ کر کان دوارے دلدے سُدھ بنسی پرم بجائی

حل لغات:۔ کان یا کانھ:۔ کرشن جی کا نام ہے، مراد محبوب۔ دوارے:۔ دوارا، عبادت خانہ۔ سُدھ:۔ خبر، معلومات۔
ترجمہ:۔ محبوب نے دل کے دوارے میں آکر محبت کی بنسی بجائی، عشق کا راگ الاپا۔

(۸)

سمجھ فرید نہ کر دِل مونجھی، کُل لاج پیہے گل پائی

حل لغات:۔ لاج:۔ عزت، ناموس، ننگ۔ پیے گل پائی:۔ محبوب کے گلے میں ہے، یعنے اُسی کو ہماری لاج و شرم ہے۔
ترجمہ:۔ اے فرید سمجھ، مت گھبرا، تیری عزت و ناموس کی تمام لاج محبوب کے گلے میں ہے، وہی اس کا ذمہ دار ہے۔

کافی نمبر ۲۳۳

(۱)

سُکھ سوہݨ ڈِسدا ہیم یار نہ نیتم سنگ وے

حل لغات:۔ سوہنڑ:۔ مصدر سونا، نیند کرنا، آرام کرنا۔ سدھا یم:۔ چلا گیا میم متکلم کا ہے۔ نیتم:۔ مجھے لے گیا۔ ن ایک نسخہ میں پہلا مصرعہ اس طرح ہے۔ "سونڑیں ہوت سدھا یم" مگر صحیح وہی ہے جو متن میں ہم نے اختیار کیا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز مجھے اپنے ہمراہ نہیں لے گیا، اسلئے میری سکھ کی نیند رخصت ہو گئی ہے۔

(۲)

سیجھ رنگیلی سٹیم پسیلی ۔۔۔ دھاتھہ کرم انگ انگ وے

حل لغات: پسیلی:۔ ایک طرف ایک پہلو میں۔ دھاتھہ کرم:۔ فریاد کرتا ہے، فغاں کرتا ہے، میرا۔ انگ انگ:۔ عضو عضو۔

ترجمہ:۔ محبوب کے فراق میں رنگین سیج کو میں نے علیحدہ علیحدہ پھینک دیا ہے، میرا ہر ہر عضو مصروف فریاد و فغاں ہے۔

(۳)

نکلن آہیں سنج صباحیں ۔۔۔ ڈکھڑیں کیتم تنگ وے

حل لغات: سنج:۔ شام، وقت غروب آفتاب۔

ترجمہ:۔ صبح شام سینے سے آہیں نکل رہی ہیں اور دکھوں نے سخت تنگ کر رکھا ہے۔

(۴)

سجن سدھائے ول نہ آئے ۔۔۔ وہ قادر دا رنگ وے

حل لغات: وہ:۔ سبحان اللہ، عجب ہے۔

ترجمہ:۔ دوست جب سے گئے ابھی تک واپس نہیں آئے، سبحان اللہ قدرت نے مجبور عاشق کیلئے کیا رنگ جمایا ہے۔

(۵)

کول نہ نیتم ڈھول ڈلیندے ۔۔۔ روہی رلیوم کر نگ وے

حل لغات:۔ کول:۔ پاس، نزدیک۔ ڈھول ولیندڑے:۔ دلی محبوب۔ رُلیوم:۔ رُل گیا، آوارہ ہوگیا۔ کرنگ:۔ لاش، پنجر، ہڈیوں کا مجسمہ، ڈھانچہ۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز مجھے ہمراہ نہ لے گیا، اُس کے فراق میں بعداز مردن میرا پنجرہ بھی روہی میں پائمال ہوگیا۔

(۶)

ٹلیم نہ سختی تے بدبختی، گیا ناموس تے ننگ وے

حل لغات:۔ ٹلیم:۔ میرے سر سے نہ ٹلی، نہ رفع ہوئی، نہ ختم ہوئی۔

ترجمہ:۔ میری سختی اور بدبختی ابھی تک نہیں ٹلی، باوجودیکہ ننگ و ناموس کھویا گیا ہے۔

(۷)

دردا ولڑے سول کللڑے تن من چور چرنگ وے

حل لغات:۔ چرنگ، چورنگ:۔ ہدف، چار رنگ، نیلا پیلا۔

ترجمہ:۔ الٹے پلٹے درد ہیں اور بے ڈھنگے سے درد و رنج ہیں، جن کی وجہ سے سارا تن بدن چور ہوکر نیلا پیلا ہوگیا ہے یا ہدف مصائب ہوگیا ہے۔

(۸)

رولدی تھل وچ یار نہ ولوچ ولڑی لگڑی جنگ وے

حل لغات:۔ وَل وچ:۔ ملتفت، طرفدار، حمایتی۔

ترجمہ:۔ تھل بر میں ماری ماری پھر رہی ہوں، اور محبوب میرا طرفدار نہیں، یہ عجیب جنگ لگی ہوئی ہے۔

۹

عشق فرید چھکا موئیں جنہیں ڈے سر مول نہ سنگ وے

حل لغات :۔ چھکا:۔ آراستگی سے نبھا ۔ سنگ :۔ شرم کر، تامل کر۔

ترجمہ :۔ اے فرید عشق کو خوب سچ دہج سے نبھاؤ جیتے جی اور بعد مرگ بھی، اگر سر دینے ہی سے یہ کامیابی حاصل ہوتی ہے، تو سر قربان کرنے میں لیت ولعل نہ کر۔

کافی نمبر ۲۳۴

(۱)

سَوَنْ سگون سہاندا ہے متاں سانول اسانول آندا ہے

حل لغات :۔ سَوَن :۔ رسم، ٹونا۔ سگون :۔ شگون۔

ترجمہ :۔ تمام رسمی اور وہمی باتیں جو محبوب کے ملنے کے لئے موثر سمجھی جاتی ہیں، یعنے سون اور شگون سب اچھے معلوم ہوتے ہیں، معلوم ہوتا ہے دغالباً محبوب دلنواز ہماری طرف آرہا ہے۔

(۲)

فال وصال دی کرے چہولے لالی لوے تے کانگا بولے

سہجوں انگ نہ ماوم چولے سیجھ ہسے گھر بھاندا ہے

حل لغات :۔ چہولے :۔ خوش گفتاری، طراری۔ لالی لوے :۔ لالی مشہور پرندہ زغن اس کے بولنے کو لوے کہتے ہیں سہجوں :۔ خوشی سے، فرط شوق سے۔ انگ نہ ماوم :۔ بدن پر پورے نہیں آتے، خوشی سے جامے میں پھولے نہیں سماتے محاورہ ہے۔

ترجمہ :۔ فال اب وصال کی خوشخبریاں سناتی ہے، لالیاں بھی محبوب کے آنے کے شگون گا رہی ہیں اور کوا بھی آمد یار کی بولی

بول رہا ہے، خوشی سے جامے میں ایسے پھولے ہیں کہ بدن پر چولے (کرتے) درست نہیں آتے۔ سیج (بستر عروس) ہنس ہنس کر خوشنما معلوم ہوتا ہے اور گھر جو اب تک ویراں نظر آتا تھا، اب دل کو بھاتا ہے۔

(۳)

سوز اندوہ تھئے آزاری سول کرینیدے نالہ زاری
ہجر ڈوہاگ نوں موںجھ مونجھاری درد الم غم کھاندا ہے

حل لغات:۔ ڈوہاگ:۔ بدقسمتی۔

ترجمہ:۔ سوز و اندوہ اب خود رنجور اور بیمار آنار و وار ہو گئے، سُول (درد)، اب اپنی نالہ وزاری میں مصروف ہیں، ہجر و فراق چونکہ ختم ہو رہا ہے، اسلئے وہ سخت ملول اور گھبرایا ہوا ہے، درد و الم بھی اب جاتے کی وجہ سے غمگین اور مغموم ہیں۔

(۴)

آس اُمید نوید ہے شادی عید سعید مبارک بادی
راحت ہردم وادھو وادھی سُکھ سکھڑا ڈوکھ ماندا ہے

حل لغات:۔ نوید:۔ خوشخبری۔ سعید:۔ سعادت سے بھری، نیک۔ وادھو وادھی:۔ بیش از بیش۔ سکھڑا:۔ مطمئن، شاد، مسرور۔ ماندا:۔ بیمار، کوفتہ، تھکا ہوا۔

ترجمہ:۔ اُمیدیں اور آس جو یار کی انتظار میں تھیں وہ اب ختم ہو کر وصال کی خوشخبری اور شادی کے پیغام بن گئی ہیں اور وصال کی عید سعید مبارکبادی کا موقعہ پیدا کر رہی ہے ہر وقت راحت اور خوشی زیادہ ہو رہی ہے اور سکھ مطمئن اور دُکھ خراب اور عاجز ہے

(۵)

لائی بھوگ پھلاری وہ وہ کنڈڑی کر ڑ سنگاری وہ وہ
چنڑی گھنڈ تو ارے وہ وہ جھوکاں مال نہ ماندا ہے

حل لغات:۔ لانڑیں، پھوگ، پھولاری، کنڈی، کرڑ، سنگاری:۔ یہ سب ریگستان کے چھوٹے چھوٹے درخت ہیں۔ چھٹڑکی:۔ وہ گھنٹی جو مویشیوں کے چھوٹے بچوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ گھنڈ:۔ جو گاؤ میش یا گائے کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ توار:۔ وہ آواز جوان گھنٹیوں سے نکلتی ہے۔

ترجمہ:۔ لانڑیں، پھوگ، پھولاری، کنڈا، کرڑ اور سنگاری نے کیا ہی بہار منائی ہوئی ہے اور ساتھ ہی مویشیوں اور گابے کٹیوں کے گلے کی چھٹرکیاں اور گھنڈوں کی توار بھی سبحان اللہ برسات کے فیض سے جھوکوں میں مال مویشی سما بھی نہیں سکتے

(۶)

صحن سوہیلا گھر البیلا گیا فرید ڈوہاگ دا ویہلا
جَیں بِن جی تڑپھاندا ہے آپے دلبر کیتم میلا

حل لغات:۔ ویہلا:۔ وقت۔ سوہیلا:۔ خوشنما۔ البیلا:۔ نرالا۔ میلا:۔ ملاپ۔

ترجمہ:۔ اے فرید اب بدقسمتی کا وقت گذر گیا، اب تو صحن خانہ بھی خوشنما اور ناز آفریں دکھائی دیتا ہے، جس محبوب کے بغیر دل تڑپ رہا تھا، وہ خود بخود آ گیا ہے اور مجھے وصال نصیب ہوا ہے۔

کافی نمبر ۲۳۵

(۱)

ساڈے نال نہ ہس رس وسدا ڑی سوہناں نحن اقرب ڈسدا ڑی

حل لغات:۔ اصل آیت کا حصہ ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں۔ ڑی، اڑی، صرف خطاب۔

ترجمہ:۔ اے سکھی محبوب عالم افروز تو ہم کو اپنا پتہ نحن اقرب میں دیتا ہے، مگر وہ تو ہمارے ساتھ ہس رس کے کبھی آباد

بھی نہیں ہوتا، اس کا کیا سبب ہے۔

ے جاں نہاں در جسم و تو در جاں نہاں اے نہاں اندر نہاں اے جانِ جاں

(۲)

کینوں ڈوکھدی گالھ سناواں کلھڑی سیجھ سوتی تڑپھاواں
تارے گن گن رات نبھاواں ہے جی اوکھا بیوسدا اڑی

حل لغات:۔ کینوں، پنجابی۔ کس کو۔ گالھ، بات، کہانی۔ کلھڑی، اکیلی۔ سیجھ سوتی، سیج پر سوئی ہوئی۔ تڑپھاواں، تڑپتی ہوں۔ جی اوکھا، دل تنگ۔

ترجمہ:۔ میں کس کو اپنے درد کی حکایت سناؤں، کوئی بھی محرم راز نہیں ہے، میں اکیلی سیج پر تڑپ رہی ہوں اور تارے گن گن کر رات گذار دیتی ہوں، اے سکھی طبیعت بہت بے کل اور دل بہت تنگ ہے، کیا کروں۔

(۳)

یار پنل ڈوں دلڑی تانگے اوکھے لانگھے راہ اڑانگے
مشکل پینڈے ملن مہانگے کنّیں پووم آواز جرسدا اڑی

حل لغات:۔ ملن مہانگے، اس کا ملنا مہنگا ہے۔ کنیں پووم، سنائی دیتا ہے، کانوں میں پڑتا ہے۔ جرسدا، جرس وہ گھنٹی جو اونٹوں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں، سفر کے بھٹکے ہوئے اور پس ماندہ مسافر اس آواز کو سن کر پہونچ جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب پنل کے لئے دل وقفِ انتظار اور بے تاب ہے اس تک پہونچنے کے دشوار گذار راستے اور پیچ در پیچ پگڈنڈیاں ہیں، ایک تو سفر مشکل افزا دوسرا اس کا ملنا ہی محال اور گراں ہے، ورنہ محبوب کی اونٹنی کی جرس کی آواز تو کانوں کو بھی سنائی دے رہی ہے، وہاں پہونچنا دشوار ہے ے

آتی ہے صدائے جرسِ ناقۂ لیلےٰ
صد حیف کہ مجنوں کا قدم اٹھ نہیں سکتا

(۴)

کولے وسدا بھیت نہ ڈسدا　　دلڑی کھسدا اول ول نسدا
ڈیکھ کے حال ایہیں بکیں دا　　کر ٹھہ ٹھہ دُردوں ہسدا اڑی

حل لغات:- ٹھہ ٹھہ:- قہقہہ، آوازوالی ہنسی۔
ترجمہ:- یار دلربا پاس ہی تو ہے، مگر اپنا بھید کسی کو نہیں تبلاتا، دل چھین کر پھر دور بھاگ جاتا ہے، اس بکیس عاشق کے حال زار کو دیکھ دیکھ کر دُور رُود رسے قہقہہ مار کر ہنس دیتا ہے۔

(۵)

نازک ڈھنگ عجائب وَنڈا　　سانول ڈھولے من موہندا
ماݨ کراں کیا یار سجندا　　او دلبر ہے ہر کس دا اڑی

حل لغات:- وَن:- طریقہ، طور، قسم۔ ماݨ:- غرور، فخر۔
ترجمہ:- ہمارے سانول اور من محبوب نازک ادا کے عجب طرح طرح کے ڈھنگ دلربائی ہیں، اے سکھی میں اس پر کیلی کیا ناز اور غرور کروں، وہ تو تمام دنیا کا دلبر ہے، اور ہر ایک سے اُس کا ایسا ہی معاملہ ہے ؎

نہ من براں گلِ عارض غزل سرایم وبس　　کہ عندلیبِ تو از طرف ہزار انند

(۶)

اے بیکار فرید نہ بھایا　　لوہے وانگ بھوں بے مایا
فخر پئے دی صحبت آیا　　تھیا ہمسایہ پارس دا اڑی

حل لغات:- نہ بھایا:- کسی کو نہ بھانے والا، آزلو، دنیا سے الگ رہنے والا۔ لوہے وانگ:- آہن کی طرح لوہے کی مانند بھوں بے مایا:- بہت کم قیمت، ارزاں۔ پارس:- کہتے ہیں کہ پہاڑوں میں پارس نام ایک پتھر کا ٹکڑہ ہوتا ہے

جب کبھی لوہا اُس سے مس کر جائے فوراً وہ سونا ہو جاتا ہے۔

ترجمہ:- کسی کو نہ بھانے والا یہ بیکار فرید جو لوہے کی طرح بالکل بے قدر و قیمت تھا، جب سے حضرت فخر جہاں علیہ الرحمتہ کی صحبت میں آ گیا ہے، پارس کا ہمسایہ ہو گیا ہے، یعنی کندن اور خالص طلا بن گیا ہے۔

کافی نمبر ۲۳۶

(۱)

سوہنے یار باجھوں میڈی نہیں سردی تانگھ آوے وَدھدی سِک آوے چڑھدی

حل لغات:- باجھوں:- بغیر، سوائے۔ سردی:- گذرتی، بسر ہوتی۔ ودھدی:- بڑھتی، زیادہ ہوتی۔ چڑھدی:- چڑھتی۔

ترجمہ:- خوبصورت محبوب کے بغیر میری زندگی بسر نہیں ہو سکتی، اُسی کی انتظار دم بدم بڑھ رہی ہے، اور اُسی کا شوق سر پر سوار ہو رہا ہے۔

(۲)

کیتا ہجر تیڈے میکوں زار و زار ے دل پارے پارے سر دھار و دھارے
موںجھ واد ھوں وادھے ڈکھ تار و تارے رب میلے ماہی بیٹھی دھانہہ کردی

حل لغات:- دھار و دھارے:- جدا جدا، ٹکڑے ٹکڑے۔ تار و تار:- سر سے اوپر تک پہنچ گیا۔ دھانہہ:- فریاد، فغاں۔

ترجمہ:- اے محبوب تیرے فراق نے مجھے زار و نزار کر دیا ہے، دل پارے پارے ہو گیا، اور سر علیحدہ اور جدا جدا ہو گیا ہے، رنج و ملال ہر وقت بڑھ رہے ہیں، درد و دکھ کا دریا تار چڑھا ہوا ہے، بیٹھی فریاد و فغاں کر رہی ہوں اور دعا کر رہی ہوں کہ خدائے کریم میرے محبوب کو مجھ سے ملا دے۔

(۳)

سوہݨا یار ماہی کڈیں پا وے پھیرا شالا پا کے پھیرا پوچھے حال او میرا

دل درداں ماری ڈُوکھاں لایا ڈیرا راتیں آہیں بھردی ڈیہاں سولاں ہڑدی

حل لغات:- کڈیں:- کبھی، اگاہے۔ پوچھے حال میرا:- میرا حال پوچھے، ہمدردی کرے۔

ترجمہ:- خدا ایسا دن کرے کہ محبوب جان نواز غمکدہ عاشق کی جانب توجہ کرے اور یہاں آ کے میرا حال دریافت کرے اور دیکھے کہ دردمند میں دکھوں نے ڈیرا لگایا ہوا ہے، اور میں رات آہیں کر کے گذارتی ہوں اور دن درد دل سے جل بھن کر بسر کر رہی ہوں۔

(۴)

پنوں خاں میرے کیتی کیچ تیاری مَیں منتاں کردی تروڑی نیہ یاری

کئی نہیں چلدی کیا کیجئے کاری سٹ باندی بردی تھیساں باندی بردیؔ

حل لغات:- منتاں کردی:- میں منت کرتی ہوں، خوشامد کرتی ہوں، الحاح وزاری کرتی ہوں۔ نہیں چلدی:- کارگر نہیں ہوتی۔

ن۔ ایک نسخہ میں "باندھی بردی" بھی ہے اس صورت میں بادیہ پیما ہونگی جنگل کا سفر اختیار کروں گی۔

ترجمہ:- میرا محبوب پنوں کیچ کی طرف تیاری کر کے جا رہا ہے میں ہزار منت کرتی ہوں نہیں مانتا اور عہد وفا توڑ کر جا رہا ہے، میرا کوئی زور نہیں، کیا کروں، میں تو اتنے تک بھی آمادہ ہوں کہ اپنی کنیزوں اور باندیوں کو چھوڑ کر خود اس کی کنیز ہو کر رہوں گی۔

۵

رو رو فریدا فریاد کرساں غم باجھ اُس دے پیا ساہ نہ بھرساں

جا تھیسم میلا جاں رلدی مرساںؔ کہیں لاڈ کھائی دل چوٹ اندر دی

حل لغات:۔ بیا:۔ اور، دوسرا۔ ساہ نہ بھرساں:۔ کوئی سانس نہ لوں گی ہمیشہ اُسی کے غم میں مبتلا رہونگی۔ جا۔ یا حرف عطف کئی ایک نسخوں میں جا کی جگہ یا بھی پایا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ دلِ مضطر میں کسی نے ایسی چوٹ لگادی ہے اور عشق میں ایسا مبتلا کردیا ہے کہ عمر بھر فریاد کرتی رہوں گی اور اُسی کے غم کے سوا اور کوئی سانس بھی نہ لے سکونگی اور اسی حالت میں یا تو وصال نصیب ہوا، یا آوارگی میں مرجاؤنگی۔

کافی نمبر ۷۲۳

(۱)

سیجھ سہاوِم بیلی، سِکدی بانھ چوڑیلی

حل لغات:۔ سُہاوم:۔ زینت بخشے۔ بیلی:۔ مددگار، دوست، محبوب۔ بانھ چوڑیلی، چوڑے والا بازو۔

ترجمہ:۔ خدا کرے میرا دوست آکر سیج کو آباد کرے اور میرے چوڑے والے مشتاق بازوؤں پر سر رکھ کر انہیں سرفراز کرے

(۲)

یار نہ مل دا عالم کھِل دا، حال اولڑا او کھڑے دل دا
سونج بر صحن حویلی

حل لغات:۔ عالم کھِلدا:۔ دنیا مخول کرتی ہے، ہنسی اُڑاتی ہے۔ سونج:۔ سونی، غیر آباد، ویران۔ بر:۔ جنگل

ترجمہ:۔ یار کے نہ ملنے کی وجہ سے میری بے تابی اور اضطراب پر دنیا ہنستی ہے اور مشکل پسند ہجر زدہ دل کا حال بہت بُرا ہے، گھر کا صحن اور حویلی سنسان جنگل نظر آتے ہیں۔

(۳)

بلبل بھنورے خوشیاں پاوِن، رَل مل دوست بسنت سُہاون

آئی رُت البیلی

حل لغات:۔ بھونرا:۔ پھول کا عاشق سیاہ رنگ کا تتلی جیسا جانور۔ البیلی:۔ نازک ادا، پروردہ ناز و نعم۔

ترجمہ:۔ ایسا دل خوش کن موسم آگیا ہے کہ دوست آپس میں مل جل کر بسنت کا تہوار منا رہے ہیں، انسان تو کیا بلبل اور بھونرے نے بھی مستی اور گیت میں آکر خوشی کا رنگ جمایا ہے۔

(۴)

کھڑکے سی سیالے بیتے سینگیں زیور تریور کیتے
ہک میں محض ڈوہیلی

حل لغات:۔ کھڑکے:۔ کھسکے، گذر گئے، نکل رہے ہیں۔ سی:۔ سردیاں، جاڑا۔ بیتے:۔ گذر گئے۔ ڈوہیلی: غمزدہ، ناامید دردبھری۔

ترجمہ:۔ سردیاں گذریں سیالا موسم سرما بیت گیا۔ تمام سہیلیوں نے زیور تریور پہن لئے اور ہار سنگار کر لیا، صرف میں ہی ایک غمزدہ اور دکھی رہ گئی ہوں۔

(۵)

پیت پرینیدی رِکّ مترانذی سینے سو سو سانگ ڈو کھاندی
سیندھ دھڑی تھئی میلی

حل لغات:۔ پریں:۔ محبوب دوست۔ متر:۔ ساتھی محض دوست۔ سیندھ:۔ مانگ۔ دھڑی:۔ گت، گوندھے ہوئے بال، سنوارے ہوئے بال سر

ترجمہ:۔ محبوب کی محبت اور دوستوں کے اشتیاق کی وجہ سے سینے میں دکھوں کی سو سو برچھیاں چبھ رہی ہیں اور ان افکار میں میری مانگ اور پریشان بال میلے کچیلے ہو رہے ہیں، ان کو سنوارنے تک کا بھی ہوش نہیں۔

کجلے بادل مینہ برساتیں (۶) گاجاں کھمنیاں کالیاں راتیں
رُلدے روہ اکیلی

حل لغات:۔ کجلے بادل:۔ کاجل کے رنگ کے سیاہ بادل۔ گاجاں:۔ گرج، رعد۔ کھمنیاں:۔ بجلی، برق۔

ترجمہ:۔ سیاہ رنگ کی گھٹائیں، بارش اور باراں، گرج کی آواز، بجلی کی چمک اور تیرہ وتار راتوں میں ایک میں ہی اکیلی ٹیلوں اور پہاڑوں میں خاک چھانتی پھرتی ہوں، تمام دنیا لطف اُٹھا رہی ہے۔

ناز نواز دے وقت وہانے (۷) پھُل گُل ہار سنگار کُمانے
بٹھ رابیل چنبیلی

حل لغات:۔ وہانے:۔ گذر گئے۔ کمانے:۔ پژمردہ ہو گئے، مرجھا گئے۔ رابیل:۔ ایک مشہور پھول کا نام ہے۔ بیل

ترجمہ:۔ میرے عیش وعشرت کے وقت گذر گئے، اور پھول اور ہار سنگار کُملا گئے، اب رائے بیل اور چنبیلی کو کیا کروں گی ان کو بھاڑ میں ڈالوں۔

یار فرید نہ آیم ویڑھے (۸) اُجڑے گانے گہنے سہرے
پھر دی میل کچیلی

حل لغات:۔ ویڑھے:۔ صحن خانہ، حویلی۔

ترجمہ:۔ اے فرید یار کے نہ تشریف لانے کے باعث گانے، گہنے اور سہرے سب اُجڑ گئے اور بیچاری غم زدہ عاشق میلی کچیلی پھر رہی ہے۔

کافی نمبر ۲۳۸

(۱)

شہ رانجھا البیلا جوگی جادوگر وے

حل لغات:- البیلا: بانکا، کج کلاہ، خودبیں، چھبیلا، نازپروردہ۔
ترجمہ:- میرا محبوب رانجھا، ناز آفرین تو جوگی اور جادوگر ہے۔

(۲)

راول بنسی جوڑ سُنائی وِسر گیوم گھر در وے

حل لغات:- راول:- مراد محبوب۔
ترجمہ:- محبوب راول نے ایسی مسحور کن بنسری بجا کر سنائی ہے کہ بیخودی کے عالم میں پہنچا دیا، نہ گھر یاد رہا نہ در۔

(۳)

یار رنجھیٹے مرلی واہی کر کر پیچ ہُنر وے

حل لغات:- رنجھیٹے:- رانجھا، ہیر کا محبوب، مراد معشوق۔
ترجمہ:- رانجھے محبوب نے مرلی بجانے میں ایسے ایسے ہنر اور پیچ استعمال کیے ہیں کہ کمال کر دکھایا ہے۔

(۴)

انہد بین بجا من موہیس رُلدی بُوٹے جھر وے

حل لغات :۔ انہد ۔ ایک خاص طریق عمل دیکھو حل شعر کافی نمبر۲
ترجمہ :۔ انہد کی لَے کر محبوب نے ایسی بین بجائی کہ میرا من موہ لیا اور میں دیوانہ وار جنگل بیابان میں آوارہ پھرتی ہوں

(۵)

کنے کنے بوندے گل جھپ مالہاں رہندے حسن نگروے

حل لغات :۔ بُوندے :۔ کان میں پہننے کا زیور۔ جھپ یا چھب :۔ خوشنما، دیدہ زیب، دلکش۔ حُسن نگر :۔ لفظی ترجمہ تو اسکا ظاہر ہے، مراد اس سے پنوں کا وطن کیچ یا حضور نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ مراد ہے۔
ترجمہ :۔ میرے محبوب کی علامت یہ ہے کہ اُس کے کانوں میں بُوندے (حلقے) ہیں اور گلے میں چنبے کی مالا، بے انداز خوبصورتی کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حسن نگر سے آیا ہے۔

(۶)

تخت ہزاروں رانجھن آیا ہیر تتی دے گھروے

حل لغات :۔ تخت ہزارا :۔ ایک مقام کا نام ہے، رانجھا اسی شہر کا باشندہ تھا۔
ترجمہ :۔ میرا محبوب رانجھا نے تخت ہزارے سے آ کر سوختہ جان ہیر کے گھر میں قدم رنجہ فرمایا۔

(۷)

جوگن ٹھیساں خاک رمیساں رولساں شہر بجروے

حل لغات :۔ رمیساں :۔ خاک رمانا۔ دھونی رمانا۔ بدن پر خاکستر ملنا۔
ترجمہ :۔ محبوب کے شوق وصال میں جوگن بن جاؤنگی اور خاک رما کر شہر بشہر اور صحرا و دریا چھان مارونگی اور یار کی تلاش میں فنا ہو جاؤنگی

(۸)

ماہیو چھوڑ گئی لڑ تیڈے سانول کاری کروے

حل لغات:۔ لڑ لگنا۔ محاورہ ہے، کسی کے سہارے رہنا، وسیلہ، ذریعہ جاننا۔
ترجمہ:۔ اے محبوب! میں نے توماں باپ کو چھوڑ تیرا سہارا لیا ہے، تیرا دامن پکڑا ہے، تو ہی کوئی امداد کر، اور میرے دل کی لگی آگ بجھا۔

(۹)

باجھ پرینددے باجھ نہ کائی بٹھ زیور بٹھ زر وے

حل لغات:۔ باجھ:۔ پہلے باجھ کے معنی بغیر سوائے کے ہیں اور دوسرے باجھ کے معنے جائے پناہ، تکیہ تولا، پشت پناہ۔
ترجمہ:۔ محبوب دلنواز کے سوا اور کوئی تکیہ و تولا نہیں ہے، زر و زیور کو آگ میں جھونکتی ہوں، انکی مجھے ضرورت نہیں۔

(۱۰)

اتنا ظلم مناسب ناہیں رب کولوں کجھ ڈر وے

حل لغات:۔ کولوں:۔ پنجابی ہے، کنوں، سے۔
ترجمہ:۔ اے دلبر نازنین اس قدر ظلم مناسب نہیں ہے، خدا سے کچھ ڈرو، اور اپنے دیدار وصال سے بیتاب عاشق کو شاد کرو

(۱۱)

رانجھا جوگی میں جوگیانی ڈتڑی عشق خبر وے

حل لغات:۔ جوگیانی:۔ جوگی کی تانیث، جوگن۔
ترجمہ:۔ عشق کا یہ پیغام ہے، کہ رانجھا محبوب، جوگی ہے، اور میں جوگن ہوں ؎
میں اپنے پیا کی ہی جوگن بنوں گی جوگن بنوں گی بروگن بنوں گی

(۱۲)

یار فرید نہ وسرم ہرگز سکدی ویساں مر وے

حل لغات:۔ ویساں مر وے:۔ مر جاؤں گی، فنا ہو جاؤں گی۔
ترجمہ:۔ اے فرید محبوب کے فراق کے طویل عرصہ میں خواہ مارے شوق کے مر بھی جاؤں لیکن وہ میرے دل سے محو نہیں ہو سکتا

کافی نمبر ۲۳۹

(۱)

شہ رانجھا البیلا! ہیں دلیندا ٹھگ وے

حل لغات:۔ البیلا:۔ نازپروردہ۔ ٹھگ:۔ فریبی، دھوکا دینے والا، عیار، چالاک۔
ترجمہ:۔ اے محبوب رانجھا، نازپروردہ بادشاہ، تو تو دلوں کے ٹھگنے والا ہے، دلوں کا ٹھگنا ہی تیرا مشغلہ ہے۔

(۲)

تیڈے طعنے مہنیں سٹھڑیں ڈیوم سارا جگ وے

حل لغات:۔ مہنیں:۔ تہمتیں، اُلاہنے۔ سٹھڑیں:۔ تابع مہمل، الزام۔
ترجمہ:۔ اے محبوب! مجھے تمام دنیا تیری وجہ سے ملامت کرتی ہے، اور طعنے دیتی ہے۔

(۳)

جھوک نہ آواں کیں ول جاواں ہیر تتی دی تگ وے

حل لغات:۔ تگ:۔ تکیہ، تولا، آسرا۔
ترجمہ:۔ اے سوختہ جگر ہیر کے تکیہ و تولا، میں تیرے لئے جھوک نہ آؤں تو اور کس کی طرف جاؤں، میں تیرے سوا کس کے پاس جاؤں۔

(۴)

کیڈے ہار سنگار گیوسے — کیڈے گئے جھگ مگ وے

حل لغات:۔ جھگ مگ:۔ زرق برق، چمکدار لباس، عروسی کپڑے جو کناری گوٹے وغیرہ کی وجہ سے چمکدار اور جگمگ جگمگ کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اے محبوب! تیرے عشق میں ہار سنگار رخصت ہو گئے اور جگمگاتے ہوئے چمک دمک والے لباس بھی برباد ہو گئے۔

(۵)

نیڑے جیڑا جوڑ نہیڑیم — دھانہہ کرم رگ رگ وے

حل لغات:۔ نیڑے:۔ نینہہ کی تصغیر، نیڑا عشق، محبت۔ جوڑ:۔ پوری قوت سے، عمدگی سے۔ نہیڑیم:۔ نہیریں، بھینچنا، مضبوط نوچنا، دبوچنا۔ ن۔ ایک نسخہ میں پہلا مصرعہ اس طرح ہے "نیڑ ہاتا وِم سوز و دھا وم"

ترجمہ:۔ محبت نے میرے جان و دل کو اس مضبوطی سے پوری طرح نوچا ہے کہ میری رگ رگ سے فریاد نکل رہی ہے۔

(۶)

سُول اولڑے مول موٹھی وے — ڈکھ آون کر وگ وے

حل لغات:۔ مُول:۔ سرمایہ، مال۔ موٹھی:۔ فریب خوردہ، عاشق۔ وگ:۔ حملہ کر کے، دوڑ کر۔

ترجمہ:۔ بے ڈھب اور لاعلاج درد عاشقِ فریب خوردہ کا ذاتی سرمایہ ہیں یہاں تو دکھ بھی یکے بعد دیگرے مسلسل دوڑے چلے آتے ہیں۔

(۷)

برہوں لنبی جُڑ کر لائی — لوں لوں ڈکھدی اگ وے

حل لغات:۔ لنبی:۔ آگ کی لپیٹ، شعلہ، لنبی لاون محاورہ ہے، کسی چیز کو آگ لگانا۔

ترجمہ:۔ محبت نے بُری طرح آگ لگادی ہے کہ بدن کے روئیں روئیں سے دھواں نکل رہا ہے۔

(۸)

روندیں کھیدیں آتن ہہندیں تھئی بیمار الگ وے

حل لغات:۔ آتن ہہندیں:۔ جس موقعہ پر محلہ کی عورتیں جمع ہوکر چرخہ کاتنے بیٹھتی ہیں اُس کو آتن کہتے ہیں، اور آتن ہہندیں اسی کیفیت کی طرف اشارہ ہے۔

ترجمہ:۔ سہیلیوں کے ساتھ چرخہ کاتنے بیٹھی ہی تھی کہ درد اندرونی بھڑک اُٹھا، آخر روتے پیٹتے مریض ہوکر علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

(۹)

یار فرید نہ کیتم کاری جیواں کیندے لگ وے

حل لغات:۔ لگ:۔ لگاؤ، ذریعہ، سہارے۔

ترجمہ:۔ اے فرید افسوس کہ محبوب نے کوئی چارہ کار نہ کیا، اب میں کس کے سہارے جیوں اور زندگی بسر کروں اس زندگی سے موت اچھی ہے۔

کافی نمبر ۲۸

یہ کافی نواب صادق محمد خاں صاحب رابع علیہ الرحمتہ نواب بہاول پور کی مسند نشینی سے پہلے ارشاد ہوئی تھی جب ۱۸۷۹ء سے پیشتر بہاول پور میں انگریزی ایجنسی کا انتظام تھا

(۱)

صبح صادق خاں صاحبی ماڑنے پا سہرے گانے گھنے

حل لغات:۔ صاحبی مانڑے:۔ بادشاہی منا، اختیارات شاہانہ سے مزین ہو۔

ترجمہ:۔ اے صبح صادق خاں خدا کرے تو سہرے گانے اور گہنے پہن کر تخت حکومت کو پوری طرح سہا۔

(۲)

سہجوں پھلوں سیجھ سہاتوں ——— بخت تے تخت کوں جوڑ چھکاتوں

اپنڑے ملک کوں آپ وساتوں ——— پٹ انگریزی تھانڑے

حل لغات:۔ سہجوں:۔ خوشی سے، لبریز مسرت ہو کر۔ جوڑ چھکاتوں:۔ عمدگی سے آراستہ ہو، مزین کر۔ پٹ:۔ اوکھاڑ، علیحدہ کر دے۔

ترجمہ:۔ خوشی خوشی سے اے صادق محمد خاں اپنی پھولوں کی سیج کو سہا، اور آراستہ کر کے اپنے بخت اور تخت کو پورے اور صحیح معنوں میں زیب دے، آراستہ کر، اپنے ملک کو با اختیارات کامل خود آباد کر اور انگریزی چوکیاں اور تھانے خالی کرا لے، انگریزی طرز حکومت یا مداخلت کو ختم کر۔

(۳)

سنڑ اقبال تیڈا پئے ڈردے ——— راجے دہشت کھا کر مردے

میر نواب تھئے آبردے ——— بے زر مفت وِکانڑے

حل لغات:۔ میر، نواب:۔ بڑے معزز اور رئیس، سندھ کے حکمرانوں کا لقب میر ہے۔ وِکانڑے:۔ فروخت ہوئے، غلام ہوئے۔ بردے:۔ غلام

ترجمہ:۔ تیرے نیر اقبال کا وہ عروج ہے، کہ دنیا خوف کھاتی ہے، اور راجے دہشت زدہ ہو کر مر رہے ہیں، میر ہوں یا نواب تیرے دروازے پر بے دام غلام ہو رہے ہیں۔

(۴)

پیر فقیر تیکوں سب چہندے ——— صوبیدار ملازم رہندے

گرد اگرد کچہری بہندے ——— افلاطون سیانڑے

حل لغات:۔ **چھندے**:۔ چاہتے ہیں، دوست رکھتے ہیں، محبت کرتے ہیں۔ **کچہری**:۔ امراء اور ساجب دربار قائم کر کے اپنے مصاحبوں اور خاص مشیروں کے حلقے میں بیٹھتے ہیں، اس کو کچہری کرنا کہتے ہیں، اور دربار کو کچہری کہتے ہیں۔

افلاطون:۔ دیکھو فرہنگ۔ ملک یونان کا مشہور حکیم یعنی بڑے مدبر، ہوشمند۔

ترجمہ:۔ اے صادق محمد خاں ملک کے پیر اور فقیر سب تجھے دوست رکھتے ہیں اور ملک کے صوبیدار تک تیرے ملازم اور نمکخوار ہیں، اور افلاطون جیسے حکیم و فلسفی اور سیانے تیرے حلقہ غلامان میں درباری ہو کر بیٹھتے ہیں۔

(۵)

فیض تیڈے دے جگوچ تھئے ۔۔۔ زالاں مرد گئے گھن حصّے

نینگر تکڑے بُودھڑے لسّے ۔۔۔ ننڈھڑے بال اَیَانے

حل لغات:۔ **جگ وچ**:۔ دنیا میں۔ **زالاں**:۔ جمع زال کی عورت، زن۔ **گئے گھن حصّے**:۔ حصے لے گئے، بہرہ ور ہوئے فیض یاب ہوئے۔ **نینگر**:۔ نوجوان۔ **تکڑے**:۔ زبردست، زور آور۔ **بُوڈھڑے**:۔ بوڑھے، ضعیف۔ **لسّے**:۔ کمزور، ناتواں۔ **ننڈھڑے**:۔ چھوٹے۔ **بال**:۔ طفل، بچے۔ **ایانڑے**:۔ نادان، بھولے بھالے۔

ترجمہ:۔ تیرے فیض اور بخشش کی دنیا میں شہرت ہے، زن و مرد بہرہ ور ہو رہے ہیں، نوعمر، طاقتور جوان، کمزور بوڑھے اور نادان بچے سب فیض یاب ہوتے ہیں۔

(۶)

خوب ہنڈائیں جند جوانی ۔۔۔ ہر دم کول وسیں دِل جانی

یار پیارا یوسف ثانی ۔۔۔ ناز تیڈے من بھانڑے

حل لغات:۔ **ہنڈائیں**، ہنڈاویں:۔ بلحاظ استعمال دونو درست اور ہم معنی ہیں، بسر کریں، بہترین خط کے ساتھ گزاریں۔

ترجمہ:۔ اے خان سائیں! تو اپنی جوانی کو اچھی طرح سے لطف سے بسر کر، اور اے دِل جانی! ہمارے نزدیک رہ، (آباد رہ)، اے پیارے دوست اور یوسف ثانی تیرے ناز و انداز دل کو بھا گئے ہیں۔

(۷)

کرے فرید ہمیش دعائیں سانول جیویں جر جگ تائیں

تیڈے ساڈے سوہنا سائیں لگڑے نینہہ پورانے

حل لغات:۔ چر۔ دیر، توقف۔ جگ:۔ زمانہ، ہندوؤں میں زمانہ کے چار جگ مشہور ہیں، ست جگ، کرت جگ، ترتیا جگ دواپر جگ۔ چر جگ جیویں مراد ہمیشہ جیویں۔

ترجمہ:۔ اے صادق! فرید ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے، اے سانولے دوست، تو ہمیشہ جیتا رہ، کیونکہ تیرے اور ہمارے دیرینہ تعلقات محبت وابستہ ہیں۔

کافی نمبر ۱۸۲

(۱)

عشق انوکھڑی پیڑ سو سو سول اندر دے

نین وہا وم نیر الڑے زخم جگر دے

حل لغات:۔ انوکھڑی:۔ عجیب۔ پیڑ:۔ درد۔ وہا وم نیر:۔ نیر یعنے آنسو بہاتے ہیں۔ نین:۔ آنکھیں۔ الڑے:۔ آلے تازہ

ترجمہ:۔ عشق عجیب روگ ہے، اندر سو سو درد پنہاں ہوتا ہے، اور آنکھیں آنسوؤں کا مینہ برساتی ہیں اور جگر کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

(۲)

برہوں بکھیڑا سخت اوڑا خویش قبیلہ لاوم جھیڑا

مارم ما پیو ویرہ دشمن لوک شہر دے

حل لغات :۔ بکھیڑا، جنجال، الجھن۔ اوڑا :۔ بے ڈھب۔ جھیڑا، جھگڑا، کشمکش۔ ویرہ :۔ بھائی۔

ترجمہ :۔ محبت کا جنجال سخت بے ڈھب ہے، اس کی وجہ سے خویش اور قبیلہ کے لوگ ہر وقت برسرِ پیکار رہتے ہیں
ماں باپ بھائی مجھے مارتے ہیں اور شہر کے تمام باشندے دشمن ہو گئے ہیں۔

(۳)

تانگ اولڑی سانگ کللڑی جنڈڑی جلڑی لڑی گلڑی
تن من دے وچ تیر مارے یار ہنر دے

حل لغات :۔ کللڑی :۔ بے طریقہ۔ اولڑی :۔ پیچیدہ۔ گلڑی :۔ گل گئی، تباہ ہو گئی۔ ہنر دے :۔ ہنر کے ساتھ، قابلیت کے ساتھ

ترجمہ :۔ محبوب کی انتظار بہت بے ڈھب ہے اور دل میں محبت پھانس بھی بُری چُبھی ہوئی ہے، تن بدن میں یار
نے نہایت قابلیت کے ساتھ محبت کے تیر مارے ہیں۔

(۴)

غمزے سحری رمزاں ویری اکھیاں جادو دِید لٹیری
ظلمیں زلف زنجیر پیچی پیچ قہر دے

حل لغات :۔ سحری :۔ سحرکار، جادوگر۔ رمزاں :۔ اشارے۔ ویری :۔ دشمن۔ دِید :۔ نگاہ۔ لٹیری :۔ ڈاکہ زن، ڈاکو۔
ظلمیں :۔ ظالم، ستمگر۔ قہر دے :۔ سخت، غضب کے۔

ترجمہ :۔ محبوب کے غمزے سحر کن جادوگر اور اس کے اشارے دشمن جاں ہیں، آنکھیں اگر جادوگر ہیں تو نگاہ ناز خرمن
دل لوٹنے والی ہے، اور زلفیں ستمگر زنجیر ہیں اور غضب کی پیچ باز ہیں۔

(۵)

پیت پنل دی رکھ پلپلدی ماروتھل دی ریت اجلدی

ڈوکھ لاون تڑ بھیڑ جو سردے سو کردے

حل لغات:۔ پیت:۔ دوستی، محبت۔ ماروتھل:۔ اس کف دست میدان کو کہتے ہیں جس میں سسّی عشق پنوں میں سرگرداں ہو کر ہمراجل ہوئی تھی۔ پجلدی:۔ سخت گرم، سوختہ۔ تڑ بھیڑ:۔ تواتر، پے در پے حملہ کرنا، ہجوم۔ سردے:۔ کر سکتے ہیں، توفیق رکھتے ہیں۔ سو:۔ وہی۔

ترجمہ:۔ پنل محبوب کی محبت میں لمحہ لمحہ (پلپل) کی انتظار اور شوق بھرے ہوئے ہیں اور اس میدان عمل محبت کی یعنی ماروتھل کی ریت پیغام اجل ہے، دوکھ درد تو ہلہ بول دیتے ہیں اور جتنا ان کے بس میں ہوتا ہے مجھ سے کر گذرتے ہیں۔

(۶)

تول نہالی ڈین ڈکھالی صبر آرام دی وسریم چالی

لوں لوں لکھ لکھ چیر کاری تیغ تبر دے

حل لغات:۔ تول:۔ دولائی، رضائی۔ نہالی:۔ توشک، بستر کا ایک حصہ۔ چالی:۔ چال، طریق۔ چیر:۔ شگاف، زخم کے شگاف۔ تبر:۔ کلہاڑی، خاص قسم کی کلہاڑی کو کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ محبت کے سلسلہ میں مجھے تو نیند اور آرام کا طریقہ بھی بھول گیا ہے، اب تو رضائی اور توشک ڈین اور چڑیل کی صورت نظر آتی ہیں اور بدن کے روئیں روئیں میں عشق کی تیغ و تبر نے لاکھ لاکھ کاری زخم لگا کر شگاف کر دیئے ہیں۔

(۷)

یار فرید نہ پایم پھیرا لایا درداں دل وچ ڈیرا

ہر گیوم سیس سر یر نیساں داغ قبر دے

حل لغات:۔ ویڑا:۔ اقامت، مقام، سڑگیوم:۔ میں جل گیا۔

ترجمہ:۔ اے فرید دوست نے تو پھیرا ہی نہ کیا، اور اس کے ہجر میں درد وقلق نے دل میں ڈیرا ڈال دیا ہے سر اور تمام بدن جل گئے ہیں، یہ داغہائے قبر میں ساتھ لے جاؤں گی۔

کافی نمبر ۲۴۲

(۱)

عشق اولڑی پیڑ وو لوکاں خبر نہ کائی

حل لغات:۔ اولڑی:۔ بے ڈھنگی

ترجمہ:۔ عشق ایک بے ڈھنگی سی پیڑ (درد) ہے، لوگوں کو اسکے مصائب کا اندازہ نہیں ہے وہ اس کو آسان سمجھتے ہیں۔

(۲)

زلف ڈنگیدیں مول نہ سنگی چشماں سرہوں بہادر جنگی،

ناز نگاہ دے تیر وو نت کرن لڑائی ؂

حل لغات:۔ سرہوں:۔ سرے سے، ہمہ تن۔ سنگی۔ لحاظ کیا، تامل کیا۔ جنگی: جنگجو، خونخوار۔

ترجمہ:۔ محبوب کی ہر ایک ادا دلربا ہے، اُس کی زلف ڈنگ مارتے ہوئے ذرا تامل نہیں کرتی، اُس کی آنکھیں سرے سے بہادر جنگجو واقع ہوئی ہیں اور نگاہ ناز کے تیر تو ہر وقت آمادہ فساد رہتے ہیں۔

(۳)

شالا نیڑا کوئی نہ لاوے درد اندیشے سوز سوائے

دم دم دل دلگیر ووے سر تے سختی آئی

حل لغات:۔ دلگیر:۔ اوداس، پریشان۔

ترجمہ:۔ خدا کرے محبت کوئی شخص نہ کرے، محبت میں تو افکار اندیشے اور سوز روز افزوں ہوتے ہیں اور ہر وقت دل اداس رہتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر پر کوئی سختی آئی ہوئی ہے۔

(۴)

ہک بیواہی بیا پھٹ جاہی مونجھ مونجھاری گلدی پھائی
تک تک راہ ملہیر ووے روندیں مویم اجائی

حل لغات:۔ بے واہی:۔ بے کس و بے بس۔ پھٹ جاہی:۔ زخم کاری لگا ہوا ہے، نشانے پر زخم لگا ہوا ہے۔ گلدی پھائی:۔ گلے کی پھانسی۔ مویم اجائی:۔ میں مفت مر گئی۔

ترجمہ:۔ ایک تو میں بے بس و بے کس ہوں، دوسرا زخم ایسا کاری ہے، کہ اچھا ہونے کی امید نہیں، اسکے علاوہ گھبراہٹ اور پریشانی ہر وقت گلے میں رسّی کی طرح پڑی ہوئی ہے، مسلسل ملہیر کی راہ تک رہی ہوں، شاید میں مفت روتے روتے مر جاؤنگی

(۵)

سونہہ بگھیار نہر بگھیلے بشیر بد بگھیار نہر بگھیلے
ڈوکھ ڈوکھڑے تھئے ویر ووے غم سکڑے بھائی

حل لغات:۔ چترے:۔ ایک خونخوار جنگلی جانور کا نام چیتا۔ شینہ مریلے:۔ مار ڈالنے والے شیر۔ بشیر:۔ سیاہ رنگ کا ایک جنگلی سانپ بگھیار:۔ بھیڑیا۔ نہر بگھیلے:۔ شیر کی قسم کا ایک جانور۔ ویر:۔ بھائی۔ سکڑے:۔ حقیقی، سگے بھائی۔

ترجمہ:۔ دشت و بیاباں میں گذارہ ہے، اور یہاں چیتے، خونخوار شیر، بشیر سانپ، بھیڑیئے اور بگھیلے بکثرت ہیں، حالت ایسی ہے کہ دوکھ ایسے ہمدم ہو گئے ہیں، جیسے بھائی اور غم تو حقیقی بھائی کی طرح ہر وقت موجود ہے۔

(۶)

سیٹیں بہنیں ویڑ الاوم ویرڑ ویری سخت ستادم

مارم بے تقصیر ڈو اے بیدرد کسائی

حل لغات:۔ سیٹیں۔ جمع سیڑ کی، رشتہ دار قریبی، بیوی کی طرف سے قریبی عزیز۔ ویڑ الاوم:۔ ماتم کی ناخوشگوار گالیاں دیتی ہیں۔ ویرڑ:۔ بھائی۔ کسائی:۔ اصل لفظ قصائی ہے۔ قصاب۔ چھاپہ والوں نے قاف اور صاد لکھ کر صحت کر لی ہے، مگر قلمی نسخوں میں ک اور سین لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ کو ایسے الفاظ کے لئے جو اس زبان کے ہو چکے ہیں صاد اور قاف کے تکلف کی ضرورت نہیں تھی، وہ صرف تلفظ کو انہیں الفاظ میں لکھنا زیادہ آسان سمجھتے تھے۔

ترجمہ:۔ بہنیں اور قریبی عزیز رنجیدہ گالیاں دیتی ہیں، بھائی دشمن کی طرح سخت کلامی کرتا ہے اور بے وجہ بے گناہ یہ بے درد قصاب مارتا ہے، اور دکھ دیتا ہے۔

(۷)

سولیں مول نہ ڈتڑم ساہی قادر انویں قلم وہائی،

کیتم اے تقدیر ڈو سوہنے نال جدائی

حل لغات:۔ ساہی نہ ڈتڑم:۔ دم نہ لینے دیا، کچھ فرصت نہ دی۔ قلم وہائی:۔ تقدیر کی قلم نے اسی طرح میری قسمت لکھی تھی۔

ترجمہ:۔ مجھے درد و اندوہ نے ایک دم کے لئے وقفہ نہ دیا، قادر مطلق نے میری قسمت میں یہی لکھا تھا اور یہ بھی تو تقدیر ہی کا نوشتہ ہے کہ محبوب سے مجھے جدائی نصیب ہوئی ہے۔

(۸)

جندڑی جو کھدی جیڑا دو کھدا ویہلا وقت نہ پایا سکھدا

رنج و الم دی بھیڑ ڈو آفت ہوم سمائی

حل لغات:۔ بھیڑ:۔ ہجوم۔ انبوہ، آفت، مصیبت۔ سمائی:۔ آسمانی یعنے آسمانی آفت، آسمانی تکلیف

ترجمہ:۔ جان زار و نزار ہے، اور دل سے دھواں نکل رہا ہے، میں نے تو اپنا پہلا وقت آرام سے نبھایا تھا، اب تو رنج و درد کا ہجوم ہے، اور یہ آسمانی آفت معلوم ہوتی ہے۔

(۹)

مُژگیں نشتر ہانڈی ماری پلکیں لائی کیبر کاری
زخم کللڑے چیر دو ویندیں چوٹ چلائی

حل لغات:۔ مژگیں:۔ مژگاں۔ ہانڈی:۔ ہاں، سینہ، دل۔ کیبر:۔ تیر، خنجر۔ چیر:۔ شگاف۔ ویندیں:۔ جاتے ہوئے۔

ترجمہ:۔ مژگانِ یار نے سینہ میں نشتر چبھو دیا، اور پلکوں نے کاری تیر مارا، جس سے بے طرح کے زخموں میں ایسے چر کے ہیں کہ اب وہ ناقابل اندمال ہو گئے ہیں، محبوب نے جاتے ہوئے یہ ایسی چوٹ چلائی ہے کہ عمر بھر تڑپتے رہیں گے

(۱۰)

لوں لوں ہڑدی ہڈ چم گلدا دلڑی جلدی سینہ بلدا
رگ رگ چھُٹڑی پیٹرھ وو تیڈے برہوں چھڑائی

حل لغات:۔ ہڑدی:۔ جل رہی ہے۔ ہڈ:۔ ہڈی، استخواں۔ چم:۔ چمڑا۔ گلدا:۔ گلتا ہے، گداز ہوتا ہے۔ بلدا:۔ شعلہ افروز ہوتا ہے، بھڑکتا ہے۔ چھُٹڑی:۔ چھوٹی، بہہ نکلی۔ پیٹرھ:۔ فوارہ۔ چھڑائی:۔ جاری کرائی ہے۔

ترجمہ:۔ رواں رواں بدن کا جل رہا ہے، ہڈیاں اور چمڑے تک گل گئے ہیں، دل جلتا ہے، اور سینہ دہکتا ہے، رگ رگ میں سے خون کے فوارے جاری ہیں، یہ فوارے تیری محبت ہی نے جاری کرائے ہیں۔

(۱۱)

صبر قرار آرام گیو سے بار ملامت مفت چتو سے

کانی بے تدبیر ووں جانی لاڈ کھلائی

حل لغات:۔ چتوسے:۔ ہم نے اُٹھایا، برداشت کیا۔ **کانی:۔** تیر آہ، بددعا کا حربہ۔ **بے تدبیر:۔** وہ صدمہ جس کی بہتری یا علاج کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے۔ **لاڈ کھلائی:۔** لگا کر دکھا دیا ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب نے اپنے فراق کا ایسا کاری تیر لگا کر دکھا دیا ہے، جس کا کوئی علاج ہی نہیں ہو سکتا، آہ مفت میں ملامت کا بوجھ اُٹھایا، اور صبر و آرام بھی گنوا بیٹھے، لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۲)

یار فرید نہ گھُڑ موکلایا تیچ گیا دل گھر نہ آیا
ڈتڑس جڑ تعزیر ووں کیتُس خوب بھلائی

حل لغات:۔ موکلایا:۔ وداع کی۔ **ڈتڑس:۔** اُس نے دی۔ **تعزیر:۔** سزائے جرم۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب نے تو جاتے ہوئے وداع بھی نہ کی اور اپنے وطن جا کر پھر واپس تک نہ آیا، اُس نے ابھی بھلائی کی ہے، اور محبت کی پاداش خوب دی ہے۔

کافی نمبر ۲۴۳

(۱)

عشق چلائے تیر ڈاڈھے ظلم قہر دے
یار ملیا بے پیر لوں لوں وچ سو درد دے

حل لغات:۔ ڈاڈھے:۔ سخت، زیادہ زور سے۔ **بے پیر:۔** جس کا کوئی مرشد نہ ہو، یعنی کسی کا کہنا نہ مانے۔ خود رو، الھڑ۔

قہر۔ غضب، اس لفظ کو متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے۔

ترجمہ۔ محبت نے سخت ظالمانہ تیر مارے، شومیٔ قسمت سے، یار بھی خود رو اور ضدی ملا ہے، جس کی محبت بے پناہ کے سبب رونیں رونیں میں سو سو درد ہے۔

(۲)

عشق اُجاڑی جھوک امن دی نظر نہ آوِم جوہ جتن دی

سوز ڈِتس جاگیر جیڑا سولاں سڑدے

حل لغات۔ اُجاڑی۔ برباد کی۔ جھوک۔ بستی، آبادی۔ نظر نہ آوِم۔ مجھے نظر نہیں آتی۔ جوہ۔ ٹھکانا، قرارگاہ، جائے پناہ جتن۔ تدبیر، کوشش۔

ترجمہ۔ محبت نے میرے امن وامان کی آبادی کو اُجاڑ دیا ہے، اور سوز کا عطیہ بطور جاگیر مرحمت کیا ہے جس کی وجہ سے دل درد واندوہ سے جل رہا ہے اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔

(۳)

تولائی وکھاندی سیجھ نہ بھاندی سول سراندی درد پواندی

رگ رگ وِچ ہے پیڑ ڈسدا روگ اندر دے

حل لغات۔ تول۔ دولائی، رضائی۔ نہ بھاندی۔ نہیں بھاتی۔ سراندی۔ سرہانے۔ پواندی۔ پاؤں کی طرف، پائنتی پیڑ۔ درد۔ روگ۔ بیماری، درد۔

ترجمہ۔ بستر کا یہ حال ہے کہ دکھ درد کی رضائی ہے، اور سیج مطلق نہیں بھاتی، یعنے درد سرہانے اور پائنتی پر مسلط ہے، بدن کے رگ رگ میں درد ہے، اور تمام اندرون جسم روگ ہی روگ ہے۔ لفظ درد جس پہلو سے الٹو دردے

(۴)

رہن نہ ڈیندی پیڑ پرائی رِک جھینوال دی روز سوائی

کیجو لوڑ ہیم سیڑھ ما　　بوڑِم کَن کپر دے

حل لغات:۔ رہن نہ ڈیندی:۔ نہیں رہنے دیتی، صبر و قرار نہیں آتا۔ پیڑ:۔ درد۔ پرائی:۔ دوسرے کی۔ سِک:۔ انتظار شوق۔ مہینوال:۔ سوہنی کا معشوق عام طور پر یہ قصہ مشہور ہے (اس زبان میں عاشق اپنے آپ کو عورت کے لباس میں ظاہر کرتا ہے، اسلئے شاعر نے اپنے آپ کو سوہنی کے لباس میں ظاہر کیا ہے، کیجو:۔ شاید، مبادا، غالبًا کے معنوں میں آتا ہے۔ لوڑ ہیم:۔ بہادیگا، پانی میں۔ سیڑھ:۔ دریا کی تیز اور درمیانی دھاد کو سیڑھ کہتے ہیں۔ بوڑم:۔ غرق کردیگا۔ کَن کپر:۔ طوفان، دریا کی طغیانی کی خوفناک، اور عمیق گہرائی

ترجمہ:۔ محبوب کی محبت مجھے ایک دم قرار نہیں دیتی، اور پیارے محبوب مہینوال کی انتظار اور شوق دید روز افزوں ہے شاید یہ محبت مجھے اپنے بحر محیط کی تیز دھارے میں بہا کر طوفان تلاطم کی عمیق گہرائیوں میں غرق کر دے گی۔

(۵)

سکھ سومن دا وقت وِہایا　　بار برہوں دا سر تے آیا
گذر گئی تدبیر، ما　　نِبھ گئے وقت ہنر دے

حل لغات:۔ سُکھ سومن دا وقت:۔ چین سے سونے کا وقت، آرام سے نیند کرنے کا موقعہ۔

ترجمہ:۔ جب سے سر پر عشق کا بوجھ آپڑا ہے، آرام سے نیند کا وقت گذر گیا۔ اب نہ کوئی تدبیر سوجھتی ہے، اور نہ کوئی ہنر کام دیتا ہے، عقل اور دماغ دونو معطل ہو چکے ہیں۔

(۶)

نِبھن فرید اے ڈوکھ ڈوہیلے　　شالہ نال وصال سہیلے
ہووال شکر شیر　　گذرِن ڈینہہ سفر دے

حل لغات:۔ ڈوکھ ڈوہیلے:۔ بدنصیب دوکھ۔ شالا:۔ ماشاءاللہ کا مخفف معلوم ہوتا ہے، مگر اس کے معنی دعا کے لئے

جاتے ہیں، جیسا کہ ہم نے ترجمہ میں اختیار کیے ہیں۔ ہُہیلے:۔ سُہیل، محبوب کو کہتے ہیں، ایک ستارہ کا نام ہے دوسرا اور تیسرا مصرع ایک منقول قلمی میں اس طرح بھی لکھا ہے "شالا یار سجن رب میلے۔ تھیوں کھنڈ تے کھیر" اسکے معنی ظاہر ہیں، اور زیادہ چست معلوم ہوتے ہیں، مگر ہم نے متن میں وہی الفاظ استعمال کیے ہیں جو متعدد قلمی دیوانوں میں پائے گئے ہیں اور میاں نباہو کے قلمی دو نو دیوانوں میں موجود ہیں۔

ترجمہ:۔ اے فرید یہ منحوس دوکھ اور درد ہجر کے دن گذر جائیں، خدا کرے ان کے اختتام پر محبوب کے وصال سے مشرف ہو کر شیر و شکر ہو جاؤں اور یہ سفر اور سقر کے دن جلدی گذر جائیں، اور ہجر و فراق میں بے خانماگی کے ایام ختم ہوں۔

کافی نمبر ۲۴۲

(۱)

غمزے کر دے جنگ لڑدے مول نہ اڑدے
نیزے تیر تفنگ قہری ناز نظر دے

حل لغات:۔ جنگ:۔ لڑائی، جھگڑا۔ لڑدے:۔ لڑتے ہیں جنگ کرتے ہیں۔ اڑدے:۔ ہچکچاتے۔ قہری:۔ غضب کی۔

ترجمہ:۔ محبوب کے غمزے مصروف جنگ ہیں، اور نازنین نگاہ کے نیزے تیر و تفنگ کی طرح سخت ظالم ہیں، جو بغیر لڑائی کئے ہرگز نہیں ٹلتے۔

(۲)

زلف ہے بشیر اپر وچھوے مارن ڈنگ نسنگ،
چکدے زخم جگر دے

حل لغات:۔ بشیر:۔ سیاہ رنگ کے سانپ کو کہتے ہیں۔ بچھوے:۔ بچھو یعنی کثردم۔ نسنگ:۔ بے دریغ۔ چکدے:۔ ٹپک رہے ہیں

ترجمہ:- زلفوں کے سیاہ سانپ اور ابروؤں کے بچھو بے دریغ ڈنک مارتے ہیں، جن کی نیش زنی سے جگر کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہے۔

(۳)

سانول دی ہے طرز انوکھی تن نازک دل سنگ
ذرہ مہر نہ گردے

حل لغات:- انوکھی:- عجیب، نرالی۔ مہر:- مہربانی، رحم۔

ترجمہ:- محبوب دلنواز کا عجیب طریقہ ہے، تن بدن تو نہایت نازک نرم ہے مگر دل پتھر کی طرح سخت ہے۔ انہیں ذرہ بھر مہر اور رحم نہیں ہے، بے دردی سے ظلم و ستم کرتے ہیں۔

(۴)

برہوں اسانوں خلعت بھیجی ساوا پیلا رنگ
سوسو سول اندر دے

حل لغات:- اسانوں:- ہماری طرف۔ ساوا:- سبز۔ پیلا:- زرد رنگ۔ سول:- درد، دُکھ

ترجمہ:- محبت نے ہمارے پاس سینکڑوں اندرونی درد اور خون خشک ہو جانے کی وجہ سے سبز و زرد رنگ کی خلعت بھیجی ہے۔

(۵)

عشق ونجایم شرم بھرم کوں گیا ناموس تے ننگ
گذرے وقت صبر دے

حل لغات:- بھرم:- عزت، ناموس۔

ترجمہ:- عشق نے ہمارا شرم و بھرم ضائع کر دیا ہے، اور اب ہم ننگ و ناموس کھو چکے ہیں اور بے صبر ہو گئے ہیں

صبر و قرار کے وقت گذر گئے، اب بے قراری اور بے صبری نے بے ننگ و ناموس بنا دیا ہے۔

(۶)

حال فرید دا ڈوکھ ڈوہیلا　　دلڑی کیتس تنگ،
نا جیندے نا مردے

حل لغات:۔ ڈوہیلا:۔ اندوہناک

ترجمہ:۔ فرید کا حال بہت زبوں اور دوکھ بھرا ہے۔ اُس کو دل (محبت) نے اس قدر تنگ کر رکھا ہے، کہ وہ نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے۔

کافی نمبر ۲۸۵

(۱)

کاں کوکو کر کر لوندا ہے　　کوئی قاصد یار دا آوندا ہے

حل لغات:۔ کاں:۔ کوا، زاغ۔ کوکو:۔ آواز زاغ۔ لوندا ہے:۔ بولی بولتا ہے، کائیں کائیں کرتا ہے۔ قاصد:۔ پیغام لانے والا۔ اوندا ہے:۔ آ رہا ہے۔

ترجمہ:۔ آج کوا جو اسطرح کائیں کائیں کے شور کر رہا ہے، اس کے شگون سے معلوم ہوتا ہے، کہ شاید محبوب نے یاد کیا ہے اور اُس کا کوئی قاصد آ رہا ہے۔

(۲)

رت ساونڑ دی ڈینہہ ملہاری　　باد شمالی کرنڑ من جاری

بوٹی لانی کھپ خوب پھلاری کرڑ کنڈا سب بھوندا ہے

حل لغات:۔ ملہاری:۔ ابر آلود۔ کن من جاری:۔ بارش ہو رہی ہے، بوندیں پڑ رہی ہیں۔ بوٹی، لانی، کھپ، خوب (خوب کلاں، کرڑ اور کنڈا، سب ریگستان کی بوٹیوں کے نام ہیں۔ جو برسات میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔

ترجمہ:۔ ساون کا موسم ہے، اور ابر آلود سماں ہے، باد شمالی چل رہی ہے اور بوندا باندی ہو رہی ہے، ریگستان کی بوٹیاں بوئی۔ لانی، کھپ خوب پھلے ہوئے ہیں، کرڑ اور کنڈا سب بھاتے ہیں اور مرغوب معلوم ہوتے ہیں۔

(۳)

آس آئی تے یاس سدھائی جھڑ بادل آ جھُرمرلائی

اُجڑیاں جھوکاں خنکی چائی غم ڈر ڈر لک پوندا ہے

حل لغات:۔ سدھائی:۔ چلی گئی، واپس ہوئی۔ جھرمر:۔ رم جھم۔ خنکی چائی:۔ محاورہ ہے، سرسبز ہوئیں، آباد ہوئیں۔ لک پوندا ہے:۔ چھپ جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ ناامیدی رفوچکر ہو گئی ہے، اور امید افزا صورت پیدا ہو گئی ہے، بادلوں نے بوندا باندی شروع کر دی ہے اور ویران مقامات سرسبز ہو گئے ہیں، اب تو یہ حالت ہے کہ درد و غم چھپنے اور مٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(۴)

مینہ برسات خوشی دے ویہلے چھیڑن چھیڑو چھانگ سویلے

آپے دلبر کیتے میلے جیں بن جی تڑپھوندا ہے

حل لغات:۔ ویہلے:۔ یائے مجہول۔ وقت، سماں۔ چھیڑن چھیڑو:۔ چرواہے مال چرانے کیلئے نکالتے ہیں۔ چھیڑن:۔ مال مویشی کے مقام سے نکال لینے کو کہتے ہیں۔ چھانگ:۔ گلے، جانوروں کے۔ سویلے:۔ سویرے۔ میلے:۔ تدبیر ملاقات، ملاپ۔ تڑپھوندا ہے:۔ تڑپتا ہے، بے تاب اور مضطرب سا ہے۔

ترجمہ:۔ برسات کا موسم ہے، خوشی کے وقت ہیں، چرواہے بھی مارے خوشی کے مال مویشی کو بہت سویرے چرانے کیلئے باہر نکال کرلے جاتے ہیں، اور ملاقات محبوب کا یہی وقت ہوتا ہے، دلبر نے خود ملنے کا سبب بنا دیا، اُس کے لئے دل تڑپ رہا تھا۔

(۵)

ٹبے ریخاں تھل تے ڈہر ۔۔۔ گل گل ڈسدے احمر اصفر
ڈوکھ کشالے گذرے یکسر ۔۔۔ سُکھ رگ رگ وچ دھونڈا ہے

حل لغات:۔ ٹبے:۔ ٹیلے۔ ریخاں:۔ جمع ریخ کی۔ ریگستان کے نشیبی پیچدار ڈھلوانی راستے۔ احمر:۔ سرخ، لال رنگ کے پھول، مثلاً گلاب۔ اصفر:۔ زرد، پیلے رنگ کے پھول گیندا جعفری۔ یکسر:۔ تمام، بالکل۔ دھونڈا ہے:۔ نہاتا ہے

ترجمہ:۔ ریگستان کے تمام ٹیلے ہموار اور ناہموار زمینیں، سرخ اور زرد پھولوں سے مزین ہیں بہار آگئی، دوکھ اور تکلیفیں بالکل رفع ہوگئی ہیں، اور بدن کی رگ رگ میں راحت واطمینان سرایت کر گئے ہیں۔

(۶)

ڈوکھ ڈوہاگ دا وقت وہایا ۔۔۔ بھاگ سہاگ دا ویہلا آیا
یار فرید انگن پوں پایا ۔۔۔ ہار سنگار سہوندا ہے

حل لغات:۔ وہایا:۔ گذر گیا۔ بیت گیا۔ انگن پوں پایا:۔ انگن پاؤں پادن محارہ ہے، قدم رنجہ کرنا، گھر میں آنا۔ سہوندا:۔ سُہاتا ہے، سوبھاؤ، دل پسند، خوش قسمت کو کہتا ہے۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب نے میرے آنگن میں قدم رنجہ فرمایا، یہی وجہ ہے کہ ہار اور زینت وسنگار سب سہاؤ کے معلوم ہوتے ہیں، سج رہے ہیں کیونکہ اب دوکھ کا وقت گذر گیا، اور عیش ومسرت کا وقت آگیا ہے۔

کافی نمبر ۲۴۶

(۱)

گذر گئی گذران غم دے سانگ رلیوسے
ڈٹھڑا جمل جہاں ناکجھ پلڑے پیوسے

حل لغات:۔ **گذران**:۔ اوقات کا بسر ہونا، عمر کا گذرنا۔ **سانگ**:۔ ساتھ، شمولیت۔ **رلیوسے**:۔ ہم اکٹھے ہوتے تھے، جمع ہوئے تھے۔ **ڈٹھڑا**:۔ دیکھ لیا۔ **جمل**:۔ جملہ، تمام، سارا۔ **پلڑے**:۔ پلّے ہیں، دامن میں۔

ترجمہ:۔ وقت بسر ہوگیا، عمر گذر گئی، مگر غم کا ساتھ ہمیشہ رہا، تمام جہان دیکھ لیا، آزما لیا، ہمارے پلّے تو کچھ بھی نہیں پڑا۔

عمر رہا جب تک کہ دم میں دم رہا میرے جینے کا عجب عالم رہا،

(۲)

ویندیں یار نہ کھڑ موکلایا، کیچوں کوئی پیغام نہ آیا
جندڑی دا ججمان گل دا بگیڑ تھیوسے

حل لغات:۔ **ویندیں**:۔ جاتے ہوئے۔ **کیچوں**:۔ کیچ سے، محبوب کے وطن سے۔ **ججمان**:۔ پنڈتوں اور برہمنوں کے مریدوں اور حلقہ بگوش کو کہتے ہیں، رضاکار، مرید مگر یہاں مراد بکھیڑا، فضول بوجھ۔ **گل دا بگیڑ**:۔ گلے کا پھندا۔

ترجمہ:۔ محبوب نے جاتے وقت وداع بھی نہ کی، اور کیچ پہونچکر کوئی سندیسہ (پیغام) بھی نہ بھیجا، غم ہجر نے ایسا تنگ کر دیا ہے کہ زندگی کا تار پود (بکھیڑا) گلے کا ہار ہوگیا ہے، اور اب جینا دوبھر ہو گیا ہے۔

(۳)

ناماہی نارنگ مہیندی جھوک اُجاڑ ڈسم تھل ڈینہ دی

بیلا تھیا ویران تھی بے آس رُلیوسے

حل لغات:۔ ماہی:۔ محبوب، دوست۔ رنگ مہیں دی:۔ بھینسوں کی آواز۔ تہیں ڈینہ دی:۔ اُسی دن سے، اُس وقت سے۔ بیلا:۔ جنگل، چراگاہ۔

ترجمہ:۔ جس دن سے محبوب چلا گیا ہے، اُسی دن سے جھوک ایسی ویران اور برباد ہو گئی ہے کہ اب بھینسوں کی آواز سننے کو بھی جی ترس گیا ہے اور چراگاہ تک ویران ہو گئے ہیں، عاشق غمزدہ کو نا اُمیدی اور آوارگی نصیب ہوئی ہے

لانویں لہندیں ہوم وِچھوڑا (۴) کھارے چڑھدیں آیم دھوڑا

مہندی سُرخی بان نیلا رنگ وٹیوسے

حل لغات:۔ لانویں لہن اور کھارے چڑھن:۔ یہ دو نوں شادی کی رسمیں
دھوڑا:۔ دھکا، ٹھوکر، صدمہ۔ وٹیوسے:۔ وٹایا، بدل گیا، رنگ بدل گیا۔

ترجمہ:۔ سرمیل کرتے ہوئے رسم پوری ہوئی اور کھارے پر چڑھتے ہوئے (غسل شادی میں) بدشگونی سے دھکا لگا، اور مہندی، سرخی اور بان جیسی خوش رنگ اشیا سے سرخ رنگ کی بجائے نیلا رنگ بدل کر آنے لگا، تو ان عنوانوں سے انجام کار کا پتہ چلا۔

عید آمد وافزود غمم راغم دیگر ماتم زدہ راعید بود ماتم دیگر

وَیݨ سیاپے ماتم گاہݨے ڈوکھ ڈوہاگ ڈے تول وہاݨے

سولاں دا سامان، ازلوں ڈاج ڈھیوسے

حل لغات:۔ وَیݨ:۔ ماتمی نوحہ، بین۔ سیاپے:۔ غم ماتم کی سینہ کوبی۔ گاہݨے:۔ گہنے، زیور۔ وہاݨے:۔ سرہانے، تکیے۔

ازلوں :۔ روزِ ازل سے، آغاز سے۔ ڈاج :۔ جہیز۔ ڈھیوسے :۔ ہم کو ملا۔

ترجمہ :۔ میری شادی اور عروسی کا سامان غم آفرین اور ماتم خیز ہوگیا ہے، چنانچہ میرے زیور بین نوحے اور ماتم ہیں، اور میرے رضائی اور تکیے درد و غم ہیں، یہی درد و الم کا سامان مجھے ازل سے بطور جہیز کے ملا ہے، اسی میں ہر وقت مبتلا ہوں

ے عشق ایک رنج تھا کہ اسمیں ہوئے ہیں جمع
غم ہائے جانگداز و مرض ہائے لاعلاج

(۶)

چھوٹی عمر رنڈیپا آیم کھوٹی قسمت کھوٹ کمایم
ڈوجھا اے ارمان ، ویندیں نا مُو کلیوسے

حل لغات :۔ رنڈیپا :۔ خاوند کے مرجانے کا صدمہ، بیوگی۔ کھوٹ کمایم :۔ آخر کھوٹی ثابت ہوئی، کھوٹی بات کی۔ ڈوجھا :۔ دوسرا

ترجمہ :۔ ننھی سی عمر میں مجھے رانڈ ہونا پڑا، بُری قسمت نے آخر بُرا نتیجہ پیدا کیا، دوسرا یہ بھی کم حسرت و ارمان کی بات نہیں ہے کہ محبوب نے جاتے وقت وداع بھی نہیں کی۔

(۷)

جیندیں تئیں اے درد نبھیساں مردیں داغ قبر وچ نیساں
پٹ پٹ تھیا خفقان ، رو رو خلق رُووِیوسے

حل لغات :۔ جیندیں تئیں :۔ زندگی تک، تاحیات۔ قبر وچ نیساں :۔ قبر میں لے جاؤں گی خفقان :۔ دل کی دھڑکن جس کا مضر اثر دل و دماغ پر ہوتا ہے۔

ترجمہ :۔ درد ہجر ایسا ہے کہ جیتے جی کم نہ ہوگا، میں نے بھی دل میں ٹھان لی ہے کہ اسکو جیتے جی نبھاؤنگی اور مرکر بھی اس کو قبر میں ساتھ لے جاؤنگی، اسی درد میں روتے روتے خفقان ہوگیا ہے، اور اس قدر روئی کہ خلق خدا کو رُلا دیا۔

ے از عیش و نشاط بے نیازم
سوزم گریم، تپم گدازم

(۸)

جیں بن ہک پل مول نہ وِسے
باقی کرنے آئے قصے
وہ تقدیر دا شان
کیا ہا کیا تھی گیو سے

حل لغات:۔ وِسے:۔ دل بہلنے کو وسنا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ جس محبوب کے بغیر ایک پل بھی نہ بہلتا تھا، اب اُس کے مسلسل فراق کے غم اور اُس کے وصال کے قصے کرنے ہی باقی رہ گئے ہیں، سبحان اللہ تقدیر کی عجیب شان ہے، یا وصل کا وہ حال تھا، کہ ایک دم محبوب کے بغیر دل نہ بہل سکتا تھا، یا فراق کا یہ حال ہے کیا سے کیا ہو گیا۔

(۹)

کر کر یاد فرید سجن کوں
لا گل رو واں ہک ہک وݨ کوں
جان جگر وچ کان
جانی جوڑ مریو سے

حل لغات:۔ ہک ہک وݨ:۔ ایک ایک درخت۔ کان:۔ تیر، برچھی۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب ازل کو یاد کرنے کے سلسلہ میں جنگل کے ہر ایک درخت کو گلے لگا لگا کر روتا پھرتا ہوں، میرے دل و جان کے اندر محبوب نے تاک کر بے خطا تیر مارا ہے۔

کافی نمبر ۲۸۷

اس کافی میں حضرت خواجہ نے اپنا مسلک ہمہ اوست صاف طور پر ظاہر فرمایا ہے۔

(۱)

کرن نظارے تیز نظر شالا جیویں
نور وجود عیانے

حل لغات:۔ نظارے :۔ دیدار۔ تیز نظر۔ تیز نگاہ والے، دوربین، حقیقت شناس۔ شالا جیویں :۔ اے مخاطب، خدا کرے جیتے رہو، یہ کلمہ دعائیہ ہے، موسیقی کی لے کو بڑھانے کے لئے ہر اول مصرعے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے شعر اور بحر عروضی سے یہ لفظ باہر ہے۔

ترجمہ:۔ وجود باری تعالیٰ کا نور اپنی قدرتوں کے اظہار کے باعث عیاں ہے، اے سالک جیتے رہو، اس نور کو حقیقت شناس لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں، ہر شخص نہیں دیکھ سکتا۔

(۲)

سِرِّ سبحانی راز انا الحق رِندی ورد لسانے

حل لغات:۔ سِرِّ سبحانی، "سبحانی ما اعظم شانی" کا راز۔ انا الحق :۔ وہ کلمہ جو منصور کی زبان سے نکلا تھا، اور جس کی پاداش میں علمائے شریعت ظاہری نے اُس کو سزائے سولی (دار) دلائی تھی۔ ورد :۔ زیر استعمال وظیفہ۔ لسان :۔ زبان

ترجمہ:۔ سبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق کے رازہائے دروں صرف حضرت بایزید بسطامیؒ اور حضرت منصور کے لئے وقف نہیں تھے، بلکہ اس رند کی زبان پر بھی ایسے کلمات جاری ہیں۔

(۳)

ورد مبانی کشف معانی اہل دلیندا شانے

حل لغات:۔ ورد مبانی :۔ ظاہری سلوک، وظیفہ جات۔ کشف معانی :۔ چھپی ہوئی باتوں کا انکشاف، معنی کا ظاہر ہونا۔

ترجمہ:۔ ظاہری سلوک، اور اس سے مکاشفہ جات صرف اہل دل اصحاب کا شان ہے، ہر شخص نہ اس اہم ورد کا اہل ہو سکتا ہے اور نہ ہر دل کشف اسرار کے دروازے کھول سکتا ہے۔

(۴)

سمجھ سونجانی غیر نہ جانی سب صورت سبحانے

حل لغات:۔ سونجانڑا۔ پہچاننا۔
ترجمہ:۔ اے مخاطب سالک، یہ اچھی طرح سمجھ لے کہ تمام صورتوں میں قدرت الٰہی کا راز موجود ہے، کسی صورت کو بھی غیر نہ جاننا

(۵)

اول آخر ظاہر باطن یار عیان بیانے

حل لغات:۔ اوّل: سب سے اولا، ذات ابدی۔ آخر: سب سے آخر، باقی ذات ازلی مراد باری تعالیٰ۔
ترجمہ:۔ محبوب حقیقی جس کی شان اول و آخر ظاہر و باطن ہے، اُس کی قدرت تو ہر جگہ ظاہر اور کھلی ہوئی ہے۔

(۶)

کتھ منصوری تے طیفوری کتھ سرمد صنعانے

حل لغات:۔ کتھ: کہیں، کسی جگہ۔ منصوری: حضرت منصور حلاج کی جانب نسبت۔ طیفوری: حضرت بایزید بسطامی کی نسبت
سرمدؒ اور پیر صنعانؒ بھی بزرگان صوفیائے کرام کے نام ہیں (زیادہ تصریح فرہنگ میں)
ترجمہ:۔ اُس پاک لایزال کی قدرت کہیں حضرت منصور میں اور کہیں حضرت بایزید بسطامیؒ کی صورت میں کہیں حضرت سرمد اور پیر صنعان کی شکل میں ہویدا ہوئی۔

(۷)

حسن پرستی شاہد مستی ساڈا دین ایمانے

ترجمہ:۔ ہمارا دین و ایمان (راہ کامیابی) حسن پرستی اور محبوب مجاز پرستی ہے، یعنی ہمارے لئے مجاز حقیقت کا رہنما ہے۔
متاب از عشق رو گرچہ مجازی است که آں بہر حقیقت کارسازی است

(۸)

رہ توحیدی ریت فریدی اپنے آپ دا دھیانے

ترجمہ:۔ توحید کا راستہ یا فرید کا مسلک انہی دلیں دھیان کرنا ہے، اپنی حالت روحانی پر توجہ کرنا ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ توحید کا اصل گر بھی یہی ہے اور خواجہ فریدؒ کا مشرب بھی یہی ہے۔

کافی نمبر ۲۸۴

(۱)

کس دھرتی سے آئے ہو تم کس نگری کے باسی رے
پریم نگر ہے دیس تمہارا پھرتے کہاں اوداسی رے

حل لغات:۔ دھرتی:۔ زمین، ملک، اراضی۔ نگری:۔ قصبہ، شہر، آبادی۔ باسی:۔ رہنے والے، باشندے۔

ترجمہ:۔ اے سالک راہ حقیقت تم اپنی حقیقت پر غور کرو، کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو، ظاہر ہے کہ انسان آدم اول حق تعالےٰ کے قرب خاص یعنے جنت سے دنیا میں آیا، اور روحانی عالم سے جو نورانی تھا، عالم جسمانی یعنے مادی میں آیا ہے، تم تو پریم نگری (محبت کے ملک) سے آئے تھے، وہی تمہارا وطن تھا، اب اس مقام نورانی کو کیوں بھول گئے اوداسی اور حیرت زدہ پھر رہے ہو۔

(۲)

کیوں ہوتے ہو جوگی بھوگی روگی طرح براگی رے
انگ بھبھوت رما کے کیونکر رکھتے بدن سنیاسی رے

حل لغات:۔ جوگی:۔ یوگی، تارک الدنیا فقیر۔ بھوگی:۔ دنیادار، مانگنے والے گداگر۔ روگی:۔ بیمار، صاحب درد۔ براگی:۔ ویراگی، تیاگی، سادھو۔ انگ بھبھوت رمانا:۔ بدن پر خاکستر ملنا۔ سنیاسی:۔ منو نے زندگی کے چار حصے کئے ہیں اُسکے دو آخری حصے ویراگ نفس کشی کرنے والے اور سنیاسی ہیں یعنی ویراگی بن کر انسان جنگلوں میں جا کر تپسیہ کرے اور

پھر چوتھے حصے میں ریاضت مکمل کر کے آبادی میں وعظ نصیحت کرنے کیلئے سنیاسی بنے۔

ترجمہ:۔ تم نے جب اپنی حقیقت اور وطن معلوم کر لیا، تو پھر تمہارا جوگی، بھوگی، روگی، براگی اور سنیاسی کے روپ میں رہنا اور راکھ بدن کو ملنا کیا معنی رکھتا ہے، تم اپنی حقیقت کی طرف توجہ کرو۔

(۳)

اپنا آپ سنبھال کے دیکھو کر کے نظر حقیقت کی
فکر نہ کیجو یار دھر گز آسی یا نہ آسی رے

حل لغات:۔ آسی:۔ آئیگا۔

ترجمہ:۔ اے طالب راہ حق! خدا کی اگر جستجو ہے، تو جنگلوں ویرانوں میں جانے کی ضرورت نہیں، اس کے دیکھنے کیلئے ظاہری مجازی آنکھیں کافی نہیں، بلکہ حقیقت کی عینک لگا کر خدا کو اپنے اندر تلاش کرو، اس توہم کو دل میں جگہ نہ دینا کہ وہ تمہیں نظر آئیگا یا نہیں، بلکہ نگاہ حق الیقین سے تم دیکھو اور پھر دیکھو، اس سے تمہیں نور خود بخود دکھائی دینے لگے گا۔

(۴)

تم ہو ساگی تم ہو ساگی واگی ذرہ نہ واگی رے
اپنی ذات صفات کو سمجھو اپنی کرو شناسی رے

حل لغات:۔ ساگی:۔ ہوبہو۔ واگی، نقل، نقلی (ضد اصلی)

ترجمہ:۔ اے انسان! حقیقت کی نظر سے دیکھ کہ تو مظہر صفات خداوندی ہے، تو خلیفۃ اللہ ہے، تیرے باطن میں نور الٰہی کی جھلک موجود ہے، اُس کی اچھی طرح چھان بین کرو، وہ نور کہاں سے آیا کیوں آیا، اور تم میں کس طرح آیا اس طرح اپنی ذات صفات کے سمجھنے سے تمہیں اس نور خداوندی کا پتہ لگے گا۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔

(۵)

بات فریدی سوچ کے سنیو لا کر دل کے کانوں کو

دونو جگ کے مالک تم ہو بھولے اللہ راسی رے

حل لغات:۔ اللہ راسی، جس کا خدا کے بغیر کوئی وسیلہ نہو، محتاج۔

ترجمہ:۔ اے سالک فرید کی اس بات کو دل کے کانوں سے سن کر اچھی طرح سمجھنا کہ اگرچہ ظاہری صورت میں تم بالکل عاجز و محتاج نظر آتے ہیں لیکن اصلیت میں یہ دنیا اور آخرت تمہارے ہی لئے ہیں، ان دو نو جہانوں میں جو کھیل تماشا ہے، وہ تمہارے ہی لئے سجایا گیا ہے ع ہمہ از بہر تو سر گشتہ و فرمانبردار۔

کافی نمبر ۲۸۹

(مسلک ہمہ اوست جو حضرت خواجہ کا مسلک ہے، اس کے رو سے
مطلب یہ ہے کہ تم ہی دو نو جگ کے مالک یعنے مظہر تم ہو)

(۱)

کل غیر کنوں جی واندے مٹھی ریت انوکھی راندے

حل لغات:۔ واندے:۔ واندا ہے، فارغ ہے، خالی ہے، بیزار ہے۔ راندے:۔ راند بمعنی کھیل، مشغلہ۔

ترجمہ:۔ تمام ماسوی اللہ سے دل فارغ البال ہے، صرف اُسی ایک محبوب کا ہو گیا ہے، عشق کا یہ عجیب طریقہ اور انوکھی کھیل ہے۔

(۲)

سٹ کر خویش قبیلہ تھیوسے بر دے تیڈڑے نال ڈے

حل لغات،۔ سٹ کر۔ پھینک کر، قطع تعلق کر کے۔ بھیو سے،۔ ہم ہو گئے۔ تیڈڑے ناں دے،۔ تیرے نام کے۔
ترجمہ،۔ خویش قبیلہ اور عزیز و اقارب سے قطع تعلق کر کے آپ کے نام کے غلام اور خادم ہو چکے ہیں۔

(۳)

سب صورت وچ ڈھول سنجانو تھیو ناں در ماندے

حل لغات،۔ ڈھول،۔ محبوب، دوست۔
ترجمہ،۔ ہر ایک صورت میں خالق کی صنعت کا جلوہ دیکھو اور پہچانو، اس عمل میں درماندے، عاجز اور کلفت زدہ نہ ہو۔

(۴)

سینے جھوکاں ڈیدیں ڈیرے سوہنٹے دوست دلاندے

حل لغات،۔ ڈیدیں،۔ آنکھوں میں، نظروں میں۔
ترجمہ،۔ خوبصورت محبوب دلربا کا تو سینے کے اندر دل میں مقام ہے اور آنکھوں میں ڈیرے ہیں، ہر وقت دل و دید میں موجود ہے

(۵)

ہر پل پل وچ کول بغل وچ یار مٹھے من بھاندے

حل لغات،۔ کول،۔ نزدیک، قریب، ایک نسخہ میں ڈھول ہے کول زیادہ مناسب ہے۔ من بھاندے،۔ دل پسند، خاطر خواہ
ترجمہ،۔ محبوب شیریں لب اور دلربا ہر وقت بغل کے نزدیک دل کے اندر موجود ہے۔

(۶)

اکھیاں دے وچ قطرہ ناوے سارے سجن سماندے

حل لغات،۔ قطر،۔ تنکا، خس۔

ترجمہ:۔ کس قدر تعجب ہے کہ آنکھوں میں ویسے تو ایک تنکا بھی نہیں سما سکتا، مگر محبوب تو باہمہ قدرت اُس میں سمایا ہوا ہے

(۷)

شالا ونج کر حضرت روہی ڈیکھوں گھر متر اندے

حل لغات:۔ حضرت:۔ محبت اور ادب کیلئے۔ روہی:۔ ریگستان کو "حضرت روہی" فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ خدا کرے جلدی ریگستان جا کر دوستوں کے گھر چل دیکھوں۔

(۸)

ست کر ورد فریدؔ ہمیشہ گیت پرم دے گاندے

حل لغات:۔ پرم:۔ محبت، عشق۔ گاندے:۔ گاتا ہے، الاپتا ہے۔

ترجمہ:۔ فریدؔ تو ہمیشہ اپنے ورد وظائف کو بھی چھوڑ کر عشق و محبت کے گیت گایا کرتا ہے۔

کافی نمبر ۲۵

(۱)

کہیں ڈوکھڑی لائیم یاری روندیں عمر گذاریم ساری

حل لغات:۔ ڈوکھڑی:۔ دردزدہ، تکلیف انگیز۔

ترجمہ:۔ میں نے کیسی مصیبت بھری یاری (دوستی) لگائی، کہ ساری عمر روتے روتے بسر ہوئی۔

(۲)

سوہنے ہوت بلوچ اوپرے ڈاڈھے کیتے سخت نکھیڑے

نا سُدھ سلام سنہیڑے کیڈے ویسیاں سولاں ماری

حل لغات:- نکھیڑے:- جدائی، مفارقت۔ سُدھ:- اطلاع، خبر۔ سنہیڑے:- پیغام۔ کیڈے ویسیاں:- میں کہاں جاؤنگی اویڑے:- انوکھے، عجیب۔

ترجمہ:- ہوت بلوچ محبوب شوخ نے جدائی کے بہت کچھ سامان بہم پہنچا دیے ہیں، اور اس پر مزید ستم یہ کیا ہے کہ نہ کوئی خبر بھیجتا ہے، نہ سلام نہ پیام ہے، میں درد رسیدہ کہاں جاؤں۔

(۳)

ایہو را دل رانجھن ماہی کھس دِلڑی تھیندا راہی
وَل کردا بے پرواہی وَہ ظلم تے بے نرواری

حل لغات:- کھس کر:- چھین کر۔ راہی:- گیر، روانہ۔ وَل:- پھر، بعدازاں۔ بے نرواری:- نروار بمعنے عدالت بے نرواری، بے انصافی، ظلم وستم۔

ترجمہ:- اس رانجھن جوگی محبوب کا ظلم اور بے انصافی ملاحظہ ہو، کہ خود محبت کر کے دل چھین لیتا ہے، اور پھر بے پرواہی کر کے خبر تک نہیں لیتا۔

(۴)

مہینوال نہال نہ کیتم چھڈ کلہڑی نال نہ نیتم
بھر جام ڈکھاند ا پیتم پیش آئی شہر خواری

حل لغات:- مہینوال:- سوہنی کے محبوب کا نام ہے، معشوق، دوست، پیتم۔ نہال نہ کیتم:- مجھے خوش نہ کیا۔ نال نہ نیتم مجھے ہمراہ نہ لے گیا۔

ترجمہ:- افسوس کہ محبوب نے مجھے خوشی کا موقعہ نہ دیا، مجھے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا، اور اُس کے فراق میں مجھے درد و غم کا جام پینا پڑا

اسی وجہ سے مجھے رسوائی اور بدنامی پیش آئی ہے۔

(۵)

سر آیا برہوں بکھیڑا ڈینہہ رات ہمیشہ جھیڑا
بیا کھاونڑ آدم ویڑا ڈھولے اصلوں محض وساری

حل لغات:۔ سر آیا:۔ میرے سر پر نازل ہوا۔ برہوں بکھیڑا:۔ محبت کا دھندا۔ جھیڑا:۔ لڑائی، فساد۔ کھاونڑ آدم:۔ مجھے کھانے کو آتا ہے، میری زندگی لیتا ہے۔ اصلوں:۔ بالکل محض۔ وساری:۔ بھلادی، فراموش کردی۔

ترجمہ:۔ محبت کا جنجال گلے میں آپڑا ہے اور دن رات یہی مخمصہ ہے، محبوب دلنواز نے تو بالکل بھلا دیا ہے، اُس کے فراق میں مجھے گھر کا صحن کھانے کو دوڑتا ہے، ایسا ویران گھر معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں زندگی بھی دوبھر ہوگئی ہے۔

(۶)

جی جانی کارنڑ لوہندا غم درد الم نت کوہندا
گل ہار غماں دا سوہندا سر سہرے موجھ موجھاری

حل لغات:۔ جی:۔ دل، طبع۔ جانی کارنڑ:۔ محبوب کے واسطے، دوست کیلئے۔ لوہندا:۔ مشتاق ہے، مضطرب ہے۔ کوہندا:۔ ذبح کرتا ہے، مارے ڈالتا ہے، قتل کرتا ہے۔ سہندا:۔ باعث زینت ہے۔ سر سہرے:۔ سر پر موجھ کے سہرے ہیں۔

ترجمہ:۔ طبیعت محبوب کیلئے ترس رہی ہے، اور درد و اندوہ سے ہمیشہ جان گھلی جا رہی ہے، غم کے ہار گلے میں اور گھبراہٹ و پریشانی کے سہرے سر پر سجے ہوئے ہیں۔

(۷)

ماہی آن وسا ڈے جھوکاں کیوں کرن سیالیں ٹوکاں
میڈیاں سنڑ تھیون ول سوکاں ونجاں واری لکھ لکھ واری

حل لغات:۔ وساوے:۔ آباد کرے۔ ٹوکاں:۔ طعنہ زنی، انگشت نمائی۔ سبز تھیون:۔ سرسبز ہوں، شاداب ہوں سوکاں جمع ہے سوک کی، خشک درخت، سڑے سوکھے ہوئے بوٹے۔ واری:۔ دو دفعہ اس مصرع میں آیا ہے، پہلے کے معنے قربان، صدقے، نچھاور، دوسرے واری کے معنی باری، دفعہ۔

ترجمہ:۔ اگر محبوب دلنواز کلبۂ احزان کو آکر آباد کرے، تو پھر سیال قوم کی عورتیں حاسد اور رقیب رشتہ دار کیوں طعنہ زنی کی جسارت کریں، وہ آئے اور میری اُمید کے خشک شدہ درخت پھر سرسبز ہوں، اور میں لاکھوں دفعہ محبوب پر فدا اور قربان ہو ہو جاؤں۔

(۸)

سَے روگ ہزار کشالے تیڈے کارݨ جندڑی جالے
تھل مارو پربت کالے لاچار تھی ہݨ ہاری

حل لغات:۔ روگ:۔ درد، مرض، بیمار۔ کشالے:۔ تکلیف۔ جندڑی جالے:۔ جان عاشق جھیل رہی ہے۔ پربت کالے:۔ سیاہ پہاڑ، پربت

ترجمہ:۔ اے محبوب جاں نواز تیرے لئے میری جاں پر سو روگ اور ہزار مصائب نازل ہوئے اور تھل مارو اور کالے پہاڑوں میں پریشانی سے عمر گذری، اب ناچار ہو کر میں سوختہ تن اپنی ہاری تسلیم کرتی ہوں، میں ہار گئی اور تم اپنے انداز میں جیت گئے، اب تو مہربانی کر کے آؤ، اور دیدار اقدس سے مشرف کرو۔

(۹)

جیں دلبر دی دل بردی، تہیں باجھ فریدؔ نہ سردی
جُڑ لاس چوٹ اندر دی وہ زخم کللڑا کاری

حل لغات:۔ بردی:۔ کنیز، پرستار، خادمہ۔ نہ سردی:۔ نہیں گذر سکتی، قرار نہیں آتا۔ کللڑا:۔ انوکھا، بے ڈھب۔

ترجمہ:۔ اے فریدؔ جس محبوب کیلئے دِل مشتاق اور کنیز ہو چکی ہے، اسی کے بغیر ذرا بھی قرار نہیں آتا، مگر اُس نے خوب چوٹ چلائی اور کاری زخم دل پر لگایا ہے، جو بہت بے ڈھب ہے۔

کافی نمبر ۲۵۱

(۱)

کیا تھیا جو تیڈی ناں بٹی   تھیسی اوہا جو رب گھنی

حل لغات:۔ کیا تھیا۔ کیا ہوا۔ جو تیڈی ناں بٹی:۔ تیری مراد بر نہ آئی، تیری بن نہ آئی۔ جو رب گھنی:۔ جو اللہ نے مقدر کیا ہے

ترجمہ:۔ اے سالک سرفروش کیا ہوا اگر تیری مراد پوری نہ ہوئی، یہ یقین سمجھ لے کہ وہی ہوگا، جو مشیتِ ایزدی میں ہے، مقدر میں جو لکھا ہے وہی ہوگا۔

(۲)

دولت کوں چوچی لا اڑا   ٹھگ باز دا ڈٹکو نہ کھا،

آزاد تھی صفاً صفا   چھڑ گھن سونجا تیڈی اٹی

حل لغات:۔ چوچی:۔ جلتی ہوئی لکڑی، انگارے۔ اڑا:۔ چولہے میں آگ بھڑکانے کے لئے لکڑیوں کو آگے کرتے ہیں، تو اس کو اڑانا کہتے ہیں۔ ڈٹکو:۔ ڈٹ، فریب، دھوکہ۔ **ٹھگ باز:**۔ ٹھگی کرنے والا، فریب دینے والا۔ **صفاً صفا:**۔ صاف صاف، بالکل سنجائی دی اٹی:۔ بدقسمتی کا پہلو۔ اٹی کے لغوی معنی خلل انداز چیز، خلش، نوک۔

ترجمہ:۔ اے سالک، مال و دولت کے خیال کو آگ لگا دے، یہ دنیا محض فریب نظر ہے، اس کے فریب سے بچ کر رہ۔ تمام تعلقات دنیاوی سے اچھی طرح آزاد ہو جا، اور بدبختی کی تمام چیزوں کو اپنے مستقبل سے ہٹا لے، اس بندہ میں الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب دنیا مردار ہے اور طالب دولت کتے ہیں، دنیا اور اسکی ہوس میں آغشتہ رہنا، روحانیت کیلئے سم قاتل ہے

(۳)

دنیا دانا تھی آشنا،   ہے اے مکارہ بے وفا

کھانویں نہ موذِن وادغا ہے پنج کنی تیکوں گھنی

حل لغات:۔ آشنا:۔ واقف، دوست۔ مکارہ:۔ صحیح لفظ مکّارہ بتشدید کاف ہے استعمال میں اسی طرح بھی آتا ہے، مکروفریب کرنے والی۔ موذِن:۔ موذی کی تانیث، ایذا دینے والی، آزار رساں۔ پنج کنی:۔ خیرات وصدقہ کا وہ حصہ جو صاحب خیر لوگ اپنی خوشی سے تقسیم کرتے ہیں، بسا اوقات اس میں جنس غلہ کی پانچوں قسمیں گندم، جوار، باجرہ، جو اور مکی شامل ہوتی ہیں، اس لئے اس کو پنج کنی کہتے ہیں۔ گھنی:۔ بہت، کافی۔

ترجمہ:۔ اے سالک، تو دنیا کی محبت سے دور رہ، یہ تو مکارہ اور بے وفا ہے، کسی کے ساتھ آج تک اس نے وفا نہیں کی، آج ایک کے پاس ہے تو کل دوسرے کے قبضہ میں ہے، اس موذی کے حسن صورت پر ہرگز مائل نہ ہونا، تیرے لئے اپنی مختصری کائنات پنج کنی تمہاری زندگی برقرار رکھنے کے لئے کافی ہے، زیادہ حرص نہ کر، اور دنیا طلبی سے بچ۔

(۴)

دھج وج دی جھگ مگ تروڑ وے ڈورے تے ململ چھوڑ وے
ہے ڈُلھ پتھر دی بھور وے تیں کان ہیرے دی کنی

حل لغات:۔ دھج وج:۔ طمطراق، ظاہری شان وشوکت، امارت، غرور، دنیاداری۔ ڈورے اور ململ:۔ نفیس کپڑوں کے قسم ہیں۔ ڈُلھ:۔ ڈھیلا، کلوخ۔ بھور:۔ ذرہ ذرہ کیا ہوا۔ ہیرے کی کنی:۔ الماس کا ٹکڑا بیش قیمت پتھر کا ٹکڑا

ترجمہ:۔ دنیاداری اور ظاہری امارت کی شان وشوکت کو توڑ ڈال، باریک اور نفیس ڈورئے اور ململ کے کپڑے پہننے چھوڑ دے، ہیرے کی کنی کو باوجود قیمتی اور بیش بہا ہونے کے بھی تو ڈھیلے اور پتھر کی بھور سمجھ، وہ پتھر ہے بس اس کو پتھر سمجھ تمام مال ودولت کا یہی حال ہے۔

(۵)

مُلاں نہیں کہیں کار دے تھیوے نہ جاٹن یار دے

سمجھن نہ بھیت اسرار دے
وچ کنڈ دے بھر نے تھئے دڑی

حل لغات:۔ شیوے:۔ انداز، طریقے۔ بھیت:۔ بھید، اسرار۔ اسرار:۔ جمع سر، راز، مخفی بات۔ کنڈ:۔ پشت پیٹھ۔ بھر نے بل۔ دڑی:۔ گرنے کی آواز۔

ترجمہ:۔ زاہد خشک جو صوفیائے کرام پر اعتراض کرتے ہیں، مُلّا کسی کام کے نہیں ہیں، ان کو تو صرف لوگوں پر اعتراض کرنا اور مذاق اڑانا آتا ہے، ورنہ وہ تو محبوب ازل کے انداز و ناز سے ناواقف ہیں اور اسرار الٰہی کے مخفی رموز کو سمجھ بھی نہیں سکتے، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کج فہمی کی وجہ سے پشت کے بل جا گرتے ہیں۔

(۶)

ایں راہ ڈو آنویں نہ ہا
جے آئیں قدم ڈینہو ڈینہہ ودھا

پچھوں تے نا ڈیکھیں موہنہ ولا
حیلہ کریں سر تئیں تئی

حل لغات:۔ ڈو:۔ طرف، جانب۔ قدم ڈینہو ڈینہہ ودھا:۔ دن بدن قدم آگے بڑھانا۔ پچھوں:۔ پس پشت۔ موہنہ ولا موہنہ پھیر کر۔ سر تئیں تئی:۔ سردھڑ کی بازی لگانا۔

ترجمہ:۔ اے سالک تجھے اس راہ پر پہلے تو آنا ہی نہ چاہیئے تھا، یہ راستہ نہایت نازک ہے، جب اس راہ پر چل پڑے ہو اور آگئے ہو تو پھر پیچھے مڑنا مردانگی نہیں، روز بروز قدم آگے بڑھاؤ، اور جب تک امکان ہے پوری کوشش کر کے آگے بڑھنے کا حیلہ کرو، اور پس پشت نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔

(۷)

نِومی ترس بارو چل رَتی
روہیں پہاڑیں وِچ تتی

شودی سسی رولدی وَتی
نینہیں اکلھڑی ہک جتی

حل لغات:۔ نِومی:۔ تجھ کو نہیں ہے۔ رتی:۔ بالکل قلیل مقدار میں، ذرہ بھر، رتی تول۔ شودی:۔ قابل رحم، غریب۔

نینہیں ،عشق کی وجہ سے۔ ہک جنٹی ،تنہا، یک تن، ایک۔ ن۔ ایک نسخہ میں لفظ دی بھی مرقوم ہے۔

ترجمہ :۔ اے پنوں بلوچ تجھ کو رتی بھر رحم نہیں آتا، دیکھ تو غریب بیچاری سستی رو رہی ہے اور پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی ہے اور وہ عشق کی ماری ہوئی اکیلی تن تنہا آوارہ سرگرداں ہے

(۸)

ہے ول قہر دی مبتلا ہے او غضب دا بے وفا

منّ چھڈاتے منڑ ڈیوی آ آپت دے وچ کھڑ پٹی

حل لغات :۔ قہر دی :۔ غضب کی ،سخت۔ مبتلا ،عاشق ،فریفتہ۔ منّ چھڈ :۔ نہ چھوڑنے والا۔ من ڈیوے :۔ نہ دینے والا، تنگ گیر قرضخواہ کی نسبت من چھڈ، اور نادھند مقروض کی نسبت من ڈیوے کا لفظ بولتے ہیں۔ آپت دے وچ آپس میں، باہمی ایک دوسرے کے ساتھ۔ کھڑپٹ :۔ اختلاف، جھگڑا، بحث۔

ترجمہ :۔ ایک طرف سستی ہے، جو عشق پنوں میں سخت مبتلا ہے، اور دوسری طرف پنوں ہے جو غضب کا بیوفا ہے ان دونو کی مثال تنگ گیر قرضخواہ اور نادھند مقروض کی ہے، جن کی آپس میں چھڑی ہوئی ہے۔

(۹)

سُنڑ بیوفادی گالھ وے پُچھدے نہ ہر گز حال وے

اصلوں نہ لہم سنبھال وے ڈیوے نہ چولی دی تنی،

حل لغات :۔ گالھ :۔ بات ،حال ،کیفیت۔ اصلوں :۔ بالکل ،محض ،قطعاً۔ چولی دی تنی :۔ گلا بند کرنے کا تاگا، ایک تاگے کا ٹکڑا، محض بے قیمت شے، معمولی چیز۔

ترجمہ :۔ محبوب بے وفا کی کیفیت ملاحظہ ہو، کہ کبھی استفسار حال تک بھی نہیں کیا، اور عاشق تباہ حال کی خبر تک نہیں لی، اور کچھ التفات چھوڑ چولی تنی دینے تک کا بھی روادار نہیں ہوا۔

(۱۰)

تھی خوش فرید تے شاد ول ڈوکھڑیں کوں نہ کر یاد ول
اجھو تھیسوم جھوک آباد ول ایہا نیں نہ وہسی ہک منڑی

حل لغات:۔ نیں:۔ نہر، ندی۔ نہ وہسی:۔ نہ بہے گی۔ ہک منڑی:۔ ایک ہی کنارے کی طرف۔ ن۔ تقسیم

ترجمہ:۔ اے فرید وصال یار کی توقع رکھ اور شاد و خرم ہوجا، جو تکلیفیں پہنچیں ہیں، ان کو یاد بھی نہ کر۔ خدا نے چاہا تو عنقریب محبوب ملیگا، اور جھوک آباد ہوگی، قدرت کا قانون ہے کہ دریا ایک ہی کنارے نہیں بہا کرتے، کبھی اس کنارے بہتے ہیں کبھی اُس کنارے، ہجر و فراق کا زمانہ گذر جائیگا اور وصال یار کا وقت جلدی نصیب ہوگا۔

ع خزاں ہر دم نہیں رہتی بہاری دن بھی آتے ہیں

کافی نمبر ۲۵۲

(۱)

کیا ڈوکھڑا نینہہ لیوسے ڈوکھ باجھ پلے نہ پیوسے

حل لغات:۔ ڈوکھ باجھ:۔ سوائے دُکھ اور غم و درد کے۔ پلے نہ پیوسے:۔ کچھ پلے نہ پڑا، حاصل نہ ہوا۔

ترجمہ:۔ کیا تکلیف دہ عشق ہم نے لگایا کہ اس میں دکھ درد کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔

(۲)

عشق نہیں ہے نار غضب دی تن من کیتس کولے
سولاں ہڑدیں آہیں بھردیں ساری عمر نبھیوسے

حل لغات:۔ نار:۔ آگ، آتش۔ کولے کیتس:۔ جلا کر کوئلہ کر دیا۔ سولاں نبڑیں:۔ درد سے جلتے ہوئے نبھیوسے ہم نے نبھائی، گذاردی۔

ترجمہ:۔ عشق تو غضب کی آگ ہے، جس نے تن بدن کو جلا کر کوئلہ کر دیا ہے، کیا کہیں ہم نے تو ساری عمر درد وں کی آگ میں آہیں کر کر کے گذاردی ہے۔

؎ عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

(۳)

نا غمخوار نا کوئی ساتھی نا کوئی حال ونڈاوے
عشق جہاں ڈکھ ہور نہ کوئی ماپیو ویری تھیوسے

حل لغات:۔ غمخوار:۔ ہمدرد، محرم راز۔ ساتھی:۔ رفیق۔ حال ونڈاوے:۔ حال اور کیفیت دریافت کرے۔ جہاں جیسا۔ ہور:۔ اور، دوسرا۔ ویری:۔ دشمن، بیری۔

ترجمہ:۔ عشق جیسا تو جہاں میں اور کوئی دکھ بھی نہیں، عاشق کا نہ کوئی ہمدرد ہے نہ یار مددگار اور نہ ہی کوئی پرسان حال ہے حتیٰ کہ ماں باپ جیسے دلی محبت کرنے والے بزرگ بھی دشمن ہو گئے ہیں۔

(۴)

خویش قبیلہ ہر کوئی جانڑے منزل یار دیاں جھوکاں
سینگیاں سہرتیاں کر دیاں ٹوکاں سارا بھرم لوڑھیوسے

حل لغات:۔ یار دیاں جھوکاں:۔ محبوب کا مسکن۔ بھرم لوڑھیوسے:۔ ہم نے تمام ننگ و ناموس ضائع کر دیا، بہادیا، بہتے پانی میں کسی چیز کے بہادینے کو لوڑھنا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ میری جائے اقامت، منزل مقصود تو خویش و قبیلہ کا ہر شخص جانتا ہے کہ محبوب کے جھوکوں میں میرے ڈیرے ہوتے ہیں، اس پر بھی میری سینگیاں ہم عمر سہیلیاں ٹوکیں کرتی ہیں، اور طعنے مارتی ہیں، عشق کی وجہ سے ہم نے اپنا سارا ننگ و ناموس گنوا دیا ہے۔

(۵)

گلیاں کوچے شہر بزاراں لوگ مریندا کانے
نندھڑے وڈڑے ڈیون طعنے شرم شعور وہنجیوسے

حل لغات:۔ کانے:۔ طعنے، تبرے۔ نندھڑے:۔ نندھا، چھوٹی عمر والے کو کہتے ہیں۔ وڈڑے:۔ بڑی عمر والے
وہنجیوسے:۔ ہم نے گنوایا۔

ترجمہ:۔ کوچہ و بازار میں گذرتے ہوئے لوگ طعنے دیتے ہیں، اور مزاح کرتے ہیں، چھوٹے بڑے (خورد و کلاں) استہزا کرتے ہیں اور طعنے دیتے ہیں، ہم نے اس عشق کی پیروی میں اپنا شرم و شعور بھی گنوا دیا ہے۔

(۶)

گالھ نہیں اجکل دی سنجڑی روز ازل دی مُٹھڑی
بے نشاں سجن دے کیتے نام نشان گنویوسے

حل لغات:۔ گالھ:۔ بات، واقعہ، کیفیت۔ سُنجڑی:۔ سونی، بے نوا۔ مُٹھڑی:۔ برباد شدہ، لٹی ہوئی۔

ترجمہ:۔ میرے عشق کا واقعہ کوئی آجکل کا واقعہ نہیں ہے میں تو روز ازل سے لٹی ہوئی ہوں، اسی عہد کے سلسلے میں ہم نے بے نشاں محبوب کے لئے اپنا نام و نشاں بھی گنوا دیا ہے۔

(۷)

ہار ہنجوں ندا گل وچ پانواں بیٹھی رو رو حال ونجانواں
پیت سوائی ریت نہ کائی ڈے ہر مفت گدھیوسے

حل لغات:۔ ہار ہنجوں ندا:۔ آنسوؤں کے ہار۔ حال ونجانواں:۔ حال سے بدحال ہونا۔

ترجمہ:۔ عشق کے سلسلہ میں رو رو کر حال سے بدحال ہو رہی ہوں اور آنسوؤں کے ہار گلے میں پہن رہی ہوں، اور جانتی ہوں

کہ سوائے عشق و محبت کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے، اسی محبت کو تو ہم نے سر دے کر مفت لیا ہے۔

(۸)

موجھ موجھاری درد وچھوڑا لکھیا باب تتی دے ڈوڑا
یار فرید نہ کیتا رو رو خلق رویوسے

حل لغات:۔ موجھ موجھاری:۔ پریشانی، گھبراہٹ۔ وچھوڑا:۔ فراق، ہجر۔ تتی دے باب:۔ سوختہ جاں کی قسمت میں۔
ترجمہ:۔ عاشق سوختہ جگر کی قسمت میں گھبراہٹ، درد اور ہجر کی تکلیف دوگنی روز افزوں ہے، اے فرید باوجود ان امور کے محبوب نے اپنا نہ بنایا، ہم نے رو رو کر تمام دنیا کو رولایا۔

کافی نمبر ۲۵۳

(۱)

گیا رل راول وچ روہ راوے نا یار ملدا نا موت آوے،

حل لغات:۔ روہ:۔ پہاڑ۔ راوے:۔ خشک اور پختہ زمین۔ راوا:۔ اس حصہ زمین کو کہتے ہیں جہاں زمین سخت ہو اور نہری پانی نہ پہنچتا ہو، جہاں کا پانی تلخ ہو۔
ترجمہ:۔ محبوب جاں نواز اپنے عاشق زار کو پہاڑوں اور جنگلوں میں آوارہ کر گیا ہے، اس مصیبت میں نہ محبوب ملتا ہے اور نہ ہی موت آتی ہے۔

(۲)

آتن ڈکیتیں سینگیاں ستاون جگتاں مریندیاں بولیاں سناون

کئی کیس کریاں کئی نوک لاون   جیڑا ہمیشہ صدمے اُٹھاوے

حل لغات:۔ آتن:۔ بستی کے اس وسیع چبوترے کو کہتے ہیں، جہاں عورتیں جمع ہو کر چرخہ کاتتی ہیں، اس مناسبت سے بعض نے آتن کے معنے بھی چرخہ ظاہر کیا ہے۔ جگت:۔ مغلق اور ذو معنی باتیں، لطیفہ گوئی۔ کیس کریاں:۔ طعنہ زنی کرتی ہیں، حسد کرتی ہیں، طعنہ زنی میں کمال کرتی ہیں۔

ترجمہ:۔ محبوب راول کے فراق میں گھر باہر کے لوگ ستانے لگ گئے ہیں، ہم عمر سہیلیاں چرخہ کاتنے کے وقت طعنہ زنی کرتی ہیں، جگت بازی کے علاوہ طرح طرح کی بولیاں سناتی ہیں، اور قسم قسم کے اُلاہنے دیتی ہیں اور بعض لوگ جھوک سے بھی دریغ نہیں کرتیں، عاشق کی زندگی اسی قسم کے صدمے اٹھا رہی ہے۔

(۳)

بھینیں نہ بھاواں اَمڑی الاوے   پیکے سوہرے ہر کوئی ڈکھاوے

جانی اوپڑا پھیرا نہ پاوے   ہک سیجھ ساڑنے بیا تول تاوے

حل لغات:۔ پیکے:۔ میکے، والدین کی طرف کے لوگ۔ سوہریجے:۔ سسرال۔

ترجمہ:۔ میں اپنی بہنوں تک کو نہیں بھاتی، ماں گالیاں دیتی ہے، غرض میکے اور سسرال کا ہر ایک آدمی دکھ دیتا ہے محبوب ایسا نازک مزاج ہے، کہ وہ پھیرا تک نہیں کرتا، یہاں یہ حالت ہے، کہ سیج انگاروں کی طرح جلاتی اور توشک عروسی آرام دینے کی بجائے جھلس رہی ہے۔

(۴)

ڈو کھڑے سسی نوں ڈنہہ ڈنیہ سوائے   جیں ڈیہہ بروچل گھر ڈو سدھائے

موجھیں مونجھلے سولیں ستائے   قادر کڈاہیں وچھڑے ملاوے

حل لغات:۔ ڈو:۔ طرف، سمت، جانب۔ کڈاہیں:۔ کبھی، کسی دن۔ وچھڑے ملاوے:۔ فراق زدہ مہجوروں کو ملائے

ترجمہ:۔ جس دن سے پنوں بلوچ گھر کی طرف روانہ ہوا ہے، اُسی دن سے سسی کیلئے دردِ فراق روز افزوں ہے، ہجر کی تکلیف اور دردوں کا ہجوم ہے۔ قادر کریم کبھی تو بچھڑے ہوئے دوستوں کو ملا دے گا۔

(۵)

مُٹھڑی اِکیلی سانول نہ بیلی، اَلبھل نہ کردی سر تے سہیلی
نظرے حویلی سونجڑی ڈُوہیلی، مارو تھلاں دی وَالی سہاوے

حل لغات: **بیلی**:۔ مددگار، رفیق۔ **اَلبھل**:۔ مدارات، خاطر نگہداشت۔ **نظرے**:۔ نظر آتی ہے۔ **ڈُوہیلی**:۔ بد قسمت، محروم دُکھوں کی ماری، دُکھ بھری۔ **وَالی**:۔ ریت، ریگ۔

ترجمہ:۔ بیچاری سسی قسمت باختہ تنہا وقفِ ابتلا ہے، محبوب مدد نہیں کرتا، اور رفاقت سے چلا گیا، سہیلیاں بھی خاطر مدارات سے دست کش ہو گئیں، اب تو گھر کی حویلی سنسان اور دکھ بھری معلوم ہوتی ہے، اور مارو تھل کی ریت بھی سہانی اور دلچسپ نظر آتی ہے ؎

رخصت اے زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے
مژدہ خارِ دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے

(۶)

قسمت فریدا ڈِتڑی نہ واری، اُصلوں پُنل وَل کیتم نہ کاری
کیڈے وینجے دل ڈر داندی ماری، رو رو نبھائی جگ نوں رُووَاوے

حل لغات: **قسمت واری نہ ڈِتڑی**:۔ قسمت نہ بدلی، نصیبے نے پلٹا نہ کھایا۔ **اصلوں**:۔ بالکل محض۔ **نبھائی**:۔ نہ بھانے والی۔

ترجمہ:۔ اے فرید بخت یاور نہ ہوا، اور محبوب پُنل نے پھر میرا چارہ کار نہ کیا نہ خبر لی اور نہ ہمدردی کی، یہ غیر پسندیدہ نہ بھانے والی دردزدہ دل کہاں جائے، بجز اسکے کہ خود رو رو کر تمام زمانہ کو رلائے اور کیا کرے۔

کافی نمبر ۲۵۴

(۱)

کیا ریت پریت سکھائی ہے   سب ڈسدا حُسن خدائی ہے

ترجمہ:۔ عشق نے کیا سبق پڑھایا ہے، کہ ہر جگہ حُسن خدائی نظر آتا ہے۔

(۲)

ڈِسدی یار مِٹھل دی صورت   کُل تصویر اتے کل مورت
ہر ویلے ہے شگن مہورت   غیر دی خبر نہ کائی ہے

حل لغات:۔ مِٹھل:۔ محبوب شیریں ادا۔ تصویر:۔ کاغذ یا کسی دوسری جگہ بنی ہوئی صورت۔ مُورت:۔ مجسمہ، بت۔ شگن:۔ شگون، تفاول۔ مہورت:۔ شگون۔

ترجمہ:۔ دنیا کی ہر ایک تصویر اور مجسمہ میں محبوب شیریں ادا کی قدرت نظر آتی ہے اور ہر وقت جو شگون اور تفاول لیا جاتا ہے، اس میں سوائے ذات جل وعلیٰ کی قدرت کے غیر کا کوئی دخل نہیں ہوتا، ہر وقت عاشق اس کے خیال میں مست ہیں۔

(۳)

ناز نہورے یار سجن دے   عشوے غمزے مَن وہن دے
ہر ہر آن انوکھڑے وَندے   وہ زینت زیبائی ہے

حل لغات:۔ نہورے:۔ انداز معشوقانہ، ناز۔ زیبائی:۔ یہ لفظ زیبائش کی جگہ بطور حاصل مصدر استعمال کیا گیا ہے۔

من موہن:۔ دل موہنے والا (محبوب)

ترجمہ:۔ محبوب جاں نواز کے ناز نخرے، عشوے اور غمزے ہر لحظہ علیحدہ علیحدہ نمونے کے ہوتے ہیں، سبحان اللہ کیا زیب و زینت ہے، تمام کائنات کی حسن و خوبی سے خالق کے حسنِ تخلیق کا پتہ چلتا ہے۔

(۴)

نخرے ٹخرے نوکاں ٹوکاں ‏ دلڑی جوڑ چوبھیندیاں چوکاں

سوکاں سبز تھیاں ول جھوکاں ‏ خوبی خنکی چائی ہے

حل لغات:۔ نخرے:۔ عام طور پر آنکھ کے اشارات معشوقانہ کو نخرے کہا جاتا ہے۔ اور ٹخرے اگرچہ اس کا تابع مہمل سمجھا جاتا ہے۔ مگر آنکھ سے سوا دوسرے اعضا کے اشارات دلکش کو ٹخرے کہا جاتا ہے۔ عشوے، غمزے۔ چوبھیندیاں چبھاتی ہیں۔ چوکاں:۔ خلش۔ سوکاں:۔ خشک شدہ۔

ترجمہ:۔ محبوب کے ناز آفرین عشوے غمزے، نوکاں اور چوکاں دلِ عاشق میں پوری طاقت کے ساتھ خلش کرتی ہیں اور نشتر چبھوتی ہیں، انداز محبوب نے وہ رونق پکڑی ہے کہ سوکاں خشک زدہ پودے بھی بھرے بھرے اور سبز ہو گئے ہیں۔

(۵)

نازک چالیں نور نول دی ‏ رمزاں بانکی طرز جدل دی

دھار کجل دی دھاڑا جلدی ‏ سرخی بھا بھڑکائی ہے

حل لغات:۔ طرز:۔ طریقہ، انداز۔ جدل:۔ لڑائی جھگڑا۔ دھاڑ:۔ ڈاکہ۔

ترجمہ:۔ محبوب خوش ادا کی نازک چالیں اور بانکی رمزیں جھگڑے کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہیں، اُس کی آنکھوں میں کاجل کی دھار موت کے گھاٹ اتارنے والی نظر آتی ہے اور اُسکے ہونٹوں کی سرخی نے تو آگ بھڑکا دی ہے۔

(۶)

ڈوکھ ڈوہاگ تے درد جدائی ‏ رلمل ویندے ساتھ لڈائی

عشق فریدیؔ سے بھائی عشرت روز سوائی ہے

حل لغات:۔ ساتھ لڈائی وینیدا ہے:۔ تمام قافلہ کوچ کر کے جا رہا ہے۔
ترجمہ:۔ اے فریدؔ عشق ہمارا ساتھی اور ہمدرد ہو گیا ہے، اس لئے جوشِ محبت کی خوشی ہر دم روز افزوں ہے، دوکھ مصائب اور درد جدائی سب قافلہ لاد کر کوچ کئے جاتے ہیں۔

کافی نمبر ۲۵۵

(۱)

کیا عشق اڑاہ مچایا ہے ہر روز ایہ سوز سوایا ہے

حل لغات:۔ اڑاہ مچایا۔ دھوم دھام مچا دی، آگ بھڑکا دی، طوفان بپا کر دیا ہے
ترجمہ:۔ عشق نے کیا قیامت برپا کر دی ہے، کہ سوز دروں ہر روز ترقی پر ہے۔

(۲)

سر تن من پھوک جلایا ہے موٹھا جوبن مفت گنوایا ہے

بھُیڑی دلڑی مار مونجھایا ہے دم دم وچ درد سوایا ہے

حل لغات:۔ موٹھا:۔ بدنصیب۔ دلڑی:۔ دل کی تصغیر۔ سوایا:۔ زیادہ۔
ترجمہ:۔ عشق نے سر تن بدن میں آگ لگا کر پھونک دیا ہے، بدنصیب جوانی کا جوبن مفت رائگاں گیا۔ دل نے مار کر ملول کر دیا ہے، اور درد دم بدم روز افزوں ہے۔

(۳)

سٹ سیجھ اکیلی ہوت نسے غم پا کر جھولی عیش کھسے
گل ہار پھلاندا نانگ ڈسے ڈکھی قسمت سب ڈکھ لایا ہے

حل لغات:- نسے:- نس گئے، بھاگ گئے۔ کھسے:- چھین لئے ہیں۔

ترجمہ:- محبوب ہوت پنل مجھے سیج پر اکیلا سوتا ہوا چھوڑ کر بھاگ گیا، میرا عیش و آرام چھین کر میری جھولی میں غم ڈال گیا، میرے گلے میں پھولوں کا ہار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ سانپ ہے، یہ بُرائی سب قسمت اور بخت واژگوں کی ہے۔

(۴)

سوہناں سانگ ہجر دی مار گیا یکباری یار وسار گیا
کر زار نزار خوار گیا تتی بے وس بار سہایا ہے

حل لغات:- سانگ:- برچھا، نیزہ۔ یکبارگی:- دفعتہً، یکبارگی۔

ترجمہ:- محبوب خوبرو، اپنے فراق کی برچھی مار کر چلا گیا، اور جا کر یکدم مجھے بھلا دیا، اور میں اسی فراق کے مارے خوار زار و نزار ہو گئی ہوں، عاشق سوختہ جان نے بے بسی کی حالت میں یہ ناقابل برداشت بوجھ اُٹھایا ہے۔

(۵)

ایہا دلڑی عشق دی کُٹھڑی ہے غماں موٹھڑی تے ڈکھاں گُٹھڑی ہے
ماڈتڑی شوق دی گھٹڑی ہے جیں صبر آرام ونجایا ہے

حل لغات:- گُھٹڑی:- کسی کے پنجہ میں مضبوط اور قابو ہو جانے کو گھٹ جانا کہتے ہیں۔ گُھٹڑی:- گھٹی، بچوں کے پینے کی دوائی۔ ونجایا ہے:- کھو دیا ہے، برباد کر دیا ہے۔

ترجمہ:- دلِ نادان محبت کا بسمل ہے، غم نے اس کو تباہ اور دکھوں نے اس کو قابو کر لیا ہے، ماں نے پیدا ہوتے ہی

شوق و محبت کی گھٹی پلائی تھی جس کے اثر سے صبر و آرام دونو کھوئے گئے ہیں۔

(۶)

دِل لانوݨ حال ونجانوݨ ہے ٭ سُکھ ڈیوݨ تے ڈُکھ پاوݨ ہے،
غم کھاوݨ درد نبھاوݨ ہے ٭ نیڑا بے شک کوڑا جایا ہے

حل لغات:۔ نیڑا۔ عشق، محبت۔

ترجمہ:۔ دل لگانا (محبت کرنا) اپنے حال کی تباہی ہے، سُکھ دیکر دکھ خرید کرنا اسی کو کہتے ہیں، عمر بھر غم کھاتے رہو، اور درد و غم نبھاتے رہو، مرے سے محبت کرنا ہی غلط ہے۔

(۷)

سوہݨے باجھ فرید قرار گیا ٭ کم کار سبھو گھر بار گیا
سب ناز نواز سنگار گیا ٭ سر بار ڈوہاگ سہایا ہے

حل لغات:۔ کم کار:۔ کاروبار، مشاغل زندگی۔ ڈوہاگ:۔ بدبختی، رنڈیپا۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب کے ہجر میں آرام ختم ہو گیا، کاروبار بند اور گھر بار برباد ہو گئے، ناز و نیاز کی مجلسیں اور ہار سنگار کے ساتھ سب جاتے رہے، اب تو بدبختی اور مصیبت کا بوجھ سر پر اٹھایا ہوا ہے۔

کافی نمبر ۲۵۶

(۱)

گیوں لوڑھ کالھڑی وِچ کُن کپر دے ٭ رو دھے ڈتونی پچھلی عمر دے

حل لغات:۔ لوڑھ گیوں:۔ خوفناک طوفان میں بہایا۔ کن کپر:۔ خوفناک طوفان جس میں سخت گرداب ہوں۔ رود ھے:۔ ابتلا غیر مطبوع مصروفیت۔ عمر:۔ متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے۔ پچھلی عمر:۔ آخری حصہ عمر۔

ترجمہ:۔ اے محبوب مجھے آخری عمر میں تو نے بتلائے مصیبت کیا، اور طوفان بلا میں اکیلا دھکیل کر خود چلے گئے۔

(۲)

تیں باجھ جیویں اصلوں نا جیواں	تیڈے اکھیں دے ساہمے پوریواں
مارو، مرلیہ، توں بن نا تھیواں	بٹھ ڈینہہ ہجر دے اوکھے گذردے

حل لغات:۔ باجھ:۔ سوا، بجز، بغیر۔ جیویں:۔ دعائے درازی عمر۔ اصلوں نہ جیواں:۔ میں بالکل نہ زندہ رہوں۔ ساہمے:۔ سامنے، روبرو۔ پوریواں:۔ دفن ہوں، پوری جاؤں۔ مارو:۔ مارنے والا، ظالم۔ مرلیہ:۔ خونخوار۔ اوکھے:۔ مشکل۔

ترجمہ:۔ اے محبوب! خدا تمہیں زندہ رکھے، تمہاری عمر دراز ہو، میں تم بن زندہ نہیں رہ سکتی، خدا کرے تمہارے سامنے میری تدفین (قبر) ہو۔ اے ظالم تیرے بغیر میری زندگی ہی نہیں، یہ فراق کے دن بھاڑ میں جائیں نہایت مشکل سے گذرتے ہیں۔

(۳)

ماراں مروڑاں دھکڑے تے دھوڑے	بھیجیاں سوغاتاں تیڈے وچھوڑے
ڈوکھڑے ڈینہو ڈینہہ ڈیڈھے تے ڈوڑے	ہے ہے نہ جیندے جیڑا نہ مردے

حل لغات:۔ مار:۔ زد، ضرب، تکلیف۔ مروڑاں:۔ جمع مروڑ کی پیچ و اضطراب۔ وچھوڑے:۔ ہجر و فراق۔ ڈیڈھے:۔ ڈیوڑھے۔ ڈوڑے:۔ دو گنے، المضاعف۔

ترجمہ:۔ صدمات، اضطراب، بیتابی، کشمکش کی ٹھوکریں، تیرے ہجر نے میرے لئے یہ تحائف بھیجے ہیں، دو دکھ روز بروز ڈیوڑھے اور دو گنے ترقی کر رہے ہیں، افسوس تو یہ ہے کہ نہ جی سکتی ہوں، نہ موت آتی ہے۔

(۴)

گئے وقت ویہلے یار دبھلیڑے	ڈوکھڑے ڈوکھی تے کتنے وہیڑے

شالہ ڈہاڑے تھیوم تھلیرے پاڑے گذاروں بچنیں ویے گھروے

حل لغات:۔ ویہلے:۔ وقت، لمحات۔ بھلیرے:۔ بھلے، اچھے، خوشگوار۔ ڈوکھی:۔ دوکھیا، دوکھیاری، ستم زدہ۔ وہیرے:۔ ہجوم، حملہ۔ تھلیرے:۔ تھوڑے، کم۔ پاڑے:۔ ایک محلہ میں، پاس، ہمسائیگی۔

ترجمہ:۔ اے دوستو اچھے اور خوشگوار وقت گذر گئے، اس دوکھیاری عاشق پر مصائب کا چاروں طرف حملہ ہو رہا ہے خدا کرے میرے فراق کے دن تھوڑے ہو جائیں، تاکہ محبوب کی ہمسائیگی میں باقی دن گذار سکوں۔

(۵)

گھولی تیڈی گولی تیڈی ڈے کن تے سنڑیں ڈکھڑے میڈی

پانی اساڈا اتھئی رت اسیڈی روٹی ہے ٹکڑے ہاندے جگر دے

حل لغات:۔ گھولی:۔ قربان، فدا، واری۔ تیڈی:۔ تہاری، آپ کی۔ گولی:۔ بردہ، کنیز، خادمہ۔ ڈے کن:۔ کان لگا کر سنو۔ رتا:۔ خون، لہو۔ ہاں:۔ سینہ، دل۔

ترجمہ:۔ میں تم پر فدا ہوں اور تمہاری کنیز ہوں۔ میری تکلیفوں کی داستان ذرا کان لگا کر توجہ سے سنو۔ تمہارے فراق میں ہمارے پینے کے لئے خون اور کھانے کے لئے دل و جگر کے ٹکڑے ہیں ؎

خونِ دل پینے کو اور لختِ جگر کھانے کو یہ غذا ملتی ہے لیلیٰ ترے دیوانے کو

(۶)

مونڈھ لا دی جندڑی ڈکھڑیں دی ڈوہڑی درد نیندی بدھڑی سوز نیندی ردھڑی

ہک تو ں تئیں دی ہوں کل نہ لدھڑی تیڈے سول صدمے چوتھے پہر دے

حل لغات:۔ مونڈھ:۔ آغاز، بن، بنیاد، ابتدا۔ ڈوہڑی:۔ مبتلا، مضمحل شدہ۔ بدھڑی:۔ بستہ، وابستہ، بندھی ہوئی، جکڑی ہوئی۔ ردھڑی:۔ پکی ہوئی، رندھی ہوئی۔ کل نہ لدھڑی:۔ خبر نہ لی۔ چوتھے پہر دے:۔ عمر کے آخری حصہ کے۔

ترجمہ:- عاشق ناشاد کی روز ازل سے ہی دکھوں نے جان نکال ڈالی ہے، دردوں میں جکڑی ہوئی اور سوز دروں میں پکی ہوئی بھولی ہوئی ہوں، اے محبوب! ایک تو تم نے سوختہ جان (عاشق)، کی پھر خبر نہ لی، دوسرا عمر کی آخری حصہ میں صدموں اور دردوں نے مار ڈالا ہے۔

(۷)

رہ گیوم خوشیاں وسرے ننڈ چھپے   دہاڑھ دہاڑھ کریندے آئے پوڈ چھپے

ہئے بینوائی ڈُتڑے رنڈیپے   آئے بار سر تے باری قہر دے

حل لغات:- ننڈ چھپے:- ننڈھاپے، کم عمر، کم عمری کے حالات۔ بعض نسخوں میں ہنڈیپے بھی لکھا ہے جس سے لباس مراد ہے مگر درست نہیں۔ دہاڑھ دہاڑھ کریندے:- نعرے مارتے ہوئے، بے پناہ طور پر طوفان کی طرح محاورہ ہے۔ پڈ چھپے:- بڑھاپے، کبر سنی، ضعیفی۔ رنڈیپے:- رانڈ ہونا، بے خصم ہونا۔

ترجمہ:- خوشیاں جاتی رہیں اور کم عمری کے وقت بھول بھلا گئے، بڑھاپا نعرے مار کر زبردستی سر پر آ پہنچا، علاوہ ازاں بینوائی اور غریبی نے رنڈیپے میں مبتلا کر دیا ہے، اور سر پر نا قابل برداشت بوجھ آ پڑا ہے۔

(۸)

جوگی براگی تھیسکر ڈھونڈیساں   کفنی ڈُکھاندی پا گل سوہیساں

اینویں فرید اعمراں نبھیساں   جے تئیں نا تھیساں داخل قبر دے

حل لغات:- جوگی:- جادوگر، شعبدہ باز، سیانا، عام طور پر گیروے کپڑے پہنے فقیر بھکاری کو کہتے ہیں، جو کبھی سانپ بھی لئے پھرتے ہیں۔ بیراگی، تپسیہ کرنے والا سخت ریاضت کرنے والے فقیر۔ کفنی:- کفن جو مردہ کو پہنا کر دفن کیا جاتا ہے، اور جو زندگی سے بیزار ہو کر جیتے جی کفنی پہن لیتے ہیں۔ قبر کا لفظ متحرک الاوسط استعمال کیا گیا ہے، قبر دے وچ:- وچ کا لفظ محذوف سمجھنا چاہیئے۔

ترجمہ:- اب تو پختہ ارادہ کر لیا ہے، کہ جوگی، بیراگی بن کر محبوب کی تلاش کروں گی، اور دردوں کی کفنی گلے میں پہن کر اسی کو

مایہ نازو زیبائش سمجھوں گی، اے فریدؔ اسی حالت میں ساری عمر بسر کرونگی، جب تک قبر میں داخل ہو جاؤ نگی۔

کافی نمبر ۲۵۷

(۱)

موٹھڑی دلڑی ڈکھڑیں کیٹھڑی ہے نازادادی لُٹڑی

حل لغات:۔ لُٹڑی:۔ لُٹی ہوئی، غصب شدہ، برباد۔

ترجمہ:۔ بدقسمت دردزدہ دل بسمل دلِ بیتاب محبوب کی نازو ادا کی برباد کی ہوئی ہے۔

(۲)

ہن زخم جگر دے آلے دل پُرزے اکھیاں نالے

سے سینے پون اُبالے جند ہار ہوئی میں مٹھڑی

حل لغات:۔ آلے:۔ تازہ۔ پُرزے:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ نالے:۔ ندیاں۔ اُبالے:۔ اُبلنا، پانی کا آگ پر اُبلنا۔ ہوئی:۔ تھک گئی، ماندہ ہو گئی، اس کی صورت خلی نہی چاہیئے تھی۔

ترجمہ:۔ زخم جگر پھر تازہ ہو گئے ہیں، دل پارہ پارہ اور آنکھیں آنسوؤں کی ندیاں بن گئی ہیں، مارے گرمی عشق کے سینے کے اندر سو سو اُبال اُٹھتے ہیں، حتیٰ کہ میں بدقسمت ہار گئی اور تھک کر بے تاب ہو گئی۔

(۳)

تتے درد اندوہ اویڑے لائے دلڑی جھوکاں ڈیرے

ہن حضرت عشق نویڑے ڈِتی پیڑ پورانی نِبھڑی

حل لغات:۔ نویرے۔ نوخیز، جدید نوین کی تصغیر ہے۔ پُٹھڑی۔ پٹھی، الٹی، واژگوں۔

ترجمہ:۔ تفتہ جگر درد، اور بے ڈھب اندوہ ورنج نے دل میں جھوکیں اور ڈیرے لگا دیئے ہیں، حضرت عشق بھی عجیب نوخیز ہیں، کہ عاشق کے گلے میں پرانی خلش مڑھ دی ہے، اور دیرینہ درد عطا کر دیا ہے۔

(۴)

سر چھتڑے نِنہیں لیوسے ، سب شرم شعور گنویوسے

دل ڈھوے یار لُیوسے ، سس مارم امڑی رُٹھڑی

حل لغات:۔ چھتڑے۔ چھتے کی تصغیر، چھوٹے چھوٹے بال جو بچپن کی عمر میں سر پر ہوتے ہیں۔ سس۔ ساس۔ رُٹھڑی۔ روٹھ گئی ہے، ناراض ہو گئی۔

ترجمہ:۔ ابھی سر پر چھتے (چھوٹے بچپن والے بال) تھے، کہ ہم نے محبت کرنی شروع کی، اور شرم و شعور اسی مشغلہ میں کھو بیٹھے، پیارے محبوب نے دل لوٹ لیا ہے، اور اب تو ساس مارتی ہے، اور ماں روٹھ گئی ہے۔

(۵)

مِل ماہی عار ویاروں، تھی فارغ کُل کم کاروں

رل راول ڈاکاں چاروں ، ہے اَج کَل روہی وُٹھڑی

حل لغات:۔ عار ویاروں، محبت اور دلی خواہش سے نہ ہی لوگوں کی عار و یار کے اندیشے سے مل تو سہی۔ ڈاکاں۔ مویشی کے گلے۔

ترجمہ:۔ اے دوست کسی نہ کسی طرح مل تو سہی، اگر محبت میں کچھ کمی ہو، تو لوگوں کے طعنے اور گلے کے اندیشے سے ہی سہی کل کاروبار سے فارغ ہو کر آ اور رل، تا کہ باہم ملکر ہم مویشی چرائیں کیونکہ آجکل روہی میں بارش ہو گئی ہے اور پر لطف موسم ہے

(۶)

تھی کھیر وکھیر چھر لیساں ، اکھیں نال او گاڑ ہٹیساں

پاہ پلکاں نال بوڑھیساں   گھر باروں سنگت ترٹڑی

حل لغات:۔ کھیرو:۔ مویشی چرانے والا، چرالا، گڈریا۔ کھیر:۔ مویشی کا گلہ، اوگاڑ:۔ گوبر، مویشی کا گوبر۔ پاہ:۔ مویشیوں کے گوبر کی خشک شدہ مٹی۔ بوڑھیساں:۔ بوہاری (جھاڑو) دونگی، صاف کروں گی۔ ن۔ جناب علامہ فیض محمد صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج کے نسخہ میں یہ لفظ ترٹڑی لکھا ہوا ہے جس میں ٹوٹنے کا مفہوم ہے۔ سنگت ٹوٹنے کا مفہوم زیادہ صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے پٹھری اور پھٹڑی کو صحیح کر دیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ اے دوست میں تو تیرے ساتھ چرواہوں کی طرح ہمراہ ہو کر تیرے مویشی چراؤنگی، اور اس کام میں ذرا عار اور ملال نہ کرونگی، آنکھوں سے کاروبار انجام دوں گی، مویشیوں کے گوبر تیار کروں گی، پلکوں سے مویشیوں کی پاہ انباہ کو صاف کروں گی، اب تو گھر بار کی سنگت بھی ختم ہوئی (میرے خلاف ہو گئی ہے) اب تیرے سوا میں کیا کرونگی۔

(۷)

تھیاں سونج برصحن حویلیاں   گیاں سینگیاں وسر سہیلیاں
البیلیاں باہنہ چوڑیلیاں   ماںبھین کنوں دل چھٹڑی

حل لغات:۔ باہنہ چوڑیلیاں:۔ جن مل کر بیٹھنے والی عورتوں کی باہوں بازو میں چوڑا عاج کا چڑھا ہوا ہو۔ دل چھٹڑی:۔ دل ٹوٹ گئی، محبت جاتی رہی، دل چھوٹ گئی۔

ترجمہ:۔ مکانات کی حویلیاں سونی اور ویران ہو گئی ہیں، سینگیاں، سہیلیاں، البیلیاں اور چوڑے بھری باہوں والی مل کر بیٹھنے والی دل سے اتر گئیں، بلکہ ماں بہن سے بھی دل چھوٹ گیا ہے اور شکستہ خاطر ہوں۔

(۸)

گیا چیتر فرید اجایا   گھر سانول یار نہ آیا
ہر سولیں سخت ستایا   تھئی دشمن قسمت کھٹڑی

حل لغات:۔ چیتر۔ ہندی مہینہ سنگراند کا۔ چیت:۔ بہار کے آغاز کا موسم۔ اجایا۔ مفت، رائگاں، ضائع۔ کھٹڑی:۔ کھٹی ہوئی، ختم شدہ۔

ترجمہ:۔ اے فرید موسم بہار کا پہلا مہینہ چیت بھی مفت رائگاں گذر گیا، اس میں بھی ہمارا سانولا محبوب نہ آیا، درد دل نے سر کو سخت مار رکھا ہے، فی الحقیقت ہمارا دشمن تو ہماری اپنی واژگوں قسمت ہی ہے، اگر قسمت یاوری کرتی تو محبوب کے دل میں ایسے پرکیف موسم میں ضرور وصال کا خیال آتا، اور وہ اپنا عہد وفا کرتا۔

کافی نمبر ۲۵۸

(۱)

نیڑ لاون حال ونجاون مفتے پور پرائے

حل لغات:۔ پور:۔ خیال، لحاظ۔ پراتے:۔ دوسرے لوگوں کے۔

ترجمہ:۔ محبت کرنا، اپنے حال کو تباہ کرنے کے مترادف ہے، مفت میں دوسروں کا درد اپنے سر مول لیا ہے۔

(۲)

مہنیں کھاندی سٹھڑیں سہندی دلڑی چا برمائے

حل لغات:۔ مہنیں:۔ مہنے، طعنے، شکوے، گلے۔ سٹھڑیں:۔ اصل میں سٹھریں اُن دفتر شکایات کو کہتے ہیں، جو شادی کے دنوں میں دولہا اور دولہن کی طرف سے بنا و جوان عورتیں کوٹھوں پر چڑھ کر ایک دوسرے کے متعلق گانے کے طرز میں انکے اعمال پر تبصرہ کرتے ہیں، یہ رسم اب مفقود ہوتی جاتی ہے، مراد طعنے، الاہنے۔ برمائے:۔ ورغلایا

ترجمہ:۔ دل ناداں نے مجھے ورغلا کر پھنسا دیا، اور میں یہاں تک عشق کے ہاتھوں تباہ ہوئی کہ لوگوں کے طعنے اور گلے شکایات سہہ رہی ہوں۔

(۳)

کرن شکایت سینگیاں سائیں گلڑے حق ہمسائے

حل لغات:۔ حق ہمسائے:۔ قریب رہنے والے حقدار ہمسائیگی، ہمسائے، یہ لفظ اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ ساتھی سہیلیاں اور ہم عمر ہجولیاں شکایتیں کرتی ہیں اور ہمسائے بھی گلے کرتے ہیں۔

(۴)

عار و یار پچار کریندے سکڑے ماپئیو جائے

حل لغات:۔ عار:۔ اجتناب، پرہیز۔ و یار:۔ اعتراض۔ پچار:۔ عیب چینی، گلہ گوئی۔ سکڑے:۔ رشتہ دار حقیقی

ترجمہ:۔ ایک ہی ماں باپ کے لڑکے (بھائی) بھی عار و یار اور پچاریں کرتے ہیں۔ حضرت عشق نے یہ رنگ دکھلایا کہ دوست بھی دشمن ہو گئے ہیں۔

(۵)

ویر نہیڑے اَمڑی جھیڑے بابل نت دڑ کائے،

حل لغات:۔ ویر:۔ بھائی۔ نہیڑے:۔ تنگ کرتا ہے۔ نہیرنا اصل میں کسی کو قابو کرکے زور سے اپنی گرفت میں لینے کو کہتے ہیں جھنجھوڑنا۔ جھیڑے:۔ جھگڑا و فساد کرتا ہے۔ دڑکائے:۔ دھمکیاں دیتا ہے۔

ترجمہ:۔ بھائی تنگ کرتا ہے، اور ماں جھگڑا کرتی رہتی ہے، اور باپ ہمیشہ دھمکاتا اور خون چوستا رہتا ہے۔

(۶)

سس ننّاناں کرم بکھیڑے روز بروز سوائے،

حل لغات:۔ سس:۔ ساس۔ نناناں:۔ جمع نناٹ کی، نند، شوہر کی بہن۔

ترجمہ:۔ ساس اور نندیں ہمیشہ بکھیڑے کرتی رہتی ہیں اور اس شغل میں دن بدن ترقی کر رہی ہیں۔

(۷)

باندیاں بردیاں مونہہ نہ ڈیندیاں دائی ویݨ الائے،

حل لغات:۔ باندیاں:۔ لونڈیاں، خادمائیں۔ بردیاں:۔ کنیزکیں۔ دائی:۔ دایہ، دودھ پلانے والی۔ ویݨ:۔ نوحہ، ماتم۔
ترجمہ:۔ عشق میں میری اس قدر بے توقیری ہوگئی ہے کہ خادماؤں اور کنیزکوں تک کے دل سے میرا خوف اور ڈر جاتا رہا ہے، دایہ دودھ پلانے والی بھی بجائے دعا کے نوحہ کے الاپ اور سنڈاپ دیتی ہے۔

(۸)

اصلوں سدھڑا مونہہ نہ ڈیندے مامے چاچے تائے

حل لغات:۔ سدھڑے مونہہ نہ ڈیندے:۔ سیدھے مونہہ سے بات بھی نہیں کرتے، ذرا التفات بھی نہیں کرتے۔ مامے ماموں، ماں کے بھائی۔ چاچے:۔ چچے، عم، برادر پدر۔ تائے:۔ والد کے بڑے بھائی۔
ترجمہ:۔ ماموں چچے اور تائے تو سیدھے مونہہ سے بات تک نہیں کرتے، مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

(۹)

کانگا قاصد بھیج بھیج ہٹڑی، یار نہ واگ ولائے

حل لغات:۔ کانگا:۔ خط، نامہ بر۔ قاصد:۔ پیغام لے جانے والا۔ بھیج بھیج:۔ بھیج بھیج کر۔ نہ واگ ولائے:۔ باگ نہیں پھیرتا عنان توجہ نہیں پھیرتا، واپس نہیں آتا۔
ترجمہ:۔ سینکڑوں نامے اور قاصد بھیج بھیج کر تھک گئی ہوں، ابھی تک محبوب نے واپس آنے کا قصد نہیں کیا، باگ نہیں پھیری

(۱۰)

ناز نواز نمانے تھیوے ہار سنگار اجائے

حل لغات:۔ شودے:۔ بے حقیقت، بے معنی، عاجز، لاچار۔ نمانٹے:۔ بے آس، مایوس۔ پژمردہ۔
ترجمہ:۔ میرے ناز نواز کسی کام نہ آئے، اور ہار سنگار رائگاں گئے، اکارت گئے۔

(۱۱)

ماروچھوڑ ملہیر ملہاراں آپے آ بلوائے،

ترجمہ:۔ میرا ظالم محبوب ملہیر کے موسم برشکال چھوڑ کر خود بخود آئے اور مجھے بلوائے (یہ میری دلی تمنا ہے)

(۱۲)

رلمل ٹوبھے تے تر تاڈے ساڈے نال وسائے

حل لغات:۔ تر:۔ گھاٹ، پانی میں سے عبور کرنے کا سہل ترین راستہ۔ تاڈا:۔ جائے قیام، سہارے کی جگہ۔
ترجمہ:۔ محبوب دلنواز آ کر میرے ساتھ شامل ہو کر اور ہمارے ویران ٹوبھے اور ٹھکانے تاڈے آ کر آباد کرے۔

(۱۳)

قسمت جاگے بخت بھڑائے قادر دوست ملائے

حل لغات:۔ بخت بھڑائے:۔ بخت یاور ہو۔
ترجمہ:۔ قسمتِ خوابیدہ کبھی تو جاگے اور بخت یاور ہو، یہ تب ہوگا جب قادر مطلق ہمیں دوست ملائیگا، وصال یار نصیب ہو گا

(۱۴)

سہجوں لیٹے تول نہالیں سوہی سیجھ سہائے

حل لغات:۔ سوہی:۔ سجی ہوئی، عروسی کے رنگ سے رنگی ہوئی۔
ترجمہ:۔ خوشی اور آرام سے لیٹ کر سجی ہوئی رنگین بچھونوں کی سیج کو سہادے، زینت دے۔

(۱۵)

بھاگم سختی تے بدبختی، بھاگ سہاگ ملہائے

حل لغات:۔ ملہائے:۔ حاصل کرے، میسر آئے، زیب وزینت دے۔

ترجمہ:۔ سختی اور بدبختی بھاگ جائے، اور بخت وخوش قسمتی آراستہ ہوکر سہاؤں۔

(۱۶)

سانول بانہہ سِراندی ڈیکر ساری رات نبھائے

حل لغات:۔ سِراندی:۔ سرہانے۔

ترجمہ:۔ خدا کرے ہمارا ملیح محبوب میری بانہہ سرہانے دیکر ساری رات یہاں بسر کرے۔

(۱۷)

چھوڑ ونجݨ دی دور رہݨ دی نا رکھ رانجھن رائے

ترجمہ:۔ اے رانجھن محبوب، چھوڑ کر چلے جانے کا، یا مجھ سے دور رہنے کا تو خیال ہی نہ رکھو۔

(۱۸)

توں بن راول جوگی دلڑے ڈوکھڑے کون مٹائے

حل لغات:۔ راول:۔ محبوب۔

ترجمہ:۔ اے محبوب! میرے دل کے درددکھ تیرے سوا کون مٹائے گا۔

(۱۹)

ناکوئی سنگتی ناکوئی ساتھی ناکوئی حال ونڈائے

حل لغات :- سنگتی :- ہمراہ، ساتھی۔
ترجمہ :- (تیرے سوا) میرا نہ کوئی سنگتی ساتھی ہے، نہ کوئی حال دریافت کرنے والا ہمدرد و غمخوار ہے۔

(۲۰)

سچ ہے کون پرائے ڈوکھڑے اپنڑے گلڑے پائے

حل لغات :- گلڑے :- گلے۔
ترجمہ :- یہ کہاوت سچ ہے! کہ پرائے دوکھ کون اپنے گلے میں ڈالتا ہے۔

(۲۱)

جس تن لگڑی سوئی تن جانڑے ہوراں کیا پروائے

حل لغات :- سوئی :- وہی۔ ہوراں :- اوروں کو، دوسروں کو۔
ترجمہ :- جس تن کو لگی ہے، وہی جانتا ہے، غیروں کو کیا معلوم، اوروں کو کیا پرواہ ہے ؎

تا ترا حالے نباشد ہمچو ما حال ما باشد ترا افسانہ پیش

(۲۲)

اپنڑے بارے آپ اُٹھیساں دلڑی نت فرمائے

حل لغات :- اپنڑے بارے :- اپنے سر کے بار، تکلیف بر سر آمدہ۔
ترجمہ :- دل ہمیشہ یہی کہتا رہتا ہے، کہ میں اپنی مصیبت اور بارِ سر کو خود ہی برداشت کرونگا۔

(۲۳)

کر بیواہی ست ننداری پیچی تیچ سدھائے

حل لغات:۔ بیواہی:۔ بے سہارا، بے یار و مددگار۔

ترجمہ:۔ مجھے بے آسرا خوابیدہ چھوڑ کر پیچ باز، فریب دینے والا محبوب کیچ چلا گیا ہے۔

(۲۴)

سُنجڑ بیدے سنجڑ پیے کیا کیا پیش تتی دے آئے

ترجمہ:۔ اس بدبخت اور سوتی کے کیا کیا سامان بربادی پیش آئے ہیں۔

(۲۵)

سرخیں مندیں تلک تلولیں پھکڑے رنگ ڈِکھائے

ترجمہ:۔ سرخیوں، مہندیوں تلک تلولوں کے رنگ بھی پھیکے پڑ گئے ہیں۔

(۲۶)

ہک ڈُکھ سے سانگ خوشی دے سارے صاف وِنجائے

ترجمہ:۔ محبت کے ایک دُکھ نے سینکڑوں خوشی کے موقعے صاف گنوا دیئے۔

(۲۷)

چولی چونڑی سوزوں بھُنڑی آس نہ پُنڑی ہائے

ترجمہ:۔ سوز عشق کے باعث چولی اور چُنی (اوڑھنی) جل بھُن گئی، مگر افسوس کہ پھر بھی اُمید پوری نہ ہوئی۔

(۲۸)

عشقوں مول فرید نہ پھرساں توڑیں موہنہ نہ لائے،

حل لغات:- مونہہ نہ لائے:- مونہہ نہ لگائے، واقف نہ بنے۔

ترجمہ:- اے فریدؔ اگرچہ محبوب التفات نہ کرے پھر بھی میں اُس کے عشق و محبت سے ہرگز باز نہ آؤنگا۔

کافی نمبر ۲۵۹

(۱)

نیناں نہیں رہندے ہٹکے

حل لغات:- نیناں۔ جمع نین کی آنکھ نہیں رہندے:- نہیں رُکتے، نہیں باز آتے۔ ہٹکے۔ منع کرنے سے، روکنے سے

ترجمہ:- باز رکھنے سے بھی آنکھیں نہیں رُکتیں، اور محبوب کے دیدار سے سیر نہیں ہوتیں اور باز نہیں رہتیں۔

(۲)

نین نیناں ساں اڑدے لڑدے لا کر ناز دے لٹکے

حل لغات:- ساں:- ساتھ، مقابل ہو کر۔ اڑدے لڑدے:- باہم اڑتے اور لڑتے ہیں۔ لٹکے:- انداز معشوقانہ ناز آفریں انداز

ترجمہ:- عاشق کی آنکھیں محبوب کی آنکھوں سے ناز آفریں انداز کے ساتھ لڑتی بھڑتی رہتی ہیں۔

(۳)

گلڑیں کوچیں شہر بزاراں لگڑے نینہہ دے چٹکے

حل لغات:- نینہہ دے چٹکے:- محبت کے تعلقات، عشق کی پینگاں، ضربات، چاشنی۔

گلڑیں:- گلیوں میں۔

ترجمہ:- شہر بازار اور گلی کوچوں میں ہر جگہ عشق کی چاشنی چکھی جارہی ہے۔

(۴)

نازنہورے نوکاں نخرے لانون برہوں دے کٹکے

حل لغات:۔ برہوں دے کٹکے:۔ محبت کے شہر آشوب حملے، شور و شر۔

ترجمہ:۔ محبوبان سرگرم ناز و انداز کے نخرے اور اشارات نے عشق کی دھوم بول دی ہے۔

(۵)

مہنیں سٹھڑیں طعنے تبرے گھتڑے لوکاں یٹکے

حل لغات:۔ تبرے:۔ یائے ساکن لائی گئی ہے حالانکہ لفظ تبرّے ہے، دشنام دہی، گالیاں۔ یٹکے یا ینکے:۔ طرفین کے زبانی جھگڑے، زبانی بدتمیزی کا طوفان۔

ترجمہ:۔ عاشقوں کو طعنہ زنی، گلے اور شکووں کے سلسلہ میں لوگوں نے طوفان بدتمیزی مچا رکھے ہیں۔

(۶)

سہساں ٹوکاں ویساں جھوکاں خویش قبیلے سٹکے

حل لغات:۔ سہساں:۔ برداشت کروں گی۔ سٹ کر:۔ چھوڑ کر، ترک کر کے۔

ترجمہ:۔ یہ شکوے برداشت کرونگی مگر پھر بھی خویش قبیلے چھوڑ کر محبوب کی قیامگاہ پر ضرور جاؤنگی، اسکے بغیر مجھ سے نہیں رہا جاتا۔

(۷)

یار بناں پھوک اگ اڑیساں ہار حمیلاں پٹکے

حل لغات:۔ بناں:۔ بغیر، بجز۔ پٹکے:۔ توڑ کر۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز کے بغیر ہار حمیلاں گلے سے نوچ کر آگ میں پھونک کر جلا ڈالوں گی۔

(۸)

ڈو کھڑے سہندے نین نہ رہندے بےوس تھیکر اٹکے

حل لغات:- اٹکے:- اڑے ہیں، دوچار ہوئی ہیں۔

ترجمہ:- نگاہیں ایسی بےبس ہو کر پھنسی ہیں اور مائل محبت ہوئی ہیں کہ طرح طرح کے دوکھ سہتی ہیں مگر پھر بھی باز نہیں آتیں۔

(۹)

نیڑے باجھ فرید نہ بھاوے بھٹ گھت کوڑے کھٹکے

حل لغات:- نیڑے:- محبت، عشق۔ کوڑے:- جھوٹے، غلط۔ کھٹکے:- وہم و خیال۔

ترجمہ:- محبت کے سوائے فرید کچھ نہیں بھاتا، دوسرے تمام وہم اور کھٹکے بھاڑ میں ڈال اور محبت ہی کو اختیار کر۔

کافی نمبر ۲۶

(۱)

نین نرالے نیر نکھڑے نور نظر دے
ساڑن سول سریر ساگی سوز سقر دے

حل لغات:- نرالے:- عجیب، نئی قسم کے۔ نکھڑے:- جدا ہوئے، علیحدہ شدہ۔ ساڑن:- جلاتے ہیں۔ سریر:- جسم۔ ساگی:- اصلی، بعینہٖ، ہو بہو۔ سقر:- جہنم، دوزخ۔

ترجمہ:- آنکھ سے عجیب قسم کے آنسو بہہ رہے ہیں، جن کو نور نظر کے جدا شدہ ٹکڑے کہنا چاہیے، یہ آنسو اس وقت جبکہ درد تمام جسم کو جلا دیتا ہے، واقعی اور اصلی دوزخ کی آگ اور سوز شمار بن جاتے ہیں۔

(۲)

کھُتڑے بِرہوں کٹاری کٹھڑے ناز نہورے نخرے موٹھڑے

چوچک چکمک وِیر، ویری ول ول گھر دے

حل لغات:۔ **کھُتڑے**:۔ خستہ حال۔ **کٹھڑے**:۔ مذبوح، قتل شدہ۔ **مٹھڑے**:۔ بدنصیب، قسمت زدہ۔ **چوچک**:۔ ہیر کے والد کا نام تھا۔ **چکمک**:۔ اصل لفظ چقمق ترکی لغت ہے، سنگ چقماق جس کے باہم رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے یعنے غضب ناک، آگ بگولا ہو جانے والا۔ **ویر**:۔ بھائی، برادر۔

ترجمہ:۔ عاشق خستہ حال محبت کی کٹاری کا مجروح، مذبوح، محبوب کے ناز و نخروں کی گھائل ہے، باپ غضبناک آگ بگولا ہے اور بھائی بیری ہے، اور یہ سب اپنے ہی گھر کے لوگ دشمن ہو گئے ہیں۔

(۳)

سیجھ سُہاگ دی سڑ گئی ساری ڈُوڑے ڈوکھ ڈوہاگ ڈہاری

تک تک مارن تیر زھری زور زَبَر دے

حل لغات:۔ **ڈہاڑی**:۔ روز بروز، روزمرہ۔ **تک تک**:۔ تاک تاک کر، شست لگا لگا کر۔ **زہری**:۔ زہر آلود، زہر میں بجھے ہوئے۔ **زور زبر**:۔ زبردستی کے، ظلم کے، بے رحمی کے، قہری۔

ترجمہ:۔ سہاگ یعنے عروسی کی سیج غم فراق کے مارے تمام جل گئی ہے، دوکھ اور مصیبت روز بروز زیادہ اور دو گنے ہوتے جاتے ہیں اور یہ ایسے زہر آلود تیر تاک تاک کر زبردستی مارتے ہیں کہ جگر چھید دیتے ہیں۔

(۴)

پور پنلڑ ریڈے پپل دے جِندڑی جکھدی جیڑا جلدے

پیت پورانی پیڑ ویری درد اندر دے

حل لغات:۔ پور:۔ دورے، خیال، وہم۔

ترجمہ:۔ محبوب پنل کے خیال اور محبت کے پور (دورے)، دم بدم پڑتے ہیں۔ جان ہر وقت جوکھوں میں ہے اور دل جل رہا ہے، یہ محبت دیرینہ درد اور ناسور ہے، جو اندر ہی اندر کام کر رہا ہے۔ یہ اندرونی دشمن ہے۔

(۵)

سٹ کر سجن سدھایوں سوہنا ملک ملہیر ملیوں من موہنا
چُرڑھ چُرڑھ چکدے چیر جاری جرح جگر دے

حل لغات:۔ چُرڑھ چُرڑھ:۔ بغیر علاج کے درد میں اُبل اُبل کر۔ چکدے:۔ بہتے ہیں، ٹپکتے ہیں۔ چیر:۔ زخم، شگاف۔ جرح:۔ زخم۔

ترجمہ:۔ اے محبوب سجن تو نے مجھے چھوڑ کر ملک ملہیر جا کر بسایا، یہاں غم فراق میں جو زخم جگر رستے رہتے ہیں۔ وہ زیادہ رِس رِس کر یا جبر جبر یعنے ٹپک ٹپک کر زیادہ رستے ہیں اور زیادہ بہہ رہے ہیں، اور درد والم کی ایزادی کا باعث ہو رہے ہیں۔

(۶)

سانگ سونجی نوں سک ساونل دی موجھ موٹھی نوں موہنہ مٹھل دی
ہار ہوئی ہُن ہیر ہو سگئے ہوش ہنر دے

حل لغات:۔ ہس گئے:۔ محض بے طاقت ہو گئے، بے حس ہو گئے، بے دم ہو گئے۔

ترجمہ:۔ خستہ و برباد عاشق کو محبوب ساول کی انتظار کی برچھی لگی ہوئی ہے، اور اُسی شیریں ادا محبوب کی موجھ اور ہجر کی گھبراہٹ ہے، خلاصہ یہ ہے کہ اب بیچاری ہیر وصال کی کوششوں سے تھک کر ہار گئی، اور ہار کر بیدم ہو گئی۔ ہوش و ہنر یعنے ہوش وحواس تک ہس گئے، بے دم ہو گئے، اب ہوش و خرد بھی کام نہیں کر سکتے۔

(۷)

نینہہ نواں نت نالہ زاری، فکر فراق فرید دی یاری
رگ رگ رب روگ دی ریرہ روندیں روح اُپر دے،

حل لغات:۔ ریرہ:۔ متواتر اعضا شکن درد، بے قراری درد، مسلسل عارضہ درد۔ اُپردے:۔ ابھارے کھاتا ہے دول ڈوبنے یا بیٹھ جانے کی وجہ سے،

ترجمہ:۔ محبت میں ہمیشہ نئے نئے انداز آہ و بکا ہیں، اب تو فرید کی یاری فکر فراق کے ساتھ لگ گئی ہے، کیونکہ وہ ہر وقت دم کے ساتھ لگا ہوا ہے، اُسی کی وجہ سے رگ رگ میں درد کی کسک ہے اور روتے روتے اب تو روح پریشان ہو جاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے۔

کافی نمبر ۲۶۱

(۱)

وسو وِی اکھیاں گھن گھوراں لا کے

حل لغات:۔ وسو:۔ امر کا صیغہ برسو، آنسو بہاؤ۔ گھنگھوراں:۔ گھنگھور گھٹا کی صفت آتی ہے۔
ترجمہ:۔ اے دعمناک، آنکھو! گھنگھور گھٹا جیسی صورت بنا کر برسو آنسو کے مینہ برساؤ، اور خوب برسو۔

(۲)

ساونڑ آیا یار نہ آیا تھئے بادل طوفان بلا کے

ترجمہ:۔ افسوس کہ موسم برسات آگیا لیکن محبوب نہ آیا، اُدھر بادلوں میں مینہ بھر آیا، ادھر آنکھوں میں طوفان چھایا ہے۔

(۳)

آنوݨ کہہ گئے وَل نہ آئے دل نوں مفتی چوٹ چلا کے

حل لغات :۔ آنوݨ :۔ آنا، آنے کا وعدہ کر گئے۔

ترجمہ :۔ آنے کا وعدہ کر کے پھر نہ آئے، مفت میں دل پر محبت کی چوٹ چلا کے بے پرواہ ہو گئے۔

(۴)

دل برمائے راول جوگی دُہن سُن بنسی پھوک بجا کے

حل لغات :۔ دہن سن :۔ بنسری کی آواز۔

ترجمہ :۔ راول جوگی محبوب نے دہن سن کی آواز حقیقت آفرین میں بنسری پھوک کر ایسی بجائی کہ عاشق کا دل چھین لیا، بہلالیا

(۵)

اتنا ظلم مناسب ناہیں پہلوں اپنا یار بنا کے

ترجمہ :۔ عہد وفا پر نہ رہنا اور عاشق کو ہجر کی آگ میں جھونکنا ایک ظلم ہے، اور اس قدر ظلم مناسب نہیں۔

(۶)

روہ جبل وِچ مارو تھل وِچ مارو گیا پردیس رلا کے

حل لغات :۔ مارو تھل :۔ ریگستان کے ایک تھل کا نام ہے۔ مارو :۔ مارنے والا، محبوب قاتل۔

ترجمہ :۔ محبوب ظالم اپنا عاشق بنا کر عاشق کو روہ جبل اور مارو تھل میں پردیس میں آوارہ رُلا کر چلا گیا ہے۔

(۷)

مارو ملک ملہیر دا مالک لڈ نہ جاویں جھوک وسا کے

ترجمہ:۔ اے دوسروں کی جان سے کھیلنے والے محبوب، اے ملک ملیر کے مالک میری جھوک بسا کر پھر کوچ نہ کر جانا، اور مجھے فراق میں نہ ڈال جانا۔

(۸)

جوگن تھیساں ملک ڈھونڈیساں ویساں انگ بھبوت رما کے

حل لغات:۔ انگ:۔ اعضا، عضو، بازو۔ بھبھوت رما کے:۔ راکھ لگا کر، راکھ سے ملبوس ہو کر۔

ترجمہ:۔ میں اُس کے فراق میں جوگن بن کر اعضا پر راکھ مل کر تمام ملک میں اس کو تلاش کروں گی۔

(۹)

الڑے زخم نہ چول پپیہا ساڑ نہ کوئل کوک سُنا کے

حل لغات:۔ پپیہا اور کوئل مشہور پرندے ہیں جنکی آواز میں درد فراق کی لے بھری ہوئی ہے۔

ترجمہ:۔ اے پپیہا، تو پی پی (محبوب کو یاد) کر کے میرے تازہ زخموں کو نہ چھیڑ اور اے کوئل تو کو کو کر کے مجھے نہ جلا میں درد رسیدہ ہوں

(۱۰)

کروٹیاں لے ہٹ ہٹ جاندی بیوس ڈوکھڑے سول سہا کے

حل لغات:۔ کروٹیاں:۔ پہلو، کروٹ۔

ترجمہ:۔ کیا کروں بے بس ہوں، درد و غم فراق سہتی ہوں اور ہجر کی آگ میں کروٹیں بدل بدل کر بھٹک جاتی ہوں۔

(۱۱)

تم بچھڑت موہے چین نہ آوے پاپ مٹاؤ انگن سہا کے

حل لغات:۔ پاپ:۔ گناہ یہاں مراد درد ہے۔

ترجمہ:۔ تم جب سے بچھڑے ہو، جدا ہوئے ہو، اس وقت سے آرام مفقود ہے، کبھی میرا آنگن سُہا کے میرے دردر فع کرو اور وصال سے مسرور کرو۔

(۱۲)

گرجت بدرہ لسکت بجلی، رم جھم بارش زور گھٹا کے

ترجمہ:۔ گھٹا کا زور ہے، بادل گرج رہے ہیں، بجلیاں چمک رہی ہیں، بارش رم جھم رم جھم ہو رہی ہے۔

(۱۳)

ساجن باجھ فریدؔ ہے جینا مشکل ایسے بار اُٹھا کے

حل لغات:۔ باجھ:۔ بغیر

ترجمہ:۔ اے فریدؔ محبوب ساجن کے بغیر ایسے مشکل بار اُٹھاتے ہوئے جینا بہت مشکل ہے۔

کافی نمبر ۲۶۲

(۱)

وصل ہجر یکساں

وسدا دوست قریب ڈلیندے

حل لغات:۔ یکساں:۔ برابر۔ وسدا:۔ بستا ہے، موجود ہے، آباد ہے۔

ترجمہ:۔ ہجر اور وصال (مرحلہ محویت جمال یار) میں، برابر ہیں، کیونکہ دوست تو ہر حال میں دل کے قریب رہتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی طرف اشارہ ہے۔ جب حقیقت یہ ہے کہ محبوب دل کے قریب ہے، تو وصل اور فراق ایک اصطلاحی افتراق ہے

(۲)

علوی سفلی یار دیاں جُھوکاں ‏ خبر نہیں انہاں کملیاں لوکاں

اے دل جان پچھان ‏ ہر جا ویڑے چاک ہمیندے

حل لغات:۔ علوی:۔ عالم جبروت وملکوت۔ سفلی:۔ عالم ناسوت۔ کملیاں:۔ جمع کملی، انجان، بھولی بھالی۔

ترجمہ:۔ پستی اور بلندی میں ہر جگہ محبوب کی قیامگاہیں ہیں، ان دیوانے لوگوں کو اس راز کی خبر نہیں۔ اے دل فریدؔ، تو یہ اچھی طرح جان لے اور یقین رکھ کہ ہر جگہ بھینسیں چرانے والا ماہیوال محبوب کی جلوہ گاہ ہے، وہ ہر جگہ موجود ہے۔

(۳)

ڈکھ ڈوہاگ تے بیت حزن میں ‏ سکھ سہاگ تے ملک امن میں

عاشق سمجھ سونجھان ‏ سبھ مظہر میں یار چہیندے

حل لغات:۔ بیت حزن:۔ مقام درد، غم خانہ۔ امن کو متحرک الاوسط استعمال فرمایا ہے، امن وامان کا ملک۔ سمجھ:۔ سمجھ لے۔ چہیندے:۔ مطلوب ہے، چاہا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ ڈوہاگ، بدبختی تکلیف ہو، یا غم خانہ ہو، سکھ ہو عیش ہو یا امن وامان کا گھر ہو۔ اے عاشق یہ سمجھ اور یقین کر لے کہ تمام مظاہر میں محبوب ہی کی تلاش ہے، ہر جگہ اُسی کی تسبیح وتہلیل پڑھی جاتی ہے۔

(۴)

چاک بیاٹا من نوں بھاٹا ‏ تن من اُس دے راہ وِکاٹا

کیاوت دین ایمان ‏ شرم بھرم سب مِلک تہیندے

حل لغات:۔ بیاٹا:۔ باپ کا ملازم رانجھا، محبوب دوست۔ وِکاٹا:۔ بک گیا، فروخت ہو چکا ہے۔ کیاوت:۔ ایسی بھی یہی حالت۔ مِلک تہیندے:۔ اُس کی ملکیت ہیں۔

ترجمہ:- محبوب (والد کے بھینسوں کا چرواہا) ہمارے دل کو بھا گیا ہے، ہمارا تن بدن سب کچھ اسی کی راہ میں بک چکا ہے، حتیٰ کہ دین وایمان کی بھی وہی حالت ہے، اور شرم بھرم بھی اُسی کے مِلک ہو چکے ہیں۔

(۵)

عشق فرید تصرف کیتا لائیس جُھڑ کر پرم پلیتیا

سب صورت سُبحان ظاہر اکھیاں نال ڈسیندے

حل لغات:- تصرف:- قبضہ، احاطہ۔ پرم پلیتیا، محبت کا فتیلہ۔ ڈسیندے:- ڈسدا ہے، معلوم ہوتا ہے، نظر آتا ہے۔

ترجمہ:- اے فرید عشق نے اپنا پورا قبضہ مجھ پر کر لیا ہے، اور مضبوطی سے پرم پلیتہ لگا کر جلا ڈالا ہے، اب یہ صورت ہے (مرحلہ ریاضت)، کہ ہر صورت میں محبوب کا جلوہ صاف صاف آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔

کافی نمبر ۲۶۳

(۱)

وَل وَس وَسا اوہے ٹول وے کر لاڈ مٹھڑا بول وے

حل لغات:- وَس وَسا:- رونق افروز ہو، خود بھی آباد ہو، اور وہی ٹول بھی آباد کر۔ لاڈ:- ناز کرنا، محبت کے انداز کرنا۔

ترجمہ:- اے محبوب حقیقی آ، اور پھر وہی پہلے سے محفلیں رچا، لاڈ کر اور شیریں گفتار سے عشاق کو محفوظ کر۔

(۲)

ہر وقت سانول ڈھول وے پیا ہوا سا ڈڑے کول وے

ان ٹہ سوہنیدی گھنڈڑی کھول وے ان ٹہ سنگ میں سنگ بول وے

حل لغات:۔ ڈھول:۔ محبوب۔ اَنْ سوہیندے:۔ ناواقفیت کی۔ گھنڈڑی کھول:۔ گھنڈ کھول، پردہ ہٹا، حجاب دور کر
اَنْ سنگ:۔ بے تامل، بے دریغ۔ مَیں سنگ:۔ میرے ساتھ، مجھ سے۔

ترجمہ:۔ اے محبوب دلنواز تو ہروقت ہمارے پہلو میں موجود ہے، اور اجنبیت (ناواقفیت) کا جو پردہ حائل ہے، اس کو دور
کردے اور بے حجابانہ میرے ساتھ بول ؂

بے حجابانہ درآ از در کاشانۂ ما کہ کسے نیست بجز دردِ تو در خانۂ ما

(۳)

اتھوں ناز دے ٹک ٹول وے لکھ لکھ الول مخول وے
اتھاں مٹھڑی جان ہٹرول وے تھئی ڈکھڑیندی کچکول وے

حل لغات:۔ ٹک ٹول:۔ اسباب۔ الول:۔ ناز نخرے۔ ناز پروری۔ مخول:۔ مستیاں۔ ہٹرول:۔ جلی ہوئی (تنگ آئی ہوئی)
کچکول:۔ اصل لفظ کشکول ہے، فقیروں، گداگروں کا تھیلہ جس میں گداگری کی تمام کائنات جمع کی جاتی ہے، مختلف
قسم کے ٹکڑے رکھنے کا لکڑی وغیرہ کا پیالہ۔

ترجمہ:۔ وہاں تو ناز و انداز کے اسباب جمع ہیں، لاکھ لاکھ ناز و مستیوں کا دور ہے، مگر یہاں عاشق نامراد کی طبیعت پہلے ہی کبیدہ
اور مغضوب الغضب ہے، اندر ہی اندر دکھ جمع ہو رہے ہیں، گویا عاشق کا دل درد و غم کا کشکول بنا ہوا ہے۔

(۴)

کیا ڈکھڑیں لدھڑم گول وے تھئے چور زرہ تے خول وے
ماریا ہے کیا جُڑ تول وے ابرو غلیل غلول وے

حل لغات:۔ لدھڑم گول:۔ تلاش کر کے پایا ہے۔ چور:۔ ٹکڑے ٹکڑے، ذرہ ذرہ۔ زرہ:۔ وہ حفاظت جان کا آہنی لباس
جو دشمن کے تیروں سے محفوظ رہنے کیلئے جنگ کے موقعہ پر پہنا جاتا ہے۔ خول:۔ اسی قسم کا آہنی ٹوپ جو جنگ میں
سر پر پہنا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ کیا مجھے درد دکھ نے تلاش کر لیا ہے، کہ صرف مجھ پر ہی توجہ ہو رہی ہے، کیسا تاک اور تول کر ابرو کی کمان سے غلولہ مارا ہے کہ زرہ اور آہنی خول تک ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں، دل و جگر تو بیچارے گوشت و خون کے نازک جرم تھے، جب آہنی سامان ریزے ریزے ہو گیا ہے، تو وہ کہاں بچ سکتے تھے۔

(۵)

پئے ہوش دے وچ بھول وے زیرے اندر سو پول وے
تھیا جسم چیچی ٹھول وے دل ڈتڑے کئی گھر رول وے

حل لغات:۔ بھول:۔ اختلاف، شبہات، فرق۔ زیرے:۔ کلیجے۔ پول:۔ سوراخ، کھوکھلا پن۔ چیچی ٹھول:۔ ہاتھ کی چھوٹی انگلی خنصر کو چیچی کہتے ہیں۔ ٹھول:۔ موٹاپا، فربہی۔ چیچی ٹھول:۔ بالکل لاغری، چیچی کی مقدار میں جسم کی فربہی۔ رول:۔ رلا کے آوارہ کر دے۔

ترجمہ:۔ اچھے بھلے ہوش و حواس میں خلل پڑ گیا ہے، اور کلیجے میں سو سوراخ اور کھوکھلا پن کے علامات ہو گئے ہیں لاغری کا یہ حال ہے کہ جسم سوکھ کر چھوٹی انگلی خنصر کے برابر موٹا باقی رہ گیا ہے، یہ دل محبت زدہ کا حال ہے، اس نے کئی خاندان تباہ کر دیئے، اور کئی گھرانے رلا دیئے ہیں۔

(۶)

جے اے فرید دا ڈول وے ایہا ٹور تے ایہا جول وے
کئی ڈینہہ نہ پھولا پھول وے اجھو شہریں وجسن دول وے

حل لغات:۔ جے:۔ اگر۔ ڈول:۔ طرز، طریق۔ ٹور:۔ عادات، اطوار، رویہ۔ جول:۔ حالات، چال۔ پھولا پھول:۔ دریافت کر، حقیقت معلوم کر کہ کس حال کر۔ اجھو:۔ ابھی، عنقریب، جلدی۔ وجسن دول:۔ ڈھول بجیں گے، شہرت ہو گی، فضیحت ہو گی

ترجمہ:۔ اگر فرید کا یہی حال رہا اور اس کے اطوار و عادات یہی رہے، کچھ عرصہ اس کے درپے نہ ہو، اور اس کے نتائج کی طرف سے بے التفات ہو کر دیکھنا کہ عنقریب شہروں میں ڈھول بجیں گے، فضیحت اس کا انجام ہوگا۔

کافی نمبر ۲۶۴

(اس کافی میں حضرت نے عشق مجازی میں حقیقت کے سراغ بتلائے ہیں)

وہ حضرت عشق مجازی — سب راز رموز دی بازی

ترجمہ:- سبحان اللہ عشق مجازی بھی عجیب مشغلہ عشاق ہے شطرنج کی طرح، یہ ایک بساط بچھی ہوئی ہے، جس پہ راز اور رموز کی مہرے ہیں کھیلے جاتے ہیں، کہنے کو تو کھیل ہے، مگر اس میں حقیقت کے راز اور رموز کام کرتے ہیں، اور آخر حقیقت تک پہنچا دیتے ہیں۔

(۲)

سبھو شاہد اصلی جائیں — ہے واحد پرم کہانڑیں
ہے وحدت سمجھ سونجانڑیں — وچ پردے کثرت سازی

حل لغات:- **شاہد:-** شہادت دینے والا، مراد محبوب۔ **پرم کہانی:-** داستان محبت۔ **وحدت:-** تنہائی، اکیلا پن۔ **کثرت سازی:-** کثرت، زیادہ، وحدت کی ضد۔

ترجمہ:- دنیا و مافیہا ایک ہی واحد لاشریک کی داستان محبت ہے، ہر چیز کے پردہ میں اسی محبوب کی معرفت تلاش کرو، کثرت سازی کا پردہ ہے، ورنہ ہر کثرت میں بھی اسی کی وحدت کا پتہ ملتا ہے۔

(۳)

کر رفع ملال کدورت — ٹک سمجھ سجن بے صورت
تھیا ظاہر وچ ہر مورت — چھپ اوڑے نور حجازی

حل لغات:۔ ملال۔ کدورت:۔ دونو ہم معنی ہیں، آئینہ دل پر زنگ آجانا، بے صورت:۔ صورت اور شکل سے پاک اور بالاتر خدا۔ مورت:۔ بت، تصویر۔ اولے:۔ اوٹ میں، پردہ میں۔ نور حجازی:۔ مراد ذات پاک حضور نبی الکریم صلعم۔

ترجمہ:۔ دل سے پریشانی اور وہم کی میل اور زنگ کو دور کر کے یہ صحیح سمجھ لے کہ ذات کردگار بے چون و بے چگون ہے صورت سے منزہ ہے، بے صورت ہے، مگر اُس کی خلاقی قدرت کا رنگ ہر بت اور ہر صورت میں موجود ہے، دیکھو حضرت سرور عالم نور حجازی کے پردہ میں بھی اُسی کی قدرت کا جلوہ ہے۔

(۴)

سن حسن ازل دی چالی سب ناز نہورے والی

کتھ خالق خلق دا والی کتھ عابد ریت نیازی

حل لغات:۔ سُن:۔ صیغہ امر سُن۔ حسن ازلی:۔ محبوب حقیقی۔ والی:۔ مالک، صاحب۔

ترجمہ:۔ اے سالک حسن ازل کی بے شمار چالیں سب ناز و نزاکت والی ہیں، ہر ایک صورت میں اُس کا رنگ اور ناز جداگانہ ہے، کہاں وہ مالک خالق خلق اور پروردگار عالم ہے، اور تمام مخلوق کا والی ہے، مگر پھر دیکھو کہ عابد زاہد نیاز کیش خاکساروں میں بھی اُسی کی قدرت کا جلوہ ظاہر ہے۔

(۵)

کتھ عاشق درد کشالے کتھ حسن ملاحت چالے

تھی ہار سنگار ڈکھالے خوش سیرت ناز نوازی

حل لغات:۔ کشالے:۔ تکلیف۔ حسن ملیح:۔ نمکین خوبی، حضرت سرور عالم صلعم کے حسن پاک کو حسن ملیح کہتے ہیں، کیونکہ اس حسن میں نمکینی اور ملاحت کا رنگ تھا، اور حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کو حسن صبیح کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ حسن حقیقی کا جلوہ کہیں عاشق مبتلائے درد و مصائب کے رنگ میں جلوہ گر ہے کہیں ایسے حسین پیکر میں ہے جو ملاحت و نمکینی کی چال دکھاتا ہے اور کہیں یہ جلوہ ہار سنگار میں نظر آتا ہے، خوبصورتی کے علاوہ خوش خلقی اور ناز و انداز کے رنگ میں دکھاتا ہے

(۶)

کتھ مطرب تے میخانے کتھ رندی رسم یگانے
کتھ صوم صلوٰت اذانے کتھ زاھد نیک نمازی

حل لغات: مطرب:۔ گانے والا۔ رندی:۔ رند کا لفظ عابد کے مقابل ہے، شراب خوار، مست۔ صوم:۔ روزہ۔ صلوٰت:۔ نماز۔ اذان:۔ بانگ نماز۔

ترجمہ:۔ مطرب، میخانے اور رندانہ مستیوں میں بھی اُسکی حکمت کا رنگ ہے، نماز روزہ اذان میں بھی نیک طالع زاہد اور نمازی میں بھی اُس کی قدرت کا جلوہ موجود ہے۔

(۷)

ہے غیریت زندیقی پا ورثہ رکھ صدیقی،
کر جہد جہاد حقیقی بن مرد معلّیٰ غازی

حل لغات: غیریت:۔ کسی شے کو ایسا سمجھنا کہ اُس میں قدرت الٰہی کا جلوہ نہیں ہے، غیریت کہلاتا ہے۔ زندیق:۔ بدمذہب کافر۔ صدیقی:۔ حضرت سرورِ عالم صلعم کے خلیفۂ اکبر حضرت ابوبکر صدیق کی شان کی طرف اشارہ ہے، آپ نے نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار نبوت پر بلا کسی حجت وسوال کے فوراً تصدیق نبوت فرمائی تھی اور ایمان لائے تھے جہد:۔ کوشش۔ جہاد:۔ حرب وضرب فی سبیل اللہ۔

ترجمہ:۔ کسی چیز کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا کفر اور زندیقی ہے، اے سالک طریق معرفت تو صدیقی صفت پیدا کر اور اسی کو ورثہ سمجھ، حقیقت کا علم حاصل کرنے کیلئے اپنی تمام کوشش اور جہاد مصروف رکھ تاکہ تو بلند قدر اور غازی بن جائے

(۸)

ٹھپ فقہ اصول مسائل ست نحوی فعل تے فاعل

بٹھ علمی بحث دلائل ہے فقر فقط جانبازی

حل لغات :- ٹھپ :- بند کر، تہ کر۔ فقہ :- اُس علم کو کہتے ہیں، جس سے دینیات کے عام قاعدے معلوم ہوں۔ اصول :- بنیادی قواعد اور ان قوانین شرعی کو کہتے ہیں، جن پر احکام شریعت کی بنیاد قائم ہے۔ نحو :- اس علم کو کہتے ہیں جس سے الفاظ کی صحیح طور پر ترکیب دینے کا طریق معلوم ہو، فعل اور فاعل سے نحوی ترکیب یا علم صرف مراد ہے، جس میں لفظوں کے ہیر پھیر سے بحث کی جاتی ہے۔ جانبازی :- جان کا سودا کرنا، دھڑکی بازی لگانا۔

ترجمہ :- اے سالک زیادہ علمی صرفی نحوی اصولی فقہی دلائل اور بحثوں میں نہ اُلجھ فقرو معرفت جن کا تو طالب ہے، وہ علم منطق میں نہیں، بلکہ جاں بازی میں حاصل ہوتا ہے، محبت کا سلسلہ اختیار کر سر دے اور عاشق صادق بن۔

(۹)

اے سلک سلوک فریدی ہے ریت عجب توحیدی

پر ذوق لذیذ جدیدی چھڈ لمبڑ دور درازی

حل لغات :- سلک :- لڑی، لغت میں پروئے جانے والی کو کہتے ہیں، اصطلاح تصوف میں سالک معرفت کو جو حصول مقصود کی راہ بتلائی جاتی ہے، اس کو سلوک کہتے ہیں۔ لمبڑ :- لمبا کرنا، طوالت۔

ترجمہ :- سلوک فریدی کی یہ رسی دلڑی، حبل اللہ عجیب رسم توحیدی ہے، پُرذوق ہونے کے علاوہ کل جدید لذیذ کے اصول کے مطابق لذت آفرین بھی ہے اسلئے بحکم واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً یہ مشورہ دیا ہے کہ یہ آسان طریق موصل الی المقصود ہے، اسی کو اختیار کیا جائے، اور اے سالک طوالت اور دور دراز راستوں کو چھوڑ کر یہی سلوک فریدی اختیار کر۔

کافی نمبر ۲۶۵

(اس کافی میں حضرت نے معشوق کے عادات پر تبصرہ کیا ہے اور اپنے عشق کا ماحصل ظاہر فرمایا ہے)

(۱)

واہ واہ دلبر دی یاری لا یاری کرم نہ کاری،

حل لغات:۔ وہ:۔ کلمہ تعجب، عجیب۔ کرم نہ کاری:۔ میرا علاج نہیں کرتا۔ وہ کا لفظ پہلے مصرعہ میں دو دفعہ ہر ایک قلمی اور مطبوعہ دیوان میں ہے، اس لئے یہاں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے، وزن اور بحر کے لحاظ سے قابل توجہ ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز کی یاری اور محبت کا یہ عجیب اصول ہے، کہ دام محبت میں پھنسا کر پھر مداوا اور علاج تک نہیں کرتا۔

(۲)

تھی روکھڑا رکھم بریت نا پچھدا حال حقیقت

نا سُندا وِیدِن ساری

حل لغات:۔ روکھڑا:۔ روکھا، خشک مزاج، بے پروا۔ بریت:۔ بیزاری، علیحدگی، بریت۔ پچھدا پوچھتا، دریافت کرتا۔ وِیدِن:۔ داستان، تفصیل حالات، سرگذشت۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز کی یہ حالت ہے، کہ روکھا، اور خشک مزاج بن کر عاشق سے دوری اختیار کرتا ہے، اور حقیقت حال تک بھی نہیں پوچھتا، اور نہ ہی عاشق کی سرگذشت سنتا ہے۔

(۳)

میں مٹھڑی ڈکھڑیں کٹھڑی سے تیریں غمدیں چوٹڑی

دل لڑی سولاں ماری

حل لغات:۔ تیریں غم دی چوٹڑی:۔ غم کے تیروں کا نشانہ (ہدف)،

ترجمہ:۔ میں عاشق بدنصیب دکھوں سے بسمل، غم کے صدہا تیروں کا نشانہ، دل باختہ اور درد و اندوہ زدہ ہوں ؂

بیدادِ عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسدؔ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

ناڈٹھڑم مٹھڑا مکھنا (۴) گیا ساونڑ صاف سلکھنا
گئی موسم چیتر بہاری

حل لغات:۔ ناڈٹھڑم:۔ میں نے نہ دیکھا۔ مٹھڑا:۔ محبوب شیریں ادا۔ مکھنا:۔ مکھن کی طرح نرم و نازک۔ سلکھنا:۔ خالی، بے لطف، بے کیف۔

ترجمہ:۔ ساون کا مہینہ صاف بے کیف اور خالی گذر گیا، اور چیت بہار کی موسم بھی بیت گئی، میں نے اپنے شیریں ادا، نازک مزاج محبوب کو دیکھا تک نہیں، اُس کے فراق میں یہ پُر لطف دن گذار دئے ہیں۔

نا کھوجؔ نا کھوب اُٹھاندے (۵) سب پربھت پندھ تھلاندے
دل رُل رُل رو رو ہاری

حل لغات:۔ کھوج:۔ سراغ، نشان پا۔ کھوب:۔ ہموار زمین میں جو اونٹوں کے پاؤں دب کر نشان پیدا کر دیتے ہیں، کھوب کہتے ہیں۔ ہاری:۔ ہار گئی ہے، ناکام ہو گئی ہے، عاجز آگئی ہے۔

ترجمہ:۔ محبوب دلنواز ایسے دشوار گذار اور سخت سفر میں رول گیا ہے، جہاں نہ راستہ ہے، نہ اونٹوں کے سراغ پاتے ہیں نہ زمین میں اونٹوں کے دبے ہوئے پُرانے نشان نظر آتے ہیں، میں تو ان کوہستانی اور ریگستانی سفر سے تنگ آگئی ہوں، اور دلِ ناکام رُل رُل کر اور رو رو کر اب ہار گئی ہے۔

ن:۔ دنا ہوت، ایک نسخہ میں اس طرح ہے۔

(۶)

میں سندھڑی کیویں جالاں ۔ پردیس بیٹھی تن گالاں ۔

تھئے روہی ڈینہہ ملہاری

حل لغات :- سندھڑی :- سندھ کے ملک میں۔ جالاں :- بسر کروں، وقت گذاروں۔ تن گالاں :- بدن کو گلا رہی ہوں، مضمحل کررہی ہوں۔ ملہاری :- ابرآلود، بارش زدہ، پرلطف۔

ترجمہ :- روہی میں تو بارشیں ہو رہی ہیں اور پرلطف موسم ہے، ایسے وقت میں کیونکر سندھ میں زار و نزار رہ سکتی ہوں، اور پردیس میں بیٹھ کر کیوں اپنے تن بدن کو زار و نزار کرتی رہوں۔

(۷)

دل کھسدا بھیت نہ ڈسدا ۔ تھی اوپرا دوروں ہسدا

لاہو ہو شہر خواری

حل لغات :- کھسدا :- چھین لیتا ہے۔ بھیت :- بھید، راز دل، حقیقت مخفی۔ اوپرا :- واو مجہول، اجنبی، ناواقف۔ ہسدا :- ہنستا ہے خوش ہوتا ہے۔ ہو ہو :- واو مجہول، فضیحت، رسوائی۔ شہر خواری :- فضیحت، بدنامی۔

ترجمہ :- محبوب دلنواز اپنی محبت کے پیچ میں پھنسا کر دل تو چھین لیتا ہے، مگر حقیقت کا راز نہیں تبلاتا، اور ناواقف ہو کر دور دور سے ہنس دیتا ہے، عاشق کے لئے بدنامی اور فضیحت کا سامان کرکے پھر التفات تک نہیں کرتا۔

(۸)

ہک یار فرید اویڑا ۔ بیا سس نناں ڈاجھیڑا

پئی پلڑے موکجھ موکھاری

حل لغات :- اویڑا :- بے ڈھب۔ پئی پلڑے :- پلے میں آپڑی، حصہ میں آئی، قسمت میں ملی۔

ترجمہ:۔ اے فرید میں کئی مشکلوں میں مبتلا ہوں، ایک تو محبوب بے ڈھب اور سخت مزاج واقع ہوا ہے، دوسرا گھر میں ساس اور نند ہر وقت جھگڑ جھگڑ کر تنگ کرتی رہتی ہیں، میں تو اس محبت اور عشق سے بے چینی اور اضطراب ہی حاصل کر سکتی ہوں۔

کافی نمبر ۲۶۶

(۱)

ہک دم ہجر نہ سہندی ہے   دل دلبر کارݨ ماندی ہے

حل لغات:۔ نہ سہندی ہے:۔ نہیں سہتی، برداشت نہیں کر سکتی۔ کارݨ:۔ واسطے، اس کیلئے۔ ماندی:۔ کوفتہ تھکی ہوئی

ترجمہ:۔ دل مضطر محبوب دلربا کے لئے سخت مضطرب ہے، ایک دم کی فرقت بھی نہیں سہہ سکتی۔

(۲)

سوز گداز دی تول وِچھاواں   ڈکھ ڈوہاگ دی سیجھ سہاواں

ہار غماں دا گل وِچ پاواں   دردوی بانہہ سراندی ہے

حل لغات:۔ تول وچھاواں:۔ توشک بچھاؤں، بستر کروں۔ سہاواں:۔ سہاؤں۔ بانہہ سراندی:۔ بازو سرہانے۔

ترجمہ:۔ فراق زدہ عاشق نامراد کا یہ حال ہے، کہ سوز و گداز کا بستر ہے، دوکھ اور مایوسی کی سیج بچھی ہوئی ہے، غم والم کے ہار گلے میں پہنے ہیں اور درد بازو کی طرح سرہانے کے نیچے ہے، یعنے عاشق کو سوز و گداز، دوکھ دوہاگ، غم و درد نے ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔

(۳)

ماہی بے پرواہ ملیو سے،   پلڑے سوز فراق پیو سے

حال کنوں بے حال تھیوسے جندڑی جھوک غماندی ہے

حل لغات:۔ ملیوسے:۔ ہم کو ملا۔

ترجمہ:۔ ایک تو محبوب بے پروا اور ستمگر ہے، دوسرا سوزِ فراق ہی ہم کو اس محبت میں ملا حال سے بدحال ہو گئے، اب تو جان ہی غم والم کی بستی بنی ہوئی ہے۔

(۴)

ڈینہہ نبھاواں بڑدیں جلدیں رات ونجاواں جلدیں گلدیں
ساری عمر گئی ہتھ ملدیں ہے ہے موت نہ آندی ہے

حل لغات:۔ ہتھ ملدیں:۔ ہاتھ ملتے، کف افسوس ملتے، افسوس کرتے۔

ترجمہ:۔ میرا دن جلتے جلتے گذرتا ہے، اور رات جلتے اور گلتے بسر ہو جاتی ہے، اسی طرح تمام عمر کف افسوس ملتے گذر گئی، افسوس کہ موت بھی نہیں آتی۔

(۵)

سوہنے کیتی کیچ تیاری، آیا بار برہوں سر باری
سینگیاں سرتیاں کرن نہ کاری بے وس پئی کرلاندی ہے

ترجمہ:۔ محبوب کیچ جانے لگا ہے، میرے سر پہ ہجر و فراق کا بھاری بوجھ آپڑا ہے، سہیلیاں اور ہم عمر ملنے والیاں بھی میری کوئی امداد نہیں کرتیں بے بس ہو کر رو رہی ہوں، اور اس کے سوا کیا کر سکتی ہوں۔

(۶)

یاد کریساں یار دیاں گالہیں سوہنیاں مژاں موہنیاں چالیں

تونیں ہٹھیں ڈیوم سیالیں، تانگ فرید نہ جاندی ہے

حل لغات۔ تونیں:۔ اگرچہ۔

ترجمہ:۔ اگرچہ عاشق نامراد ہیر کو برادری کے لوگ سیال طعنے تبرے بھی کرتے ہیں، مگر میں محبوب کی باتیں یاد کیا کرتی ہوں اور اُس کے خوبصورت چال وضع قطع پر فدا ہوتی ہوں، اُس کی انتظار اے فرید دل سے محو نہیں ہو سکتی۔

کافی نمبر ۲۶۷

(۱)

ہکو الف مینوں برماتوم اڑی تتی بے تے مول نہ بھاوم اڑی

حل لغات۔ ہکو:۔ ایک ہی۔ الف:۔ ابجد کا پہلا حرف، مراد اللہ، وحدت وجود۔ برماتوم:۔ برماتا ہے، پھسلاتا ہے۔ مول نہ بھاوم:۔ مجھے ہرگز نہیں بھاتی۔

ترجمہ:۔ میرے دل کو تو ایک الف ہی نے برمایا ہے، پھسلا کر قابو کر لیا ہے، بے اور تے (دنیا و مافیہا) تو مجھے ہرگز نہیں بھاتے، صرف الف ہی کافی ہے دوسری جگہ فرمایا ہے، الف ہکو ہم بس وے میاں جی،

(۲)

سوہنی وحدت پرم پریتاں نیں ذوقی گھاتاں عشقی گیتاں نیں

کوجھی کثرت کوجھاں ریتاں نیں دل غیروں غیرت کھاوم اڑی

حل لغات۔ وحدت:۔ مسئلہ وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ ذوقی گھاتاں:۔ اصحاب ذوق کی گھاتیں عشقی گیتاں محبت کی داستانیں۔ کوجھی:۔ بدصورت، غیر پسندیدہ۔

ترجمہ :- وحدت الوجود کی محبت محبت اور اعتقاد کے قابل ہے، اسی میں اہل ذوق کیلئے لطف اور اہل عشق کیلئے مزہ ہے کثرت غیر پسندیدہ ہے بلکہ اس کے طریق اور رسمیں بھی بدنما ہیں، غیر یعنے ماسوی اللہ سے میرا دل بہت غیرت کھاتا ہے، غیریت سے قطعی غیرت و نفرت ہے۔

(۳)

ہر حالوں ناز نواز ڈِسے، سب حسن ازل دا راز ڈِسے
کل عالم عالم ساز ڈِسے ہکو نور نظر وچ آوم ڑی

ترجمہ :- ہر حال میں اُسی کا ناز نواز نظر آتا ہے، اور سب حسن ازل کا راز معلوم ہوتا ہے، بلکہ تمام جہاں عالم ساز معلوم ہوتا ہے جس پر وہ نور حقیقی کھیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

(۴)

غیریت محض محال ڈِسے چو طرفوں حسن جمال ڈِسے
ہر ویلھے وصل وصال ڈِسے ڈینہہ رات پنل گل لاوم ڑی

حل لغات :- غیریت :- شرکت، ماسوی اللہ۔ محال :- منطقی اصلاح میں وقوعہ ناممکن۔

ترجمہ :- ماسوی اللہ تو بالکل محال ہے، کوئی ایسی جگہ یا چیز نہیں، جہاں قادر مطلق کی قدرت کا جلوہ نہو، چاروں طرف اُسی ذات موجود کا حسن و جمال نظر آتا ہے، ہر وقت ساعت وصل و وصال معلوم ہوتے ہیں، اور ایسا نظر آتا ہے، کہ دن رات عاشق کو محبوب پُنل گلے لگا کر وصال سے مشرف کر رہا ہے۔

(۵)

کیوں کردی ہار سنگار موٹھی کیوں سرخی کجلہ دھار موٹھی
جے جاناں سانول یار موٹھی دل ملک ماہیر سدھا وم ڑی

ترجمہ:- اگر میں یہ جانتی کہ میرا محبوب سانول دوست پھر ملک باہر چلا جاویگا، تو میں بدقسمت کیوں ہار سنگار کرتی اور کیوں سرخی کجلہ کی دہار لگاتی، میری خوشی بے ثمر رہی اور محبوب اپنے وطن چلا گیا، میں پھر فراق میں مبتلا ہوں۔

(۶)

تتا درد جدید شدید تھیا ہر روز اسے سوز مزید تھیا

ہکے دید فرید خرید تھیا بن ڈھولن گھور تاوم اڑی

حل لغات:- تتا:- تپا ہوا، نفرت اور کالی کے طور پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، جس طرح مویا، مرا ہوا۔ دید:- نگاہ، نظر، جلوہ محبوب گھور:- گھر اور خاندان مراد تمام گھر والے۔ تاوم:- مجھے تپاتے ہیں، جلاتے ہیں۔

ترجمہ:- فرید تو محبوب کی ایک ہی نگاہ کا غلام ہو گیا، اس کا سوز اور درد ہمیشہ شدت پذیر ہے، مجھے اب محبوب کے بغیر گھر، ور تکلیف دیتے ہیں اور نہیں بھاتے۔

کافی نمبر ۲۶۸

(۱)

ہک ہے ہک ہے ہک ہے ہک وی دم دم سِک ہے

حل لغات:- ہک:- ایک، ذات واحد تنہا، احد۔ دم دم:- ہر پل، ہر لمحہ، ہمہ اوقات۔ سِک:- شوق، انتظار۔

ترجمہ:- محبوب حقیقی صرف وہی ایک ہی تنہا ذات باری ہے، اسی ایک کیلئے ہر لحظہ انتظار اور شوق ہے۔

(۲)

ہک ڈے ہر ہر جا وچ ڈیرے کیا اوچ ہے کیا جھک ہے

حل لغات:- **اوچ**:- بلندی، مقام فراز، عالم علیین- **جھک**:- اوچ کی ضد، پستی، نیچی جگہ، نشیب، عالم سفلی-
ترجمہ:- اُسی ایک (ذات واحد) کا جلوہ ہر جگہ موجود ہے، خواہ نشیب ہو یا فراز اُسکی قدرت کے احاطہ سے کچھ باہر نہیں ہے

(۳)

ہک ہے ظاہر ہک ہے باطن ۔۔۔ بیا سب کجھ ہالک ہے

حل لغات:- **ظاہر**:- برملا، علانیہ، نمایاں- **باطن**:- اندر، مخفی، چھپا ہوا- **ہالک**:- ہلاک ہونے والا، فانی-
ترجمہ:- اُسی ایک ذات کا جلوہ ہر ظاہر اور باطن میں موجود ہے، اُس کے سوا اور سب کچھ فانی ہے-

(۴)

مقناطیس تے لوہے وانگوں ۔۔۔ ہوُن ڈو دل دی چھک ہے

حل لغات:- **مقناطیس**:- سنگ آہن ربا- **وانگوں**:- طرح، مثال، مانند- **ہوُن ڈو**:- اُسی کی طرف- **چھک**:- کشش-
ترجمہ:- اُسی ایک ذات لاشریک کی جانب ہر وقت دل کو کشش ہو رہی ہے، جس طرح مقناطیس کی طرف لوہا کھچا چلا جاتا ہے

(۵)

جیرھا ہک کوں ڈوں کر جانے ۔۔۔ او کافر مشرک ہے

حل لغات:- **جیرھا**:- جو شخص، جو کوئی- **ڈوں کر جانے**:- دو جانے اُسکی وحدانیت میں کسی غیر کو شریک سمجھے، یا اُس جیسا کسی اور کو جانے- **کافر**:- خدا کو نہ ماننے والا- **مشرک**:- شرک کرنیوالا (شریک کرنیوالا)
ترجمہ:- جو شخص اُس ایک ذات کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو داخل سمجھ کر ایک کو دو سمجھے، وہ کافر اور مشرک ہے

(۶)

مطلب ڈاڈھا سخت نریکی ۔۔۔ پر رہ تے چل چک ہے

حل لغات:۔ چل چک ۔ کیچڑ (جس پر سے پاؤں پھسلتے ہوں)

ترجمہ:۔ توحید کا مطلب یوں کہنے کو تو بہت نزدیک اور آسان ہے، مگر اس پر قائم اور مستحکم رہنے کی مشکلات کا یہ حال ہے کہ اس راستہ میں چل چک، کیچڑ اور دلدل ہے، منزل مقصود تک پہونچنا مشکل ہے۔

(۷)

ساڈے سر سر واہ دا سارا فخر پیا مالک ہے

حل لغات:۔ سر واہ:۔ اسکے متعلقات یعنے سارا بدن، عزت و ناموس۔

ترجمہ:۔ ہمارے سر اور ناموس متعلقات یعنے تمام ذمہ واریوں کا مالک حضرت فخر جہاں صاحب علیہ الرحمۃ ہیں، جو حضرت کے بھائی اور پیر تھے۔

(۸)

درد دا بار اُٹھا نا سگدی دِل شودی نکِ ترِک ہے

حل لغات:۔ نا سگدی:۔ نہیں سکتی، طاقت نہیں رکھتی۔ نکِ ترِک:۔ چھوٹی سی، نازک، کمزور۔

ترجمہ:۔ دل بیچارا بہت کمزور ہے، اسلئے درد محبت کا بار اُٹھانے کے قابل نہیں ہے (دل کو مونث استعمال کیا گیا ہے اور اس زبان کے لحاظ سے یہی درست ہے)

(۹)

روز ازل دی دِلڑی میڈی راہ حق دی سالک ہے

حل لغات:۔ سالک:۔ چلنے والا (راہ حق پر)

ترجمہ:۔ روز ازل سے ابتداء آفرینش سے میرا دل حقیقت کے راہ حق کی سالک ہے۔

(۱۰)

جندڑے نال خیال خدائی کیا پورا گیا یک ہے

حل لغات:۔ پک گیا۔ مطابق ہوگیا۔

ترجمہ:۔ خدائے واحد کا خیال اور اس کا عشق میری دل وجان کے ساتھ بالکل مطابق ہوگیا ہے، گویا یہ عاشق الٰہی اسی عشق کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔

(۱۱)

یار فرید سونجانڑ کیتے اے نسخہ ہِک ٹِک ہے

حل لغات:۔ ہِک ٹِک:۔ اکیلا مکمل، تیر بہدف، لاثانی۔

ترجمہ:۔ اے فرید محبوب واحد کے پہچاننے کیلئے یہ محبت اور عشق حقیقی کا نسخہ تیر بہدف ہے، مجرب ہے۔

کافی نمبر ۲۶۹

(۱)

ہنڑ میں رانجھن ہوئی رہا فرق نہ کوئی،

حل لغات:۔ ہنڑ:۔ اب، ہنوز۔

ترجمہ:۔ عشق حقیقت نے اس طرح فنافی اللہ کردیا ہے، کہ اب میں خود معشوق کا پیکر معلوم ہوتی ہوں، کوئی فرق نہیں رہا، یہ مقام فنافی اللہ ہے، جو فنا کے تینوں قسموں فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ کی آخری حد اور انتہائی منزل ہے

(۲)

جیں سنگ ڈِلڑی پیت لگائی آخر بن گئی سوئی

حل لغات:۔ جیں سنگ:۔ جس کے ساتھ۔ سوئی:۔ وہی۔

ترجمہ:۔ دل نے جس ذات سے محبت کی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر عاشق بھی وہی معشوق کے پیکر میں معلوم ہونے لگا۔

(۳)

ہیر سلیٹی چوچک بیٹی ونج کس جا کھڑوئی

حل لغات:۔ ہیر سلیٹی:۔ ہیر سیال، رانجھے کی عاشقہ۔

ترجمہ:۔ ہیر سیال چوچک جیسے معمولی آدمی کی لڑکی محبت کی وجہ سے دیکھو کس مقام پر جا ٹھہری، یعنے عشق مجازی سے کہاں پہنچ گئی۔

(۴)

ہیروں ہیرا تھیسی جیکر سر ہیں راہ ڈتیوئی

ترجمہ:۔ اگر تو نے اس راہ فنافی الوحدت میں سر دیا، تو ہیر(عاشق عشق مجازی)، سے ہیرا (الماس)، ہو جاویگا۔

(۵)

پہلے کھا کر درد کشالے اوڑک تھئی دل جوئی

حل لغات:۔

ترجمہ:۔ اس منزل میں پہلے ضرور درد اور تکلیفیں کھائی جاتی ہیں، اور مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے، لیکن آخر کار محبوب کی طرف سے التفات اور دلجوئی ہوتی ہے، اور نتیجہ وصال ہوتا ہے۔

(۶)

شاباس اصول محض نہ ہاریوں جتنا بار چتوئی،

ترجمہ:۔ اے عاشق سالک شاباش آفریں صد آفریں اے نحیف جان عاشق، جس قدر بار تجھ پر ڈالا، اس کو تو نے خوبی

سے نبھایا او نبھایا، اور پسپا نہ ہوا، اور نہ ہار کر بیٹھ گیا۔

سہ گو میں رہا رہین ستمہائے روزگار لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

(۷)

جو کوئی سلک محبت دے وچ مرن توں اگے موئی

حل لغات:۔ مرن توں اگے موئی:۔ خاک شو پیش ازانکہ خاک شود مرنے سے پہلے مرجانا، مرمٹنا۔

ترجمہ:۔ سلک محبت میں منسلک ہو کر جو شخص مرنے سے پہلے مرگیا، یعنے موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کیا۔

(۸)

سیجھ سہاگ سہایس تھی خوش شام سندر سنگ سوئی،

حل لغات:۔ شام سندر:۔ محبوب۔ سنگ سوئی:۔ ساتھ سوئی، ہمبستر سوئی۔ وصال حاصل کیا۔

ترجمہ:۔ محبوب خوش لقا کے ساتھ اسی نے سہاگ (عروسی) کی سیج سہائی۔

(۹)

نال خیال انا دے جیں نے میل دوئی دی دھوئی،

حل لغات:۔ انا:۔ انانیت، خودی میل:۔ کدورت۔ دوئی:۔ ماسوی اللہ، غیریت۔ دھوئی:۔ دھودی، پاک کردی، صاف کردی

ترجمہ:۔ انا دی (انا الحق) کے خیال سے جس شخص نے دوئی کی میل کو دھو کر صاف پاک کرلیا سہ

نہ ہوتی گر خودی ہم میں تو جو تو تھا وہی ہم تھے یہ پردہ کس لئے ڈالا ہے یارب درمیاں تو نے

(۱۰)

سارے جگ وچ ہک میں رہ گئی نا توئی نا اوئی ٭

ترجمہ:- آخر یہی ہوا، نہ تو رہا نہ وہ رہا، صرف دنیا میں مَیں ہی مَیں رہ گیا۔

؎ میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست — تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز

(۱۱)

تھیا منصور فرید ہمیشہ — جیں اے راز لدھوئی

حل لغات:- منصور:- منصور حلاج صوفیائے کرام کے ایک صاحب رشد و طریقت بزرگ۔

ترجمہ:- اے فرید جس نے یہ فنا فی اللہ ہونے کا راز پالیا، وہی آخر کار منصور ہو گیا۔

نوٹ:- ان تین کافیوں میں حضرت خواجہ صاحب نے اپنے مسلک وحدت وجود کا صاف اظہار فرمایا ہے۔

کافی نمبر ۲۰۷

(۱)

ہے عرب شریف سدھائی — بو سندھ پنجاب دی آئی

حل لغات:- ہے:- افسوس۔ سدھائی:- روانہ ہوئی، چلی گئی۔ بو:- باس، خوشبو، ہوا۔

ترجمہ:- کاش! عرب شریف سے ہم لوگ باہر آگئے ہیں، اب سندھ اور پنجاب کی ہوائیں آرہی ہیں۔

(۲)

بن عرب اے اکھیاں رُوون — رو ہار ہنجوں دے پووِن

کر نیرے مُکھڑا دھووِن، — دل درد دیں چوٹ چکھائی،

حل لغات:- پووِن:- پڑیں۔ نیرے:- آنسو، اشک۔ مُکھڑا دھووِن:- منہ دھوتی ہیں۔

ترجمہ:۔ فراق عرب میں یہ آنکھیں رو رو کر آنسوؤں کے ہار پرو رہی ہیں، اور آنسو بہا کر اسی سے مونہہ دھو رہی ہیں، دل پر اس جدائی نے درد کی چوٹ چلائی ہے۔

(۳)

اے پہلی منزل حدے ہئی شہر مبارک جدے
کلہ بحر دی شدے مدے اج عدن وینیدی موکلائی

حل لغات:۔ شد مد:۔ مد و جزر (سمندری موجوں کا اُتار چڑھاؤ)،

ترجمہ:۔ مکۃ اللہ سے پہلی منزل حدہ تھی، اور دوسری منزل جدہ شریف کے قصبہ میں، کل ساحل سمندر یا بحری سفر ہے اور آج تو عدن بھی گذرا جا رہا ہے، رخصت ہو رہا ہے۔

(۴)

کر سعی طواف زیارت، لہہ لطفوں عفو اشارت
گھن عشقوں ذوق بشارت وَل وطنے واگ ولائی

حل لغات: سعی:۔ دوڑنا (مناسک حج میں سے ایک مرحلہ)، لہہ:۔ پا، حاصل کر۔ طواف زیارت:۔ خانہ کعبہ کے گرد پھرنا طواف کہلاتا ہے، اور واپسی کے وقت جو طواف کیا جائے اُسے طواف زیارت کہتے ہیں۔ اشارت:۔ اشارہ، ایماء بشارت:۔ خوشخبری و خوش قسمتی۔ وَل:۔ پھر، بعد ازیں۔

ترجمہ:۔ بیت اللہ شریف میں سعی اور طواف کر کے زیارت کا شرف حاصل ہوا، مغفرت کے اشارات اور محبت کے بیشمار بشارات لیکر پھر وطن کی واپسی ہوئی، وطن کی طرف عنان پھیری۔

(۵)

کیوں گانے گانھے پاواں کیوں سرخیاں مہندیاں لاواں

کیوں کجلہ دھار بنڑاواں، ہے ہےقسوم نصیب جدائی

ترجمہ:۔ ابھی تو عرب شریف سے جدائی نصیب ہوئی ہے، ایسے مغموم حالات میں میں کیوں گانے باندھوں، گہنے پہنوں سرخی مہندی لگاؤں اور کجلہ کی دھار بناؤں، یہ تو خوشی کا موقعہ نہیں، بلکہ جدائی کے غم کی ابتدا ہے۔

(۶)

کُل سہرے ہار کماݨے کُل ناز نواز وہاݨے
گئے جوش جوانی ماݨے گیا دھج وج فخر وڈائی

حل لغات:۔ وہاݨے:۔ گذر گئے۔

ترجمہ:۔ سہرے اور ہار کملا گئے فخر اور غرور اور سج دھج سب چلے گئے، ناز اور نواز کے وقت گذر گئے اور جوش جوانی کے ماݨ (غرور) چلے گئے۔

(۷)

توں باجھوں سانول گھر وچ ہاں بیشک سخت سفر وچ
تھل مارو سونجڑے بر وچ ہے سختی روز سوائی

حل لغات:۔ سانول:۔ محبوب۔ بر:۔ جنگل، بیابان۔ سوائی:۔ زیادہ۔

ترجمہ:۔ اے سانولے محبوب بیت اللہ شریف! تیرے سوا میں گھر میں ہی مصروف سفر ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں گھر سفر معلوم ہوتا ہے، گویا تھل مارو، اور سنسان ویران جنگل میں ہوں، جہاں سختی اور تکلیف روز افزوں ہے۔

(۸)

گئی آس فرید نہ پڑی جی جلیا دلڑی بھڑی

سر سوز فراق دی چنڑی   گل دردوں چولی پائی،

حل لغات:۔ آس نہ پنڑی:۔ اُمید نہ برآئی، آرزو پوری نہ ہوئی۔ چنڑی:۔ اوڑھنی۔ چولی:۔ کرتی۔

ترجمہ:۔ اے فرید میری کوئی دلی آرزو پوری نہ ہوئی، جی جل رہا ہے، اور دل کباب کی طرح بھُن رہا ہے، سوز فراق کی اوڑھنی سر پر اور دردوں کی چولی گلے میں ہے۔

کافی نمبر ۱۷۲

(۱)

یاد آنون یار دے رلڑے   نت پوون کروپ کلڑے

حل لغات:۔ رلڑے:۔ ملاپ، صحبتیں۔ کروپ:۔ درد۔ کلڑے:۔ بے ڈھب۔

ترجمہ:۔ محبوب کی محبت آمیز صحبتیں یاد آتی ہیں اور ہمیشہ یہ بے ڈھب درد دورہ کرتے ہیں اور تکلیف دے رہے ہیں۔

(۲)

کیوں چڑھدی چندری کھارے   کیوں کردی زیور بارے
جے جانی ہجر دے وارے   اے نیڑے سخت سولڑے

حل لغات:۔ کھارے چڑھن:۔ یہ رسم شادی ہے، نوشہ عروسی جوڑہ زیب تن کرنے سے پہلے لکڑی کے کھارے پر چڑھ کر نہاتا ہے اور پھر لباس پہنتا ہے۔

ترجمہ:۔ اگر میں یہ جان لیتی کہ اس عیش کے بعد ہجر و فراق کی باری بھی نزدیک اور بہت ہی قریب ہے، تو میں بدنصیب عاشق عروسی کی رسوم ہی ادا نہ کرتی نہ کھارے پر چڑھتی اور نہ بھاری بھرکم زیور پہنتی۔

(۳)

ڈوکھ یار سوکھاندے ویرن لئے سولاں سینے ڈھیرن

موںہہ کالا نیلے پیرن وہ ہوت پنل ڈے بھلڑے

حل لغات:- لائے ویرن:- ڈیرے لگائے ہیں۔ ڈھیرن:- ڈھیر لگ گئے۔

ترجمہ:- محبوب پنل بھلائیوں کا عجیب ثمرہ ہے کہ دوکھ تو ہمارا یار بن گیا ہے اور سکھ آرام ہمارا دشمن ہو گیا ہے اور غم واندوہ نے سینے میں ڈیرے لگا رکھے ہیں، یا ڈھیر لگ گئے ہیں، بالآخر موںہہ کالے اور نیلے پیر ہو گئے، یعنے دنیا میں فضیحت اور رسوائی ہو رہی ہے۔

(۴)

کیوں ڈوکھڑی عمر نبھاواں ہن موت دا ملک وساواں

وچ گورستان سُہاواں بٹھ جیوݨ گور تسلڑے

حل لغات:- موت دا ملک وساواں:- عزرائیلؑ کی بستی آباد کروں، یعنے مر جاؤں۔

ترجمہ:- ایسے دوکھوں اور مشکلات میں کیوں عمر برباد کروں۔ کیوں نہ موت کا ملک ہی آباد کر دوں اور گورستان کو سہاؤں ایسی زندگی بھاڑ میں جائے یہ تو طفل تسلیاں ہیں۔

(۵)

گل پیچ ہجر دے ولڑے دل زخم اولڑے الڑے

ایہ نینہہ لانوݨ دے بھلڑے پئے میں مٹھڑی دے پلڑے

حل لغات:- ولڑے:- پیچ۔ الڑے:- تازہ۔

ترجمہ:- محبت کرنے کا یہ پھل ہے کہ گلے میں ہجر و فراق کے پیچ اور پھندے پڑے ہیں، اور دل میں بے ڈھنگے اور

رستے ہوئے زخم ہیں، یہ سامان میرے پلے میں پڑا ہے، اور یہی عشق کا صلہ ہے۔

(۶)

سب زور ہوس وس لایم پر یار فرید نہ آیم
غم درد اندر رسر پایم کر آپے گڑے گڑے

حل لغات:۔ وس لایم:۔ بس لگائے، پورا زور صرف کیا محنت کی۔ ن۔ ایک نسخہ میں یوں ہے دانہ وہ مہر چایم،

ترجمہ:۔ اے فرید میں نے تمام زور صرف کر دیا اور جو کچھ بس میں تھا، اس سے دریغ نہ کیا مگر یار نہ آنا تھا اور نہ آیا، نتیجہ یہ ہوا، کہ غم ودرد نے باہم خود بخود گلے لگ لگ کر دل میں جگہ کر لی ہے۔

کافی نمبر ۲۷۲

(۱)

یار کوراڑا حال وے سانوں مار نہ طعنے

حل لغات:۔ کوراڑا:۔ سخت، سنگدل۔ سانوں:۔ پنجابی، اساکوں، اسانوں، ہم کو۔
ترجمہ:۔ محبوب سخت مزاج اور سنگدل ہے، ہم کو طعنے نہ مارو، جب محبوب ہی سنگدل ہے، تو عاشق کیا کر سکتا ہے

(۲)

سانگ سنجوک رلائے قسمت سانگے دوست یگانے

حل لغات:۔ سانگ:۔ ذریعہ سنجوک:۔ ساتھ، ملاپ۔ سانگے:۔ واسطے۔ یگانے:۔ بے مثال۔
ترجمہ:۔ قسمت نے یہ خوب اتفاق بنایا ہے کہ میری زندگی کی وابستگی ایک ایسے دوست کے ساتھ کر دی جو کہ ذات وصفات

ہیں لاشریک و بے مثال ہے۔

جانجاں سُونہہ بنانواں (۳) تانتاں ڈِسدے دُور ٹکانے

حل لغات:۔ جانجاں:۔ جہانتک جس قدر۔ سُونہہ:۔ واقفیت شناسائی۔ تانتاں:۔ اُسی قدر اتنا ہی۔ ٹکانے:۔ مقام

ترجمہ:۔ میں جس قدر شناسائی پیدا کرنے کی غرض سے اسکے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی وہ دور دکھائی دیتا ہے

آون کان نہ منگنیس دلڑی (۴) کچڑے کرن بہانے

حل لغات:۔ آون کان:۔ آنے کے لئے۔ نہ منگنیس دلڑی:۔ ان کا دل نہیں چاہتا، وہ دل سے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔ کچڑے:۔ کچے، غیر پختہ، ناقابل اعتماد

ترجمہ:۔ میرے غمکدہ کو رشک جنت بنانے اور یہاں آنے کیلئے تو ان کا اپنا دل ہی نہیں چاہتا، یونہی کچے اور ناقابل اعتبار بہانے کر دیا کرتے ہیں اور ٹال دیتے ہیں۔

بے درداندی پریت نہ بھلی (۵) مولےٰ موت کوں آنے

حل لغات:۔ مولیٰ موت کوں آنے:۔ خدا تعالیٰ موت کو میرے لائے، یعنے اب تو موت آئے۔

ترجمہ:۔ بے درد محبوب کی محبت اچھی نہیں، نتیجہ تکلیف کے سوا اور کوئی نہیں ہے، اب تو دعا یہ ہے کہ جلدی موت آجائے اور اس مصیبت سے نجات ملے۔

رُوواں رو رو لوک سُناواں (۶) جی نہ آنوم خانے

حل لغات:۔ جی نہ آنوم خانے:۔ خانے میں جی کا نہ آنا، ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں بے اطمینانی کا اظہار موجود ہو

ترجمہ:۔ میں تو بہت رو رو کر لوگوں کو سناتا ہوں مگر اس سے تسلی نہیں، اور دل بہت مضطرب رہتا ہے کسی طرح نہیں بہلتا

کوئی آکھے من چل کوڑی (۷) کوئی آکھے دیوانے

حل لغات :- من مچل :- فریبی، دہوکا باز۔ کوڑی :- جھوٹی۔ دیوانے :- دیوانی ہے۔
ترجمہ :- میری حالت زار کو دیکھ کر کوئی تو فریبی کہتا ہے، کوئی جھوٹا اور کوئی دیوانہ کہتا ہے۔

سولیں نال سوختیدے جالے (۸) سنج صباح گذرانے

حل لغات :- جالے :- گذر اوقات۔
ترجمہ :- تباہ شدہ عاشق کے درد و اندوہ کے ساتھ صبح شام بسر اوقات ہوتی ہے۔

آنویں دیر نہ لانویں ماہی (۹) جند ڈوں ڈہیندی مہمانے

حل لغات :- ماہی :- اگرچہ یہ لفظ کسی دیوان مطبوعہ یا قلمی میں نہیں ہے، مگر کیونکہ سکتہ پڑتا ہے معلوم ہوتا ہے یہاں یہ لفظ چھوٹ گیا ہے، بغیر ایسے یا اس کے ہم وزن لفظ کے مصرع درست نہیں ہوتا، اسلیئے یہ لفظ بڑھا دیا گیا ہے حضرت خرمؒ نے بھی اپنے منقولہ دیوان میں ڈھولا کا لفظ بڑھایا ہوا ہے، یا پھر شعر کو اس طرح پڑھا جاوے ؂

آویں دیر نہ لاویں جندڑی ڈوں ڈینہہ دی مہمانے

ترجمہ :- اے محبوب اب تو آجا، دیر نہ کر، عاشق کی زندگی دو دن کی مہمان ہے، قریب المرگ ہے۔

عشوے غمزے ناز نہورے (۱۰) کیسا کیسا حسن دا شانے

ترجمہ :- محبوب کے عشوے، غمزے، ناز و انداز سب اُس کی شان کا مظہر ہیں۔

جو ہے شان فریدؔ دی ساری (۱۱) مارن دا سامانے

ترجمہ :- یہ جس قدر حسن کے شان بیاں ہوئے ہیں، یہ سارے فریدؔ کے مارنے کا سامان ہیں۔

؂ بلائے جاں ہے غالب اُس کی ہر بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا



حضرت رہبر الملک مولانا الحاج محمد عزیز الرحمن صاحب
عزیز مرحوم مغفور مترجم دیوان فرید

خاتمۃ الکتاب

حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور دبیر الملک مولانا الحاج محمد عزیز الرحمٰن صاحب عزیزؔ کی عمر بھر کی سب سے بڑی کوشش آپ کے سامنے ہے۔ افسوس کہ باوجود انتہائی کوشش اور عجلت کے وہ اپنی محنت کو خود آپ حضرات کی نذر نہ کر سکے۔ اگرچہ پورے کا پورا کام وہ خود کر گئے تھے سوائے مقدمہ کے اور آخری کاپیوں کی طباعت کے اور کوئی کام بھی نامکمل نہیں تھا وہ خود اپنے ہاتھ سے اسے پورا فرما گئے تھے مگر دستِ بیداد اجل نے جب حضرتِ مرحوم کو ہم سے چھین لیا تو دماغ معطل اور ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کیا جائے اور کس طریقہ پر اس کام کو سمیٹا جائے۔ چنانچہ اور جب کچھ نہ سوجھا تو بوریا بستر سنبھال طالوت صاحب کی خدمت میں ڈیرہ غازی خاں حاضر ہو گیا۔ میں ان کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے انتہائی مصروفیتوں کے باوجود مقدمہ لکھنے کا بارِ گراں سنبھال لیا اور آج میں اس قابل ہو سکا کہ "دیوان فریدؒ" مترجم مکمل آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر سکا۔ یہ انتہائی ناشکر گذاری ہو گی اگر میں اپنے دستِ راست مولانا محمد عبداللہ صاحب کاتب کا شکریہ نہ ادا کروں، دیوان کے متعلق ہر قسم کی دوڑ دھوپ ان کے ذمہ رہی اور وہ انتہائی محبت و شغف کے ساتھ اس کام کو انجام دیتے رہے۔ میں اس سلسلہ میں عملہ پریس کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے اس کی طباعت میں خاص دلچسپی لی۔ کتابت کیلئے ابو سعید منشی شیر محمد صاحب خوشنویس ملتانی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے رات دن ایک کر کے اس اس کام کو سر انجام دیا۔ منشی محمد امین صاحب کی امداد کے متعلق میں کسی شکریہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتا کیونکہ یہ ان کا فرض تھا جس کو انہوں نے ادا کیا۔

اپنی طرف سے اگرچہ ہم لوگوں نے انتہائی کوشش کی کہ اغلاط کی پوری پوری تصحیح ہو جائے مگر انسانی کام بہر حال انسانی کام ہے سہو و نسیان جس نوع کا خاصہ ہو اس سے اگر کچھ غلطیاں رہ جائیں تو کچھ بعید از قیاس نہیں۔ اگر صرف غلطیوں پر نظر رکھنا اور خوبیوں کو بھلا دینا بھی عقلمندوں کے ہاں خلافِ تہذیب عقلمندی ہے امید کہ آپ حضرات غلطیوں سے چشم پوشی فرمائینگے اور خوبیوں کی داد دینگے۔ اور داد کی انتہا یہ ہے کہ مترجمِ مرحوم اور ناشر ناچیز کو دعائے خیر سے یاد فرمایا کیجئے۔ دو سو سال کا عرصہ گذرا جب ہمارے بزرگانِ سلف دریائے گھارا کے کنارے پر سکونت رکھتے تھے۔ اکثر حضرات کا

شغل تعلیم و تعلم تھا اور کچھ حضرات تجارت پیشہ بھی تھے۔ نواب محمد بہاول خاں اول عباسی نے جب سنہ ۱۱۶۲ھ میں شہر بہاولپور کا سنگِ بنیاد رکھا تو اہل علم و کمال کو بہاولپور میں آباد ہونے کی دعوت دی چنانچہ ہمارے مورث اعلیٰ میاں جان محمد صاحب علیہ الرحمۃ نے اس دعوت پر لبیک کہا اور یہاں آکر اپنے علمی اور تجارتی شغل میں مصروف ہو گئے ان کی اولاد میں حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب بہت ہی بڑے عالم اور ذی علم بزرگ تھے۔ میرے والد حضرت مولانا الحاج محمد عزیز الرحمٰن صاحب عزیز مرحوم مغفور ان کے ہاں ۹ صفر مطابق ۶ اپریل ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے ابھی آپ بچے ہی تھے کہ قدرت نے والدین کے سایۂ عاطفت سے محروم کر دیا جدہ ماجدہ اور اعمام کی سرپرستی میں علمی مشاغل میں مصروف رہے اور درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔ اس کے بعد تعلیم اور بند و بست کی غیر مستقل ملازمتوں کے بعد ۱۳ مئی ۱۹۰۲ء کو مستقل ملازمت کے سلسلہ میں منسلک ہو گئے کئی منزلیں طے کرنے کے بعد ۱۹۳۱ء میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ جج و رجسٹرار کے عہدہ تک ترقی کی۔ بڑے بھائی حاجی محمد عبد الرحمٰن صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات اور ضروریات وقت نے مجبور کیا کہ سلسلۂ ملازمت کو ختم کر دیں چنانچہ بحکم ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء پیشگاہ معلی ۱۲ مئی ۱۹۳۶ء سے پنشن حاصل کر لی۔ علمی مشاغل کا سلسلہ بدستور جاری رہا اور نہایت گراں قدر تصانیف معرض وجود میں آئیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ صبح صادق۔ ۲۔ مثنوی نور و نار۔ ۳۔ ذکر خیر حضرت سیرانیؒ۔ ۴۔ جغرافیہ ریاست بہاولپور۔ ۵۔ حیات بہاول خاں ۶۔ عید میلاد۔ ۷۔ حج صادق۔ ۸۔ صبح صادق طبع جدید۔ ۹۔ تاریخ ڈراور۔ ۱۰۔ تذکرہ مشاہیر نا مکمل۔ ۱۱۔ تاریخ الوزراء نامکمل ۱۲۔ یہی دیوان فرید مترجم ہے، جو آپ حضرات کے سامنے ہے، آپ نے سرزمین ریاست میں ادبی روح پھونکی اور بزم سخن کی بنیاد ڈالی۔ رسالہ "العزیز" ماہوار جاری کیا اور ساتھ ہی اسی نام سے ہفتہ وار اخبار بھی نکالا۔ ایک آزاد پریس عزیز المطابع کے نام سے جاری کیا جس کی اعلیٰ درجہ کی طباعت و کتابت کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے، اس کے علاوہ بھی نہایت جلیل القدر قلمی اور عملی خدمات عوام کی اور سرکار کی بجا لاتے رہے اور آخرہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ کو عزیز و اقارب کو غم و الم کے بحر بیکراں میں چھوڑ رفیق اعلےٰ سے جا ملے۔ اللہ تعالےٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ سب سے آخر میں پھر گذارش ہے کہ اگر ہماری یہ محنت کچھ بھی لائق تحسین و ستائش ہے تو اس کی سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ ہمیں دعائے خیر سے یاد فرمایا جائے۔

ناچیز غم نصیب محمد حفیظ الرحمٰن حفیظ

DIVAN-E-FARID